بعون خلاق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

کتاب شوکت الاسلام وصولت وحشمت اہل اسلام مسمےٰ بہ

فتوح الشام

و

فتوح المصر

مترجمۂ مولوی سید عنایت حسین صاحب سیدنپوری اودھ رحمہ اللہ تعالےٰ

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مرتبہ طبع ہوئی

بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

اطلاع اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست چھاپہ خانہ سے مفت ملسکتی ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج مین کتب تواریخ حالات انبیا و اولیا و فقہ اہلسنت و متفرقات دینیہ براے آگاہی قدر دانان درج کی جاتی ہین۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تواریخ حالات		قصص الانبیا۔ کامل	عہ ر پ	**تواریخ مختص بحالات**		جامع طیبی۔	۹/۲ پائی
انبیا و اولیا و اماکن		صمصام الاسلام۔ یعنی		**انبیا و اولیا وغیرہ**		تذکرہ علماے ہند	۱۲/۶ پائی
متبرکہ		منظوم فتوح الشام	عہ ر پ	**اہل سنت**		روضۃ الشہدا	۱۲/۶ پائی
روضۃ الاصفیا۔		تمقام الاسلام	۴ ر پ	سفینۂ رحمانی	۴ ر	سفینۃ الاولیا	۷ ر
ترجمہ قصص الانبیا۔	۲/۹ پائی	حدیقۃ الاولیا۔	۵ ر ۶ پائی	سیر الاقطاب	۸ ر	رشحات تذکرہ اولیا	۱۲ ر
ایضا۔ مطبوعہ شعلہ		تاریخ مدینہ منورہ اُردو		گنجینہ سروری حالات		جامع التواریخ	عہ ر پ
طور۔	۵ ر ۶ پائی	ترجمۂ جذب القلوب	۸ ر	اولیا مع مصرع تاریخ	۹ ر	جذب القلوب الے	
عجائب القصص کلان	عہ ۱۲ ر پ	ترجمہ مجموعۂ فتوحات		وقائع شاہ معین الدین چشتیؒ	۲ ر	دیار المحبوب	۸ ر
تاریخ حبیب آلہ	۲ ر ۶ پائی	واقدی کامل	للعہ ر پ	خزینۃ الاصفیا۔ حالات		**فقہ اہل سنت**	۱
ترجمہ فوائد سعدیہ کاغذ		ایضا کاغذ گندہ۔	صہ ر پ	انبیا و اولیا	عہ ۲ ر	شرح سفر السعادت	ستہ ر پ
دو قسم۔		ہر چہار حصہ حسب ذیل		مجالس العشاق	۹ ر	حجج الحجج مسمی بہ غایۃ الشعور	۱۱ ر
(۱) کاغذ سفید گندہ۔	۱۲ ر پ	بھی فروخت ہوتے ہین		اسرار الاولیا	۲ ر	تذکرۃ الجمعہ	۹ پائی
(۲) کاغذ سفید بہی	۱۰ ر پ	(۱) فتوح العرب۔ یعنی		روضۃ الصفا کامل سات		تبیان	۹ پائی
مرآۃ الکونین	عہ ر پ	مغازی الرسول	عہ ر پ	جلد مین یکجائی	عہ پ	بدائع منظوم	۲ ر
تفریح الاذکیا۔ فی		(۲ و ۳) فتوح الشام۔		شواہد النبوت	۸ ر	نام حق	۶ پائی
احوال الانبیا۔ در دو		مع فتوح المصر	عہ ر پ	معارج النبوت	عہ ر	مسائۃ مسائل	۴ ر ۶ پائی
جلد	للعہ ر پ	(۴) فتوح العجم	عہ ر پ	مدارج النبوۃ۔ کامل	عہ ۱۲ ر	شرح وقایہ فارسی مع حاشیہ	
البدر مرتبۂ مولوی		منہاج النبوۃ اُردو		جلد اول اور جلد دوم		ملتقی الابحر از مولانا شاہ	
ظہیر احمد شاہ	عہ ر پ	ترجمۂ مدارج النبوۃ۔	عہ ۱۲ ر ۶ پائی	علیحدہ علیحدہ بھی فروخت		عبد الحق صاحب محدث	
سیر المدار معروف بہ		ترجمۂ سیر الاقطاب	۶ ر	ہوتی ہین		دہلوی	۱۴ ر ۶ پائی
ظہیر الابرار	عہ ر پ	تاریخ مکۂ معظمہ۔	۲ ر	ایضاً جلد اول	عہ ر	مسلک المتقین	عہ ر
عین الولایت۔ از		تذکرہ علماے حال و		ایضا جلد دوم	عہ ۱۲ ر	فتاوای برہنہ	عہ ر
عزیز اللہ شاہ صاحب	۸ ر پ	حالات مقدس علماے حال	۴ ر پ	تحریر الشہادتین شرح سر الشہادتین	۳ ر ۳ پائی	قدوری مترجمۂ ابو القاسم	۶ ر

فہرست کتاب فتوح الشام

بعون خلاق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

کتاب شوکت الاسلام و صولت و حشمت اہل اسلام مسمے بہ

فتوح الشام

مترجمہ مولوی سید عنایت حسین صاحب سید پوری اودھ رحمہ اللہ تعالیٰ

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مرتبہ طبع ہوئی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الواحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد والصلوٰة والسلام علی رسوله ونبیه محمد الذی لیس له فی الخلق ضد ولا ند وعلی آله واصحابه الذین مناقبهم لا تحصی وفضائلهم لا تعد **اما بعد** بیان مدعا یہ ہی کہ اس جزو زمان مین کہ سنہ ایکہزار دو سو بیاسی ہجری ہی کتاب مستطاب فتوح الشام بعبارت عربی از مرویات واقدی علیہ الرحمۃ مطبوعہ کلکتہ اس ذرہ بیمقدار سید **عنایت حسین** ابن مولوے نوازش احمد ابن مولوے عبد الجامع سید نپوری منضافات لکھنؤ کی نظر سے گذری اور حقیر نے باقتضاے شوق طبیعت کے ابتداے انتہا تک مکرر اُسکے مطالعے سے حظ وافر اُٹھایا آخر کار یہ خیال دلمین لایا کہ ہر چند کسلو بازاری علوم دینیہ وما یتعلق بہا کی زمانہ کثیر سے بر روے ہی لیکن فی زماننا ہذا کہ شغل تعلیم وتعلم زبان عربی وفارسی کا یکسر رو بانحطاط اور رمز اولت درس و تدریس زبان اُردو کی ترقی پذیر ہی اگر یہ عمدہ حالات کتاب موصوف کے زبان عربی سے عبارت اُردو رائج الوقت مین ترجمہ ہوکر بقید کتابت درآوین تو یہ امر باعث نفع کثیر متصور ہی اسواسطے کہ حالات مذکورہ کے پڑھنے اور سُننے مین جسکو کچھ بھی مادہ فہم صحیح ہوگا وہ بالیقین جانیگا کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اور اللہ کے نزدیک ایسا محبوب اور پسندیدہ ہی کہ اُسنے عرصہ قلیل مین تھوڑی جماعت سے اُس دین متین کو سب دینون پر غالب اور آخر کار شرق سے غرب تک بناے اِس دین پاک کی تا قیامت مستحکم کر دی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبی کی امت کو امم سابقہ سے بہتر ارشاد فرمایا اور برگزیدہ گی اِس امت پر قطع نظر دیگر دلائل وبراہین واضحہ کے یہ ایک معاملہ فتوح بلاد شام

فارس وغیرہ کا بھی جو عہد خلفاے راشدین مین واقع ہوا اچھی دلیل ہی کہ ایسے با ایمان راسخ العقیدہ لوگ اس امت مرحومہ مین ہوئے جنھون نے اپنا گھر بار چھوڑکر باوصف قلت جماعت اور بے سامانی کے گروہ کثیر باللدار کے ساتھ اللہ کی راہ مین ایسی جانبازی کی کہ وقائع اُنکے اُس فتوح سے حیرت افزاے عقول سامعین اور ناظرین ہین مگر اہل ایمان اور یقین کے نزدیک محل حیرت اور استعجاب کا نہین ہی کہ عالم اسباب مین تو اون لوگون نے واسطے رضامندی اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے جانبازی کی واقع مین اللہ نے اپنے وعدۂ صادقہ کو جو درباب خلافت وتمکین فی الارض نسبت صلحاے اس اُمت مرحومہ کے اپنے حبیب سے کیا تھا اُن لوگون کے ہاتھون پر پورا کیا اور تائید اپنے دین کی کما ینبغی فرمائی اگر عقل سلیم سے غور کیا جائے تو یہی معاملات کافی ثبوت خلافت حقہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین کہ اگر وہ لوگ اللہ پاک کی مشیت اور اُسکے نبی کے حکم او تبعیت سے اِس عمدہ کام دین کو کہ عبارت جہاد فی اعدا اللہ سے ہی انجام نہ دیتے تو ظہور وعدۂ الٰہی کا اُنکے ہاتھون پر نہوتا اور اُنکو سرمایۂ قرب اور خصوصیت ابدی حالت حیات اور ممات مین ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِس عالم فانی مین بہشت جاودانی مین مضمون حدیث شریف ما بین قبری ومنبری روضة من ریاض الجنة کہ مقر خاص ذوات قادسیات کا ہی حاصل نہوتا پس نظر بوجوہ مصرحۂ صدر کے حقیر نے اِس ارادے کو مصمم کرکے چند مہینے کی مدت مین باوصف ضیق فرصت اور مشاغل کثیرۂ دنیاوی کے ترجمہ کتاب موصوف کا بعبارت اُردو باندازۂ فہم ناقص اپنے کے تمام کیا اور اِس حقیر اِس ترجمے مین چند امور کا التزام کیا ہی **اولاً** یہ کہ لفظی ترجمہ عبارت عربی کا بلا تقدیم وتاخیر مطلب کے لکھا پس شاید اگر کسی مقام مین کوئی تعقید واقع ہوئی ہو تو سبب اُسکا وہی ترجمۂ لفظی ہوگا **ثانیاً** یہ کہ جس جگہہ مین آیات قرآنی اور احادیث نبوی اصل کتاب مین مذکور تھین اُنکو حقیر نے تیمناً وتبرکاً بلفظہ متن اس کتاب مین لکھکر ترجمہ اُسکا حاشیہ پر لکھا **ثالثاً** یہ کہ جو خطوط کتابت معاملات شام مین باہم دیگر خلفاے راشدین اور اُنکے عمال کے ہوئی اُن خطوط کو بھی مین نے بنظر ادعیہ ومقولات متبرکہ صحابہ کرام کے متن کتاب مین لکھا اور ترجمہ اُسکا حاشیہ پر لکھدیا **رابعاً** یہ کہ جو اشعار بقاعدۂ عرب کے مواقع لڑائی مین بطور رجز کے درج اصل کتاب ہین اِسوجہ سے کہ اُنکو اصل کتاب سے کچھ تعلق نہ تھا حقیر نے وہ تمام اشعار اپنے موقع مین مع ترجمہ اُسکے حاشیہ پر ثبت کیے **خامساً** یہ کہ حقیر نے برعایت اختصار کے نام رواۃ کے ترجمے مین نہین لکھا اور صرف **واقدی** رحمہ اللہ کی روایت پر حوالہ کیا **اب** ناظرین باتمکین کی خدمت مین التماس یہ ہی کہ ہرچند حال علم اور فضل خاندانی آباے کرام حقیر کا اکثر لوگون کو معلوم اور اِس دیار مین مشہور بین الجمہور ہی لیکن یہ وصف اضافی حقیر کے مطلب کو کافی نہین ہوسکتا ہی کہ بیمائگی حقیر کی علوم مین بمضمون بل الانسان علی نفسه بصيرة حقیر کو خود یقین اور معلوم ہی پس اگر کسی مقام مین کوئی سہو اور غلطی واقع ہو تو امید عفو ہی والعفو عند کرام الناس مامول والان اشرع في المقصود بعون الملك المعبود ومنه المبدأ واليه العود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہی کہ جب جناب رسالت مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم ناپایدار سے انتقال فرمایا اور امر خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر قرار پایا اور ابتداے زمانہ خلافت صدیق مین مسیلمہ کذاب اور شجاع وغیرہ مدعیان نبوت مقتول اور مطرود ہوئے اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور بنو حنیفہ مارڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیق رضؓ نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا کہ لشکر مومنین کو بجانب ملک شام کے اور واسطے لڑائی اہل روم کے بھیجین پس ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کر کے اُنسے کہا کہ سمجھو تم لوگ اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تمکو اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گردانا اور تمھارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہی اور تمکو کھلی ہوئی مدد بخشی ہی چنانچہ جناب احدیت جل شانہ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اور اس بات کو بھی جانو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ میل اور ارادہ فرمایا تھا کہ اپنی ہمّت عالی کو بجہاد ملک شام مصروف فرماوین لیکن خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بُلالیا اور اختیار کی اُنکے واسطے وہ چیز جو اُسکے نزدیک ہی آگاہ ہو کہ تحقیق مین قصد رکھتا ہون اس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا مع اہل و مال اُنکے بجانب ملک شام بھیجون اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش از وفات خود مجکو اس بات کی خبر دی فرمایا تھا زویت لی الارض فرأیت مشارقها ومغاربها وسیبلغ ملك امتی مازوی لی منها پس تم سبکا اس بات مین کیا مشورہ ہی رحمت کرے اللہ تمپر پس سب صحابہ رضؓ اور مومنین رحؒ نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہم آپکے حکم کے تابع ہین جہان منظور ہو ہمکو بھیجدیجیے کیونکہ خداوند تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید مین فرمایا ہی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس جواب کے سُننے سے بہت خوش ہوئے اور خطوط بنام لوگ

یمن اور امراے عرب واہل مکہ معظمہ کے ایک ہی لفظ و عبارت سے روانہ کیے وہ ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی سائر المسلمین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد عزمت ان اوجہکم الی الشام لتاخذوہا من ایدی الکفار الطغام اللئام فمن عول
منکم علی الجہاد فلیبادر الی طاعۃ الملک الوہاب یعنی اُسکے لکھا انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم
وانفسکم فی سبیل اللہ اور ان خطوط کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھ روانہ فرمایا جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن کہ انس بن مالک رضی اللہ
عنہ نے واپس آکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو خوشخبری آنے اہل یمن کی سُنائی اور کہا کہ نہین پڑھکر سُنایا مین نے
آپ کا خط کسی کو مگر یہ کہ دوڑا وہ بجانب اطاعت خدا کے اور آپ کا حکم منظور و قبول کیا اور سب اپنے اپنے گروہ
اور ساز اور زرہ توبر تو وغیرہ سامان جنگ کے ساتھ آمادہ روانگی و حضوری خدمت آپ کے ہوئے ہین اور مین
پیشتر یہ خوشخبری لوگون کے آنے کی لیکر آیا ہون اور جنھون نے فرمانبرداری کو آپ کی بحالت ژولیدہ موئی اور غبار
آلودگی کے منظور کیا وہ لوگ دلیران ہین اور شہسوار اور بہادر اور رئیس وہان کے ہین اور مع اہل اور مال کے روانہ
ہو چکے ہین اور قریب تر پہونچتے ہین آپ اونکی ملاقات کو آمادہ رہین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ حال سُنکر
بہت خوش ہوئے اور وہ دن تو گذر گیا اسکے دوسرے دن ارباب مدینہ کو آثار آمد فوج مجاہدین معلوم ہوئے
پس آئے ارباب مدینہ طیبہ حضرت صدیق کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اس حال سے پس حضرت صدیق مسلمانون کو
ہمراہ لیکر واسطے استقبال لشکر مجاہدین کے سوار ہوئے اور ظاہر کیا اُنھون نے اپنی آراستگی اور جماعت کو اور بلند
اور ظاہر کیا نشانون کو پس نہین عرصہ گذرا تھا مگر اندک تا انکہ ظاہر ہوا لشکر اور گروہ سوارون کا اس حیثیت سے
کہ ایک قوم کے پیچھے دوسری قوم اور ایک قبیلہ کے بعد دوسرا قبیلہ تھا اور سب کے آگے قبیلۂ یمن سے قوم
حمیر تھی زرہین اور خود پہنے اور کمانین عربی لٹکائے ہوئے اور آگے اُنکے **ذوالکلاع الحمیری** تھے
عمامہ باندھے ہوئے جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے سلام کیا حضرت صدیق کو اور ظاہر
کیا پتا اور نشان اپنے مسکن اور اپنی قوم کا اور اشعار عربی متضمن بہادری اور بڑائی اپنی کے پڑھتے پس حضرت
صدیق نے کلام اُنکا سُنکر ہنسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ یا علی آیا نہین سنا تھا تمنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اقبلت حمیر ومعہا النساء تحمل الاولاد فابشر بنصر اللہ للمسلمین علے
اہل الشرک اجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سچ ہے مین نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات
سُنی ہے جیسا کہ تمنے سُنا تھا انس بن مالک سے راوی نے روایت کی ہے کہ جب قوم حمیر مع لشکر اور لڑکے بالے
مال و متاع اور جانورون کے آگے بڑھے اُنکے پیچھے فوج مذحج اصیل گھوڑون پر سوار برچھے باندھے ہوئے

آئی اور آگے اُس جماعت کے **قیس بن ہبیرۃ المرادی** سردار اُونکے تھے جب وہ قریب
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے پتا اور نشان اپنی قوم اور مسکن کا دیا اور اشعار عربی متضمن بہادری
اپنی قوم کے پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دعاے خیر اونکو دی اور وہ آگے بڑھے مع اپنے لشکر کے
پھر پیچھے اُنکے قبائل طی دکھائی دیے اور آگے اُس جماعت کے **حابس بن سعید الطائی** سردار انکے تھے پس جب
وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے حابس رضؓ نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ارادہ اُترنے کا
پُشت گھوڑے سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ اور سلام کر کے شکریہ
اُنکے آنے کا بیان فرمایا پھر اوس قبیلے کے پیچھے قوم ازدکی بڑی بھاری جماعت سے اور آگے اُنکے **جندب بن
عمرو الدوسی** تھے اور اِس گروہ مین **ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ کمان و ترکش باندھے ہوئے شامل تھے جب
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو اِس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمھارے آنے کا کیا سبب ہی تم تو
لڑائی کے طریقے سے کمتر واقف ہو **ابی ہریرہ** رضؓ نے کہا کہ میرے آنے کے دو سبب ہین ایک یہ کہ جہاد کے ثواب مین
داخل ہون دوسرے یہ کہ ملک شام کے میوہ جات کھاؤن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اُنکا سنکر ہنسے اور بعد
ہنسنے کے قوم **بنو عبس** آگے آئی اور سردار اُنکے **میسرہ بن مسروق عبسی** تھے اور اُنکے پیچھے قوم کنانہ اور آگے اُنکے
قثم بن اشیم الکنانی تھے اور اِن سب قبائل کے لڑکے بالے عورتین گھوڑے اونٹ وغیرہ اُنکے ساتھ تھے
پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوئے اور شکر خدا کا ادا کیا پھر یہ
سب قوم گرد مدینہ طیبہ کے ہر گروہ جُدا جُدا اُترے بعدہٗ جب لوگ کثرت سے جمع ہوگئے اور بسبب کم ملنے ضروریات
کھانے اور دانے اور چارے کے لوگون کو تکلیف ہونے لگی سردار ہر قبیلہ نے یکجا ہو کر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی خدمت مین چلکر درخواست کرو کہ ہمکو بجانب ملک شام کے روانہ کرین کسواسطے کہ اِس مقام مین بسبب
کثرت جماعت کے تکلیف اور سختی ہوتی ہی پس وہ سب سردار بعد اِس مشورے کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے اور سلام کرکے اُنکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اِس خیال سے کہ کون شخص اُنمین کا
بموجب قرارداد مشورے کے عرض حال کرتا ہی پس اُنمین سے جنہنے پہلے عرض حال کیا وہ **قیس بن ہبیرۃ المرادی** تھے
اُنھون نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے ہمکو ایک کام کا حکم دیا اور ہمنے بپاس اطاعت خدا
و رسول کے اور بخواہش جہاد اُسکے قبول کرنے مین جلدی کی اور اب ہمارا لشکر پورا ہوگیا اور سب سامان درست ہی اور
اِس شہر مین بوجہ کم ملنے ضروریات کے ہمکو تکلیف اور تنگی ہوتی ہی اِسواسطے کہ شہر تمھارا ایسا نہین ہی جسمین بقدر رسم
شتر اور اسپ کی جگہ ہو اور نہین فراخی ہی اُترنے والے لشکر کو پس اگر ظاہر ہوا ہی تمکو کوئی سبب اُس امر مین
جسکا تمنے قصد کیا تھا پس ہم کو حکم دیجیے کہ اپنے اپنے شہرون کو پلٹ جاوین اور اِسی طرح

ہر گروہ کے سردار نے عرض کیا پس جب سب کہہ چکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای اہل مکہ اور ای
آنے والے اور ملکون کے قسم ہی خدا کی کہ مین تمھاری سختی اور ایذا نہین چاہتا ہون اور یہ توقف میرا روانگی مین صرف
بانتظار تمھارا اور پورے ہونے سب گروہون کے تھا بجواب اسکے سب سردارون نے کہا کہ اب ہم لوگون مین سے
کوئی پیچھے باقی نہین رہگیا ہی آپ خدا کی برکت اور مدد پر نظر کر کے ہمکو روانہ مقام مقصود کیجیے واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اُسی وقت پاپیادہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت
عثمان رضی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم و سعید بن زید بن عمر بن نفیل اور مثل اُنکا اور صحابہ قوم اوس اور خزرج سے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہو کر جس مقام مین لشکر مجاہدین کا تھا وہان کو روانہ ہوئے مسلمانان لشکر یہ خبر
سُنکر خوش ہوئے اور تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اُنکو پہاڑون نے بسبب گونجنے اُنکی آوازون اور اُنکی کثرت
کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وہان پہونچکر ایک اونچی جگہ مین کھڑے ہوئے اور مسلمانون کے لشکر کو ملاحظہ فرمایا
اور دیکھا لوگون کو کہ بھر لیا ہی اُنھون نے زمین کو پس چمکنے لگا چہرہ اُنکا خوشی سے اور دعا مانگی کہ ای اللہ میرے
صبر عطا کر ان لوگون کو اور مدد دے انکو اور نہ حوالہ کر انکو انکے دشمنون کے ہاتھ مین پھر حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ نے سب سے پہلے یزید بن ابی سفیان کو اپنے پاس بُلایا اور اُنکو ایک ہزار سوارون پر لشکر مسلمانون سے سردار کیا
اور ایک نشان فوج بنا کر اُنکو دیا پھر حضرت صدیق رضی نے اُنکے بعد بُلایا ایک شخص کو قوم بنی عامر سے جنکا نام ربیعہ بن عامر رضی تھا
اور وہ بڑے شہسوار اور بہادر ملک حجاز مین مشہور تھے پس اُنکو بھی ایک ہزار سوارون پر سب قسم کے لوگون سے سردار کیا
اور ایک نشان فوج کا بنا کر اُنکے سپرد کیا بعد اُسکے یزید بن ابی سفیان سے فرمایا ای یزید تمھارے قرابتی ربیعہ ہین
اور اُنکی بہادری اور عقل و بزرگی تمکو معلوم ہی سو مین نے اُنکو تمھارے ساتھ اور تمکو اُنپر امیر مقرر کیا تمکو چاہیے کہ اپنے لشکر
آگے اُنکو رکھو اور اُنکے مشورہ سے کام کرو اور اُنکی راے کے خلاف نکرو یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ آپ کا فرمانا مجکو
بخوشی خاطر منظور ہی پھر وہ دونون ہزار سوار مسلح اور تیار ہوئے اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ رضی بن عامر سوار ہو کر مع اپنی فوج
ہمراہی کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور رخصت ہوئے حضرت صدیق رضی پاپیادہ اُنکے ساتھ چلے تب
یزید بن ابی سفیان رضی نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو خدا کے غضب سے شرم معلوم ہوتی ہی کہ
ہم سوار ہو کر چلین اور آپ پاپیادہ ہون یا آپ بھی سوار ہو لین یا ہم سواری سے اُتر پڑین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ نہ مین سوار ہونگا اور نہ تمکو اُترنے دونگا اور مین اپنے اس چلنے کا اجر اللہ تعالے سے امید رکھتا ہون
چنانچہ اُسی حال سے اُنکے ساتھ ثنیۃ الوداع تک جاکر وہان ٹھہر گئے اور یزید بن ابی سفیان رضی حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کے سامنے آئے اور کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمکو کچھ وصیت فرماوین پس حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مضمون کے کلمات وصیت ارشاد فرمائے کہ جسوقت کوچ کرو تم مقام سے

ساتھیون کو تیزروی کی سختی نکرو اور نہ جُدا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنے کام مین ساتھیون سے مشورہ لیا کرو اور طریقہ عدالت اختیار کرو ظلم وجور سے دور رہو کسواسطے کہ ظالم کو رستگاری نہین ہوتی ہی ظالم دشمن پر فتحیاب نہین ہوتا ہی اور اِس آیت پر عمل کرو و اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوهم الادبار ومن یولهم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من اللہ اور جب دشمن پر فتح پاؤ پس نہ مار ڈالو چھوٹے لڑکے اور نہ کم سِن اور نہ بڈھے ضعیف کو اور نہ عورت کو اور نہ جاؤ نزدیک درخت خرمے کے اور نہ جلاؤ کھیتون کو اور نہ کاٹو پھلتے ہوے درخت کو اور نہ کاٹو کونچین جانورون کی مگر وہ جانور جنکا کھانا حلال ہی اور جو عہد وپیمان کفار سے کرو اُسمین بیوفائی نکرو اور صلح کو نہ توڑو اور قریب ہی کہ تمھارا گذر ایسی قوم پر ہوگا جو اپنے عبادت خانون مین بیٹھ رہے ہین اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ مین بیٹھنا جانتے ہین حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ یہ بات صرف اُنکی خواہش اور پسندیدگی نفس سے ہی پس اُنکے عبادت خانون کو نہ کھودو اور اُن لوگون کو قتل نکرو اور ایک قوم اور تمکو ملینگے کہ وہ کفار اور گروہ شیاطین اور بندہ صلبان ہین اور منڈاتے ہین وہ درمیان اپنے سرون کو کہ وہ منڈے ہوے سر اُنکے مشابہ گھر قطا جانور کے ہین پس بلند کرو تم اُنکے سرون پر تلوارین اپنی یہان تک کہ اختیار کرین وہ لوگ دین اسلام یا ادا کرے جزیہ کو در ان حالیکہ وہ ذلیل اور خوار ہون یہ وصیت فرما کر حضرت صدیق رضؓ نے کہا اب مین تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہون اور یزید بن ابی سفیان رضؓ سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور ربیعہ بن عامر سے بھی مصافحہ کیا اور فرمایا ای ربیعہ رضؓ ظاہر کرو تم شجاعت اور بزرگی اور دانش اپنی بمقابلہ قوم بنی اصفر کے خدا تمکو تمھاری مراد پر پہونچاوے اور ہمکو تمکو بخشے

راوی نے کہا ہی کہ بعد اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیان رضؓ اور ربیعہ بن عامر منزل مقصود کو روانہ ہوے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ہمراہیان بجانب مدینہ طیبہ کے معاودت فرمائی اور جب یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ سے بڑھ گئے چلنے مین جلدی کی ربیعہ بن عامر نے کہا اُنسے کہ یہ شتابروی خلاف حکم اور وصیت خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی یزید بن ابی سفیان نے جواب دیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ ہمکو تمکو وداع فرمایا ہی اِسی طرح عنقریب لشکر مسلمانون کو بھی پیچھے ہمارے روانہ فرماوینگے سو میری تیزروی کا سبب یہ ہی کہ ہم پہلے سب کے ملک شام مین پہونچین پس شاید قبل پہونچنے اور لشکر کے ہمکو فتح حاصل ہو اور اِسوجہ سے ہم تین فضیلتین حاصل کرین ایک خوشنودی خدا اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے رضامندی ہمارے خلیفہ کی تیسرے لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ربیعہ رضؓ بن عامر نے کہا کہ جاؤ جس طرح سے چاہو سب زور اور قوت اللہ برتر کے اختیار مین ہی پس روانہ ہوئے وہ بجانب وادی قری کے اس قصد سے کہ براہ تبوک اور جابیہ بجانب دمشق پہونچین **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب یہ خبر بواسطہ بعض قوم عرب نصرانی کے جو مدینہ منورہ مین تھی **ہرقل** بادشاہ روم کو پہونچی ہرقل نے سب اپنے

ارکان دولت کو جمع کرکے کہا ای قوم بنی اصفر جان لو تم اِس بات کو کہ جب تک تم بموجب حکم اپنے دین کے پابند
احکام شریعت کے تھے اور حدود خدا پر جیسا کہ انجیل مین ہین قائم تھے تب تک جس بادشاہ نے ملک شام کا قصد کیا تم
اُسپر غالب ہوئے چنانچہ کسرےٰ بن ہرمز نے لشکر فارسی کے ساتھ تمپر چڑھائی کی تھی اُسکو ہزیمت ہوئی اور ترک نے
تمپر غلبے کا قصد کیا تھا اُنھون نے شکست پائی اِسی طرح قوم جرامقہ کو تمنے بھگا دیا مگر جب سے تمنے تغیر اور تبدیل احکام دین
مین کیا اور ظلم کو شعار اپنا گردانا اور مجرم خدا ہوئے تب سے بپاداش ان باتون کے اللہ تعالےٰ نے ایک ایسی قوم کو
تمپر بھیجا کہ زیادہ اُنسے ضعیف نہ تھی اور کبھی ہمارے دلون مین یہ خیال نہین گزرتا تھا کہ وہ لوگ ہمسے ملک کے واسطے
جھگڑا کرینگے پس اُنکے ملک کے قحط اور اُنکی بھوک نے اُنکو ہمارے ملک مین پہونچایا اور اُنکے پیغمبر کے خلیفہ نے اُنکو
ہماری طرف بھیجا ہے کہ ہمارا ملک چھینکر ہمکو نکالدین پھر ہرقل نے سب مفصل حال روانگی لشکر اسلام کا بیان کیا جواب اسکے
سب ارکان دولت نے کہا کہ ای بادشاہ تو ہمکو اُنکے مقابلے مین روانہ کر کہ ہم اُنکو ارادے سے باز رکھینگے اور اُنکے
شہر مین جاکر اُنکے کعبے کو کھود ڈالینگے اور کسی کو اُنمین سے نچھوڑینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی کہ جب ہرقل
نے یہ کلام خوشی اور مستعدی اپنے ارباب دولت کا سُنا آٹھ ہزار سوار بہادر اپنی افواج سے علٰحدہ کیے اور چار شخصون
کو اپنے مردان مبارزہ سے اُس فوج پر سردار مقرر کیا ایک کا نام باطلیق دوسرا بھائی اُسکا کہ نام اُسکا جرجیس تھا
تیسرا حاکم سرطہ کا لوقا بن شمعان چوتھا صلیبا حاکم غزہ او عسقلان اور یہ چارون شخص شجاعت اور عقل مین ضرب المثل
تھے پھر اُن لوگون نے زرہین پہنین اور اپنے سازوسامان سے درست اور تیار ہوئے اور اُنکے مہتر ترسایان نے
اُنکے واسطے نماز نصرت کی پڑھی اور دعاے فتح مانگی کہ اے اللہ مدد دے اُس شخص کو جو ہم مین سے حق پر ہو اور جو خوشبو کی چیز
اُنکے عبادت خانون مین جلائی جاتی تھی اُسکی دھونی اُن چار شخصون پر دی و معمودیہ کا پانی اُنپر چھڑکا پھر وہ سوار مع اپنی
فوج کے روانہ ہوئے اور اُسکے آگے قوم عرب نصرانی تھی راہ تبلانے کے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت
کی کہ یزید بن ابی سفیان مع اپنی فوج کے تین دن قبل پہونچنے لشکر روم کے بمقابلہ تبوک داخل ہوئے تھے جب یہ تبوک
صحابہؓ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے ارادہ کوچ کا کیا تھا کہ اُسی وقت لشکر روم کا وہان پہونچا پس جب اُٹھتی
ہوئی گرد اُنکے لشکر کی مسلمانون نے دیکھی تب مسلمان ہوشیار ہوگئے اپنی جانون پر اور یزید بن ابی سفیان نے ایک ہزار
مسلمانون کو اپنے لشکر کے پوشیدہ بطور گارڈ کے بٹھا دیا اور ربیعہ بن عامر کو اُنپر سردار مقرر کیا اور ایک ہزار سوار سے
آمادہ جنگ لشکر روم ہوئے اور لڑنے کے واسطے صفین ترتیب دین اور مسلمانون سے نصائح اور تذکرہ نعمتہاے
خدا کا کیا اور کہا کہ جان لو تم لوگ اِس امر کو کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے لیے مدد کا وعدہ فرمایا ہے اور بہت لڑائیون مین فرشتونکو
بھیجکر تمہاری کمک کی ہے اور قرآن شریف مین کہا ہے کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الجنة تحت ظلال السيوف اور یہ لشکر تمہارا اسپلا ہی جو ملک

شام مین واسطے جہاد کے بمقابلۂ قوم بنی اصفر کے داخل ہوا ہی اور تم یقین جانو کہ گویا اور لشکر مسلمانون کا پہونچکر تم مین ملگیا ہی پس تم مسلمانون کے گمان کو اپنے نزدیک جانو اور احتیاط رکھو اس بات کی کہ دشمن تمھارے قتل مین امید کرین اور مدد کرو تم اللہ کی اللہ تعالی تمھاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانون کو یہ نصائح کر رہے تھے کہ اُسی وقت لشکر روم کا سامنے نمودار ہوا پس جب رومیون نے قلت لشکر مسلمانون کی دیکھی اور سمجھے کہ سواے اس جماعت کے اور کوئی اُنکے پیچھے نہین ہی ایکنے دوسرے سے اپنی زبان مین بآواز خشمگین کہا تو تم جانے نہ دوان لوگون کو جو تمھارا ملک لینے کو آئے ہین اور پردہ دری تمھاری حرمت کی اور قتل تمھارے بادشاہون کا چاہتے ہین اور طلب نصرت کی کرو تم صلیب سے کہ وہ مدد دیگی تمکو پھر یہ کہکر رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور اصحاب رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمت درست اور قلب استوار سے بارادۂ لڑائی کے اُنکے لشکر مین ملگئے اور لڑائی شروع ہو گئی اور غلبہ و ہجوم کیا رومیون نے اُنپر اور بوجہ اپنی کثرت کے یہ جانا کہ یہ لوگ ہمارے قبضہ مین آگئے کہ اسی حالت مین ربیعہ رض بن عامر اور ہزار سوار لشکر مسلمانون نے کمینگاہ سے نکلکر اور باآواز بلند تکبیر کہتے ہوئے اور درود پڑھتے ہوئے گھوڑے عربی دوڑا کر رومیون پر حملہ کیا جب رومیون نے یہ حال دیکھا ہمتین اُنکی ٹوٹ گئین اور اللہ تعالی نے اُنکے دلون مین خوف مسلمانون کا ڈالدیا پس وہ فورًا پیچھے پھرے اور ربیعہ رض بن عامر نے باطلیق سردار لشکر رومیون کو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیون پر لڑنے کی تاکید اور ترغیب کرتا ہی یہ کیفیت دیکھکر ربیعہ رض بن عامر نے جانا کہ وہ رومیون کا سردار ہی پس حملہ کیا اُسپر اور ایسے راستے سے اُسکے نیزہ مارا کہ اُسکے سرین توڑ کر دوسرے جانب نکلا اور گر پڑا وہ بیہوش ہو کر زمین پر پس جب رومیون نے یہ حال دیکھا بھاگ نکلے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالی نے فتح اور نصرت نازل فرمائی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اس لڑائی مین دو ہزار دو سو سوار رومی مارے گئے اور ایک سو بیس مسلمان شہید ہوئے کہ اکثر اُنمین کے قوم سکاسیک سے تھے اور جب رومیون کو ہزیمت ہوئی جرجیس نے کہا اُنسے افسوس ہی تمپر کہ مین کون مُنھ لیکر ہرقل بادشاہ کے سامنے جاؤنگا یہ شکست ہمکو ایک چھوٹے لشکر مسلمانون سے ہوئی کہ اُنھون نے دلیری کر کے زمین کو ہماری لاشون سے بھر دیا اور ہمارے بڑونکو قتل کیا پس مین نہ پھرونگا جب تک کہ بدلا اپنے بھائی باطلیق کا نہ لونگا یا مین بھی اُسی سے جا ملونگا پس جب رومیون نے یہ کلام سنا بعضون نے بعض کی تعریف اور اظہار رضامندی اور بعض کو ملامت کی اور بارادۂ لڑائی کے پھرے اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب ٹھرے وہ اپنی جگہون مین خیمے کھڑے کیئے اُنھون نے اور بواسطۂ ایک شخص عرب نصرانی کے جسکا نام قداح بن واثلہ تھا مسلمانون کے پاس کہلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ مرتبہ کو اپنے لشکر سے ہمارے پاس بھیجین تاکہ ہم دریافت کرین کہ وہ لوگ ہمسے کیا چاہتے ہین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب قداح بن واثلہ نے مسلمانون کے لشکر مین آکر ادائے پیام کیا تب ربیعہ رض بن عامر نے چاہا کہ رومیون کے لشکر مین جاوین یزید بن ابی سفیان نے اُنسے کہا کہ تمھارے

جانے مین مجکو تمھارے واسطے اندیشہ ہی کیونکہ کل تمنے ایک بڑے شخص کو اس قوم سے قتل کیا ہی ربیعہ بن عامر نے یہ آیت پڑھی قل لن یصیبنا الا ما کتب الله لنا هو مولىنا اور کہا مین تمسے اور سب مسلمانون سے یہ وصیت کیے جاتا ہون کہ تمھاری نگاہ اور ہمت میری طرف مصروف رہے کہ اگر رومی میرے ساتھ بیوفائی اور فریب کرین اور اسوجہ سے مین اُنپر حملہ کرون پس تم بھی انپر حملہ کردو یہ کہکر ربیعہ بن عامر گھوڑے پر سوار ہوے اور مسلمانون سے سلام علیکم کرکے بجانب لشکر دشمن کے روانہ ہوئے جب قریب لشکر اور خیمے بادشاہ کے پہونچے قداح بن وائلہ نے اُنسے کہا کہ بادشاہ کے لشکر کی تعظیم کرو گھوڑے سے اترو ربیعہ بن عامر نے کہا کہ مجھ سے تو یہ ممکن نہین ہی کہ عزت سے ذلت اختیار کرون اور مین گھوڑا اپنا دوسرے کو نہ دونگا اور سواے دروازہ خیمے کے بیچ مین کہین نہ اُترونگا اور اگر خلاف اُسکے مجھسے چاہتے ہو تو مین ابھی پھرا جاتا ہون کسواسطے کہ ہمنے تمھارے پاس پیغام نہین بھیجا تھا بلکہ تمھارا پیغام ہمارے پاس آیا تھا پس قداح نے یہ حال رومیون سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ یہ مرد عربی اپنے کلام مین راستگو ہین آنے دو اُن کو جسطرح سے وہ چاہین پس ربیعہ بن عامر خیمے کے قریب پہونچکر گھوڑے سے اُترے اور گھوڑے کی باگ اپنے ہاتھ مین لیے ہوے زمین پر بیٹھ گئے پس جرجیس نے اُنسے کہا کہ ای برادر عربی باوجود اس بات کے کہ تم ضعیف اقوام سے ہمارے نزدیک ہو اور یہ خیال ہرگز ہمارے دلون مین نہ تھا کہ تم ہمسے لڑوگے تم کس امر کے ہمسے خواہان ہو ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ ہم صرف تمسے یہ چاہتے ہین کہ تم دین اسلام مین داخل ہو اور جو ہم کہتے ہین اور کرتے ہین وہی تم بھی کہو کرو اور اگر یہ امر تمکو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیے مین بھی انکار ہو پس تلوار حکم ہی ہمارے تمھارے بیچ مین جرجیس نے کہا کہ کیا قباحت اور کون چیز تمکو اس امر سے مانع ہی کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہم سے راہ و رسم اور دوستی رکھو ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ بہ نسبت اہل فارس کے تم ہمارے ملک سے قریب ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة جرجیس نے پوچھا کہ کوئی کتاب بھی تمپر اتری ہی ربیعہ بن عامر نے کہا ہان جیسے انجیل تمھارے نبی پر اتری ہی جرجیس نے کہا آیا ممکن ہی کہ صلح کرلو تم اپنی اور ہماری قوم کے ساتھ اس شرط پر کہ دیوین ہم ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایک دینار اور ایک وسق غلہ اور تمھارے لشکر کے سردار کو ایک سو دینار اور دس وسق غلہ اور تمھارے خلیفہ کو ایک ہزار دینار اور ایک سو وسق غلہ اور ہمارے تمھارے اس بات کی لکھا پڑھی ہو جائے کہ نہ تم ہمسے لڑو اور نہ ہم تمسے ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہو سکتی ہی ہمارا تمھارا معاملہ وہی ہی جو پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ دین اسلام اختیار کرو یا جزیہ دو یا تلوار کا سامنا ہی جرجیس نے کہا کہ دین اسلام تو کسی طرح قبول نہین کر سکتے ہین گو ہم سب کے سب مار ڈالے جاوین کسواسطے کہ اپنے دین کا بدل ہمکو کسی طرح دکھائی نہین دیتا ہی اور مر جانے کو ہم ادائے جزیے سے آسان و سبک جانتے ہین اور لڑائی مین تو ہمسے زیادہ تم لوگ خواہشمند نہین ہو کہ ہمارے لشکر مین اولاد بطارقہ اور عمالقہ اور لڑائی اور نیزہ اور تلوار کے لوگ ہین پھر جرجیس نے ایک بانسے کہا کہ سقیلہ بہتر ہی سایان کو اسوقت میرے سامنے حاضر کرو

کہ اُنسے امور دین کی گفتگو کرے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل بادشاہ نے ایک بہت دانا اور دہمہ
سرسایان کو جو اُنکے دین اور شرع کے مسائل خوب جانتا تھا اِس لشکر کے ساتھ بھیجا تھا سو وہ شخص جرجیس کے سامنے
آکر بیٹھا اور جرجیس نے اُس سے کہا کہ ای باپ ہمارے دریافت کر تو ہمارے لیے اِس مرد سے حالات اُنکے دین اور شرع کو
پس شقیا نے ربیعہؓ ابن عامر سے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کریگا اور علامت
اُنکے نبوت کی یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اُنکو آسمان پر بلاویگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہین ربیعہؓ بن عامر نے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی چنانچہ خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین اُسکی خبر دیتا ہی سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی
المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ پھر اُس شخص نے کہا کہ ہماری کتابون مین مذکور ہی کہ خدا اُنکی اُمت پر ایک مہینے کا روزہ
فرض کریگا ربیعہؓ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کیا ہی اور اپنی کتاب مین یہ فرمایا ہی شہر رمضان الذی
انزل فیہ القران اور دوسری جگہ فرمایا ہی کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتب
مین یہ بات لکھی ہی کہ اُنکی اُمت سے جو کوئی ایک نیکی کریگا اُسکے لیے دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو کوئی ایک بُرائی کریگا
اُسکے واسطے ایک ہی بُرائی لکھی جائیگی ربیعہؓ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی من جاء بالحسنۃ
فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ اُنکی اُمت کو حکم کریگا کہ
اُسپر درود بھیجا کرین ربیعہؓ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہی ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی
یا ایہا الذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہؓ بن عامر کے سُنکر متعجب
ہوا اور سرداران روم سے اُسنے کہا کہ حق اُنھین قوم کے ساتھ ہی پھر بعد اِس گفتگو کے ایک دربان نے جرجیس
سے کہا کہ یہ وہی عرب بدوی ہی جسنے تیرے بھائی باطلیق کو مار ڈالا ہی پس جب جرجیس نے یہ کلام سُنا لال ہوگئین آنکھین
اُسکی غصے سے اور چاہا اُسنے کہ ربیعہ بن عامر پر حملہ کرے مگر ربیعہؓ بن عامر اس حالت کو دیکھکر مثل بجلی کے فورًا اپنی جگہ سے
اُٹھ کھڑے ہوئے اور دست بقبضۂ شمشیر ہوگئے اور جلدی کی جرجیس پر اپنی تلوار کے وار سے پس ڈالدیا اُسکو زمین پر
بیہوش اور مردہ اور دوڑے بطارقہ اور اُنپر حملہ کیا تب ربیعہؓ بن عامر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آمادہ بمقابلہ ہوئے اور
حملہ کیا رومیون پر اور دیکھا یزید بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانون نے سامنے سے اس حال کو پس کہا اُنھون نے مسلمانون سے
کہ دشمنان خدا نے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ربیعہؓ بن عامر کے ساتھ بیوفائی اور فریب کیا پس چلو اور لو تم اُنکو جانے نہ دین
پس حملہ کیا مسلمانون نے اور ملگئے دونون لشکر ایک مین اور خوب مضبوطی سے دمی لڑرہے تھے کہ اُسی حالت مین ایک لشکر
مسلمانون کا بسرداری شرحبیلؓ بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دکھائی دیا اور جب اُس لشکر کے
مسلمانون نے اپنے بھائیون مسلمانون کو رومیون سے لڑتے دیکھا حملہ کیا اُنھون نے رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو اور خوب
تیغ زنی کی اُنکے سرون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اُس دن آٹھ ہزار جماعت رومیون سے

ایک شخص زندہ نہ بچا کہ اہل عرب نے لیا تھا انکو گھوڑے دوڑا کر بسبب دور ہونے ملک شام کے تبوک
سے اور سب مال و اسباب انکا مسلمانون کے قبضہ مین آگیا پھر ہمراہیان یزید بن ابی سفیان نے شرجیل
بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون سے ملاقات کی اور سب ایک جگہ اترے اور شرجیل بن حسنہ
نے سب مال لوٹ کا یکجا کر کے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہؓ بن عامر سے مشورہ کیا سو اُن دونون سرداروں نے
یہ کہا کہ مناسب ہی کہ سب مال جو رومیون سے ہاتھ لگا ہی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین بھیجا جاوے تاکہ
مسلمان اُسکو دیکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین پس اس رائے کو سبھون نے پسند کیا اور سب مال و اسباب سوا ے
ہتھیارون اور سامان جنگ کے واسطے تقویت مسلمانون کے بھراہی شداد بن اوس اور پانچون سوار کے
مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور مسلمانون نے بانتظار آنے اور لشکر کے بمقام تبوک قیام کیا واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ جب شداد بن اوس وہ سب مال و اسباب لیکر مدینہ منورہ مین پہونچے اور وہان کے مسلمانون نے
اُسکو دیکھا بڑی خوشی سے آوازین لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کی بلند کین کہ شور اُنکی آواز کا حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے کانون تک پہونچا پس اونھون نے سبب اوسکا استفسار فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ شداد بن اوس
اُس مال و اسباب کو جو رومیون سے جہاد مین ملا ہی لیکر آئے ہین پس یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُسی وقت شداد
بن اوس مع ہمراہیان اپنے کے آپہونچے اور سواریون سے اتر کر مسجد شریف نبوی علی ساکنہا الف
التحیۃ والثنا مین داخل ہوئے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھین پھر قبر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
سلام کیا بعدہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور سلام کر کے مبارکباد فتح کی دی اور تمام
سرگذشت لڑائی رومیون کی بیان کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سجدہ اللہ تعالی جل شانہ کا ادا کیا
اور اس معاملے کو شگون نیک فتح اسلام کا تصور فرمایا اور اس مال و اسباب سے دوسرا لشکر
مسلمانون کا آراستہ کیا اور ایک خط بطلب اہل مکہ معظمہ کے واسطے جہاد کے لکھا وہو ہذہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر عبد اللہ عتیق ابن قحافۃ الی المسلمین من اہل مکۃ وحولہا سلام
علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد فانی قد استنفرت
من قبل المسلمین الی جہاد عدوہم وفتوح بلاد الشام وقد کتبت الیکم لتسرعوا الی ما امر ربکم سبحانہ وتعالی حیث
یقول انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون وہذہ الایۃ
نزلت فیکم وانتم احق بہا واولی من صدق بہا وقام بحکمہا فمن نصر دین اللہ فاللہ ینصرہ ومن بخل
بنفسہ عن ذلک استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید سارعوا الی جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ اعدہا
اللہ للمجاہدین والمہاجرین والانصار ومن اتبع سبیلہم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل اور اس نامے پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کر کے عبداللہ بن خدافہ کے حوالہ کیا پس عبداللہ وہ نامہ لیکر روانہ ہوے اور مکہ معظمہ مین
پہونچکر اہل مکہ کو آواز دی جب اہل مکہ یکجا ہوئے عبداللہ بن خدافہ نے وہ خط پڑھکر اُن لوگون کو سُنایا پس سہیل بن عمرو
اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قبول کی ہمنے دعوت اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
اور سچا جانا ہمنے قول انکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل کھڑے ہوئے اور کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ باز رہینگے
ہم مدد دہی دین خدا سے اور کب تک راہ دیکھین اور باز رکھین گے ہم اپنی جانون کو ان لوگون سے جنھون نے
سبقت کی ہمپر لڑائیون مین اور بہ تحقیق پہونچا مطلب کو وہ شخص جسنے سبقت کی کہ اگر بچھڑ رہے ہم سبقت کرنیوالون سے
پس شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والون مین لکھے جائین پس روانہ ہوئے عکرمہ بن ابی جہل ساتھ چودہ آدمی اپنی قوم کے
بنی مخزوم سے اور روانہ ہوے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیون کے قوم عامر سے اور حارث بن ہشام بھی
انکے ساتھ ہوئے اور دیگر اہل مکۂ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانچسو تھی اسیطرح حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اس قوم کے بھی چار سو آدمی بجانب
مدینہ منورہ روانہ ہوئے **واقدی** رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید سے انھون نے ابی عامر ہوازنی سے روایت
کی ہی کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف مین تھے جسوقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس
پہونچا پس اس خط کے پڑھتے ہی چار سو آدمی قوم ہوازن و ثقیف سے چلکر راستے مین اہل مکہ سے ملاقی ہوے
کہ ہم وہ سب ملکر نوسو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم مین کا یہی کہتا تھا کہ ہم مین سے ہر ایک شخص نوسو سوار رومی کا مقابلہ
کر سکتا ہی پس ہم سب بالاتفاق مدینہ منورہ مین پہونچکر بمقام بقیع اُترے جب یہ حال حضرت صدیق رضؓ کو معلوم ہوا حضرت
صدیق رضؓ نے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے بھائیون کے پاس روانہ ہو تم یعنے جس مقام مین شرجیلؓ بن حسنہ اور
یزید بن ابی سفیان اور ربیعہؓ بن عامر ہین پس روانہ ہوئے ہم لوگ جُرف کو اور وہان بیس روز قیام کیا اور مسلمان آآکر
ہم مین ملتے جاتے تھے شداد بن اوس نے جو اس جماعت مین تھے روایت کی ہی کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
مع جماعت مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوے اور خطبہ پڑھا پس حمد و تعریف بیان کی اللہ تعالی
کی پھر کہا کہ ای لوگو اللہ تعالی نے مسلمانون پر فرض کیا ہی جہاد کو اور ثواب اسکا بڑا ہی اللہ تعالی کے نزدیک پس اچھے کرو تم
اپنے ارادے اور نیتون کو تا کہ بڑھ جاوین نیکیان تمھاری اور جلدی چلو ای بندگان خدا بجانب عمل کرنے فضل اپنے پروردگار
اور سنت اپنے نبی کے اور نہین ہی یہ تام مگر ایک دو نیکیو نکا یا فتح یا شہادت پس جو شخص شہید ہوگا تم مین سے جا ملیگا
گذرے ہوئے لوگون مین اور جو مر جائیگا تم مین سے پس جزائے خیر دینا اُسکا اللہ تعالی کے ذمے ہی اور چار سو مسلمان قوم
حضرموت کے بھی آئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایکنامہ اصید بن سلمہ کلابی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور
واسطے جہاد روم کے انکو بلایا تھا پس ضحاک بن سفیان بن عوف کلابی نے بطور خطبہ پڑھنے کے قوم کلاب سے کہا کہ ای قوم

بنی کلاب پرہیزگاری اختیار کرو اور روانہ ہو تم بجانب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدد دہی دین محمدی کی کرو
پس ایک شخص نے اپنے قوم بنی کلاب سے جو بارہا ملک شام مین گیا تھا کہا کہ ای ضحاک تم ہمکو ایسی قوم سے لڑنیکو کہتے ہو جنکے واسطے
عزت اور قوت اور لشکر اور گھوڑے بیشمار ہین اور اہل عرب طاقت اُنکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین کہ یہ لوگ بہت کم ضعیف
جماعت کے تھوڑے ہین ضحاک نے کہا کہ جو فتح اور نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئی تھی وہ بسبب
گنتی لوگون اور ہتھیار کے نہ تھی بلکہ وہ نصرت اظہار دین خدا کے واسطے تھی جس دین پر اللہ نے انکو بھیجا تھا چنانچہ ہنگام
غزوہ بدر کے بھی تین سو تیرہ آدمی ہمراہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور قریش کے پاس لشکر اور ہتھیار سے بہت
کچھ سامان تھا اور ہمیشہ فتح و نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی اُسوقت تک کہ اس عالم سے انتقال فرمایا
اور جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے اُسوقت تمنے دیکھا ہی اُن لوگون کو
جو بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام سے پھر گئے تھے کہ کیونکر تلوار سے اُنکو مغلوب کیا اور کوئی
تعریف تمھارے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مسلمانون کے نزدیک نہوگی جب تک کہ تم مسلمانونکی کمک
نہ کروگے جیساکہ قوم حمیر اور قوم طے نے کیا ہی پس اللہ تعالے کی قسم تمکو دیتا ہون کہ برا نہ کہلاؤ تم اپنی قوم کو درمیان اہل عرب کے
حالانکہ اہل عرب مین اونٹ گھوڑے جماعت ہتھیار مین تم سب سے زیادہ ہو پس اللہ سے ڈرو اور حکم خلیفۂ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مانو راوی نے کہا ہے کہ جب قوم بنی کلاب نے یہ گفتگو ضحاک کی سُنی کھلگئین آنکھین اُنکی اور جوانمردی
کی اُنھون نے واسطے چلنے کے پس سوار ہوے اونٹونپر اور کوتل کرلیا عربی گھوڑونکو اور آئے مدینہ منورہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا
مین پس وہان مسلح اور گھوڑونپر سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ مین پہونچکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حضرت
صدیق اُنکے آنے سے خوش ہوئے اور ایک نشان فوج اُس جماعت کے واسطے بناکر سپرد ضحاک بن سفیان کیا اور اُنکو حکم دیا
کہ لشکر مسلمانون مین جاملو اور ضحاک نے بہت گھوڑے اونٹ اپنے ساتھ لاکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین اس
خواہش سے نذر کئے تھے کہ جہاد روم مین وہ کام آوین راوی نے کہا ہی کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑے
برنگ سرخ و سفید دیکھے بہت خوش ہوے اور کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے تھے خیل الیمن مجلبۃ طلقۃ
راوی نے بیان کیا ہی کہ اس لشکر کے جمع ہونے کا شوہرہ ہوگیا اور اولاد مہاجرین اور انصار کے بھی لوگ آکر اس لشکر مین شریک ہوئے
اور بمقام جرف پورا ہوا لشکر اور حضرت صدیق نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اس تمام لشکر پر امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کو سردار مقرر فرماوین
اور کسی اور شخص کو اس لشکر کے طلیعہ پر امیر مقرر کرین سو یہ امر سعید بن خالد بن سعید بن العاص کیواسطے جو جوان بزرگ تھے تجویز کیا
اسوجہ سے کہ سعید نے حضرت صدیق سے کہا تھا کہ ای خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپنے ارادہ اس امر کا کیا تھا کہ لشکر کا
ایک امیر طلیعہ میل اور امیرون کے میرے باپکو مقرر فرماوین تب مسلمانون نے اس معاملے مین آپسمین گفتگو کی تھی پس آپ نے انکو
معزول فرمایا اور حال یہ ہی کہ میرے باپنے اپنے نفس کو راہ خدا مین قید کیا تھا اور مین نے بھی اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ مین

قید کیا ہی اور ہمیشہ آپکی دعوت اور بیعت کا قبول کرنے والا ہون پس اگر آپ مجکو امیر طلیعہ اِس لشکر کا مقرر فرما دین تو اللہ تعالیٰ
لڑائی مین مجکو عاجز نہ دیکھیگا راوی نے کہا ہی کہ سعید اپنے باپ سے زیادہ بزرگ منش اور سوار کار تھے پس حضرت صدیق رضؓ
نے اُنکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج اُنکے واسطے بنا کر اُنکو دیا اور دو ہزار سوار عرب پر اُنکو امیر کیا واقدی
رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ نے یہ سب حال گفتگو سعید بن خالد کا اور خواہش اُن کی
درباب امارت لشکر اور مقرر ہونا اُنکا اُس کام پر سُنا تو یہ امر اُنکو اچھا نہ معلوم ہوا اور حضرت صدیق رضؓ کے پاس آئے اور
کہا اے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نشان تمنے سعید بن خالد کے واسطے بنایا ہی اور اُنکو اُس شخص پر
جو اُنسے بہتر ہی ترجیح دی ہی اور جو گفتگو سعید بن خالد نے بوقت بنانے نشان کے تمسے کی وہ سب مین نے سُنی
سو مین قسم بخدا کہتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ سعید نے اُس قول سے یعنی یہ کہ مسلمانون نے اُنکے باپ کے مقدمے
مین گفتگو کی سوائے میرے اور کسی کو مراد نہین لیا ہی حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے اُنکے باپ کے مقدمے مین
کوئی کلام نہین کیا اور نہ مجکو اُنسے دشمنی ہی پس جب حضرت صدیق رضؓ نے یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سُنا
بہت گران گزرا ان ہر دو وجہون سے ایک معزول کرنا سعید بن خالد کا دوسرے عمل کرنا خلاف رائے حضرت
عمر رضؓ کے کسواسطے کہ وہ حضرت عمر رضؓ کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمر رضؓ ہوا خواہ مسلمانون کے تھے اور اُنکو ایک
قرب و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس اُٹھ کھڑے ہوے حضرت صدیق رضؓ اور حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر یہ حال بیان کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپکو معلوم ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کو صلاح
اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہی اور اُنکو کسی مسلمان کے ساتھ دل مین دُشمنی نہین ہی پس حضرت صدیق رضؓ نے قول حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کر کے ابی اروی الدوسی کو سعید بن خالد کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے
نشان کو میرے پاس بھیر بھیجو جب یہ پیغام بمقام جُرف سعید بن خالد کو پہونچا نشان مطلوبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کو پھیر بھیجا اور کہا قسم ہی خدا کی مین کافرون کے ساتھ لڑونگا تحت نشان ابی بکر صدیق رضؓ کے جس جس جگہ ہو اور جسکے
ہاتھ مین ہو کیونکہ مین اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین قید کر چکا ہون واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس فکر مین تھے کہ کس شخص کو امیر طلیعہ لشکر ابی عبیدہ بن الجراح کا کرنا چاہیے
کہ اِس اثنا مین سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حرث بن ہشام آئے اور یہ لوگ ہتھیار بند اور خواہشمند
اِس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے واسطے نشان سرداری فوج کا بنا دین پس حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے اُن لوگون کو دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اِس امر کا مشورہ کیا حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنے کا نہین ہی پس حرث بن ہشام نے حضرت عمر رضؓ سے کہا کہ تم قبل اسلام کے
ہمارے واسطے شمشیر بُرّان تھے اب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو تمکو ہدایت اسلام کی کی سو ہم کچھ پاس قرابت تم مین نہین دیکھتے ہین

حال اُنکا اللہ تعالیٰ نے پاسداری قرابت کا حکم کیا ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس امر مین انھین کو مقدم گردانتا
ہون جو پہلے ایمان لائے ہین سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر تمھاری راے ہی کہ سابقین کو مقدم گردانو تو قسم ہی خدا کی کہ ہم
نافرمانی نہ کرینگے اور جو خرچ بایام جاہلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی مین کیا ہی اُسکا دو چند راہ خدا مین
خرچ کرینگے اور جسقدر مدت کہ ہم بمقابلہ لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹھہرے ہین اُسکے دو حصے
اب بمقابلہ دشمنان خدا لڑینگے اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ اے لوگو مین خدا کو اس بات پر گواہ کرتا ہون کہ مین نے
اپنا نفس اور اپنے ساتھیون کے نفوس اور اپنے مال کو راہ خدا مین وقف کیا ہی کبھی جہاد سے نہ پھرینگے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کلام اُنکا سُنکر یہ دعا مانگی اللّٰھم بلغھم افضل ما یأملون واجزھم باحسن
ما کانوا یعملون پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کو اپنے سامنے بلایا اور ایک
نشان فوج اُنکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین نے تمکو اس لشکر یعنے اہل مکہ معظمہ اور ثقیف وطائف وہوازن و بنی کلاب کا
سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین فلسطین کے اور ابی عبیدہ بن الجراح کی کمک کرو تم اگر وہ اس کے
خواہان ہون تمسے اور کوئی کام بدون اُنکی صلاح اور مشورے کے نہ کرنا پس روانہ ہو تم برکت دے خدا تم مین
اور تمھارے ساتھیون مین پس عمرو بن العاص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو میری شدت
اور سختی دشمنان دین پر اور صبر میرا جہاد مین معلوم ہی سو تم خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے
واسطے سفارش اس امر کی کرو کہ مجکو ابو عبیدہ بن الجراح پر سردار مقرر کرین اور میرا قرب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے تمنے دیکھا ہی اور مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ میرے ہاتھون سے بلاد شام فتح اور
دشمنان دین ہلاک ہون حضرت عمرؓ نے کہا جو تمنے اپنے حالات کا ذکر کیا مین اُسمین کچھ تکذیب اور کلام نہین
کرتا ہون لیکن مین اس امر مین خوش نہونگا کہ تم ابو عبیدہؓ بن الجراح پر امیر مقرر ہو کہ میرے نزدیک ابو عبیدہ کا
مرتبہ تمھارے مرتبے سے بڑھکر ہی اور وہ سابق الایمان ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے
حق مین ارشاد فرمایا ہی ابو عبیدۃ امین ھذہ الامۃ عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر مین ابو عبیدہؓ پر امیر مقرر کیا
جاؤن تو یہ امر باعث کمی اُنکے مرتبے کا نہین ہو سکتا ہی حضرت عمر نے کہا افسوس ہی تمپر اے عمرو اس بات کا
کہ بیان تمھارا تو دلیل ہی اس امر کی کہ اس درخواست سے غرض تمھاری صرف حصول مرتبہ اور بزرگی دنیا ہی سو
ڈرو اے عمرو خدا سے اور نہ طلب کرو تم کچھ سوا بزرگی آخرت کے عمرو بن العاص نے کہا کہ حقیقت بات تو
یہی ہی جو تمنے کہا پھر بعد اس گفتگو کے عمرو بن العاص آمادہ روانگی ہوئے اور اہل مکہ اور بنو کلاب و ہوازن و ثقیف وغیرہ سے
اُنکے ساتھ ہوئے اور مہاجرین اور انصار واسطے ہمراہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گئے اور عمرو بن العاص نے
اپنے ہمراہی لشکر کا سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش کیا ابو المہدی راوی نے بیان کیا ہی کہ مین عمرو بن العاص کے لشکر مین تھا پس

مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو عمرو بن العاص کو بوقت رخصت کے وصیت فرمائی تھی اور خلاصہ یہ ہی
کہ ڈرتے رہو تم اللہ تعالیٰ سے ہر حال چھپے ہوئے اور ظاہر مین اور شرم رکھو اللہ تعالیٰ سے عالم تنہائی مین کہ وہ تمھارے
کام کو دیکھتا ہی اور یہ تو تم جان چکے کہ تمسے بہتر اور باعزت لوگو نبر مین نے تمکو سردار کیا ہی اور کام آخرت کا کرو اور اللہ کو
اپنے کام سے راضی رکھو اور اپنے ساتھیون پر مثل باپ کے شفقت کرو اور چلنے مین شتابی نکرو اور ساتھیون کے خبر گیران ہو
کہ انمین ضعیف لوگ بھی مین اور تمکو بہت دور جانا ہی واللہ ناصر دینہ لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اور جب تم مع اپنے
اس لشکر کے روانہ ہو تو اُس راہ کو نہ جاؤ جس راہ مین یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ رض بن عامر اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ
گئے ہین بلکہ براہ ایلہ جاؤ کہ اس راہ سے ارض فلسطین کو پہونچ جاؤگے اور لوگ خبر رسان اور جاسوس مقرر کر کے
ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجکر انکا حال دریافت کرو پس اگر سنو کہ وہ اپنے دشمن پر غالب ہین تو تم اُن دشمنون سے جو
ارض فلسطین مین ہین لڑو اور اگر اُنکو تمسے کمک کی خواہش ہو تو لشکر کو کمک کے واسطے ایک کے پیچھے دوسرا بھیجتے جاؤ اور
سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہشام بن حرث اور سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش اس لشکر کا کرو اور جس کام کے
واسطے مین نے تمکو مقرر کیا ہی اُسمین سستی اور کاہلی نہ کرو اور ڈرو تم کاہلی سے اور کثرت دشمنون کی دیکھکر یہ نہ کہو کہ
خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایسی جگہ بھیجا ہی کہ ہم مقابلہ نہین کر سکتے کیونکہ تمنے بہت جگہ کثرت کفار اور
قلت مسلمانون کی اپنی آنکھ سے دیکھی ہی او معاملہ جنگ خیبر اور فتح مسلمانون کی بھی تمکو معلوم ہی اور تمھارے ساتھ
صحابہ مہاجرین اور انصار اہل بدر سے ہین سو اُنکی پاسداری اور بزرگداشت و حفظ مراتب اور حقوق اُنکے کا کرنا اور
اُنپر کوئی دست درازی اپنی حکومت کی نکرنا اور اس بات کا غرور اپنے دلمین نہ لانا کہ مجکو ابی بکر رض نے اسوجہ سے سردار کیا
کیا ہی کہ مین اُنسے بہتر ہون اور فریب نفس سے ڈرتے رہنا اور اپنے کو مثل ایک اپنے ہمراہیون کے سمجھنا اور جسوقت
جس امر کا قصد کرنا اُسمین اُن لوگون سے مشورہ لے لینا اور نماز کا التزام رکھنا اور کوئی نماز بے اذان نہ پڑھنا اور جب نماز کا
وقت آئے اذان کہنا تاکہ تمھارے ساتھی سنین پھر ارادہ نماز کا کرنا پس جو کوئی ہمراہیون سے تمھارے ساتھ نماز پڑھے گا
اُسکے واسطے بہتر ہوگا اور جو اپنے قیام گاہ مین پڑھیگا اُسکو بھی اجر ہوگا اور تم خود اپنے لچیون کی بات چیت مین مالک رہنا
اور دشمنون سے نڈر نہ رہنا اور اپنے ساتھیون کو قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کرنا اور نگہبانی کیواسطے ساتھیون کو باری
باری سے مقرر کرنا بعد تم خود اُسکے نگران رہنا اور رات کو اپنے ہمراہیون کے ساتھ رہنا وہ یکجائی اور نشست رکھنا اور جب
کسی ہمراہی کو بعوض کسی امر خلاف شرع کے عقوبت کرنا زیادہ شدت اُسمین نکرنا اور سزا کو بھی نہ چھوڑ دینا کہ زیادہ تر دلیری اُسکو
ہو جائے اور جہانتک ممکن ہو سکے دُرے نہ مارنا کیونکہ تم بے خوف نہین رہ سکتے ہو اُس شخص سے کہ جا ملے دشمنون مین ہو رکمک کرے ہی
انکی تمھارے اوپر اور نہ برملا کرنا کسی کے بھید کی بات کو اور اکتفا کرنا ظاہر پر اور کھلی ہوئی انکی باتو نپر اور اپنے کام مین کوشش
کرتے رہنا اور بوقت مقابلہ دشمن کے یاد اور تصدیق خدا کی کرنا اور کلام کرنے مین وصیت کو مقدم رکھنا اور اپنے ساتھیو نپر حکم اس

امر کا کہ خیانت نکرین اور بحالت ثبوت خیانت کے سزا دینا اور وقت نصیحت کے کلام مختصر کہنا اور اصلاح رکھنا اپنے نفس کی تاکہ اصلاح پر رہے رعیت تمھاری اور امام پیشوا نہین ہوتا ہی مگر وہ شخص جو اپنے فعل اور عمل مین نسبت رعیت کے نزدیکی خدا کی ملحوظ رکھے اور مین نے سردار کیا ہی تمکو تمھارے ساتھیون اہل عرب پر پس ہر گروہ کی منزلت اور مرتبے کو پہچانتے رہنا اور بہ نسبت اُنکے مثل مان باپ کے مہربان رہنا اور کوچ کے وقت اپنے لشکر کی خبر گیری رکھنا اور کچھ لشکر بطور طلیعہ کے اپنی فوج کے آگے مقرر کرنا اور جس شخص سے راضی ہو اُسکو نگرانی کے واسطے پیچھے لشکر کے رکھنا اور دشمن کے مقابلہ مین صبر کرنا اور پیچھے نہ پھرنا کہ اسمین ضعف اور عاجزی تمھاری ثابت ہو اور بالالتزام رکھنا اپنے ساتھیون کو قرآن پڑھنے پر اور مذاکرۂ امور زمانۂ جاہلیت اور کفر سے اپنے ساتھیونکو باز رکھنا کہ ایسی باتون سے آپس کی دشمنی پیدا ہوتی ہی اور تازگی اور خوبی دنیا سے احتیاط رکھنا اُسوقت تک کہ جا ملو تم گزشتگان گرسنہ شکم سے اور اپنے تئین اُن لوگون مین ملانا جنکی مدح قرآن شریف مین مذکور ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا واوحينا اليهم فعل الخيرات واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة وكانوا لنا عابدين۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جسوقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ وصیت عمرو بن العاص کو کرتے تھے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی اُس جگہ موجود تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد خدا کے وصیت کرتا ہون مین تمکو اس بات کی کہ خدا سے ڈرتے رہو اور اُسکی راہ مین جہاد اور کفار کو قتل کرو کہ اللہ مدد کرتا اُس شخص کی جو مدد کرتا ہی اللہ کی پس روانہ ہوا لشکر مسلمانونکا جسکی تعداد نو ہزار تھی بسرداری عمرو بن العاص کے بارادہ فلسطین کے اور جب یہ لشکر ایکدن کے راستے پر پہونچگیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نشان واسطے فوج واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے بنایا اور اُنکو تمام لشکر مسلمانون پر سردار مقرر کیا اور حکم دیا کہ مع اپنے ہمراہیان کے بجانب زمین جابیہ روانہ ہون اور کہا کہ اے امین الامۃ جو وصیتین مین نے عمرو بن العاص کو کی ہین وہ تم سب سُن چکے ہو اب مین تمکو رخصت کرتا ہون پس روانہ ہوئے مسلمان بجانب منزل مقصود کے پھر بعد رخصت کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید المخزومی کو اپنے پاس بلایا اور سردار کیا اُنکو قوم بنی لخم اور جذام پر اور ساتھ کیا اُنکے لشکر زحف کو جنکی تعداد نو سو سوارون کی تھی اور دیا خالد بن الولید کو نشان حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا جو سیاہ رنگ تھا اور یہ نو سو سوار وہ لوگ تھے جو اکثر لڑائیون مین سامنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑے تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ اے ابا سلیمان مین نے اس سب لشکر پر تمکو سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین ابلہ اور فارس کے اور مین اللہ تعالیٰ سے امید اس بات کی رکھتا ہون کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ اِس ملک کو تمھارے ہاتھ سے اور مدد دیوے تمکو پس روانہ ہوئے خالد بن الولید بجانب ملک عراق روقیم بن عامر نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُس لشکر مین جسکو حضرت صدیق نے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب ایلہ اور فلسطین کے بھیجا تھا اور صاحب نشان عمرو بن العاص کے سعید بن خالد تھے پس کہا

مین نے انگو کہ نشان کو جنبش دیتے تھے اپنے ہاتھ مین اور اشعار رجز پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر مسلمانون کو بجانب ملک شام و عراق روانہ کرکے مدینہ طیبہ مین واپس تشریف لائے اور وہ
اللہ تعالی سے دعاے فتح و نصرت کی مسلمانون کے واسطے مانگتے تھے اور اسوقت حضرت صدیق رضی کے دل مین مسلمانون کے واسطے
ایک قلق اور غم پیدا ہوا کہ آثار اسکے انکے چہرے سے نمایان تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ قلق کس
امر کا ہی تمکو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجکو مسلمانون کے واسطے قلق ہی اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی مسلمانونکو
انکے دشمنون پر غالب کرے اور ایسا نہ کرے کہ مسلمانون کے کسی معاملہ لڑائی اور جہاد مین مجکو غم لاحق ہووے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مجکو کبھی کسی لشکر مسلمانون کی روانگی کا ایسا سرور نہین ہوا جیسا کہ اس لشکر کی روانگی مین بجانب ملک شام
کے خوش ہوا اور یہ سرور میرا اسوجہ سے ہی کہ اللہ تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فتح ملک شام کا فرمایا ہی
اور اللہ تعالی کا وعدہ خلاف نہین ہوتا ہی حضرت صدیق رضی نے کہا سچ ہی اور مین جانتا ہون کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا درباب فتح ملک شام کے راست ہی اسمین کچھ خلاف نہین اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب ہونگے لیکن ہم نہین
جانتے ہین کہ یہ امر کس وقت مین واقع ہوگا آیا اسی لشکر کے ہاتھ سے ہوگا یا دوسرے لشکر کے ہاتھ سے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہی دلیکن خدا سے گمان نیک رکھنا چاہیئے راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی شب کو حضرت صدیق نے یہ
خواب دیکھا کہ عمرو بن العاص اور انکے ساتھی مسلمان ایک پشتہ دشوار گذار مین پہونچے ہین اور کام انپر سخت ہوگیا ہی پھر
عمرو بن العاص نے چاہا کہ اس پشتہ دشوار گذار اور تنگ سے نجات پاوین پس حملہ کیا انھون نے بسواری اسپ اس مین
اور ساتھیون نے بھی تبعیت انکی کی پس ناگہان پہونچ گئے وہ ایک زمین سبز اور سیراب مین اور اترے وہان اور راحت
حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اس خواب کے دیکھنے سے سرور حاصل ہوا اور اس خواب کو لوگون سے بیان
کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہی کہ مسلمانونکو فتح حاصل ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بن العاص
اور انکے ساتھی لوگونکو جنگ مشرکین سے مشقت شدید اٹھانی پڑیگی پھر اس مشقت سے نجات حاصل ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہمیشہ معمول تھا کہ عوام الناس ملک شام کے گیہون جو روغن زیت منقی انجیر
وغیرہ عمدہ چیزین مدینہ منورہ مین لاکر بیچتے تھے پس جس زمانہ مین کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سامان روانگی لشکر کا کر رہے
تھے اور عمرو بن العاص کو مامور بروانگی جانب ارض ایلہ اور فلسطین کے کیا تھا اسوقت بھی یہ لوگ برسم تجارت آئے تھے
اور سب معاملہ دیکھا سنا تھا سو ان لوگون نے یہ خبر و نیز حال مارے جانے مشرکین کا بمقام تبوک ہرقل بادشاہ روم کو پہونچایا
پس ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت اور مردان جنگجو اور مہتران ترسایان کو اکٹھا کرکے اس حال سے مطلع کیا اور کہا کہ
سنو اور آگاہ ہو تم کہ یہ معاملہ وہی ہی جسکی خبر مدت سے مین تمکو دیتا ہون اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس میرے تختگاہ تک مالک ہوجائینگے اور وقت اسکا قریب پہونچا ہی اور ساتھی تمھارے بمقام تبوک مارے گئے اور

اور خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر مسلمانون کا تمھاری طرف روانہ کیا ہو کہ اُسکو تم اپنے پاس پہونچا ہی سمجھو
پس مناسب ہو کہ خودداری کرو تم اور اپنے دین اور شرع اور حرم کے باب اور مال کے واسطے اُنسے لڑو اور اگر اس باب
مین سُستی اور کاہلی کروگے تو ملک اور مال تمھارا سب اُنکی ملکیت مین آجائیگا پس وہ سب یہ کلام ہرقل کا لشکر اپنے
ساتھیون پر جو بمقام تبوک مارے گئے تھے رونے لگے ہرقل نے کہا کہ رونا چھوڑو کہ یہ کام عورتون کا ہو اور جاکر تم سب بمقام جنادین
جمع ہو ہرقل کے وزیر نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس خبر کو جنھون نے بیان کیا ہو ہم اُنکی زبان سے سنین پس ہرقل نے
ایک شخص عرب نصرانی کو قوم لخم سے اپنے سامنے بلایا اور اُس سے پوچھا کہ تجکو مدینہ منورہ چھوڑے ہوے کتنے دن گذرے
ہین اُسنے کہا کہ پچیس روز گذرے ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ مسلمانون کا سردار کون ہو اُسنے کہا ایک شخص ہین جنکا نام ابوبکر ہو
اور اُنھون نے اپنا لشکر تمھارے ملک کو روانہ کیا ہو اور مین نے دیکھا ہو کہ وہ لوگ بڑے مستعد اور مضبوط ہین پھر
ہرقل نے پوچھا کہ تو نے ابوبکر کو دیکھا ہو اُسنے کہا کہ ہان مین نے دیکھا ہو اور ابوبکر نے مجھسے ایک چادر چار درم کو مول لیکر
اپنے شانون پر ڈال لی تھی اور دیکھا مین نے اُنکو مثل اور سب مسلمانون کے بدون فرق کے کہ صرف دو کپڑے پہنے ہوے
بازارون مین پھرتے ہین اور نگرانی خلائق کی کرتے ہین اور حق کمزور کا زورآور سے دلاتے ہین اور معاملہ حق مین اُن کے
نزدیک کمزور اور زورآور برابر ہین پھر ہرقل نے کہا کہ اُنکا حلیہ بیان کر اُسنے کہا کہ قد اُنکا لانبا ہو رنگ گندم گون ہو دونون رخسارے
پتلے اور ہلکے ہین اور خوش زبان اور بیان مین دانت بہت اچھے ہین پس ہرقل یہ سُنکر ہنسا اور کہا کہ وہی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور ہمنے اپنی کتب مین یہ لکھا دیکھا ہو کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی کام دین کا کرینگے
اور ہمکو یہ بھی اپنی کتابون سے معلوم ہوا ہو کہ اُنکے بعد ایک اور شخص سیاہ چشم دراز قد گندم رنگ حملہ آور مثل شیر کے جنکے ہاتھون سے
ہلاکی اور جلا وطنی دشمنان دین ہوگی اس کام کو کرینگے پس اُس عرب نصرانی نے کہا کہ اُس شخص کو بھی جسکی صفت تمنے بیان کی
مین نے دیکھا ہو ابوبکر کے ساتھ کہ اُنسے کبھی جدا نہین ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ ٹھیک ہوا معاملہ اور مین نے تو رومیون کے
واسطے بہتری اور فلاح چاہا تھا مگر اُنھون نے میری اطاعت سے انکار کیا اور قریب ہو کہ نکالدیے جاوینگے رومی زمین سوریہ سے
پھر بعد اس گفتگو کے تیار کیا ہرقل نے ایک صلیب سونے کی اور سپرد کیا روبیس کو جو سردار اسکے لشکر کا تھا اور کہا اس سے
کہ مین نے حاکم کیا تجکو اپنے لشکر پر پس روانہ ہو تو اور باز رکھ اہل عرب کو فلسطین مین آنے سے کہ یہ شہر بہت اچھا فراخ اور میوہ دار
ہو اور اُسی سے ہماری عزت ہو پس روبیس مذکور صلیب کو لیکر اُسی دن مع لشکر کو بجانب اجنادین کے روانہ ہوا واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی کہ جب عمرو بن العاص مع اپنے ساتھیون کے ارض فلسطین مین پہونچے اور جانور اُن کے
کمزور اور لاغر ہو گئے تھے پس وہ ایک مقام بہتر اور سرسبز مین پہونچکر اُترے اور گھوڑے اور اونٹونکو چرنے کے واسطے
چھوڑ دیا پس جاتی رہی لاغری اُنکی پھر مہاجرین اور انصار یکجا ہوئے اور اپنے کام مین اُنھون نے مشورہ کیا پس وہ مشورہ
کر رہے تھے کہ اسی حالت مین عامر بن عدی جو بہترین مسلمانون سے تھے اُس مقام مین آئے اور اُنکے عزیز اقارب

ملک شام مین بہت تھے کہ وہان کے آنے جانے سے اُنکے شہرون اور راستون سے واقف ہو گئے اور وہ اسوقت اپنے بگانون کے پاس سے جو ملک شام مین تھے آئے تھے پس مسلمانون نے انکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے پاس لیگئے پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے کہ چہرۂ عامر بن عدی کا بہت گھبرایا ہوا ہی پوچھا کہ اے عامر تمہارے اضطرار کا کیا سبب ہے عامر نے کہا کہ میرے پیچھے ایک بڑا لشکر رومیون کا آپہونچا ہی دران حالیکہ کھینچتے ہین اور بھاڑتے ہین وہ لوگ درختون کو اچھے گھوڑون پر عمرو بن العاص نے یہ سُنکر کہا کہ اے عامر تمنے تو مسلمانون کے دلون کو خوف سے بھر دیا پس ہم اللہ تعالی سے دشمنون پر مدد چاہتے ہین تم یہ بتلاؤ کہ کسقدر جماعت کا تمنے اندازہ کیا ہی عامر نے کہا کہ مین نے ایک بلند پہاڑ پر چڑھکر دیکھا ہی کہ نشانون اور نیزون اور صلیبون سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام ارض فلسطین مین ہی بھرا ہوا ہی اور بقدر ایک لاکھ آدمی کی جماعت میرے اندازے مین معلوم ہوتی ہی اور مجکو تو اسی قدر حال معلوم ہی اور تحقیق عذر خواہی کی اُس شخص نے کہ ڈرایا تھا پس جب عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سُنی کہا اُنھون نے کہ اعانت طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اُنپر اور نہین ہی طاقت اور قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوئے اُن لوگون کی طرف جو موجود تھے صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا کہ اے لوگو ہم تم اس معاملۂ جہاد مین برابر ہین پس مدد چاہو تم اللہ سے اُسکے دشمنون پر اور لڑو اُنسے اپنے دین کے واسطے پس تم مین سے جو مارا جائیگا وہ رتبہ شہادت کا پاویگا اور جو زندہ رہیگا وہ سعید و نیکبخت زندگانی کریگا پس تم لوگ اِس معاملے مین کیا رائے دیتے ہو بجواب اِس کلام کے ہر شخص کو جو رائے مناسب معلوم ہوئی اُسنے بیان کی اور ایک گروہ بادیۂ اعراب نے عمرو بن العاص سے یہ کہا کہ اے سردار ہمارے رائے یہ ہے کہ تم ہم سب کو لیکر بیچ جنگل مین چلو کہ وہ لوگ وہان حملہ کرنے پر قادر نہونگے اور قلعجات اور گانؤن کو نہ چھوڑینگے اور جماعت اُنکی متفرق ہو جاویگی اُسوقت ہم اُنپر بسبیل غفلت کے حملہ کرکے اگر خدانے چاہا بھگا دینگے سہیل بن عامر نے کہا کہ یہ مشورہ تو مرد عاجز کا ہی اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا کہ ہمنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہی اور اللہ تعالے نے وعدہ مدد دہی اور حکم صبر کا فرمایا ہی اور نہین ہی وعدہ اللہ کا ساتھ صابرین کے مگر اچھا اور نیک اور اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ دشمن کے دیار مین ہین اور وہ درپے ہمارے قتل کے آئے ہین پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے ہم ان لوگون کے مقابلے اور لڑائی کفار سے اور نہ پھیرینگے ہم اپنی تلوارون کو اُنسے پس جسکا جی چاہے اُنکے مقابلہ کو آگے بڑھے اور جسکا جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پیچھے پھریگا پس اللہ تعالے اُسکی راہ مین ہی پس عمرو بن العاص نے قول مسلمانان مکۂ معظمہ اور کلام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا سُنا خوش ہوئے اور کہا کہ اے بیٹے فاروق کے کیا اچھی بات تمنے کہی گویا تمکو میرے دل کا بھید معلوم ہو گیا کہ میرے دل مین بھی

یہی تھا جو تمنے کہا اور میری تجویز یہ ہی کہ مین تمکو کسی قدر مسلمانون پر سردار کرون کہ وہ میرے لشکر کے واسطے بطور طلیعہ کے اور خبر لشکر کفار کی ہمسے بیان کرین اور دیکھین اور معلوم کرین اس امر کو آیا یاد دینگے ہم کو کوئی راہ لڑائی کی اُنکے ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو ارادہ تمنے کیا ہی وہ کرو کسواسطے کہ مین اپنی جان کے ساتھ بخیل نہین ہون اس امر مین کہ اُسکو خدا کی راہ مین صرف کرون پس عمرو بن العاص نے ایک نشان لشکر بناکر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیا اور ایکہزار سوار مسلمانون سے انکے ساتھ کیے جسمین قوم بنی کلاب اور اہل طایف اور ثقیف سے تھے اور حکم روانگی کا دیا پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مع ہمراہیان کے روانہ ہوئے اور وہ باقی دن اور تمام رات صبح تک چلنے مین گذرا ناگہ دفعةً صبح کے وقت ایک غبار اُنکو دکھائی دیا عبد اللہ بن عمر رضؓ نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ یہ گرد تو لشکر کی معلوم ہوتی ہی اور میرا گمان یہ ہی کہ یہ لشکر طلیعہ فوج روم کا ہی پس توقف کیا عبد اللہ بن عمر رضؓ نے مع اپنے ہمراہیان کے اور ایک قوم نے بادیۂ اعراب سے کہا اگر اجازت دو تو ہم جاکر دیکھین کہ یہ گرد کیسی ہی عبد اللہ بن عمر رضؓ نے کہا کہ ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہین ہی جب تک نہ معلوم ہووے کہ یہ کیا ہی اور اسی گفتگو مین غبار قریب لشکر مسلمانون کے آگیا اور دس ہزار سوار رومی دکھلائی دیے جنکو روبیس سردار رومیون نے بطور طلیعہ لشکر کے بھیجا تھا بسنرواری ایک بطریق لپنے ہمراہی کے جسکا نام راوی کو نہین معلوم ہوا تاکہ مسلمانون کے لشکر کے اخبار دریافت کرکے اُسکو اطلاع دیوین پس جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس لشکر کو دیکھا اپنے ساتھیون سے کہا کہ مہلت ندو انکو کہ آخر تمھارے ہی مقابلے کو آئے ہین اللہ تعالیٰ تمکو اُنپر غالب کریگا اور مدد دیگا اور یقین جانو اس بات کو کہ بہشت تلوارون کے سائے مین ہی پس مسلمانون نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ باواز بلند کہا اور حملہ کیا اور سب سے پہلے عکرمہ بن ابی جہل پھر سہیل بن عمرو نے حملہ کیا اور حملہ کیا ضحاک بن ابی سفیان نے اور للکارا اپنے ساتھیون کو پھر اُسکو پیچھے مہاجرین اور انصار حملہ آور ہوئے اور ملگئین دونون جماعتین اور کام کیا تلوارون اور نیزون نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ ہم اُسی واقعہ جنگ مین تھے کہ دیکھا مین نے ایک سوار رومی بڑے ڈیل ڈول کا کہ وہ دائین بائین لشکر کے گھوڑا دوڑاتا تھا پس مین نے اپنے دل مین کہا کہ لشکر کا مالک اور رکھنیہ یہی شخص معلوم ہوتا ہی حالانکہ لڑائی کی گھبراہٹ اور نامردی اُسپر چھاگئی تھی اور وہ بسبب بڑائی اور بھاری ہونے ڈیل کے مثل اونٹ مست کے معلوم ہوتا تھا پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور بڑھایا مین نے اپنے نیزے کو اُسکی طرف اور پیچھے ہٹا اُسکا گھوڑا میرے نیزے سے پس روک لیا مین نے نیزے کو ضرب سے اور گمان کیا اُسنے بہ نسبت میرے فرار کا اور حملہ کیا مجھپر پس ڈالدیا مین نے نیزے کو ہاتھ سے اور تلوار کو اُسکے نیزے پر مارا کہ پھل اُسکا کاٹ کر نیزے کو مثل ایک چوب کے کردیا پھر دوسرا وار مین نے تلوار سے کیا پس قسم ہی خدا کی کہ معلوم ہوا مجھکو کہ گویا مین نے تلوار کو پتھر مارا اور سُنا مین نے آواز تلوار کی مثل آواز گھنٹی کے یہان تک کہ ڈرا مین کہ

تلوار ٹوٹ نہ گئی ہو لیکن تلوار بدستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام ہو گیا تھا پھر مین نے ایک اور ضرب تلوار کی اسکی رگ شانے پر ماری اور وہ مر گیا اور لے لیا مین نے زرہ وغیرہ اسباب اُسکا پس جب کفار نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور مسلمان لوگ اُنکے قتل مین براستی آمادہ ہو گئے اور ضحاک بن سفیان اور حرث بن ہشام کی نیکوکاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اس واقعے مین مصیبت سخت مین پھنسے تھے مگر تھوڑے عرصے مین غلبہ دیا اللہ تعالی نے مسلمانون کو مشرکین کے بازوؤن پر کہ غالب ہو گئے اُنپر اور بہت کفار مارے گئے اور بہت زندہ پکڑ لیے گئے پس یکجا ہوئے مسلمان اور یکجا کیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانون نے آپس مین کہا کہ نہین معلوم کہ اللہ تعالی نے عبد اللہ بن عمر کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ انکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی پس بعضون نے کہا کہ وہ مارے گئے اور بعض نے کہا کہ وہ گرفتار ہو گئے اور بعضون نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالی سے امید یہ ہی کہ اُسنے عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ سوای بہتری کے اور کچھ نکیا ہو گا کہ وہ اچھے زاہد اور عابد ہین اور بعضون نے کہا کہ اگر عبد اللہ بن عمرؓ ہمارے ہاتھ سے گئے تو پھر فتح اسنکے ایک بال سر کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہین ہی اور یہ مین سب گفتگو مسلمانونکی سنتا تھا اپنے نشان کے پیچھے پس بلند کیا مین نے آواز کو بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بلند کیا اور جنبش دی مین نے نشان کو پس مسلمانون نے جب نشان کو دیکھا پھرے اور میل کیا اُنھون نے میری طرف اور پوچھا کہ کہان تھے تم اے سردار مین نے کہا کہ مین سردار لشکر مشرکین کے ساتھ لڑائی مین مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوے اور دعا دیکر کہا کہ یہ فتح اللہ تعالی نے تمھاری برکت سے دی مین نے کہا کہ یہ فتح تم سب لوگون کے سبب سے ہوئی پھر یکجا کیا مسلمانون نے مال اور گھوڑے اور کپڑے اور ہتھیار وغیرہ مقتولین مشرکین کے اور چھ سو قیدیون کو اُنمین سے اور شہید ہوے اس لڑائی مین مسلمانون کے لشکر سے سات آدمی جنکے نام یہ ہین سراقہؓ بن عدی نوفلؓ بن عامر سعیدؓ بن قیس سالم مولیٰؓ عامر بن بدر الیربوعی عبد اللہ بن خویلد المازنی جابرؓ بن راشد الحضرمی اوسؓ بن سلمۃ الہوازنی پس چھپا دیا مسلمانون نے اُن شہیدون کو مٹی مین اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُنپر نماز جنازے کی پڑھی اور کوچ کیا بجانب عمرو بن العاص کے اور پہونچکر سب ماجرا گذشت اپنے بیان کی پس خوش ہوئے عمرو بن العاص اور اللہ تعالی کا شکر ادا کیا اُسکی نعمت رسائی اور مدد دہی پر پھر طلب کیا عمرو بن العاص نے قیدیونکو اور چاہا منجملہ اُنکے اُس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس تین شخص شامی کے سوا اور کوئی اُنمین کا واقف زبان عرب سے نہ تھا پس عمرو بن العاص نے اُن تینون سے خبر اُنکے لشکر کی پوچھی اُنھون نے بیان کیا کہ روبیس سردار ایک لاکھ فوج لیکر آیا ہی اور ہرقل بادشاہ نے اُسکو حکم دیا ہی کہ کسی کو زمین ایلہ تک آنے نہ دیوے اور روبیس نے اُس سردار کو جو مارا گیا بطریق طلیعہ اپنی فوج سے کر بھیجا تھا اور تم اُس فوج کو اپنے قریب پہونچی ہی جانو اور تحقیق روانہ ہوا ہی وہ اور ہلاک کریگا تم سب کو اسواسطے کہ ہرقل کے ملازمین مین روبیس سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا ساتھ اہل عرب کے نہین ہی پس عمرو بن العاص نے یہ سنکر کہا قریب ہی کہ اللہ تعالی اُسکو بھی قتل کرے گا جس طرح اُس سعی کا

ساتھی مارا گیا پھر عمرو بن العاص نے اُنپر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اُنمین کا مسلمان نہوا پس عمرو بن العاص نے مسلمانون
سے کہا کہ گویا تم ہونزدیک اُنکے سردار سے جو بدلا لینے آتا ہی ہمسے اور ان قیدیون کو زندہ چھوڑنا ہمارے واسطے ایک
بلا ہی پھر حکم دیا کہ اُنکی گردنین ماری جائین اور مسلمانون سے کہا کہ تیار رہو جاؤ کیونکہ میرا گمان یہ ہی کہ کفارون کا لشکر چل چکا
ہی تمھاری جانب کو پس اگر وہ ہماری طرف آئے تو ہم ڈالینگے اُنکو شدت اور سختی مین بیچ لڑائی کے اور اگر نہ آئے تو قوت
اُنکی گھٹیگی اور اگر ہم خود چلکر لڑینگے تو اللہ سے امید فتحیابی کی اُنپر رکھتے ہین جیسا کہ ہکو پہلے فتح ہوئی دوسرون پر اور اللہ تعالے
سے اچھے کام کی ہم امید رکھتے ہین ابو دردا جو مسلمانون کے لشکر مین تھے روایت کرتے ہین کہ شب کو ہم اس جگہ
مین رہے جب صبح ہوئی کوچ کیا ہمنے پس کچھ راہ طی کی تھی ہمنے کہ دیکھا ہمنے تو صلبان کو کہ تحت ہر صلیب کے دس ہزار
سوار تھے پس جب سامنے اور قریب ہوئے دونون لشکر دیکھا ہمنے روبیس کو مثل ہزبر زورآور رستے کے کہ اپنے
لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیتا تھا اور اسطرف عمرو بن العاص نے بھی اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیا
پس بجانب میمنہ کے ضحاک بن سفیان کو اور بجانب میسرہ سعید بن خالد کو مقرر کیا اور ساقی مین ابو الدردا رضی اللہ
عنہم ٹھہرے اور قلب مین خود عمرو بن العاص نے اور ساتھی اُنکے اہل مکہ معظمہ مہاجرین و انصار نے قرار پکڑا اور عمرو رض
بن العاص نے مسلمانون کو قرآن مجید کے پڑھنے کا حکم کیا اور کہا کہ جان لو تم کہ اللہ تعالے کا ارادہ ہی کہ تمکو مبتلا سے
بلا کر کے امتحان کرے پس چاہیے کہ صبر کرو تم اللہ تعالی کی بلا پر اور خواہش کرو اللہ تعالی سے حصول ثواب اور
بہشت کی پھر بعد اس کلام کے عمرو بن العاص نے بطریقہ جنگ صف بندی کی اور دیکھا روبیس نے صفوف لشکر مسلمانونکو
اس طرز سے کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب نہین بڑھتی ہی گویا کہ وہ مشابہ ایک بناے مضبوط کے ہین اور مسلمان
قرآن شریف پڑھتے ہین اور اُنکے گھوڑونکی پیشانی سے نور چمکتا ہی پس معلوم ہوئی خوشبوئی فتح مسلمانونکی روبیس کو
اور اُسنے اپنے نفس کو عاجز دیکھا اور جانا کہ سب میرے ہمراہیون کا یہی حال ہوگا پس توقف کیا اُسنے اس انتظار مین کہ دیکھے
مسلمان کیا کام کرتے ہین اور ٹوٹ گئی غیرت اور ہمت اُسکی **واقدی** رحمہ اللہ نے ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہی کہ پہلے جو شخص ہمارے لشکر سے واسطے مقابلہ کفار کے نکلا سعید رض بن خالد رض بن سعید رض بھتیجے عمرو بن العاص رح کے تھے پس جب
نکلے وہ مقابلے کو پکارا آواز بلند کہ نکلو واسطے مقابلے کے ای اہل شرک اور شک کے پھر یہ کہکر بجانب میمنہ و
میسرہ لشکر دشمنان کے حملہ کیا اور بہت لوگون اور دلیرونکو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا اُنمین پس پریشان کر دیا اُنکی
صفون کو اور ہلا دیا اُنکے لشکر کو پس دشمنون نے یکجا ہوکر انکو شہید کیا پس مسلمان اس سانحے سے بہت ملول ہوئے اور
سب سے زیادہ عمرو رض بن العاص کو رنج ہوا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ گذر گئے سعید قسم ہی خدا کی کہ بیچا اپنی جان کو ساتھ اللہ
کے پھر عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ ای جوانمردان کون شخص تم مین سے اس حملے مین جو مین کیا چاہتا ہون
شریک ہوا چاہتا ہی تا کہ دیکھون مین کہ انجام کار ہمارا کیا ہی اور دیکھون جا کر سعید رض بن خالد کو پس ضحاک بن سفیان

ذکر شہادت سعید بن خالد بمقام اجنادین ۱۲

وذوالکلاع الحمیری وعکرمہ بن ابی جہل وحرث بن ہشام ومعاذ بن جبل وابو الدرداء وعبد اللہ بن عمرو
واصیمہ بن دارم ونوفل وسیف بن عباد الحضرمی وسالم بن عبید اور مہاجرین اہل بدر اور مثل اُنکے اور لوگون نے
ساتھ دینا منظور کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہو کہ حملہ کیا مین نے سب کے ساتھ اور ہم سب شتر سوار تھے
تا آنکہ نزدیک دشمنون کے پہونچے ہم پس حملہ کیا ہمنے اُنپر اور اُنکو اس ہمارے حملے کا کچھ فکر وخیال نہ تھا کہ وہ مثل پہاڑون
لوہے کے معلوم ہوتے تھے پس جب دیکھا ہمنے اُنکے ثبات اور قرار کو آپسمین ہمنے ایک دوسرے سے کہا کہ اُنکی سواری کے جانورونکو
چھیڑو کہ سوائے اسکے اور کوئی صورت اُنکے ہلاک کی نہین ہو پس اُنکے جانورونکے شکم مین ہمنے نیزونکی نوکین چبھوئین
تب اُنھون نے جنبش کر کے ہمپر حملہ کیا اور ہمنے اُنپر حملہ کیا اور حملہ کیا سب مسلمانون نے اور دکھائی دیتی تھی ہماری جماعت
اُنکے لشکر مین مثل سفید تل کے بیچ جلد شتر سیاہ کے اور اس معرکہ مین شعار ہمارا یہ تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللّٰھم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم[2] ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہو کہ اس لڑائی نے ہمکو اشعار پڑھنے
سے باز رکھا تھا اور حال یہ تھا کہ ہم مین سے جو کوئی ضرب لگاتا تھا بسبب کثرت مار دھاڑ کے وہ نہین جانتا تھا کہ مین نے اپنے
ساتھی کو مارا یا دشمن کو اور ثابت قدم رہے مسلمان اس لڑائی مین اُسوقت باوجود تھوڑی ہونے اپنی جماعت کے اور
سپرد کیا اُنھون نے اپنے کام کو اللہ تعالے پر اور ہر مسلمان کے دل مین یہی دعا تھی اللّٰھم[3] انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم علی من تبغض معک شر یکا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ صبح سے تا وقت زوال
ہمارے اُنکے لڑائی رہی اور ہوا چلی اور لوگ لڑ رہے تھے اور وہ دعا کی مین نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مجکو تعلیم فرمائی تھی اور دیکھا مین نے بجانب آسمان کے کہ ہو گیا اُسمین ایک سوراخ اور نکلے اُسمین
سے گھوڑے سبز کہ اُنکے سوار نشانہائے سبز لیے ہوئے تھے اور نوکین نشانون کی چمکتی تھین اور پکارنے والا
ساتھ فتح کے یہ پکارتا تھا ابشروا[4] یا امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقد اتیکم النصر من عند اللہ تعالیٰ پس مین نے
یہ دیکھکر کہا کہ فتح حاصل ہوئی امت کو ببرکت دعا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کچھ دیر نہین گذری تھی کہ دیکھا
مین نے رومیون کو پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے اور مسلمان اُنکے پیچھے تعاقب مین ہین اور منادی آوازہ فتح کی دے رہا ہے
اور تھے جانور مسلمانون کے زیادہ تر دوڑنے والے رومیون کے جانورون سے پس مار ڈالا ہمنے بیچ اس لڑائی مین
فلسطین کے دس ہزار رومیون کو یا زیادہ اس سے اور رات ہونے تک مسلمان اُنکے تعاقب مین چلے گئے اور عمرو
بن العاص کو اس فتح کی خوشی ہوئی لیکن دل اُنکا مسلمانون مین لگا تھا جنھون نے رومیون کا پیچھا کیا تھا عمرو بن عتاب
روایت کرتے ہین کہ دیکھا مین نے عمرو بن العاص کو اُسوقت اس حال مین کہ نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ڈال
دیا تھا اُنھون نے نیزے کو اپنے شانے پر اور بحالت انتشار اُسکو ہاتھ سے ملتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو
شخص پھیر لاوے لوگون کو میری طرف پھیرے اللہ اُسکے گم شدہ کو کہ اس اثنا مین دیکھا مین نے

اہل عرب کوکہ پھرے آتے ہین پس عمرو بن العاص نے اُنکا استقبال کیا اور وہ یہ کہتے تھے کہ راضی کیا اللہ کو اُن لوگون نے جنھون نے مشقت اُٹھائی اللہ تعالی کی طلب رضا مین آیا نہین کافی تھی اسقدر فتح تمکو جو اللہ تعالے نے دی تھی یہان تک کہ تمنے کافرون کا پیچھا کیا مسلمانون نے کہا کہ اِس تعاقب سے غنیمت مقصود نہ تھی بلکہ صرف ارادہ جہاد تھا پس جب پھر آئے مسلمان تو نہ تھا اُنکو کوئی رنج مگر یہ کہ کچھ لوگ اُنمین سے مفقود الخبر ہو گئے تھے کہ تعداد اُنکو ایکسوتیس[۱۳۰] تھی اور سیف بن عباد الحضرمی و نوفل بن دارم و سالم بن رورم و اشب بن شداد منجملہ اُنکے تھے اور سوائے اِنکے یمن کے لوگ اور بادیہ مدینہ کے لوگ تھے پس عمرو بن العاص کو اُنکے مفقود الخبر ہونے سے بڑا رنج ہوا بعدہ مُراجعت کی اپنے نفس کی طرف اور کہا کہ اللہ تعالے اُنکے ساتھ نیکی چاہتا ہی اور تو ای عمرو انکار کرتا ہی اُسکی اور نماز پڑھائی مسلمانون کو وہ نمازین جو لڑائی کے سبب سے فوت ہو گئی تھین ساتھ اذان اور اقامت کے جیسا کہ حکم کیا تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ کچھ تھوڑے لوگون نے نماز اُنکے ساتھ پڑھی باقی سبھون نے بسبب تعب راہ اور مشقت کے اپنے اپنے قیامگاہون مین نمازین پڑھین اور اسباب لوٹ کا بھی اُسوقت تھوڑا ہی یکجا ہوا اور رات کاٹی لوگون نے پھر جب صبح ہوئی اذان کہی عمرو بن العاص نے اور نماز صبح کی پڑھائی اور حکم کیا کہ اسباب غنیمت کا اکٹھا کرو اور لاشین شہیدونکی میدان جنگ سے اُٹھاؤ پس ڈھونڈھنے اور اُٹھانے لگے مسلمان لاشون کو اور ایک سو تیس[۱۳۰] لاشین نکالین مگر اُنمین سعید بن خالد کی لاش نہ تھی پس عمرو بن العاص درپے تلاش اُنکی لاش کے ہوئے پس اُنکی لاش کو اِس حیثیت سے پایا کہ گھوڑون نے سمون سے ایسا روندا تھا کہ ہڈی وغیرہ چور چور ہو گئی تھین پس عمرو بن العاص یہ حال دیکھکر روئے اور اُنکے واسطے دعاے رحمت کی پھر سب لاشون کو دفن کر دیا اور نماز جنازے کی اُنپر پڑھی اور یہ معاملہ پیش از جمع اور تقسیم مال لوٹ کے واقع ہوا پھر یکجا کیا گیا اسباب لوٹ کا اور لکھا عمرو بن العاص نے خط اطلاعی اِس لڑائی کا بنام ابو عبیدۃ بن الجراح کے اِن الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص الی امین الامۃ ابو عبیدۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وانی وصلت الی ارض فلسطین ولقینا عسکر الروم مع بطریق یقال لہ روبیس فی مائۃ الف ومن اللہ علینا بالنصر وقتل من الروم احد عشر الف وفتح اللہ فلسطین علی یدی بعدان قتل من المسلمین مائۃ وثلاثون رجلا اکرمہم اللہ بالشہادۃ وانا مقیم بارض فلسطین فان احتجنا الی سرت الیک والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اِس خط کو ابی عامر الدوسی کے ہاتھ روانہ کیا پس ابی عامر وہ خط لیکر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اول ملک شام مین پایا کہ نہین قدرت پائی تھی اُنھون نے داخل ہونے کی ملک شام مین مگر اُنھون نے بموجب حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی اپنی لشکر ہمراہی کو جا بجا متفرق کر دیا تھا

پس جب پہونچے ابو عامر دوسی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گمان کیا اُنھون نے بہ نسبت ابو عامر کے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہین پس کہا اور پوچھا اُنسے کہ کیا چیز ہی تمھارے پیچھے یعنی جہان سے تم آئے ہو اُنھون نے کہا نیکو کاری اور خوشخبری ہی اور یہ خط ہی عمرو بن العاص کا تمھارے نام کہ لکھی ہی اُسمین خبر فتح کی جو اللہ تعالے نے انکے ہاتھ پر کی پھر دیدیا خط اُنکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے مُنھ کے بھل گر پڑے سجدے مین بسبب مدد دہی اللہ تعالیٰ کے مسلمانون کو پھر ابو عامر نے اُنسے بیان کیا کہ قسم ہی خدا کی بہترین لوگ اسمین مارے گئے مسلمانون سے جنمین سعید بن خالد بن سعید تھے اور باپ سعید کے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس جب اُنھون نے اپنے بیٹے کی شہادت کا حال سُنا بہت بیتاب ہوکر بیٹے کو یاد کرکے روئے کہ اُنکے رونے سے مسلمان بھی روئے پھر بعجلت اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر بقصد زیارت قبر اپنے بیٹے کے ارادہ جانے ارض فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہا کہ کہان جاؤگے ای خالد حالانکہ تم ایک رکن ہو ارکان مسلمانون سے خالد نے کہا کہ مین صرف بارادۂ زیارت قبر اپنے بیٹے کے جاتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مین بھی اپنے بیٹے سے جاملون پس ابو عبیدہ بن الجراح نے سکوت کیا اور عمرو بن العاص کو خط کا جواب لکھا ان الفاظ سے بسم الله الرحمن الرحيم اما بعد انت مامور فان كان ابو بكر امرك ان تكون معنا فسر الينا وان كان امرك بالثبات فی موضعك فاثبت والسلام عليك وعلى المسلمين ورحمة الله وبركاته اور اِس خط کو لپیٹکر حوالہ خالد بن سعید کے کیا اور خالد بن سعید ابی عامر کے ساتھ روانہ ہوکر عمرو بن العاص کے لشکر مین پہونچے اور خط اِنکو دیا اور خود روتے تھے پس عمرو بن العاص نے اُٹھکر اِنسے مصافحہ کیا اور اُنکی تعظیم کی اور اُنکے بیٹے کی عزاداری کی پس خالد نے مسلمانون سے پوچھا کہ آیا دیکھا تھا تمنے سعید کو نیزے اور برچھی سے کفار کے ساتھ لڑتے ہوئے مسلمانون نے کہا کہ ہان خوب لڑے کسی طرح کی کمی اور کوتاہی لڑائی مین نہین کی اور دین کو مدد دی پھر خالد مسلمانون سے نشان پوچھکر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ ای میرے بیٹے روزی کرے اللہ تعالیٰ مجکو صبر تمھارے اوپر اور ملاوے وہ مجھکو تمھارے ساتھ فانا لله وانا اليه راجعون پھر کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجکو قدرت اور مکنت دی تو مین تمھارا بدلا لونگا اور نزدیک اللہ کے امید مزد اور ثواب کی رکھتا ہون مین تمھارے لیے پھر خالد نے عمرو بن العاص سے یہ درخواست کی کہ مین چاہتا ہون کہ تھوڑا لشکر بطور سریہ کے ہمراہ لیکر کفار کی تلاش مین جاؤن کہ شاید کچھ مال اُنکا ہاتھ لگے یا کچھ لوگ اُنمین سے ملین کہ مین اُنکو مارڈالون کہ اس صورت مین میرا بدلا اُنسے ملجاوے عمرو بن العاص نے کہا کہ ای بھائی لڑائی تو تمھارے آگے اور سامنے ہی جب ایسا اتفاق ہو کہ دشمن سے تمھارا سامنا ہوجاے پس دشمن کو تم نہ باقی رکھنا خالد نے کہا قسم خدا کی کہ مین ضرور جاؤنگا اگرچہ نہو میرے ساتھ کوئی یاری کرنیوالا اور قوت دینیوالا یہ کہکر خالد بن سعید نے سب سازِ سفر و سلاح جنگ وغیرہ درست کیے اور چاہا کہ تنہا روانہ ہون پس ساتھ دیا اُنکا اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ تین سو سوار مسلمان دلیران قوم حمیر سے اور اجازت چاہی اُنھون نے عمرو بن العاص سے خالد کی ہمراہی

کے واسطے پس اجازت دی عمروبن العاص نے اور وہ اُسیوقت روانہ ہوئے پس ارادہ کیا اُنھون نے ٹھہرنے کا بعض میدان
مین تاکہ دانہ چارہ دیوین جانورون کو پھر چلین رات کے وقت کہ دفعۃً خالد بن سعید نے چند آدمی بوڑھے کو ایک اونچے پہاڑ پر
دیکھا اور مسلمانون سے کہا کہ میرا گُمان یہ ہی کہ یہ لوگ جاسوس مشرکین کے ہین خوف اِس بات کا رکھتا ہون کہ مبادا
مشرکین ہمپر دوڑ پڑین مسلمانون نے کہا کہ ہم اُن تک کیونکر پہونچ سکتے ہین کہ وہ پہاڑون پر ہین اور ہم میدان مین خالدؓ
بن سعید نے کہا کہ مین اُن تک جانے کا ارادہ رکھتا ہون تم سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ مین پھر کر نہ آؤن
پس اُترے خالدؓ گھوڑے سے اور لے لیا اور باندھا تہ بند اپنا اور گردن مین لٹکایا تلوار کو اور پانی بھرے ہوے ڈول کو
کاندھے پر ڈال لیا اور مسلمانون سے کہا کہ ابھی اِن لوگون نے ہمکو نہین دیکھا ہی والا اپنی جگہ پر نہ ٹھہرتے پس اگر تم مین سے کوئی
شخص اپنی جان خدا کی راہ مین صرف کرنا چاہتا ہی تو جو مین کرون وہ بھی وہی کرے پس دس آدمی مسلمانون سے مثل خالد کے تیار
ہو کر اُنکے ساتھ ہوئے اور ہمراہ خالد کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُس قوم تک پہونچ گئے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر تھے پس خالد نے
مسلمانونکو للکارا کہ لو تم انکو اللہ تعالی برکت دیوے تم مین سب جلدی سے دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور دو شخص کو اُنمین سے مار ڈالا اور
چار کو پکڑ لیا پس طلب بولنے اور بات کہنے کی کی اُنسے خالد بن سعید نے پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ گروہ شام سے ہین پس خالد نے انکا حال
پوچھا اُنھون نے کہا ہم اہل دیر البقیع اور جامعہ اور کفر العزیزہ سے ہین اور ہمپر سخت مصیبت پڑی ہی جب سے کہ اہل عرب ہمارے ملک مین
آئے ہین اور ہم بڑی گھبراہٹ مین مبتلا ہین اور اکثر ہم مین سے بھاگ کر قلعون مین رہے ہین اور ہمنے اِس پہاڑ پر پناہ لی ہی کہ اِس پہاڑ
سے زیادہ بہتر کوئی موضع پناہ کی جگہ نہین ہی اور ہم خبر کے تجسس مین اس پہاڑ پر چڑھے تھے کہ تم لوگون نے ہمکو پکڑ لیا پھر خالد نے
پوچھا کہ لشکر روم کا کہان ہی اُنھون نے کہا کہ بمقام اجنادین ہی اور بادشاہ نے ارادہ کوچ کا بجانب فلسطین کے کیا ہی تاکہ باز رکھے بیت المقدس
سے اور یکجا ہوا ہی لشکر اُسکا مع مفرورین کے بمقام اجنادین کے اور اُسکے سردارون سے ایک سردار رسد لینے ہمارے
یہان آیا ہی اور یکجا کیا ہی اُنھون نے باربرداری واسطے لیجانے رسد کے اور اُنکو ڈر اِس امر کا ہی کہ وہ عرب اُن تک
نہ پہونچ جاوین سو ہمکو تو یہی خبر اُنکی معلوم ہی اور بیشک اُنھون نے آج ہی کوچ کیا ہی پس جب خالد بن سعید نے یہ حال
سُنا کہا قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ یہ مال غنیمت ہی پھر دعا مانگی کہ ای میرے اللہ مدد دے ہمکو اُنپر پھر اُن لوگون سے پوچھا کہ
وہ کس راہ سے جاوینگے اُنھون کہا یہی راہ جسمین تم ہو بڑا درہ ہی اور رسد کا حال یہ ہی کہ گرد ایک بڑے ٹیلے کے جسکا نام ثنی
سیف ہی یکجا ہی پھر خالد نے اُنسے کہا کہ تم ہمارے دین کے باب مین کیا کہتے اور کیا اعتقاد رکھتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم تو سواے دین
صلیب کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور ہم زراعت پیشہ ہین ہمارے مار ڈالنے مین تمکو کوئی فائدہ نہین ہی پس خالد نے
چاہا کہ اُنکو چھوڑ دین مگر ہمراہیان خالد نے کہا کہ اِنکو اِس شرط سے چھوڑو کہ وہ جگہ جہان رسد یکجا ہی ہمکو بتا دیوین پس
اُنھون نے اس امر کو قبول کیا اور خالد کے آگے چلے یہانتک کہ بیچ درے مین پہونچے پس خالد نے کسی کو
بھیجکر اپنے ساتھیون کو جو میدان مین تھے طلب کیا سو وہ آکر خالد کے ساتھ ملگئے اور سب کے سب

چلنے مین بہت کوشش کرتے تھے اور وہ چارون شخص راستہ ٹیلے کا بتلاتے تھے پس جب پہونچے وہان دیکھا کہ رومی
رسد کو جانورون پر لادرہے ہین اور گرد اُس ٹیلے کے چھہ سو سوار رومی ہین پس جب خالد بن سعید نے یہ حال دیکھا مسلمانون
سے کہا جان لو تم اِس امر کو کہ اللہ تعالے نے وعدہ تمھاری مدد دہی اور غلبے کا دشمنون پر فرمایا ہی اور جہاد کو تمپر فرض کیا ہی اور یہ
دشمنون کا لشکر تمھارے سامنے ہی پس خواہش کرو تم اللہ تعالیٰ کے ثواب مین اور سُنو جو اللہ تعالےٰ اپنے قرآن مجید
مین فرماتا ہی اِنَّ اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صَفًّا کانھم بنیان مرصوص پس مین دشمنون پر
حملہ کرتا ہون تم بھی حملہ کرو اور نہ بڑہ جاوے تم مین کا کوئی اپنے ساتھی سے پس حملہ کیا خالد بن سعیدؓ نے اور اُنکے
ساتھیون نے حذافہ بن سعید روایت کرتے ہین کہ جب دیکھا ہمنے گروہ رومیون کو اپنی طرف آتے ہوے
اور بھاگ گئے وہ لوگ جو جانورون کے ساتھ تھے اژقبیل کاشتکار اور غلامون کے اور صبر کیا رومیون نے
ہمارے مقابلے مین ایک ساعت پس اُس حالت مین کہ ذو الکلاع الحمیری اپنے ساتھیون اور قوم سے یہ نصیحت
کررہے تھے کہ ای آل حمیر جان لو تم اس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور بہشت تمھارے واسطے
آراستہ ہوئی ہی اور حورین قریب ہو رہی ہین کہ اُسی وقت خالد بن سعید قریب سردار رومیون کے پہونچے اور
پہچانا اُسکو اُسکے ساز و سامان اور زرہ اور حشمت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو ترغیب لڑائی کی دے رہا تھا
پس متوجہ ہوئے خالدؓ اُسکی طرف اور اِسطرح سے اُسکو ڈاٹا کہ وہ رعب مین آگیا اور کہا خالد نے بدلا لیا سعیدؓ کا پھر مارا
اُس ستمگار رومی کو ایک نیزہ پس گر پڑا وہ مثل برج لوہے کے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے ایک ایک سوار رومی کو
مارڈالا حذافہ روایت کرتے ہین کہ اُنمین سے تین سو بیس سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور چھوڑ دیئے
اُنھون نے سب جانور اور رسد وغیرہ پس ہمنے اُسپر بحکم اللہ تعالے کے اپنا قبضہ کیا اور خالد بن سعید نے ایفاے
وعدہ کیا اُن کاشتکارون سے اور چھوڑ دی راہ اُنکی بعدہٗ خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیان اور مال لوٹ کے عمرو بن العاص
کے پاس واپس آئے پس خوش ہوئے عمرو بن العاص بوجہ صحیح و سالم آنے مسلمانون کے مع اسباب لوٹ کے اور ایک
خط اطلاعی اِس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابو بکر رضی اللہ عنہ متضمن کل حال
لڑائی رومیون کے لکھکر عامر دہبی کے ہاتھ بحضور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ خط لیکر پہونچے حضرت
صدیقؓ کے پاس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھکر مسلمانون کو سُنایا مسلمان بہت خوش ہوئے اور
غایت سرور سے بکلمہ و تکبیر آوازین بلند کین پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عامر سے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا
پوچھا عامر نے کہا کہ وہ اوائل ملک شام مین مقیم ہین اور نہین قادر ہوئے وہ ملک مین داخل ہونے پر اسواسطے
کہ اُنھون نے سُنا ہی کہ ہرقل کی فوج بکثرت بمقام اجنادین جمع ہی اور مسلمانون کے واسطے اُنکو یہ رنج و ملال ہی کہ دشمن
اُنپر غالب نہو جاوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا معلوم کیا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

ملایم طبیعت ہین کہ صلاحیت لڑائی کی رومیون کے ساتھ نہین رکھتے اور قصد اس امر کا کیا کہ خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ عنہ کو واسطے قتل دشمنون کے سردار مقرر فرماوین پس اس امر مین مسلمانون سے مشورہ کیا مسلمانون نے کہا کہ راے وہی جو آپ کو بہتر معلوم ہو پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط بنام خالد بن الولید کے لکھا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافة الی خالد بن الولید سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وانی قد ولیتک علی جیوش المسلمین وامرتک لقتال الروم فسارع الی مرضات اللہ عزوجل وقتال اعداء اللہ وکن ممن جاھد فی اللہ حق جہادہ بعد اسکے لکھا یا ایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم وقد جعلتک الامیر علی ابی عبیدة ومن معہ من المسلمین والسلام اور یہ خط نجم بن مفرح الکنانی کو دیا سو وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر بجانب عراق روانہ ہوئے اور وہان پہونچکر خالد بن الولید کو اس حال سے پایا کہ قریب تھا کہ قادسیہ کو فتح کرین اور دیا خط اُنکو پس خالد بن الولید نے خط پڑھکر کہا کہ اطاعت خدا و خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظور ہے پھر قادسیہ سے رات کو کوچ کرکے عین التمر کی راہ سے روانہ ہوئے اور ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشعر اطلاع پر اُنکی معزولی اور اپنی روانگی بجانب ملک شام کے لکھا ان الفاظ سے قد ولانی ابوبکر علی جیوش المسلمین فلا تبرح من مکانک حتی اقدم علیک والسلام علیک اور یہ خط عامر بن طفیل دوسی کے ہاتھ روانہ کیا اور وہ ایک منجملہ دلیران مسلمانون کے تھے پس عامر اُسکو لیکر بجانب ملک شام کے روانہ ہوئے اور خالد بن الولید جب ارض سماوہ تک پہونچے ساتھیون سے کہا کہ اس سرزمین کا سفر بدون اشیاے سیراب کنندہ اور بہت پانی کے نہین ہوسکتا ہے اسواسطے کہ پانی اسمین کم اور ہمارے ساتھ لشکر ہے پس کیا کرنا چاہیے رافع بن عمیرة الطائی نے کہا کہ جیسا مین مشورہ دون ویسا کرنا چاہیے خالد بن الولید نے کہا جو مناسب جانو کرو پس رافع نے تیس اونٹ لشکر سے لیے اور پیاسا رکھا اُنکو سات دن پھر اُنکو پانی پلایا پس جب وہ پانی پی چکے باندھ دیے مُنھ اُنکے پھر سوار ہوئے اونٹون پر اور کوتل رکھا گھوڑون کو اور روانہ ہوئے پس جس منزل مین پہونچکر اُترتے تھے دس اونٹ کو اُن مین سے ذبح کرتے تھے اور اُنکے پیٹون کو چاک کرکے جسقدر پانی پیتے تھے پکھالون مین بھر لیتے تھے اور جب وہ ٹھنڈا ہو جاتا تھا گھوڑون کو پلاتے تھے اور گوشت اونٹون کا خود کھا لیتے تھے اسی طرح ہر منزل مین کرتے تھے یہان تک کہ تیس اونٹ ذبح ہوگئے اور وہ منزلین بدون پانی کے قطع کین اور خالد بن الولید اور ساتھی اُن کے پانی نہ ملنے سے قریب ہلاکت پہونچے پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ پانی

نہ ملنے سے ہم سب قریب ہلاکت ہین آیا جانتے ہو تم ہمارے واسطے کوئی جگہ پانی کی کہ چلکر ٹھہرین اور رافع بعارضہ آشوب چشم علیل تھے پس کہا کہ ای امیر جسوقت تم سب بمقام قرا قرادرسوی پہونچو مجکو وہان کے پہونچنے سے آگاہ کرو پس کوشش کی مسلمانون نے چلنے مین تا اینکہ بمقام قرا قرا درسوی آکر پہونچے اور اکثر مسلمان پیچھے چھوٹ گئے پس رافع کو اُس مقام کے پہونچنے سے اطلاع دی وہ خوش ہوکر کنارہ اپنے عمامہ کا اپنی آنکھ پر سے اُٹھاکر بحالت سواری دائین بائین کو چلے اور لوگ اُنکے گرد تھے تا اینکہ قصد کیا رافع نے بجانب درخت اراک کے اور رافع اور اور مسلمانون نے تکبیر کہی پھر کہا رافع نے کہ کھودو تم اِس جگہ کو پس کھودا اہل عرب نے کہ دفعتہً پانی دکھائی دیا اور ظاہر ہوا اُسپر مثل دریا کے پس اُترے مسلمان وہان اور ادا کیا شکر اللہ تعالی کا اور رافع کی تعریف بخیر کی اور پانی پیا اور اونٹون کو پلایا پھر توشہ دان اور مشک پانی کی اونٹ پر لادکر اُن لوگون کی تلاش مین پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے پس اُنکو پانی پلایا اور اُسمین قوت آگئی اور آکر لشکر مین ملگئے اور آرام لیا بعدہ کوشش اور تیزی کی چلنے مین یہان تک کہ اُنکے اور مقام ارکہ کے بیچ مین ایک منزل باقی رہی کہ دفعتہً ایک جگہ آباد کے قریب پہونچے جو راہ پر واقع تھی اور اُسمین بکریان تھین اور اونٹ تھے پس جلدی روانہ ہوے کچھ مسلمان بجانب چرواہے کے بغرض دریافت خبر قوم کے اور دیکھا کہ وہ چرواہا اُسوقت شراب پیتا تھا اور ایک جانب اُسکے ایک مرد اہل عرب سے مشکین بندھا ہوا تھا اور وہ عامر بن الطفیل تھے پس مسلمانون نے بعجلت خالد بن الولید کے پاس جاکر اِس حال سے اُنکو آگاہ کیا پس خالد بن الولید گھوڑا دوڑاکر اُس مقام مین آئے اور عامر بن الطفیل کو دیکھکر ہنسے اور سبب اُنکی قید کا پوچھا عامر نے کہا کہ جب مین اِس قوم مین پہونچا مجکو پیاس اور گرمی معلوم ہوئی پس مین اس چرواہے کے پاس آیا اِس غرض سے کہ مجھکو دودھ پلاوے سو مین نے اُسکو شراب پیتے دیکھا اور اُس سے کہا کہ ای دشمن خدا شراب پیتا ہی تو حالانکہ شراب حرام ہی اُسنے کہا کہ یہ شراب نہین ہی بلکہ پانی ہی تم سواری سے اُترکر دیکھ لو اور بو اسکی سونگھ لو اگر شراب نکلے تو جو چاہو سو کرو پس بہ کلام اُسکے دھوکہ مین پالان اونٹنی سے اُترا اور بیٹھ گیا زانو کے بھل تا کہ سونگھون مین اُس چیز کو جو اُسکے برتن مین تھی کہ اِس حالت مین اِس شخص نے ایک لاٹھی جو اُسکے پاس تھی مجکو اِس شدت سے ماری کہ میرے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اُسکے صدمے سے مین اپنی جانب کو پھرا اُسنے جلدی کرکے میرا بازو پکڑکر رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ مین تمکو اصحاب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گمان کرتا ہون اور نہ چھوڑونگا مین تجھکو جب تک کہ میرا مالک بادشاہ کے پاس سے نہ آویگا مین نے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہی اُسنے کہا کہ اُسکا نام قداح بن وائلہ ہی اور اسی حالت مین مجکو تین دن گذر گئے ہین کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہی تو مجکو اپنے سامنے بلاتا ہی اور باقیماندہ شراب مع ظرف مجھپر ڈال دیتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال سنکر بہت غصہ آیا اور

ذکر رہا کرنا اسنے خالد بن الولید کا عامر بن الطفیل کو قید سے ۱۲

اُس چرواہے کی طرف جُھک کر ایک ضرب تلوار کی اُسکے سر پر ماری کہ وہ بیہوش ہو کر مر گیا اور مسلمانون نے اونٹ بکری
سب لُوٹ لیئے اور اُس جگہ کو کھود ڈالا اور عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ کو قید سے چھڑایا اور خالد بن الولید نے عامر سے پوچھا
کہ میرا خط کہان ہی عامر نے کہا کہ میرے عمامے کے پیچ مین ہی کہ اُسکو کسی نے نہین جانا ہی پس خالد بن الولید نے کہا کہ تم
وہ خط لیکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس روانہ ہو اور احتیاط کو چادر اپنی گرد اوپس عامر بن الطفیل خالد بن الولید
سے رخصت ہو کر بجانب ملک شام روانہ ہوے **واقدیؒ** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید اُس مقام
سے روانہ ہو کر ارکہ مین پہونچے اور یہ مقام جنگل خطرناک تھا اُس شخص کے واسطے جو عراق سے چلے اور روم کے
قافلے وہان ٹھہرنے مین تشویش کرتے تھے اور بادشاہ کی طرف سے وہان ایک حاکم جنگ آزمودہ رہتا تھا
پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اُسکے اطراف مین پایا لوٹ لیا اور وہان کے لوگ قلعہ مین محصور ہو گئے
اور تھا وہان ایک حکیم حکماے روم سے جسنے کتابین اور ملاحم پڑھا تھا پس جب اُسنے مسلمانون کے لشکر کو دیکھ
خوف سے رنگ اُسکا بدل گیا اور کہا کہ نزدیک آ گیا وقت قسم ہی اپنے دین کی اہل ارکہ نے اُس سے پوچھا کہ
یہ کیا بات ہی اور کیونکر ہی اُسنے کہا کہ میرے پاس ملحمہ ہی جسمین اِس قوم کا ذکر ہی اور یہ بھی اُسمین مذکور ہی کہ پہلا نشان
جانب طرف عراق سے آویگا وہ نشان فتحمندی کا ہوگا اور قریب ہی ہلاکت روم کی پس تم لوگ اِس بات کو
دیکھو کہ اگر نشان اُنکا سیاہ ہی اور سردار اُنکا لانبا چوڑا موٹا دونون مونڈھون مین اُسکے بہت فرق ہی اور اُسکے
چہرے مین نشان چیچک کے ہونگے پس وہی شخص ملک شام مین سردار اُنکے لشکر کا ہی اور اُسی کے ہاتھ سے
فتح ہوگی پس دیکھا اُن لوگون نے لشکر مسلمانون کو اور نشان فوج خالد بن الولید کے سر پر تھا اور پایا اُن کو
اُسی طرح جیسا کہ حکیم شمعان نے کہا تھا پس اکٹھا ہوئے وہ سب اپنے حاکم کے پاس اور کہا کہ تجکو معلوم ہی
کہ حکیم شمعان کوئی بات خلاف حکمت کے نہین کہتا ہی اور اُسنے ایسا کچھ بیان کیا ہی اور جو اُسنے کہا وہ ہمنے آنکھو سے
دیکھا ہی اور ہماری راے یہ ہی کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کر لیوین اور جان و مال و اولاد کی طرف سے امین رہین
حاکم نے کہا کل صبح تک مجکو مہلت دو تاکہ مین اِس امر مین کوئی راے تجویز کرون پس وہ لوگ حاکم کے پاس
سے چلے گئے اور حاکم رات بھر اِس معاملے مین اپنے نفس سے گفتگو اور اپنے کام کی تدبیر کرتا رہا اور تھا
وہ عالم اور عاقل اور یہ سوچا کہ قوم کے مشورے کے خلاف کرون تو خوف اِس بات کا ہی کہ گرفتار کر اہل
عرب کے مجکو حوالہ کرین اور یہ امر تحقیق ہو چکا ہی کہ سردار رومیون نے ایک چھوٹے گروہ سے اہل عرب کے
فلسطین مین مقابلہ کر کے شکست پائی اور رعب عرب کا رومیون کے دلون مین چھا گیا ہی اور نہین اہل حرب
سے اُنکو فلاح نہوگی چنانچہ حاکم مذکور صبح تک اپنے نفس سے یہ مشورہ کرتا رہا پھر قوم کو بلا کر پوچھا کہ
تمہارا کیا ارادہ ہی اُنھون نے کہا کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرینگے اور اپنے شہر مین مقیم رہینگے پس حاکم نے

کہا کہ مجکو بھی تم مثل ایک شخص کے منجملہ اپنے جانو اور جو تم کرو گے مین اُسکے خلاف نکرونگا پس بوڑھے لوگ
ارکہ کے خالدبن الولید کے پاس آئے اور مصالحہ کی گفتگو کی خالدبن الولید نے مصالحہ منظور کیا اور اُنسے گفتگو سے
نرم اور اُنکی خاطرداری کی تاکہ سواے اُنکے اور لوگ باشندۂ سخنہ اور حوران اور تدمر اور قریتین یہ حال سُنکر اسلام
قبول کرین پس خالدبن الولید نے کہا کہ مین مصالحہ اس اقرار پر کرتا ہون کہ ہم یہان سے چلے جائینگے اور باز رہینگے
تم سے اور جو شخص تم مین سے ہمارے دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص اپنے دین مین رہے گا
اُس سے جزیے پر اکتفا کرینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ اہل ارکہ نے دو ہزار درم چاندی اور
ایکہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالدبن الولید نے دستاویز صلح کی اُنکو لکھدی اور ہنوز خالدؓ بن الولید نے
وہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی اُنسے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ تدمر کی یہ ہوئی
کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اُنکے حاکم نے جسکا نام کرکر تھا رعیت کو یکجا کرکے کہا کہ اہل عرب نے ارکہ اور سخنہ
کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سُنا ہی کہ اہل عرب صلح اور عادل اور نیک سیرت ہین اور طالب فساد نہین ہین
اور ہرچند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہی کہ کوئی اسمین آنہین سکتا ہی لیکن ہمکو یہ خوف ہی کہ ہماری کھیتی اور درخت برباد
نہو جاوین اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین تو اسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہی کسواسطے کہ اگر ہماری قوم
کو اہل عرب پر فتح حاصل ہوویگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم ان کی
طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سُنکر قوم اُسکی خوش ہوئی اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا اینکہ
خالدبن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہوکر اُنکی خدمت گزاری کی اور خالدبن الولید نے
اُسکو قبول کیا اور اُنسے تین اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کرکر صلحنامہ لکھدیا اور اُنسے اسباب
خوردنوش واسطے زادراہ کے مول لیکر بجانب حوران کوچ کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت**
کی ہی کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالدبن الولید کا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچایا
ابوعبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمع والطاعۃ للہ ولخلیفۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
والہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
قبل پہونچنے اس خط کے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
بمعیت چار ہزار سوار کے بجانب بصرہ روانہ کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ وہان پہونچکر اُسکے حوالی مین
اُترے تھے اور وہان کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور پچھلی
کتابین اور گذرے ہوئے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈیل ڈول کا اور رومی تمام بلاد شام سے
اُسکے پاس آئے تھے اور اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتین سُنتے تھے اور شہر بصرہ

بہت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا اور اُسمین بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے مع
اپنے اسباب تجارت کے اُسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ بایام موسم ایک لوہے کی کرسی اُسکے واسطے بچھائی
جاتی تھی اور وہ اُسپر بیٹھکر کلمات علم وحکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے تھے اور اُسکی
باتین سنتے تھے پس ایسے ہی وقت اور حالت مین شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر وہان پہونچے پس حاکم مذکور
ہنگامہ آمد لشکر مسلمانان سُنکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بلایا سو وہ سب اُسکے پاس یکجا ہوئے اور اُسنے
اپنی قوم سے کہا کہ کچھ بات چیت نکرو تم جبتک کہ ہم دیکھین مسلمانون کو اور سُنین اور دریافت کرین اُنکی باتون کو اور اُنکے
مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکار کر کہا کہ ای گروہ عرب میرا نام روماس ہی اور مین حاکم بصرہ
ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمھارے لشکر کے سردار سے ملاقات کرون پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ لشکر سے
نکلکر اُسکے قریب آئے تب اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہین جو نبی اُمی تھے اور جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہی روماس نے پوچھا کہ اُنھون نے کیا کام کیا شرجیل رض نے کہا
کہ اللہ تعالے نے انکی روح کو قبض کرکے اپنے پاس بلایا اور اختیار کی اُنکے واسطے وہ چیز کہ اللہ تعالے کے نزدیک
ہی روماس نے پوچھا کہ اُنکے بعد کون شخص اُنکی جگہ پر ہوا شرجیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد اُنکے عبداللہ عتیق
بن ابی قحافہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے روماس نے کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ مین جانتا ہون اس
امر کو کہ تم لوگ حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام وعراق کے ہوگے اور مین براہ مہربانی تمسے کہتا ہون کہ تمھاری
جماعت تھوڑی اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہی پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ کہ ہم تم سے تعرض نہ کرینگے
اور جان لو تم اس بات کو کہ ابوبکرؓ میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے تو مجھسے نہ لڑتے شرجیل
بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اُنکے بیٹے بھتیجے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ اُنکو بھی عفو نہین کرینگے
کیونکہ وہ مکلف اور مامور بتعمیل حکم خدا ہین اور یہ معاملہ اُنکا ذاتی نہین ہی بلکہ اللہ تعالے نے حکم تمھارے جہاد کا
فرمایا ہی اور ہم تم سے جدا نہونگے جب تک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نکروگے یا دین ہمارا اختیار کرو
یا جزیہ دو یا ہم سے لڑو پس روماس نے کہا قسم ہی اُسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے
نہ لڑتا کسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم یکجا ہین پس مین چاہتا ہون کہ اُنکے پاس پلٹ جاؤن
اور اُنکو نصیحت کرون اور دیکھون کہ اُنکو کیا منظور ہی پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
اس باب مین جلدی کرو کیونکہ ہم تم سے جو کہہ چکے ہین وہ ہم کو ضرور کرنا ہی یعنے لڑائی یا جزیہ
یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا اور اُنکو یکجا کرکے کہا
کہ ای اہل دین نصرانیہ دینی ما معمودیہ جان لو تم اس امر کو کہ جو تمھاری کتابون مین ذکر آتے

اہل عرب کا تمھارے شہرون مین اور لوٹنا انکا تمھارے مالون کو اور مار ڈالنا انکا تمھارے بہادرون کو لکھا ہے اُسکا وقت یہی ہے اور تم لوگ جماعت اور لشکر مین رومیس سے بڑھکر نہین ہو جو وہ خود اور اُسکے ساتھی بہادر ارض فلسطین مین ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور مین نے سُنا ہے کہ اُنمین سے ایک شخص نے جسکا نام خالد رض بن الولید ہے عراق کی طرف سے خروج کیا ہے اور اُسنے ارکہ اور تدمر اور حوران کو فتح کیا ہے اور عنقریب تمھاری طرف پہونچے گا پس بہتر یہ ہے کہ ہم اہل عرب کے واسطے ادائے جزیہ قبول کرین اور جانون سے محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب روماس کی قوم نے یہ تقریر سُنی اُسکے قتل پر آمادہ ہو گئے روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ مین نے اس قصد سے یہ بات کہی تھی کہ تمھاری غیرت اور حمیت بہ نسبت تمھارے دین کے دیکھون ورنہ مین تمھارے ساتھ ہون اور تمھارے آگے ہونگا

واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ بعد اس گفتگو کے رومی مستعد بجنگ ہوے اور سب کے سب زرہین سابہری پہنکر آمادہ حملہ ہوئے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے الجنة تحت ظلال السیوف واحب ما الی اللہ قطرة دم فی سبیل اللہ ودمعة جرت من خشیة اللہ جاهدوا العدو وبادروا السهام ولتکن مجتمعة فانها لن تخیب یا ایها الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون پھر حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصرہ پر ماجد بن رویم العبسی نے روایت کی ہے کہ بصرہ کی لڑائی مین شرحبیل رض بن حسنہ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہم مین طمع کرکے بارہ ہزار رومیون سے حملہ کیا اور ہم لوگ اُنکے بیچ مین اس طرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ اونٹ کے پہلو مین ہوتی ہے پس ہم لوگون نے اُنکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادہ موت اور عالم آخرت کیواسطے صبر کرتا ہے اور ہمارے اُنکے بیچ مین لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنون نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے شرحبیل رض بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو آسمان کی طرف دونون ہاتھ اُٹھائے یہ دعا پڑھتے تھے یا حی یا قیوم یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام اللهم انك قد وعدتنا علی لسان نبیك بفتح الشام وفارس اللهم انصر من یوحدك علی من یکفر بك اللهم انصرنا علی القوم الکافرین پس قسم ہے خدا کی کہ تمام نہین کیا تھا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیون نے ہمکو گھیر لیا تھا اور دلون مین غالب جان چکے تھے اپنے کو ہمپر کہ دفعتہ دیکھا ہمنے ایک غبار کہ قریب ہوا ہم سے حوران کی طرف سے گویا وہ غبار ایک بڑا ٹکڑا اندھیری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہم سے دیکھا ہم نے تیز اور پیش پیش چلنے والے گھوڑون کو اور دکھائی دیے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے

ہماری طرف اُسمین سے دو سوار کہ ایک اُنمین کا یہ کہتا تھا ای شرحبیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالے کے
مین شہسوار مضبوط ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہون پھر
قوم لخم اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب پہونچے اور بلند دکھائی دیا نشان لشکر کا جسکا نام رایت العقاب تھا اور
رافع بن عمیرۃ الطائی اُسکو اُٹھائے ہوئے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ ٹھنڈھی اور پست ہو گئین
آوازین رومیون کی جسوقت سُنی اُنھون نے آواز بلند خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون نے آکر ایک دوسرے
کو سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نہین جانتا تھا تمنے کہ یہ ایام یکجا ہونے
اہل شام اور حجاز اور عراق کے ہین اور اسمین لشکر رومی اور سردار اُنکے یکجا ہوتے ہین اور کیونکر غرور کیا تمنے اپنے نفس پر
اور اپنے ساتھیون پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے یہ بات بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے کی ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہین لڑائی کا ڈھنگ نہین جانتے ہین پھر خالد بن الولید نے
لوگون کو آرام حاصل کرنے کا حکم دیا پس اُترے وہ لوگ اور آرام دی بعضون نے بعض کو اپنے توشے سے پس
جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ بجنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہم کو اور ہمارے جانورونکو
تھکا ماندہ سمجھکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالے کے پس سوار ہوے مسلمان
مسلح ہو کر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو بجانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے مقرر کیا
اور ضرار بن الازور کم سن اور لڑائی مین دلیر تھے اور اُنکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور پیدل فوج پر عبد الرحمن
بن حمید الجمحی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر زحف کو اور تھوڑے مسیب بن علقمہ اور تھوڑی جماعت پر عوربن غانم الاشعری کو
مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کرون تم سب بھی برابر حملہ کرو واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہی کہ بعد اس تقسیم اور ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور عبد الرحمن
بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھون نے حملہ کرنے کا کہ دفعۃً رومیون کی صفین پھٹ گئین
اور اُنمین سے ایک سوار بھاری ڈیل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور حریر یاقوت
چمکتے تھے نکلا اور دونون لشکرون کے بیچ مین آیا اور بزبان عربی کہنے لگا کہ ای گروہ عرب کے تم مین سے جو سردار ہو میرے
مقابلے مین آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے نزدیک گئے
اُسنے پوچھا کہ تمھین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہین اور مین اُنکا
سردار جبھی تک ہون کہ اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالی کی ہووے تو میری حکومت
اُنپر نہین ہی روماس نے کہا کہ مین ایک شخص دانایان اور بادشاہان روم سے ہون اور حق بات دانشمند سے چھپی
نہین رہتی اور مین نے پچھلی کتابون اور گذرے ہوئے ملاحم اور اخبار مین پڑھا ہی کہ اللہ تعالے نبی ہاشمی

قریشی عربی مبعوث کریگا جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ہمارے پیغمبر ہین روماس نے
پوچھا کہ آیا اللہ تعالی نے کوئی کتاب تمپر نازل کی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان اور نام اُسکا قرآن ہی روماس نے کہا کہ
آیا شراب تمپر حرام کی گئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان جو شخص شراب پیتا ہی ہم اُسپر حد جاری کرتے ہین اور جو زنا کرتا ہی ہم
اُسپر دُرّے لگاتے ہین اور اگر مرد زن دار یا عورت شوہر دار زنا کرتے ہین تو اُنکو ہم بموجب حکم خدا کے سنگسار کرتے ہین
پھر روماس نے پوچھا کہ آیا نماز تمپر فرض ہوئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان پانچ وقت کی نماز ہمپر فرض ہوئی ہے
روماس نے کہا تم حج کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان روماس نے کہا تمپر جہاد فرض کیا گیا ہی خالد بن الولید نے
کہا اگر ہمپر جہاد فرض نہوتا تو ہم تم لوگون سے لڑنے کو نہ آتے پھر روماس نے کہ مین خوب اور تحقیق جانتا ہون کہ تم لوگ
حق پر ہو اور مین تمکو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کو تمھاری طرف سے مین نے ڈرایا اور دھمکایا لیکن اُنھون نے نہ مانا
اور مین اُنسے ڈرتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا روماس سے کہ کہہ تو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہ اسکے کہنے سے ہمارا تیرا حال برابر ہوجاوے پس روماس نے کہا کہ اگر مین مسلمان
ہوجاؤن تو مجکو اس امر کا ڈر ہی کہ میری قوم کے لوگ مجکو مار ڈالینگے اور میرے لڑکے بالون کو قید کرینگے لیکن مین جاتا ہون
اپنی قوم کے پاس کہ دھمکاؤن اور ترغیب دون مسلمان ہونے کی اُنکو شاید اللہ تعالی راہ راست پر لاوے
اُنکو پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اگر تو بدون لڑے بھڑے مجھسے اپنی قوم کے پاس پھر جائیگا تو مجکو تیرے
واسطے اُنکی طرف سے ڈر ہی پس مین تجھپر حملہ کرتا ہون اور تو مجھپر حملہ کر تا کہ قوم تیری تہمت سازش کرنیکی تجھپر نہ کرین پھر اسکے
بعد اپنی قوم کے پاس جانا راوی نے بیان کیا ہی کہ اس گفتگو کے بعد آپس مین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوکر
دونون لشکرون کو لڑائی کے ڈھنگ دکھائے یہان تک کہ بچایا روماس نے اپنے تئین اور کہا کہ تم مجھپر شدت کرو
حملے مین تا کہ پیٹھ پھیر کر مین بھاگ جاؤن اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے ایک سردار سے جسکو بادشاہ نے میری
کمک کے واسطے بھیجا اور نام اُسکا دریجان ہی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالی مجکو اُسپر غالب
کریگا اور مدد دیگا پھر خالد بن الولید نے روماس پر حملہ مین شدت کی یہان تک کہ روماس بھاگ کر اپنی قوم مین پہونچا
لوگون نے اس سے حال پوچھا اُسنے کہا کہ اہل عرب بڑے مضبوط اور بہادر ہین تم اُنکی لڑائی مین طاقت ٹھہرنے کی
نہین رکھتے ہو اور بالضرور وہ لوگ مالک ملک شام تا تختگاہ بادشاہ کے ہوجاوینگے پس ڈرو تم اللہ تعالی سے
اور اہل عرب کی اطاعت قبول کرو اور جو بات اہل ارکا اور تدمر اور حوران نے کی ہی تم بھی وہی کرو اور مین تمھاری
بہتری کا خواہان ہون پس رومیون نے اُسکو جھڑکا اور اُسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور اگر خوف بادشاہ
کا مانع نہوتا تو مار ڈالتے پھر اُس سے کہا کہ تو شہر مین جاکر اپنے مکان مین بیٹھ رہ ہم اہل عرب سے لڑینگے
پس روماس اُنکے پاس سے چلا گیا اور یہ اُسکی عین خواہش اور آرزو تھی اور اُسنے اپنے دل مین تصور کیا تھا

کہ شاید اللہ تعالیٰ خالد بن الولید کو فتح دیوے تو مین اپنے لڑکے بالے لیکر جہان وہ جاوین وہان چلا جاؤن پھر اہل بُصریٰ نے وریحان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور اُس سے کہا کہ جب ہم مسلمانون کی لڑائی سے فراغت پا دینگے اُسوقت تیرے ساتھ بادشاہ کے پاس چلکر ردماس کی معزولی اور تیری منصوبی کی درخواست کرینگے کیونکہ تو بہ نسبت ردماس کے بڑا مضبوط اور دانشمند ہی وریحان نے اُنسے پوچھا کہ تمھارا قصد کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ حملہ کر تو مسلمانون کے لشکر پر اور اُنکے سردار سے مقابلہ کر پس اگر غالب ہو جائیگا تو اُنکے سردار پر تو باقی لوگ اُنکے بھاگ جائینگے راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد اس گفتگو کے وریحان زرہ وغیرہ ہتھیار اور لباس سے بن ٹھنکر نکلا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اپنے مقابلہ مین طلب کیا پس عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے خالد بن الولید سے کہا کہ تم سردار لشکر کے ہو اور بقا وثبات ہمارا سب کا تمھارے سبب ہی اور مین اس دشمن کا مقابلہ کرونگا پھر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے لشکر سے نکلکر وریحان پر حملہ کیا اور طرفین سے معرکہ آرائی ہوئی اور دونون لشکرون کے لوگ گردنین اٹھا کر اُنکی لڑائی دیکھتے تھے پس تھوڑے سے عرصے مین وریحان تھک کر بھاگ نکلا اور گھوڑا اُوسکا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے گھوڑے سے زیادہ دوڑنے والا تھا سو جہ سے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بچکر اپنی قوم مین پہونچ گیا پس اُسکی قوم نے پوچھا کہ کیا سبب ہی تیرے پھر آنے کا دشمن کی لڑائی سے اُسنے کہا کہ دشمن نے مجھپر شدت کی پس مین نہ ٹھہر سکا اور بھاگا مگر تم سب دشمن پر حملہ کرو پس اللہ تعالیٰ نے رومیون کے دلون مین رعب اور اضطرار ڈالدیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہو گئی پس حملہ کیا خالد بن الولید اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ضرار ابن الازور اور قیس بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن بجنۃ الفزاری اور عبدالرحمٰن بن حمید الجمحی رضی اللہ عنہم اور سب مسلمانون نے پس جب اہل بصرہ نے مسلمانون کو حملہ کرتے دیکھا اور سمجھے کہ ضرور لڑنا ہو پس آگے بڑھے اور ظاہر ہوا قتل بیچ رومیون کے اور بجنے لگے ناقوس دیوار قلعے کے اوپر اور شور کیا راہبون نے ساتھ کلمہ کفر کے پس دعا کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے اللھم ان ھؤلاء الارجاس یتھلون الیك بکلمة کفرہم ویدعون معك الھا اٰخر لا الہ الا انت ونحن نبتھل الیك بلا الہ الا انت وبحق محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم الا انصرت ھذا الدین علی عدائك الکافرین اور مسلمانون نے اِس دعا پر آمین کہی پھر انھون نے یکبارگی حملہ سخت کیا اور اہل بصرہ کو اِس حملے سے یہ معلوم ہوا کہ گویا دیوار شہر پناہ کی گر گئی پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور باقی رہگئی زمین مردون کی لاشون سے بھری ہوئی اور بعضون نے اُنمین سے دروازون شہر پناہ پر بعضون کو مار ڈالا پس جب وہ لوگ شہر مین پہونچ گئے اور برجون پر قرار پکڑ کر اور بیرق اور صلیبان کو بلند کیا اور اپنی جانون کو بچایا تب ارادہ اِس بات کا کیا کہ بادشاہ کو اِس حال سے اطلاع دیوین تاکہ وہ لوگ بھیجکر اُنکی کمک کرے عبداللہ بن رافع نے روایت کی ہی کہ جب اہل بصرہ شہر مین جاکر شہر پناہ کی دیوار پر

پھر بھاگ گئے ہم لوگ اُنکے تعاقب سے پلٹے اور اپنے بعض ساتھیون کو مفقود دیکھا پس پایا ہمنے دو سو تیس آدمیون کو اپنی جماعت سے مقتول کہ اکثر انمین سے قوم بجیلہ اور ہمدان سے تھے اور منجملہ دوسو ہمارے لشکر کے بدر بن حرملہ اور علی بن رفاعہ اور مازن بن عوف اور سہل بن ناشط اور جابر بن مرارہ اور ربیع بن حامد اور عباد بن بشر شہید ہوئے اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب اہل بصرہ کا اور نماز پڑھی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے شہیدون پر اور دفن کرادیا اُنکو پھر جب ایک ربع حصہ رات کا گذرا تب عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور معمر بن راشد اور مالک اشتر نخعی اور ایک سو سوار نے لشکر سے نگہبانی لشکر کے واسطے گشت کرنا شروع کیا اور یہ لوگ لشکر کے گرد گھوم رہے تھے کہ دفعتاً گھوڑے سوارون کے چونکے ہوئے اور بولنے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہوگئے مسلمان اور ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یکایک ایک شخص رومی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا بالون کا مثل کمل کے پہنے تھا پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اوسکی طرف پیشقدمی کرکے چاہا کہ اُسکو پکڑلیوین پس اُس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ مین رومانس حاکم بصرہ کا ہون پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اُسکو ساتھ لیکر خالد بن الولید کے پاس گئے پس خالد بن الولید نے اُسکو پہچانا اور بیٹھے رومانس نے کہا کہ اے امیر لشکر مسلمانون کے میری قوم نے مجھکو نکال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکان مین بیٹھ رہ ورنہ ہم تجھکو مارڈالینگے پس مین اپنے مکان مین جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر پناہ سے ملا ہوا ہے پس جب تاریکی رات کی ہوئی میرے غلام اور اولاد نے بموجب میرے حکم کے شہر پناہ کو کھود کر ایک دروازہ اُسمین کھولدیا سو مین اُسی راہ سے تمہارے پاس اس غرض سے آیا ہون کہ بھیجو تم میرے ساتھ اُن لوگون کو اپنے ساتھیون سے جنپر تمکو اعتماد ہو کہ اگر اللہ تعالی چاہیگا تو وہ شہر پر قابض ہوجائینگے پس خالد بن الولید نے یہ کلام سُنکر سجدۂ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ جنپر تمکو اعتماد ہو انمین سے ایک سو سوار لیکر رومانس کے ساتھ جاوین اور اُن سوارون پر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا ضرار بن الازور نے روایت کی ہے کہ مین بھی اس جماعت مین تھا جو شہر مین داخل ہوئی پس جب ہم پہنچے رومانس کے مکان پر کھولدیا اُسنے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور جدا کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور کہا کہ لباس رومیون کا پہن لو پھر پہن لیا ہمنے لباس اُنکا پھر بانٹ دیے گئے ہم چار دن کنارے شہر مین ہر کنارے مین پچیس سوار تھے اور حکم کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان کو کہ جسوقت تم ہماری تکبیر کی آواز سُنو تم بھی تکبیر کہو پس جب ہم لوگ بموجب حکم کے روانہ ہوئے ہوشیار ہوگئے ہم اپنی جانون پر واسطے حملہ کرنے کے قوم پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیون کے شہر کے کنارون پر خود زرہ پہنکر مستعد کار ہوئے اور رومانس بھی مسلح اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبدالرحمن نے اپنے لباس پر ڈال لیا اور رومانس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اُس برج کی طرف چلا جسمین وریجان مع اپنے ہمراہیان کے تھا پس وریجان نے ان دونون کو دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو رومانس نے کہا کہ مین بطریق ہون وریجان نے کہا کہ نہ آرام و آسائش ہو تجکو کیا سبب ہے

تیرے آنیکا اور یہ ساتھی تیرا کون ہی روماس نے کہا کہ یہ میرے دوست ہین تیری ملاقات کے مشتاق ہو کر آئے ہین وریحان نے کہا کہ سختی ہو تجھپر وہ کون ہین روماس نے کہا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور تیرے پاس اسواسطے آئے ہین کہ تیری روح کو دوزخ مین بھیجین پس جب وریحان نے یہ کلام سُنا چاہا اُسنے کہ حملہ کرے مگر اُسکے دل نے نامردی سے نہ مانا اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جلدی سے تلوار کا وار کیا اسکے شانے پر مارا پس گر پڑا اور بیہوش اور مردہ ہو کر زمین پر راوی نے بیان کیا ہی کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے آواز تکبیر بلند کی وقت مار ڈالنے وریحان کے اور روماس نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیرون کی سُنکر شہر کے کنارون سے تکبیر مین کہنے لگے اور جواب دیا اُنکی تکبیرون کا پتھرون اور پہاڑون اور درختون اور چڑیون نے اور نیک لوگون نے آبادیون سے اور کہا اُنھون نے کہ ای معبود اور ای مالک ہمارے کیا خوش اور پاک ہی سننا تیرے نام اور ذکر کا اور ہر شخص ہم مین سے تیری حقیقت شکر مین قیام کر سکتا ہی اور تحقیق سُنا ہمنے کلمۂ توحید کو اور دیکھا ہمنے تیرے شکر کرنیوالون اور بزرگداشت کرنے والون کو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب تکبیر کہی مسلمانون نے اطراف بصرہ سے رکھا اُنھون نے تلوار کو رومیون مین اور قتل کرنا شروع کیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر سُنکر مع اپنے ساتھیون کے شہر مین پہونچے پس جب دیکھا اہل بصرہ نے اپنے شہر کو کہ وہ فتح کر لیا گیا از روے غلبے کے تلوار سے شور و غل مچایا سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین روماس نے کہا کہ امان طلب کرتے ہین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اُٹھا لو اُنکے اوپر سے تلوار کو پس اُٹھا لیگئی تلوار اور خالد بن الولید نے اُنکو امان دی پس صبح کو اہل بصرہ یکجا ہوے اور خالد بن الولید سے کہا کہ اگر ہم تمسے مصالحہ کر لیتے تو نوبت اس حال کی نہ آتی خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالی کا حکم ٹلتا نہین ہی پھر اہل بصرہ نے خالد بن الولید سے پوچھا کہ کس شخص کی راہ بتلانے سے تمنے ہمارا شہر فتح کیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حیا سے نام روماس کا نہین بتلایا پس روماس اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ ای دشمنان خدا مین نے بلحاظ خوشنودی خدا اور بغرض جہاد کے راہ بتلائی اہل بصرہ نے کہا کہ کیا تو ہمارے طریق پر نہین ہی روماس نے کہا کہ ای میرے اللہ نہ کر تو مجھکو ان لوگون سے مین منکر صلیب اور اسکی پرستش کرنے والون کا ہون مین نے یہ کام واسطے رضامندی اللہ اور بغایت و غرض جہاد کرنے کے تمپر کیا ہی راضی ہوا مین اور کیا مین نے اللہ تعالی کو پروردگار اپنا اور اسلام کو دین اپنا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اپنا اور کعبہ کو قبلہ اپنا اور قرآن کو پیشوا اپنا اور مسلمانون کو بھائی اپنا یہ سُنکر وہ لوگ روماس سے ناراض ہوئے اور ارادہ برائی کا اسکے ساتھ کیا پس روماس نے خالد بن الولید سے کہا کہ مین اس شہر مین ان لوگون کے ساتھ نہ رہونگا اور جہان کہین تم جاؤ گے مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا اور جب کل ملک شام مین تمھارا دخل ہو جائیگا پھر اپنے وطن کو آؤنگا کہ گھر کی الفت اور چاہ سب کو ہوتی ہی واقدی رحمہ اللہ نے معمر بن سالم بن نجبہ بن مفرح سے روایت کی ہی کہ روماس کل لڑائیون مین شام کی شریک اور جہاد کرتا رہا جبتک تمام ملک شام فتح ہو گیا تب بھی جب

درخواست ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت مین روماس کو بصرہ کا حاکم
مقرر کیا اور روماس تھوڑے دن وہان کی حکومت کر کے ایک بیٹا چھوڑ کر مر گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند اشخاص اپنے ہمراہی کو واسطے امانت روماس کے بضرورت نکالنے اور اُٹھانے مال و
اسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس اُن لوگون نے امانت روماس کی کی کہ اُسی حالت مین لوگون نے
روماس کی زوجہ کو روماس سے لڑتے جھگڑتے دیکھا مسلمانون نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہی اُسنے کہا کہ میرا فیصلہ تمھارے
لشکر کے سردار کے پاس ہوگا پس مسلمان اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اُسنے نالش کی اور ایک
شخص رومی واقف زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے اسکے مطلب کو بیان کیا کہ یہ عورت اپنے شوہر روماس کی
نالشی ہی خالد بن الولید نے بواسطۂ اُس رومی کے عورت سے سبب نالش کا پوچھا اُسنے بواسطۂ ترجمان کے بیان کیا
کہ حال میرا یہ ہی کہ رات کو مین نے بحالت خواب ایک شخص نہایت خوبصورت کو مثل ماہ شب چاردہ کے دیکھا کہ وہ کہتے
ہین کہ یہ شہر بصرہ اور تمام ملک شام اور عراق اسی گروہ عرب کے ہاتھ سے فتح ہوگا مین نے اُن شخص سے پوچھا
کہ آپ کون ہین اُنھون نے فرمایا کہ مین محمد رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر مجکو بجانب اسلام کے
دعوت فرمائی اور مین نے اسلام قبول کیا پھر مجکو آپ نے دو سورتین قرآن مجید کی سکھائین پس خالد بن الولید نے
یہ کلام اُسکا سُنکر تعجب کیا اور بواسطۂ ترجمان کے اس سے کہا کہ وہ دو سورتین پڑھے پس اُسنے سورۂ فاتحہ
اور قل ہو اللہ احد پڑھکر سُنائین اور خالد بن الولید کے ہاتھ پر اپنے اسلام کو تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس
سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر یا مجکو چھوڑ دے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام اُسکا سُنکر ہنسے اور کہا
سبحان من وفقہما پھر بواسطۂ ترجمان کے اُس عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھسے پہلے مسلمان ہو چکا ہی یہ سُنکر
وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید نے اہل بصرہ سے جس مقدار پر چاہا مصالحہ کر لیا اور اُنکی خاطر داری کی
اور ارادہ اس امر کا کیا کہ ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کرین تا کہ وہ قوم اپنے مطلب اس سے کہتے رہین پس
باتفاق رائے اُنکے ایک شخص کو اُنپر حاکم کیا پھر ایک خط مشعر فتح بصرہ بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے لکھا اور اُسمین یہ بھی لکھا کہ مین یہان سے بجانب دمشق کوچ کرتا ہون تم وہان مجھسے آملو اور ایک خط بنام
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے اور عبارت سے لکھا قد سرت الی الشام کما امرتنی وقد
فتح اللہ علی یدی تدمر وارکۃ وحوران وسخنۃ وبصری ویوم کتبت الیک ہذا الکتاب ارتحلت الی دمشق
واسأل اللہ النصر والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ خط دونون بھیجے روانہ کر کے
بجانب دمشق کے کوچ کیا اثنائے راہ مین ایک گانو جسکو ثنیہ کہتے ہین پہونچکر توقف کیا اور اپنے نشان کو کہ جسکا نام
رایت العقاب تھا گاڑ دیا پس اُس جگہ کا نام ثنیۃ العقاب رکھا گیا پھر وہان سے بجانب غوطہ کوچ کیا اور ایک دن مین

اُترے کہ وہ اب تک مشہور بہ دیر خالد ہی اور حال دمشق کا یہ تھا کہ قرب وجوار کے لوگ بے انتہا وہان یکجا ہوے تھے اور
بارہ ہزار سے زیادہ اُسمین سوار تھے اور اُنھون نے شہر پناہ کو نشان اور بیرقون اور صلیبون سے آراستہ کیا تھا اور خالد بن الولید
بانتظار آنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون کے اُس دیر مین مقیم رہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی
کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ارکہ اور تدمر اور حوران وسخنہ وبصرہ کو فتح کر کے بجانب دمشق متوجہ ہوئے
تب اُسنے اپنے سردارون کو یکجا کر کے کہا کہ جو مین تمسے کہتا تھا اور تمکو ڈراتا تھا وہ تمنے کچھ نہ مانا اور نہ سُنا اہل عرب تدمر
اور ارکہ وحوران وسخنہ وبصری فتح کر کے متوجہ دمشق ہوے ہین پس اگر دمشق کو بھی فتح کر لیا تو بڑی مصیبت کی بات ہی
کہ شہر دمشق ملک شام کا بہشت ہی اور مین نے اہل دمشق کے پاس دو چند مسلمانون کا اپنا لشکر بھیجا ہی پس تم مین سے کون
شخص اُنکے مقابلے کا قصد کریگا اور کفایت کریگا مجکو اُنکے کام مین کہ جو شخص اُنکو ہزیمت دیویگا مین محصول اُن شہرونکا جو مسلمانونکے
قبضے مین ہین اُسکو معاف کر دونگا پس منجملہ اُسکے سردارون کے ایک شخص جسکا نام کلوص تھا اور اُسکی بہادری اور شجاعت
اُس زمانے مین جب کسریٰ بادشاہ فارس نے قصد لینے ملک شام کا کیا تھا ظاہر ہوئی تھی بولا کہ ای بادشاہ مین مسلمانون
کے لیے کافی ہون اور مقابلہ کر کے اُنکو بھگا دونگا ہرقل نے یہ کلام اُسکا سُنکر ایک صلیب سونے کی اُسکو دی اور پانچہزار سوار
اُسکے ساتھ کئے اور کہا کہ صلیب کو آگے رکھنا کہ یہی تجکو مدد دیگی پس کلوص نے اُسی روز انطاکیہ سے کوچ کیا اور حمص
مین پہونچا اور اُس مقام کو ہتھیار اور لوگون سے بھرا پایا اور جب وہان کے لوگون کو اُسکے آنے کی خبر پہونچی نکلے وہ لوگ
اُسکی ملاقات کے واسطے اور اپنے آگے کیا اُنھون نے قسوسون اور راہبون کو ساتھ خوشبودار جلتی ہوئی چیزون کے اور
انجیل اُنکے پاس تھی پس وہ آگے آئے اُسکے لشکر کے اور چھڑکا اُسپر پانی معمودیہ کا اور اُسکی فتح کے واسطے دعا مانگی پس کلوص
ایک شب وروز وہان مقیم رہکر بجانب شہر جوسیہ کے روانہ ہوا اور وہان کے لوگ بھی مثل اہل حمص کے اُسکے ساتھ پیش آئے
پھر شہر بعلبک مین پہونچا پس وہان کے لوگ اور عورتین منھ پیٹتی اور بال نوچتی مثل فریادیون کے اُسکے پاس آئین اور بیان
کیا کہ اہل عرب نے ارکہ وتدمر وحوران وبصرہ کو فتح کر لیا ہی اور ہمنے سُنا ہی کہ وہ لوگ ارادہ دمشق کا رکھتے ہین کلوص نے
کہا کہ مجکو تو یہ معلوم ہی کہ وہ لوگ بمقام جابیہ ہین اور مین متعجب ہون کہ اُن لوگون نے کیونکر شہرون اور قلعون پر قدرت
حاصل کی اہل بعلبک نے کہا سچ ہی وہ لوگ تو اپنی جگہ پر یعنی جابیہ مین ہین اور جسنے کہ یہ مقامات یعنے ارکہ وغیرہ فتح کیا ہی
یہ شخص عراق سے آیا ہی اور نام اسکا خالد بن الولید ہی کلوص نے کہا کہ اُنکی تعداد کسقدر ہی اُنھون نے کہا کہ پندرہ سو سوار ہین
کلوص نے یہ سُنکر کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ مین اُسکا سر کاٹ کر اپنے نیزہ کی نوک پر لٹکاؤنگا پھر وہان سے کوچ کر کے
بجانب دمشق روانہ ہوا اور دمشق کا سردار جو ہرقل کی طرف سے مقرر تھا اسکا نام عزرائیل تھا اور یہ
وہ رومیون کے نزدیک بہت معزز تھا اور اُسکے ساتھ تین ہزار سوار اور پیدل تھے غرض کلوص دمشق مین پہونچا
وہان بڑے بڑے رئیس اور سردار کلوص کے پاس یکجا ہوئے اور بادشاہ کا فرمان در باب ماموری اُسکے واسطے مقابلہ مسلمانون [illegible]

پھر معاپس کلوص نے انسے کہاکہ مین تمھاری طرف سے لڑونگا اور تمھارے دشمنونکو تمھارے شہر سے ہٹا دونگا لیکن یہ کام اس امر پر موقوف ہی کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکال دو کہ مین اکیلا اس کام کے لیے رہجاؤن اُنھون نے کہا کہ دشمن ہمارے شہر پر چڑھے آتے ہین پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم عزرائیل کو نکال دیوین بلکہ ایسے وقت مین اگر دس سردار تم مین سے ملین تو ہملوگ اُن کی خواہش رکھتے ہین اور ہم بقوت اُنکے اہل عرب سے مقابلہ کرین پس جب عزرائیل نے یہ حال سُنا کہا کہ جسوقت اہل عرب اس شہر کو محاصرہ کرین تب مین اور کلوص دونون جدا جدا ایک ایک دن اُنسے لڑین پس ہم دونو مین سے جو شخص اُنکو بھگا دے وہی حاکم اس شہر کا قرار پاوے اہل دمشق نے اس رائے کو پسند کیا اور اپنی اپنی جگہ پر گئے اور اس گفتگو سے عداوت قلبی باہم کلوص اور عزرائیل کے ہو گئی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رومی ہر روز باب جابیہ دمشق سے نکلکر واسطے دریافت آنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک فرسخ تک جایا کرتے تھے یہانتک کہ آگئے اُنپر خالد بن الولید جانب ثنیہ جیساکہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی رفاعہ بن سلم نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر غوطہ آکر اُترے تھے کہ دفعۃً اُنھون نے فوج دمشق کو اپنی جانب مثل ٹیڑیون کے آتے دیکھا پس یہ امر دیکھکر خالد بن الولید نے پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی اور باندھا اپنی کمر کو اپنے عمامے سے اور گلے مین لٹکا لیا اسکے کندے کو اور مسلمانون کو آواز دی اور کہا کہ یہ لشکر دشمن کا سوار ہین اور پیدلون سے آپہونچا ہی لو تم اُنکو جانے نہ دو اور مدد دو تم خدا کے دین کو مدد دیگا اللہ تعالے تمکو اور ہو تم مصداق اس آیت کے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الٰی آخرالآیۃ اور جان لو تم اس بات کو کہ بھائی مسلمان تمھارے جو ابی عبیدہ بن الجراح کے ساتھ ہین نہ تمھارے پاس پہونچ گئے ہین پس مسلمان یہ کلام نصیحت انجام خالد بن الولید کا سُنکر جلدی سے مسلح اور سوار ہو کر دشمن کے متوجہ ہوے یہ حال دیکھکر ٹھہر گیا لشکر رومیون کا سامنے لشکر مسلمانون کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کی ترتیب واسطے لڑائی کے اسطرح پر کی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی کو میمنہ اور مسیب بن نجبۃ الفزاری کو میسرہ اور داہنے بازو مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائین بازو مین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساقہ پر سالم بن نوفل کو مقرر کیا اور خود مع اپنے ساتھیون کے بیچ مین ٹھہرے اور جب یہ امر کر چکے ضرار بن الازور سے کہا کہ اختیار کرو تم راہ اپنے باپ اور قوم کی اس معاملے مین اور مدد دو تم اللہ کے دین کو کہ مدد دیگا اللہ تعالے تمکو ڈال دو تم رعب رومیون مین اپنے حملے سے اور جنبش مین لاؤ اُنکے لشکر کو اپنی شجاعت سے پس نکلے ضرار بن الازور مسلمانون کے لشکر سے اس حیثیت سے کہ نہ کپڑے اُنکے میلے اور تھا اُنکے سر پر پرانا عمامہ اور اُنکی سواری مین ایک بچہ مادہ اسپ لاغر تھی مگر وہ ہوا کے آگے چلتی تھی اور حملہ کیا رومیون کے لشکر پر اور رنج مین ڈالا اُنکی صفون کو اور اس حملے مین چار سو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیدلون پر اور اُنمین سے جسکو مار ڈالا اور اگر رومی تیر اور پتھر نہ چلاتے تو ضرار اُنکے مقابلے سے نہ پھرتے پس جب واپس آئے ضرار بن الازور اپنے لشکر مین خالد بن الولید اور مسلمانون نے اُنکا شکریہ ادا کیا پھر عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما زرہ پہنکر لشکر سے نکلے

پس خالدبن الولید نے اِنسے کہا کہ ای بیٹے صدیق کے رعب ڈالدو تم دشمنون پر اپنے حملے سے اور پریشان کردو صفین اُنکی اللہ تعالی تم مین برکت عطا فرمادے پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بھی مثل ضرار کے حملہ اور قتل کفار کرکے معاودت کی پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خود حملہ کیا اور طریقہ اپنی نیزہ بازی اور شجاعت کا رومیون کو دکھلایا اور انکو تعجب مین ڈالا پس جب کلوص سردار رومیون نے خالدبن الولید کو اسطرح پر دیکھا قرینے سے اُسنے جانا کہ مسلمانون کے لشکر کے سردار یہی ہین اور سمجھا کہ خالدبن الولید میرا ساز و سامان سرداری کا دیکھکر میرے ہی اوپر قصد حملے کا رکھتے ہین پس یہ سوچکر پیچھے کو ہٹا اور خالدبن الولید نے اوسپر حملہ کیا اور سرداران رومی نے خالدبن الولید کو ڈاٹا اور اُنپر تیراندازی شروع کی مگر خالدبن الولید نے کچھ التفات نہ کیا اور گھوڑا اُنکا صف دشمنون مین بجلی کی طرح چمکتا تھا پس خالدبن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حملہ مین دس آدمیون کو رومیون سے مار ڈالا پھر پلٹ کر میدان جنگ مین آئے اور پہلی دفعہ سے زیادہ ڈھنگ لڑائی کے رومیون کو دکھائے اور لشکر رومیون سے اپنے مقابلے کے لیے لڑنے والے کو طلب کیا لیکن کوئی انمین کا لشکر سے نہ نکلا پس خالدبن الولید نے کہا کہ مجھ اکیلے کے مقابلے مین تم دو سوار یا چار سوار بلکہ دس تک آکر لڑو مگر کسی نے جواب اسکا نہ دیا پس خالدبن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خرابی ہو تمکو مین تو اس جگہ اکیلا ہون اور حال یہ ہی کہ لڑائی مین میرے لشکر کا ہر ایک آدمی میرے برابر ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالدبن الولید کی اس گفتگو کو بعض رومی سمجھے اور بعض نہین سمجھے کہ اسی حالت مین عزرائیل نے کلوص سے کہا کہ بادشاہ نے تجکو لشکر کا سردار مقرر کرکے اہل عرب سے لڑنے کو بھیجا ہی پس بچانا شہر اندرعیت کا تیرے ذمے ہی کلوص نے جواب دیا کہ تو مجھسے زیادہ اِس کام کا مستحق ہی کسواسطے کہ تو پہلے سے اِس شہر مین ہی اور تو نے جانا اور گمان کیا ہی اِس امر کا کہ تو بدون حکم ہرقل کے اِس شہر سے نہین نکل سکتا ہی پس کیا سبب ہی کہ نہین نکلتا ہی تو عرب کے مقابلے کو عزرائیل نے کہا کہ میرے اور تیرے یہ شرط ہو چکی ہی کہ ایک دن مین لڑون اور ایک دن تو پس آج تو مقابلہ کر کل مین لڑونگا پس کلوص نے کہا کہ تو مجھسے پہلے اِس شہر مین ہی اور مین تجھسے یہ درخواست کرتا ہون کہ آج تو ہی لڑ کل مین لڑونگا پس گفتگو اُنکی طول کو پہونچی تا اینکہ لوگون نے یہ تجویز کیا کہ دونون کے نام قرعہ ڈالا جاوے جس شخص کے نام قرعہ نکلے وہ آج مسلمانون سے مقابلہ کرے کلوص نے کہا ایسا نہ چاہیے بلکہ مناسب ہی کہ ہم سب ملکر حملہ کرین کہ اسمین ہیبت کی صورت بنی رہیگی عزرائیل نے کہا کہ مجکو اس بات سے کچھ مطلب نہین راوی نے کہا ہی کہ کلوص کو اس بات کا خوف پیدا ہوا کہ اگر بادشاہ کو اس قیل و قال سے اطلاع ہوگی تو اُسکو اپنی مصاحبت سے نکال دیگا اور مار ڈالیگا یہ سوچ کر قرعہ اندازی پر راضی ہوا سو قرعہ کلوص ہی کے نام نکلا پس عزرائیل نے اُس سے کہا کہ نکل تو واسطے مقابلے کے اور ظاہر کر اپنی شجاعت کو جیسا امیر لشکر مسلمانون نے کیا اور مین کل واسطے مقابلے کے نکلونگا اور دونون فریق دیکھینگے کہ ہم دونون مین سے کون زیادہ مشہور اور بہادر ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس قرارداد کے کلوص مسلح ہو کر گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ بہت تمھاری میرے ساتھ متعلق رہے

پس اگر تم مقابلے مین میری جانب سے کچھ کمی اور عجز دیکھو تو حملہ کر کے مجھکو بچاؤ ساتھیون نے کہا کہ یہ بات تو عاجزی اور ڈر کی ہی اسکو فلاح نہین ہی پھر کلوص نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو مین جاتا ہون بدوی ہی اور اسکی زبان میری زبان کے خلاف ہی اور مین اُس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہون اور احتیاط کرنا آدمی کے واسطے ایک زرہ مضبوط ہی پس مین ایک شخص کو چاہتا ہون کہ میرے اور اُسکے بیچ مین واسطۂ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام جرجیس ہی اور وہ بہت دانشمند اور فصیح تھا کلوص کے ساتھ ہوا اور کہا کہ مین مترجم گفتگو کا ہونگا کلوص نے اس سے کہا کہ یقین جان تو اِس بات کو کہ یہ شخص بڑا بہادر ہی اہل عرب سے سوا اسکے مقابلے مین اگر تو مجکو سُست دیکھنا تو میری اعانت کرنا تاکہ اسکے عوض مین مین تجکو اپنا مصاحب اور وزیر کر دونگا اور اس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس مین اب جاتا ہون مقابلہ کرنے کو اور فریب دیکر پھر آتا ہون اور قریب ہی کہ کل کے دن عزرائیل مقابلے کو نکلیگا پس مارا جائیگا وہ اور مجکو راحت اور فرصت ملیگی اسکی تیزی سے جرجیس نے کہا کہ مین تو لڑنا نہین جانتا ہون بات چیت مین تیری اعانت اور دشمن کے ساتھ فریب کرونگا جہانتک ممکن ہوگا پس اگر یہ امر تجکو منظور نہین ہی تو اپنے دل سے مشورہ کر کلوص نے کہا افسوس ہی تو یہ چاہتا ہی کہ مجکو دشمن کے حوالے کر دے جرجیس نے کہا کہ تیرا دل یہ چاہتا ہی کہ تیرے ساتھ دینے اور تیری رضامندی مین مین مار ڈالا جاؤن پس جب مین مارا گیا تو تیرا انعام اور احسان میرے کس کام آویگا پھر کلوص چلکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا اور مسلمانون نے دونون کی طرف دیکھا اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے چاہا کہ بڑھکر کلوص پر حملہ کرین پس خالد بن الولید نے انکو روکا اور کہا کہ تم اپنی جگہ پر رہو مدد دینی دین کی میرا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب کلوص اور جرجیس خالد بن الولید کے نزدیک آئے کلوص نے جرجیس سے کہا کہ تو انسے استفسار کر کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور ہمارے دبدبے اور کثرت فوج سے انکو ڈرا اور دریافت کر کہ انکا ارادہ کیا ہی پس جرجیس قریب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے آیا اور کہا کہ اے اعرابی مین تمسے ایک مثال بیان کرتا ہون وہ یہ ہی کہ ہماری تمھاری مثال ایک شخص کی مثل ہی کہ اس کے پاس کچھ بکریان تھین اور اسنے چرانے کے واسطے چرواہے کو سُپرد کیا اور چرواہہ بڑا ڈرنے والا تھا اور جانور درندے کے مقابلے کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس ایک درندہ جانور ہر روز آکر ایک بکری کو اٹھا لیجاتا تھا یہان تک کہ بکریان کم ہوگئین اور وہ درندہ جانور اِس امر کا عادی ہو گیا تھا اسوجہ سے کہ کوئی روکنے والا نہ پاتا تھا پس جب بکریون کے مالک نے یہ حال دیکھا معلوم کیا اُسنے اِس بات کو یہ امر چرواہے کی سُستی اور غفلت سے ہی پس مالک نے ایک شخص مضبوط کو بکری چرانے پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریون کے گرد پھرتا تھا کہ اسی حالت مین وہ جانور درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اُس نگہبان نے حملہ کر کے برچھی سے جو اُسکے ہاتھ مین تھی اُس جانور کو مار ڈالا پھر بعد اُسکے کوئی درندہ جانور بکریون کے قریب نہین آتا تھا پس ایسا ہی حال تمھارا ہی کہ ہمنے تمھارے

معاملے مین سستی کی اسوجہ سے کہ تم لوگ ہمارے نزدیک ایک گروہ ضعیف بھوکے ننگے محتاج تھے اور غذا تمھاری
چینا اور جوار اور روغن زیت وغیرہ تھی پس جب تم ہمارے شہرون مین آئے اور ہماری غذائین کھائین تب سیر ہوگئے
ہمپر پس پہونچے تم جہان تک پہونچے اور کیا تمنے جو کیا اور اب بادشاہ نے تمھارے مقابلے کے واسطے ایسے
شخص کو بھیجا ہی کہ وہ آدمیون مین نہین شمار کیا جاتا ہی اور نہین ہمسر رکھتا ہی بہادرون کی اور وہ یہی شخص ہی جو میری
جانب مین موجود ہی پس ڈرو تم اُس سے اس بات کو کہ پہونچے تمکو اس سے وہ چیز کہ پہونچی اُس مضبوط نگہبان
بکریون سے شیر کو اور اس شخص نے مجھسے یہ کہا ہی کہ مین بلطف و مہربانی تمسے بات چیت کرون پس بیان کرو تم
کہ ہمسے کیا چاہتے ہو اور کیا مانگتے ہو کسواسطے کہ ایسے دریا مین تم لوگ در آئے ہو کہ جو شخص اُس مین در آتا ہی اُسکی لہرون
مین ڈوب جاتا ہی اور جو پانی اُسکا پیتا ہی اسکے حلق مین وہ پانی پھنس جاتا ہی پس اگر تم مسلمانون کے لشکر کے
سردار ہو تو اپنے دل اور مسلمانون سے اس امر مین گفتگو اور مشورہ کر دپیش از ین کہ حملہ کرے یہ شیر ببر اور
پھاڑ ڈالے تمکو اپنے جنگل سے پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ کلام جرجیس کا اور فصاحت بیانی
اُسکی سُنی کہا کہ ای دشمن خدا ہمارے واسطے تو مثلین بیان کرتا ہی قسم ہی خدا کی کہ نہین سمجھتے ہین ہم تمکو اپنے نزدیک لڑائی
مین مگر مثل شکاری اور اُن چڑیون کے جو اُسکے جال مین پھنسی ہون اور وہ شکاری پکڑ لیتا ہو دائین اور بائین
سب کو اور نہین گھبراتا ہی اُنکی کثرت سے پکڑ لینے مین اور جو تو نے ہمارے شہر اور وہان کی قحط سالی کا ذکر کیا
سو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے بیان کیا لیکن اللہ تعالے نے ہمکو اس سے بہتر عنایت کیا ہی اور جو کے عوض مین گیہون اور
فواکہ اور روغن اور شہد ہمکو عطا فرمایا ہی اور یہ ملک ہماری زمین ہی کہ ہمارے پروردگار نے اُسکو ہمارے
واسطے پسند کیا ہی اور اُسکا وعدہ بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تھا
اور جو تو ہمارے قصد اور ارادے کا حال پوچھتا ہی سو ہم تین باتین چاہتے ہین یا اسلام قبول کرو یا جزیہ
دو یا لڑو حتی یحکم اللہ بیننا وہو خیر الحاکمین اور جو تو نے عظمت اور بڑائی اس شخص
کی بیان کی سو وہ ہماری نگاہ مین سب تھوڑون کا تھوڑا ہی پس اگر وہ بادشاہ کا کارندہ ہی تو ہم دین اسلام کے
کارندے ہین اور ہم عالم تدمر اور اُسکے اور حوران اور بخشنہ اور بصرہ کے ہین اور تمام میر اتھا ہمین الو الاسید کہ
پس جرجیس یہ کلام خالد بن الولید کا سنکر پیچھے کو ہٹا اور خوف سے رنگ اُس کا بدل گیا اکلوص صفرہ بحال
اُس کا دیکھکر کہا کہ پہلے تو مین نے تجکو اس معاملے مین ایسا دیکھا تھا جیسا شیر حملہ کرتا ہو اب کیا سبب ہی کہ
تجکو گھبرایا اور پیچھے پھر گیا کہتا ہون جرجیس نے کہا قسم ہی اپنے دین کی مجھکو کہین اس شخص کو اوباش
آدمیون سے سمجھتا تھا اور مین نہین جانتا تھا کہ یہ شخص مثل شعلہ آتش کے پتنگ مارنے والے کے ہو
اور یہ مشہور ہوا اور رسوا کنندہ لوگون کا ہو یہ سردار اس قوم کا ہی جسنے مین کو شہر سے بھر دیا ہو جس

تو اُسکی طرف متوجہ ہوا مرد اپنی شجاعت ظاہر کر پس جب کلوص نے یہ ذکر خالد بن الولید کا سُنا ڈر گیا
اور کانپنے لگا اپنے زین پر مثل شاخ اُس درخت کے جو ہوا ے تُند سے ہلتی ہو اور کہا کہ اے جرجس درخواست
کر تو اُنسے کہ لڑائی کو کل صبح پر اٹھا رکھین جرجس نے کہا کہ مین درخواست تو کرونگا لیکن مین گمان نہین کرتا ہون کہ وہ اس
درخواست کو منظور کرین پھر جرجس نے خالد بن الولید کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای سردار اپنی قوم کے میرا ساتھی
تمسے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہو کہ وہ پلٹ جاوے اپنی قوم کے پاس اور جس امر کے تم خواہان ہو اس بارہ
مین اپنی قوم سے مشورہ کرے خالد بن الولید نے کہا کہ تو مجھ سے فریب کرتا ہو حالانکہ مین جڑ فریب کی ہون
اور تمھارا بچنا بہت دور ہو پھر تانا خالد بن الولید نے اپنے نیزے کو جرجس کی طرف پس جرجس نے جب نیزے کو
دیکھا خوف سے زبان اسکی بند ہو گئی اور پیچھے کو بھاگا پھر خالد بن الولید نے کلوص کو مقابلے کے واسطے طلب کیا
اور حملہ کیا اُسپر تا قرب لشکر روم کے یہان تک کہ بھاگنے نہ دیا اُسکو پس جب کلوص نے یہ حال دیکھا آمادہ بجنگ
ہو کر خالد بن الولید پر حملہ کیا اور اُنکی لڑائی مین صبر کیا اور دونون نے آپس مین ایسی نیزہ بازی کی کہ گرمی اُسکی چنگاری
آگ سے زیادہ تھی پھر کلوص نے حملات خالد بن الولید سے کنارہ کشی چاہی پس خالد بن الولید نے
یہ حال دیکھکر اپنے گھوڑے کو اُسکے گھوڑے سے نزدیک کیا اور بسبب قرب کے اُسکے نیزے کو بیکار کر دیا
اور اپنے چھوٹے نیزے کو داہین جانب سے بائین طرف پھیر کر اس کے حلق مین مارا اور پڑھا لاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کھینچ لیا اسکو اپنے ہاتھ سے اور جدا کر لیا اُسکو زین اسپ سے پس مسلمانون نے یہ کلام
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا سُنکر آواز تکبیر کی بلند کی اور سردار اور دلیر لوگ مسلمانون کے خالد بن الولید کے
پاس پہونچے پس حوالہ کیا خالد بن الولید نے کلوص کو مسلمانون کے اور کہا کہ مضبوط باندھو تم مشکین اُسکی اور وہ
اُسی حالت مین بڑبڑاتا تھا پس بلایا مسلمانون نے روماس حاکم بصری کو اور پوچھا روماس سے کہ یہ شخص کیا کہتا ہی
روماس نے کہا کہ یہ شخص کہتا ہی کہ تم میری مشکین نہ باندھو مین تو اِس بات کو قبول کرتا ہون جو تمھارے سردار
نے کہا تھا آیا تم جزیہ اور مال مجھ سے نہین مانگتے ہو سو مین اقرار کرتا ہون کہ جسقدر مال مجھسے طلب کروگے مین
دونگا پس مسلمانون نے خالد بن الولید کو اِس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو
اسکو کہ مین اسکو سردار قوم کا گمان کرتا ہون بعد خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اُتر کر ایک شہری پر
سوار ہوے جو حاکم تدمر نے انکو بطور تحفے کے بھیجا تھا اور ارادہ حملے کا رومیون پر کیا پس ضرار بن الازور
نے اُنسے کہا کہ تم اِس رومی سردار کی لڑائی مین محنت اُٹھا چکے ہو اب مجکو اجازت دو کہ مین تمھاری
طرف سے حملہ کرون تا وقتیکہ تم آرام حاصل کرو خالد بن الولید نے کہا کہ راحت و آرام نہین ہی مگر عالم آخرت
مین اور جو آج محنت اور مشقت کریگا وہ کل راحت حاصل کریگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالے نگہبان

اور خلیفہ ہی تمہارا دریہ کہکر متوجہ بجملہ ہوئے پس کلوص نے چلا کر خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ پلٹ آؤ تاکہ مین تمسے کچھ باتین کرون پس مسلمانون نے باواز بلند خالد بن الولید سے کہا کہ یہ بطریق چلا کر تمکو پکارتا ہی پس خالد بن الولید پلٹ آئے اور روماس سے پوچھا کہ یہ شخص کیا چاہتا ہی پس روماس نے اُس سے ایک ساعت باتین کین اور خالد بن الولید سے کہا کہ یہ شخص تمسے کہتا ہی کہ مین مصاحب بادشاہ ہون اور بادشاہ نے پانچہزار سوار میرے ساتھ کرکے تمھارے مقابلہ کو بھیجا تھا اور میرے اور عزرائیل حاکم دمشق کے بیچ مین جھگڑا ہوا اور ایسی ایسی باتین واقع ہوئین اور تمنے مجکو پکڑ لیا پس مین تم کو تمھارے دین کی قسم دلاتا ہون کہ اگر عزرائیل تمھارے مقابلے مین آوے تو اُسکو باقی نہ چھوڑنا اور اگر مقابلے کو نہ نکلے تم خود استدعا کرکے اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکو مار ڈالنا کہ وہ ہزار قوم کا ہی پس جب اُسکو تم مار ڈالوگے تو دمشق کے مالک ہو جاؤگے پس آیا تم یہ امر کروگے پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اس سے کہدو کہ مین تو کسی مشرک اور اُس شخص کو جو اللہ تعالے کے واسطے بیٹا قرار دیتا ہی باقی نہ چھوڑونگا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اشعار رجز کو پڑھتے ہوئے حملہ کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی جب جرجس نصرانی خالد بن الولید کے خوف سے بھاگ کر کانپتا ہوا اپنی قوم مین پہونچا اُس کی قوم نے کہا کہ تیرے پیچھے کیا معاملہ ہی جرجس نے کہا کہ میرے پیچھے موت ہی جس سے لڑائی نہین ممکن ہی اور وہ شیر ہی جسکا مقابلہ نہین ہو سکتا ہی اور وہ سردار مسلمانون کا ہی اور وہ بذات خود ہمارے مارنے کو آیا ہی وہ طلب کریگا ہمکو جہان تک اور جہان کہین ہم جاوینگے اور نہ کمی کریگا ہمارے قتل مین اور مین بڑی محنت سے جان بچا کر بھاگ آیا ہون پس مناسب ہی کہ پیش ازین کہ وہ سب ملکر ہمپر حملہ کرین تم اُنسے مصالحہ کر لو پس رومیون نے کہا خرابی اور سختی ہو تجکو کیا بھاگ آنا تیرے واسطے کافی نہوا جو اُسکے سوا تو ہمارے دلون مین رعب اور دہشت ڈالتا ہی اور چاہا کہ جرجس کو مار ڈالین پھر رومیون نے اِسی حالت مین کہ کلوص کو خالد بن الولید نے پکڑ لیا تھا عزرائیل سے ملتفت ہو کر کہا کہ کلوص مصاحب بادشاہ کا تو قید ہو گیا اور اُسنے لڑنے مین کمی نہین کی اور تیرے اور اُسکے بیچ مین یہ شرط ہو چکی تھی کہ ایک دن وہ مسلمانون سے لڑے اور ایک دن تو پس اب تو مقابلے کے واسطے نکل اور اِس بدوی کو قتل کر عزرائیل نے کہا کہ جان لو تم اِس بات کو کہ اگر خالد بن الولید مارے جاینگے تو اُنکی جگہ پر اور کوئی شخص اہل عرب سے قائم مقام ہو جائیگا اور جو مین مارا جاؤنگا تو تم لوگ مثل بکریون کے بدون چرواہے کے رہ جاؤگے پس میری رائے یہ ہی کہ ہم تم سب کے سب بالاتفاق حملہ کرین رومیون نے کہا کہ ایسا کبھی نہ کرنا چاہیے کہ اِس صورت مین بہت لوگ مارے جاینگے اور بہت عورتین رانڈین ہو جائینگی پس یہ گفتگو اُنمین ہو رہی تھی کہ کلوص کے ساتھی لوگ اُس مقام پر آئے اور چلا کر عزرائیل سے کہا کہ تو ہمارے مالک سے بڑھکر بادشاہ کے نزدیک عزیز نہین ہی اور تیرے اور کلوص کے بیان مین شرط ہو گئی تھی سو کلوص نے تو اُسپر عمل کیا اور گرفتار ہو گیا پس تو بھی حملہ کر ورنہ ہم تجھسے لڑینگے

عزرائیل نے کہا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ مین پہلے سے اِس بدوی سے ڈر گیا ہون سو ایسا نہین ہی اب مین لڑنے کو جاتا ہون اور دونون طرف کے لوگ دیکھینگے کہ ہم دونون سے کون شخص بڑا شہسوار اور ثابت قدم اور بہادر ہی پھر عزرائیل ساز وسامان جنگ سے طیار ہو کر ایسے گھوڑے پہ جو قابل گرداوے اور سواری وقت لڑائی کے تھا سوار ہوا اور خالد بن الولید کے مقابلے کو نکلا پس قریب اُنکے آکر کہا کہ ای برادر عربی میرے نزدیک آؤ کہ مین تمسے کچھ سوال کرون اور عزرائیل زبان عربی جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سُنکر غصے مین آگے اور کہا کہ ای دشمن خدا تو ہی میرے نزدیک آ کہ توڑون مین تیرے سر کو اور یہ کہکر خالد بن الولید نے ارادہ حملے کا اُسپر کیا اُسنے کہا کہ مین نزدیک تمھارے ہون پس خالد بن الولید نے جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہی پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا اینکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا کہ ای برادر عربی کس چیز نے تمکو اِس بات کا آمادہ کیا ہی کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوے تم بذات خود حملہ کرو پس اگر تم مارے جاؤ گے تو تمھارے ساتھی مثل بکریون بدون چرواہے کے رہ جاوینگے خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے دیکھا ہی حال دو شخصون کا میرے ساتھیون سے کہ اُنھون نے تیری قوم کے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور اگر مین اُن دونون کو اُنکے حال پہ چھوڑ دیتا تو خدا کی مدد سے تیرے ساتھیون کو چیر پھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہین کہ موت کو غنیمت جانتے ہین اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہین پھر خالد بن الولید نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہی عزرائیل نے کہا کہ مین سردار شہسوارون کا ہون اور مین مٹانے والا لشکر ترک اور جرامقہ کا ہون خالد بن الولید نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ مین ملک الموت کا ہمنام ہون اور میرا نام عزرائیل ہی پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سُنکر ہنسے اور کہا کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی وہ تیرا مشتاق ہی اِس غرض سے کہ تجکو دوزخ کو پہونچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوص کے ساتھ تمنے کیا معاملہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ سامنے مشکین بندھا ہوا بیٹھا ہی عزرائیل نے کہا کہ اُسکو مار کیون نہ ڈالا کہ وہ بلا ہی اِس قوم سے خالد بن الولید نے کہا کہ مین نے اِسوجہ سے اُسکو قتل نہین کیا کہ مین تم دونون کو ساتھ ہی مار ڈالونگا عزرائیل نے کہا کہ آیا یہ بات تم کر سکتے ہو کہ ایکہزار مثقال سونا اور دس کپڑے ریشمی اور پانچ گھوڑے مجھسے لو اور کلوص کو مار ڈالو اور اُسکا سر مجکو دو خالد بن الولید نے کہا کہ یہ مال تو کلوص کا عوض خون ہوگا تو اپنے مارے جانے کا عوض کیا دیگا پس عزرائیل غصے مین آکر کہنے لگا کہ مجھسے تم کیا لے سکتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین سر تیرا جزیے مین لونگا دران حالیکہ تو خوار اور ذلیل ہوگا عزرائیل نے کہا کہ ای برادر عربی جتنی کہ ہم تمھاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہین اتنا ہی تم ہماری اہانت اور تذلیل اور ہمارے ساتھ زبان درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئین کہ مین تمھارا قاتل ہون پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام سُنا مثل شعلہ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا اُنکے مقابلے مین آیا اور دیر تک دونون ایک دوسرے کے گرد گھومے اور عزرائیل کی بہادری اور شجاعت ملک شام مین زبانون پر مذکور تھی پس اُسنے خالد بن الولید سے کہا کہ مین بقسم اپنے دین کے یہ بات کہتا ہون کہ اگر مین چاہون تو تمپر غالب ہو سکتا ہون مگر

عمداً تمکو چھوڑے دیتا ہون اسواسطے کہ بنظر شفقت اور مہربانی کے تمہارے اور تمہارے ساتھیون کے حال پر مین ارادہ صلح کا تمسے رکھتا ہون سو تم میری قید مین آجاؤ تاکہ لوگ معلوم کرین کہ تم میرے قیدی ہو پھر بعد اسکے اِس شرط پر رہا کر دونگا کہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ اور جن شہرون پر تمنے قبضہ کیا ہی وہ ہمکو سپرد کر دو پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام عزرائیل کا سُنا کہا کہ ای دشمن خدا تو ہم لوگون کے ساتھ ایسی امید اور طمع رکھتا ہی حالانکہ یہ گروہ مسلمانون کا جنھون نے تدمر اور ارکہ اور حوران اور بصریٰ فتح کیا ہی وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی جانون کو بعوض بہشت کے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچا ہی اور عالم آخرت کو اس عالم پر اختیار کیا ہی اور قریب تر تجکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم مین سے کون اپنے نزدیک والے پر غالب اور مالک ہوا جاتا ہی پھر خالد بن الولید نے اپنی شجاعت اور بہادری اور بہت ہوشیاری سے گھاتین لڑائی کی اُسکو دکھائین پس عزرائیل اپنی گفتگو سے شرمندہ ہوا اور کہا کہ ای برادر عربی تم تو یہ باتین مزاح کی کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مزاح میرا تلوار مارنا ہی بغرض حصول خوشنودی خدا کے پس بچا تو اپنے تئین پھر خالد بن الولید نے بڑھکر اُسپر تلوار کا وار کیا مگر تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور کچھ بھی نہ کاٹا اور ڈر گیا دشمن خدا کا دبدبۂ خالد بن الولید سے اور اندوہگین ہوا دل اُسکا اور جانا اُسنے کہ مین انکے مقابلے اور ان تک پہونچنے کی قدرت نہین رکھتا ہون پس پیٹھ پھیر کر بھاگا اور خالد بن الولید نے اُسکا پیچھا کیا عامر نے بیان کیا ہی کہ مین قلب فوج مین تھا اور مین خالد بن الولید اور عزرائیل کے معاملے کو دیکھتا تھا پس جب بھاگا دشمن خدا کا پیچھا کیا اُسکا خالد بن الولید نے لیکن اس سبب سے کہ عزرائیل کا گھوڑا خالد بن الولید کے گھوڑے سے تیز رو تھا خالد بن الولید اُس تک پہونچ نہ سکے پس جب عزرائیل نے دیکھا کہ وہ پیچھا کرنے سے رُک رہے ہین براہ طمع اپنے دل مین سوچا کہ یہ مجھسے ڈر گئے مین پس کیا وجہ ہی کہ مین اِن کو گرفتار نہ کرلون اور ٹھہر جاؤن یہانتک کہ وہ مجھسے آملین پس شاید کہ مسیح مجکو انپر غالب اور میری اعانت کرین پس یہ منصوبہ کر کے وہ ٹھہر گیا تا انکہ خالد بن الولید قریب اُسکے پہونچے اور گھوڑا انکا تھک گیا اور پسینے مین تر ہو گیا تھا پس عزرائیل نے چلا کر کہا کہ تمہارا گمان یہ ہی کہ مین خوف سے بھاگا ہون سو ایسا نہین ہی بلکہ مین نے یہ چاہا کہ تمکو تمہارے لشکر سے دور لاکر پکڑ لون خالد بن الولید نے کہا کہ اِسکا تو علم اللہ کو ہی اُسنے کہا کہ ای برادر عربی اپنی جان پر رحم کرو خصومت بڑھانے سے اپنی جان کو نہ کھوؤ اور اپنے تئین میرے حوالے کرو اور اگر اپنی موت کے خواہان ہو تو مین اُسکو تمہارے پاس پہونچائے دیتا ہون مین نکالنے والا جانون کا ہون اور مین عزرائیل ملک الموت ہون پس خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے اِسوجہ سے یہ طمع کی کہ میرا گھوڑا پیچھے رہ گیا پس اگر تو بھاگ نہ جائیگا تو مین پیدل ہو کر تجکو مار ڈالونگا پس اُترے خالد بن الولید گھوڑے سے اور تلوار نکالکر مثل حملہ آورون کے اُسکی طرف قدم بڑھایا پس جب عزرائیل نے خالد بن الولید کو پاپیادہ دیکھا زیادہ ہوئی طمع اُسکی اور مثل گدھ کے اُنکے گرد منڈل باندھا اور بڑھکر چاہا کہ اُنپر تلوار کا وار کرے پس خالد بن الولید اُسکی طرف پھرے اور غل کیا اور للکارا اُسکو اور ایک ضرب قوی مار کر اُسکے گھوڑے کی کونچین کاٹ ڈالین اور وہ گھوڑے سے گر پڑا اور اپنے لشکر کیطرف بھاگا اور

ذکر گرفتار کرنے خالد بن الولید کا عزرائیل کو اور اسیوقت پہونچنا ابوعبیدہ بن الجراح کا مع لشکر کے ۱۲

خالد بن الولید نے اُسکا پیچھا کیا اور کہا کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی وہ تجھپر غصے مین ہی اور تیری جان کے نکالنے کے
واسطے آپہونچا ہی پس آمادہ ہوجا تو پھر خالد بن الولید نے اُسپر شدت کر کے زمین سے ہاتھون پر اُٹھا لیا اور چاہا کہ مار ڈالین اُسکو پس
جب رومیون نے اُسکو خالد بن الولید کے ہاتھ مین دیکھا اُسکی رہائی کے واسطے قصد حملے کا کیا کہ اسی حالت مین لشکر مسلمانونکا
بہمراہی امین الامۃ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آپہونچا اور اُن کے آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد بن الولید نے مقام
بصرٰی سے قاصد کو ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا تھا پس قاصد نے اُنکو راستے مین آتے ہوئے پایا اور وہ قاصد
کے ساتھ خالد بن الولید کے پاس آئے اور خالد بن الولید عزرائیل کی لڑائی مین مصروف تھے پس جب اہل دمشق نے
دیکھا کہ مسلمانون کا لشکر آگیا اُنکے دلون مین رُعب سما گیا اور حملہ نہ کر سکے اور خالد بن الولید نے عزرائیل کو گرفتار کر لیا
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک پہونچے
چاہا کہ سواری سے اُترین پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلا کر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور سبب اسکا یہ تھا کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کیطرف
متوجہ ہو کر سلام علیک کیا اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید رضی سے کہا کہ قسم ہی خدا کی ای میرے بیٹے
مین بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو متضمن تمھاری سرداری کے آیا تھا اور مین نے دل مین
تمھاری نسبت اِس معاملہ مین کچھ خیال نہین کیا اِسواسطے کہ مین تمھاری لڑائیون کو اہل فارس اور عرب کے ساتھ جانتا ہون
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین کوئی کام بدون تمھارے مشورے کے نکرونگا اور نہ کسی بات مین کسیطرح
تمھارے خلاف کرونگا قسم ہی خدا کی کہ اگر امام اور خلیفہ کا حکم ہوتا تو مین یہ امر نکرتا کیونکہ تم مجھسے پہلے مسلمان ہوئے ہو
اور تم خاصان درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پھر دونون صحابیون نے آپسمین مصافحہ کیا اور خالد بن الولید
کا گھوڑا سامنے لایا گیا اور وہ اُسپر سوار ہو کر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ باہین گرفتاری دونون سرداران رومی
اور شامل ہونے نصرت الٰہی کی اِس معاملے مین کرتے ہوئے بمقام دیر کے پہونچے اور وہان اُترے اور سب مسلمانون نے
آپسمین ملاقاتین کین پھر جب دوسرا دن آیا لشکر مسلمانون کا آراستہ اور لوگ سوار اور اہل دمشق لڑنے کو آمادہ ہوئے اور
حاکم مقرر ہوا اہل دمشق پر توما داماد بادشاہ کا جو معتمد علیہ تھا پس جب متوجہ ہوئے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابوعبیدہ بن
الجراح سے کہا کہ رومی ذلیل ہوئے اور رعب اسلام کا اُنکے دلونمین سما گیا اور دونون سردار اُنکے گرفتار ہو جانے سے اُنکی
توہین ہوئی پس مناسب ہی کہ ہم تم باتفاق اُنپر حملہ کرین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر ہی مین تمھارا تابع حکم ہون پس سب مسلمانون نے
تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا اور اُنکی تکبیر دن سے گرد نواح اُس مقام کا کانپ اُٹھا اور واقع ہوا قتل رومیون مین اور صحابہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوئے اور اللہ تعالی راضی ہوا عامر بن الطفیل نے روایت کی ہی کہ
اِس حملہ مین ایک ایک ہم مین سے دس دس رومیونکو قتل کیا اور وہ لوگ سوائے ایک ساعت کے ٹھہر نہ سکے اور بھاگ نکلے اور مقام

دیدہ سے شرقی تک انکو مارتے چلے گئے پس جب دیکھی اہل دمشق نے ہزیمت اپنے لشکر کی بند کر لیا انھون نے
شہر کے دروازہ ان لوگون پر جو باقی رہ گئے تھے قیس بن ہبیرہ نے بیان کیا ہی کہ بعضون کو ہمنے مار ڈالا اور بعضون کو
پکڑ لیا اپنی جگہہ پر پلٹ آئے پس خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ مین دروازہ شرقی
پر اترون تم دروازہ جابیہ پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ صلاح اچھی ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جو مسلمان
یمن اور حضرموت اور ساحل عمان اور طائف اور حوالی مکے کے ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ
سب سینتیس ۳۷ ہزار تھے اور عمرو بن العاص کے ساتھ بمقام فلسطین نو ہزار مسلمین تھے اور جو خالد بن الولید کے ساتھ عراق سے
آئے تھے وہ پندرہ سو تھے پس کل تعداد مسلمانون کی سینتالیس ہزار پانسو تھی سوا اُسکے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اپنے زمانہ خلافت مین اور لشکر مسلمانون کا یکجا کیا کہ اُسکا ذکر اپنی جگہہ پر بیان ہوگا پس خالد بن الولید نصف لشکر لیکر دروازہ
شرقی پر اُترے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نصف لشکر لیکر باب جابیہ دمشق پر اُترے اور اہل دمشق یہ معاملہ دیکھکر
گھبرا گئے پھر خالد بن الولید نے کلوص اور عزرائیل کو اپنے سامنے بلا کر انپر اسلام عرض کیا مگر اُنھون نے انکار کیا پس بموجب
حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے کلوص کو قتل کیا اور جب
اہل دمشق نے اپنے دونون سردارون کا یہ حال دیکھا ہرقل بادشاہ کو سب حال مارے جانے دونون سردارون
اور محصور ہونے دمشق کا اور فتح ہونے اکثر شہرونکا لکھکر درخواست کمک کی اور خط ایک قاصد کو دیکر رات کے وقت
اسکی کمر مین ایک رسی باندھکر دیوار شہر پناہ سے اُسکو اُتار دیا اور وہ قاصد بمقام انطاکیہ ہرقل کے پاس پہونچا پس جب
ہرقل نے خط پڑھا ہاتھ سے پھینکدیا اور رونے لگا پھر سب سردارون کو یکجا کر کے کہا کہ ای بنی الاصفر مین تمکو پیشتر ان
اہل عرب سے ڈرا چکا ہون اور اس امر سے مین نے تمکو آگاہ کیا ہی کہ یہ لوگ میرے اس تختگاہ تک مالک ہوجاوینگے
پس تم میری بات کو ہنسی اور ٹھٹھول سمجھتے تھے اور ارادہ کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ لوگ اہل عرب قحط کے مارے
اور غذا سے جو اور خرمے سے نکلکر شہر سبزہ و میوہ دار مین آئے اور یہان کی چیزین اور یہ شہر ہمارے اُنکو اچھے
معلوم ہوئے اور کوئی چیز اُنکو ہمسے باز نہ رکھیگی مگر ارادہ قوی اور لڑائی سخت اُنسے اور اگر شرم کی بات نہوتی تو مین ملک شام
کو چھوڑکر قسطنطنیہ کو چلا جاتا یا اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے واسطے اُنسے لڑتا پس اُن سردارون نے یہ کلام ہرقل کا
سنکر کہا کہ ای بادشاہ ہرگاہ شدت اہل عرب کی یہان تک پہونچی ہی کہ تو بذات خود اُنکے مقابلے کا ارادہ رکھتا ہی پس
تجکو چاہیے کہ اس کام کے واسطے دروان حاکم حمص کو اختیار کر کہ مثل دروان کے ہم مین سے کوئی شخص طریقہ لڑائی کا
جاننے والا نہین ہی اور اُسکی بہادری بمقابلہ لشکر فارس کے جبکہ اُس لشکر نے ہمارا قصد کیا تھا تیرے سامنے ظاہر
ہوئی تھی پس ہرقل نے دروان کو طلب کیا اور کہا کہ واسطے مقابلہ دشمن کے آمادہ ہو دروان نے کہا کہ ای
بادشاہ روم کے اگر مجکو خیال تیری خفگی اور غضب کا نہوتا تو مین اہل عرب سے لڑنے نہ جاتا کیونکہ تو نے مجکو اس معاملے مین

ف ۱۰ محاصرہ کرنا خالد بن الولید کا دمشق کو ۱۲ھ

ف ۱۱ ذکر بھیجنے ہرقل بادشاہ کا دروان حاکم حمص کو بمقابلہ مسلمانان دمشق ۱۲ھ

اپنے سب امرا اور سرداران سے پیچھے ڈال دیا ہرقل نے کہا کہ مین نے اسوجہ سے سب سے بعد تیرا نام کیواسطے تجویز کیا کہ تو بجاے میری تلوار کے ہی اور پشت پناہ میرا ہی پس اسیوقت تو اس کام پر روانہ ہو کہ مین نے بارہ ہزار سوار پر تجکو سردار مقرر کیا اور جب تو بمقام بعلبک پہونچے تو اُس لشکر رومیون کو جو بمقام اجنادین ہی حکم کر کہ وہ لوگ ارض ان سوادین متفرق ہوکر ٹھہرے رہین اور کسی عرب کو اس ارادے سے نہ آنے دین کہ وہ اپنے ساتھیون مین یعنے عمرو بن العاص کے ساتھ جو اُسی نواح مین ہین آملین وردان نے کہا کہ سب حکم تیرا مجکو بخوشی منظور ہی اور مین نہ پھرونگا مگر خالد بن الولید کے ساتھیون کا سر لیکر بعدہ حجاز مین جاؤنگا اور وہان سے نہ پھرونگا مگر بعد کھود ڈالنے کعبے اور مدینے کے ہرقل نے کہا قسم ہی انجیل کی کہ اگر تو اپنا قول پورا کریگا تو وہ شہر جو مسلمانون نے فتح کیا ہی مین تجکو دیدونگا اور تجکو اس بات کی دستاویز لکھدونگا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہرقل نے اُسکو خلعت اور ایک صلیب سونے کی دی جسکے چارون کنارون مین یاقوت بیش قیمت لگے تھے اور کہا کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ ہووے تو اس صلیب کو اپنے آگے رکھنا یہ تجکو مدد دیگی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب وردان نے صلیب کو لیا کنیسہ مین آکر معمودیہ کے پانی مین در آیا اور قسون نے اُسکے واسطے نماز فتح کی پڑھی اور کنائس کی خوشبوئون کی دھونی اُسپر دی بعدہ اسی وقت وردان نے شہر سے نکلکر باب فارس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ ہمراہی اُسکے آمادہ بکوچ ہوئے پس جب لشکر اُسکے ساتھ کا پورا اور یکجا ہوگیا ہرقل مع اپنے ارباب دولت اُسکے رخصت کرنے کو سوار ہوکر لوہے کے پل تک آیا اور وہان ٹھہر کر وردان کو رخصت کیا اور وردان براہ معرات روانہ ہوکر حماۃ مین پہونچا اور وہان ٹھہر کر فوراً ایک قاصد اجنادین کو بھیجا اور وہان کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب راستون پر متفرق ہوکر ٹھہرین اور عمرو بن العاص کے لشکر کو خالد بن الولید کے لشکر مین ملجانے سے مانع اور مزاحم رہین پھر اُسنے اپنے رؤساء اور سرداران ہمراہی کو یکجا کر کے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہی کہ مین اہل عرب کی غفلت اور بیعلمی مین اُن تک پہونچکر کسی کو اُنمین سے باقی نہ چھوڑون سردارون نے اُس کی اس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی دونون براہ سلمیہ اور وادی الحیاۃ کے روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلوص اور عزرائیل کو مار ڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر حملہ کرین پس مسلمانون نے اس حیثیت سے حملہ کیا اور اکثرون کے ہاتھون مین واسطے بچانے کے تیر اور پتھرون سے چمڑے کی ڈھالین تھین پس اہل دمشق نے یہ دیکھکر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان مین کے اندر تیر مارتے تھے اور شور و ہنگامہ برپا ہوا اور اہل دمشق ضیق محاصرہ مین مبتلا ہوئے اور یقین ہوگیا رومیون کو اپنے ہلاک ہونے کا شداد بن اوس نے روایت کی ہی کہ بیس راتین ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے رہے پھر ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بڑا بھاری لشکر رومیونکا بمقام اجنادین اکٹھا ہوا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہوکر بجانب باب الجابیہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور اُنسے مشورہ کیا اور کہا کہ ای امین الامۃ میری رائے یہ ہی کہ ہم سب یہان سے

اجنادین کو کوچ کرین اور وہان رومیون سے لڑین پس اگر اللہ تعالی ہمکو اُنپر غالب کریگا تو پھر یہان پلٹ آوینگے ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ یہ بات میری رائے کے خلاف ہی اسواسطے کہ ہمنے ذائقہ لڑائی کا اہل دمشق کو چکھا دیا اور محاصرہ کرکے
انکو تنگی مین ڈالا ہی اور ہمارا رعب انکے دلونمین سما گیا ہی پس اگر ہم یہان سے کوچ کر جائینگے تو ان لوگون کو قوت حاصل ہوجائیگی
اور کھانے پینے کی چیزین یکجا کر لینگے پھر ہم لوگ ان مقامات پر نہ آسکین گے سو ہم تو یہان سے دور نہ جائینگے خالد بن الولید نے
کہا قسم ہی خدا کی کہ مین کسی بات مین تمھاری نافرمانی نہ کرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوئے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق کے
دروازون پر متعین تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملے کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کیطرف سے
بذات خود حملہ کیا اور مسلمانون کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوئے لوگ لڑنے کو
اور آگے بڑھے واسطے شمشیر زنی کے اور اسیطرح اکیس راتین محاصرے اور لڑائی مین گذرین پس خراب ہوا حال اہل دمشق کا
اور شکستہ حال ہو گئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے انکو نہ دکھائی دیا پس اُنھون نے ارادہ صلح کا کیا
اور خالد بن الولید کے پاس زبانی جافلیقا کے کہلا بھیجا کہ ہم ایکہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا اور ایکسو کپڑے ریشمی
دینا قبول کرتے ہین بشرطیکہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ خالد بن الولید نے اس امر کو نمانا اور کہا جب تک تین باتون سے ایک
نہو گی مین یہان سے کوچ نہ کرونگا یا وہ مسلمان ہوجاوین یا جزیہ دیوین یا لڑین اہل دمشق نے جب یہ جواب سُنا اُنپر
سخت معلوم ہوا عراوہ بن شداد نے روایت کی ہی کہ میلان اہل دمشق کا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کیطرف
بہت تھا بہ نسبت انکے میلان کی طرف خالد بن الولید کے اس وجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور تلوار کے آدمی تھے
اور ابوعبیدہ بن الجراح مرد بوڑھے پارسا تھے اور اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادہ جنگ تھے پس اُسی حالت
مین کہ خالد بن الولید نے مسلمانون کو لڑنے کا حکم دیا تھا اہل دمشق کو اسطرح سے دیکھا کہ وہ لوگ تالیان بجاتے اور کودتے
ناچتے اور مثل جوانون کے آوازین کھیل کود کی کرتے ہین پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی کہ دفعۃً
وہ لوگ جو دیوار قلعہ پر تھے اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور بیت لہیا کے پس دیکھا اُنھون نے ایک بڑے غبار کو جس سے
کنارہ اور درمیان وآسمان تاریک ہو گیا ہی پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہی کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہی پس آواز دی
خالد بن الولید نے مسلمانونکو اور حکم کیا کہ سوار ہوں پس مسلح اور سوار ہوے وہ اور ہر گروہ اپنے اپنے سردار کے پاس یکجا ہوا اور غلہ فروشون نے
خالد بن الولید کو یہ خبر دی کہ ہمنے بجانب گھاٹی پہاڑ کے ایک لشکر جرار کو دیکھا ہی وہ بیشک لشکر رومیون کا ہی پس خالد بن الولید نے
یہ سُنکر اللہ تعالی کی عنایت پر نظر کرکے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا پھر لوگون کو دروازہ شرقی پر چھوڑ کر خود گھوڑا دوڑا کر
باب الجابیہ پر آئے اور ابوعبیدہ بن الجراح کو اس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ اس امر مین تمھاری کیا رائے ہی مین تو
سب جماعت کو لیکر اس لشکر سے لڑنے جاتا ہون ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ میری رائے تو یہ نہین ہی اسواسطے کہ جب ہم اس جگہ
سے چلے جاوینگے اہل دمشق یہان اپنا قبضہ کرینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا صلاح ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری یہ

تجویز ہو کہ تم اپنے لشکر سے ایک جوانمرد بہادر جنگ آزمودہ کو چن کر اس لشکر کے مقابلہ کو بھیجو پس اگر پاوے وہ اُنہین جگہ امید کی تو بھڑے اُنسے ورنہ ہمارے پاس پلٹ آوے پس جب خالد بن الولید نے کلام ابوعبیدہ بن الجراح کا سُنا کہا اُنھون نے کہ ای امین الامہ مین زمرۂ لشکر مسلمانون سے ایک شخص کو جانتا ہون کہ وہ موت سے نہین ڈرتا ہی اور دلیر اور بہادرون سے لڑنے مین آگاہ اور دانا ہی اور اُس شخص کے باپ چچا جہاد مین شہید ہوئے ہین ابوعبیدہ بن الجراح نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق ہین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی تمنے ایسے شخص کی تعریف کی جسکی سیرتین مشہور ہین بس تم اُنھین کو اس کام پر بھیجو پس خالد بن الولید اپنی جگہ پر آئے اور ضرار بن الازور کو طلب کیا پس آئے ضرار بن الازور اور سلام کیا خالد بن الولید نے انکو اور کہا کہ ای بیٹے ازور کے مین ارادہ رکھتا ہون کہ تمکو ایسے پانسو سوارون کا سردار مقرر کرون جنھون نے اپنی جانین بعوض بہشت کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچی ہین اور اس دار فانی پر عالم باقی کو اختیار کیا ہی اور پچھلے گھر کو پہلے گھر پر اور جاؤ تم بمقابلے اس لشکر کے جو بکمک اہل دمشق کے آتا ہی پس اگر دیکھو تم کہ انپر کچھ قابو چل سکتا ہی تو اُنسے لڑو اور اگر طاقت مقابلے کی نہو تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام سُنکر بہت خوش ہوے اور کہا کہ تمنے میرے دل کو اس معاملے سے بڑھکر کبھی خوش نہین کیا ہی اور اگر تم منع نکرو تو مین اکیلا بذات خود اس کام پر جا سکتا ہون خالد بن الولید نے کہا مین اپنی جان کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ تم مضبوط اور بہادر ہو لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالو ولیکن جن لوگون کو مین نے چنکر تمھارے ساتھ کے واسطے مقرر کیا ہی انکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ ضرار بن الازور بہوشیاری تمام مسلح ہوئے اور چاہا کہ فوراً روانہ ہو جاوین خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے نفس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرو تا اینکہ یکجا ہو جاوے لشکر تمھارے ساتھ کیواسطے ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین نہ پھرونگا اور جو شخص اس معاملے کو بہتر جانے گا وہ مجھسے آملیگا پھر جلدی کر کے ضرار بن الازور روانہ ہوے اور بیت لہیا تک پہونچے اور یہ وہ مقام ہی جہان آزر بت تراش بُت بناتا تھا اور وہان پہنچکر ٹھہرے تا اینکہ اُنکے ساتھی بھی وہان پہونچکر اُنسے جا ملے پس جب جماعت پوری اور یکجا ہو گئی ضرار بن الازور نے بجانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اُس لشکر کے مثل پھیلی ہوئی ٹڈی کے پہاڑ کی گھاٹی سے اُترتے ہین اور وہ لوگ پہنے ہوے ہین زرہون اور لباس سے اور آفتاب اُنکی زرہون اور خودون پر چمک رہا ہی پس صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ یہ لشکر بہت بڑا ہی بہتر یہ ہی کہ ہم لوگ پلٹ چلین ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خدا کی راہ مین شمشیر زنی کرونگا اور تبعیت راہ اُس شخص کی کرونگا جسنے اللہ تعالی کیطرف رجوع کیا ہی اور اللہ تعالی کبھی مجکو پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھے گا اور خود اللہ تعالی فرماتا ہے فلا تولوهم الادبار پس اگر مین بھاگونگا تو اللہ تعالی کا گنہگار و نافرمانبردار رہونگا پس رافع بن عمیرة الطائی نے کہا کہ ای مسلمانو یہ کیا ڈر ہی ان گبرون سے آیا اللہ تعالی نے تمکو اکثر لڑائیون مین مدد نہین دی ہی اور مدد خدا صبر سے نزدیک

ہوتی ہی اور ہمیشہ ہوا اگر وہ قلیل جماعت کثیر سے لڑا کیا ہی پس مناسب ہی کہ اگلے لوگون کی راہ پر چلو اور بزاری رجوع کرو
بجانب پروردگار عالم کے اور مثل اصحاب طالوت کے بمقابلہ جالوت کے یہ دعا مانگو ربنا افرغ علینا صبرًا اور پڑھو اِس
آیت کو کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ پس رافع بن عمیرة الطائی کے اس کلام نصیحت انجام سے مسلمانون کے دل جنبش
مین آئے اور اُنھون نے کہا کہ اللہ تعالی ہمکو بھاگتے ہوئے نہ دیکھے البتہ ہم دشمنان خدا سے لڑینگے پس جب ضرار بن الازور
نے یہ کلام مسلمانون کا سُنا اور یہ کہ اُنھون نے اختیار کیا عالم آخرت کو دنیا پر سب کو ساتھ لیکر بیت لہیا کے نزدیک بطور
اگاڑی کے چھپ رہا اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ وہ ننگے بدن عربی گھوڑی پر سوار تھے اور انکے ہاتھ مین ایک بڑا
لانبا نیزہ تھا اور دیکھ رہے تھے وہ قوم رومی کو اور وہ اس حیثیت سے بخواہش جہاد تھے لشکر رومیون کا نزدیک پہونچا
پہلے ضرار بن الازور تکبیر کہتے ہوئے نکلے اور انکے ساتھ مسلمانون نے بھی تکبیر کی آوازین بلند کین کہ مشرکین کے دلون
مین رعب سما گیا اور دفعةً مشرکین پر حملہ کیا راوی نے بیان کیا کہ دیکھا رومیون نے ضرار بن الازور کی طرف اور وہ
پھر رہے تھے اول لشکر مین اسی حالت اور حیثیت مذکور الصدر سے اور وردان مقدمة الجیش تھا اور صلیب اور نشانہا
لشکر ایک دوسرے سے ملے ہوئے اسکے اوپر چھائے تھے اور قربانی والے لوگ گرد اُسکے تھے پس ضرار بن الازور نے
سمجھکر کہ سردار لشکر کا انہین مین ہی سوا اُس جماعت کے اور کسی کو طلب نہین کیا اور تلوار کھینچکر نڈر ہوکے اُنپر حملہ کیا قلب
لشکر مین اور نیزہ مارا ایک سوار کے جو نشان فوج کا اُٹھائے تھا پس نیزہ اُسکے سینے مین لگا اور وہ گھوڑے پر سے گر پڑا
اور نشان اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا پھر ضرار بن الازور دوسرے شخص پر پھرے میمنہ مین پس اُسکو بھی مار ڈالا اور دوبارہ حملہ کیا
بارادہ قلب لشکر کے اور وردان کو دیکھا کہ صلیب اُسکے سر پر ہی اور جواہر اُسکے چمکتے ہین اور اُس صلیب کو ایک سوار جو تاتاری
گھوڑے پر سوار تھا اُٹھائے ہوئے ہی پس مقابلہ کیا ضرار بن الازور نے اُس سوار سے اور ایک ضرب نیزے کی اُسکو ماری
پس پھاڑ ڈالا نیزے نے اُسکے جوڑ کو انتیون تک پس گر پڑا وہ سوار بیہوش ہوکر اور گر پڑی صلیب اُسکے ہاتھ سے زمین پر پس
جب وردان نے صلیب کی طرف دیکھا یقین ہوا اُسکو اپنی ہلاکت کا اور چاہا کہ گھوڑے سے اُتر کر یا رکاب مین جھک کر صلیب کو
اُٹھالیوے مگر اُٹھا نہ سکا اِسوجہ سے کہ ایک گروہ مسلمانون نے گھوڑون سے اُتر کر صلیب کو لینے کے واسطے گھیر لیا تھا
پس ضرار بن الازور نے کہ حالت مشقت لڑائی مین تھے مسلمانون سے کہا کہ یہ صلیب میرا حق ہی تم لوگ اسمین طمع نکرو جبوقت
مین اُس رومی اور اُسکے ساتھیون سے فراغت پاؤنگا پلٹ کر اسکو لے لونگا پس جب وردان نے یہ کلام سُنا اور وہ زبان
عربی سمجھتا تھا پھرا قلب لشکر سے بارادہ فرار کے پس اُسکے ساتھیون نے اس سے کہا کہ کہان جاؤ گے ای سردار اسنے
اشارہ بجانب ضرار بن الازور کیا کہا کہ مین اس شخص شریر سے بھاگتا ہون آیا تمنے اس شخص سے زیادہ بدصورت کوئی
کبھی دیکھا ہی یا بڑا ڈرانے والا زیادہ اِسکی ہیبت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ضرار بن الازور نے وردان کو بھاگتے
ہوئے دیکھا سمجھ گئے کہ وہ ارادہ بھاگنے کا رکھتا ہی پس پکارا ضرار بن الازور نے اپنی قوم کو اور باگ پھیری اُنھون نے بجانب وردان کے

اور بخوف ہوکر اُسکا پیچھا کیا اور نیزہ بڑھا کر گھوڑے کو خیز کیا اور شور کرکے رومیون نے اُنکی طرف باگین پھیرین اور ضرار بن الازور
یہ شعر پڑھتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیون کو پھاڑتے ہوئے اُنپر حملہ کیا اور ضرار بن الازور درپے طلب
وردان تھے اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ دائین بائین سب کو اپنے سے باز رکھتے تھے اور جس
شخص کو نیزہ مارتے وہ ہلاک ہوجاتا اور جو سوار اُنکے نزدیک آتا تھا اُس سے مقابلہ کرتے تھے یہانتک کہ ایک جماعت
کثیر کو رومیون سے مار ڈالا اور بآواز بلند مسلمانون سے کہا کہ ان اللہ تعالےٰ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص
پھر آیا لشکر رومیون کا مسلمانون پر اور شور کیا اور ڈانٹا اُنکو اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور حمران بن وردان نے ضرار
بن الازور کے پاس پہونچکر ایک نیزہ اُنکے مارا کہ اُنکے بائین جانب بازو مین لگا پس سست کردیا اُنکو اور ادراک کیا اُنکی
اذیت کو ضرار رضی اللہ عنہ نے پس اُنھون نے براہ غیرت کے وردان کے بیٹے پر حملہ کرکے نیزہ اُسکے مارا کہ اُس کے دل مین لگا اور
وہ مرگیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدون پھل کے نکلا اور اُس نیزے نے حمران کا کام اسطرح
تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی گریون تک پار ہوگیا تھا پس جب رومیون نے دیکھا کہ نیزہ بے پھل کا نکلا درپے قتل ضرار بن الازور
ہوکر اُنکو گرفتار کرلیا اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ضرار کو بدست دشمن کے اسیر دیکھا
یہ امر اُنپر بہت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اس غرض سے کہ ضرار بن الازور کو چھڑا دین لیکن کوئی راہ
اُن کے چھڑانے کی اُنکو نہ ملی اور ارادہ بھاگنے کا کیا تب رافع بن عمیرۃ الطائی نے مسلمانون سے خطاب کرکے
کہا کہ ای لوگ حافظ اور حامل قرآن شریف کے کہان جاؤگے تم کیا نہین جانتے ہو کہ جو شخص جہاد سے پیٹھ پھیریگا
وہ اللہ تعالیٰ کے غضب مین مبتلا ہوگا اور حال یہ ہی کہ بہشت مین دروازے ہین کہ وہ سوائے مجاہدین صابرین کے
اور کسی کے واسطے نہین کھولے جاتے ہین صبر کرو صبر کرو ای حامیان دین کے اور حملہ کرو تم بندگان مسلمان پر آگاہ ہو
کہ مین تمھارے ساتھ اور تمھارے آگے ہونگا اور اگر تمھارے سردار ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے یا مار ڈالے گئے
پس اللہ تعالیٰ تو زندہ ہی اور نہین مرا ہی اور تمکو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ مسلمانون نے
اس کلام کے سننے سے ہمراہ رافع بن عمیرۃ الطائی کے رومیون پر حملہ کیا اور بہتون کو مار ڈالا اور بہت بہادرون سے
لڑے پھر جب یہ خبر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے اور بہت مسلمان مارے گئے
پس یہ ماجرا اُنپر سخت گذرا اور پوچھا اُنھون نے کہ رومیون کی تعداد کس قدر ہی مخبرون نے کہا کہ بارہ ہزار ہین خالد بن الولید نے
یہ سُنکر کہا قسم ہی خدا کی کہ مین نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہی اور یہ سمجھکر جرأت سے بھیجنے اپنے قوم کی کی تھی
پھر پوچھا کہ سردار اُنکا کون ہی مخبر نے کہا کہ وردان حمص کا حاکم اُنکا سردار ہی اور ضرار بن الازور نے اُسکے بیٹے کو قتل کیا ہی
پس یہ سُنکر خالد بن الولید نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کسی ایک شخص کو ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجکر اس معاملے مین مشورہ طلب کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کہلا بھیجا

کہ میری یہ رائے ہی کہ جو لوگ تمھارے معتمد ہون انکو دروازۂ شرقی پر چھوڑ کر تم خود بمقابلہ دشمن کے جاؤ کہ بیشک تم پیس ڈالوگے
انکو جیسا کہ چکی غلے کو پیستی ہی اور مار کر بیہوش ڈالدوگے تم انکو مٹی پر پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ سُنکر کہا کہ قسم ہے
خدا کی کہ مین اُن لوگون مین نہین ہون جو اللہ تعالیٰ کی راہ مین اپنی جان کا بخل کرتے ہین پھر میسرہ بن مسروق العبسی کو
بجماعت ایکہزار سوار کے اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اُنسے کہا کہ اِس جگہ سے نہ ٹلنا اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہنا اور اُسی پر بھروسا
کرنا میسرہ بن المسروق نے کہا کہ تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پھر ٹھہرے میسرہ اُنکی جگہ پر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اپنے ساتھیون کی طرف متوجہ ہوکر اُنسے کہا کہ باگین گھوڑون کی چھوڑ دو اور نیزے سیدھے کرلو اور جب دشمن کے
قریب پہونچو یکبارگی سب کے سب حملہ کرو کہ شاید اِس تدبیر سے ہم ضرار بن الازور کو چھڑالیوین اگر باقی رکھا ہی رومیون
نے انکو اور قسم ہی خدا کی کہ اگر رومیون نے جلدی کرکے انکو مار ڈالا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ضرور ضرار کا بدلا رومیون
سے لیوینگے اور اللہ تعالیٰ سے مجکو یہی اُمید ہی کہ ضرار بن الازور کے معاملے مین اللہ تعالیٰ ہم کو نہ رُلاوے
یعنی وہ زندہ رہائی پاوین پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے آگے آگے اپنے لشکر کے روانہ ہوئے
کہ ناگاہ دیکھا انھون نے ایک سوار کو کمیت گھوڑے بلند قامت کوتاہ گردن پر اور اسکے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا
اور نہین ظاہر ہوتی تھین اس سے سواے کنارہ آنکھون کے اور سوار کاری اور ہوشیاری اور دانائی اُسکی شکل
اور وضع سے اور شجاعت اُسکی باگین گھوڑے کی پھیرنے سے ظاہر ہوتی تھی اور ڈھیلا کردیا تھا اُسنے گھوڑے کی باگ کو
اور جما ہوا تھا وہ گھوڑے کی زین پر گویا اُسمین جسپان تھا اور لباس سیاہ پہنے تھا اپنی زرہ کے اوپر اور مضبوط باندھے
تھا اپنی کمر کو ایک چادر سے اور ڈالے ہوئے تھا اُسکو سینے کی طرف سے پشت تک اور سب کے آگے مثل شعلۂ آگ کے
جاتا تھا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حال سے اُسکو دیکھا کہا کہ کاش مین جانتا اِس امر کو کہ یہ سوار کون شخص ہی
اور قسم ہی خدا کی کہ یہ سوار بہادر ہی پھر پیچھے اُسکے روانہ ہوئے اور وہ سوار مشرکین کی طرف سب کے آگے جاتا تھا واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی اور اُنکے ہمراہی بہت استقلال سے رومیون کے ساتھ لڑ رہے
تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو کہ مع لشکر ہمراہی کمک کو پہونچ گئے اور دیکھا اُسی سوار کو جسکا ذکر اوپر
ہوا ہی کہ حملہ کیا اُسنے روم کے لشکر مین اِسطرح سے جیسے باز چڑیا پر حملہ کرتا ہی پس ہلا دیا اُس سوار نے رومیون کے لشکر کو
اور توڑ دیا اُنکے گروہ کو پھر غائب ہوگیا وہ ایک ساعت وسط لشکر مین پس نہ تھا نہ غائب ہونا مگر مثل ایک گرداوے
کے تا اینکہ وہ باہر نکلا اور نیزہ اُسکا خون سے بھرا تھا اور بہتون کو اُسنے مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑکر پھرا اور افسوس اور
قلق اُسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا اور اپنی جان کو اُسنے معرض ہلاکت مین ڈالدیا تھا پھر دوبارہ حملہ کیا اور بیڈر ہوکر لشکر کے
لوگون کو پچھاڑتے ہوئے ایک گرد کی طرف پھرا اور اپنے لشکر کے لوگون سے پوشیدہ ہوگیا اور قلق اُسکا بڑھتا جاتا تھا
پس رافع بن عمیرۃ الطائی تو یہ سمجھے کہ یہ سوار خالد بن الولید ہین اور آپسمین کہا کہ ایسے حملے سواے خالد بن الولید کے اور کوئی نہین

کر سکتا ہی پس مسلمان اسی سوچ مین تھے کہ دفعۃً خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے قریب اُنکے پہونچے پس رافع نے باآواز بلند خالد بن الولید سے پوچھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا مین خرچ کر رہا ہی اور دلیری کر رہا ہی ساتھ دشمنان خدا کے کون ہی خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خود نہین جانتا ہون اور اسکے حالات اور صفات نے مجکو تعجب مین ڈال رکھا ہی رافع نے کہا کہ حال اُسکا یہ ہی کہ وہ در آتا ہی رومیون کے لشکر مین اور دائین بائین نیزہ مارتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے سب کے سب بالاتفاق حملہ کرو اور واسطے حمایت دین خدا کے مُستعد ہو جاؤ راوی نے بیان کیا ہی کہ ملالیا مسلمانون نے گھوڑون کی باگون کو اور راست کر لیا نیزون کو اور بعض ملگئے اُن کے بعضون سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے آگے اور مُستعد حملہ تھے کہ دفعۃً دیکھا اُسی سوار کو کہ قلب فوج سے مثل شعلہ آگ کے نکلا اور وہ خون سے بھرا ہوا تھا اور گھوڑے سے پسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اُس سوار کے نزدیک آجاتا تھا اُسکے خوف سے پلٹ کر اپنی قوم مین جا ملتا تھا پس لڑتا تھا وہ سوار رومیون کے چند اشخاص کے ساتھ پس اُس حالت مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون نے رومیون پر حملہ کیا اور بچایا اُس سوار کو رومیون کے تیز حملے سے اور آملا وہ سوار مسلمانون کے لشکر مین پس مسلمانون نے بنظر غور اُسکو دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ گویا وہ ایک ٹکڑا ارغوان پھول کا ہی جو سُرخ رنگ ہوتا ہی اور خون مین آلودہ تھا پس خالد بن الولید نے اُسکو پکارا اور کہا کہ خدا تجکو جزائے خیر دیوے کون شخص ہی تو کہ صرف کیا تو نے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین اور ظاہر کیا تو نے اپنے غصے کو دشمنانِ خدا پر کھول تو ہماری آگہی کیواسطے اپنے ڈھاٹے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ اعراض کیا اُس سوار نے خالد بن الولید سے اور کچھ کلام نہین کیا اُنسے اور چھپایا اپنے تئین لوگون کے بیچ مین پس پکارا اور کہا اِس سے اہل عرب نے ہر طرف سے کہ ای نیک مرد سردار تیرا تجکو پکارتا ہی اور تجھ سے کلام کرتا ہی اور تو اُنسے اعراض کرتا ہی چل اپنے سردار کے پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال سردار اپنے سے تاکہ زیادہ کرین وہ بزرگداشت تیری سو اُس سوار نے اُنکی بات کا بھی کچھ جواب نہ دیا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال اُسکا نہ کھلا خود اُسکے پاس گئے اور کہا کہ افسوس ہی تجھ سے کہ میرے اور مسلمانون کے دل تیری تحقیق حال مین متعلق ہین سو تو کون شخص ہی پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُس سے اصرار کیا تب جواب دیا اُس سوار نے اپنے ڈھاٹے کے نیچے سے انکو عورت کی زبان مین اور کہا اُسنے کہ ای سردار نہین روگردانی کی مین نے تجھ سے براہ نافرمانی کے ولیکن بسبب حیا و شرم کے کسواسطے کہ مین پردے کی بیٹھنے والیون سے ہون اور نہین کیا مین نے اس کام کو مگر رنجیدگی دل کے سبب سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ میرا نام خولہؓ ہی اور مین ازور کی بیٹی ہون اور ضرارؓ جو قیدی ہین میرے بھائی ہین اور مین عورات عرب قوم مذحج مین بیٹھی تھی کہ دفعۃً مجکو خبر قید ضرار کی پہونچی پس سوار ہوئی مین اور کیا مین نے جو کیا راوی نے کہا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ حال سُنکر بنظر مہربانی اور شفقت کے خولہؓ کے حال پر رونے لگے اور کہا کہ ہم سب ملکر ایکبارگی حملہ کرین اور ہمکو خدا سے

عامر بن الطفیل امید ہو کہ تمھارے بھائی تک پہونچین اور انکو قید سے چھڑاوین خولہ نے کہا اس حملے مین مین سب کے آگے ہونگی عامر بن الطفیل
سے روایت کی ہو کہ مین خالد بن الولید کے دائین جانب مین تھا اور حملہ کیا خولہ بنت الازور نے آگے خالد بن الولید کے اور
حملہ کیا مسلمانون نے پس بہت برا معلوم ہوا رومیون کو وہ معاملہ جو خولہ بنت الازور کے ہاتھ سے اُنپر گذرا اور انھون نے
آپس مین کہا کہ اگر سب اہل عرب مثل اس سوار کے بہادر ہین تو ہمکو طاقت انکے مقابلے کی نہین ہو پس جب خالد بن الولید
نے مع اپنے ساتھیون کے حملہ کیا اُسوقت رومیون کے لشکر مین گھبراہٹ پڑگئی اور وردان نے یہ حال اپنے لشکر کا دیکھا
اُسنے کہا کہ ثابت قدمی کرو انکے مقابلے مین کہ یہ لوگ جسوقت تمکو ثابت قدم دیکھین گے پیٹھ پھیرینگے اور اہل دمشق نکلکر
تمھاری اعانت اور کمک کرینگے اور انکی ناگہانی کمک مین کوئی اُنمین سے بچ نہ رہیگا راوی نے کہا ہو کہ وردان کے سمجھانے
سے اہل روم نے ثابت قدمی کی اور خالد بن الولید نے مع ہمراہیان اپنے حملہ سخت کیا اور رومیون کی جماعت کو دائین
بائین متفرق اور پریشان کردیا اور چاہا کہ جس مقام پر وردان سردار لشکر کا ہو وہان پہونچین لیکن اسوجہ سے کہ بڑے
سردار منصب دار اور مسلح اُسکے گرد تھے اُس تک نہ پہونچ سکے اور مسلمان متفرق ہوکر لڑنے لگے اسطرح پر کہ جو جسکے نزدیک
پہونچا اُسی سے لڑائی مین مشغول ہوا اور رافع بن عمیرۃ الطائی بہت سخت لڑائی لڑے اور خولہ بنت الازور کا یہ حال تھا
کہ رومیون کا لشکر پھاڑکر دائین اور بائین لڑتی تھین اور اپنے بھائی کو ڈھونڈھتی اور بآواز بلند اشعار درد انگیز پڑھکر
انکو پکارتی تھین راوی نے کہا ہو کہ مسلمان لوگ خولہ کا کلام سُنکر رونے لگے مگر ضرار بن الازور کا کچھ پتا نہ معلوم ہوا اور
یہ لڑائی تا زوال دوپہر رہی پھر جدا ہوئے لوگ ایک دوسرے سے اور غالب رکھا اللہ تعالے نے مسلمانونکو
رومیون پر اور بہت رومیون کو مسلمانون نے مار ڈالا پھر رجوع کیا ہر فرد نے اپنی جگہ اور قیام گاہ پر اور اندوہناک
ہوئے دل رومیون کے مسلمانون کے معاملۂ جنگ سے اور ارادہ فرار کا کیا اور نہین روکا انکو بھاگنے سے مگر خوف
وردان نے پس جب مسلمان اپنی جگہ پر آئے خولہ بنت الازور نے ہر شخص سے بھائی کا حال پوچھا لیکن کسی مسلمان نے
یہ نہین کہا کہ ہمنے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا پس جب خولہ کو بھائی کیطرف سے ناامیدی ہوئی بھائی کو یاد کرکے بطور
بین مرثیہ کے بہت روئین اور کہا یا ابن امی لیت شعری فی البیداء طرحوك ام بد مائہ ضمحوك یا لیت اختك لك الفداء
اتری انی لنرہ لك بعدھا ابن اترکت واللہ فی قلب اختك جمرۃ لا یطفی لھیبھا ولا یخمد لحقت بابیك المعدل بین یدی
المصطفے علیہ السلام والسلام علیك منی لسلام الی یوم اللقاء پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور مسلمان لوگ خولہ کا نوحہ
سُنکر رونے لگے اور خالد بن الولید رضؓ نے ارادہ کیا کہ پھر حملہ کرین کہ اسی حالت مین اُنھون نے دیکھا ایک گروہ
سوارون کو کہ نکلا میمنۂ فوج روم سے اور وہ باگین گھوڑون کی چھوڑے ہوئے تھے گویا وہ تعاقب کنندہ معلوم
ہوتے تھے پس مسلمان آمادہ ہوگئے انسے لڑنے کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی مستعد اور آمادہ ہوئے اور گرد انکے
بہادر مسلمان لوگ تھے پس جب نزدیک مسلمانون کے آئے وہ سوار پھینک دیا اُنھون نے ہتھیار ونکو ہاتھون سے اور

اتر پڑے گھوڑون پر سے اور چلائے الغون الغون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہا کہ قبول کرو تم اُنکے امان
مانگنے کو اور لاؤ انکو میرے سامنے پس سامنے لائے گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا
کہ ہم وردان کی فوج کے لوگ ہین اور مقام ہمارا حمص ہی اور ہمکو خوب یقین ہو گیا ہی کہ ہملوگون کو طاقت مقابلہ اور لڑنے کی
تم لوگون سے نہین ہی پس ہم اسواسطے آئے ہین کہ تم ہمکو اور ہمارے اہل وعیال کو امان دو اور ہمکو اُن لوگون مین سمجھو جنھین تمنے
صلح کیا ہی کہ جتنا مال طلب کروگے ہم تمکو دینگے اور جو لوگ ہمارے شہر مین ہین وے بھی ہمارے اس قرارداد پر راضی ہو جاوینگے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ جب ہم تمھارے شہر مین پہونچینگے تب صلح کرینگے اس جگہ ہم صلح نہ کرینگے لیکن تم
لوگ ہمارے ساتھ رہو اُسوقت تک کہ حکم کرے اللہ تعالے ہمارے اور دشمن کے بیچ مین جو حکم اسکو منظور ہو پھر حکم کیا خالد
بن الولید نے اُنکے حوالات مین رکھنے کا اور پوچھا اُنسے کہ آیا تمکو حال ہمارے اُس ساتھی کا معلوم ہی جنھون نے تمھارے
سردار کے بیٹے کو قتل کیا ہی اُنھون نے کہا کہ شاید وہ ننگے بدن ہین جنھون نے مارا ہم مین سے جسکو مارا اور رنج مین ڈالا ہی
ہمارے سردار کو بسبب قتل کرنے اُسکے بیٹے کے خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مین اُنھین کو پوچھتا ہون ان لوگون نے
کہا کہ اُنکا حال یہ گذرا کہ جب وردان نے انکو اپنے قابو مین پایا تب ایک اشتر پر سوار کر کے ہمراہی سو سوار کے بجانب حمص
بارادہ اس امر کے روانہ کیا ہی کہ وہان سے ہرقل بادشاہ کے پاس بھیجے بغرض اظہار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ یہ کلام سُنکر خوش ہوئے پھر بلایا اُنھون نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور کہا کہ تم اس ملک کی راہون سے خوب واقف
ہو اور تمھاری تجویز اور تدبیر سے ہمنے ارض سماوہ وغیرہ باسانی طے کی تھی جبکہ تمنے اونٹون کو پیاسا کر کے پانی پلایا تھا اور باندھ
دیئے تھے منہ اُنکے اور ذبح کرتے تھے ہم اُنمین سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت انکا اور پیا تھا گھوڑون نے وہ
پانی جو اونٹون کے پیٹ مین تھا یہانتک کہ نکل آئے ہم ارکہ مین او تدبیر اور حیلے مین تم لوگون مین یکتا ہو اور ضرار بن الازور بمعیت
ایک سو سوار کے حمص کو بھیجے گئے ہین پس تمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانون سے جسکو دوست رکھتے ہو اپنے ساتھ لو اور اس
قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہی کہ تم اُنمین ملجاؤگے اور ضرار کو اُنسے چھڑالوگے پس اگر تمنے ایسا کیا تو قسم ہی خدا کی کہ یہ بات
بڑی کشود کار ہوگی اور رافع نے کہا کہ مین یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہون پھر رافع نے ایک سو سوار مسلمانون کے
لشکر سے چن لئے اور ارادہ روانگی کا کیا اور یہ خوشخبری خولہ بنت الازور کو پہونچی پس وہ بہت خوش ہوئین اور مسلح ہو کر گھوڑے
پر سوار ہوئین اور خالد بن الولید کے پاس آکر کہا کہ ای ہمارے سردار مین تمکو واسطہ ذات پاک اور بہترین خلایق یعنی رسول
مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہون کہ مجکو بھی اس جماعت کے ساتھ روانہ کرو کہ مین بھی اُنکی مدد دہی
مین شریک ہون پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ کی شجاعت اور بہادری معلوم ہی سو اُنکو بھی اپنے ساتھ
لے لو پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوئے اور خولہ بھی مسلمانون کے پیچھے پیچھے اُنسے دور دور
چلی جاتین تھین اور جب مسلمان راہ سلمینہ مین پہونچے تب رافع نے ادھر اُدھر دیکھا مگر کوئی آثار نشان قدم

الغون الغون لغت رومی ہی جسکے معنی الامان ہین ۱۲
ف
ذکر بھیجنے خالد بن الولید کا رافع بن عمیرۃ الطائی کو واسطے چھڑانے ضرار بن الازور کے
اور ساتھ جانا خولہ بنت الازور ہمشیرہ ضرار بن الازور کا

گھوڑے رومیون سے انکو دکھائی نہ دیے پس رافع نے مسلمانون سے کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ رومی یہان تک نہین پہونچے
ہین پھر مسلمانون کو بطور گاڈی کے وادی الحیات مین چھپایا اور وہ لوگ پوشیدہ ٹھہرے تھے کہ اُسی حالت مین ایک
غبار ظاہر ہوا پس رافع نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ پس مسلمان لوگ ہوشیار ہوگئے اور انتظار کرنے
لگے کہ ناگہان رومی ضرار بن الازور کو اپنے بیچ مین گھیرے ہوئے اور لیے ہوئے وہان پہونچے اور ضرار بن الازور اسوقت اشعار
دردناک پڑھتے تھے پس جواب دیا خولہ نے کمینگاہ سے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا اور زاری قبول کیے اور
تمکو نجات دیا آگاہ ہو کہ مین تمہاری بہن ہون پھر خولہ نے تکبیر کہکر حملہ کیا اور رافع اور مسلمانون نے بھی تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا
حمید بن سالم نے روایت کی ہے کہ مین مسلمانون کی جماعت مین تھا جسوقت تکبیر کہی ہم لوگون نے گھوڑے ہمارے
ہنہنانے لگے بسبب ہونے الہام کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور قصد کیا ہر سوار نے ہم مین سے ایک ایک سوار رومی کا سو
ایک گھڑی بھی نہین گذری کہ ہر ایک مسلمان نے اپنے خصم مقابل کو مار ڈالا اور نجات دی بابی وہی اللہ تعالیٰ نے ضرار
بن الازور کو اور لے لیے ہم سبھون نے گھوڑے اور ہتھیار رومیون کے رافع بن قادم التنوخی نے روایت کی ہے کہ مین
انہین سو مسلمانون مین تھا اور خولہ نے چھڑایا اپنے بھائی کو اور سلام کیا انکو اور ضرار نے مرحبا کہا خولہ کو اور سوار ہوئے ایک
گھوڑے پر جو ہر طرف دوڑتا پھرتا تھا اور ہاتھ مین لے لیا ایک نیزے کو جو اُس مقام مین پڑا تھا اور وہ اشعار شکریہ خدا کے
پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اس حالت مین کہ مسلمان لوگ بعد چھڑا لینے ضرار بن الازور کے اسباب اور
گھوڑے یکجا کرتے تھے کہ رومی بھاگے ہوئے وہان پہونچے اس گھبراہٹ سے کہ اگلا پچھلے کی طرف متوجہ نہین ہوتا تھا پس
رافع نے انکو دیکھکر معلوم کیا کہ رومی خالد بن الولید سے بھاگ نکلے ہیں اپنے ساتھیون کو لیکر آگے بڑھے اور جو رومیون سے
ملتا تھا اسکو پکڑ لیتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو ضرار کے چھڑانے کو بھیجا تھا ایسی
سختی سے انہون نے وردان اور اسکی قوم کو صدمہ پہونچایا جیسے کوئی طالب شہادت اور خواہش حصول سعادت کے سختی اٹھاتا ہے
اور مسلمانون نے صدمہ سخت پہونچایا رومیون پر پس بلا توقف رومیون نے پیٹھ پھیری اور وردان اُنکے آگے تھا اور مسلمانون نے
انکا پیچھا کیا اور مال اور گھوڑے لے لیے اور تعاقب کنان تا بمقام وادی الحیاۃ کے پہونچے اور خالد بن الولید اور لوگ ہمراہی اُنکے
رافع اور ضرار کے پاس پہونچکر یکجا ہوئے اور ضرار کی سلامتی پر مبارکباد دی اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کی تعریف کی
پھر سب کے سب بجانب دمشق کے پلٹے اور مسلمان اس فتح سے خوش ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی کو خوشخبری فتح کی دی
اور درباب غلبے اور فتح دمشق کے یقین حاصل کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خبر ہزیمت وردان اور مارے جانے اُسکے
بیٹے کی ہرقل کو پہونچی اُسکو اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا پس وردان کو اسنے خط اس مضمون کا لکھا کہ تحقیق خبر پہونچی تجکو کہ اہل
عرب بھوکون اور ننگون نے تجکو ہزیمت دی اور تیرے بیٹے کو مار ڈالا پس نہین رحم کیا مسیح نے تجھپر اور تیرے بیٹے پر اور اگر مین
نہ جانتا ہوتا کہ تو لڑائی مین دانا اور ہوشیار اور بڑا نیزہ باز اور شمشیر زن ہے تو تجکو گرفتار عذاب کرتا خیر جو ہوا سو ہوا

اب مین سنے روانہ کیا ہی بطرف اجنادین سکے نوّے ہزار فوج اور تجکو اُس فوج کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تو اِس مقام کو اور فوج کو لیکر اہل دمشق کی کمک کر اور مدد دے انکو اور بھیج تو بعض اپنے ساتھیونکو واسطے مقابلہ اہل عرب کے جو مقام فلسطین مین کہ یہ ساتھی تیرے اُن اہل عرب کے جو فلسطین مین ہین اور اِنکے ساتھیون کے بیچ مین جو دمشق مین ہین حائل ہو جاوین اور مدد دے تو اپنے سردار کو اور روانہ کیا اُسنے خط ڈاک پر پس جب خط ہرقل کا وردان کے پاس پہونچا اور پڑھا اُسکو دور ہوا اس سے جو رنج وغم اسکو اپنی ہزیمت اور بیٹے کے مارے جانے کا تھا اور روانہ ہوا وہ بطرف اجنادین کے پس وہان پہونچکر رومیونکو لباس اور نشان اور صلیبون سے آراستہ پایا اور رومی اُسکے استقبال کو آئے اور اُسکے بیٹے کے مارے جانے کی تعزیت کی پس جب وردان اپنے خیمے مین اترا بادشاہ کا خط انکو پڑھکر سنایا اُن لوگون نے حکم بادشاہ کا بخوشی منظور کیا اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ تعاقب وردان سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اسیوقت عباد بن سعید الحضرمی بھیجے ہوئے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام بصرہ سے خالد بن الولید کے پاس آئے اور بیان کیا کہ نوّے ہزار رومی اجنادین کو آئے ہین پس خالد بن الولید یہ حال سنکر سوار ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ اے امین الامۃ یہ عباد بن سعید الحضرمی شرحبیل بن حسنہ کے بھیجے ہوئے میرے پاس آئے ہین اور بیان کرتے ہین کہ ہرقل نے وردان کو اُن رومیون پر جو بمقام اجنادین یکجا ہوئے ہین سردار مقرر کیا ہی اور تعداد انکی نوّے ہزار ہی پس اس معاملے مین تمھاری رائے کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان اشراف اور رئیس ہم مسلمانون کے دو مقامون مین ہین جیسے شرحبیل بن حسنہ بصرے مین اور معاذ بن جبل ارض حوران مین اور یزید بن ابی سفیان ارض بلقا مین اور نعمان بن مقرن تدمر مین اور عمرو بن العاص فلسطین مین ہین پس بہتر یہ ہی کہ ہم ان سب کو لکھ بھیجین کہ وہ ہمارے پاس چلے آوین پھر انکے آجانے کے بعد ہم ارادہ مقابلہ دشمن کا کرین اور مدد اور اعانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہی پس خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کو خط لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فان اخوانک المسلمون قد عولوا علی المسیر الی اجنادین فان هناک من العدد تسعین الفاً وهم یریدون المسیر الینا لیطفؤا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون فاذا وصل الیک کتابی هذا فاقدم من معک من المسلمین الی اجنادین فانک تجدنا هنالک ان شاء الله تعالیٰ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین پھر اسی مضمون کا خط سب سردارون کے نام جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی لکھا بعدہ حکم کوچ کا دیا پس لاد دئے گئے خیمے اونٹون کی پشت پر اور پیچھے رکھا مال و اسباب لوٹ کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ مین لشکر کے اسباب اور عورتون کے ساتھ رہون اور تم مع اصحاب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے آگے رہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین پیچھے رہونگا اور تم آگے رہو کہ اِس صورت مین اگر روم کا لشکر مع وردان کے تمھارے سامنے آویگا تم باز رکھوگے انکو پہونچنے سے عورات اور

مال اور اسباب تک خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو تمنے تجویز کیا ہین اسکے خلاف نہ کرونگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ اے مسلمان لوگ تم ایک بڑی بھاری جماعت اور لشکر کی طرف چلتے ہو پس ہوشیار ہوکر چلو اور اُنس رکھو اپنی موت سے اور جانے ہو اُس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے آمادہ اور مہیا کیا ہے کسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمسے وعدہ مدد دہی کا فرمایا ہے پھر خالد بن الولید نے اِس آیت کو پڑھا کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کو ساتھ لیا اور خود آگے لشکر کے ہوکر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع ایکہزار کے باقی رہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اہل دمشق نے یہ حال دیکھا خوش ہوکر آوازین کھیل کودکی کرنے لگے اور گمان کیا اُنھون نے اِس امر کا کہ مسلمان لوگ بتلاش و طلب اہل عرب کے جاتے ہین اِسوجہ سے کہ اُنھون نے خبر لشکر روم کی جو بمقام اجنادین ہے سُنی ہے اور اُنکے عقلا اور دانشمند لوگون نے یہ کہا کہ اگر یہ لوگ بعلبک کی طرف جاتے ہین پس ارادہ اُسکی اور حمص کی فتح کا رکھتے ہین اور اگر براہ مرج شحورا اور راہط کے جادین تو کچھ شک نہین ہے کہ بھاگے جاتے ہین بجانب حجاز کے اور چھوڑ دینگے اُن شہرون کو جسپر اُنھون نے ملکیت اور قبضہ حاصل کیا ہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ دمشق مین ایک بڑا بطریق تھا جسکا نام بولص بن بلقا تھا اور نظر نیون کے نزدیک اُسکا مرتبہ بڑا تھا اور جب ہرقل کے پاس کوئی پیام اور ایلچی کہین سے آتا تھا اور ہرقل اُسکی جوابدہی مین عاجز ہوتا تھا تب اِس بولص کو اپنے پاس بلاتا تھا اور وہ ایلچیون اور پیامون کا جواب دیتا تھا اور یہ بولص بڑا تیرانداز تھا اور حال تیراندازی کا یہ ہے کہ اُسکے گھر مین ایک بڑا بھاری درخت تھا اور بولص نے اُسپر تیر چلایا تھا پس وہ تیر بسبب قوت بازو بولص کے اس درخت مین در آیا اور سما گیا اور بولص نے اِس درخت پر لکھدیا تھا کہ جو کوئی دعوی شجاعت کا کرے پس اُسکو لازم ہے کہ اِسی تیر کے مقابلہ مین وہ بھی تیر لگادے اور یہ معاملہ لوگون مین مشہور ہوگیا تھا اور جب سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملک شام مین داخل ہوئے تھے کبھی بولص اُنسے لڑا نہ تھا پس جب اہل دمشق نے مسلمانون کو کوچ کرتے دیکھا سب بولص کے پاس گئے اُسنے سبب اُنکے آنے کا پوچھا اُنھون نے کہا کہ اہل عرب کوچ کیے جاتے ہین اور تو اگر اِس بات کو چاہتا ہے کہ تیرے واسطے ہمیشہ کی بزرگی اور بڑا مرتبہ بادشاہ کے اور تمام شامیون کے نزدیک حاصل ہو پس ہمارے ساتھ چل کہ جو اُنمین کا پیچھے رہجاوے ہم اُسکو اپنے قابو مین لے لیوین اور جو تیرے نزدیک مناسب ہو تو ہم اُنسے لڑین بولص نے کہا کہ مین جو تمھاری مددہی سے باز رہا سبب اُسکا یہ ہے کہ عرب کے مقابلے اور لڑائی مین مین نے تمکو بہت کم ہمت دیکھا اور اب مجکو کچھ ضرورت نہین ہے کہ مین اُنسے لڑون پس اہل دمشق نے کہا کہ قسم ہے حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر تو ہمارے آگے ہوکر چلے گا تو ہم تیرے ساتھ ثابت قدم رہینگے اور ہم مین سے کوئی بھاگنے والا نہین ہے اور ہم تجکو بھاگنے والے پر حکومت اور اختیار دیتے ہین کہ جو کوئی ہم مین سے بھاگے تو اُسکی گردن مارنا اور کوئی تجھسے اِس امر مین مانع نہوگا پس جب بولص نے عہد مضبوط اُنسے کیا اپنے گھر مین جاکر زرہ کو پہنا پس اُسکی زوجہ نے پوچھا کہ کہانتک تو نے جانے کا ارادہ کیا ہے اُسنے کہا کہ مین ان اہل عرب سے لڑنے کو جاتا ہون اُسکی زوجہ نے کہا کہ تو ہرگز نجا

اور اپنے گھر مین بیٹھ رہ اور جس چیز کی تو طاقت نہین رکھتا ہی اُسکو نہ طلب کر اسواسطے کہ مین نے رات کو خواب مین یہ دیکھا ہی کہ گویا تو اپنی کمان لیے ہوئے اڑتی ہوئی چڑیون پر تیر چلاتا ہی اور بعض چڑیان اُنمین سے زمین پر گر پڑین اور پھر اڑ گئین پس مین دیکھکر تعجب کر رہی تھی کہ دفعةً دیکھا مین نے چڑیان تیز چنگل کی کہ وہ ٹوٹ پڑین ہوا سے تجھپر اور تیرے ساتھیون پر پس چنگل مارتی تھین وہ تمھارے سرون اور مُنھون پر پھر تم سب اُنسے بھاگ نکلے اور دیکھا مین نے اُن چڑیون کو کہ جس شخص پر تم مین سے چنگل مارا اُسکو بیہوش کر دیا پھر مین چونک اُٹھی گھبرائی اور ڈری ہوئی تیرے حال پر پس بولص نے پوچھا کہ آیا تو نے مجھے بھی بیہوشون مین سے دیکھا اُسنے کہا ہان قسم ہی خدا کی کہ بہ تحقیق چنگل سے زخمی کیا تجھکو ایک بڑی چڑیا شکاری نے پس بیہوش کر دیا اُسنے تجھکو پس طمانچہ مارا بولص نے اپنی زوجہ کے مُنھ مین اور کہا کہ خرابی ہو تجھکو نہ خوشخبری سُنائی تو نے بہ تحقیق سما گیا خوف اہل عرب کا تیرے دل مین یہانتک کہ خواب مین بھی تو اُنکو دیکھتی ہی تو خوف نہ کر قریب ہی کہ مین سردار عرب کو تیرا خادم بنا دونگا اور اُنکے ساتھیون کو چرواہہ بکری اور سورون کا کر دونگا اُسکی زوجہ نے کہا کہ جو تو چاہتا ہی کر بہ تحقیق مین نصیحت کر چکی ہون تجھکو پس نہ مانا بولص نے اُسکی بات کو اور تیار ہو کر گھر سے نکلا اور جو لوگ دمشق مین تھے سب اُسکے ساتھ سوار ہوئے اور تھے وہ چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل آزمودہ کار اور دانشمند اور روانہ ہوئے یہ لوگ پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقدمہ لشکر مین تھے اور دور اور فاصلے پہ جا چکے تھے عورتون اور لڑکون بالون سے پس اُسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اونٹون کی چال پر چلے جاتے تھے کہ دفعةً اُنکے ایک ہمراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ مین اُس غبار کو دشمن کا لشکر گمان کرتا ہون پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیشک وہ اہل دمشق ہین کہ ہملوگون مین امید رکھکر آئے ہین اور ٹھہر گئے ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک کہ آ ملے ہودج سواری عورات اور اغنام کے اُنسے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آوازین بلند ہوتی تھین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن تم تک پہونچنے والے ہین پس وہ یہ کلام تمام نہین کر چکے تھے کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا اور بولص لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کیطرف قصد حملے کا کیا اُنپر اور تھے اُسکے ساتھ چھ ہزار سوار اور بولص کے بھائی بطرس اور پیدل فوج نے عورتون پر حملہ کیا اور اُنہین سے ایک جماعت کو پکڑ لیا اور بجانب دمشق کے واپس گیا پس جب بطرس نہر استریاق پر پہونچا وہان اس غایت سے ٹھہر گیا کہ دیکھے اور دریافت کرے کہ اُسکے بھائی بولص کا معاملہ کیونکر گذرتا ہی اور ابو عبیدہ بن الجراح کا حال یہ ہوا کہ جب اُنھون نے یہ معاملہ ناگہانی رومیون کی طرف سے دیکھا کہا قسم ہی خدا کی کہ رائے وہی اچھی تھی جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا تھا یعنی اپنے تئین پیچھے لشکر کے تجویز کیا تھا اور ایسی حالت مین بولص اُنکے قریب آیا اور ارادہ حملے کا اُنپر کیا اور نشان اور صلیبان اُسکے سر کے اوپر تھے اور عورتین بیقرار تھین اور لڑکے چلاتے تھے اور ہزار مرد مسلمان اُسکی طرف بڑھے اور مقابلہ اُسکا بہ قتال شدید کیا اور دشمن خدا بولص نے قصد بجانب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے کیا اور ہونے لگی آپسمین اُن دونون کے لڑائی اور واقع ہوئی لڑائی درمیان صحابہ اور رومیون کے اور اونچا ہوا غبار لڑائی کا اُنکے سرون پر اور پڑے لوگ مار دھاڑ لڑائی بین مین

شتوابر اور ابتلاے سخت ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بولص کی لڑائی مین اور ثبات قدمی اور صبر کیا اُنھون نے اُس کے مقابلے مین مانند صبر بڑے مرتبہ والون کے سہیل بن صباح نے روایت کی ہی کہ تھا میری سواریون مین کا ایک گھوڑا سپید پیشانی اور سفید ہاتھ پیر کا پس ڈھیلی کردی اور چھوڑ دی مین نے باگ اُسکی پس وہ چل نکلا مثل بجلی کوندنے والی کے اور اندک عرصہ مین پہونچ گیا مین خالد بن الولید اور مسلمانون کے پاس چلا کر پکارا مین نے خالد بن الولید کو پس باگ پھیری اُنھون نے میری طرف اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا صورت ہی اے بیٹے صباح کے پس کہا مین نے کہ اے سردار پہونچو اور جا ملو تم ابی عبیدہ بن الجراح اور عورات سے کسواسطے کہ گروہ دمشق کا آملا ہی اُنپر اور پکڑ لیا ہی اُنھون نے کچھ جماعت عورتون اور لڑکون کو اور ابی عبیدہ بن الجراح ایسی بلا مین مبتلا ہو گئے ہین جسکی وہ طاقت نہین رکھتے ہین پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون قسم ہی خدا کی کہ مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رض سے کہا تھا کہ چھوڑ دو مجکو پیچھے فوج کے پس نہ چھوڑا اُنھون نے ولیکن حکم خدا کا راست ہوتا ہی پھر حکم کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کو کہ ایکہزار سوار لیکر پہونچین اور جا ملین ہودج سواری عورتون مین پس جب وہ روانہ ہو کر کچھ دور گئے تب روانہ کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم دشمنون مین پھر پیچھے اُنکے روانہ کیا ضرار بن الازور کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور اُنکے ساتھ قیس بن ہبیرۃ المرادی کو بھیجا پھر خود سب لشکر لیکر اُنکے پیچھے روانہ ہوئے پس اُسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بولص سے لڑ رہے تھے کہ دفعۃً پہونچ گیا لشکر مسلمانون کا اور حملہ کیا انھون نے کفار دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو ہر طرف سے اور سرنگون کر دیا صلبان کو اور یقین ہو گیا رومیون کو اپنی خواری اور سُستی کا اور آگے بڑھے ضرار بن الازور مثل شعلۂ آگ کے اور ارادہ حملے کا کیا بولص پر پس جب دیکھا دشمن خدا نے اُنکو سُست اور کُند ہو گئی طبیعت اُسکی اور ڈر سے وہ کانپنے لگا اور کہا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے عربی قسم ہی تمکو اپنے دین کی کہ اس شریر سے کہو کہ مجھ سے الگ اور دور رہی اور حال یہ تھا کہ بولص مذکور ضرار بن الازور کے حالات شجاعت اور بہادری کے بمقابلے کلوص اور عزرائیل اور جو کام اُنھون نے بمقام بیت لہیا کیا تھا دیوار شہر پناہ سے بچشم خود دیکھ چکا تھا پس پہچان لیا اُسنے اُنکو اور ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ اس شیطان کو میرے پاس نہ آنے دو پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین شیطان اُسی حالتین ہونگا جبکہ تیری طلب اور لڑائی مین کمی اور کوتاہی کرونگا پھر جلدی سے نیزہ مارا اُسکو پس جب بولص نے دیکھا کہ نیزہ انکا اُس تک پہونچتا ہی اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا اور اپنے ساتھیون کی طرف بھاگا پس ضرار بن الازور گھوڑے سے اُترے اور اس سے کہا کہان جاتا ہی تو شیطان تیرے پیچھے ہی اور تجکو طلب کرتا ہی پس بولص نے کہا کہ اے بدوی مجکو باقی رکھ کہ میری بقا مین تمھاری عورتونکی بھی بقا ہی پس ضرار بن الازور یہ سُنکر اُسکے مارنے سے رک رہے اور گرفتار کر لیا اُسکو اور مسلمانون نے دشمنان خدا پر حملہ شدید کیا اور سخت لڑائی لڑے اُنسے واقدی رحمہ اللہ نے ماجد بن رویم الیمنی سے روایت کی ہی کہ کہا ماجد نے تھا مین جنگ عجنورا مین ساتھ مسلمانون کے بیچ گروہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے اور گھیر لیا تھا ہمنے اُنکو ہر طرف سے اور خوب تیغ زنی کی ہمنے اُنپر اور وہ چھ ہزار سوار تھے رفاعہ بن قیس نے روایت کی ہی کہ یہ امر ہمکو معلوم ہوا کہ منجملہ چھ ہزار کے ایک سو سے زیادہ

کنور محمد اعظم علی خان متعلم درجہ پنجم سن جانس ہائی اسکول آگرہ

کوئی اُنمین سے بچکر نہین پھرا اور جب ضرار بن الازور نے اس امر کو جانا کہ اُنکی بہن خولہ بھی اہل روم کے قیدیون مین ہین بہت دشوار گذرا اُنپر یہ معاملہ پس آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور اُنکو اِس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ بیصبری نکرو تم اسواسطے کہ ہمنے اُنکے سردار اور ایک گروہ رومیونکو پکڑ لیا ہے پس قریب ہے کہ بعوض اُنکے ہم اپنی عورتون کو چھڑا لیوین اور ہمکو بطلب عورات کے دمشق کا جانا ضرور ہے پھر خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عورتونکو لیکر باہستگی رفتار روانہ ہون یہانتک کہ دیکھین وہ بمقدمہ ہماری عورات کے کیا ہوتا ہے پھر جریدہ روانہ ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دو ہزار سوار کے اور سب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ کیا اس خوف و خیال سے کہ شاید وردان مع لشکر کے اُنسے مقابل نہو جاوے پس روانہ ہوا لشکر اور چلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اُن لوگون کے جو اُنکے ساتھ تھے بطلب قیدیون کے اور آگے اُنکے رافع بن عمیرۃ الطائی مسیرہ بن مسروق العبسی اور ضرار بن الازور اور رؤساء سلمان تھے اور کوشش کی سبھون نے چلنے مین اور ضرار بن الازور یہ اشعار پڑھتے تھے پس ہنسے خالد بن الولید اُنکے مضمون شعر سے اور چلے جاتے تھے تا اینکہ قریب استرباق کے پہونچے پس دیکھا ایک گرد بلند کو کہ اُسکے بیچ مین تلوارین چمکتی ہین پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ تعجب کا معاملہ ہے قیس بن ہبیرۃ المرادی نے کہا کہ یہ بقیہ گروہ دمشق کے ہین خالد بن الولید نے کہا کہ راست کرو تم اور تان لو نیزون کو تا دیکھین ہم کہ یہ کیا ہو رہا ہے پس راست کر لیا اُنھون نے نیزون کو اور چلے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بطرس برادر بولص عورات عرب کو پکڑ لیجا کر بمقام نہر استرباق بغایت دیکھنے حال اپنے بھائی کے ٹھہرا تھا اُسنے عورتون کو اپنے سامنے بلایا پس خولہ بنت الازور سے کسی کو زیادہ اُسنے خوبصورت نہ دیکھا پس کہا اُسنے کہ یہ خاص میرے واسطے ہین اور مین اُنکے واسطے ہون کوئی کچھ جھگڑا نکرے اور اسی طرح قوم ہمراہی اُسکے ہر عورت کی نسبت کہتے تھے کہ میرے لیے ہین پھر یکجا کیا اُن لوگون نے مال لوٹ کو اور ٹھہری بانتظار دریافت حال بولص اور اُسکے ہمراہیان کے اور عورتونکا حال یہ تھا کہ اُنمین بوڑھی عورتین قوم حمیر اور اولاد عمالقہ اور تبابعہ سے تھین اور وہ عورتین گھوڑیکی سواری اور راتون کے چلنے اور در آنے اور مقابلہ کرنے مین اہل عرب پر عادت رکھتی تھین راوی نے بیان کیا ہے کہ یکجا ہوئین عورتین ایک دوسرے کے پاس اور خولہ بنت الازور نے کہا اُن سے کہ ای بیٹیان حمیر اور باقی نام و نشان تبع کی آیا راضی ہو تم اس امر مین کہ غالب ہو جاوین تمپر گبران روم کے اور ہو تم خدمت کنندہ اہل شرک کی پس کہان گئی اور کیا ہوئی وہ شجاعت اور دانشمندی تمھاری جسکا چرچا اور مذکور مجالس عرب مین ہوتا تھا اور مین تم کو اس امر مین کنارہ کش دیکھتی ہون اور مین تمھارا سب کا مارا جانا آسان دیکھتی ہون اس خدمتگزاری اہل روم سے پس عفیرہ بنت عفار الحمیریہ نے کہا کہ ای بنت الازور قسم ہے خدا کی کہ شجاعت اور عقل و معاملات لڑائی اور سوار کاری مین تو ہم ایسے ہین جیسا کہ تمنے بیان کیا لیکن کیا کام اور کیا حیلہ وہ شخص کر سکتا ہے جسکے پاس گھوڑا نیزہ کچھ بھی نہو اور دشمنون نے ہمکو ناگاہ گرفتار کر لیا ہے اور کوئی سامان ہمارے پاس نہین ہے اور ہم مثل بکریون بھاگنے والی کے ہین پس خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای بیٹیان تبابعہ کی خیمون کی چوبین تو ہین کہ اُنکو لیکر ہم سب ان ناکسون پہ حملہ کرین اور شاید اللہ تعالی ہمکو مدد دیوے اور اُنپر غالب کیجے

یا یہ کہ ہم سب مارڈالے جاوین پس راحت پاوینگے اس شرم و عار سے پس عفیرہ بنت عفارہ نے کہا قسم ہی خدا کی جو بات تمنے کہی اس سے بہتر کوئی بات نہین ہی پس لیا ہر ایک عورت نے ایک ایک چوب خیمے کی اور ایکبارگی شور کرکے رومیون کے مقابلہ کو نکلین اور خولہ بنت الازور سب عورتون کے آگے تھین اور ایک چوب خیمے کی انکی کاندھے پر تھی اور انکے پیچھے عفیرہ بنت عفارہ اور ام بان بنت علتبہ اور سلمہ بنت النعمان ابن المقر اور انھین سی عورتین تھین پس خولہ نے انسے کہا کہ سب یکجا ہو کر لڑو اور کوئی ایک دوسرے سے جدا نہو کہ معرض ہلاکت اور پریشانی مین پڑو اور نیزون اور تلوارون سے شکست اٹھاؤ پس قدم بڑھایا خولہ نے اور ایک شخص رومی کے سر پر چوب ماری کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور مر گیا پس رومی متوجہ بہ تحقیق حال ہوئے پس دفعتہ انھون نے عورتون کو آتے ہوئے دیکھا اور چوبین انکے ہاتھون مین تھین یہ دیکھکر بطرس نے چلا کر کہا کہ سختی ہو تمپر ای عورتو یہ کیا معاملہ ہی پس عفیرہ بنت عفارہ نے کہا کہ یہ کام ہمارا اسواسطے ہی کہ ہم اپنے کو عار عرب سے بچاوین اور تمکو آج کے دن ان چوبون سی مارینگے تاآنکہ دمس جاوینگے بھیجے تمھارے بیچ کو اور منقطع ہو جاوینگی عمرین تمھارین پس ہنسنے لگا بطرس یہ کلام سنکر اور اپنی قوم سے چلا کر کہا کہ سختی ہو تمپر متفرق کردو عورتون کو اور تلوارون سے نہ مارو اور پکڑ لو انکو اور جو کوئی تم مین سے خولہ کو پکڑے کوئی امر بد انکی نسبت نہ کرے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ قوم نے ہر طرف سے عورتون کو گھیر لیا اور قصد پہونچنے کا ان تک کیا لیکن کوئی سبیل پہونچنے کی نہ پائی اور جو شخص قریب انکے جاتا تھا اسکے گھوڑے کے وہ ہاتھ پیر توڑ ڈالتی تھین اور جب وہ شخص گھوڑے سے گرتا تھا دوڑ کر چوب سے اسکو مارڈالتی تھین **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ عورتون نے تیس سواران رومی کو مارڈالا پس جب بطرس نے یہ حال دیکھا خشمناک ہو کر گھوڑے سے اترا اور اسکے ساتھی بھی گھوڑون سے اتر پڑے اور حملہ کیا عورتون پر ساتھ قنطاریات اور تلوارون کے اور عورتین ایک دوسرے کے پاس دوڑتی تھین اور کہتی تھین کہ اختیار کرو تم موت کو مثل بڑے اور بزرگ لوگون کے اور نہ مرو تم مثل ناکسون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ بطرس نے ظاہر کیا شجاعت اور رنج اپنا بوقت دیکھنے ایسے کام عورتون کے اور دیکھا اسنے خولہ بنت الازور کو کہ وہ مثل شیر کے ڈکارتی تھین اور اشعار بہادری کے پڑھتی تھین پس بطرس نے انکے قریب جاکر کہا کہ ای عربیہ باز رہو تم اپنے کامون سے کہ مین تمھاری تعظیم کرتا ہون اور تمھاری نسبت وہ امر دل مین رکھتا ہون جس سے تم خوش ہوگی کیا تم نہین راضی ہوگی اس امر پر کہ مین تمھارا مالک ہون کہ مین وہ ہون کہ سب نصرانی عورتین میری خواہش رکھتی ہین اور میری ملک مین زمین اور جگہ اور جانور اور مال بہت ہین اور ہرقل بادشاہ کے نزدیک میرا بڑا مرتبہ ہی سو یہ سب تمھارے لیے ہی پس تم اپنے تئین اپنے ہاتھ سے ہلاک نہ کرو خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای بیٹے کافر ناکس بدکارہ کے قسم ہی خدا کی کہ اگر ظفر اور غلبہ پاؤنگی مین تجھپر تو تیرے سر کے بھیجے کو اس چوب سے توڑونگی قسم ہی خدا کی کہ ہرگاہ مین اس امر مین راضی نہین ہون کہ تجکو اپنی بکریون اور اونٹون کا چرواہا بناؤن پس کیونکر ہو سکتا ہی تو ہمارا مثل اور کفو ہو راوی نے کہا ہی کہ غصے مین آیا بطرس خولہ بنت الازور کی گفتگو سے اور برانگیختہ کیا اسنے اپنی قوم کو ساتھ لڑائی کے اور اسنے کہا کہ اس زیادہ تمام ملک شام اور گروہ عرب مین کون سی بات شرم کی ہوگی کہ عورتین تمپر غالب ہوگئین

پس ڈر و تم مسیح اور ہرقل کے غضب سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی جنبش مین آئے وہ لوگ بطرس کے کلام سے
اور ایکبارگی حملہ سخت کیا اور صبر کیا عورتون نے اُنکے مقابلے مین اور وہ اُسی حالت مین تھین کہ دفعۃً قریب پہونچے خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے اور دیکھا اُنھون نے اڑتے ہوئے گرد اور چمک تلوارونکی پس اپنے ساتھیون سے
کہا کہ کون شخص تم مین سے اس معاملے کی خبر مجھکو دیگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ مین خبر لاؤنگا یہ کہکر رافع بن عمیرۃ الطائی
روانہ ہوئے اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہانتک کہ قریب عورتون کے پہونچے اور دیکھا کہ وہ لڑ رہی ہین پس پھرے
رافع اور بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑے تعجب کا یہ معاملہ ہی بہ تحقیق یہ عورتین اولاد
عمالقہ اور اولاد تبابعہ سے ہین اور بعض اُنمین سے تبع بن الاقرن اور تبع بن ابی کرب و ذی رعین و عبدالکلال المعظم اور
تبع بن حسان بیٹی اُس تبع کی ہین جنھون نے قبل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا کیا تھا اور گواہی
انکی نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے اور جانو تم ای رافع کہ ان عورتون کی لڑائی بہت جگہ منشہور ہی سوا گرہ
اُنھون نے ایسا ہی کیا ہی جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی انھون نے تمام لوگون اور عرب کی لڑکیون پر ہمیشہ کے
واسطے اور دور کر دیا عورات عرب سے بدنامی کو راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ حال عورات کا لشکر مسلمان بہت خوش
ہوئے اور اٹھ کھڑے ہوئے ضرار بن الازور اور پھینکدیا اُنھون نے اپنے پُرانے کپڑونکو اور لے لیا نیزے کو اور سوار
ہو کر ڈھیلی کر دی باگ گھوڑے کی بقصد مدد دہی عورتون کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ جلدی نہ کر ای ضرار جانے مین اسواسطے
کہ جو شخص درنگ کرتا ہی اپنے کام مین پہونچ جاتا ہی اپنے مطلب کو اور خوشی حاصل ہوتی ہی اُسکو اور جلدی کرنے والیکا کام
نہین بنتا ہی اور نہین رستگاری پاتا ہی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ ای سردار نہین صبر ہو سکتا ہی مجھ سے اپنی بہن کی مدد دہی مین
پس خالد بن الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا تو کشود کار قریب ہی پھر مرتب کیا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیون کو اور
نزدیک ملا دیا سب گھوڑون کے سرون کو اور بلند کیا نشانون کو اور آئے قلب فوج مین اور کہا کہ ای گروہ مسلمانان جسوقت
پہونچ جاؤ تم رومیون تک پس متفرق ہو کر گھیر لو انکو پس شاید اللہ تعالی ہماری عورات کو رہائی بخشے اور ہمارے لڑکون پر رحم کرے
پس سبھون نے کہا کہ ہمکو تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پس اسی حالت مین کہ رومی عورتون سے لڑ رہے تھے کہ قریب پہونچے
اُنکے لشکر اور نشان مسلمانون کے پس چلا کر کہا خولہ بنت الازور نے کہ ای اولاد تبابعہ کی بہ تحقیق آئی تمھارے لیے کشود کار
پروردگار بزرگ اور مہربان سے اور خوشی دی اسنے تمھارے دلونکو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بطرس نے
مسلمانون کے لشکر کو اسطرح دیکھا کہ نیزے اور تلوارین اُنکی مثل برق کے چمک رہی ہین پس دھڑکنے لگا دل اُسکا اور
کانپنے لگے ہاتھ پیر اُسکے اور رومی آپسمین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس نے کہا کہ ای گروہ عورتون کے بہ تحقیق میرے
دل مین تمھاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہی اسوجہ سے کہ ہملوگ بھی ماں بہن بیٹی پھوپھی رکھتے ہین اور مین چھوڑے دیتا ہون
تمکو صلیب کے صدقے مین پس جب تمھارے مرد آجاوین تم انکو اس حال سے آگاہ کر دینا پھر باگ پھیر کر اُنسے ارادہ بھاگنے کا

کیا تھا کہ دفعۃً دیکھا اُسنے دو سواروں کو قلب لشکر مسلمان سے نکلے ایک اُنمین زرہ وغیرہ پہنے تھے اور دوسری ننگے بدن عربی گھوڑی پر جسپر زین وغیرہ نتھی سوار تھے اور انکے ہاتھ مین نیزہ تھا اور دونون سوار باگین چھوڑے ہوئے مثل شیر کے آتے ہین ایک انین سے خالد بن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور پس جب خولہ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ ای بھائی کہان چلے تم اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے کفایت کیا ہمکو اور بے پروا کردیا تمھاری مدد دہی سے پس چلاکر کہا بطرس نے خولہ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ مین نے دے ڈالا تمھارے تئین اُنکو اگرچہ تمھاری جدائی کو مین دوست نہین رکھتا ہون یہ کہکر وہ بھاگا پس خولہ نے اُسکا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ امر خصائل عرب سے نہین ہی کہ تو ہم سے تقرب اور شفقت ظاہر کرے اور ہم تجھ سے دوری اور جفا چاہین پس تو اپنی خواہش طبیعت کا پابند رہ یہ کہکر خولہ اُسکے سامنے ہوئین پس کہا اُسنے کہ چھپاؤ تم اپنی صورت کو مجھ سے کہ تحقیق جاتی رہی محبت تمھاری میرے دل سے پس خولہ نے کہا کہ ضرور ہی مجکو تیرا ساتھ دینا ہر حال مین پھر جلدی کی خولہ نے بجانب بطرس کے اور ضرار بن الازور اور خالد بن الولید اور لشکر نے بھی قصد اُسکا کیا پس بطرس نے ضرار بن الازور کو دیکھکر شور کیا اور کہا کہ ای عربی اپنی بہن کو لیلو مبارک ہون تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ ہین میری طرف سے تمکو پس ضرار نے کہا کہ قبول کیا مین نے تیرے ہدیے کو اور اُسکا بدلا تو میرے پاس کچھ نہین ہی مگر نوک نیزہ کی پس لے تو اُسکو بطور بدلے کے مجھ سے پھر حملہ کیا ضرار نے اُسپر اور وہ پڑھتے تھے اس آیت کو واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوھا پھر نیزہ مارا ضرار نے اُسکے دل پر اور پہونچگئین خولہ بنت الازور اُس تک اور مارا چوب کو اُسکے گھوڑے کے پیر وںمین پس جھکا گھوڑا اور جا پڑا دشمن خدا اسنے کہ گرپڑے زمین پر پس دوڑے ضرار قبل گرنے اُسکے زمین پر اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑ مین کہ دوسری طرف پار ہوکر نکلا اور وہ اندھا ہوکر گر کر مرگیا پس چلاکر تعریف کی خالد بن الولید نے اور کہا کہ وہ ضرب ہی کہ نہین زیانکار ہوتا ہی مارنے والا اُسکا اور حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس نہ تھا وہ حملہ مگر مثل ایک گرداوے کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے حامد بن عون الربعی نے بیان کیا ہی کہ تحقیق شمار کیا تھا مین نے کہ ضرار بن الازور نے اُس لڑائی مین تیس رومیونکو مار ڈالا اور خولہ بنت الازور نے بہتون کو چوب سے مار ڈالا اور دیکھا تھا مین نے عفیرہ بنت عفار الحمیریہ کہ وہ ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین کہ نہین دیکھا تھا مینے مثل اس لڑائی کے اور بھاگ نکلے رومی اور مسلمانون نے برابر تا دمشق انکا پیچھا کیا اگر نہ نکلا کوئی شخص اُنمین کا دمشق سے بلکہ بڑھگیا خوف اور رنج اور ڈر اُنکا اور پلٹ آئے مسلمان اور یکجا کیا اُنھون نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیار ونکو اور کہا خالد بن الولید نے مسلمانونسے کہ چلو تم ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف تاکہ وردان مع فوج کے اُنکے پاس نہ آنے پاوے اور لٹکالیا ضرار بن الازور نے سر بطرس کا اپنے نیزے کی نوک پر اور روانہ ہوئے مسلمان تا اینکہ پہونچ گئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بمقام مرج راہط کے اور وہ ٹھہرے تھے یہانتک کہ آئے مسلمان اُنکے قریب اور آوازین تکبیر کی بلند کین اور ایک نے ایک سے سلام علیک کی اور دیکھا اُنھون نے عورتون کو پس خوش ہوئے اُنکے دیکھنے سے اور اُنکے کامون سے اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد آلٰہی کے اور یقین ہوا اُنکو کہ ملک شام کا اُنھین کے لیے ہی پھر سامنے بلایا خالد بن الولید نے بولص کو اور اسلام عرض کیا اُسپر اور اُسنے انکار کیا پس خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ اسلام اختیار کر تو ورنہ تیرے ساتھ بھی وہی کرونگا جو تیرے بھائی کے ساتھ کیا ہی اُسنے پوچھا کہ تمنے میرے بھائی کے ساتھ

کیا کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مار ڈالا مین نے اُسکو اور یہ سر اُسکا میرے پاس موجود ہی اور سر منگوا کر اُسکے سامنے ڈال دیا پس
بولص سر کو دیکھکر رونے لگا اور کہا کہ بھائی کے پیچھے کچھ لطف زندگی کا نہین ہی پس مجکو بھی اسمین ملا دو پس مسیب بن نجبۃ الفزاری
نے اُسکی گردن ماری پھر روانہ ہوئے مسلمان **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب خالد بن الولید نے خطوط بجانب
شرجیل بن حسنہ و معاذ بن جبل و یزید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کے روانہ کیے اور سبھون نے خطوط کو پڑھا بعجلت وہ سب مع
لشکر ہمراہی اپنے کے واسطے اعانت مسلمانون کے بجانب اجنادین روانہ ہوئے **سفینہ غلام** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے **بیان** کیا ہی کہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور پہونچے ہم سب کے سب بمقام اجنادین ساتھ ہی
ایک ہی وقت مین اور یہ معاملہ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری مین واقع ہوا اور مسلمانون نے آپس مین سلام علیک کی اور دیکھا
ہمنے لشکر رومیون کو بے گنتی کا پس جب ہم دکھائی دیے اُنکو ظاہر کیا اُنھون نے لباس اور شمار اپنے اور صف بندی کی اُنھون نے
اپنے لشکر کی اور پھیل گئے وہ ہمارے واسطے زمین اجنادین مین اور تھین صفین انکی نوے ہزار اور ہر صف مین اکہزار آدمی تھے
ضحاک بن عروہ نے **روایت** کی ہی قسم خدا کی کہ مین عراق کے ملک مین گیا تھا اور لشکر کسریٰ اور فوج جرامقہ کو
دیکھا تھا لیکن رومیون کے لشکر اور اُنکی تعداد اور ہتھیارون سے بڑھکر وہان نہین دیکھا تھا پس اُترے ہم لوگ
اُنکے مقابلے مین پس جب دوسرا دن ہوا قصد مقابلے کا کیا اُنھون نے ہم سے پس جب دیکھا ہمنے کہ وہ سوار ہوئے ہین
ہوشیار ہوئے ہم اور خالد بن الولید رضؓ سوار ہوئے اور وہ ہماری صفون کے بیچ مین آتے تھے اور کہتے تھے کہ جان لو تم لوگ
اس امر کو کہ اس سے بڑھکر لشکر تم نہ دیکھو گے پس اگر اللہ تعالیٰ نے اس لشکر کو تمھارے ہاتھون سے بھگا دیا پھر کوئی انکی جگہ پر
تم سے نہ لڑیگا پس رغبت کرو تم جہاد مین اور مدد دو دین کو اور ڈرو پیٹھ پھیرنے سے کہ پیٹھ پھیرنا موجب دخول آگ کا ہونا
ہی اور کاندھون سے کاندھے ملالو اور جنبش دو تم تلوارون کو اور نہ حملہ کرو تم جب تک کہ مین حکم نہ دون اور ہوشیار رہو اور
ہمتین اپنی آگے کو متعلق رکھو **واقدی** نے **بیان** کیا ہی کہ جب وردان نے دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بارادۂ جنگ جمع ہوئے ہین تب یکجا کیا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور کہا اُسنے اُنسے کہ ای بنی الاصفر جان لو تم اس بات کو
کہ ہرقل بادشاہ کو تمہارا نازہی اور اُسنے یہ بوجھ تمھارے اوپر رکھدیا ہی اور تمسے اعانت چاہی ہی پس اگر شکست اُٹھائی تمنے
اس لڑائی مین تو پھر کوئی تمھاری جگہ اُنسے کبھی لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہو جاوینگے وہ تمھارے شہرون کے اور مار ڈالینگے
تمھارے مردون کو اور پکڑ لینگے تمھاری عورتون کو پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی مین اور یکبارگی سب کے سب حملہ کرو اور
متفرق نہو اور جان لو تم اس امر کو کہ تم مین تین آدمی اُنکے ایک آدمی کے مقابلے مین ہین اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے کہ
وہ تمکو مدد دیگی **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مسلمانون کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اُنسے کہ تم مین وہ
کون شخص ہی جو نگاہ کرے ہمارے واسطے دشمنون کو اور آزمائش کرے اُنکی تعداد کی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ یہ کام مین کرونگا
خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ یہ کام تمھین سے ہوگا لیکن ای ضرار جسوقت تمھارا سامنا ہو جاوے دشمن سے احتیاط کرو تم

ف ذکر قتل بولص کا اور صف بندی کرنا دونون لشکرون کا اجنادین سنہ ۱۳ ہجری

اس امر سے کہ قریب مین آجاؤ تم اپنے نفس کے غرور پر اور جرأت زاید از طاقت کرو کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہین کیا ہی اور فرمایا ہے
ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ[سلہ] پس سوار ہوئے ضرار اور چھوڑ دی باگ گھوڑے کی تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر رومیون کے
پس دیکھا ساز و سامان اُنکا اور خیمے اُنکے اور چمک خودون اور طوارق اور نشانون کی مثل پر ہاے چڑیون کے اور رومیان
اسوقت بجانب لشکر مسلمانون اور اُنکے طریقون کے دیکھ رہا تھا کہ دفعۃً اُسنے ضرار بن الازور کو دیکھا پس کہا اُسنے اپنی سردارون
سے کہ مین ایک سوار کو دیکھتا ہون کہ وہ آتا ہی اور وہ بیشک سردار قوم کا ہی پس کون تم مین سے اسکو میرے پاس لاوے گا
پس نکلے رومیون سے تیس سوار بطلب ضرار بن الازور کے پس جب ضرار بن الازور نے اُنکو دیکھا تو اُنکے سامنے سے پیٹھ پھیری
اور بھاگا کیا ان لوگون نے اور سمجھے وہ کہ ضرار بن الازور بھاگے جاتے ہین اور مطلب ضرار کا یہ تھا کہ اُنکو ساتھیون سے دور
اور فاصلے پر لا دین پس جب دور لائے اُنکو موڑا منہ اپنے گھوڑے کا اُنکی طرف اور راست کیا نیزے کو بجانب اُنکے پس ایک سوار
کو اُنمین سے نیزہ مار کر گرا دیا اور دوسرے پر ارادہ کیا اور حملہ کیا اُنپر مثل حملہ شیر نر کے اور ڈانٹا انکو اور سما گیا رعب ضرار بن الازور کا اُنکے
دلون مین اور بھاگ نکلے وہ اور پیچھا کیا اور مار ڈالا ضرار نے اس تعاقب مین ایک سوار کو دوسرے کے بعد یہانتک کہ مار انیس[۱۹]
سوارون کو پس جب وہ قریب لشکر روم کے پہونچے تب پھرے وہان سے اور اگر خالد بن الولید کو حقیقت حال سے مطلع کیا
پس خالد بن الولید نے کہا کہ آیا نہین کہا تھا مین نے تمسے کہ نہ جرأت کرنا اپنے نفس کی فریب دہی پر اور نہ حملہ کرنا اُنپر ضرار بن الازور
نے کہا کہ اُن لوگون نے مجھ سے مقابلہ کیا اور مین نے اس امر کا خوف کیا کہ اللہ تعالیٰ مجکو بھاگتے اور شکست اٹھاتے نہ دیکھے
پس کوشش کی مین نے ساتھ نیت خالص کے اور لا محالہ اللہ تعالیٰ نے مدد دی اور غالب کیا مجکو اُنپر اور قسم ہی خدا کی کہ اگر
مجکو تمھارے ملامت کرنے کا ڈر نہوتا تو مین نہ پھرتا جبتک کل لشکر پر حملہ نہ کر لیتا اور جان لو تم ای سردار کہ یہ لشکر سب ہمارے
واسطے مال غنیمت ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ مرتب کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو میمنہ اور میسرہ اور قلب
اور دو بازو پر اور میمنہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور میسرہ مین سعید بن عامر اور داہنے بازو پر نعمان بن مقران اور
بائین بازو پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور ساقہ مین یزید بن ابی سفیان کو ساتھ چار ہزار سوارون کے گرد اولاد
اور عورتون کے مقرر کیا پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید طرف عورتون کے اور نام اُنکے یہ تھے عفیرہ بنت عفار
اور ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ اور انھین دنون مین انکا نکاح ہوا تھا اور رنگ مہندی کا اُنکے ہاتھ مین تھا اور خوشبوی
عطر کی انکے سر مین تھی اور خولہ بنت الازور اخت ضرار اور مزروعہ بنت عملوق اور سلمی بنت زارع بن عروہ اور لبنا
بنت سوار اور سلمی بنت النعمان اور اُنکے سوا اور عورتین جنکی شجاعت اور پیش قدمی لڑنے والون مین مشہور تھی پس خالد بن الولید
نے اُنسے کہا کہ ای اولاد تبابعہ بقیہ عمالقہ اور سرداران اکاسرہ کی تمنے وہ کام کیے ہین جس سے خدا اور مسلمانون کو راضی کیا
اور اسکی وجہ سے ذکر بزرگ تمھارا باقی ہی اور یہ دروازے بہشت کے تمھارے واسطے کھولے گئے ہین اور آگ دوزخ
کی اردشن کی گئی ہی تمھارے دشمنون کے لیے اور جان لو تم اس امر کو کہ بہ تحقیق مجکو تمپر اعتماد ہی پس اگر حملہ کرے

ترجمہ اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھون کو بجانب ہلاکت کے ۱۲

یہانتک کہ مار ڈالے ضرار بن الازور نے انیس رومیون کو ۱۲

صف بندی کرنے خالد بن الولید کا اپنے لشکر کو اور آمادہ کرنا ان مسلمانون کو واسطے لڑائی رومیون سے ۱۲

کوئی گروہ رومیون کا تمبر توڑ دو تم اس سے اور اگر دیکھو تم کسی مسلمان کو بھاگتے ہوے پس لو تم اُسکے واسطے چوب خیمے کی اور دکھاؤ اُسکو اُسکی اولاد کو اور کہو اُس سے کہ لڑنے کے بدلے چھوڑ کر کہان جاتے ہو کہ اس صورت مین تم آمادہ کرو گی مسلمانونکو واسطے لڑائی کے پس عفیرہ بن عفار نے کہا کہ ای سردار قسم ہی خدا کی ہماری خوشی تو یہ ہی کہ اگر تم ہمکو اپنے لشکر کے آگے کرو تو ہم تلوارین مارین رومیون کے مُنہ مین اور لڑین اُنسے یہانتک کہ نہ باقی رہی ہم مین سے کوئی شخص اور خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای امیر قسم ہی خدا کی کہ نہین پرواہی ہمکو کسی بھیڑ اور سختی کی پس دعا ے جزاے خیر دی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انکو اور پھر وہ صفوف مسلمانون کی طرف اور گھومتے تھے اُنکے بیچ مین اپنے گھوڑے پر اور ترغیب لڑائی کی لوگون کو دیتے تھے اور آواز بلند سے کہتے تھے کہ ای گروہ مسلمانون کے مدد دو تم اللہ کو مدد دے گا وہ تمکو اور لڑو تم اللہ کی راہ مین کفار سے اور قید کرو اپنی جانون کو اللہ کی راہ مین اور صبر کرو دشمنون کی لڑائی مین اور لڑو اپنے حرم اور اولاد کی حفاظت اور دین کے واسطے اور نہین ہی تمھارے لیے کوئی پناہ کی جگہ کہ رجوع کرو گے تم اُسکی طرف اور نہ کوئی چھپنے کی جگہ کہ چھپ رہوگے اُسمین پس ملالو تم شانون کو اور آگے کرو تلوارون کو اور نہ حملہ کرو جب تک کہ مین حکم حملے کا نہ دون اور تیرون کو یکجا چلاؤ اسطرح سے کہ جسوقت نکلین وہ کمانون سے تو یہ معلوم ہو کہ گویا ایک ہی کمان کے تیر ہین کسواسطے کہ جسوقت ملے ہوئے نکلینگے تیر مثل ٹیڑیون کے تو بے شبہہ کوئی تیر اُن مین کا کارگر ہو گا واصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلکم تفلحون اور جان لو تم اس باتکو کہ نہ ملاقی ہوگے تم کسی دشمن سے مثل حمایت کنندگان اور دلیران اور بادشاہان اس گروہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ خوش ہوئے مسلمان خالد بن الولید کی باتون سے پھر بخوشی آمادہ ہوگئے واسطے لڑائی کے اور نکال لیا تلوارون کو اور کھینچ لیا کمانونکو اور چڑھا یا تیرون کو اُنپر اور خالد بن الولید قلب فوج مین ٹھہرے مع عمرو بن العاص اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور قیس بن ہبیرۃ المرادی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزازی اور ذوالکلاع اور ربیعہ بن عامر اور مثل ان لوگون کے پھر چلے بجانب دشمن کے آہستگی اور آرام کے ساتھ پس جب دیکھا وردان نے بجانب لشکر مسلمانان اور اُنکی آمادگی اور چلنے کو وہ بھی مع لشکر کے آمادہ ہو کر چلا اور اس کے لشکر نے طول و عرض مین کثرت جوانمردون سے زمین کو بھر لیا تھا اور پوری ہوئین جماعتین اور ایک نے دوسرے کیطرف رجوع کیا اور ظاہر کیا دشمنان خدا نے اپنے لشکر مین صلیبان اور نشانون کو اور بلند کیا آواز کو ساتھ کلمۂ کفر کے پس جب قریب ہوئین دونون جماعتین نکلا صفوف روم سے ایک شخص بوڑھا سیاہ لباس پہنے ہوئے اور گبر لوگ اُسکے آگے تھے پس جب وہ نزدیک مسلمانون کے آیا عربی زبان مین اُسنے پکار کر کہا کہ کون تم مین سے سردار ہی جو گفتگو کرے مجھ سے اور آوے میری طرف کو پس نکلے اُسکی طرف خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور پوچھا اُس دانشمند ترسایان نے کہ آیا تم سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان مسلمان لوگ ایسا ہی سمجھتے ہین اُس وقت تک کہ مین طاعت خدا اور طریقۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قائم ہون اور اگر اسمین مجھ سے کچھ تغیر اور تبدل

ترجمہ ثابت رہو اور مقابلے میں مضبوطی کرو اور ٹھہرے رہو تم اور ڈرتے رہو تم اللہ تعالےٰ کو شاید رستگاری پاؤ تم ۱۲

واقع ہوجاوے گو میری سرداری اُنپر باقی نہ رہیگی پس اُسنے کہا کہ اسی وجہ سے تم ہمپر غالب ہوگئے اور اگر تم کچھ تغیر اور تبدل اپنے
طریقے مین کرتے تو ہرگز ہمپر غالب نہوتے پھر اُسنے کہا کہ تم آگئے اور داخل ہوئے اُن شہرون مین جنکی نسبت کسی بادشاہ نے
جرأت آنے اور داخل ہونے کی نہین کی اور اہل فارس اور جرامقہ اُن شہرون مین آئے اور پشیمان ہوکر پھر گئے تھے اور اپنی مراد کو
نہ پہونچے اور اب تم ہمپر غالب ہوگئے ہو اور حال یہ ہی کہ غلبہ ہمیشہ نہین رہتا ہی اور ہمارے سردار وردان نے بنظر شفقت کے
تمھارے حال پر مجکو تمھارے پاس بھیجا اور اُسنے کہا ہی کہ مین ہر ایک کو تمھارے لشکر سے ایک ایک کپڑا اور عمامہ اور دینار
اور تمکو ایک سو دینار اور دس کپڑے اور تمھارے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایکہزار دینار اور سو کپڑے دونگا اس شرط سے کہ
مع لشکر اپنے پلٹ جاؤ کسواسطے کہ ہماری تعداد مثل چونٹیون کے ہی اور تم یہ نہ سمجھو کہ یہ گروہ مثل ان اشخاص کے ہی جنسے تم
ملاقی ہوئے اور لڑ چکے ہو اسواسطے کہ بادشاہ نے نہین بھیجا ہی اس لشکر مین مگر بڑے بڑے سرہنگان جنگ آزمودہ اور پیشوائے
ترسایان کو پس خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے اور پلٹ جاوینگے ہم تم سے مگر بسبب ایک کے تین باتون سے
یا داخل ہو تم ہمارے دین مین اور کہو تم جو ہم کہتے ہین یا ادا کرو جزیہ یا لڑو ہم سے اور جو تعداد اپنی مثل چیونٹیون کے بیان کرتے ہو
پس بتحقیق اللہ تعالی نے ہمسے وعدہ مدد دہی کا فرمایا ہی بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس مضمون کو اپنی
کتاب مین بیان کیا ہی اور جو تم ہمکو طمع کپڑون اور دینار کی دیتے ہو پس عنقریب دیکھوگے تم اپنے کپڑون اور اپنی نعمتون کو ہمارے
پاس اور اپنے شہرون کو ہمارے ملک مین پس راہب نے کہا کہ مین اس تمھاری گفتگو سے اپنے سردار کو مطلع کرونگا پھر پلٹ گیا
وہ اور جو کچھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جواب مین کہا تھا وردان سے بیان کیا پس وردان نے کہا کہ وہ ہمکو مثل ان لوگون کے
سمجھتے مین جنسے کل مقابلہ ہوا ہی اور انکو ہلوگون مین امید اور طمع لاحق ہوئی ہی اس سبب سے کہ ہمنے کمی کی انکی لڑائی مین اور بادشاہ
نے دلیران قوم اراحیہ اور اروحانیہ اور ہرقلیہ اور کفار بطارقہ کو اُنکے مقابلے کے واسطے بھیجا ہی پس نہین ہی ہمارے
اُنکے بیچ مین مگر ایک گرداوا کہ اس گرداوے مین ہم انکو مٹی مین بیہوش ڈالدینگے پھر مرتب کیا وردان نے اپنے لشکر کو اور آمادہ جنگ
ہوکر چلا اور آگے کیا اُسنے پیدل فوج کو صف باندھے ہوئے اور اُنکے ہاتھون مین کمانین اور چھوٹے نیزے پس یہ کیفیت
دیکھکر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پکارا اور کہا کہ اے مسلمانو بتحقیق بہشت آراستہ کی گئی ہی اور دروازہ آگ کا بند کر لیا گیا ہی
اور ملائکہ قریب ہوئے ہین اور حورون نے آراستگی اور زینت اختیار کی ہی پس بشارت ہو تمکو دائمی زندگانی کے ساتھ
پھر پڑھا اُنھون نے یہ آیت ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ آخر تک برکت دیوے
اللہ تعالی تم مین حملہ کرو پس خالد بن الولید نے کہا ٹھہرو اور توقف کرو اے معاذ تا اینکہ وصیت کرون مین لوگون کو پس مرتب کین
خالد بن الولید نے صفین انکی اور کہا کہ بلا لو تم ڈھونڈھون کو اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ گروہ تمھارے دوچند ہین اور بڑھاؤ
تم لڑائی کو اُسنے تا وقت عصر کے کہ بہ تحقیق وہ ایسی ساعت ہی کہ اسمین تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح اور غلبہ حاصل
ہوا ہی اُسکے دشمنون پر اور احتیاط رکھو اس امر کی کہ پیٹھ پھیرو دشمن کے مقابلے سے کیونکہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تمکو لڑو تم ساتھ برکت

اور مدد اللہ تعالیٰ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قریب ہوئین دونون جماعتین چلایا قوم ارمن نے تیرونکو ایک ساتھ
پس مار ڈالا اُنھون نے لوگون کو اور زخمی کیا بہتون کو اور خالد بن الولید نے منع کیا لوگون کو حملہ کرنے سے پس ضرار بن الازور نے
کہا کہ کوئی سبب ہمارے ٹھہر جانیکا نہین ہی کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہی ہمکو اور سامنے ہوا ہی ہم سے اور گمان کرینگے دشمن خدا اس امر کا
نسبت ہمارے کہ ڈر گئے ہم اور بے صبری اختیار کی ہمنے پس حکم دو حملے کا یا نکلین ہم مین سے کچھ لوگ تاکہ دوڑین اور طول دیوین
ہم لڑائی کو وقت حملے تک پس اُسیوقت حملہ کرینگے ہم سب تمھارے حملے کے ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ اس کام کیواسطے خاص تمھین ہو
ضرار نے کہا قسم ہی خدا کی کہ کوئی چیز اس سے زیادہ میرے دل کو مرغوب نہین ہی پھر نکلے ضرار بن الازور اور پہنا اُنھون نے زرہ
بطرس برادر بولص کو اور ڈالا یا بچی ہوئی زرہ اپنے جبری پر اور اپنے گھوڑے پر اور اُس دن اُس گھوڑے پر ایک عرق گیر ہاتھی کی چمڑیکا
تھا اور وہ بھی بطرس کا تھا اور چھپایا تھا ضرار نے اپنے تئین بیچ لباس روم کے پھر چھوڑ دیا اور ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی اور سیدھا
کر لیا اپنے نیزے کو اور حملہ کیا بیچ صف رومیون کے پس چلائے اور پھینکے رومیون نے اُنکی طرف تیر اور پتھر لیکن کسی طرح کی ایذا انھین
نہ پہونچی ضرار کو اُن سے اور وہ در آتے اور پھاڑتے تھے اُنکی صفون کو اور مار ڈالتے تھے اُنکے دلیرونکو بس نہ تھا یہ حملہ مگر مثل ایک بجلی
کے یہانتک کہ مار ڈالا اُنھون نے تیس آدمیون کو سوار اور پیدل سے حسان بن عوف نے بیان کیا ہی کہ مین نے گنا تھا
ضرار بن الازور کے مقتولین کو اور جب وہ مارتے تھے کسی سوار یا پیدل کو تو مین اُسکا حساب کر لیتا تھا یہانتک کہ مارے گئے
اُنکے حملے مین تیس آدمی پس پیش قدمی کی سوار وردان نے درانحالیکہ وہ خیر تناک تھے ضرار کے معرکہ آرائی اور لڑائی سے پس ڈالدیا علیحدہ
ضرار نے خود کو سر سے اور زرہ بافتہ کو جسم سے اور کہا کہ اے ابی اصغر مین ضرار بن الازور ہون اور کل مین تمھارا ساتھی اور یار تھا اور آج
تمھارا مخالف ہون اور مین قاتل تمھارے بیٹے وردان کا ہون اور مین بلا ہون غلبہ دیا گیا اور مقرر کیا گیا کفار پر مین مٹانیوالا تمھارا ہون ہر
جگہ پر راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا اُنھون نے یہ کلام ضرار کا پہچان گئے وہ اُنکو اور فوراً پلٹے بجانب اپنی پشت کے پس طمع کی
ضرار نے اُنمین اور حملہ کیا اُنکے پیچھے پس اسی حالت مین ہم آپہونچے اُنپر بطارقہ اور اراجبہ اور ہرقلیہ اور مذبحہ پس پیچھے پھیرے ضرار بن الازور
پس کہا وردان نے کہ یہ بد دی کون شخص ہی اُسکے ساتھیون نے کہا یہ وہی شخص ہی جو کبھی برہنہ تن نیزہ لیکر ظاہر ہوتا ہی اور کبھی بدون نیزے
کے اور کبھی ساتھ تیر کے پس جب وردان نے ذکر ضرار کا سُنا سانس لی اور بڑی اُسنے اور کہا ہی قاتل میرے بیٹے کا ہی اور کم کرنیوالا
میرے کنبے کا ہی اور مین تحقیق خواہش اس بات کی رکھتا ہون کہ کون شخص میرا بدلا اس شخص سے لیگا اور جو مجھسے مانگے گا وہ پاویگا
پس قصد کیا بجانب وردان کے ایک سرہنگ آزمودہ جنگ نے قوم اراجبہ سے اور وہ حاکم طبریہ کا تھا پس کہا اُس نے
وردان سے کہ مین تمھارا بدلا لاؤنگا پھر ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی پس حملہ کیا ضرار پر پس نہین گردا وے وے اُن دونون
نے زیادہ تین گھڑی سے تا اینکہ نیزہ مارا ضرار نے اسکے اور پھاڑ ڈالا اس ضرب سے اُس کافر کی زرہ کو پس گرا وہ بیہوش ہو کر اور
مر گیا پس کہا وردان نے کہ ہا یا دہ ضرار کو مجھ تک اور اگر لاتا وہ ضرار کو اور مین دیکھ لیتا اُسکو اپنی آنکھ سے جب بھی مین تصدیق نکرتا اور
کیونکر طاقت رکھیگا آدمی جن کی لڑائی کی اور نہین مقابل پاتا ہون اُنکے واسطے سوائے اپنے پھر اُترا وہ اپنے گھوڑے سے

فصل ذکر حملہ کرنے ضرار بن الازور کا رومیوں پر

اور پہنا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا موتیون کی زرہ کو اپنے بدن پر اور رکھ لیا سر پر تاج کو بغرض ظاہر کرنے اپنے دبدبے کے ضرار پھر
سوار ہو عربی گھوڑے پر اور ارادہ نکلنے کا کیا پس آگے آیا اُسکے بطریق فرقہ ریحان قوم از دعانیہ سے کہ نام اسکا اصطفان
تھا اور وہ حاکم عمان کا تھا پس بوسہ دیا اُسکی رکاب کو اور کہا کہ ای سردار مین تیرا بدلا لونگا اس ناکس سے اور مار ڈالونگا اُسکو
یا پکڑ لونگا پس اس صورت مین آیا تو اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کردیگا پس کہا وردان نے کہ وہ تیرے ہی واسطے ہی
اور تیرے ہی سامنے ہی پھر اور تو کیا چاہتا ہی اور مین گواہ کرتا ہون اس امر پر اُن لوگون کو جو موجود ہین ملوک شام اور خاصان بادشاہ
سے پس جب اصطفان نے یہ کلام سُنا نکلا وہ بحالت دلیری کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا ضرار بن الازور پر اور کہا کہ
خرابی ہو تمکو تو تم مجھ سے وہ چیز جسکے مدعی کی تمکو طاقت نہین ہی پس نہ سمجھے ضرار اُسکے کلام کو جو رومی زبان مین کہا اُسنے خبردار
ہوشیار ہوگئے وہ اُس سے اور حملہ کیا اُسپر اور نکالی اصطفان نے ایک صلیب سونیکی جسمین چاندی کی زنجیر تھی اور
ڈال لی اُسکو اپنے گلے مین اور چومتا تھا اُسکو پس ضرار بن الازور نے دیکھا کہ وہ اُسپر صلیب سے اعانت چاہتا ہی پس کہا
ضرار نے اُس سے کہ اگر تو صلیب سے مجھپر اعانت چاہتا ہی تو مین اعانت چاہتا ہون تجھپر ساتھ نزدیک قبول کرنے والے
کے کہ جو اُسکو بلاتا ہی اُسکے نزدیک وہ آجاتا ہی پھر حملہ کیا اُسپر اور دکھایا دونون نے حملے مین گھاتین لڑائی کی یہانتک کہ
بیقرار ہوگئے لوگ انکی لڑائی سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ای بیٹے ازور کے یہ کیا سستی اور
غفلت اور طول دینا لڑائی کا ہی حالانکہ آگ تمہارے دشمن کے واسطے روشن کی گئی ہی احتیاط کرو تم خوف اور بددلی سے
اسواسطے کہ تم پروردگار کے سامنے ہو پس ہوشیار اور متنبہ ہوگئے ضرار بن الازور اس کلام کے سننے سے اور کانپنے
لگے گھوڑے کی زین پر اور حملہ کیا اپنے دشمن پر راوی نے بیان کیا ہی کہ شور کیا رومیون نے اور شجاعت دلانے لگے
وہ اصطفان کو اور دونون لڑائی سخت مین تھے یہانتک کہ گرم ہوا آفتاب اور دے لیا اُن دونون کو پسینے سے اور تھک گئے
دونون کے گھوڑے پس اشارہ کرکے کہا اصطفان نے ضرار سے کہ پیدل ہوکر ہم تم لڑین بنظر مہربانی کے اپنے گھوڑے
سے ضرار نے قصد اُترنے کا کیا کہ دفعۃً ایک سوار صفوف روم سے نکلا ایک گھوڑا کوتل لیے ہوئے اور وہ غلام اصطفان کا
تھا پس جب ضرار نے اُسکو دیکھا چلا کر اپنے گھوڑے سے کہا اور لوگ سنتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ مضبوطی اور چالاکی کر
تو میرے ساتھ ایک گھڑی نہین تو شکایت کرونگا مین تیری پاس قبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس
ہنہنانے لگا گھوڑا انکا اور باز و کھولکر چلا اور بڑھکر لیا ضرار نے اصطفان کے غلام کو اور ضرب نیزے سے مار ڈالا اُسکو پھر لیا
کوتل گھوڑے کو اور سوار ہوئے اُسپر اور چھوڑ دیا اپنے گھوڑے کو بجانب مسلمانون کے پس آملا وہ مسلمانون مین پھر پلٹے ضرار
بجانب اصطفان کے پس جب دیکھا اصطفان نے کہ ضرار نے اُسکے غلام کو مار ڈالا اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہین یقین کیا دشمن خدا
نے اپنے ہلاک کا اور جان لیا اُسنے کہ بیشک ضرار آمادہ قتل اُسکے ہین پس جب دیکھا اور جانا ضرار نے اُسکی سستی کو قصد حملے کا
کیا اُسپر اور وہ اُسی حالت مین تھے کہ دفعۃً دیکھا انھون نے ایک گروہ سوارون کو آتے ہوئے لشکر روم سے اور صورت انکی یہ

ہوئی کہ جب دروان نے اصطفان کو قریب بہ ہلاکت دیکھا اور جان لیا اُسنے کہ اگر وہ کمک نہ کریگا تو اصطفان ہلاک ہوجاوے گا پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ ای قوم اس شیطان نے کھایا ہی ایک ٹکڑا میرے جگر کا اور اگر آج مین اُسکو نہ مارونگا تو مین اپنے آپکو ہلاک کرونگا ضرور ہی مجکو اس سے مقابلہ کرنا اور چھوڑدونگا مین بادشاہون کو اس حالت مین کہ سرزنش کرینگے وہ میرے نکلنے اور مقابلے کیواسطے بدوی ضعیف کی طرف **راوی نے بیان** کیا ہی کہ نہ دور ہوے بطارقہ اور قیاصرہ اور ہرقلیہ یہانتک کہ دردان نے واسطے مقابلے ضرار کے قسم صلیب کی اُنکو دلائی پس نکلا وہ بجانب ضرار کے ساتھ دس آدمیون کے قربانی کرنیوالے لوگون سے اور وہ زرہین پہنے ہوئے تھے اور اُنکے پانون مین موزے لوہے کے تھے اور بازو اُنکے بھی لوہے کے تھے اور اُنکے ہاتھون مین لوہے کے عمود تھے اور وردان لپٹا ہوا تھا اپنی زرہ مین اور اُسکے اوپر تاج تھا پس نکلے وہ لوگ اور وردان اُنکے آگے تھا مثل شعلۂ آگ کے اور دیکھا اس حال کو اصطفان نے جو مجبوری لڑرہا تھا پس قوت حاصل کی اور مضبوط ہوگیا دل اُس کا بعد ازینکہ وہ یقین ہلاک کار کھتا تھا اور خوشی حاصل کی اُسنے واسطے لڑائی کے بعد از مایوسی خلاص کے اور چلاکر کہا ضرار سے کہ آمادہ ہو واسطے لڑائی کے پس التفات کیا ضرار نے بطرف اُسکے اور نہ بجانب اُن لوگون کے جو ضرار کیطرف آتے تھے مگر یہ کہ مستعد ہوگئے وہ اُنکے مقابلے کے واسطے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ دفعۃً دیکھا خالد بن الولیدؓ نے قوم کو آتے ہوئے اور دیکھا تاج کو کہ چمکتا تھا اُنکے سردار کے سر پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تاج نہین ہوتا ہی مگر بادشاہ کے سر پر اور بیشک یہ سردار قوم کا ہی کہ ہمارے ساتھی کی طرف خروج کیا ہی پس ہمکو بھی مدد دینی اپنے ساتھی کی چاہیئے پھر کہا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیون سے کہ نکلو تم میرے ساتھ دس آدمی تاکہ برابر ہوجاوین ہم قوم کے پھر نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دس آدمیون کے اپنے بہترین ہمراہیون سے پس چھوڑدیا اور ڈھیلی کردین اُنھون نے باگین اپنے گھوڑونکی قوم کی طرف اور پہونچے رومی بجانب ضرار کے پس صبر کیا ضرار نے اُنکے مقابلے مین مثل صبر بڑے مرتبے والونکے اور لڑے اُنسے یہانتکہ پہونچ گئے خالد بن الولید مع ہمراہیان اپنے اور پکار کر کہا کہ بشارت ہو تمکو ای ضرار پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے سعید کیا تمکو پس نہ خوف کرو تم کفار سے پس کہا ضرار نے کیا نہین نزدیک ہی مدد اللہ کی طرف سے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ گھیر لیا خالد بن الولید نے اُنکو مع اپنے ساتھیون کے اور متوجہ ہوئے لوگ آپس مین اور جدا ہوا ہر ایک شخص بمقابلہ ہر ایک شخص کے اور خالد بن الولید نے طلب کیا سردار قوم یعنی وردان کو ضرار بن الازور اپنے خصم سے لڑرہے تھے اور حال اُنکے خصم کا یہ تھا کہ تھک گئے تھے بازو اور کانپنے لگے تھے ہاتھ اُسکے پس بدل گئی خوشی اُسکی ساتھ رنج کے اور جب دیکھا اُسنے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کو پس دیکھتا تھا وہ دائین اور بائین اور نہین جنبش تھی اُسکے گھوڑے کو پس سمجھ گئے ضرار بن الازور حال اُسکا اور حملہ کیا اُسپر ساتھ نیزے کے پس جب یقین ہوا اُسکو اپنی موت کا گرا دیا اُسنے اپنے تئین گھوڑے سے اور بھاگا پس ضرار بھی گھوڑے پر سے اترکر اُسکے پیچھے دوڑے اور پہونچ گئے اُس تک پس اُسیوقت پھینکدیا ضرار نے نیزے کو اپنے ہاتھ سے اور دونون کشتی لڑنے لگے زمین پر اور ایک نے دوسرے کا مونڈھا پکڑا اور معرکہ آرائی کی اور تھا دشمن خدا مثل بڑے پہاڑ اور پتھر کے اور ضرار بن الازور دبلے پتلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انکو حیلہ اور قوت عطا فرمائی تھی پس جب بہم معی انمین معرکہ آرائی

ف ذکر نکلنے اور آنے وردان کا بجماعت دس آدمیون کے اور آنا خالد بن الولید کا ساتھ دس مسلمانون کے میدان اجنادین مین ۱۲

پکڑ لیا ضرار نے جائے بندش ازار دشمن خدا کو اور اٹھا لیا اُسکو زمین سے اور دے پٹکا پس چلایا دشمن خدا کا اور رومی زبان مین
وردان سے کہا کہ اے سردار بچا تو مجکو اس مصیبت سے جسمین ہو نمین کہ ہلاک ہوا مین پس چلا کر کہا وردان نے کہ سختی ہو تجپر مجکو کون بچاویگا
ان درندون سے اور سُنا خالد بن الولید نے آواز اور زیادہ گوئی اُسکی اور وہ دونون آپس مین گفتگو کرتے تھے پس امید اور طمع کی خالد
بن الولید نے اور حملہ کیا وردان پر اور رقصد کیا ضرار نے اپنی نزدیکی والے پر اور دیکھا اُن دونون کی طرف جوانان دونون لشکر نے
اور شور کیا رومیون نے اور تکبیر کہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نہ چھوڑا ضرار نے اپنے نزدیکی والیکو مگر یہ کہ چڑھ
اور قائم ہوئے اُسکے سینے پر اور وہ ڈرتا تھا اُنکے نیچے اور آوازا اور فریاد کرتا تھا مثل آواز شتر نر کے اور ہر ایک شخص قوم کا باز رہا تھا
مدد دہی اپنے ساتھی سے پس اسی حال مین نکالا ضرار نے اپنی تلوار کو اور مارا اور ٹھہرایا اُسکو دشمن خدا کے سینے مین پس نکلی تلوار
اُسکے حلق کی طرف سے اور فریاد کی اور چلایا دشمن خدا اس شور سے کہ سُنا اُسکو دونون لشکرون نے اور اُسکی آواز سُنکر
سب رومیون نے حملہ کیا اور ٹوٹ پڑا لشکر پس جب دیکھا ضرار نے اس معاملے کو اور یہ کہ مصیبت ڈالی اسپر لشکر نے کہا اُنھون
نے اپنے دل مین کہ مین اتنا توقف نہین کر سکتا ہون کہ روند ڈالین مجھے گھوڑے دشمنون کے اپنے سمون سے پھر تکبیر کہی اور کاٹ لیا
سر دشمن خدا کا اور اُٹھ کھڑے ہوئے اُسکے سینے پر سے اور وہ بھرے ہوئے تھے خون مین پھر تکبیر کہی اُنھون نے اور تکبیر کہی
مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے اپنی جگہ سے اور حملہ کیا رومیون نے جیسا کہ بیان کیا ہمنے لگے میمنہ والون نے معاذ بن
جبل پر اور میسرہ والون نے سعید بن عامر پر اور چلائے قوم ارمن اور عرب نے تیر ایک دوسرے پر یہانتک کہ چھپا دیا اُنھون نے
آفتاب کو کثرت تیرون سے اور پکار کر کہا سعید بن زید بن عامر بن نفیل نے کہ اے گروہ مسلمانون کے یاد کرو تم اُس واقعے کو اللہ تعالی کے
سامنے اور احتیاط رکھو اس امر سے کہ پیٹھ پھیر کر بھاگو اور مستوجب آگ دوزخ کے ہو صبر کرو اے بچانیوالو دین کے اور پڑھنے والو قرآن کے
اور زیادہ کیا سعید نے اپنے کلام سے لوگونکی خوشی اور جرأت اور رغبت لڑنے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑے آپسمین دونون
فریق یہانتک کہ قریب ہوا وقت عصر کا پس جدا ہو گئے آپس سے اور دونون گروہ کے لوگ مارے گئے مگر مشرکین بہ نسبت
مسلمانون کے بہت مقتول ہوئے اور جو پہلے واقعہ اجنادین مین مسلمانونسے شہید ہوئے اُنکے نام یہ ہین سلمہ بن ہشام المخزومی
اور نعمان العدوی اور ہشام بن العاص الیتمی اور ہبان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمر والدوسی اور ذر بن عوف النمیری اور
راعب بن رہین الخزرجی اور قادم بن مقدام الزہری اور ذو الیسار بن خزرجہ التمیمی اور حزام بن سالم الغنوی اور سعید
بن عاص ابی لیلی الکلابی اور حادم بن بشر السکسکی اور امیہ بن حبیب بن یسار بن احد بن عبد اللہ بن عبد الدار اور ہریف
بن واثق البروجی اور محلی بن حنظلۃ الثقفی اور عدی بن یسار اسدی اور مالک بن نعمان الطائی اور سالم بن طلحۃ الغفاری
اور بارہ آدمی اور عوام الناس جنکے نام نہین معلوم ہوئے پس کل تیئیس آدمی ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین واقدی رحمۃ اللہ نے
روایت کی ہے کہ اس معرکہ مین قریب تین ہزار رومی کے مارے گئے اور اُن مین دس بادشاہ اُنکے تھے اور نام اُنکے
یہ ہین مارس بن مناف حاکم عمان اور اُسکے گرد و نواح کا اور مرقس بن لبنا حاکم سمین اور ایوب اردنی کا

اور محمد بن قالا حاکم جولان کا تا مقام کہف اور رقیم کے اور لماون بن جلبہ حاکم جبل السواد اور عاملہ کا اور عزرہ عوق بن ادریس
حاکم غزہ اور عسقلان کا اور نجا بن عبد المسیح حاکم حلوان اور اُسکے بلاد متعلقہ کا اور جرقیاس بن جرزن حاکم یافا اور رملہ کا
اور ہربیونس حاکم ارض بلقا کا اور کورک حاکم نابلس کا اور نیز حاکم زمین عواصم کا جسکا نام معلوم نہین ہوا بعد
جدا ہوئی قوم اور پلٹ آیا وردان اپنی جگہ پر اور بھر لیا اُسکے دل نے بڑے رعب کو دیکھنے شدت صبر مسلمانون سے بیچ
لڑائی کے پس جمع کیا اُسنے سرہنگان جنگجو کو اور کہا کہ ای اہل ہمارے اس دین کے کیا کہتے ہو اور کیا اصلاح دیتے ہو تم
ان اہل عرب کے مقدمے مین کہ بہ تحقیق مین انکو غالب دیکھتا ہون اور کسی طرح انکو مغلوب نہین پاتا ہون اور بہ تحقیق
دیکھا مین نے انکی تلوارون کو کاٹنے والی اور تمھاری تلوارونکو کُند اور تمھارے گھوڑے ہانپنے والے اور اُنکے گھوڑے صبر
کرنے والے اور اُنکے بازو سخت اور تمھارے بازو سست اور وہ لوگ تمسے زیادہ تر مطیع ہین اپنے پروردگار کے اور
بڑے تصدیق کرنے والے ہین دل سے اور نہین خوار و خراب ہوئے مگر بسبب ظلم اور فریب کاری کے اور نہین معلوم ہوتی ہی
مجکو تمھارے واسطے بقاے دولت مگر اس صورت مین کہ دھو ڈالو تم جو تمھارے دلونمین نافرمانی خدا کی ہی اور کثرت گناہون سے
توبہ کرو بجانب اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کروگے تو مین امید رکھتا ہون تمھارے غلبے کی تمھارے دشمنون پر اور اگر انکار کروگے
ان امور سے پس قریب ہو جاؤگے تم ہلاکت کیواسطے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تمپر کیا ہی جو مسلط کردیا تمپر ایسی قوم کو
جو ہمارے نزدیک کچھ شمار مین نہ تھی اور ہم انکی فکر نہین کرتے تھے اور نہین گزرے وہ ہمارے دلونمین کسواسطے کہ اکثر انمین سے
چرانیوالے اور غلام ہیوے کے غریب تھے کہ قحط ملک حجاز اور شدت تنگی اور بلا نے انکو ہم تک پہونچایا پس اب ہرگاہ کہ کھائین انھون
نے اچھی چیزین اور میوہ جات تمھارے شہرون کے اور کھایا عوض روٹی جو اور چنے کے صاف روٹی گیہون کی اور کھایا بسرکہ
اور شربت کی جگہ شہد اور گھی اور مسکہ تازہ اور انجیر اور انگور اچھی اور نادر چیزین اور سب سے بڑھکر یہ ہی کہ پکڑ لیا انھون نے تمھاری
عورتون اور مائون اور اولادون کو پس کیونکر صبر کیا تمنے بیحرمتی اپنی حریم اور بڑی بلا پر راوی نے کہا ہی کہ نہین باقی تھا کوئی رومی مگر
چلا کر رویا اور کف افسوس ملا اور بڑے غصے مین آئے وہ لوگ اور کہا کہ لڑینگے ہم جبتک کہ ایک ہم مین باقی رہیگا اور نہو سکیگی یہ
بات اُنسے اور ہم مارینگے انکو تلوارون سے اور نیزون سے اور مٹا دینگے انکو تیرون سے اور نہ کرسکینگے وہ لوگ ہمارے
ساتھ جو معاملہ کہ ذکر کیا تو نے پس جب وردان نے یہ گفتگو انکی سُنی بہت خوش ہوا اور پکارا اور بلایا قوم اور رؤساے بطارقہ
کو واسطے مشورے کے اور کہا اُنسے کہ سنا تمنے جو بادشاہ کے لشکر نے کہا پس کہا ایک شخص نے قوم سے کہ ای وردان نہ اعتماد
کر تو لوگون کی بات پر اور جان سے تو اس بات کو کب بلا مین ڈالا گیا ہی بسبب ایسی قوم کے کہ اُنکے معاملے مین تو برابری نہین کرسکتا ہی
اور دیکھا تو نے ایک کو انمین سے کہ حملہ کرتا ہی وہ ہمارے تمام لشکر پر اور نہین پروا کرتا ہی ہمارے بہت ہونے سے
اور نہین پھرتا ہی وہ جب تک کہ نہین مار ڈالتا ہی ہم مین سے لوگونکو اور اُن لوگون نے دل سے یقین کیا ہی اپنے نبی صلعم کے قول پر
کہ اُنکے نبی صلعم نے اُنسے یہ کہا ہی کہ جو شخص ہم مین کا مارا جاویگا وہ دوزخ کو جاویگا اور جو مسلمان اُن مین سے مارا جاوے گا

وہ بہشت مین داخل ہوگا اور موت اور زندگی اُنکے نزدیک برابر ہی اور ہماری طرف کے لوگ بہت مارے گئے اور اُنکی طرف تھوڑے
قتل ہوئے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجکو تیرے واسطے کوئی صورت امید کی مگر یہ کہ پہونچے تو اُنکے سردار تک پس اگر مار ڈالا تو نے اُنکے
سردار کو تو وہ سب شکست اُٹھاکر بھاگ جاوینگے اور تیرا پہونچنا اُنکے سردار تک نہین ہو سکتا ہی مگر کسی حیلے اور فریب سے پس
وردان نے کہا کہ کون حیلہ انمین چل سکتا ہی حیلہ اور فریب تو وہی لوگ خوب جانتے ہین پس اس بطریق نے کہا کہ حیلہ یہ ہی کہ طلب کے
تو اُنکے سردار کو واسطے گفتگو اور سوال جواب کے پس جب تمام ہوئے وہ گفتگو قصد کر تو اُنکی طرف اور گردن پکڑ اُنکی اور آواز دے
اپنی قوم کو واسطے اعانت کے جو پیشتر سے کچھ لوگ پوشیدہ ہوون پس وردان نے کہا کہ مجکو کوئی راہ اُنکی طرف نہین ملتی ہی
کہ وہ سخت سرکش ہین اور پہونچنا اُن تک دور ہی اور نہ مین اُنسے گفتگو کر سکتا ہون اور نہ اُنکا شکار مجھ سے ہو سکتا ہی پس اُس
بطریق نے کہا کہ مین ایک تدبیر بیان کرتا ہون اگر تو کریگا اُسکو تو سردار مسلمانون تک پہونچ جاویگا اس حیثیت سے کہ وہ
تجھ تک نہ پہونچینگے اور وہ تدبیر یہ ہی کہ تو دس جوان دلیر اپنے لشکر سے لے اور چھپا کر بٹھلا دے اُنکو ایک طرف لشکر کے
قبل اسکے کہ جاوے تو سردار مسلمانون کے پاس پس جب آوین سردار مسلمانون کے تیرے بلانے سے تو اُنکو لیکر چلا آ تو
گاڑی کی جگہ تک اور بیٹھ جا تو اور وہ اُس جگہ مین اور باتون مین لگا اُنکو یہانتک کہ وہ تیری طرف سے مطمئن ہو جاوین پھر حملہ کر
تو اُنپر اور پکار قوم اپنی کو کہ وہ دوڑ آوینگے تیرے پاس اور کاٹ ڈالینگے اُنکے ٹکڑے ٹکڑے اور کفایت کرینگے اُنکی مشققت مین کو
اور متفرق ہو جاوینگے ساتھی اُنکے اور پھر نہ اکٹھا ہونگے انمین سے وہ پس جب وردان نے یہ کلام اس کا سنا خوش ہوا
اور کہا کہ اچھی بات ہی جو تو نے کہی اور میری راے تیرے بیان کے موافق ہی لیکن یہ امر تو نہین ہو سکتا ہی مگر رات کے
وقت اور صبح ہونے پاوے کہ ہم اس ارادے سے فارغ ہو جاوین پھر وردان نے ایک شخص کو نصاری شام سے بلایا
اور رہنے والا حمص کا اور نام اسکا داؤد تھا پس کہا اس سے کہ مین جانتا ہون کہ تو خوش بیان ہی اور مضبوط دل اور گفتگو مین
فلاح پانیوالا اپنی دلیل سے ہی اور مین یہ چاہتا ہون کہ تو ان اہل عرب کے پاس جا اور درخواست کر اُنسے کہ موقوف کر دیوین
ہمارے اور اپنے بیچ مین لڑائی آج باقی دن تک اور درخواست کر اُنسے کہ صبح کے وقت سردار اُنکا ہماری طرف آوے
تاکہ مین بذات خود جاؤن اور اُنسے ملاقات کرون اور شاید کہ اس ملاقات مین صورت صلح کی ٹھہرالیوین اور دیوین ہم اُنکو مال
جسقدر کہ وہ مانگین داؤد نے کہا افسوس ہی تجھپر کہ خلاف بادشاہ کے تو کرتا ہی جسنے حکم لڑائی کا دیا ہی تجکو اور اگر مصالحہ کریگا
تو اپنے اور اہل عرب کے بیچ مین پس منسوب کیا جاویگا تیر بطرف ڈر اور خوف اور مجھ سے کبھی نہوگا کہ مین اہل عرب سے ایسی
گفتگو کرون اور بادشاہ کو میرے درمیانی ہونیکی خبر پہونچے اور قتل کرے وہ مجکو وردان نے کہا سن تو ہو تجھپر مین نے تو اس امر مین
ایک فریب کا ارادہ کیا ہی کہ پہونچ جاؤن سردار مسلمانون تک اور بلا ڈالون اِن کو اور متفرق ہو جاوین یہ لوگ اور ہلاک
کرون مین اُنکو تلوار سے پھر بیان کیا اس سے حال اپنے ارادۂ فریب کا ساتھ خالد بن الولید کے پس کہا داؤد نے
کہا کہ وردان باغی اور فریب کار غدار رہتا ہی اپنے سب کام مین تجکو چاہیے کہ لشکر سے کر لے تو اُنسے اور اس ارادے کو

چھوڑدے پس غصے مین آیا وردان اور کہا کہ مین تجھ سے اس امر مین مشورہ نہین لیتا ہون اور نہین حکم دیتا تجکو مگر یہ کہ جا تو میرا
پیام لیکر پس کر تو جو مین نے حکم دیا ہی اور چھوڑدے جھگڑنے کو داؤد نے کہا کہ تمہارا کہنا بین نی بخوشی منظور کیا پھر روانہ ہوا وہ
اور بڑا جانا اُسنے اس معاملہ فریب کو جو وردان سے سُنا تھا اور دل مین کہا وردان نے کیا یہ ارادہ کیا ہی کہ اپنے بیٹے
سے جاٹے پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آکر ٹھہرا اور آواز بلند سے پکار کر کہا کہ ای گروہ عرب کے آیا کافی جانتے ہو تم لڑائی اور
خونریزی کو بین بتحقیق اللہ تعالی سوال کریگا تمسے خونریزی کا اور ہمنے اتفاق کیا ہی ایک امر مین کہ ہم اُسمین امید صلح کی رکھتے ہین
پس چاہیے کہ نکلے سردار تمہارے لشکر کا تا کہ بیان کرون مین اس سے وہ بات جسکے واسطے مین بھیجا گیا ہون یا نکلے
کوئی ایسا شخص سوائے سردار کے جو پہونچا وے میرے پیغام کو پس نہین تمام ہوا تھا یہ کلام اسکا کہ نکلے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ مانند شعلۂ آگ کے اور وہ زرہ پہنے ہوئے تھے اور اُنکے ہاتھ مین نیزہ تھا کہ رکھدیا تھا اُسکو درمیان دونو کانون گھوڑے
کے پس جب داؤد نصرانی نے انکو دیکھا کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم ای عربی اپنی جگہ اور روش نرم پر کہ مین لڑنے کو نہین آیا ہون
اور نہ مین لڑائی کے لوگون سے ہون اور نہ مین طلب کرتا ہون نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو اور مین ارادہ پیغام رسانی کا رکھتا ہون
اور سُن لو تم جو مین کہتا ہون پس دور کرو تم مجھسے اپنے نیزے کو تا کہ گفتگو کرون مین تم سے پھر کھیرا اور اٹھا لیا خالد بن الولید نے
اپنے نیزے کو اور رکھ لیا اسکو ہتھ زین مین اور نزدیک ہوئے اس سے اور کہا کہ پہونچا تو اپنے پیام کو استعمال کر راستی کو کہ
حظ اُٹھاوے تو اُسمین کسواسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہی وہ نجات پاتا ہی اور جو جھوٹ بولتا ہی وہ گڈھے مین گرتا ہی داؤد نے کہا
کہ سچ کہا تمنے ای اعرابی اور پیغام یہ ہی کہ بتحقیق ہمارا سردار بُرا جانتا ہی خونریزی کو اور نہین چاہتا ہی تم سے لڑنے کو اور دونون
طرف کے مقتولین کو دیکھکر غمگین ہوا ہی اور اُسنے یہ تجویز کی ہی کہ کچھ مال دیکر خون آدمیون کا بچا وے بشرطیکہ ہمارے تمہارے
بیچ مین ایک تحریر ہو جاوے جسپر تمہاری اور تمہاری قوم کے بڑے بڑے لوگون کی گواہی ہو اس مضمون سے کہ تم ہمارے
سردار اور اُسکے ساتھیون سے تعرض نہ کرو اور ہمارے شہر مین نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعون سے مزاحم نہو پس اگر تم ایسا کروگے
تو ہم امید رکھینگے تمہارے مضبوطی قول کی اور رضامندی تمہارے فعل کی اور ہمارا سردار تم سے درخواست کرتا ہی کہ آج
باقی دن تک لڑائی موقوف کرو پس جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمہارے ساتھ نہو پس دیکھو اور معلوم کرے
سردار ہمارا کہ کس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کس راہ پر تم چلتے ہو اور جوانمردی اور نرمی کرے بعض تم مین کا واسطے بعض کے
شاید کہ اللہ تعالی بچاوے تم دونون کی جہت سے خون لوگون کا جب خالد بن الولید نے یہ کلام اسکا سُنا دیر تک سوچ مین
رہے پھر کہا کہ اگر وہ اس امر سے جو اسکے دل مین اور جسواسطے تجکو بھیجا ہی کوئی حیلہ اور فریب چاہتا ہی پس قسم ہی خدا کی کہ ہم جڑ
مکر کی ہین اور اس امر مین کوئی ہمارا مثل نہین ہی پس اگر یہی امر اس کے دل اور اعتقاد مین ہی تو نہین ہی یہ بات مگر بسبب قریب
ہونے اُسکی موت کے اور منقطع ہونے امید اُسکے کے اور ہلاک ہو جانے تمہاری جماعت کے اور اگر یہ قول اسکا سچ
ہی پس نہ مصالحہ کرینگے ہم تم سے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیے کے تمہاری جماعت اور تمہاری اولاد سے

اور جو مال کا ذکر کیا تو نے پس نہین خواہش رکھتا ہون مین مال کی مگر اسی طریق سے جو کہا ہی مین نے تجھ سے پس لونگا مین وہ مال تجسے
طول مدت مین فی کس ہر سال مین پس گران گذرا اوسکو دربہ کلام خالد بن الولید کا اور کہا اُسنے کہ تمھاری ہی خواہش کے مطابق
ہوگا اور جسوقت تم دونون یکجا اور موافق ہوگے فیصلہ اسکا تم دونون کے بیچ مین ہوجاویگا اور آگاہ ہو تم کہ مین اب پھرا جاتا ہون
اور بہ تحقیق بھر گیا رعب اسکے دل مین خالد بن الولید سے اور ڈر اس سے جو کچھ کہ سُنا اُسنے پھر اپنے دل مین کہا اُسنے کہ قسم ہی
خدا کی سچا ہی عربی اپنے قول مین اور قسم ہی خدا کی مین جانتا ہون اس امر کو کہ وردان مارا جاویگا اور ہم بھی اسکے بعد مارے
جاوینگے اور نہین مفر ہی مجھکو مگر اسمین کہ بیچ کہون عربی سے اور لے لون اپنے اور اپنے اہل کے واسطے امان اُسنے پھر ملتفت
ہوا وہ طرف خالد بن الولید کے اور کہا کہ ای برادر عربی مین ایک امر کہنے کو بھول گیا ہون اپنے سردار کی طرف سے خالد بن الولید
نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ تم اور شفقت کرو اپنے نفس پر اسواسطے کہ وردان نے تمھارے واسطے دل مین
فکر کیا اور فریب کا کیا ہی پھر سب قصہ اُسنے بیان کیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون تم سے امان اپنے اور اپنے اہل وعیال کیواسطے
پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان دی مین نے تجھکو اور تیرے مال کو اور تیری اولاد کو بشرطیکہ تو خبردار نہ کریگا قوم کو اور نہ
فریب کریگا تو ہم سے اُسنے کہا کہ اگر مجھکو فریب کرنا منظور ہوتا تو مین تم سے یہ حال نہ کہتا پس خالد بن الولید نے پوچھا کہ
قوم کے گاڑی کی جگہ کون ہی اُسنے کہا وہ جگہ نزدیک ٹیلہ ریگ کے داہنی جانب اُنکے لشکر کے ہی پھر رخصت ہوا اور
پلٹ گیا اور اپنے سردار سے جواب خالد بن الولید کا بیان کیا پس خوش ہوا وردان اور کہا اب مین امید رکھتا ہون صلیب سے
کہ مجھکو فتح دیگی اُسپر پھر بلائے اُسنے دس آدمی بہادر اور دلیر اور کہا اُن سے پیدل ہو کر جاؤ تم اور پوشیدہ ہو کر بیٹھو اور خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ پھرے اس مقام سے پس ملے انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو ہنستے
ہوئے پس کہا اُنھون نے کہ ای ابا سلیمان ہنستے ہوئے رکھے اللہ تعالے تمہارے دانتون کو کیا حال ہی پس خالد بن الولید نے
سب حال جو اس گبر نے کہا تھا بیان کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھارا ارادہ کیا ہی خالد بن الولید نے
کہا مین ارادہ رکھتا ہون کہ اکیلا جاؤن مین اُنکے پاس پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای ابا سلیمان قسم ہی اپنی جان کی
کہ بیشک تم کافی ہو لنکے واسطے لیکن اللہ تعالے نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ اپنے ہاتھون سے ہلاکت مین پڑو اللہ تعالے
نے فرمایا ہی واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم
اور تمھارے مقابلے مین اُسنے دس آدمی آمادہ کیے ہین اور وہ خود گیارھوان ہی اور مجھکو اطمینان نہین ہی نسبت اس ملعون سے
مگر یہ کہ مقرر کرو تم بھی دس آدمی جیسا کہ اُسنے مقرر کیے ہین اور چھپا کر ٹھہراؤ اُنکو قریب اُنکے اور جیسے راہ تمسے بتائی ہی آیا
اُسنے وہ جگہ بھی بتائی ہوگی خالد بن الولید نے کہا ہان جگہ معلوم ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا
پس حکم دو تم اپنے ساتھیون کو کہ گاڑ اُٹھین قریب اُنکے پس جب پکارے لعون پکار کر تم اپنی قوم کو کہ اگر چاہے گا
اللہ تعالے تو وہ کفایت کرینگے اس چیز کو جس کی احتیاط کرتے ہو تم اور ہم سب اسکے گھوڑون پر ۔۔ اور تیار

رہینگے پس جسوقت تم دشمن خدا کے کام سے فارغ ہوگے ہم سب انپر حملہ کرینگے اور امید رکھتے ہین ہم اللہ تعالےٰ سے مدد اور یاری کی پس خالد بن الولید نے کہا کہ مین تمھاری رائے کے خلاف نہ کرونگا پھر بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے دس آدمیون کو جن کے نام یہ ہین رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور معاذ بن جبل اور ضرار بن الازور اور سعید بن زید بن عمرو بن فضیل العدوی اور سعید بن عامر بن جریج اور ابان بن عثمان بن سعید اور قیس بن ہبیرہ اور زفر بن سعید البیاضی اور عدی بن حاتم الطائی پس جب یکجا ہوئے یہ لوگ آگاہ کیا خالد بن الولید نے انکو حیلہ اور مکر رومیون سے اور کہا کہ جاؤ تم سب یہان تک کہ دراؤ تم اُس زمین نشیب مین جو داہن طرف ٹیلے ریگ کے ہی اور چھپکر بیٹھو وہان پس جسوقت پکارون مین تمکو دوڑو تم اور ایک ایک مقابلہ کیواسطے جدا ہو جاؤ اور مجکو دشمن خدا کے مقابلے مین چھوڑو کہ مین مثل اور مانند اسکا ہون اور مین کفایت کرونگا اُسکو اگر چاہا اللہ تعالےٰ نے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار بہت بڑا اور بڑا معلوم ہوتا ہی یہ معاملہ اور ہم ڈرتے ہین اس بات کو کہ باز رکھین قوم تمھین اپنے سردار سے اور پھیرے وہ جماعت تمھاری طرف پس نہ مطمئن ہوگے تم اس امر سے کہ وہ کچھ برائی تمکو پہونچادین اور میری رائے یہ ہی کہ ہم لوگ اسی وقت اُنکے گاوٗدی کی جگہ پر جاوین پس اگر انکو سوتے ہوئے پاوین تو قبل صبح کے انکو مارکے اُنکی جگہ پر ہم لوگ پوشیدہ ہوکر بیٹھین پس جسوقت تنہا ہو تم اور نزدیکی تمھارا نکلین ہم لوگ اُنکی طرف گاوٗدی سے بغیر کسی لڑنے والے اور خصومت کرنے والے کے پس ہنسے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے کلام سے اور کہا کہ وہ تم جو بیان کیا تمنے اگر کوئی طریق اُسکے کرنے کا پاؤ تم اور ساتھ لیلو ان لوگون کو جنکو مین نے مقرر کیا اور تم انپر سردار ہو اور مین اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہون کہ تم کو تمھاری مراد کو پہونچادے پس اگر ایسا ہوا تو بڑی کشود کار ہی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین امید اُن تک پہونچنے کی رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالےٰ نے پھر نکلے اور چلے وہ لوگ اور اُنکے ہاتھون مین تلوارین تھین اور سلام کیا خالد بن الولید اور مسلمانون کو اور استدعاء دعا کی اُنسے اور یہ روانگی ایک تہائی رات گذرے سے واقع ہوئی اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور اشعار بطور رجز کے پڑھتے تھے پھر چلکر پہونچے ٹیلہ ریگ تک پس ٹھہرایا ضرار بن الازور نے اپنے ساتھیون کو اور کہا ٹھہر جاؤ تم اپنی جگہ اور روش نرم پر یہانتک کہ دریافت کرون اور خبر دون مین تم کو قوم کے حال سے پھر نکالا ضرار نے اپنے کپڑون کو اور لے لیا تلوار کو اور چلے چھپے ہوئے پہاڑ اور ٹیلے کی آڑ مین تا اینکہ پہونچے وہ نزدیک قوم کے اسوقت کہ وہ لوگ بسبب مشقت لڑائی اس دن کے بیہوش سو رہے تھے اور مطمئن اور بے ڈرتے تھے اس امر سے کہ کوئی دشمن انکا قصد کریگا یا کوئی اُنسے مقابل ہوگا پس چاہا ضرار بن الازور نے کہ قریب اُنکے جاوین لیکن خوف اس امر کا ہوا کہ جگاویگا ایک انمین کا دوسری کو بسبب اضطراب کے جو وقت قتل اُنکے ہوگا پس پھرے اپنے ساتھیون کی طرف اور کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ بہ تحقیق حاصل ہوئی تمکو وہ چیز جس کا ارادہ تم رکھتے ہو اور دور ہوا تمسے خوف اس چیز کا جس سے ڈرتے ہو پس نکال لو تم تلوارون کو اور چلو

اُن کی جانب اور مار ڈالو انکو جسطرح سے چاہو اور ہر ایک تم مین ایک کے واسطے ہو اور چاہیے کہ ضرب تلوارون کی
ایک ہون اور چھپاؤ تم جہانتک ہو سکے اپنی آوازون کو ساتھیون نے کہا کہ یہ سب بخوشی منظور ہی پھر ہلکے اور سبک ہوئے
لوگ زرہون سے اور نکال لیا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور ضرار بن الازور اُنکے آگے ہوئے اور چلے تا اینکہ
پہونچے قوم تک اور ہر ایک کے ہتھیار انمین سے اُسکے سر کے پاس رکھے تھے پس مسلمان متفرق ہو کر ہر ایک ایک کیواسطے
جدا ہو گئے پس جب قرار پکڑا اُنھون نے اُنپر بلند کیا تلوارون کو اور مارا قوم کے چہرون اور گردنون اور پیٹھون پر پس نہ جاگے وہ لوگ
مگر اسوقت کہ ضربات تلوارون نے لیلیا تھا انکو پس کاٹ ڈالا انکو ٹکڑے ٹکڑے اور فنا کردیا سب کو پھر لیے ہتھیار اور
جو کچھ اُنکے پاس تھا اور کہا ضرار نے بشارت ہو تمکو کہ یہ پہلی فتح ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور امید رکھتے ہین ہم اللہ تعالے سے
تمام اور پورے کرنے وعدہ کی پس تعریف کی اُنھون نے پروردگار کی بسبب اُسکی مدد دہی کے اور شب گذرائی اُنھون نے
درانحالیکہ وہ شکر کرتے تھے اللہ تعالے کا اور مدد مانگتے رہے اُس سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ سفیدی صبح کی دکھائی دی
پس یکجا ہوے سب اور نکال ڈالے کپڑے اپنے اور پہن لیے کپڑے رومیون کے اور باندھ لیا اُنھون نے سربند وغیرہ کو اور
چھپ کر بیٹھے اس خوف سے کہ شاید آوے کوئی شخص بھیجا ہوا وردان کا اور چھپا دیا مقتولین کو بیچ نشیب ٹیلہ ریگ کے اور ڈالدی
اُنپر مٹی اور مسلح ہو کر بیٹھے بامید کشود کار کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب صبح ہوئی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
نماز صبح کی پڑھی ساتھ مسلمانون کے اور مرتب کیا اپنے ساتھیونکو بصورت لڑائی کے اور ظاہر کیا اپنے تئین لباس ریشمی سرخ مین
اور عمامہ زرد باندھا اسی طرح رومیون نے بھی صف بندی کی اور ظاہر کیئے اُنھون نے ہتھیار اپنے اور بلند کیا نشان اور صلیبانکو
پس مسلمان اسی حالت مین تھے کہ دفعۃً ایک سوار فوج قلب رومیون سے نکلا اور ظاہر کیا کہ ای گروہ عرب کے آیا بدعہدی اور فریب
کیا تمنے کہان ہی وہ معاملہ جو کل ہمارے تمہارے بیچ مین قرار پایا تھا پس نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہمارا طریقہ غدر
اور بیوفائی کرنیکا نہین ہی پس اس سوار نے کہا کہ وردان چاہتا ہی کہ تم اسکے پاس چلو تاکہ دیکھے اور دریافت کرے وہ اس
بات کو کہ تم اور وہ کس امر پر اتفاق کرتے ہو پس خالد بن الولید نے کہا کہ پھر جا اور کہہ اُس سے کہ آگاہ ہو مین آتا ہون بجانب
اسکے بدون رنج اور بے صبری کے پس پلٹ گیا وہ سوار اور اطلاع دی اُسنے وردان کو جواب خالد بن الولید سے پس
اسیوقت نکلا دشمن خدا لپٹا ہوا اپنی زرہ مین اور نمائش کی تھی دشمن خدا نے اپنی ساتھ گردن بند جڑاو اور سربند اور تاج کے پس جب دیکھا
خالد بن الولید نے اسکو کہا کہ یہ سب مال لوٹ کا ہی مسلمانون کے واسطے اگر چاہا اللہ تعالے نے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ سے کہ میرا گمان یہ ہی کہ ضرار بن الازور اور ساتھی اُنکے پہونچ گئے ہمارے دشمنون تک پس جسوقت دیکھو
تم مجکو حملہ کرتے ہوئے پس حملہ کرو تم بھی مع اپنے ساتھیون کے پھر سلام کیا مسلمانون کو اور چلے وہ اور اشعار دعائیہ
پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب دیکھا دشمن خدا نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور انکے لباس کو متعجب
ہوا اور گمان کیا اُسنے کہ وہ قریب تر انکے پاس پہونچتے ہین تا اینکہ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نزدیک اسکے اور اسیوقت

وردان نزدیک ہوا ٹیلہ ریگ سے پس جب پہونچے خالد بن الولید نزدیک اُسکے اُتر پڑا وردان اپنے استر سے اور اُترے
خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اور بیٹھ گئے دونون اور وردان نے رکھا تلوار کو اپنے دونون ہاتھونکے بیچون مین بخوف حملۂ
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید اسکے سامنے بیٹھ گئے اور اس سے کہا کہ تو جو کچھ جانتا ہی اور استعمال کر سچ کو اور اختیار
کر حق کو اور جان لے اس امر کو کہ تو اُس شخص کے سامنے بیٹھا ہی جو نہین پروا رکھتا ہی مکر اور فریب کی کیونکہ وہ خود جرأت اور رکھنے مکر اور فریب
کا ہی پس کہا وردان نے کہ بیان کرو تم مجھ سے کہ تم کیا چاہتے ہو اور نزدیک ہوا ہی معاملہ میرے اور تمھارے اور بچاؤ تم خون
آدمیونکا اور جان لو تم اس امر کو کہ بہ تحقیق اللہ تعالی تمسے سوال اور مطالبہ کریگا اُس چیز کا جو تمنے کیا ہی اور مار ڈالا ہی بندگان خدا
کو پس اگر تم کوئی چیز دنیا کی ہمسے چاہتے ہو تو نہ بخل کرونگا مین اُسکے دینے سے بطور صدقہ اور خیرات کے کسواسطے کہ ہمارے
نزدیک کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف نہین ہی اور ہم اس بات کو جانتے ہین کہ تم لوگ ملک قحط کے رہنے والے اور تنگی اور لاغری
سے مرے ہوے ہو پس کہو جو کچھ منظور ہو اور تھوڑے پر ہمسے اکتفا کرو پس جب سُنا خالد بن الولید نے اُسکے کلام کو کہا کہ
ای کتے نصرانیہ کے بہ تحقیق اللہ غالب و بزرگ نے بے پروا کر دیا ہی ہمکو تمھارے صدقے اور خیرات سے اور تمھارے مال کو ہم پر
حلال کر دیا ہی کہ ہم اسکو آپس مین بانٹ لیتے ہین اور تمھاری عورتون اور اولاد کو ہم پر حلال کر دیا ہی مگر یہ کہ کہو تم لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اگر اس سے انکار ہی تو جزیہ دو ہر شخص کی طرف سے در انحالیکہ تم خوار اور ذلیل
ہونے والے ہو اور اگر اس سے بھی انکار ہی پس تلوار حاکم ہی ہمارے اور تمھارے بیچ مین تا دم مرگ و اللہ تعالی مدد دیگا جس
شخص کو چاہیگا تم مین اور ہم مین سے اور ہمارے پاس تو تمھارے واسطے یہی ہی جو سُنا ہی تمنے پس اگر اس سے انکار ہی تو لڑائی موجود
ہی اور قسم ہی خدا کی کہ ہمکو صلح سے لڑائی کی خواہش زیادہ ہی اور جو تو نے حال ضعف ہمارے گروہ کا بیان کیا ہی پس قسم ہی خدا کی کہ تم
لوگ ہمارے نزدیک مثل کتون کے ہو اور بہ تحقیق ایک شخص ہم مین کا تمھارے ایکہزار شخص کو ضعیف جانتا ہی اور یہ گفتگو تیری لایق
قبیل کی نہین ہی جیسا کہ ہمارے ساتھ صلح کرنیوالون نے گفتگو کی پس اگر یہ گفتگو تیری اس طمع سے ہی کہ تو مجکو جدا اور اکیلا
میری قوم سے پاکر مجھ تک پہونچ جاوے پس لا اور کر جس امر کا تو ارادہ رکھتا ہی کہ بہ تحقیق مین تیرے واسطے مثل اژدر کافی
ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب وردان نے گفتگو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی
سُنی اٹھ کھڑا ہوا بدون اسکے کہ نکلے تلوار کو باعتماد اس امر کے کہ ساتھی اسکے گاڑے سے نکلینگے پس جھک کر دونون بازو
خالد بن الولید کے پکڑ لیے اور بدلا لیا خالد بن الولید نے اس سے اور لپٹ گئے اسکو اور پکڑ لیا اسکے دونون بازو اور ملگئے
دونون آپس مین اور ایک نے دوسرے پر مضبوطی کی اور چلا کر پکارا دشمن خدا نے اپنی قوم کو اور کہا کہ دوڑو میرے پاس کو
کہ بہ تحقیق قابو مین کر دیا صلیب نے سردار عرب کو ہمارے پس یہ کلام اسکا تمام نہین ہوا تھا کہ سُنی قوم نے آواز اُسکی پس دوڑے
اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشت ٹیلہ ریگ سے مثل مرغان تیز چنگل زمین پر اُترنے والے کے اور پھینک دیا انھونے
کپڑے پرانے اور زرہین جو پہنے ہوے تھے اور نکال لیا تلوارون کو اور سب کے پہلے ضرار بن الازور تلوار لیے ہوے

ف ذکر نکلنے ضرار بن الازور وغیرہ دس مسلمانون کا کمین گاہ سے وردان لعین کے بمقابلہ اصحاب دین ۱۲

ننگے بدن سوائے ازار کے اور کوئی کپڑا نہیں پہنے تھے اور مثل شیر کے جوش و خروش میں تھے اور باقی لوگ اُنکے پیچھے تھے پس
متوجہ ہوا اور دیکھا دشمن خدا نے انکو آتے ہوئے اور وہ یقین رکھتا تھا کہ یہ لوگ میری قوم کے ہین تا اینکہ جب اسکے قریب
پہونچے دیکھا اُسنے قوم کے آگے ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ کو اور وہ مثل گرگ کے جست کرتے ہوئے بعجلت اسکی
طرف آتے اور تلوار کو جنبش دیتے اور ہلاتے تھے پس جب دیکھا وردان نے اس کیفیت کو کپنے لگے ہاتھ اُسکے اور سُست
ہوئے بازو اسکے اور کہا کہ ای خالد مین تم سے بواسطہ تمھارے معبود کے سوال کرتا ہون کہ تم مجکو مار ڈالو یہ شیطان مجکو نہ مارے
کہ مین متغیر الحال ہوتا ہون اسکی صورت سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے قاتل خواہ مخواہ وہی ہین پس خالد
اور وردان مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پہونچ گئے ضرار بن الازور اور وہ جنبش دیتے تھے تلوار کو اور جوش مین آئے مثل شیر کے اور اشعار
رجز کے پڑھتے تھے اور کہا کہ ای دشمن خدا کہان گیا تیرا مکر مقابلہ مکر اور حیلۂ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تلوار کو
جھکایا ضرار نے اسکی طرف پس کہا خالد بن الولید نے توقف کرو اے ضرار اور باز رہو تم اسکے پاس جانے سے اور صبر کرو یہانتک
کہ حکم کرون تمکو اسکے مار ڈالنے کا اور پہونچ گئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوارونکو ہلاتے اور چمکاتے ہوئے اور
دوڑے وہ سب وردان کیطرف قتل کرنے کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا اُنسے کہ تم سب اپنے طریقے اور روش پر قائم
رہو اور توقف کرو یہانتک کہ حکم دون مین اسکے مار ڈالنے کا اور دیکھا وردان نے اس مصیبت اور سختی کو پس ڈر گیا وہ اور
کپنے لگے ہاتھ اور بازو اسکے اور گر پڑا وہ زمین پر اور اشارہ کرتا تھا وہ اپنی انگلی سے اور پکار کر کہتا تھا امان امان پس خالد
بن الولید نے کہا کہ امان اُسکو دیجاتی ہے جو مستحق امان کا ہوتا ہے اور تو وہ شخص ہے کہ بتحقیق ظاہر کیا تو نے ہمسے طریقہ سلامت روی
اور مصالحے کو اور پوشیدہ کیا تو نے ہمارے لیے فریب اور مکر کو واللہ خیر الماکرین پس جب سُنا ضرار بن الازور نے
یہ کلام خالد بن الولید کا نہ مہلت دی اسکو اور ماری تلوار اسکے رگ شانے پر پھر لپک کر لیا تاج کو اسکے سر سے اور کہا
جس شخص نے سبقت کی کسی چیز کی طرف وہ مستحق اسکا ہے اور پڑین اُسپر تلوارین مجاہدین کی پس کاٹ ڈالا اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر کے
اور دوڑے اسکے کپڑونکی طرف پس لے لیا اسکو پھر خالد بن الولید نے اپنی قوم سے کہا کہ مجکو تمھارے واسطے اسکی قوم کیطرف سے
اطمینان نہین ہے کسواسطے کہ وہ حال اپنے ساتھی کا دیکھ رہے ہین پس کاٹ لو تم سر دشمن خدا کا اور پہن لو کپڑے رومیون کے
اور متوجہ ہو واسطے مقابلے اسکی قوم کے پس جب قریب اُنکے پہونچو تکبیر کہو اور حملہ کرو پس حملہ کرینگے اسوقت تمام مسلمان اور وہ تمھاری
تکبیر کہنے لگین گے راوی نے بیان کیا ہے پس قصد کیا ہر ایک شخص نے طرف اس شخص کے جسکو اسنے قتل کیا تھا
اور پہن لیا اسباب جنگ و زرہ اس مقتول کا پھر متوجہ ہوئے واسطے مقابلے رومیون کے اور چھپایا اپنے تئین بیچ
ہتھیارون کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور سر وردان کا خالد بن الولید
کی نوک تلوار پر تھا پس جب ظاہر ہوئے وہ دونون لشکرون کے سامنے پھرے بجانب روم کے اور دیکھا کفار نے سر
اپنے سردار کا نوک تلوار پر پس کچھ شک کیا انھون نے اسمین کہ وہ سر خالد بن الولید کا ہے اور وہ لوگ اسکے ساتھی اور قوم ہین پس آ داخل ہوئے

انھون نے مثل آوازِ جوان کھیلنے والون کے اور تالیان بجائین اور ظاہر کیا صلیبان کو اور بہت ہوا شور اور غل انکا اور دیکھا مسلمانون نے اس حالت کو اور ہجوم کیا اُنکے دلون مین خوف نے اور ڈرے اس امر کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مبتلا ے مصیبت ہو گئے پس بعض ڈر کر دعا مانگنے لگے اور چلانے لگے پس جب قریب صفوف لشکر روم کے پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ ای دشمنان خدا یہ سر وردان تمھارے سردار کا ہی اور مین خالد بن الولید صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پھر پھینکدیا انھون نے سر کو ہاتھ سے اور تکبیر کہکر حملہ کیا اور تکبیر کہی اور حملہ کیا ضرار نے انکے پیچھے اور حملہ کیا مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوئے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای نگہبانان اور حامیان دین کے حملہ کرو پھر حملہ کیا انھون نے اور حملہ کیا مسلمانون نے بھی انکے ساتھ پس جب دیکھا رومیون نے اپنے سردار کے سر کو اور بہ یقین جانا کہ انکی قوم کے لوگ مار ڈالے گئے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور دے لیا تلوار نے انکو ہر جگہ مین اور مارے گئے وہ لوگ نیچے ہر پتھر اور ڈھیلے کے اور کام کیا تھا تلوارون نے انمین صبح سے عصر کے وقت تک اور متفرق اور جدا ہوے وہ مثل شتران پریشان کے عامر بن طفیل الدوسی نے بیان کیا ہی کہ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین تھا اور میرے ساتھ گھوڑے دمشق کے تھے اور تعاقب کیا ہمنے مشرکین کا راستہ دمشق کا یہانتک کہ دفعۃً ظاہر ہوا ہمکو ایک غبار پس گمان کیا ہمنے کہ وہ گروہ رومیون کا ہی کہ ہرقل بادشاہ کے پاس سے آتا ہی پس ہوشیار ہوگئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار ہمسے تو دیکھا ہمنے کہ وہ لشکر ہی جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اس لشکر کے لوگون نے جس کسی رومی سفیر کو پایا اسکو مار ڈالا اور جو کچھ اسکے پاس تھا لوٹ لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جو لشکر بمقام اجنادین کے بروز ہزیمت مشرکین کے مسلمانون کے پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وایل السہمی مع لشکر کے تھے اور وہ اور اُنکے ساتھی مسلمانان اس معرکۂ اجنادین مین موجود اور شریک نہ تھے اور وہ اس دن آئے تھے جسدن کہ رومیون کو ہزیمت ہوئی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ لشکر رومیون کا اجنادین مین نوّے ہزار تھا کہ منجملہ اسکے پچاس ہزار آدمی سے کچھ زیادہ مار ڈالے گئے اور آپس مین انھون نے اس لڑائی کی گرد و غبار مین ایک دوسرے کو مار ڈالا اور باقی متفرق ہو گئے پس بعضے قیساریہ کو چلے گئے اور بعضون نے دمشق کا راستہ لیا اور لوٹا مسلمانون نے مال اور اسباب کو اسوقت تک کہ ایام گذشتہ مین انھون نے اسقدر لوٹا نہ تھا اور لے لیا سونے اور چاندی کی صلیبان کو اور سونے کی زنجیرین بے گنتی پس یکجا کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے وہ سب مع اس تاج کے جو وردان سے لوٹ لیا تھا اور کہا کہ نہ تقسیم کرونگا مین ان مین سے کوئی چیز جسوقت تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالے نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ یہ وقعہ اجنادین کا سنیچر کے دن اٹھائیسوین تاریخ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری مین ہوا تھا اور یہ معاملہ تیرہ روز قبل از وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط متضمن حال اس فتح کا بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھا اس الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من خالد بن الولید الی خلیفۃ

۱۳ھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو وصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ثم ازید لہ حمدا وشکرا علی سلامۃ المسلمین ودمار المشرکین لخمادجمرتہم وانصداع بیضتہم وانا القینا جمعہم باجنادین مع وردان
صاحب حمص وقد نشروا کتائبہم ورفعوا صلبانہم وتقاسموا بدینہم لایفرون ولا ینہزمون فخرجنا الیہم والقینا باللہ
متوکلین علی اللہ فعلم ربنا ما اضمرناہ فی انفسنا وسرائرنا فرزقنا الصبر وایدنا بالنصر وکبت اعداء اللہ بالقہر فقتلناہم
فی کل فج وشعب وواد وجملۃ من احصینا من الروم ممن قتل خمسون الفا وقتل من المسلمین فی اول یوم وثانیہ اربعمائۃ
خمسۃ وسبعون رجلا ختم اللہ لہم بالشہادۃ یوم کتبت الیک ہذا الکتاب وہو یوم الخمیس للیلتین مضتا من جمادی
الآخرۃ ونحن راجعون الی دمشق فادع اللہ لنا بالنصر والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین۔ پھر لپیٹا خط کو اور دیا
عبدالرحمن بن حمید الجمحی کے ہاتھ میں اور حکم دیا انکو اسیوقت بجانب مدینہ منورہ روانہ ہو پس روانہ ہوئے عبدالرحمن اسیوقت
اور کوچ کیا خالد بن الولید نے بعد اُسکے بجانب دمشق کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ حضرت ابی بکر صدیق رضؓ
ہر روز بتلاش اخبار شام سب کے مدینہ منورہ کے باہر آیا کرتے تھے پس اسی حالت انتظار میں عبدالرحمن بن حمید الجمحی پہونچے
اور صحابہؓ نے اُنسے پوچھا کہ کہان سے آتے ہو اُنھون نے کہا ملک شام سے پس خوشخبری سنائی لوگون نے اُنکے
آنے اور فتح مسلمانون کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پس سجدہ شکر کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے پھر سامنے
آئے عبدالرحمن اور کہا سلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھا دین آپ اپنے سر کو کہ بہ تحقیق ٹھنڈی
کیا اللہ تعالے نے آپ کی آنکھون کو بسبب مسلمانون کے پس اٹھایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سر کو سجدے سے
اور دیا عبدالرحمن نے خط انکو اور تھا وہ خط لکھا ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پھر پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے خط کو باواز خفی پس جب سمجھ لیا اسکے مطلب کو پڑھکر سنایا لوگون کو باواز بلند اور ہجوم کیا لوگون نے اور مشہور ہوئی
یہ خبر فتح کی مدینہ طیبہ مین پس آئے لوگ دوڑتے ہوئے دروازہ مسجد نبوی پر پس پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے اس خط کو سہ بارہ راوی نے بیان کیا ہو کہ جب سنا اہل مدینہ منورہ نے کیفیت حاصل ہونے فتح
اور مال کی مسلمانون کو پس آپس مین عہد اور ارادہ کیا مسلمانون نے واسطے جانے کے بخواہش حصول ثواب اور
اقامت ملک شام کے اور جب پہونچی خبر فتح کی اہل مکہ معظمہ کو پس آئے مدینہ منورہ مین بڑے بڑے رئیس
مکہ معظمہ کے ساتھ گھوڑون اور ہتھیارون اور ہیبت سخت کے کہ آگے اُنکے ابو سفیان بن صخر بن حرب اور
عیداق بن ہاشم اور مثل اُنکے اور لوگ تھے پس آئے وہ بطلب اجازت جانے ملک شام کے پاس
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پس بُرا جانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے جانے کو بجانب ملک شام
کے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس قوم کے دلون مین مسلمانون کی نسبت انکار اور دوری
اور کینہ ہو اور تعریف ہو اس اللہ تعالے کی جسکا کلام برتر ہو اور اس قوم کا قول و کلام پست ہو اور یہ لوگ کفر پر تھے

اور چاہا تھا انہون نے کہ بجھادین نور اللہ کو اپنے مونھون سے اور انکار کرتا ہی اللہ تعالی انکی خواہش سے مگر یہ کہ پورا
اور تمام کریگا اللہ تعالے اپنے نور کو اور ہم کہتے ہین کہ نہین اللہ کے ساتھ کوئی معبود اور شریک اور یہ لوگ کہتے ہین
کہ اللہ تعالے کے ساتھ اور معبود و شریک ہین پس جس وقت کہ غالب اور بزرگ کیا اللہ تعالی نے ہمارے
دین کو اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے یہ لوگ بخوف تلوار کے اور جب سنا انہون نے کہ فوج اللہ تعالی
کی غالب ہوئی رومیون پر رجوع لائے ہمارے پاس تاکہ بھیجین ہم انکو بطرف دشمنون کے اور برابر ہو جاوین وہ سابقین
مہاجرین اور انصار کے اور بہتر تو یہ ہی کہ تم انکو وہان نہ بھیجو پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین تو کسی
قول اور کام مین تمھارے خلاف رائے نکرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو
اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی پس آئے وہ سب کے سب حضرت صدیق کے پاس مسجد نبوی مین اور پایا گرد انکے ایک
جماعت کو مسلمانون سے کہ باہم ذکر فتح مسلمانون کی اور انکے غلبے کا مشرکین پر کر رہے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ
وکرم اللہ وجہہ دائین جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائین جانب اور مسلمان لوگ گرد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے بیٹھے تھے پس آئے قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا انکو اور بیٹھ گئے انکے سامنے اور آپسمین
بات چیت کی کہ کون شخص تم مین کا پہلے کلام کریگا پس جسنے پہلے گفتگو کی وہ ابو سفیان بن صخر بن حرب تھے کہ سامنے آئے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کہا کہ ای عمر رض تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور چھوڑنے والے زمانہ جاہلیت مین اور تھے
تم مخالف ہمارے اور ہم تمہارے پس جب ہدایت فرمایا اللہ تعالی نے ہمکو اسلام کی ہٹا دیا اس چیز کو اللہ تعالی نے جو ہمارے
دلون مین تمھاری نسبت تھی کسواسطے کہ ایمان نے مٹا دیا شرک اور دشمنی اور فریب کو اور تم اب بھی پراگندہ کرتے ہو اور
دشمن رکھتے ہو ہمکو آیا نہین ہین ہم تمہارے بھائی اسلام مین اور ایک باپ کی اولاد نسب مین پس یہ کیا عداوت ہی تمھاری
ہمارے ساتھ ای بیٹے خطاب کے آگے اور اب بھی آیا نہین ہو سکتا ہی کہ دھو ڈالو تم اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے جو ہمارے ساتھ ہی
اور ہم جانتے ہین کہ تم بیشک بہتر ہو ہم سے اور تم سبقت کرنے والے ہو ایمان اور جہاد مین اور ہم خوب اس امر کو پہچانتے ہین اور
اس سے منکر نہین ہین پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بسبب شرم اور حیا کے یہانتک کہ پسینا نکل آیا پھر کہا قسم ہی
خدا کی کہ نہ تھا مطلب میرا اس کلام سے مگر جدا کرنا بدی اور بچانا خونریزی کا کسواسطے کہ غیرت زمانہ جاہلیت کی تم مین باقی ہی اور
بڑائی تم اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو ان لوگون پر جو سابق الایمان ہین پس کہا ابو سفیان نے کہ مین گواہ کرتا ہون تمکو اور خلیفہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ مین نے قید کیا ہی اپنی ذات کو خدا کی درگاہ مین اور اسی طرح سے سب رؤسا ر
مکہ معظمہ نے کہا پس راضی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی گفتگو سے اور دعا مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے
کہ ای میرے اللہ پہونچا تو ان لوگون کو بہتر اس چیز کا جس کی وہ لوگ امید رکھتے ہین اور نیک جزا دے انکے کامون
کی جو کرینگے اور دے انکو مدد انکے دشمنون پر اور نہ غلبہ و قرار دے انکے دشمنون کو انپر واقدی رحمہ اللہ نے

روایت کی ہو کہ قسم ہو خدا کی کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن تا اینکہ آئے گروہ کثیر یمن سے مقدم لشکر عمرو بن معدی کرب الزبیدی تھے اور اسکے ساتھ عورتین اور لڑکے تھے اور آئے بارادۂ جانے ملک شام کے پس ہنوز مدینۂ طیبہ مین پہونچکر قرار نہین پکڑا تھا کہ مالک اشتر نخعی آئے اور اُترے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور تھے فریفتۂ محبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور حاضر ہوتے تھے وہ اکثر معرکون مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اور ارادہ کیا انھون نے لوگون کے ساتھ شام کے جانے کا پس جمع ہوا مدینہ منورہ مین ایک بڑا لشکر بقدر سات ہزار سوار کے اور اس لشکر کے ساتھ قوم جرہم بھی تھی پس جب پورا ہو گیا کام اس لشکر کا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ایک خط خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عبارت سے وھو ھذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی خالد بن الولید المخزومی ومن معہ من المسلمین اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامرک بتقوی اللہ فی السر والجھر والرفق بالمسلمین والحمل نضعیفھم والتجاوز عن مسیئھم والمشاورۃ بھم وقد فرحت بما فتح اللہ علیکم وافاء اللہ علیکم من النصر وھزیمۃ الکفار فاجعل سیرد ابتک الی ان تطاع اقصی ارضھم وانزل علی جنۃ الشام الی ان یاذن اللہ تعالی بفتحھا علی یدیک ثم الی حمص والمعرات واطلب انطاکیۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقد نفذت الیک ابطال الیمن ولیوث النخع وابطال مکۃ ویکفیک عمرو بن معدی کرب ومالک الاشتر وان نزلت علی المدینۃ العظمی ذات الجبل المطل انطاکیۃ فان الملک ھناک فان صالحک فصالحہ وان حاربک فحاربہ ولا تدخل الدروب انت وتکا تمنی بذلک مع انی اظن ان الاجل قد اقترب ھو قلی پھر لکھا اس آیت کو کل نفس ذائقۃ الموت والسلام پھر لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اُس پر مُہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سپرد کیا وہ خط عبدالرحمن بن حمید الجمحی کو اور کہا اسکو تمھین واسطے شام کے تھے اور تمھین جواب بھی پہونچاؤ پس لے لیا عبدالرحمن نے وہ خط اور چلے اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر براہ شارع عام کے طے کرتے ہوئے منازل کو یہانتک کہ پہونچے دمشق مین اور پہونچایا خط خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب خالد بن الولید نے خط پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا تھا کوچ کیا تھا انھون نے بجانب دمشق کے اور اہل دمشق خبر مارے جانے دلیران لشکر بادشاہ اور انکی ہزیمت کی سُن چکے تھے پس ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور بھاگے اہل دیہات اور بستیون کے اور پناہ گزین ہوئے وہ دمشق مین اور مہیا کیا سامان قلعے کا اور بلند کین انھون نے تلوارین اور طوارق اور تیر سپر اور ڈھلواسیان اور عرادات کو اوپر دیوار شہر پناہ کے اور ظاہر کیا نشانون کو پس جب جمع ہوگئے وہ لوگ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لشکر ہمراہی انکا اور زیادہ ہوئے عمرو بن العاص ساتھ دو ہزار کے اور لشکر شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن ربیعہ کا ساتھ دو ہزار کے اور بھر گئی زمین سوائے انکے ساتھ معاذ بن جبل کے اور دیکھا اہل دمشق نے ایک لشکر جرار پس یقین ہو گیا ان کو اپنی ہلاکت کا اور آگر اترے خالد بن الولید بمقام دیر کے

جواس نام سے مشہور ہی اور دیر اور دمشق کے بیچ کی مسافت آدھ کوس سے کم تھی پس جب اترے وہ اس مقام مین بلایا امرای لشکر کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ تکو معلوم ہی جو فریب ان لوگون نے ہمارے ساتھ وقت ہمارے پھرنے کے کیا ہی پس جاؤ تم مع ہمراہیان اپنے اور اترو ان کو لیکر باب جابیہ پر اور جگہ کو نہ چھوڑو اور نہ جوانمردی کرو تم واسطے قوم کے ساتھ امان کے پس فریب مین ڈالین وہ تکو یا آوین تمھارے پاس اپنے مکر سے اور دروازون سے فاصلے پر ٹھہرو اور بھیجو انکی طرف ایک فوج کو دوسرے کے بعد اور مقرر کرو واسطے اپنے لوگون کے نوبت اور باری کو اور نہ دل تنگ ہو نہ یاد اس مقام کے ٹھہرنے سے اور صبر کے پیچھے فتح ہوتی ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھارا کہنا مجھے بخوشی منظور اور پسند ہی پھر روانہ ہوئے وہ ساتھ چوتھائی لشکر کے یہانتک کہ پہونچے باب الجابیہ پر اور کھڑا کیا انکے واسطے ایک گھر چمڑے طائفی کا فاصلہ پر دروازے جابیہ سے **واقدی** رحمۃ اللہ نے **روایت** کی ہی سلیمان بن عوف سے اور انھون نے عبد اللہ سے اور انھون نے ابی محمد عبد اللہ بن حجاز انصاری سے کہا حجاز نے کہ مین نے پوچھا اپنے جد سے جو ہنگام فتح دمشق کے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح مین موجود تھے اس بات کو کہ کیا چیز مانع تھی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ کھڑا کیا جاتا ہی انکے واسطے کوئی خیمہ خیمہ ہاے روم سے جو مال لوٹ مین بمقام اجنادین اور بصرہ اور شہورا اور حوران کے ملے تھے اور وہ کئی ہزار خیمے انکے پاس مال لوٹ سے موجود تھے کہا میرے جد نے کہ ای میرے بیٹے باز رکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے فروتنی اور عاجزی نے واسطے اللہ کے اور یہ کہ نہ گھمنڈ کرین مسلمان زینت دنیا مین اور یہ کہ دیکھین اور جانین رومی اس بات کو کہ مسلمان بطلب خواہش ملک کے نہین لڑتے ہین بلکہ بامید ثواب از جانب اللہ تعالیٰ اور طلب آخرت کے لڑتے ہین اور حال یہ تھا کہ ہم لوگ مسلمان جاتے اور اترتے تھے انکے شہرونمین پس وہ کھڑے کرنے تھے ہم خیمے انکے اور رکھتے تھے اُنکے آگے ہتھیار اور زرہین اور قنطاریات اور طارقین اور نہین نزدیک انکے جاتا تھا کوئی شخص ہم مین کا اور کبھی بھیگ جاتے تھے اکثر لوگ ہم مین سے پانی مین پس نہین رجوع کرتے تھے خیمون کیطرف اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کا نام انمین نہین لیا گیا تھا مگر ساتھ شرک کے اور تھے ہم کہ جاتے تھے دشمن کی لڑائی مین خالی ہاتھ ہتھیار سے اور بعض ہم مین سے ایسے تھے کہ خرمے کی گٹھلیون کو ایک دوسرے کے ساتھ دوزے مین لپیٹ کر باندھ لیتے تھے اور بجاے زرہ کے پہنتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب اُترے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابیہ پر حکم کیا اپنے ساتھیون کو لڑائی کا پھر خالد بن الولید رضی اللہ نے یزید بن ابی سفیان کو بلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنے ہمراہیون کے ساتھ باب الصغیر پر اور نگاہ رکھو اپنی اور اسطرف کو جہانین تکو امیر مقرر کرتا ہون اور اگر شہر سے کوئی ایسا نکلے جسکے مقابلے کی تم طاقت نہ رکھتے ہو پس روانہ کرو تم کسی کو میرے پاس تاکہ مین کمک کرونگا تمھاری اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر بلایا شرجبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور کہا اُنسے کہ تم اپنے ساتھیون کو لیکر باب توما پر جاؤ اور احتیاط رکھو حاکم اس دروازے سے جسکا نام توما ہی اور اگر وہ تمھارے مقابلے کو نکلے پس اطلاع دو مجکو تاکہ کمک کرونگا مین تمھاری کہ مین نے سنا ہی کہ بہ تحقیق توما سخت اور ہوشیار ہی لڑائی مین اور وہ سردار قوم کا ہی اور ہرقل بادشاہ اسکو دوست رکھتا ہی اور یہ امر بسبب اسکی شجاعت کے ہی اور اسی وجہ سے ہرقل نے

اپنی بیٹی بیاہ دی ہی پس کہا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ہی ہم مین کوئی ایسا کہ جسپر اسکا حیلہ اور فریب چل سکیگا اگر چاہا
اللہ تعالی نے پھر طلب کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کو اور کہا کہ تم جاؤ مع اپنے لشکر کے باب الفرادیس پر
اور ٹھہرو وہان اور نہ ہٹو تم اس جگہ سے کسواسطے کہ مین نے سنا ہی کہ وہان بہادر اور دلیر لوگ قوم کے ہین پس گئے عمرو بن العاص
باب الفرادیس پر پھر بلایا خالد بن الولید نے قیس رضؓ بن ہبیرۃ المرادی کو اور تھوڑا لشکر اُنکے سپرد کرکے کہا کہ تم مع اپنے ساتھیون
کے جاکر باب کیسان پر ٹھہرو پس گئے قیس بن ہبیرہ اس باب پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ
باب مرقش دمشق کا بند تھا اور اس دروازے پر لڑائی نہ تھی اور اسی وجہ سے عرب نے اسکا نام باب السلامتہ
رکھا تھا پھر خود خالد بن الولید رضی اللہ عنہ باب شرقی پر اترے اور طلب کیا ضرار بن الازور کو اور دو ہزار سوار انکے ساتھ
کرکے کہا کہ تم بطور طلیعۂ لشکر کے رہو اور پھر وگرد تمام شہر کے پس اگر پیش آوے تمکو کوئی امر سخت یا دکھائی دین تمکو جاسوس
قوم کے پس اطلاع دو تم اور روانہ کرو بجانب میرے کہ مین جو کچھ مناسب ہوگا کرونگا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ یہ تو میری خواہش کی بات نہین ہی کہ لڑائی کو چھوڑکر مشغول بانتظار اور خود آرائی رہون پس کہا خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے کہ لڑو تم جہان تک کہ قدرت اور طاقت رکھتے ہو پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ نے کہ اگر ایسا ہی
تو بہتر ہی پھر روانہ ہوئے ضرار بن الازور اشعار رجز کے پڑھتے ہوئے مثل شیر غضبناک اور چیتے خشم آگین کے اور باقی
رہے خالد بن الولید باب شرقی پر اور حملہ کیا قوم نے اس مقام پر پس چلی قوم لڑنے کو اور ارادہ کیا اہل دمشق نے اس امر کا
کہ لڑین وہ جبتک کوئی امین کا باقی رہی اور نہ حوالہ کردین عورتون اور اولاد کو اور چلائے دونون لشکرون نے آپسمین تیر اور
پتھر اور ڈھیلا اسی یہانتک کہ زخمی ہوئے اکثر لوگ دونون طرف کے اور آئے عبدالرحمن بن حمید الجمحی مدینہ منورہ سے
خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لیکر دروازۂ شرقی پر اس حالت مین کہ تھے خالد بن الولید دروازۂ شرقی پر اور ایک
جماعت انکے ساتھیون کی بہمراہی رافع بن عمیرۃ الطائی کے دشمنون سے لڑتے تھے پس دیا عبدالرحمن نے خط انکو
پس جب پڑھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس خط کو خوش ہوئے اسکے مضمون سے اور خوشخبری سُنائی اپنے ساتھیونکو
ساتھ آنے لشکر کے بہمراہی ابی سفیان اور عمرو بن معدی کرب زبیدی کے اور مشہور ہوئی یہ خبر سب مسلمانون میں اور
دن بھر لوگ مصروف لڑائی رہے تا اینکہ رات ہوئی اور دونون فریق جدا ہوگے اور ہر سردار مسلمانون کا اپنے دروازے پر
ٹھہرا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہر دروازے پر بھیجا اور پڑھکر سُنایا گیا ان لوگونکو
پس خوش ہوگے مسلمان بسبب آنے کمک کے اور شب گذرانی لوگون نے درانحالیکہ مستعد تھے واسطے لڑائی کے
نگاہبانی کرتے تھے نوبت بہ نوبت اور ضرار بن الازور گھومتے تھے گرد اُنکے اور وہ نہین ٹھہرتے تھے ایک جگہ باحتیاط اس
امر کے مشرکین سے نکلین وہ شہر سے مسلمانون پر یا آپڑے لشکر اُنپر ہرقل کیطرف سے واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی رات کو زیادہ ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی اور رومی بھی چلاتے تھے ساتھ کلمات بیجان لہو نتان اپنے سے

دیوار شہرپناہ سے اور گھنٹے بجانے جاتے تھے اور مشعلین روشن تھین مثل روشنی دن کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ جمع ہوئے اہل دمشق اپنے رئیسون اور دانشمندون کے پاس اور مشورہ کیا آپسمین پس بعضون نے کہا کہ ہماری راے تو یہ ہی
کہ مصالحہ کر لیوین ہم قوم مسلمانون سے اس مقدار پر کہ طلب کرین وہ ہمسے کسواسطے کہ نہین ہی ہمکو طاقت انکے مقابلے کی اور
نہ ہم زیادہ شجاع ہین اُنسے جو یکجا ہوئے تھے اجنادین مین قوم ہرقلیہ اور بطارقہ اور اراجیہ اور قیاصرہ سے اور بہین ڈالا انکو مسلمانون
نے مثل پینے غلے کے پس کہا بعض رومیون نے کہ چلو بادشاہ کے داماد توما کے پاس کہ مشورہ کرین ہم اُس سے اور سنین کہ وہ کیا کہتا ہی اور
درخواست کرین اُس سے اس امر کی کہ دور کرے وہ ہمسے اس چیز کو جس مین کہ ہم مصالحہ کرینگے مسلمانون سے
یا انکے مقابلے کو نکلینگے پس حمایت کریگا وہ ہماری راوی نے بیان کیا ہی کہ چلی اور آئی قوم توما کے دروازے پر اور توما کے دروازے پر
لوگ ہتھیاربند مقرر تھے پس پوچھا ان لوگون نے قوم سے کہ کیا چاہتے ہو تم اُنھون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے داماد توما کو چاہتے ہین پس گیا
بعض انمین بطلب اجازت کے پاس توما کے اور اجازت دی اُسنے پس داخل ہوئی قوم اسکے پاس اور بوسہ دیا زمین کو اسکے سامنے پس
خوش ہوا وہ اور حکم بیٹھنے کا دیا انکو پس بیٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج مین بسبب اس چیز کے جو اُتری تھی اُنپر پھر متوجہ ہوا انکی طرف توما اور
پوچھا اُسنے کہ کیا سبب ہی تمھارے آنیکا اندھیری رات مین پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار بناہ اور داد دے ہمکو اس بلا سے جو ہمپر
نازل ہوئی ہی اور گھیر لیا ہمارے شہر کو اُنکو کہ وہ چیز ہمارے سامنے آئی ہی جسکی طاقت ہم نہین رکھتے اور ہم آئے ہین تیرے پاس
اور اعتماد رکھتے ہین تجھپر پس یا مصالحہ کر تو اہل عرب سے اس چیز پر جو وہ مانگین یا لکھ بادشاہ کو کہ ہماری کمک کرے یا باز رکھے
مسلمانونکو ہمسے کہ ہم قریب بہ ہلاکت پہونچے ہین پس جب سُنا توما نے انکی گفتگو کو ہنسا اور کہا کہ خرابی ہو تمکو طمع اور اُمید دلائی
تمنے اپنے دشمن کو آپ مین پس طمع کی دشمن نے تم مین قسم بادشاہ کے سر کی کہ نہین دیکھتا ہون مین قوم مسلمانونکو اہل اور لایق
واسطے لڑائی کے اور نہ انکو لایق ٹھہرنے جگہ تیراندازی کے اور اگر پہونچینگے وہ مجھ تک تو ملادونگا انکے آگے اور ان کو پیچھے ڈالون
مین اور لے لونگا بدلا اپنی قوم کا انسے اور رہو تم اپنے شہر مین اطمینان سے پس اگر کھول دیا جاوے انکے واسطے دروازہ
تو نہین جرات ہی قوم کو کہ آجاوین وہ شہر مین پس کہا اہل دمشق نے کہ ای سردار قوم مسلمان بہت بڑھکر ہین ان صفات سے
جو بیان کیا تو نے اور ایک چھوٹا سا اور بوڑھا سا انمین کا دس اور بیس سے لڑتا ہی اور سردار انکا بڑا سخت ہی کہ اسکا مقابلہ نہین
ہو سکتا ہی پس اگر ہی تو امن مین رکھنے والا ہمارے شہرون اور نگہبان ہمارے اموال کا اور حمایت کرنے والا ہمارا اپنی ذات اور
اپنی قوم سے پس مصالحہ کرے تو اُنسے یا چل تو ہمارے ساتھ انکے مقابلے مین پس کہا توما نے کہ ای قوم تم زیادہ ہو جماعت
مین مسلمانون سے اور تمھارے پیچھے مثل اس شہر کے ہی اور تمھارے واسطے جو سامان اور ہتھیار اور زرہ وغیرہ ہین انکی پاس اسقدر
نہین ہی کسواسطے کہ وہ لوگ ننگے سر اور ننگے بدن ہین پس کہا اُن لوگون نے کہ ای سردار انکے ساتھ ہمارا سامان اور ہمارے
ہتھیار بہت ہین جو انھون نے لیا ہی فلسطین مین لشکر روبیس سے اور جو لیا ہی بصری مین اور ہمسے بروز مقابلے کرنے انکے کلوص دیر ابل
سے بمقام بیت لہیا کے اور جو لیا ہی انھون نے بمقام تجوراکے بولص اور اُسکے بھائی بطرس سے اور جو لیا ہی انھون نے اجنادین مین پس تحقیق

سامان اور مال ہمارا لے لیا ہی قوم نے ولیکن نہین لیتے ہین وہ لوگ اس سے بوجہ بے پروائی کے علاوہ اسکے کہ انکے نبی نے انکو
اللہ کیطرف سے خبر دی ہی کہ جو شخص کفار مین سے مارا جائیگا وہ جائیگا بطرف آگ کے اور جو شخص مسلمانون سے مقتول ہوگا
جائیگا بطرف بہشت کے اور حیات دائمی کے پس اسی وجہ سے مقابلہ کرتے ہین وہ لوگ ہمسے ننگے پیر ننگے بدن تاکہ ہو نچین وہ بجانب اسکے
جو انکے نبی نے انکے واسطے کہا ہی پس ہنسا توما ان لوگون کے کلام سے اور کہا کہ اسی سبب سے کہ تمھارے دلون مین یہ کلام اور سماعی
اسکے اور انکی باتین درآئی ہین امید اور طمع کیا ہی ان فرمایہ اور غلامون نے تم مین اور اگر صدق اور راستی سے لڑتے تم اُنسے
تو تمھین اُنسے غالب ہوجاتے لڑائی مین کسواسطے کہ تم کئی حصہ اُنسے بڑھکر ہو شمار مین پس کہا ان لوگون نے کہ ای سردار
آسان کر تو انکے بار اور شدت کو جسطرح سے تجکو منظور ہوا ور جان لے تو اس امر کو کہ اگر تو باز نہ رکھیگا قوم کو ہمسے تو کھول دینگے ہم
دروازے شہر کے انکے واسطے اور مصالحہ کر لیوینگے ہم انسے اس چیز پر جو طلب کہینگے وہ لوگ ہمسے جب سُنا توما نے انکی گفتگو کو سوچا
دیر تک ور ڈرا اس امر سے کہ یہ لوگ ایسا ہی کرینگے جیسا کہ کہتے ہین پس کہا اس نے کہ مین پھیر دونگا اہل عرب کو تمسے اور
مار ڈالونگا انکے سردارونکو ایک ایک کرکے مگر مین چاہتا ہون کہ تم قوت دو مجکو اور لڑو میرے ساتھ ہوکر ایسی لڑائی کہ پسند
کرون مین اسکو اور پہونچ جاؤ تم اس لڑائی سے اپنی مراد کو پس کہا ان لوگون نے کہ ہم تیرے ساتھ ہین اور تیرے سامنے لڑینگے
اور تیرے سب لڑمرینگے پس کہا توما نے کہ صبح پر رکھو قوم کو واسطے لڑائی کے پس اسوقت آویگا عرب پر بڑا کام سخت اور ناگوار
راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد اس گفتگو کے پھرے وہ لوگ اپنی جگھونین اس قرارداد پر اور رہ توما کے شکر گذار اور تھے وہ منتظر اسکے حکم
کے اور متوجہ ہوئے تمام رات نگہبانی پر اور آگ برجون اور دروازون پر روشن تھی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی
جگھون مین مصروف اور متوجہ بدل تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر عورتون اور لڑکون اور مال غنیمت کے پاس
تھے اور رافع بن عمیرۃ الطائی بیچ لشکر زحف وغیرہ کے تھے اور لوگ رات کو نگاہبانی کرتے رہے تا اینکہ چمکی روشنی صبح کی اور نماز
پڑھی ہر سردار نے ہمراہ اپنے لشکر کے اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ساتھیون کے بمقابلہ
باب الجابیہ کے اور حکم دیا اپنے ساتھیون کو لڑائی پر جانے کا اور کہا کہ نہ رنجیدہ ہو لڑائی سے پس جو شخص کہ آج کے دن مشقت
اٹھاوے گا کل راحت پاوے گا اور وہ بڑی راحت ہوگی اور احتیاط رکھو تیرون سے تحقیق تیر خطا بھی کرتے ہین اور کارگر بھی
ہوتے ہین اور نہ سوار ہو گھوڑون پر اسواسطے کہ دشمنان خدا تم سے اونچی جگہ پر ہین اور انکو تیر چلانے کا موقع اچھا ہی اور قوت
دیوین بعض تم مین کے بعض کو اور ثابت رہو اور مقابلہ دشمن مین مضبوطی کرو راوی نے بیان کیا ہی پس روانہ ہوکے
وہ سب بارادہ لڑائی کے پیادہ پا بطرف دشمنون کے اور چھپایا اپنے تئین ڈھالون سے اور آمادہ ہوکر چلے یزید بن ابی سفیان باب الصغیر
کیطرف سوا ر قیس بن ہبیرہ باب کیسان سے اور رافع بن عمیرۃ الطائی باب شرقی سے اور شرحبیل بن حسنہ باب توما سے اور عمرو
بن العاص باب الفرادیس سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے رفاعہ بن قیس سے بیان کی ہی کہا رفاعہ نے
کہ نہین تھا کوئی ہم مین سے اس لڑائی مین سوا مگر بقدر دو ہزار سوار کے ساتھ ضرار بن الازور کے ہنگام محاصرے کے کہ وہ پھرتے تھے

گرد شہر کے تاکہ در رنا وین دشمن ناگہان مسلمانون پر اور جسوقت کسی دروازے پر ضرار ابن الازور آتے تو ٹھہرتے تھے وہان
اور تیر کیتے تھے لوگونکو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ صبر کرو صبر کرو واسطے لڑائی دشمنان خدا کے اٹھائے جاؤگے کل یعنی قیامت کو
بیچ سایہ قرب اللہ تعالی کے اور اگر ایسا ہو کہ دشمنان خدا ظاہر ہون اور مقابلہ کرین تم سے پیچھے دیوار شہر پناہ کے پس اللہ تعالی قادر
ہی اس امر پر کہ بھیجے انپر عذاب انکے اوپر سے اور مانکے پیرونکے نیچے سے اور مین امید رکھتا ہون تمھارے واسطے فتح کی اگر چاہا اللہ تعالی نے
راوی نے بیان کیا ہی پس بلایا لوگون نے ایک دوسرے کو واسطے لڑائی کے اور چلائے تیر اندازون نے تیر اور آئے پتھر
قلعہ والون کی طرف سے اور کام کیا عرادات اور ڈھلواسون نے اور مسلمان ثابت قدم تھے اس بلا پر جو مشرکین کیطرف سے
انپر آئی تھی اور نکلا توما داماد بادشاہ کا اس دروازے سے جو اسکے نام سے بولاجاتا تھا اور تھا ایک شخص اہل دمشق کی جماعت مین راہب
عابد زاہد اور شجاع اور دانشمند بھی تھا اور انکے نزدیک شہر کفر مین اس سے زیادہ عابد اور زاہد انکے دین کا کوئی نہ تھا اور نہ تھا
وہ بزرگ قوم کے نزدیک پس نکلا وہ اس دن اپنے مکان سے اور صلیب اعظم اسکے سر پر تھی پس گاڑ دیا اسنے صلیب کو برج کے
اوپر اور ٹھہرے اور جمع ہوئے بطارقہ اور راجبہ اور بڑے بڑے نصرانی گرد اسکے اور انجیل ایک شخص عالم کے ہاتھ مین تھی انمین سے اور
رکھا انجیل کو قریب صلیب کے اور بلند کین قوم نے آوازین اپنی اور زیادہ ہوئی گفتگو اور قیل و قال انکی اور آگے آیا اور رکھا توما نے اپنی ہاتھ کو ایک
سطر پر انجیل کے اور کہا اسنے کہ اے اللہ مدد دے ہم مین سے اس شخص کو جو حق پر ہو اور غالب کر ہمکو اور نہ حوالہ کر ہمکو دشمنون کے ہاتھ مین اور
تباہ و برباد کر ظالمونکو کہ تو ظالم کو جانتا ہی اے اللہ ہم تیرے نزدیکی چاہتے ہین ہم تجھ سے بوسیلہ صلیب اور اس شخص کے جو سولی دیا گیا اور
ظاہر کین اس شخص نے نشانیان ربوبیت اور افعال لاہوتیہ کی اور وہ شخص قدیم اور ہمیشہ تیرے ساتھ ہی دنیا مین آیا پھر تیرے پاس
لوٹ گیا اور لایا ہی اس انجیل کو تیرے پاس سے پس مدد دے ہمکو ان ظالمون پر اور غالب کر اس شخص کو جو راہ راست پر ہی راوی
نے بیان کیا ہی کہ آمین کہی قوم نے اسکی دعا پر رفاعہ رضی بن قیس نے کہا ہی کہ اسیطرح سے بیان کیا مجھ سے شرحبیل بن حسنہ کاتب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جسنے شرح اور بیان کیا اس کلام توما کو شرحبیل بن حسنہ سے وہ رومانس حاکم بصرہ کے
شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین باب توما پر تھے اور جو کلام کرتے اپنی زبان مین کرتے تھے وہ ہمکو ہماری زبان مین بتا دیتے تھے
رفاعہ نے کہا ہی کہ پناہ مانگی مسلمانون نے اللہ تعالی سے اہل دمشق کے کلمات کفر اور انکی تہمت لگانے سے حضرت عیسی بن مریم
علیہا السلام پر اور بڑھے شرحبیل بن حسنہ اور مسلمان ساتھی انکے اور ارادہ کیا باب توما کا اپنے حملہ سے اور سخت ناگوار گذرا انکو
قول توما مردود کا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اے دشمن خدا تو جھوٹا ہی کیونکہ بتحقیق مثل عیسی علیہ السلام کی اللہ تعالی کے نزدیک
مثل آدم کی ہی کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے انکو مٹی سے زندہ رکھا انکو جبتک چاہا اور بلا لیا انکو جب چاہا پھر شدت اور سختی کی شرحبیل رض نے
اسپر لڑائی مین اور اس دن مسلمان ایسی سخت لڑائی لڑے کہ کبھی ایسی لڑائی دیکھی نہین گئی تھی لوہارے لوگون کے پتھر اور چلائے تیر دور سے پس
زخمی کیا بہت لوگونکو اور تھے منجملہ زخمیون کے ابان بن سعید بن العاص کہ ایک تیر زہر آلود انکے لگا تھا پس نکال لیا انھون نے تیر کو اور
باندھ لیا زخم کو اپنے عمامہ سے اور پایا ابان نے اثر زہر کا اپنے بدن مین پس پیچھے گرے وہ اور اٹھا لیا انکو انکے بھائیون نے اور لائے

مسلمانون کے لشکر مین اور ارادہ کیا مسلمانون نے عمامے کے کھولنے کا تاکہ علاج کرین اُنکے زخم کا پس کہا ابان نے کہ نہ کھولو میرے
عمامے کو زخم سے کہ اگر کھولوگے اسکو تو اسکے ساتھ ہی میرا دم نکلجائیگا اور قسم ہو خدا کی کہ اُسنے دیدیا مجکو وہ چیز کہ جسکی مین اُمید رکھتا تھا
پس نہ مانا اور نہ سُنا مسلمانون نے انکے کلام کو اور کھولا عمامے کو پس نہین کھول چکے تھے مسلمان عمامے کو کہ کھولی ابان نے
اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اور اُنگلی اُٹھا کر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ محمد رسول الله هذا ما وعد الرحمن
وصدق المرسلون پس نہین تمام کیا تھا ابان نے اس کلام کو کہ مرگئے رحمت کرے اللہ اُنپر اور سُنا اس سانحے کو **ام ابان** بنت عتبہ
بن ربیعہ زوجہ ابان نے اور نکاح کیا تھا ابان نے انکے ساتھ بروز جنگ اجنادین کے اور تھوڑے دن گذرے تھے اُنکے
نکاح کے کہ رنگت منھدی اور خوشبوے عطر کی انکے ہاتھ اور سر مین باقی تھی اور تھین وہ عورتین باپیادہ لڑنے والی اور دلیر خاندان
شجاعت سے پس جب سُنا اُنھون نے حال موت اپنے شوہر کا آئین وہ ساتھ گھبراہٹ کے درانحالیکہ ٹھوکرین کھاتی تھین بسبب
لٹکنے دامن اپنے کپڑون کے اور کھڑی ہوئین اپنے شوہر کی لاش کے پاس پس جب دیکھا انکو صبر کیا باُمید ثواب کے اللہ تعالیٰ
کیطرف سے اور نہین سُنا گیا اُنسے کوئی کلام سواے اسکے کہ کہا اُنھون نے اپنے شوہر کی لاش پر هنیئاً لك بما اعطیت
مضیت الی الحور العین الی جوار رب العالمین هو الذی جمع بیننا ثم فرق و الله لاجهدن حتی الحق
بك لانی متشوقة الیك لم ارومنك ولم تروم منی ولکن اباالله الا ان ینغضنی بعیشی حرام علی ان لا
مسنی بعدك احد فقد حبست نفسی فی سبیل الله عسی ان الحق بك وارجو ان یکون ذلك عاجلا **راوی** نے **بیان** کیا ہو کہ نہین
دیکھا لوگون نے ام ابان سے اچھی صبر کرنیوالی کو پھر تجہیز اور تکفین کرکے دفن کیا انکی جگہ مین اور قبر انکی مشہور ہو اور نماز پڑھی خالد بن الولید
اور مسلمانون نے پس جب چھپائے گئے وہ مٹی مین نہین روئین ام ابان اور نہ ٹھہرین انکی قبر پر سواے اسکے کہ آئین وہ اپنے ہتھیارون
کیطرف اور مسلح ہوگئین اور بدل دی ہیئت اپنی اور دوھاٹا باندھا اور لے لیا ڈھال اور تلوار کو اور ملگئین مسلمانون کے لشکر مین بدون
علم اور اطلاع خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پھر پوچھا کہ کس دروازے پر میرے شوہر مارے گئے لوگون نے کہا کہ دروازہ توما
داماد ہرقل بادشاہ پر وہ مارے گئے اور اسی نے مارا ہو انکو اور روانہ ہوئین وہ شرجیل بن حسنہ کے ساتھیون کی طرف پس
ملگئین انمین اور بہت سخت لڑائی لڑین اور تھین وہ بڑی تیرانداز لوگون مین شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہو
کہ دیکھا مین نے بروز لڑائی اہل دمشق کے دروازہ توما پر ایک شخص کو صلیب لیے ہوئے تو ملکے آگے وہ اشارہ کرتا تھا
ہماری طرف اور پکارکر کہتا تھا کہ ای اللہ مدد دے صلیب کو اور اُس شخص کو جسنے پناہ لی ہو ساتھ صلیب کے ای اللہ ظاہر کر اُسپر
غلبہ اسکا اور بلند کر مرتبہ اسکا کہا شرجیل نے کہ مین دیکھتا تھا اُسکی طرف کہ دفعتہً چلایا ام ابان نے ایک تیر کہ نہ خطا کی اُسکے
بدن سے اور اُسی وقت اسکے ہاتھ سے صلیب چھوٹ کر ہماری طرف گری اور دیکھا مین نے اُسکے جواہر چمکتے ہوئے پس
ہر شخص ہم مین کا اُسکے لینے کو دوڑا اور چھپا لیا ہمنے اپنے تئین ڈھالون سے اور برسنے لگے ہمپر پتھر اور جھپٹ اور ہجوم کیا
بعض ہمارون نے بعض پر اس طرح سے کہ ہر شخص پیشی کرتا تھا طرف صلیب کے کہ لے لیوے اُس کو اور دیکھی دشمن نے

فائدہ [illegible]
ابان بن سعید کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
تمہارے ہونے ہی [illegible]
جہان مین [illegible]
مجھے [illegible] لیکن نہ [illegible]
اللہ تعالیٰ [illegible]
نامراد رکھا [illegible]
[illegible]
اس امر کو کہ [illegible]
مجکو تمہارے بعد کوئی
شخص اور قید کیا مین نے
اپنی جان کو اللہ کی راہ
مین قریب ہو کہ ملونگی
مین تم سے اور [illegible]
[illegible]
۱۲

توما نے کثرت لوگون کی بجانب صلیب کے اور اُسکے گرنے کو ہماری طرف پس یقین کیا اُسنے اپنی خواری کا اور برہم ہوا اور کفر و
انکار ظاہر کیا اور سخت گذرا اُسپر یہ معاملا اور کہا اُسنے کہ پہونچیگی یہ خبر بادشاہ کو کہ صلیب سیاہ بزرگ لے لگئی مجھسے اور اہل عرب
اُسکے مالک ہوگئے تھے کچھ عرصے تک پس مضبوط باندھی اُسنے کمر اور لے لی تلوار اور سپر اپنی اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ
جس شخص کو تم مین سے میرا ساتھ دینا ہو پس ساتھ دے میرا اور جس کسی کا جی چاہے ٹھہر رہے اور مین ضرور مقابلے کو جاؤن گا
اور آرام دونگا اپنے دلکو ان دشمنون کے دفع کرنے سے اور اوترا وہ جلدہی سے اور حکم کیا دروازہ کھول دینے کا پس
کھولا گیا دروازہ اور نکلا وہ سب سے پہلے پس جب اُسکی قوم نے یہ حال دیکھا نہین باقی رہا کوئی مگر یہ کہ اترا حصار سے
اُسکے پیچھے اسوجہ سے کہ حرص اور ارادہ اور دانشمندی اور شدت ربودگی اُسکی وہ لوگ جانتے تھے پس بعضون کے ہاتھ
مین کمان اور تیر تھے اور بعضون کے پاس سپر اور شمشیر اور نکلے سب کے سب مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے راوی نے
بیان کیا ہے کہ مسلمان لوگ صلیب کے لینے مین مصروف تھے پس جب نکلے رومی دروازے سے اور بلند ہوئین آوازین انکی
ہوشیار کردیا بعضون نے بعض کو پس جب دیکھا اُنھون نے اس معاملہ کو حوالہ کیا صلیب کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے
اور جدا ہوگئے ایک ایک واسطے مقابلے اپنے دشمنون کے اور پھرے انکی طرف اور حملہ کیا اُنکے لشکرون پر درانحالیکہ
ڈرانے والے تھے انکو اور آنے لگا اونکے اوپر تیر اور پتھر ہر جگہ سے دروازون کے اوپر سے پس آواز دی اور پکار کر
کہا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو پیچھے پھرو تاکہ بے ڈر ہو جاؤ دشمنون کے تیرون اور پتھرون سے جو
اوپر دروازے کے ہین پس پھرے لوگ پیچھے کو تا آنکہ بے ڈر ہوگئے اپنے دشمنون کی بدی سے اور پیچھا کیا انکا دشمن خدا
توما نے دائین بائین لڑتے اور مارتے ہوئے اور گرد اُسکے دلیر لوگ اُسکی قوم کے تھے اور مثل اونٹ زمست کے تھا
پس جب دیکھا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کثرت اور غلبہ مشرکین کا پکارا اور برانگیختہ کیا اپنی قوم کو لڑائی پر یہ کہتے
ہوئے کہ کھولجاؤ تم اپنی سوتون کو اور ہو جاؤ تم طلب کرنے والے بہشت کے اور راضی کرو تم اپنے خالق کو اپنے کام سے کسواسطے
کہ وہ نہین پسند کریگا تمسے بھاگنے کو اور ترپیٹھ پھیرنے کو حملہ کرو انپر اور ملجاؤ اُنمین برکت عطا کرے اللہ تم لوگون مین راوی نے
بیان کیا ہے پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور بڑی لڑائی ڈالی قوم نے اور ملگئے بعض انمین کے بعض سے اور کام کیا تلوارون
نے اور چلایا تیر اور پتھر اور ملایا دشمنون سے سپرون کو اور سُنا اہل دمشق نے اس امر کو کہ توما مسلمانون کے مقابلے کو نکلا ہے اور
صلیب اعظم اسکے ہاتھ سے گر کر مسلمانون کی طرف جاتی رہی پس نکلے وہ لوگ واسطے لڑائی کے درآنحالیکہ دوڑتے
تھے وہ تا آنکہ بڑھ گئی جماعت انکی اور دشمن خدا توما دائین اور بائین طرف دیکھتا اور ترغیب دیتا تھا اپنی قوم کو واسطے
تلاش اور لینے صلیب کے کہ دفعۃً دیکھا اُسنے صلیب کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس پس دیکھتے ہی
تلوار نکالکر حملہ کیا اور ہجوم کیا اُسنے انپر اور چلایا اور کہا گالی دیکر کہ ڈال دو تم صلیب کو بہ تحقیق پہونچ گئی تم پر بلا اور سختی
اُس کی راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اُسکے ناگہانی در آنے کو اپنے اوپر

بس ڈالدیا صلیب کو اپنے ہاتھ سے اور سامنے اپنے سینے کے کیا سپر کو اور نکال لیا اپنی تلوار کو اور سامنا کیا اُسکا اور حملہ سخت کیا دشمن خدا نے جب دیکھا اُسنے صلیب کو پڑی ہوئی اور آواز سخت سے پکارا اپنے ساتھیون کو پس آملے وہ کمک کی اُسکی مشرکون سے اور دیکھا ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ نے حملہ دشمن خدا کو شرحبیل بن حسنہ پر پس کہا اور پوچھا اُنھون نے کہ یہ کون شخص ہی خونخوار کرنے والا اپنے نفس کا مسلمانون نے کہا کہ یہ داماد بادشاہ کا اور قاتل تمھارے شوہر ابان بن سعید بن العاص کا ہی پس جب سُنا ام ابان نے یہ کلام حملہ سخت کرکے اُس کے نزدیک پہونچین پھر چڑھایا تیر کو کمان مین اور چلایا بجانب توما کے پس دوڑے بجانب ام ابان کے گبر لوگ اور گھیرا اور ہرگز نہ پہونچائی انکو تاکہ ڈرادین انکو پس نہ التفات کیا ام ابان رضی اللہ تعالی عنہا نے بجانب انکے غیر ازینکہ راست کیا تیر کو انکے سردار پر اور پکار کر کہا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر چھوڑا تیر کو اور دشمن خدا پہونچگیا تھا شرحبیل بن حسنہ تک اور قریب تھا کہ غالب ہوجاوے اور پر صلیب کے اور لے لیوے اُسکو کہ دفعۃً تیر پہونچا اُسکی داہنی آنکھ پر اور گھس گیا اُسمین پس پھرا اس مین دشمن خدا پیچھے کو چلاتا ہوا اور ارادہ کیا ام ابان نے کہ دوسرا تیر چلادین اسپر پس دوڑے لوگ اُنکی طرف اور چھپا لیا دشمن خدا کو ساتھ سپرون اور طوارق کے اور بچاتے تھے توما کو اُنسے پس جب بے ڈر ہوئین ام ابان تیر اعدا سے چلانے لگین تیر اور پڑھتی تھین اشعار واقدی نے بیان کیا ہی کہ پھر مارا اُنھون نے تیر ایک گبر کو پس جا لگا اُس کے سینے مین اور گر پڑا وہ زمین پر اور دوسرا تیر مارا اُسکو پس لگا اُسکی گردن مین پس اوندھا ہوکر گر گیا اور مر گیا اور دشمن خدا توما سب کے پہلے پھرا اور بھاگا تھا بسبب حرارت لگنے تیر کے پس چلایا وہ مثل اونٹ کے تا اینکہ داخل ہوا وہ دروازے مین اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اس حال کو پس پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے سختی ہو تمپر کس چیز نے تمکو روک رکھا ہی اور تحقیق رہائی پائی سگ رومی نے حملہ کرو تم ان کتون پر قریب ہی اللہ کے نزدیک یہ امر کہ پہونچ جاؤ تم دشمن خدا تک پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ اور سب لوگون نے اور مار ہٹایا لشکر روم کو تا اینکہ پہونچے وہ لوگ دروازے تک اور حمایت کی اُنکی قوم نے دیوار کے اوپر سے ساتھ تیرون اور پتھرون کے پس پھر آئے مسلمان اپنی جگہ پر اور مار ڈالا انھون نے تین سو رومیون کو اور لے لیے کپڑے اور ہتھیار اور صلیب اُنکی اور داخل ہوا دشمن خدا توما شہر مین درآنحالیکہ تیر نے اُسکی آنکھ مین قرار پکڑا اور نہین نکلا تھا پس جب ملا توما قوم مین بند کرلیا انھون نے دروازے کو اور اکٹھا ہوگئے گرد اُسکے بڑے بڑے معزز رومی قوم نصرانیہ اور اساقفہ اور راہب سے اور چاہا انھون نے کہ نکالین تیر کو اور کھینچ لین اُسکی آنکھ سے مگر نہ نکل سکا وہ تیر اور اپنی جگہ مین رہا اور وہ نالہ و فریاد کرتا تھا پس جب دیر گذری اس تدبیر مین اور کوئی سبیل اُسکے نکالنے کی نہ ملی پس کاٹ لیا تیر کی لکڑی کو اور باقی رہگئی گانسی اُسکی آنکھ مین اور باندھ لیا اُسکو پٹی سے اور کہا اُس سے چلنے کو پس انکار کیا اُسنے اور بیٹھ گیا اندر دروازے کے یہانتک کہ سکون ہوا اُسکے درد مین اور کہا قوم سے اُس نے کہ چلکر ٹھہرو اپنے مکان مین امن پاؤ دن تک امن دو اسواسطے کہ آج کے دن درد مصیبتون مین

ہم گرفتار ہوے ایک مصیبت صلیب اعظم کی اور دوسری مصیبت تیر اندازی کی جو ہس قوم سے تجکو پہونچی اور جان گئے ہم اس امر کو کہ مسلمانون کے سامنے کوئی نہین ٹھہر سکتا ہی اور نہین ور آسکتا ہی کوئی انکی آتش حرب مین اور نہین کی تھی ہمنے تجسے درخواست مصالحہ کرنیکی مگر بسبب دیکھنے اور سُننے انکے حالات اور کامون کے اور سوائے صلح کے اور کوئی صورت ہم مناسب نہین دیکھتے ہین پس خشمناک ہوا توما اور زیادہ ہوا غصہ باطنی اسکا اور کہا کہ سختی ہو تمپر حال یہ ہی کہ لے لیگئی صلیب اعظم اور ایذا پہونچی میری آنکھ اور مارے گئے میرے مصاحب اور مین غفلت اور بیخبری کرون ان غلامون سے اور بادشاہ کو میری غفلت کی اطلاع اور اسکے نزدیک میرا عجز اور سُستی ظاہر ہو اور ضرور ہی مجکو انکا مقابلہ کرنا اور ہر حال مین طلب کرونگا مین اپنی صلیب اور لیلون گا معوض اپنی آنکھ کے ہزار آنکھین انکی تاکہ بادشاہ کو معلوم ہو جاوے کہ مین نے اپنا بدلا انسے لیا اور قریب تر مین انکے ساتھ ایک مکر کرونگا اور اسکے ذریعے سے انکے سردار تک پہونچونگا اور بھگا دونگا انکی جماعت کو اور لے لونگا مال انکا اور وہ سب جو بہت لوٹا ہی اُنہون نے اور بھیجدونگا وہ سب بادشاہ کے پاس پھر بعد اسکے نہ راضی ہونگا اور نہ اعتقاد کرونگا مین انکے ساتھ اسی پر یہانتک کہ تیار کرونگا مین ایک لشکر اور ساتھ لونگا باربرداریان اور زاد راہ اور جاؤنگا انکے سر دیار ابی بکر رض کی طرف جو ملک حجاز مین ہین اور مٹا دونگا انکی نشانیون کو اور کھود ڈالونگا انکی مسجدون کو اور کر دونگا اُنکے شہر کو مسکن گوہون اور کھوسٹون اور وحشی جانورونکا پھر توما ملعون چڑھ گیا دروازے کے اوپر اور آنکھ مین پٹی باندھے ترغیب دیتا تھا لوگون کو تاکہ دور ہو جاوے اُنکے دلون سے رعب اور کہتا تھا کہ بے صبری نہ کرو اس معاملے مین جو ظاہر ہوا تمکو مسلمانون سے اور بیشک صلیب بھگادیگی انکو بسبب اپنی سختی کے اور مین ذمے دار ہوتا ہون اس امر کا پس قرار پکڑا لوگون نے اُسکے کلام سے اور سخت لڑائی لڑے اور صبر کیا اُنکے مقابلے مین مسلمانون نے اور اطلاع دی شرجیل رض بن حسنہ نے اس حال کی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور کہا قاصد سے کہ بیان کر تو خالد بن الولید سے کہ اس دشمن خدا توما داماد بادشاہ کے ہاتھ سے ظاہر ہوا ہمکو وہ امر جو اندازہ و شمار سے باہر ہی پس ہماری کمک کے واسطے لوگ بھیجو اسوجہ سے کہ ہمارے مورچے پر لڑائی ہر جگہ سے زیادہ ہی پس جب پہونچا قاصد پاس خالد بن الولید کے اور حال لڑائی مشرکین اور توما اور زخمی ہونے اُس کی آنکھ ام ابان رض کے تیر سے اور گر پڑنا صلیب کا اور آجانا اُسکا ملکیت مسلمانون مین اور مارا جانا اس شخص کا جسکے ہاتھ مین صلیب تھی انسے بیان کیا خوش ہوئے خالد بن الولید اور سجدہ خدا کا ادا کیا پھر کہا کہ یہ ملعون توما معزز ہی بادشاہ کے نزدیک اور وہی منع کرتا ہی قوم کو مصالحے سے اور مین اللہ تعالی سے اُمید رکھتا ہون کہ کفایت کرے ہمارے واسطے اللہ تعالی اُسکے کام مین اور پھیر دے ہمسے بدی اور بُرائی اُسکی پھر قاصد سے کہا کہ پھر جا تو اور کہہ شرجیل بن حسنہ سے کہ جسطرح سے مین نے تمکو مامور اور حکم کیا ہی اُسیطرح حفاظت کرتے رہو اسواسطے کہ ہر گروہ مسلمانونکا مشغول ہی اُس کام مین جسکے نزدیک ہی وہ اور مین تمسے نزدیک ہون اور تمہارے ساتھی ضرار بن الازور بھی شہر کے گرد پھر رہے ہین اور ہر وقت تم سے نزدیک ہین اور نہ آویگا کوئی تم پر اُنکے سامنے ہو کر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس لڑو تم اور نہ رنجیدہ ہو راوی نے بیان کیا ہے کہ

قاصد نے پھر آکر جواب خالد بن الولید کا شرجبیل رض کو پہونچایا پس صبر اور استقامت کیا اُنھون نے اور لڑ گئے باقی دن تک اور
صبر کیا مسلمانون نے اپنی جگہون پر اور سردالان مسلمانون کے حال اور سختی توما کا ساتھ شرجبیل کے اور لوٹ لینا شرجبیل رض
بن حسنہ کا صلیب کو سُنکر بہت خوش ہوے اور ثابت قدم رہے لوگ لڑائی مین یہانتک کہ گذر گیا اُنسے وقت نماز ظہر کا
اور نزدیک ہوا وقت نماز عصر کا پس موقوف کر دیا انھون نے لڑائی کو اور پھر اہر فرقہ اپنی جگہ پر تا اینکہ شام ہوگئی اور روشن
کیگئی آگ اور پڑھا گیا قرآن مجید اور اذان کہی موذنون نے اور نماز عشا کی پڑھی ہر سردار نے اپنی جماعت کے ساتھ **واقدی**
رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب تاریکی رات کی ہوئی بلایا توما ملعون نے بڑے بڑے لوگون اور دلیران دمشق کو پس آئے
وہ لوگ اُسکے پاس اور کہا اُسنے اُنسے کہ اے اہل اس دین کے بتحقیق گھیر لیا ہے تمکو ایسی قوم نے کہ نہین ہے انمین نیکخوئی اور نہ دین اور
نہ امان اور نہ وفاداری اور نہ ذمہ داری اور اگر مصالحہ کروگے تم اُنسے اور دینگے تمکو وہ امان تو نہ وفاداری کرینگے وہ تمھارے
ساتھ اور نہ صلح رکھینگے تمسے اور اپنی اولاد اور عورتین اپنی اسواسطے ساتھ لائے ہین کہ انکو تمھارے شہرون مین آباد کرادین
خوشی سے چاہو اس بات کو یا کہ انکار کرو پس ایسی صورت مین کیونکر صبر کیا تمنے اپنی بجبر متی اور قید ہونے اپنی عورتون اور
نکل جانے اپنے گھرون کا اور اس امر سے کہ ہون عورتین تمھاری لونڈی غلام تابعدار اُنکے اور نہین جاتی رہی صلیب
انکی طرف مگر بسبب خشم اور غضب کے تمپر اسوجہ سے کہ ارادہ کیا ہے تمنے اپنے دلون مین مٹ جانا اس دین اور مصالحہ
مسلمین کا ابتدا ہی تمکو صلیب نے اور اہانت کی تمھاری اور مین جو اُنکے مقابلے کو نکلا تھا اگر زخمی نہو جاتی میری آنکھ
نہ پھرتا مین انکی لڑائی سے یہانتک کہ فراغت پاتا مین اُنسے اور اب ضرور مین اپنا بدلا لونگا اور دور کرونگا اپنی عار کو پس
بتحقیق قسم کھاتا ہون مین بعزت بادشاہ رحیم کی کہ ضرور ہے مجکو بدلا لینا اور یہ کہ نکالونگا مین دو ہزار آنکھین اہل عرب کی اور
بھیجونگا بادشاہ کے پاس پھر اپنی صلیب سے لونگا اور اگر غفلت کی مین نے ان باتون مین تو نہ بیخوف رہونگا مین خفگی
بادشاہ سے بہ نسبت اپنے پس جب سُنی اُن لوگون نے یہ گفتگو توما کی کہا اے سردار حال یہ ہے کہ قوم مسلمان بہت ہین اور
نہین ہے تیری تدبیر مگر یہ کہ قصد کیا جاوے جیت اور طرف کان جنون سے یہانتک کہ باگین پھیر کر آوینگے قوم ہر جگہ سے
لشکر لیکر آویگا تیری طرف بڑا سردار اُنکا دروازہ شرقی سے آوے گا دوسرا سردار باب جابیہ سے اگر سخت گذریگا
اور پیش آویگا وہ امر جسکی طاقت تجھے نہین ہے اور بعد اسکے ہم راضی ہین اس امر مین جسمین تو راضی ہو پس اگر حکم دیگا تو ہمکو نکلنے کا
اُسکے مقابلے مین نکلینگے ہم اور اگر حکم کریگا تو ہمکو لڑنے کا شہرپناہ پر لڑینگے ہم توما نے کہا قریب ہے تمھارے واسطے ایک
خاص تدبیر لڑائی کی تجویز کرونگا مین پھر حکم کیا اُسنے سب خاص و عام کے یکجا ہونے کا پس اکٹھا ہوئے سب لوگ
مگر رہ گئے کچھ تھوڑے لوگ دروازون پر بخوف مسلمانون کے پس جب یکجا ہوچکے سب لوگ کہا توما نے کہ مین نے
ارادہ کیا ہے کہ در آکن مین ناگاہ مسلمانون پر اس رات مین اور جا پڑون انکی جگہون پر اسواسطے کہ راہ خوفناک ہے اور تم لوگ
زیادہ واقف اور خبردار اپنے شہر کے ہو بہ نسبت اپنے غیر کے پس ہر شخص کہ تم مین سے چاہیے کہ مسلح ہو کر اپنے دروازہ سے

نکلے اور جابیہ مارے قوم پر اور مین اپنے ساتھیون سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور مین اُمید رکھتا ہون کہ نہ پھرونگا مگر ساتھ خوشی
اور سرور کے پس جسوقت فراغت پاؤنگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آؤنگا تمھاری طرف پس ایک ایک کو ان مین سے بھگانے
اور ہٹاتے ہوئے سردار قوم تک پہونچونگا پس قید کر لونگا اسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کرے گا اسکی نسبت
جو چاہے گا پس جو شخص نکلے تم مین سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا پہونچ جاؤن مین اُس تک
سبھون نے کہا کہ تیرا حکم بخوشی منظور ہی بس اُسیوقت قصد کیا توما نے بجانب قوم کے اور جدا جدا کیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک
گروہ کو باب جابیہ پر اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا اُنسے نہ ڈرو تم کسواسطے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دور ہی نسے
اور نہین ہی باب جابیہ پر مگر ناکس اور غلام لوگ پس ہیبت ڈالو تم انکو مثل پیسنے غلے کے اور کھا جاؤ تم انکو مثل کھانیکے پس روانہ
ہوئے وہ لوگ اور بلا کر بھیجا توما نے ایک اور گروہ کو باب الفرادیس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب
کیسان پر بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ جہان بھیجا گیا اور خاص کر لیا توما نے اپنے
تئین اپنے دروازے کیواسطے اور اُسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اُسنے جسکی شجاعت کو وہ جانتا
تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اُسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہی کہ چڑھاؤن مین تمھارے واسطے اپنے دروازے پر ایک شخص کو
جسکے پاس ناقوس ہوگا کہ وہ بجاویگا اسکو اور آواز گھنٹے کو پس جسوقت سنو تم اُسکی آواز کو پس وہی نشانی ہی میرے اور تمھارے
بیچ مین پس کھولدو دروازون کو اور نکلو جلدی کرکے بجانب اپنے دشمنون کے اور در آؤ ناگاہ اُنپر اور بیشک تم پاؤگے مسلمانونکو
اس حیثیت سے کہ کوئی انمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس در آؤ تم انپر پیش از اینکہ پہونچین وہ اپنے ہتھیارون تک پس لگاؤ انپر
ضربات ایذا دہندہ اور مار ڈالو انکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کروگے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے نسبت قوم کے
اس بات مین اُمید کروگے تم انمین اس امر کی کہ شکست اُٹھاوینگے اور ٹوٹ جاوینگے وہ ایسا ٹوٹنا کہ نہ بند ہو سکینگے اور نہ درست
حال ہو سکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوئی قوم اس کلام سے اور چلے بموجب اُسکے حکم کے اور ارادہ کیا ہر فرقے نے ایک
دروازے کا ہر دروازون سے راوی نے بیان کیا ہی کہ بلایا توما ملعون نے ایک نصرانی کو اور کہا اس سے کہ لے لے
تو ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو ہمکو کہ کھولا ہمنے دروازے کو تو بجا اُس سے ایسی آواز کہ سنین اس کو
سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دوڑین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اُسنے کہ یہ امر بخوشی منظور اور
پسند ہی پھر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اُسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر اور چلا توما ساتھ ایک
لشکر کے اپنے لشکر سے جو زرہین اور خود پہنے تھے اور انکے ہاتھ مین عمود اور تلوارین تھین اور توما ان سب کے آگے تھا اور اُسکے
ہاتھ مین چوڑی تلوار ہند کی اور سپر چرمغیہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کے اور اُسکے سر پر خود کسرویہ تھا جو ہرقل نے
اسکو اپنے سلح خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اُسپر سونے چاندی کا کام اور سیف بران اُسمین کچھ کارگر نہین ہوتی تھی پس
جب پہونچا وہ دروازے پر اور پورا ہو گیا لشکر اُسکا کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ ایسی جلدی اور کوشش کرو تم کہ پہونچ جاؤ

دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور ناگہان درآؤ اور ٹھہراؤ تلوارون کو انپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے پس نہ باقی رکھو
اسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تم مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پہونچ جائے اُس تک اور اگر دور ہو صلیب اس شخص سے
پس آواز دیکر پکارے مجکو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُسکے سبھون نے کہا کہ تیرا حکم ہمکو بخوشی پسند اور منظور ہے پھر اُسکے حکم سے
دروازہ کھولا گیا اور ایک شخص نے اُسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جاکر حکم اُسکے بجانے کا دیا پس ایک
ایسی آواز سخت بجائی اُسنے کہ سواے اُسکے اور آواز نہ تھی یہانتک کہ کھولا قوم نے سب دروازون کو اور دوڑپڑے لوگ اُسیوقت
اور نکلا تو ملعون دروازے سے اور سنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وہ لوگ بجانب صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ
وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم کے فریب سے مگر یہ کہ جاگتے اور ہوشیار تھے پس جب سنا لوگون نے آواز کو جگا دیا
بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اُٹھ کھڑے ہوے لوگ اپنے خواب گاہون سے مثل شیر حملہ آور کے پس نہین
پہونچے اُن تک دشمن اُنکے مگر یہ کہ وہ ہوشیار ہوگئے تھے اور متوجہ مقابلۂ دشمن ہوئے مگر بے ترتیب تھے پس لڑے لوگ بیچ اندھیری
رات کے اور کام کیا تلوارون نے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اُٹھ کھڑے ہوئے بدحواس گھبراے ہوے بسبب
سننے آواز اور فریاد کے اور چلاکر کہا واغوثاہ وا اسلاماہ وامحمداہ اکید واقوی ورب الکعبة اللھم انظر الیھم بعینك
التی لاتنام وانصرھم ولاتسلمھم الی عدوھم پھر بلایا **فحطان** بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اُسنے کہ تم میری
جگہ پر ٹھہر دمیری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہے مجکو اس سے جو سنا ہے مین نے اور احتیاط رکھو تم اس امر سے کہ آوین کوئی
تمھارے سامنے سے پھر چھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو فحطان کے ساتھ اور روانہ ہوے وہ ساتھ چارسو سوارونکے اپنے لشکر سے
اور وہ بدون زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے دیگر کپڑے ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون خود کے اور باز رکھا تھا
انکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے مسلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا گھوڑے کی باگ کو انھون نے اور اُن کے
ہمراہیون نے اور رو رو آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو اُنکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے بحال مسلمانونکے
اور سنا لوگون نے اُنکو یہ اشعار رنج آمیز پڑھتے ہوے پھر کوشش کی چلنے مین اور چارسو سوار اُنکے پیچھے تھے اور جنبش دیتے تھے
تلوارون کو تا اینکہ پہونچے باب شرقی پر اور اُسی وقت وہ گروہ جو اُس دروازہ پر تھا ناگہان درآیا تھا اور **رافع** بن عمیرہ برادر وہ ثابت
اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور کام کرتی تھین اور سنائی دیتی
تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی پشت دروازون سے اور بلند تھین آوازین مسلمانونکی ساتھ تکبیر کے
اور قوم شہرپناہ کے اوپر سے دھمکاتی تھی اور چلاتی تھی بوقت بیدار ہونے ہوشیار ہوجانے مسلمانونکے اُنکے مقابلے مین پس حملہ کیا
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانون کے آیا تمھارے تسلین
فریادرس پروردگار عالم کی طرف سے سوار ہلاک کرنے والا ہون مین خالد بن الولید ہون پھر حملہ کیا رومیون پر مع اپنے
ساتھیون کے پس مار ڈالا انھون نے لوگون کو اور ڈالدیا زمین پر دلیرون کو اور پادشاہ اس معاملے کے دل اُن کا متعلق تھا

ف اشعار
فلا فاض دمعی علی فوق خدی
جنین جاری ہوے
...

ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانون کے جنکو دروازون پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے تھے آوازین اور فریاد کرنا انکا اور آوازین اور فریاد روم اور نصاری اور یہود کی بلند تھین سنان بن عوف نے روایت کی ہی کہ پوچھا مین نے اپنے چچازاد بھائی قیس بن ہبیرہ سے کہ آیا یہودی بھی تمسے لڑتے تھے انہون نے کہا ہان لڑتے تھے دیوار کے اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہمپر تیر اور پتھر راوی نے بیان کیا ہی کہ ڈری خالد بن الولید شرحبیل بن حسنہ کے واسطے بسبب قریب ہونے دشمن خدا توما ملعون کے انسے کسواسطے کہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شرحبیل بن حسنہ پر بسبب شجاعت توما کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پیش آیا شرحبیل بن حسنہ کو دشمن خدا توما سے ایسا سخت اور بڑا معاملہ کہ نہین پیش آیا کسی کو مثل انکے اور صورت یہ ہوئی کہ ناگہان در آیا توما اس گروہ پر جو شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ تھے اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمانونکی طرف توما ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانونے مثل صبر بڑے مرتبے والون کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا توما سخت لڑائی در انحالیکہ پھاڑتا تھا وہ صفون کو دائین اور بائین اور پکارتا تھا کہ کہان ہی تمہارا سردار جسنے تیر چلاکر مجکو زخمی کیا مین رکن بادشاہ کا ہون مین مدد دینے والا صلیب کا ہون پس لاؤ اور سپرد کرو اسکو میرے تئین تاکہ پلٹ جاؤن مین تمہارے مقابلے سے پس جب سنی شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز اسکی ارادہ کیا اسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اسی توما نے بہت لوگونکو مسلمانون سے پس کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ مین ہون ساتھی تیرا اور بدخواہ اور مخالف تیرا مین سردار قوم کا ہون مین ہلاک کرنے والا تمہاری جماعت کا ہون مین لینے والا تمہاری صلیب کا ہون مین کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس باگ پھیری توما نے مثل پھیرنے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تمھین کو طلب کیا مین نے اور تمہاری ہی خواہش رکھتا ہون مین پھر سب سے الگ ہوگیا انکے مقابلے مین اور صدمہ پہونچایا انکو اور نہین دیکھا تھا لوگون نے مدتون مین زدوکوب کو مثل ان دونونکے اس رات مین اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا اسنے انکو پس تھے وہ دونون اسی حالت مین کہ گذری آدھی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک والے سے لڑتا تھا اور تھین ام ابان رضی اللہ عنہا بنت عتبہ ساتھ شرحبیل بن حسنہ کے کہ نہین دور ہوتی تھین انسے اور اس رات مین بڑا صبر اور استقلال کیا انہون نے اور چلائے تیر اور کوئی تیر انکا نہین پڑتا تھا مگر کسی مشرک پر یہانتک کہ قتل کیا بہت لوگونکو اور رومی انکو مرد سمجھتے تھے اور اسیطرح وہ تیر چلاتی تھین یہانتک کہ سوائے ایک تیر ترکش کا اور انکے پاس باقی نرہا پس وہ اس تیر کو لیے ہوئے دائین اور بائین قوم کو دیکھتی تھین اور قوم رومی الگ تھی انسے بخوف تیر کے کہ دفعۃً قریب آیا انکے ایک شخص قوم سے اور چاہا انہون نے اسپر تیر کو پس جا لگا تیر اسکے سینے پر پس جب قریب ہوا وہ موت کے ناگہان حملہ کیا اور در آیا انپر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھرے وہ لوگ واسطے اسکی اعانت کے اور ناگہان در آئے وہ ام ابان پر اور گرفتار کرلیا انکو اور مرگیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابان رضی اللہ عنہا نے تیر مارا تھا اور شرحبیل بن حسنہ کا یہ حال تھا کہ پیش آیا انکو دشمن خدا سے وہ معاملہ جو نہین پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی انہون نے اور ماری ایک ضرب سخت تلوار کی

ف ۱ ذکر لڑائی توما کا ساتھ شرحبیل رضی اللہ عنہ بن حسنہ کے اور قید ہونا ام ابان رضی اللہ عنہا کا ۱۲ ۱۲

دشمن خدا پر پس لیا اُسنے اس ضرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرجبیل رضؓ بن حسنہ کی پس طمع کی دشمن خدا نے انمین اور حملہ
کیا اُنپر اور گمان کیا اُسنے کہ وہ میرے قیدی ہو چکے اور اسی حالت مین ظاہر ہوے دو سوار اور اُنکے پیچھے لشکر سوارون کا تھا پس
ناگہان در آئے وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا اُنھون نے ام ابان کو اس حیثیت سے کہ ایک سوار انکو اپنے دونون ہاتھون
سے پکڑے ہے اور وہ فریاد کرتی ہین پس آ پہونچے دونون اُنکے پاس ایک **عبدالرحمن** رضؓ بن ابوبکر **صدیق** اور دوسرے
ابان رضؓ بن عثمان رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا ان دونون نے اُس سوار کو اور چھڑایا ام ابان رضؓ اور شرجبیل رضؓ بن حسنہ کو اور پلٹ گیا
دشمن خدا تو مابجانب شہر کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے بسلسلہ راویون کے **تمیم** بن عدی سے کہا **تمیم** بن عدی
نے کہ تھا مین بیچ لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اس معرکے مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابو عبیدہ بن الجراح
اور اُنکے ساتھیون کے نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمے مین نماز پڑھتے تھے اور وہ قوم
سے دور تھے کہ ناگہان سُنی اُنھون نے آواز کو جو بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور دوڑے مسلمان قوم کیطرف پس جب دیکھا
ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے اس معاملے کو مختصر کر کے تمام کیا نماز کو اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مسلح ہوے اور اُٹھ
کھڑی ہوئی قوم اُنکے ساتھ اور زرہین پہنی اُنھون نے ساتھ ہتھیارون کے اور قریب ہوے ابو عبیدہ بن الجراح قوم سے
اور دیکھا اُنکو رزمگاہ مین کہ للکارتے اور لڑتے تھے پس پھرے وہ قوم کیطرف سے دائین بائین کو یہانتک کہ تجاوز کیا اُنسے اور
بڑھے بجانب دروازے کے اور پہونچے وہان اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون
نے پس جب سُنی مشرکون نے آواز تکبیر کی سمجھے وہ مسلمان آپڑے اُنپر ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھرے وہ بھی
طرف کیا اور اُنکے آگے **جرجی** بن قالا سردار اُنکا تھا پس تعاقب کیا اُسکا مسلمانون نے اور خرچ کیا اُنمین تلوار کو یہانتک کہ جب
نزدیک پہونچے وہ لوگ دروازے کے پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اونکے ساتھیون نے اور ملگئے اور پہونچ گئے
قوم تک اور پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کے اوپر سے اور مسلمان نہین پھرتے تھے اُنکے پیچھے سے پس جب قصد
کیا مسلمانون نے انکا موقوف کیا پتھر اور تیر چلانا ان لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑینگے اور ایذا پہونچا دینگے اور قصد
کیا اور دیکھا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوار انکو انمین **واقدی** رحمۃ اللہ
بیان کیا ہے کہ معلوم کیا مین نے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون سے کوئی شخص نہ چھوٹا نہ بڑا اور سبکے سب مارے گئے
اور مارا گیا جرجی بن قالا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایسی لڑائی لڑے کہ مثل اسکے نہین دیکھی گئی تھی پس وہ ایسی حالت مین تھے
کہ دکھائی دیے ضرار بن الازور اور وہ آلودہ تھے خون سے پس خالد رضؓ بن الولید نے انسے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہارے پیچھے ضرار بن الازور
نے کہا کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ نہین آیا مین تمہارے پاس مگر اُسوقت کہ شمار کر لیا مین نے کہ اس رات مین مین نے ڈیڑھ سو آدمی کو
مار ڈالا اور میرے ساتھیون نے اسقدر لوگون کو مارا جنکی حد و شمار نہین ہے اور کفایت کیا مین نے تمہارے واسطے اُن لوگون کی شدت
کو جو نکلے تھے باب صغیر سے بطرف یزید بن ابی سفیان کے پھر باگ پھیری مین نے سب سردارون کی طرف پس مار ڈالا مین نے

ف ۱۰ ذکر خط لکھنے توما کا ہرقل بادشاہ کو بابت لڑائی دمشق کے ۱۲

لوگون کو اور تائید کی ہین نے اپنی قوم کی **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ بہت خوش ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس حال کے
سننے سے پھر چلے سب کے سب یہانتک کہ آئے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکریہ اُنکے کامونکا ادا کیا **واقدی** رحمہ اللہ
نے **بیان** کیا ہی کہ یہ رات بڑی سخت تھی کہ کبھی پیش نہین آئی تھی لوگون کو مثل اسکے اور اُس رات مین مسلمانون نے ہزارہا آدمیونکو
مار ڈالا پس یکجا ہوے بڑے بڑے رئیس دمشق کے توما کے پاس اور کہا اس سے کہ ای سردار ہمنے نصیحت کی تھی تجکو مگر نہ قبول کیا
تونے اور نہ نفع کیا ہماری نصیحت سے اور جو ہمپر گذرا وہ تجھپر بھی گذرا اور مارڈالے گئے ہم مین سے بہت لوگ اور یہ معاملہ
ہی جسکے اٹھانے کی ہمکو طاقت نہین ہی پس مصالحہ کرے تو قوم سے کہ وہ ہمارے اور تیرے واسطے موجب سلامتی ہوگا اور
اگر تو اس امر سے انکار کریگا تو ہملوگ اپنے واسطے مصالحہ کر لینگے اور تجکو تیرے حال پر چھوڑ دینگے پس کہا توما نے کہ ای قوم مہلت
دو مجکو یہانتک کہ لکھون مین یہ سب حال بادشاہ کو پس اگر اعانت اور کمک کی اُسنے تو بہتر ہی ورنہ صلح تو ہمارے آگے ہی **راوی**
نے **بیان** کیا ہی کہ اسی وقت توما نے ایک خط بادشاہ کو لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا ہی ہمکو مثل گھیرنے سپیدی
آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور مارڈالا ان لوگون نے ہماری قوم کو اجنادین مین اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل کیا ان لوگون
نے ایک بڑا بھاری قتل اور مین اُنکے مقابلے کو نکلا اور زخمی ہوا مین اُنسے مگر تیری قوم اور اہل شام نے چھوڑ دیا مجکو اور جاتی رہی
میری آنکھ اور ارادہ کیا ہی قوم نے صلح کرنے کا اہل عرب سے اور جزیہ دینے کا انکو پس تو یا خود اسطرف روانہ ہو یا لشکر ہمارے
پاس روانہ کر کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے ہمکو مصالحہ کر لینے کا کہ بتحقیق سخت ہوگیا اور بڑھ گیا ہی ہمپر معاملہ انکا پھر لپیٹا اُسنے
خط کو اور مہر کی اُسپر اپنی اور قبل از صبح ہونے کے روانہ کیا پس جب صبح ہوئی ارادہ کیا مسلمانون نے لڑنے کا اور حکم بھیجا خالد
بن الولید نے ہر سردار کو کہ روانہ ہو اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی لڑائی
اور سخت ہوا معاملہ اہل دمشق پر پس کہلا بھیجا اُنھون نے خالد رضہ بن الولید کے پاس کہ مہلت دو ہمکو تاکہ سوچین ہم اپنے کام مین پس
انکار کیا خالد رضہ بن الولید نے اور نہ ہٹے انکی لڑائی اور مقابلے سے یہانتک کہ تنگ آئے وہ محاصرے سے اور اسکے سوا وہ منتظر
جواب کے بادشاہ کے پاس سے تھے اور یکجا ہوئے بعض رئیس شہر کے بعض کے پاس اور کہا کہ ای قوم نہین صبر ہو سکتا ہی ہمسے اس معاملہ مین
جسمین ہم ان لوگونکے سبب سے ہین اگر لڑتے ہین ہم اُنسے تو غالب ہو جاتے ہین وہ ہمپر اور اگر ترک لڑائی کر کے اپنے شہر مین بیٹھین ہم
تو ضیق اور تنگی مین پڑینگے پس چھوڑ دو اور دور کرو تم جھگڑنے اور خصومت کو اپنے سے اور مانگو اُنسے امان اور صلح جسقدر پر کہ وہ
طلب کرین تمسے پس کہا اُنسے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتابین پڑھے ہوے تھا کہ ای قوم قسم ہی خدا کی کہ بتحقیق مین جانتا
ہون کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور سامان سے تو اُنکو تمسے دفع نہین کر سکتا تھا اسواسطے کہ مین نے کتابون مین پڑھا ہی کہ سردار اُنکے
محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہین اور قریب ہی کہ دین انکا سب دینون پر غالب ہو جائے گا پس
چھوڑ دو تم حیلہ جوئی اور مشغول رہنے کو محال کامون مین اور دو تم انکو جو تمسے مانگین کہ یہی تمھارے واسطے بہتر اور موافق
ہی پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اسکا میل کیا انکی طرف اسوجہ سے کہ بزرگی اُسکی اور علم اور واقف ہونا اُسکا اخبار اور حالات

گذشتہ سے انکو معلوم تھا اور کہا کہ تیری کیا راے ہی اُسنے کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ وہ سردار مسلمانون کا جو باب شرقی پر ہی یعنی خالد بن الولید وہ ایک مرد خونریز ہی پس اگر چاہتے ہو کہ اپنے کام اور مطلب سے نزدیک ہو جاؤ پس جاؤ تم اُس شخص کی طرف جو باب جابیہ پر ہی یعنی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پس قرین صواب جانا قوم نے راے اُس شخص کو اور جب اندھیری ہوئی آئے وہ سب باب جابیہ پر اور کلام کیا اُنمین سے ایک شخص نے جو زبان عربی جانتا تھا پس کہا اسنے بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے آیا ہمکو تمسے امان ملسکتی ہی یہانتک کہ آوین ہم تمھاری طرف اور بات چیت کرین تمھارے سردار سے تاکہ صلح کرلیوین ہم اپنے اور تمھارے بیچ مین **ابوہریرہ** دوسی رضی اللہ عنہ نے **روایت** کی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگ مسلمان مقرر کئے تھے کہ وہ نگہبان آپڑنے اہل دمشق کے مثل شب گذشتہ کے دروازے کے قریب تھے اور اس رات کو قوم دوس کی باری تھی اور سردار انپر عامر بن الطفیل الدوسی تھے پس اسی حالت مین کہ لوگ اپنی جگہون مین بیٹھے تھے قریب دروازے کے کہ سُنا مینے قوم کو پکارتے ہوئے پس دوڑا گیا مین ابو عبیدہ رض بن الجراح کے پاس اور خوشخبری سُنائی اُنکو اور کہا مین نے کہ شاید اللہ تعالی راحت دیوے مسلمانون کو مشقت سے پس خوش ہوے ابو عبیدہ رض بن الجراح میرے کلام سے اور کہا کہ جاؤ تم اور کہو اُنسے کہ امان ہی تمکو ہماری طرف سے جبتک کہ اپنے شہر مین بسلامت پھر جاؤ پس گیا مین قوم کے نزدیک اور پکار کر کہا مین نے اُنسے کہ آؤ تم تمھارے واسطے امان ہی پس کہا قوم نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاکہ ہم تمھارے کلام پر اعتماد کرین مین نے کہا کہ مین ابوہریرہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور نہین ہی ہمارا طریقہ غدر اور فریب کرنا اگر ہم مین سے ایک غلام تمکو امان دیوے اور ذمہ داری کرے تو ہم وفاے اقرار اسکا کرینگے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہی واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا اور ہر گاہ وفاے عہد اور ذمہ داری نشانی اور پہچان اہل عرب کی زمانہ جاہلیت مین تھی اب کہ راہ راست بتلائی اللہ تعالی نے ہمکو بسبب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو کیونکر خلاف اسکے ہوسکتا ہی پس کھولا قوم نے دروازے کو اور نکلے اور وہ ایک سو آدمی تھے رؤسا اور علماء سے پس جب قریب ہوے وہ لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے دوڑے مسلمان انکی طرف اور دور کیا اُنسے زنار اور صلیبون کو یہانتک نہ آگئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس مرحبا کہا انکو اور اٹھ کھڑے ہوے اُنکے واسطے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو فرمایا اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ پھر بات چیت کی اُنھون نے صلح کے باب مین اور کہا اُنھون نے کہ ہم تمسے صلح کیا چاہتے ہین اس شرط پر کہ چھوڑدو ہمارے واسطے کنائس ہمارے اور انکو ہمسے غصب نکرو اور وہ کنیسہ یحیا ہی جو اب جامع مسجد ہی اور کنیسہ مریم اور کنیسہ حنینا اور کنیسہ بولص اور کنیسہ مقسلاط اور کنیسہ سوق النیل اور کنیسہ اندریا اور کنیسہ قرنارسی پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس امر کو اور جو شرطین انھون نے پیش کین اور لکھدی انکو ایک تحریر صلح اور امان کی مگر اپنا نام اسمین نہین اور نہ گواہی کسی کی لکھی اور یہ امر اسواسطے تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح بعد ازینکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو معزول کیا تھا اس امر کو دوست نہین رکھتے تھے کہ وہ مسلمانون کے معاملے

مین مداخلت کرین اور لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ دست آویزاور سپرد کیا اُسکے کہا اُن لوگون نے کہ اب چلو تم ہمارے ساتھ پس اُٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل اور سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعیم بن عدی اور ہشام بن العاص السہمی اور وہبان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمر الدوسی اور عامر بن طفیل اور سعید بن الجبر الدوسی اور ذوالکلاع الحمیری اور حسان بن نعمان الطائی اور جریر بن نوفل الحمیری اور سالم بن فرقد الیربوعی اور سیف بن اسلم الطائی اور معمر بن خویلد السکسکی اور سنان بن اوس الانصاری اور مخلد بن عوف الکندی اور ربیعہ بن مالک التیمی اور حکم بن عدی النبہانی اور مغیرہ بن شعبہ الثقفی اور بکر بن عبد اللہ التیمی اور راشد بن سعد اور قیس بن سعید اور سعید بن عمرو الغنوی اور رافع بن سہل اور یزید بن عامر اور عبیدہ بن اوس اور مالک بن الحرث اور عبد اللہ بن طفیل اور ابو لبابہ ابن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عباد بن عتبہ النبہانی اور شبرہ بن عامر اور عبد اللہ بن فرط الازدی رضی اللہ عنہم یہ سب پنتیس ۳۵ مرد صحابی تھے اور بیٹھ آدمی اور عامہ مسلمانون سے ساتھ ہوے پس جب سوار ہوکے چلے طرف دروازے کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنسے جنسے مصالحہ کیا تھا کہ مین چاہتا ہون تمسے کچھ بطور گرو کے **راوی** نے **بیان** کیا ہو کہ نہین لی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز بطریق گرو کے اُنسے بلکہ بھروسا اور اعتماد کیا اللہ تعالیٰ پر اور سبب اسکا یہ تھا کہ اسی رات مین کہ مصالحہ کیا اُن سے جسوقت کہ نماز فرض پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سو گئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین کہ فرماتے ہین آپ اللیلۃ تفتح المدینۃ انشاء اللہ تعالیٰ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے **بیان** کیا ہو کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستعجل پس عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہو کہ مین مستعجل دیکھتا ہون پس فرمایا آپنے کہ مین آیا ہون اسواسطے کہ جنازہ ابو بکر صدیق پر چلون پس بیدار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور اسی وقت ابو ہریرہ نے آکے بشارت صلح کی دی پس نہین لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے قوم سے گرو باعتماد ارشاد صدق بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہو کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیونکے شہر مین داخل ہوے چلے ساتھ اُنکے قسیس اور راہب اور وہ لباس بنا ہوا سیاہ بالون کا پہنے تھے اور لیے ہوے تھے انجیلونکو اور دھونی دیتے تھے اُنپر عود اور خوشبودار چیزونکی اور یہ معاملہ بروز دوشنبہ گیارھوین جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری مین واقع ہوا تھا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہو کہ داخل ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دمشق مین دروازہ جابیہ سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس حال سے مطلق خبر نہ تھی اسواسطے کہ اُنھون نے شدت اور سختی کی لڑائی ڈال رکھی تھی باب شرقی پر اور بہت خشم اور غضب مین تھے اہل دمشق پر اسوجہ سے کہ مارا تھا اُن لوگون نے خالد بن سعید برادر عمرو بن العاص کو تیر زہر دار سے پس نماز پڑھی خالد بن الولید نے اُنپر اور دفن کیا اُنکو وہان دروازہ مشرقی اور دروازہ توما کے اور تھا ایک قس روم کے قسون سے کہ نام اُسکا یوشا بن مرقس تھا اور رہتا تھا وہ ایک مکان مین جو شہر پناہ سے ملا ہوا تھا قریب دروازہ شرقی کے اور تھی اُسکے پاس کتاب ملاحم

دانیال پیغمبر علیہ السلام کی اور اسمین لکھا تھا کہ اللہ تعالی فتح کریگا شہر ونکو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون سے اور دین انکا سب دینون پر غالب ہوگا پس جب آئی رات دوشنبہ گیارھوین تاریخ جمادی الثانی کی نقب دیکر نکلا وہ اپنے گھر سے بحالت بے علمی در غفلت اپنے اہل وعیال کے اور آیا خالد بن الولید رضؓ کے پاس اور بیان کیا اُسنے کہ مین اپنے گھر سے نقب دیکر آیا ہون اور اپنے اہل وعیال کے واسطے امان چاہتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ مین لے اطمینان امان کا دیا اور روانہ کیا اُسکے ساتھ ایک سو مسلمان مستعد اور مسلح کو اور اکثر اُنمین کے قوم حمیر کے تھے اور کہا اُنسے کہ جسوقت داخل ہو جاؤ تم شہر مین پس بلند کرو تم آوازین اپنی سب کے سب ور ارادہ کرو بجانب دروازے کے اور توڑ ڈالو قفل اُسکے اور پھینک دو زنجیرین اُسکی یہانتک کہ داخل ہو جاوین ہم شہر مین اگر چاہا اللہ تعالے نے پس روانہ ہوے وہ لوگ اور سردار اُنپر کعب بن ضمرہ یا مسعود بن عون کو علی اختلاف الروایات کیا اور روانہ ہوا یوشا بن مرقس آگے اُنکے یہانتک کہ اُنکو لیکر داخل ہوا جسطرح سے کہ نکلا تھا پس جب داخل ہوے وہ لوگ اُسکے گھر مین ہر طرح ہوشیار اور تیار ہو کر نکلے اور چلے دروازے کی طرف اور بلند کیا آواز ونکو ساتھ تکبیر کے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ قوم لڑ رہی تھی دروازے کے اوپر سے پس جب سُنی اُنھون نے آواز تکبیر کی بھول گئے لڑائی کو اور جانا اُنھون نے کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہو گئے شہر مین پس گر پڑے ہتھیار وغیرہ جو اُنکے ہاتھون مین تھے خوف سے اور کعب بن ضمرہ نے قصد کیا دروازے کا اور توڑ ڈالا قفل کو اور کاٹ ڈالا زنجیرون کو اور داخل ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ساتھی اُنکے اور شمشیر زنی کی رومیون پر اور وہ آتے جاتے تھے اُنکے سامنے یہانتک کہ پہونچے کنیسۂ مریم تک اور خالد بن الولید قتل اور گرفتار کرتے تھے اُنکو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ ملاقی ہوے دونون لشکر خالد بن الولید اور لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے نزدیک کنیسۂ مریم کے پس جب مل گئے دونون لشکر دیکھا خالد بن الولید نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون کے کہ وہ لوگ چلے جاتے ہین اور قسیس اور راہب اُنکے سامنے ہین اور نہین تھا کوئی ساتھی ابو عبیدہ بن الجراح کا تلوار نکالے ہوے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اُنکی طرف اور اس امر کو کہ اُنمین کا کوئی لڑتا نہین ہی متحیر ہوے اس معاملے سے اور براہ تعجب کے اُنکی طرف دیکھنے لگے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پس جانی اور پائی خالد بن الولید کے چہرے اور بشرے پر ناگواری اس امر کی پس کہا اے ابا سلیمان تحقیق فتح کیا اللہ تعالی نے شہر دمشق کو از روے صلح کے میرے ہاتھ سے اور کفایت کیا اللہ تعالی نے مسلمانون کے واسطے لڑائی کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ نہین کلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بروز فتح دمشق کے مگر ساتھ لفظ امارت کے پس کہا خالد بن الولید سے کہ اے امیر پوری ہو گئی صلح پس کہا خالد بن الولید نے کہ صلح کیا چیز ہی نہ نیک کرے اللہ تعالی اُنکے حال کو ہمنے بتحقیق فتح کیا ہی شہر کو بزور تلوار کے از روے ہیبت کے اور نہین باقی رہا اُنکا کوئی حمایت کرنیوالا پس کیونکر صلح کرین ہم اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا

ڈرو تم اللہ سے اے امیر قسم ہے خدا کی کہ مین نے مصالحہ کیا ہے قوم سے اور پہونچ گیا تیر نشانے پر اور لکھدی مین نے تحریر صلح کی اور وہ یہ ہے جوان لوگون کے پاس ہے پس کہا خالد بن الولید نے کیونکر مصالحہ کیا تمنے بغیر میرے حکم کے اور بدون میرے مطلع کرنے کے اور مین سردار ہون تمپر اور نہ موقوف کرونگا مین شمشیر زنی کو جب تک انکو مٹا نہ دونگا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قسم ہے خدا کی کہ نہین جانتا تھا مین اس امر کو کہ تم مخالفت کروگے میری کسی امر کسی رائے مین پس قسم ہے خدا کی بڑا ہے یہ معاملہ میرا اللہ کے نزدیک کسواسطے کہ قسم ہے خدا کی کہ ذمہ داری کی مین نے سب قوم سے اور دی ہے انکو امان اللہ بزرگ کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور راضی ہوے اس معاملہ سے مسلمان ہمراہی میرے اور نہین ہے غدر اور فریب کرنا ہماری عادتون سے رحم کرے اللہ تمپر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ بلند ہوا شور کلمہ وکلام کا دونون کے بیچ مین اور ٹکٹکی لگائی لوگون نے ان دونون کی طرف اور باینہمہ خالد رض بن الولید اپنے ارادے سے نہین پھرتے تھے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمراہیان خالد بن الولید کو جو لوگ جیش زحف اور اہل بادیہ عرب سے تھے کہ وہ لڑتے تھے اور قتل کرتے تھے گبرون کو اور گرفتار کیے تھے انکی اولاد کو اور نہین پھیرتے تھے تلوار کو کسی سے پس فریاد کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے تئین بدعا دیکر اور کہا کہ ناچیز جانی گئی قسم ہے خدا کی ذمہ داری میری اور توڑا گیا عہد میرا اور پھیرتے تھے اپنے گھوڑے کو اور اشارہ کرتے تھے بجانب اہل عرب کے کبھی دائین اور کبھی بائین اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے گروہ مسلمانان قسم دیتا ہون مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ بڑھاو تم اپنے ہاتھون کو اس راہ کی طرف جس راہ سے مین آیا ہون یہانتک کہ دیکھون مین کہ کس امر پر مین اور خالد بن الولید متفق ہوتا ہون پس جب یہ کہکر پکارا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے موقوف کیا اُنھون نے لڑائی اور لوٹ کو اور یکجا ہوئے ان دونون کے پاس شہسواران مسلمانون کے اور مالک نشانون کے مثل معاذ رض بن جبل اور یزید بن ابی سفیان اور سعید رض بن زید اور عمرو رض بن العاص اور شرجیل بن حسنہ اور ربیعہ بن عامر اور قیس بن ہبیرہ اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عمر الخطاب رضی اللہ عنہم اور ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما اور مسیب رض بن نجبۃ الفزاری اور ذوالکلاع الحمیری اور مانند انکے اور لوگ یکجا ہوے اس کنیسہ کے پروس جہان دونون لشکر ملے تھے واسطے مشورے اور گفتگو کے پس کہا ایک گروہ مسلمانون نے جسمین معاذ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان تھے کہ صلاح یہ ہے کہ چلو تم اُس راہ پر جس راہ ابو عبیدہ بن الجراح گئے ہین اور باز رہو قوم سے اسواسطے کہ شہر ملک شام کے جیسا کہ چاہیے ہنوز فتح نہین ہوئے اور بعد اسکے ہرقل انطاکیہ مین موجود ہے پس اگر یہ خبر اور شہر والو کو پہونچیگی کہ تم نے مصالحہ کرکے غدر کیا پس نہ فتح ہوگا کوئی شہر از روے مصالحے کے دوسری بات یہ ہے کہ داخل کرلو تم ان گبرون کو اپنی صلح مین کہ یہ تمہارے واسطے بہتر ہے انکے مار ڈالنے سے پھر کہا ان لوگون نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہ اپنے قبضے مین رکھو تم وہ چیز جو فتح کیا ہے تمنے تلوار سے اور قبضے مین رکھین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ چیز جو انکی طرف مین ہے اور رکھو تم دونون یہ حال خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حکم گردانو انکو پس جو حکم

اس بارہ مین خلیفہ دیوین اسی کو صحیح جانو خالد بن الولید نے کہا کہ مان لیا مین نے اس بات کو اور قبول کیا تمھارے مشورے کو اور اہل دمشق کو اور جو اسمین ہین امان دی مین نے مگر ان دونون ملعون توما اور ہربیس اور ان دونون کے لشکرون کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب سرداری توما پر مقرر ہوئی تھی تب اُسنے ہربیس کو نصف شہر پر حاکم کیا تھا پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ دونون پہلے سب کے میری صلح مین داخل ہو چکے ہین آیا جانتے ہو تم اس امر کو کہ اگر تم ایسا کرتے تو مین تمھاری ذمہ داری کو ناچیز کرتا پس ناچیز نہ کرو تم میری ذمہ داری کو خدا رحم کرے تم پر آیا جانتے ہو تم کہ توما اور ہربیس شہر مین تھے یا باہر شہر کے پس اگر داخل شہر تھے تو وہ دونون بھی ذمہ داری مین ہین اور اگر خارج اور باہر شہر کے تھے پس نہین ہی ذمہ داری انکے واسطے پس کہا خالد بن الولید رضؓ نے قسم ہی خدا کی اگر نہو تی ذمہ داری تمھاری تو مین مار ڈالتا ان دونون کو و لیکن نکل جاوین وہ دونون ملعون اس شہر سے جہان چاہین پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اسی اقرار پر مین نے اُنسے اور اُنکے ساتھیون سے مصالحہ کیا ہی اور توما اور ہربیس کو حال مناز عت خالد بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ دیکھکر خوف اپنے ہلاک کا لاحق ہوا اور تھا ایک شخص ترجمہ کرنے والا زبان رومی کا ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ پس کہا اس مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ یہ دونون کہتے ہین کہ اگر تمھارے ساتھی یعنے خالد بن الولید ہمارے ساتھ مکر اور فریب کرنے کا ارادہ رکھتے ہین پس ہم اور شہر کے لوگ تمھاری صلح مین برابر ہین اور توما نے کہا کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا تمسے مطالبہ نہین کرتے ہین بلکہ تم سے یہ درخواست رکھتے ہین کہ چھوڑ دو مجکو تا کہ چلا جاؤن مین مع اپنے ساتھیون کے اس شہر سے اور چلا جاؤن جس راہ چاہون پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو ہماری ذمہ داری مین ہی پس چلا جا جس راہ سے تجکو منظور ہو پس جب پہونچے گا تو دار الحرب مین یعنی جس زمین کے تم لوگ مالک ہو پس نکل جاوے گا تو اور تیرے ساتھی ذمہ داری اور عہد سے پس کہا توما اور ہربیس نے کہ ہمکو تین دن تک ذمہ داری مین رکھو کہ جس راہ چاہین ہم چلے جاوین اور کوئی تم مین کا ہمارا پیچھا نکرے اور جب تین دن گذر جاوینگے پس نرہیگی ہمارے واسطے ذمہ داری تمھاری اور ایفای عہد تمھارے ذمے کا اور بعد تین دن کے جو کوئی تم مین کا ہم تک پہونچیگا ہم اسکے بجلے غلام کے ہونگے چاہے قید کرے یا مار ڈالے پس کہا خالد رضؓ بن الولید نے کہ مین نے قبول کیا اس امر کو اس شرط پر کہ نلیجاؤ تم اس شہر سے سولے کھانے کی چیزون کے ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے خالد رضؓ بن الولید سے کہا سبحان اللہ یہ کلام تو عہد شکنی چاہتا ہی اور میرے اُنکے تو یہ قرار داد ہو چکا ہی کہ نکل جاوین یہ لوگ مع اسباب و رمال کے اور اسی مین پورا ہوگا جو عہد میرے اُنکے بیچ مین ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہ دیا اور آسان کیا مین نے انکو یہ بھی مگر ہتھیار کہ اس مین سے ایک چیز بھی انکیواسطے نچھوڑونگا پس کہا ہربیس نے کہ ضرور ہین ہمکو ہتھیار تا کہ باندہ رکھین ہم اس سے راہ مین کسی بلا کو جو ہمارے سامنے آوے یہانتک کہ پہونچ جاوین ہم مقام مطلوب کو اور اگر ایسا نہو گا تو ہم تمھارے قابو مین ہین جو چاہو سو کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح نے

ف
توما و ہربیس کا خالد بن الولید سے امن و ذمہ داری لینا اور منظور کرنا خالد بن الولید کا اور اجازت دینا انکو شہر سے نکل جانیکی بمدت تین روز کے اور نکل جانا توما و ہربیس کا شہر دمشق سے مع جماعت کثیر کے

کہا خالد بن الولید سے کہ چھوڑ دو ہر شخص کے واسطے انمین سے ایک ہتھیار یعنی جو شخص لیوے تلوار کو پس نہ لیوے وہ نیزہ کو
اور جو لیوے کمان کو پس نہ لیوے وہ چھری کو توما نے کہا کہ راضی ہوے ہم اس امر پر اور نہین چاہتا ہی مسے کوئی مگر ایک ہتھیار
پھر کہا توما نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے پس لکھدو تم ہمکو اس قرارداد
پر ایک عہد نامہ اور گواہی کرادو اسپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ خاموش ہو گم کرے تجکو مان تیری ہم لوگ گروہ عرب کے
ہین نہین فریب کرتے ہین اور نہین جھوٹ بولتے ہین اور خالد بن الولید کا قول مضبوط قول ہی اور عہد انکا مضبوط عہد ہی
نہین کہتے ہین وہ مگر حق اور نہین عادت ہی انکی مگر سچ بولنا راوی نے بیان کیا ہی کہ جمع کیا توما اور ہربیس نے اپنی
قوم کو اور حکم دیا انکو اپنے اسباب نکالنے کا اور تھا واسطے ہرقل کے ایک خزانہ ریشمی کپڑون کا جسمین قریب تین سو بوجھ
کے کپڑے طلائی کام کے تھے پس ارادہ کیا ان دونون نے اس خزانے کے لیجانے کا اور توما کے حکم سے
ایستادہ کیا گیا ایک خیمہ ریشمی باہر شہر کے اور نکالتے اور لیجاتے تھے رومی اسباب اور مال و متاع اور بار برداری
یہان تک کہ نکال کر یکجا کیا انھون نے مال عظیم اور دیکھا خالد بن الولید رضہ نے اس جماعت اور مال کثیر کو پس کہا
انھون نے کہ کیا بڑی جماعت ہی انکی اور بڑا ہی اسباب انکا پھر کہا کہ سچ فرمایا ہی اللہ تعالے نے ولو شاء
ربك لجعل الناس امة واحدة الی اخر الایۃ پھر دیکھا بجانب قوم کے کہ گویا وہ بھاگنے والے ہین مثل گدہے بھاگے
والونکے کہ نہین متوجہ ہوتا تھا کوئی انمین کا بجانب اپنے ساتھیونکے بسبب شدت جلدی کے پس جب خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ دیکھا بلند کیا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا اللّٰھم اجعله لنا واملکنا ایاه واجعل
هذه الامتعة فيئا للمسلمين انك سميع الدعاء پھر آئے اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا اُنسے کہ مین نے ایک امر
تجویز کیا ہی آیا تبعیت کروگے میری تم لوگ اُسپر اُنھون نے کہا کہ ہماری راے تمھاری راے کے تابع ہی اور نہ خلاف
کرینگے ہم تمھارے کسی امر مین پس کہا خالد بن الولید رضہ نے کہ اُٹھو اور جاؤ تم اپنے گھوڑونکی طرف اور جہان تک ہوسکے
تیار داری کرو انکی اور رسے لو اپنے ہتھیارونکو اسواسطے کہ مین قصد رکھتا ہون بعد گذرنے تین دن کے ان کبر دن کے پیچھے
اُمید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ غنیمت مین دیوے ہمکو یہ مال جو دیکھا ہی ہم نے اور دل میرا مجھ سے یہ کہتا ہی کہ قوم
نے کوئی اچھی چیز اور کوئی اچھا کپڑا نہین چھوڑا ہی مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا ہی اُنھون نے پس مسلمانون نے کہا کرو تم جو
تجویز کیا ہی تم نے ہم کسی امر مین تمھارے خلاف نہ کرینگے پھر مصروف ہوے مسلمان درستی اپنے حال اور تیار داری اپنے
گھوڑون مین اور ہربیس اور توما نے اپنے پاس بلجا کیا گاؤن کے لوگونکو اور جو مال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے
دینے کو کہا تھا وہ انکے پاس لائے پس خوش ہوئے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح اس مال کے سبب سے اور کہا کہ تمنے ایفا ی
وعدہ کیا پس چلے جاؤ تم جہان چاہو کہ تین دن تمھارے لیے ہماری طرف سے امان ہی اور بعد تین دن کے اگر کوئی مسلمان
تم تک پہنچکر تمکو پکڑ لیگا تو ملامت اُسکی ہمپر عائد نہوگی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ قوم مال ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کو

وہ کروانہ ہوئی تو دکھائی دیتی تھی مثل ایک سواد تاریک کے اور ایک جماعت کثیر اہل دمشق کی مع اپنے لڑکے بالون کے بسبب
نفرت ہمسائگی مسلمانون کے اُنکے ساتھ نکلی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ بازرہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے
پیچھا کرنے سے بسبب واقع ہونے خلاف کے درمیان اہل اسلام اور اہل دمشق کے بابت گیہون اور رعب کے جو بکثرت شہر مین
پایا گیا تھا پس مسلمانون نے کہا کہ اسکے مالک ہم ہین اور اہل دمشق نے کہا کہ یہ مال ہمارا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ
مال اہل دمشق کا ہی اور داخل ہی انکی صلح مین اور قریب تھا کہ واقع ہوے فساد درمیان ہمراہیان خالد بن الولید اور ہمراہیان
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے اور متفق ہوئی رائے سب مسلمانون کی اس بات پر کہ لکھا جاوے یہ مقدمہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کو اور اس حال سے انکو خبر نہ تھی کہ بروز فتح دمشق کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس
عالم سے انتقال فرمایا ہی **عطیہ بن عامر** سکسکی نے **بیان** کیا ہی کہ مین کھڑا تھا باب الجابیہ پر اُسوقت جس دن توما
اور ہربیس روانہ ہوے اور اُنکے ساتھ ہرقل کی بیٹی تھی پس دیکھا مین نے ضرار بن الازور کو اس حال سے کہ دیکھتے
تھے وہ قوم کی طرف گوشہ چشم سے ساتھ غضب کے اور دانت پر دانت پیستے تھے مثل حسرت زدہ کے اس چیز پر
جو جاتی رہی اُن سے پس کہا مین نے کہ اے بیٹے ازور کے کیا باعث ہی کہ مین تمکو مثل حسرت زدون کے دیکھتا ہون کیا
اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مال سے زیادہ نہین ہی پس کہا ضرار نے قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی آرزو میری لوٹ کی طرف اور
نہین افسوس ہی مجکو مگر اُنکے جانے اور بچ رہنے پر سے اور بُرا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے جو کام مسلمانون کے ساتھ کیا
پس کہا مین نے کہ اے بیٹے ازور کے نہین ارادہ کیا امین الامۃ نے اس معاملے مین مگر بچانا خون آدمیون کا اور راحت پانا
انکا مشقت لڑائی سے اور نگاہ رکھنا ایک مرد کا افضل ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس چیز سے جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی اور
اللہ غالب اور بزرگ نے بیشک ڈالی ہی مسلمانون کے دلون مین رحمت اور مہربانی اور دور کر دیا ہی اسکو کفار کے دلون سے
اور فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اپنی بعض کتابون اُتاری ہوئی مین انا الرب الرحیم لا ارحم من لا یرحم[^1] اور فرماتا ہی
والصلح خیر ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی اپنی جان کی تم سچ کہتے ہو لیکن گواہ رہو تم اس امر پر کہ مین بتحقیق نہ رحم کرونگا اُس
شخص پر جسنے اللہ تعالیٰ کے واسطے جورو اور لڑکا قرار دیا ہی پھر ارادہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے بیٹھ رہنے کا توما کے تعاقب سے
پس نہین آمادہ کیا انکو اس امر پر مگر ایک شخص نے اہل دمشق سے جو خالد بن الولید کے پاس قید تھا اور وہ شخص بڑا شہسوار
تھا رومیون سے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ **واثلہ بن الاسقع** نے کہا ہی کہ مین لشکر دمشق مین خالد رضی اللہ عنہ
بن الولید کے ساتھ تھا اور مقرر کیا تھا اُنھون نے مجکو اس گروہ پر جو گشت مین رہتا تھا ضرار بن الازور کے
ساتھ باب شرقیہ باب توما اور وہان سے باب السلامۃ اور وہان سے باب فرادیس اور پھر باب الجابیہ
اور پھر باب کیسان اور پھر باب الصغیر تک اور یہ معاملہ قبل فتح دمشق کے تھا پس اسی حالت مین کہ ہم لوگ
ایک شب گشت کر رہے تھے چاندنی رات مین اور نزدیک ہوے تھے باب کیسان سے کہ ناگاہ

[^1]: ترجمہ مین خدا ہون بڑا مہربانی کرنے والا ہون نہین مہربانی کرتا ہون اُسپر جو نہین مہربانی کرتا کسی شخص پر ۱۲

سنی ہمنے آواز دروازے کی پس ٹھہر گئے ہم اور اسی وقت کھولا گیا دروازہ اور نکلا اس سے ایک سوار پس نہین تعرض
کیا ہمنے اس سے یہان تک کہ نزدیک ہوا ہمسے اور پکڑ لیا ہمنے اُسکو اور کہا اُس سے کہ اگر تو کچھ بولیگا تو ہم تیری گردن
مارینگے اور اُسی وقت دو سوار اور دروازے سے نکلکر احتیاطاً دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارتے تھے اُسکا نام لیکر جسکو
ہمنے پکڑ لیا تھا پس کہا ہمنے اس سے کہ بات چیت کر اُن سے یہان تک کہ آدین وہ دونون پس کہا اُسنے ان
دونون سے زبان رومی مین کہ چڑیا جال مین پھنس گئی پس جانا اُنھون نے کہ وہ گرفتار ہوگیا اور پلٹ کر بعجلت داخل ہوگئے
دروازے مین اور بند کر لیا اُسکو پس ارادہ کیا ہمنے اُس قیدی کے مار ڈالنے کا مگر بعض لوگون نے ہم مین سے کہا کہ نہ مارو اُسکو
جب تک کہ لیچلین ہم اُسکو اپنے سردار کے پاس تاکہ اپنی رائے سے وہ جو چاہین سو کرین پس جب دیکھا خالدؓ بن الولید
رضی اللہ عنہ نے اُسکو پوچھا تو کون ہے اُسنے کہا کہ مین بطارقہ اور ملوک سے ہون اور مین نے قبل تمھارے محاصرہ
کرنے کے ایک عورت اپنی قوم کے ساتھ شادی کی تھی اور اسکو مین دوست رکھتا تھا پس جب بڑھ گیا زمانہ محاصرہ
شہر کا درخواست کی مین نے اُسکے گھر والون سے کہ اُسکو میرے پاس رخصت کرین پس انکار کیا انھون نے اور کہا
کہ ہم ایسے کام مین مشغول ہین کہ اُسکو رخصت نہین کر سکتے ہین اور مین دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اُس سے ملاقات
کرون اور ہم لوگون مین بازیون کی جگھین مقرر تھین کہ کھیلتے تھے ہم اس مین پس وعدہ کیا اور کہلا بھیجا مین نے اُسکے پاس
کہ نکل کر آوے وہان بازی گاہون مین پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اُسنے مجھ سے کہ نکلون مین اُسکو ساتھ لیکر
دروازے شہر کی طرف پس نکلا مین دروازے سے تاکہ دریافت کرون مین خبر تمھاری پس پکڑ لیا مجکو تمھارے ساتھیون
نے اور نکلا میرا ساتھی اور وہ عورت پس پکار کر کہا مین نے کہ چڑیا جال مین پھنس گئی اور ڈرایا مین نے اُسکو اس خوف سے
کہ قید نکر لیوین تمھارے ساتھی اس عورت کو اور اگر اُسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھپر آسان تھا یہ امر پس خالد بن الولید نے
اس سے کہا کہ کیا منظور ہے تجکو اختیار کرنے دین اسلام مین اور اگر داخل ہوگا مین شہر مین تو نکاح کر دونگا مین تیرا اُسکے
ساتھ اور اگر انکار کریگا تو قبول دین اسلام سے تو مار ڈالونگا مین تجکو پس ہمتیار کیا اُس نے دین اسلام کو اور کہا
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑتا تھا وہ ہمارے
ساتھ ہو کر سخت لڑائی پس جب داخل ہوئے ہم شہر مین از روے صلح کے آیا وہ شخص درانحالیکہ تلاش اور طلب کرتا
تھا اپنی زوجہ کو پس کہا لوگون نے اس سے کہ اس عورت نے کپڑے راہبون کے پہنے ہین اور راہب ہوگئی ہے
بسبب رنج کے تیرے حال پر پس آیا وہ بجانب کنیسہ کے اور دیکھا اُسکی طرف اور اُس عورت نے نہین پہچانا اُسکو
پس پوچھا اُس سے کہ کس چیز نے تجکو راہب بنایا ہے اُس نے کہا کہ سبب یہ ہے کہ مجکو محبت تھی اپنے شوہر کے ساتھ
یہان تک کہ پکڑ لیا اُسکو اہل عرب نے پس مین اُسکے رنج مین راہب ہوگئی ہون پس کہا اُس شخص نے
کہ مین تیرا شوہر ہون اور داخل ہوا ہون مین دین اہل عرب مین اور تو میری ذمہ داری مین ہے پس جب سُنا ۲۰

اُسنے یہ کلام کہاکہ قسم ہی حق مسیح کی ایسا کبھی نہوگا اور نہین ہی تیرے واسطے کوئی طریق میرے ملنے کا اور چلی گئی وہ ساتھ توما
اور ہربیس کے پس جب دیکھا اُس شخص نے اُسکے باز رہنے کو آیا خالد بن الولید کے پاس اور اُنسے شکایت اس معاملہ
کی کی پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے شہر کو براہ صلح کے فتح کیا ہی اور کوئی راہ تیرے واسطے اس کے
ملنے کی نہین ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ معلوم کیا اُس شخص نے کہ خالدؓ بن الولید اُنکے تعاقب کا ارادہ رکھتے ہین
پس کہا اُسنے کہ مین تمھارے ساتھ چلون گا شاید کہ اُس تک پہونچ جاؤن اور ٹھہرے خالد بن الولید چھ دن تک
بعد نکل جانے توما وغیرہ قوم کے اور وہ نہین روانہ ہوے تھے پس آیا وہی شخص خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای
سردار ارادہ کیا تھا تمنے روانگی کا بتعاقب ان دونون ملعونون کے اور لے لینے اُنکے مال و اسباب کا خالد بن الولید
نے کہا ہان اُسنے کہا پس کس چیز نے تمکو روک رکھا ہی اس ارادے سے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ دور نکل جانا قوم کا
اور ہمارے اُنکے بیچ مین چار دن اور راتین گذر چکی ہین اور وہ جانتے ہین ڈر کی چال سے اور کوئی راہ ہمکو ان تک پہونچنے
کی معلوم نہین ہوتی ہی پس کہا اُس شخص نے اور نام اُسکا یونس تھا کہ ای سردار اگر باز رہنا تمھارا اس ارادے سے
بسبب بعد راہ اور دوری کے تمھارے اُنکے بیچ مین ہی پس مین جانتا ہون اس ملک کی زمین کو اور تمھارے ساتھ چلونگا اور
پر بس ملجاؤ گے تم انہین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مین یہ ضرور کرونگا تاکہ مالک ہو جاؤن اپنی زوجہ سے پس میل کیا خالدؓ بن الولید
نے اُسکے قول کی طرف اور کہا ای یونس آیا جانتا ہی تو راہ اور بتا سکتا ہی ہمکو اُسنے کہا ہان ولیکن پہن لو تم سب لباس
قوم لخم اور جذام کے اور یہ لوگ عرب نصرانی تھے اور لے لو زاد راہ کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے ساتھ لیا
خالد بن الولید نے لشکر زحف کو اور وہ چار ہزار تھے اور حکم کیا انکو کہ چلو اور سوار ہو تیز رو گھوڑون پر اور ہلکا کرو بار و زاد
راہ کو پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور روانہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وصیت کی ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ
کو واسطے شہر دمشق کے زید بن طریف نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوے ہم اور یونس ہمارے آگے تھا اور توما کی
قوم کا حال یہ تھا کہ نہین گرا کوئی اونٹ اور خچر اسکے ساتھ کا رستے مین مگر یہ کہ چھوڑ دیا اُسکو اور نہین رُکا اُنکے ساتھ کا کوئی
جانور مگر یہ کہ کوچین کاٹ ڈالین اُسکی اور ہم لوگ برابر رات دن چلتے تھے اور نہین ٹھہرتے تھے مگر وقت نماز کے یہانتک
کہ گذر گئے نشان چلنے قوم کے پس بُرا جانا ہمنے اُسکو اُنکے معاملے مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای یونس تیرا حال
اُنکے مقدمے مین کیا ہی اُسنے کہا کہ ای سردار چلے چلو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے کس واسطے کہ قوم روانہ ہوے
ہین خوفناک تم سے پس نکل گئے ہین وہ راہ سے اور لی ہی راہ انھون نے راہ پہاڑون اور گھاٹیون کی اور تم یہ سمجھ لو کہ ہم ملگئے
ہین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر پھیر دیا یونس نے راہ کو اور لین چھپی ہوئین اور پوشیدہ راہین ضحاک بن سفیان نے
بیان کیا ہی کہ روانہ ہوا یونس ہمکو لیکر ایسی راہ سے جسمین بہت پتھر تھے کہ نہین ممکن تھی رہائی اور گذرنا اس سے
مگر یہ کہ بناگواری گذرتے تھے پتھرون پر ساتھ گھوڑون کے اور ہم دیکھتے تھے خون کو کہ ظاہر ہوتا تھا گھوڑون کے

پیرون کے پھٹون سے اور نعل اُنکے علیحدہ ظاہر ہوتے جاتے تھے سمون سے اور موزے ہمارے پیرون کے پارہ پارہ
ہوگئے تھے یہان تک کہ نہین باقی رہین مگر بندلیان اُسکی عبادہ بن سعید الحضرمی نے **بیان** کیا ہی کہ تھا مین اس دن
ساتھ خالد بن الولید کے اور تھا ہمارے ساتھ یونس رہبر پس قسم ہی خدا کی کہ تھے میرے پاس دو موزے چمڑے کے
کہ انہین نعل پانی لگایا تھا مین نے بسبب انکی مضبوطی کے مین اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ وہ برسون میرے پاس رہینگے
پس قسم ہی خدا کی کہ باقی رہی اس رات کو بندلی موزون کی میری پنڈلیون مین اور مین ڈرتا تھا اُس چیز کو جو لاحق ہوئی
تھی مجکو شدت درشتی پہاڑون اور اُسکے دشوار ہونے سے یہان تک کہ دیکھا مین نے اہل عرب کو شکایت
کنندہ ایک دوسرے سے اور وہ کہتے تھے کہ کاش رہبر ہمکو کھلی ہوئی اور درمیان راہ چلتی ہوئی پر لیجاتا پس نہین کٹی وہ رات
یہان تک کہ کاٹا ہمنے شدت راہ کو پس جب نکلے ہم دیکھا ہم نے نشان قوم کو کہ آگے ہمارے گئے ہین بھاگے ہوئے
پس خالد بن الولید نے کہا کہ بچ گئے اور نجات پائی انھون نے اپنی جانون سے پس کہا یونس راہبر نے کہ مین امید
رکھتا ہون اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کہ باز رکھے انکو یہانتک کہ ملجاوین ہم انہین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس جلدی کرو
تم میرے ساتھ پس جلدی کی خالد بن الولید نے اور کہا مسلمانون سے کہ جلدی کرو چلنے مین رحمت کرے اللہ تم پر مسلمانون
نے کہا کہ ای سردار سختی چلنے کی اور دشواری راہ نے تنگی مین ڈالا ہی ہمکو پس راحت دو ہمکو ایک ساعت یہان تک
کہ راحت حاصل کرین ہمارے گھوڑے اور چارہ دیوین ہم انکو خالد بن الولید نے کہا چلو تم اللہ تعالےٰ کا نام لیکر وہی
سیر کرنے والا ہی اور کوشش کرو اپنے دشمن کی طلب مین پس روانہ ہوئے وہ لوگ اور راہ بر اُنکے سامنے تھا اوسیطرح
پہ چلے جاتے تھے اور راہبر ہمسے کہتا تھا کہ نہین داخل ہوتے ہین ہم کسی شہر مین شہرون روم سے مگر یہ کہ گمان کرتے ہین اُسکے
لوگ ہمکو عرب نصرانی اور قوم غسان اور لخم اور جذام سے یہانتک کہ قطع کیا راہبر نے ہمارے ساتھ **جبلہ اور لاذقیہ**
کو اور پہونچا وہ کنارے دریا کے اور ڈھونڈھتا تھا نشان قدم قوم کو اور قوم نے چھوڑ دیا تھا راہ انطاکیہ کو اور نہین داخل
ہوئی تھی وہان بخوف ہرقل بادشاہ کے پس ٹھہر گیا یونس راہبر حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور گیا ایک گانؤن مین جو اُس جگہ پر
تھا اور پوچھا بعض گانؤن والون سے پس بیان کیا انہون نے کہ پہونچی ہرقل بادشاہ کو یہ خبر کہ توما اور ہربیس نے شہر دمشق
کو مسلمانون کے سپرد کردیا پس غصہ اور غضبناک ہوا بادشاہ ان دونون پر اور نہ چاہا اُسنے کہ آوین وہ دونون اُسکے پاس
اور یہ امر اُسنے اسواسطے کیا ہی کہ وہ یکجا کرتا ہی جماعتون اور لشکرون کو اور روانہ کرتا ہی اُن کو بجانب **یرموک** کے پس ڈرا وہ
اس امر سے کہ بیان کرینگے توما اور ہربیس وغیرہ اُسکی فوج سے حالات اور کیفیات شجاعت اور بہادری اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس ضعیف ہوجاینگے دل اُنکے پس کہلا بھیجا اُسنے توما اور ہربیس کو کہ روانہ ہو تم مع اپنے ساتھیون
کے بجانب **قسطنطنیہ** کے پس انحراف کیا انہون نے انطاکیہ سے اور گئے ہین وہ بارادۂ **لکام** کے پس
جب معلوم کیا یونس نے کہ قوم پھر گئی **انطاکیہ** کی راہ سے اور لیا انہون نے راستہ دریا کا براجانا اُسنے اس امر کو

اور ڈرا مسلمانون کے واسطے پس ٹھہر گیا حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور واقع ہوا یہ معاملہ صبح کو روز سہ شنبہ پہلی غرہ ماہ رجب
مین راوی نے بیان کیا ہے کہ صبح کی نماز پڑھی خالد بن الولید نے لوگون کے ساتھ بعدہ ارادہ سوار ہونے کا کیا کہ دفعۃً
انھون نے اثر شکستگی اور عجز یونس مین دیکھا پس کہا اس سے کہ کیا حال ہے تیرا مجھے اے یونس اُسنے کہا کہ اے سردار قسم ہے خدا کی
کہ فریب اور دھوکے مین اگر جرأت دلایا مین نے تمکو اور پہونچا مین انتہا کو طلب دشمن مین اور نہ ملیگی تمکو اس سرے مین وہ چیز
جسکو طلب کرتے ہو تم اور جاتے رہے تمھارے ہاتھ سے دشمنان خدا کے اور مال اور ریشمین کپڑے اُنکے ساتھ
خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر جانا تو نے اس بات کو اُسنے کہا کہ مین نے پیروی کی اُنکے نشان قدم کی اسجگہ تک با اُمید پہونچنے
اور ملجانے انکے بمقام سوریہ کے جب دیکھا اور جانا مین نے کہ نکل گئے وہ اس راہ سے معلوم ہوا مجھکو کہ نجات پائی انھون
نے اپنی جانون اور مالون سے اور بیان کیا مجھ سے ایک دہقانی نے کہ بادشاہ نے منع کیا انکو انطاکیہ مین جانے سے
اسوجہ سے کہ رعب مسلمانون کا نہ ڈالین اُسکے لشکر مین اور حکم دیا انکو قسطنطنیہ کی طرف جانے کا اور واقع ہوا ہے تمھارے اور
اُنکے بیچ مین بڑا پہاڑ اور تم قریب شہر ہرقل اور مجمع اُسکے لشکر کے ہو جسکو وہ بھیجنے والا ہے تمھارے ساتھ لڑنے کو
اور مین خوفناک ہون تمھارے واسطے اس خیال سے کہ چھوڑ دوگے تم اس پہاڑ کو پس پشت اپنے حال یہ ہے آیندہ جو حکم
تمھارا ہوا اور مجکو جو حکم دوگے وہ مین کرونگا ضرار بن الازور نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ بعد سننے
اس کلام کے رنگ انکا مثل خضاب کے ہوگیا اور گمان کیا مین نے کہ یہ امر بسبب بیصبری اور رنج کے ہوا ہے حالانکہ
میرے نزدیک وہ ایسے نہ تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کس چیز کا ارادہ کیا تمنے کسواسطے کہ مین تمکو دیکھتا ہون ملا
اور مخلوط ہوا اپنے کام مین بہ ارادے اُسکے کرنے کے پس کہا انھون نے کہ اے ضرار قسم ہے خدا کی کہ نہین ہے خوف موت اور
قتل سے بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ لائے جاوینگے مسلمان بروز قیامت کے میرے سامنے اور تحقیق مین نے دیکھا ہے قبل
فتح دمشق کے ایک خواب جسنے خوف مین ڈالا ہے مجکو اور مین منتظر اسکی تعبیر کا ہون اور مین امید رکھتا ہون اللہ تعالے سے
کہ بہتر کرے اس خواب کو میرے واسطے اور مدد اور غلبہ دیوے ہمکو دشمنون پر پس کہا مسلمانون نے کہ جو دیکھا تمنے خیر ہو
اور ہوگا خبر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کیا دیکھا ہے تمنے کہا خالد بن الولید نے کہ گویا ہون مین اور مسلمان ایک جنگل بے پانی گھاس
مین اور ہم اُسمین چلے جاتے ہین پس ہم اسی حال مین تھے کہ ناگہان دیکھا مین نے ایک گروہ حمار دون وحشی کا کہ بڑے
بڑے تھے اجسام اُنکے ڈرانے والی تھین خلقتین انکی اور اچھی دکھائی دیتی تھین جلدین اور بال اُنکے کہ انھون نے سرکشی
کی تھی ہمسے اور وہ قریب آتے تھے ہمارے اپنے منھ سے اور مارتے تھے وہ ہمکو ٹاپون سے اور ہم نے باہمہ گھیر لیا
تھا انکو اپنے گھوڑون سے اور مارتے تھے ہم انکو اپنے نیزون سے اور تلوارون سے اور نہین کرتے تھے وہ اندیشہ
اس اذیت سے جو اُنپر گذرتی تھی اور ڈرتے تھے وہ بلا سے اور ہم لوگ ایسا ہی کرتے تھے یہان تک کہ رنج
مین پڑے اور ہمارے گھوڑے بسبب کوشش کے اور گویا مین آیا اپنے ساتھیون کے پاس بطور جدا کردیا مین نے

فـ ۱۰
ذکر رویاے
خالد بن الولید
درباب واقعہ
یرموک ۱۲

اپنے ساتھیون کو انپر چارو نطرف جنگل مین اور حملہ کیا ہم سبھون نے اُنپر ہر طرف سے پس بھاگے وہ ہمارے سامنے ہوکر بجانب
تنگ جگہون ٹیلون اور اپنے گھرون اور پشتون کے پس نہ قادر ہوسکے ہم مگر تھوڑون پر انمین سے پس اسی حالت مین کہ ہم
بکاتے اور بریان کرتے تھے اُنکے اچھے گوشتون کو کہ پلٹے وہ بطلب اپنے راتبے کے ہم سے پس جب دیکھا مین نے اُنکی
طرف کہ نکلے وہ تنگ جگہون اور اپنے گھرون سے پکار کر کہا مین نے مسلمانون سے کہ سوار ہو تم اُنکی طلب مین برکت عطا
فرماوے اللہ تعالی تم مین پس سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑونپر اور سوار ہوا مین بھی ساتھ اُنکے اور پیچھا کیا اُن کا یہانتک
کہ جا پڑے ہم اُنپر اور شکار کیا مین نے انمین سے ایک ونٹ کو جو سب کے آگے اُنمین تھا اور مسلمان قتل کرتے اور شکار کرتے
تھے پس نہین ناپدید ہوے انمین سے مگر تھوڑے سے اسی حالت مین کہ مین خوش تھا اُنکے شکار کرنے اور پکڑ لینے سے
اور ارادہ رکھتا تھا مین پلٹ جانے کا مع مسلمانون کے بجانب اُنکے وطنون کے کہ دفعۃً گرا دیا مجکو میرے گھوڑے نے
پس اُڑگیا میرا عمامہ میرے سر سے اور خواہش کی مین نے اُسکے لینے کی اور شست اور تعب مین ہوگیا مین اُسکے سبب سے
پس خبردار اور بیدار ہوگیا مین بعد دیکھنے اس خواب کے اور مین ڈرا اور گھبرایا ہوا تھا پس ہی کوئی ایسا جو تعبیر بیان کرے
اسواسطے کہ میرے نزدیک تو یہی تعبیر خواب کی ہی جسمین ہم مبتلا ہین پس دشوار گذرا یہ امر مسلمانونپر اور خالد بن الولید اپنی دل
مین قصد پلٹنے کا رکھتے تھے پس کہا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ توانا اور فربہ و خوش تو یہی لوگ ہین جنکی
طلب مین ہم ہین اُنکے سبب سے دُبلے ہوگئے ہین محنت اور رنج مین اور گرنا تمہارا زمین کی طرف پس یہ ایک کام ہی تمہارے
گھوڑے کا کہ وہ جاوے بلند سے پست جگہ کی طرف اُتریگا اور گرنا تمہارے عمامے کا سر سے پس عمامے تو تاج اہل عرب کے ہین
اور اڑ جانا اُسکا ایک بلا ہی کہ لاحق ہوگی تمکو خالد بن الولید نے کہا سوال کرتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کا کہ اگر ہی یہ خواب درنا پلٹ
اُسکی حق پس ظاہر کرے اللہ تعالی اُسکو ہمارے اُمورات دنیاوی مین اور نہ کرے اُسکو اُمورات آخرت سے اور اللہ تعالی
سے طلب اعانت کرتا ہون مین اور اسی پر بھروسا ہی سب کامو نمین پھر کہا خالد بن الولید نے کہ ای شہسواران مسلمین تحقیق مین نہین
مالک ہون مگر اپنی جان کا اور اسکو مین نے اللہ کی راہ مین قید کیا ہی پس آیا ہوسکتا ہی تمسے یہ کہ ارادہ کرو تم لوگ بیچ طلب اُس
گروہ کے پس یا تو اس معاملے مین فتح اور دولت ہی یا وعدہ گاہ ہمارے تمہارے ملنے کا بہشت ہی پس مسلمانون نے کہا
کہ جو تم ارادہ رکھتے ہو کہ ہم تمہارے ساتھ ہین مگر کچھ تھوڑے لوگون نے جنکو محنت اور رنج لاحق ہوا تھا برا جانا اس تجویز کو
پھر آئے خالد بن الولید یونس راہبر کے پاس اور نام اُسکا خالد بن الولید نے نجیب رکھا تھا پس کہا اُنھون نے کہ ای یونس
آیا ہوسکتا ہی کہ ہم لوگ چلکر ملجاوینگے قوم مین پس کہا اُسنے کہ بیشک تم ملجاؤگے اُنسے اور نہین ڈرتا ہون مین تمہارے واسطے
مگر اس امر کو کہ جانینگے لشکر رومی تمہارے یہان آنیکو پس دوڑ پڑینگے تمپر ہر طرف اور ہر جگہ سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چل تو
ہمارے ساتھ ای یونس بھروسا کرتا ہون مین اللہ غالب و بزرگ پر پس قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام سے سونے
واسطے شب کی اور حق بیعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ نہین کمی کی مین نے اُنکی طلب اور تلاش مین پھر سوار ہوے وہ اپنے

گھوڑے پر اور سوار ہوے مسلمان اور چلا یونس راہبر اُنکے آگے یہانتک کہ پہونچے وہ اونچی جگھ پر اور قطع کیا یونس نے مع مسلمانو نکے جبل لکام کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قوم کو اور دیکھتا تھا نشان قدم اُنکے اور نشان اُنکے جانورون کے پس جب آئی وہ رات جس مین ہم نے ارادہ کیا تھا کہ صبح کرینگے ہم قوم کے پاس برسا اور آیا ہمپر پانی مثل مُنھون مشک کے اور یہ امر موافقت اور مدد اللہ سے تھا ہمارے واسطے کہ روک رکھا تھا اُسنے قوم کو چلنے سے فروخ بن ظریف نے **بیان** کیا ہی ہملوگ اشارہ کرتے تھے آپسمین ایک دوسرے کو اور پانی برستا اور پڑتا تھا ہمپر بہت رات گئے تک پس جب روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور ابر دور ہوکر کھل گیا اور نکلا آفتاب کہا یونس راہبر نے کہ ای سردار ٹھہرو تم یہانتک کہ دریافت کرون مین تمھارے واسطے خبر قوم کی کہ بیشک وہ ہمسے نزدیک جگہ مین ہین اور بہ تحقیق مین نے سنا ہی شور و غل انکا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا آیا سنا ہی تو نے آواز انکی اُسنے کہا ہان ای سردار اور مین چاہتا ہون کہ مجکو اجازت دو کہ جاؤن مین اور خبر انکی لاؤن اگر چاہا اللہ تعالی نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ خالد بن الولید بڑے دیکھنے والے مکر اور فریب کے تھے پس متوجہ ہوے وہ ایک شخص کی طرف جسکا نام مفرط بن جعدہ تھا اور کہا کہ ای مفرط جاؤ تم نجیب کے ساتھ اور رہو تم مونس و ہمنشین اُسکے اور لاؤ تم دونون خبر قوم کی پس مفرط نے کہا کہ اطاعت اللہ تعالی کی اور اطاعت تمھاری بخوشی منظور ہی پھر روانہ ہوے وہ دونون یہانتک کہ چڑھ گئے اُس پہاڑ پر جسکا نام **ابرش** اور رومی جبل بارق کہتے ہین **مفرط** بن جعدہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب ہم دونون شخص پہاڑ کی چوٹی پر گئے دیکھا ہم نے اُسکی پشت پر ایک چراگاہ وسیع بہت ہری اور سبز کو دیکھا ہم نے اُسکے وسط مین جماعت قوم کو کہ بہتون کو اُنمین سے اثر بارش کے پانی کا پہونچا تھا یہانتک کہ بھیگ گئے تھے کپڑے اور اسباب اُنکے اور گرم ہوا آفتاب اُنپر پس خوف کیا تھا اُنھون نے اُسکے تلف ہو جانیکا اور نکالا اُسکو بار برداریون سے اور پھیلایا اُسکو میدان چراگاہ مین اور سو گئے اکثر اُنکے بسبب شدت چلنے اٹھانے محنت اور بھیگنے پانی سے تمام رات پس جب دیکھا مین نے یہ حال بہت خوش ہوا مین اور اُتر پڑا پہاڑ کی چوٹی سے اور روانہ ہوا اور چلا مین بہت جلد اُس غرض سے کہ خوشخبری سناؤن مین خالد بن الولید کو ساتھ مال غنیمت کے اور چھوڑا مین نے اپنے ساتھی یونس کو پیچھے اپنے اور دیکھ رہا تھا قوم کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مجکو تنہا جلدی سے آئے وہ میری طرف اور گمان کیا انھون نے کہ میرے ساتھی نے فریب کیا اور کہا انھون نے مجھسے کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے ای بیٹے جعدہ کے کہا مین نے بہتر ہی اور مال لوٹ کا ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور قوم اُس پہاڑ کے پیچھے ہین اور بھیگے ہین وہ پانی مین اور حاصل ہوئی تھی انکو راحت بسبب نکلنے آفتاب کے اور پھیلا دیا ہی اُنھون نے اسباب اپنا پس کہا خالد بن الولید نے کہ بشارت دے اللہ تعالی تمکو ساتھ نیکی کے پھر دیکھے مین نے اُنکے چہرے سے آثار خوشی کے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ آیا یونس پس کہا خالد بن الولید نے کہ بہتر ہی ای نجیب تُو نے کہا بشارت ہو تمکو ای سردار اسواسطے کہ قوم نے بچایا اپنی جانون کو بسبب چھوڑ دینے اطاعت کے اپنی پشت پر اور جانا تھا اُنھون نے کہ تم یہانتک اُنکا پیچھا نکروگے ولیکن وصیت کرو تم اپنے ساتھیون کو کہ جو شخص پہونچے میری زوجہ تک پس نکالے ہاتھ اُسکو میرے واسطے کہ مین نہین چاہتا ہون مال لوٹ سے سوا اُسکے پس کہا

خالدؓ بن الولید نے کہ وہ تیرے واسطے ہو اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیا اپنے ساتھیونکو چار گروہ پر
اور سردار مقرر کیا ایکہزار سوار پر ضرار بن الازور کو ایک گروہ پر رافع بنؓ عمیرۃ الطائی کو ایک گروہ پر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما کو اور ساتھ رکھا اپنے ایک چوتھائی لشکر کو اور کہا سب سے کہ روانہ ہو اللہ تعالی کی برکت اور اعانت پر اور احتیاط رکھو تم
اس بات کی کہ نہ نکلو تم سب ایک دفعہ بلکہ نکلے ہر سردار تم مین سے اور اُسکے اور دوسرے سردار کے بیچ مین کچھ تھوڑا تفاوت
ہو پھر متفرق ہو جاؤ تم قوم پر اور حملہ کرو تم سب یہانتک کہ حملہ کرو نمین پس آگے ہوے ضرار بن الازور اور نکلے وہ شگاف پہاڑ سے
جو وہان تھا اور قوم مطمئن اور بے ڈر تھی پھر پیچھے ضرارؓ کے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر پیچھے اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہما پھر خالد بن الولید سب کے پیچھے چلے یہانتک کہ پہونچے درمیان چراگاہ مین عبید بن سعید التمیمی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین
اس جماعت مین جسمین خالد بن الولید تھے پس جب پہونچے ہم چراگاہ مین اور ظاہر ہوئی ہمکو خوبی اور ترو تازگی اُسکی دکھائی دیا جاری
ہونا اُسکے پانی کا اور رنگتین ریشمی کپڑون کی مابین زردی اور سُرخی کے کہ خیرہ کرتی تھی آنکھ کو پس قسم ہی خدا کی قریب تھا کہ فتنہ
اور آزمایش خدا مین پڑین ہم لوگ اُسکے اچھے دکھائی دینے سے اور باز رہین طلب جہاد سے پس کہا ایک شخص نے
بنی تمیم سے بُرا کرے اللہ تعالی دنیا کا پس کون چیز ہی زیادہ جانیوالی اُسکے جانے اور اُسکے الٹ پھیر سے پس ڈرو
تم اس امر سے کہ میل کرو طرف دنیا کے کسواسطے کہ وہ بڑی فریب دینے والی اور بڑی مکارہ ہی پس رونے لگے خالدؓ بن الولید
رضی اللہ عنہ اُس شخص کے کلام سے اور کہا کہ سچا ہی قسم خدا کی تمیمی اپنے قول مین پھر پکار کر کہا مسلمانون سے کہ طلب کرو
دشمنان خدا کو اور خواہش کرو انکی لڑائی مین اور انکی ہلاکی مین اور نہ متوجہ ہو طرف غنائم کے کسواسطے کہ اگر اللہ تعالی نے
چاہا تو وہ تمھارے ہی واسطے ہین اور نہین ہوتی ہی قوت اور طاقت مگر بسبب خدا برتر اور بزرگ کے پھر باگ پھیری خالدؓ بن
الولید نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے قوم پر مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور دیکھا رومیون نے بطرف گروہ کے کہ نکلے انپر
اور خالدؓ بن الولید اُنکے آگے ہین اور نشان فوج کا اُنکے ہاتھ مین ہی پس جانا انھون نے کہ وہ گروہ مسلمانون کا ہی پس پکارے اور
فریاد کی اُنھون نے کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوے ہم اور پکارا تو ملنے اپنے گروہ کو اور ہر بیس تے اپنے بطارقہ کو پس دوڑے
وہ لوگ اپنے ہتھیار ونکی طرف اور سوار ہوے گھوڑونپر اور کہا بعض نے بعضون سے کہ یہ گروہ تھوڑا ہی جسکو بھیجا ہی مسیح نے
تمھاری طرف اور کیا ہی اُنکو غنیمت تمھارے واسطے پس دوڑ کرو تم اُنکی طرف اور اعتماد کرو اوپر مدد دہی صلیب کے پس ہوئی
مسلح اور گھوڑونپر سوار ہو کر ٹھہرے قریب لینے کے واسطے باز رکھنے مسلمانونکے اُس سے اور وہ جانتے تھے کہ سوای خالدؓ بن الولید
کے اور کوئی نہین ہی اور اُسی وقت ضرارؓ بن الازور دکھائی دیے انکو ہزار سوار سے اور ظاہر ہوے بعد اُنکے رافع بن عمیرۃ الطائی ساتھ
ایکہزار سوار کے اور ظاہر ہوے بعد اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور خواستگار ہوا اور قصد کیا ہر فرقے نے بجانب قوم
کے مثل مرغان تیز جنگل پر سمیٹ کر اُترنے دالیکے اور متفرق ہوگئے گرد انکے اور ارادہ کیا لے لینے اُس چیز کا جو قوم کے قبضے مین تھی اور
بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جا گرے گروہ مسلمانون

رومیون پر مثل بہتے ہوے پانی کے اور پکار کر کہا ہربیس ملعون نے اپنے لوگون سے کہ لڑو تم واسطے اپنی نعمتون کے پس
نہ چلیگا اس قوم کا کوئی مکر اور نہ رہائی پاوینگے وہ اسجگہ سے کبھی پس منقسم ہوے اور ہٹ گئے رومی بارادۂ لڑائی مسلمانون کے
ایک گروہ ساتھ توما کے اور ایک گروہ ساتھ ہربیس کے پس پہلے جو شخص خالد رض بن الولید کے مقابلے اور لڑائی کو نکلا وہ توما تھا
اور گرد اُسکے پانچہزار سوار مسلح تھے کہ نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سواے تپلی آنکھ کے اور بلند کی تھی اُسنے سامنے اپنی دونون
آنکھونکے ایک صلیب جواہر کی جڑی سونے مین پس پھرے خالد بن الولید اسکیطرف اور حملہ کیا مع اپنے ساتھیونکے اور کہا اُسکا نام لیکر
کہ ای دشمن خدا آیا تم لوگ جانتے تھے اس امر کو کہ تم ناپدید ہو جاؤ گے اور جاتے رہو گے ہمارے ہاتھون سے اور اللہ تعالی نے
لپیٹ دیا ہمارے واسطے شہرونکو پس قصد کیا توما کا اور وہ کانا تھا کہ ام ابان رض نے اُسکو کانا کر ڈالا تھا پس حملہ کیا خالد بن الولید
نے اُسپر اور نیزہ مارا اُسکی دوسری آنکھ مین پس پھوڑ دیا اُسکی دوسری آنکھ کو اور گرا دیا اُسکو گھوڑے سے اور حملہ کیا خالد بن الولید کے
ساتھیون نے توما کے لوگونپر اور اوندھی ہوگئی صلیب پس قتل کرتے تھے مسلمان اُنکو جلدی جلدی پس واسطے اللہ کے تھا کام نیک
عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا کہ وہ نہین مشغول ہوے سواے توما کے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ جب دیکھا اُنھون نے توما کو کہ
گر گیا اوندھا ہو کر گھوڑے سے متوجہ ہوے اُسکی طرف اور چڑھے اُسکے سینے پر اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اُٹھا لیا سر کو نیزہ کی نوک پر
اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ مارا گیا دشمن خدا کا توما ملعون پس طلب کرو تم ہربیس کو پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے سے سافع
بن عمیرۃ الطائی نے **بیان** کیا ہے کہ تھا مین میمنہ خالد بن الولید مین اور نکلا مین ساتھ اپنے گروہ کے اُسطرف جہان قوم اور اُنکے اہل و عیال
اُترے تھے پس دیکھا مین نے رومیونکی عورتونکو کہ وہ ٹھہری ہوئین بشدت باز رکھتی تھین لوگونکو اپنے سے اور دیکھا مین نے ایک سوار کو
کہ لباس اُسکا مثل لباس رومیونکے تھا اور وہ اُترا اپنے گھوڑے سے اور لڑتا تھا ایک عورت رومی سے اور کبھی عورت اُسپر غالب ہو جاتی تھی
اور کبھی وہ عورت پر غالب ہو جاتا تھا پس نزدیک گیا مین اس ارادے سے کہ دیکھون مین وہ کون ہے اور تھا وہ یونس راہبر اور لڑ
رہا تھا اپنی زوجہ سے اور کشتی کرتا تھا اُس سے مثل کشتی لڑنے شیر کے اپنی مادہ سے پس چاہا مین نے کہ بڑھون اُسکی طرف
اور اعانت کرون اُسکی پس قصد کیا میری طرف دس عورتون نے کہ چلاتی تھین وہ میرے گھوڑے پر پتھرونکو پس نکلا ایک بڑا پتھر
ایک عورت خوبصورت کے ہاتھ سے جو کپڑے ریشمی پہنے ہوے تھی اور پڑا وہ پتھر گھوڑے کی پیشانی مین پس زانو پر مارا اُسنے اپنے
سر کو اور تھا وہ گھوڑا کہ حاضر ہوا تھا مین اُسکی سواری پر جنگ یمامہ مین ساتھ خالد بن الولید کے پس گر پڑا گھوڑا میرا اور مر گیا پس کود
پڑا مین پشت گھوڑے سے اور خشمگین تھا مین اُس عورت پر پس جلدی کی مین نے اُسکی طلب مین پس بھاگی وہ میرے سامنے
سے مثل ہرن شکاری کے اور پھرین یا اور بھاگین عورتین اُسکے پیچھے سے پس دوڑا مین اُنکے پیچھے اور جا ملا مین اُنمین اور ارادہ کیا
مین نے اُنکے مار ڈالنے کا پھر باز رہا مین مار ڈالنے سے اور ڈرایا مین نے اُنکو اور دھمکایا مین نے اور نہین تھا ارادہ میرا متعلق مگر اس عورت
سے جسنے میرے گھوڑے کو مار ڈالا تھا پس نزدیک ہوا مین اُسکے اور بلند کیا مین نے تلوار کو جو تان مین اُسکے سر پر پس رکھ لیا اُسنے
اپنے ہاتھ کو سر پر اور وہ کہتی تھی لفون لفون یعنی امان امان پس باز رہا مین اُسکے مار ڈالنے سے اور آگے بڑھکر قبضہ

کرلیا اُسپر اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اُسکے سر پر لڑیان موتیونکی تھین پس قید کرلیا مین نے اُسکو اور اُن عورتونکو جو اُسکے ساتھ تھین اور باندھ لین مین نے مشکین اُن سب کی اور پیچھے کو پھیرا اور دیکھا مین نے ایک برذون رومی کو بغیر سوار کے پس سوار ہوا مین اُسپر اور چاہا کہ پھرون لڑائی کیطرف پھر کہا مین نے قسم ہو خدا کی کہ نہ جاؤنگا مین جب تک دریافت نہ کرلون مین کہ حال یونس راہبر کا کیا ہو پس ڈھونڈھتا تھا مین اُسکی جگہ کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے اُسکو بیٹھا ہوا اور زوجہ اُسکی سامنے اور آلودہ ہو اپنے خون مین اور یونس روتا ہوا اُسپر پس پکار کر پوچھا مین نے کہ کیا حال گذرا تیرا ای یونس کہا اُسنے کہ یہ میری زوجہ ہو جسکی طلب مین آیا تھا مین کہ مجھکو سوا اُسکے اور خواہش نہ تھی اسواسطے کہ قسم ہو خدا کی کہ مین اُسکو دوست رکھتا تھا پس جب دیکھا مین نے اُسکو کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو کہ پہونچ گیا مین تیرے پاس اور تو بھاگتی ہو میرے سامنے سے پس کہا اُسنے قسم ہو حق مسیحؑ کی کہ نہ یکجا ہونگی مین اور تو کبھی اور تو نے چھوڑ دیا ہو اپنے دین کو اور داخل ہوا ہی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مین نے اپنی جان کو ہبہ کردیا ہی واسطے مسیحؑ کے اور مین جاتی ہون قسطنطنیہ کو پس وہان جاکر راہبہ بن بیٹھونگی پھر باز رکھا اُسنے مجھکو اپنے سے ساتھ لڑائی کے اور لڑا مین اُس سے یہان تک کہ قابض ہوگیا مین اُسپر اور پکڑ لیا مین نے اُسکو پس جب دیکھا اُسنے یہ حال نکالی اُسنے ایک چھُری جو اُسکے پاس تھی اور ماری اُسنے اپنے سینے مین اور گر پڑی اور مرگئی پس مین روتا ہون اُسپر بسبب شدت خواہش اور شوق کے اُسکے ساتھ **رافع بن عمیرۃ الطائی** نے **بیان** کیا ہو کہ مین رونے لگا یونس کی باتون سے اور کہا مین نے کہ اللہ بزرگ نے عوض دیا ہو تجکو وہ چیز جو بہتر اور خوبصورت ہو اُس سے اور وہ کپڑے ریشمی اور لڑیان موتیونکی اور کنگن سونیکے پہنے ہو اور مثل چاندی کے چہرہ اُسکا چمکتا ہو پس سے تو اُسکو بعوض اپنی زوجہ کے پس کہا یونس نے وہ کہان ہو مین نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہو پس جب دیکھا یونس نے اُسکی طرف اور اُسکے زیور کو اور ظاہر ہوا حسن و جمال اُسکا گفتگو کی اُس سے زبان رومی مین اور پوچھا حال یک گھڑی تک اور وہ روتی تھی پھر متوجہ ہوا یونس میری طرف اور کہا کہ آیا جانا تُنے کہ یہ کون ہو مین نے کہ مین نہین جانتا ہون اُسنے کہا بیٹی ہرقل بادشاہ اور زوجہ نوماکی ہو اور مجھسا آدمی اُسکی صلاحیت نہین رکھتا ہو اور ضرور ہرقل خواہش کریگا وہ ہوگا اُس کا اپنے لوگ بھیجکر اور اُسکے عوض مال دیگا تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ اب تو یہ تیرے واسطے ہو اور تو اُسکے واسطے بس لے لیا اُسنے اُسکو اور مسلمان اُسوقت ایسی لڑائی مین مصروف تھے جس سے زیادہ نہین ہوسکتے اور بعض یکجا کر رہے تھے کپڑے ریشمی اور اسباب اور مال کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہو کہ اسی وجہ سے اس مرج کا نام مرج الدیباج رکھا گیا اور اسی نام سے ابتک مشہور ہو اور وجہ تسمیہ اور شہرت اس نام کی یہ ہو کہ کوئی اہل عرب جسوقت کسی کے پاس کپڑا دیباج کا دیکھتا تھا تو اُس سے پوچھتا تھا کہ یہ کہان سے ملا تمکو پس وہ شخص جواب مین کہتا تھا کہ یہ مال غنیمت مرج الدیباج کا ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہو کہ کھو دیا اور گم کیا مسلمانون نے اپنے سردار خالد بن الولید کو اور نہ دیکھا کہین نشان اور پتا اُنکا پس سخت گھبرائے اور بے چین ہوئے وہ لوگ اُن کے واسطے

انس رضؓ بن مالک نے **روایت** کی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بطرف مرج الدیباج کے بطلب مال
غنیمت دمشق کے اور پہنچے وہان چار ہزار سوارون سے پس مار ڈالا انھون نے توما کو اور قید کیا اُسکے بطالقہ کو اور لوٹا بڑا مال اور بچا تا
رہا تھا ہربیس اُنکے ہاتھ سے اور صورت یہ ہوئی کہ خالد بنؓ الولید نے ڈھونڈھا اُسکو جنگ گاہ مین پس نہ پایا اُسکو اور قصد کیا
اُسکی تلاش کا پس اُسی حالت مین کہ خالد بنؓ الولید گرد اُڑا دیتے تھے لشکر روم مین اور قتل کرتے تھے لوگون کو اور زمین پر گراتے تھے
دلیرونکو کہ دفعۃً دیکھا انھون نے ایک گبر بھاری ڈیل ڈول سرخ رنگ بڑی ڈاڑھی والے کو اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے
پہنے تھا اور کپڑون کے اوپر لوہا تھا پس خالد بن الولید نے جانا کہ وہی ہربیس ہے پس دوڑایا اپنے گھوڑے کو اُسکی طرف اور سخت
حملہ کیا اُسپر اور شدت سے خواستگار ہوے اُسکے تاکہ مار ڈالین اُسکو اور گبر نے جب نگاہ کی اُنکی اور اُنکے حملہ کیطرف پس بھاگا
اُنکے سامنے سے اور خالد بنؓ الولید نے پیچھا کیا اور گبر نے چکر کھایا اُنکے سامنے پس چبھویا خالدؓ نے اُسکی پشت پر نیزے کو دور
سے اور اُسی وقت جھکا وہ بجانب زمین کے اپنے جانور سے اور گر پڑا اسپ کے بھل اور جا پڑے اُسپر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
مثل شیر غضبناک کے اور وہ کہتے تھے کہ سختی ہو تجھپر اے ہربیس آیا جانتا تھا تو کہ بچ جائیگا تو میرے ہاتھ سے اور وہ کافر زبان عربی
سمجھتا تھا پس فریاد کی اُسنے کہ اے عربی مین ہربیس نہین ہون پس چھوڑ دو اور نہ مار ڈالو مجھکو یہانتک کہ لا دون مین اپنے عوض
مین وہ چیز تمکو کہ خوش ہو جائیگا دل تمھارا اُس سے اور جو کچھ مجھسے مانگو گے وہ تمکو دونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ سختی ہو تجھپر
نہو گی تجکو رہائی میرے ہاتھ سے جبتک کہ بتاویگا تو ہربیس کو پس نہین ہے میری آرزو سوا اُسکے اور تحقیق مار ڈالا اللہ نے
میرے ہاتھون سے توما کو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ مل جاوُنگا ہربیس سے پس اگر راہ بتادیگا تو مجھکو بطرف ہربیس کے چھوڑ دونگا
مین تجکو بدون عوض اور مال کے پس کہا اُس کافر نے کہ خوش ہو تم اے برادر عربی کہ بتحقیق ہو پہنچے تم اپنی مراد کو ولیکن مین چاہتا
ہون کہ لیلون تمسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ جس وقت راہ بتادون تمکو بطرف ہربیس کے چھوڑ دو تم راستہ میرا پس خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے واسطے ایسا ہی ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے بشرطیکہ راہ بتادیگا تو مجھکو اور آجاویگا ہربیس میرے قابو
اور قبضے مین پس کہا اُس گبر نے کہ اے برادر عربی یہ بات تو تمھاری غدر اور بیوفائی کی ہے اسواسطے کہ تمنے دی تھی امان پھر پیچھا کیا تمنے
ہمارا اس جگہ تک کہ نہین جانتے تھے ہم اس امر کو کہ پہونچیگا یہان کوئی شخص تم مین کا اور تعاقب کیا تمنے اور لے لیا اُس چیز کو جو لیکر ہم دمشق
سے نکلے تھے اسوجہ سے کہ جاسوس تمھارے دمشق مین تھے پھر کہتے ہو مجھسے اسوقت اگر قابو مین آجاویگا ہربیس تو چھوڑ دونگا مین
تیری راہ کو مگر کیونکر ذمہ دار ہون مین ہربیس کے گرفتار ہو جانے اور قابو مین آجانے کا اور ہر ایک مرد ہے قدرت رکھنے والا اپنے
حریفون پر اور یہ کلام تمھارا اچھا بتاتا ہے غدر اور بیوفائی کو پس خشمناک ہوے خالد بنؓ الولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ تیری ماں
مرے کیا منسوب کرتا ہے تو ہمکو بطرف بیوفائی اور عہد شکنی کے حالانکہ نہین ہے یہ امر ہماری خصلتون سے کسواسطے کہ ہم اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی الرحمۃ اور شفیع الامۃ تھے جو ہم کہتے ہین پورا کرتے ہین اور جو ہم امانت رکھتے ہین ادا
کرتے ہین قسم ہے خدا کی کہ نہین نکلے ہم تمھاری تلاش مین مگر چھ دن اور اللہ غالب اور بزرگ نے آسان کر دیا ہمارے واسطے

دوری کو اور لپیٹ دیا ہمارے لیے دشواری شدید کو اور نہیں کہا میں نے تجھسے یہ کہ راہ بتادے مجھے بطرف ہربیس کے
مگر جسوقت کہ دکھائی دیگا وہ میری آنکھوں میں سے لونگا میں ہربیس کو ساتھ مدد اللہ تعالی کے اور یہ امر میرے جی میں ہے اور
قسم ہے بیعت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ اگر راہ بتادیگا تو مجکو اسکی طرف تو چھوڑ دونگا میں تیرا راستہ بدون عوض مال کے پس
جب سُنا کافر نے یہ کلام کہا آگاہ ہو جوانمرد عرب کے اُٹھ کھڑے ہو تم میرے سینے سے تاکہ راہبری کروں میں بجانب ہربیس کے
پس اُٹھ کھڑے ہوئے خالد بن الولید اُسکے سینے پر سے اور اُٹھ کر دیکھنے لگا کافر داہنے اور بائیں پھر کہا اُسنے آیا دیکھتے ہو تم اس گرد
چڑھنے والی کو بلندی پر خالد بن الولید نے کہا ہاں اُسنے کہا کہ قصد کرو تم جماعت گروہ کا کہ ہربیس مقدمہ اس گروہ کا ہے اور چمکنے والی
اُسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی ہے پس مقرر کیا خالد بن الولید نے ایک شخص کو قوم تجیب یا زبیدہ سے جسکا نام اسد بن جابر تھا
اور کہا اے اسد ہوگا نگہبان رہو تم اس گبر کے پس اگر پہونچادے یہ شخص مجکو طرف ہربیس کے پس چھوڑ دو اُسکے واسطے راہ کو اور اگر ہو
وہ اپنے قول میں جھوٹا پس مارو گردن اُسکی پس مقرر ہوئے اُسپر اسد بن جابر پھر چھوڑ دی خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی اور
سیدھا کیا اپنے نیزہ کو یہانتک کہ جاملے ساتھ اُس جماعت گروہ کے اور چلا کر آواز دی اور کہا کم بختی ہو تمپر کہاں ہے تمھارے لیے
مجھسے نجات اور رہائی اور یہ دن کھینچنے بال پیشانیونکا ہے پس جب سُنا ہربیس نے اُنکی آواز اور کلام کو جانا اُسنے کہ وہ بعض اہل عرب سے
ہیں اور طمع اور امید کی اُسنے اُنمیں پس ٹھہر گیا وہ اور ٹھہرے گرد اُسکے سرہنگان مبارز اُسکے اور پورے تھے وہ لوگ ہتھیاروں اور
تلواروں اور عمودوں سے اور نہیں تھا کوئی اُنمیں مگر اہل شجاعت اور دانشمندی کا پس حملہ شدید کیا خالد بن الولید نے اُسپر اور کہا سختی ہو
تمپر آیا جانا تھا تمنے کہ اللہ غالب مدبر بزرگ نہ قادر کریگا ہمکو تمپر اور اُس چیز پر جو تمھارے پاس ہے اور نہ مالک کریگا ہمکو مال و منزل کا میں
شہسوار شدت کے چھلانیوں میں دلیر سرہنگوں میں خالد بن الولید ہوں پھر نیزہ مارا ایک سوار کے اُنمیں سے پس گرا دیا اُسکو پھر مارا دوسرے کو
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا ہربیس نے کلام خالد بن الولید کا سمٹ گیا وہ زین گھوڑے پر اور فریاد کرکے پکارا اپنے
لوگونکو کہ سختی ہو تمپر یہ وہ شخص ہے جسنے اُلٹ دیا ہے ملک شام کو وہاں کے لوگوں پر اور یہ مالک رکھا اور تدمر کا ہے اور یہ سردار حوران اور بعلبک کا
ہے حاکم دمشق اور جندلوں کا ہے تو تم اُسکے تئیں پس اگر پکڑ لیا تمنے اور مالک ہوگئے اُس شخص پر پھر آویگی عزت اور آبرو تمھاری جیسی کہ تھی
اور پھر جائنگے شہر تمھارے واسطے اور لے لوگے بدلا اُن لوگونکا جو مار ڈالے گئے ہیں تم میں سے تو تم اس شخص کو راوی نے بیان
کیا ہے کہ پس جمع اہل اُمید کی قوم نے خالد بن الولید پر بسبب کینے اور جدا ہونے اُنکے کے اپنے ساتھیوں سے اور مصروف تھے مسلمان
بیچ اپنی روسیونکے اور لوٹنے لشکر الوپکے اور ہر شخص اُنمیں کا مشغول تھا اپنی ذات میں اور زیادہ ہوگئے بطارقہ گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کے اسواسطے کہ وہ لوگ ایسے پہاڑ دشوار گذار پر تھے کہ جسمیں درخت بکثرت اور انبوہ تھے اور گھیر لیا خالد بن الولید کو اُس چیز نے جسکے دفع کی
قدرت اُنکو نہ تھی اور اُسوقت پیادہ ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُترے اپنے گھوڑے سے اور لی تلوار اور سپر اور صبر کیا اُنکے مقابلے اور
لڑائی میں واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہے کہ جب اُترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے سے کہا کہ ٹھیک ہوا
خواب تھا الا وہ خالد اور اُسوا مر کو میں نے نہیں طلب کیا تھا اور جانا اُنھوں نے اپنے دل میں یہ کہ میں نے اس کام میں خطا کی اور

میرا کام لڑائی نہیں ہے اور نہیں ہے یہ کام مگر مسلمانوں کا کہ لڑیں وہ میرے نشان کے نیچے ذکر کیا ہے علما نے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
بتیس لڑائیوں میں گئے اور ہر لڑائی میں خواستگار شہادت کے تھے لیکن نہ نصیب ہوئی انکو اُنھیں شہادت پس جب اُترے خالد رض
بن الولید اپنے گھوڑے سے آگے بڑھکر لڑنے لگے اور وہ لوگ بیس گبر تھے پس آیا خالد بن الولید کیطرف ہربیس اور تحقیق ممکن ہوا
اُسکو موقع ضرب تلوار کا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے سر پر اور خالد بن الولید مشغول تھے لڑائی میں پس آیا ہربیس اُن کی
پشت سے اور ماری اُنپر ایک ضرب پس پڑی تلوار اُنکے خود پر اور پھاڑا اُسکو اور عمامے کو اور گر پڑی تلوار ہربیس کے ہاتھ سے
اور ڈرے خالد بن الولید اس امر سے کہ اگر متوجہ ہوں میں وہ اپنی پشت کیطرف تو ناگہاں در آویگا اُنپر کافر لوگ اور ڈرے اس امر
سے بھی کہ بھاگ جاویگا ہربیس اُنکے ہاتھ سے یا ناگہاں در آکر مار ڈالیگا اُنکو پس حملہ کیا خالد بن الولید نے التفات کرتے ہوے داہنے
بائیں پھر پکارا اور شور کیا اُنھوں نے ساتھ کلمۂ تکبیر کے گویا اُنھوں نے خوشخبری پائی ساتھ کسی چیز کے پایا اُسکو اور یہ امر خالد بن الولید
کا ایک حیلہ تھا کہ اُسکے سبب سے ارادہ مکر کا ساتھ کفار کے رکھتے تھے پس وہ اسی حالت میں تھے کہ سُنا اُنھوں نے شور اہل عرب کا
اگھیر لیا اس شور نے گبروں کو اُنکی پشت اور داہنے اور بائیں سے اور اہل عرب شور کرتے تھے ساتھ تکبیر کے اور کہتا تھا کہنے والا
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یا ابا سلیمان اتاک الغوث من رب العالمین. میں عبدالرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما ہوں پس جب سُنی خالد بن الولید نے آواز اُنکی نہیں متوجہ ہوے وہ بجانب عبدالرحمن اور نہ بجانب اُن کے
ساتھیوں کے یہانتک کہ متفرق کر دیا کافروں کو داہنے بائیں اور جب سُنی ہربیس نے آواز مسلمانوں کی اور تحقیق گھیر لیا تھا اُسکو پیٹھ
پھیری اُس نے بارادے بھاگنے کے پس لے لیا اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور ماری اُسپر ضرب تلوار کی اور چھوڑا اُسکو کشتہ
دست درازی کی ہمراہیان عبدالرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ہمراہیان ہربیس پر اور خرچ کیا اُن میں تلوار کو اور بہت سے
زیادہ مار ڈالنے والے رومیوں کے ضرار بن الازور تھے پس جب دور ہوا اندوہ خالد بن الولید سے اور دیکھا اُنھوں نے
ضرار بن الازور کے کاموں کو کہا کہ رستگار اور فیروزمند ہوئی ذات تمہاری اے بیٹے ازور کے پس ہمیشہ ہو تم مبارک اپنے
سب کاموں میں پھر سلام کیا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمانوں کو اور کہا کہ کہاں سے جانا تمنے میری جگہ کو
پس کہا عبدالرحمن نے کہ اے سردار تھے ہم دمشق کی لڑائی میں اور فتح دی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُنپر اور وہ لوگ کشتہ اور گرفتار
ہوے اور مسلمان مصروف تھے یکجا کرنے مال غنیمت میں کہ دفعتہً سُنی ہمنے آواز پکارنے والی کی ہاتف سے اور وہ کہتا تھا کہ مشغول ہو
تم لوٹ کے مال جمع کرنے میں اور خالد بن الولید کو گھیر لیا ہے دشمنوں نے پس جب سنا میں نے آواز کو اور میں نہیں جانتا تھا کہ
کس جگہ میں ہو تم اور گم کیا تھا ہمنے تمہاری ذات کو اور مسلمان اس سبب سے رنج میں تھے پس راہ بتائی ہمارے تئیں ایک گبر نے جو
تمہارے ایک ساتھی کے قابو میں تھا اور کہا اُسنے تمہارے سردار کو میں نے راہ بتائی ہے بجانب ہربیس کے اور اُسکے ساتھ بھائی
ہم پس جلدی روانہ ہوے ہم تمہاری طرف پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ راہ بتلایا اُسنے مجھکو میرے دشمن کیطرف
اور راہ بتلایا مسلمانوں کو میری مدد دہی کے واسطے اور وہ جب پھرا اُسکے واسطے حق پھیر اور رجوع کیا خالد بن الولید نے بجانب

مسلمانون کے اور وہ بڑے رنج مین تھے اُنکے پوشیدہ اور غائب ہو جانے سے اپنی نگاہون سے پس جب دیکھا اُنھون نے خالد
بن الولید کیطرف خوش ہوے اور دوڑے سلام کرتے ہوے اُنپر پس خالد بن الولید نے جواب سلام کا دیا انکو اور شکریہ اُنکے کامون کا
ادا کیا پھر بلایا خالد بن الولید نے اُس گبر کو جسنے راہ بتلایا تھا اور کہا تونے پورا کیا قول اپنا ہمسے اور ہم چاہتے ہین کہ پورا کرین وعدہ اپنا تجھسے
سو اسواسطے واجب ہوا مجھپر تیرے واسطے خیرخواہی کرنا پس اگر منظور ہی تجکو کہ ہو جاوے تو اصحاب دین نماز روزہ اور ملت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پس ہو جاویگا اہل بہشت سے اُسنے کہا کہ مین اپنے دین کو بدلنا نہین چاہتا ہون پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اُسکی واسطے
راہ کو نوفل بن عمر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُس گبر کو کہ سوار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر اور اکیلا چلا بطلب شہرون روم کے
پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حکم کیا مسلمانونکو ساتھ یکجا کرنے مال غنیمت اور قیدیونکے اور یکجا کیا گیا وہ سب اُنکے پاس پس جب کہ
اُنھون نے کثرت اُسکی شکریہ اور تعریف ادا کیا واسطے اللہ تعالی کے اور بُلایا اپنے راہبر کو اور کہا تو یونس نجیب ہی پھر پوچھا اُس سے کہ
کیا کیا تیری زوجہ نے پس بیان کیا اُسنے حال اپنی زوجہ کا پس متوجہ ہوے خالد بن الولید اس معاملے سے پس کہا رافع بن عمیرہ الطائی
نے کہ ای سردار مین نے گرفتار کیا ہی ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو اور یونس کے سپرد کیا ہی بعوض اُسکی زوجہ کے پس پوچھا خالد بن الولید نے کہان
بیٹی ہرقل کی پس لائی گئی وہ اُنکے سامنے اور دیکھا اُنھون نے حسن و جمال اُسکا جو اللہ تعالی نے اُسکو دیا تھا پس پھیر لیا مُنھ اُسکی
طرف سے اور کہا سبحانک اللھم انک تخلق ما تشاء تختار پھر پڑھا وربک یخلق ما یشاء تمام آیت کو اور کہا یونس سے کہ آیا تو
لیویگا اُسکو عوض اپنی زوجہ کے اُسنے کہا ہان ولیکن مین جانتا ہون کہ ہرقل دیگا اُسکی عوض مین مال اگر دیگا اُسکے واسطے پس کہا خالد بن الولید
نے کہ اگر تو اُسکو عوض مین اپنی زوجہ کے پس اگر نہ طلب کریگا ہرقل اُسکو تو وہ تیری ہی اور اگر خواستگار ہوگا ہرقل اُسکا پس اللہ تعالے
عوض دیگا تجکو بہتر اس سے پھر یونس نے کہا کہ ای سردار تم شہرون اور مقام تنگ اور دشوار مین ہو پس قصد کرو چلنے کا یہان
سے پیشتر از انکہ آئے تم مین جماعت رومیون کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالی ہمکو کافی اور ہمارے ساتھ ہی پھر روانہ
ہوے وہان سے اور کوشش کی چلنے مین اور مال لوٹ کا اُنکے ساتھ تھا اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے بحالت خوشی کے
بسبب حاصل ہونے مال غنیمت اور سلامتی کے روح بن عطیہ نے بیان کیا ہی کہ ہمنے سب راہ قطع کی اور کوئی
ہمسے متعرض نہوا اور ہم ڈرتے تھے اُنکے ملکون مین پس جب پہنچے ہم نزدیک مرج الصفر قریب جبل ام حکیم کے کہ
دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار اپنی پشت سے اور گرد گھومتی ہوئی پس جب دیکھا ہم نے وہ غبار ناگوار معلوم ہوا ہمکو وہ امر اور
دوڑا گیا ایک شخص مسلمانون سے بجانب خالد بن الولید کے اور آگاہ کیا اُنکو پس کہا اُنھون نے کہ کون شخص تم مین کا اُسکی
خبر لا دیگا پس منظور کیا ایک شخص نے قوم غفار سے جسکا نام صعصعہ تھا اور کہا اُسنے کہ مین خبر لاؤنگا پھر اُترا وہ
شخص اپنے گھوڑے سے اور اُسکو اپنی مضبوطی پر اعتماد تھا اور سبقت لیجاتا تھا اور دوڑاتا تھا گھوڑے کو اپنے
دشمن کے مقابلے مین پس پہونچا وہ شخص غبار کے قریب اور دریافت کیا اُسکو اور پھرا اپنی پشت پر اور پکارکر کہتا تھا
کہ ای سردار لے لیا ہمکو صلیبان نے اور اُنکے پیچھے قوم ہین بند کیے گئے اور چھپے ہوے ساتھ لوہے کے کہ نہین ظاہر

ہوتی ہو اُنکے جسم سے سواے تیلی آنکھ کے پس بُلایا اُنھون نے یونس راہبر کو وقت نزدیک پہونچ جانے گروہ کے اور کہا کہ جا تو بجانب گروہ کے اور دریافت کر کہ اُنکا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا بہتر اور گیا وہ گروہ کے قریب پھر پلٹ آیا خالد بن الولید کے پاس اور کہا آیا مین نہین کہتا تھا تمسے ای سردار کہ ہرقل نہ غافل ہوگا اپنی بیٹی کے طلب کرنے سے اور اُسنے بھیجا ہی اس گروہ کو بہ ارادے لینے مال غنیمت کے مسلمانون کے ہاتھ سے پس جب مُڈبھیڑ ہو جاوینگے وہ لوگ تم مین قریب دمشق کے بھیجینگے تمھارے پاس کسی ایلچی کو اور درخواست اور طلب کرینگے تمسے دختر ہرقل کو یا بطور بیع کے یا بطریق ہدیے کے پس اُسی حالت مین کہ خالد بن الولید یونس سے باتین کر رہے تھے کہ آیا اُنکے پاس ایک شخص بوڑھا اور وہ لباس بالونکا بنا ہوا پہنے تھا پس آکر نزدیک ہوا مسلمانون سے اور کہا کہ مین ایلچی ہون پس کہان ہین سردار تمھارے پس مسلمانون نے اُسکو لاکر خالد بن الولید کے سامنے کھڑا کیا اور کہا اُس سے کہ بیان کر تو جو کچھ چاہتا ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہرقل بادشاہ کا ہون اور اُسنے کہا ہی تمسے کہ سُنا مین نے جو تمنے میرے لوگونکے ساتھ کیا اور مار ڈالا میری بیٹی کے شوہر کو اور قید کر لیا عورتون کو اور ظلم اور زیادتی گرانیوالی چیز ہی اور عقلمند ہوے اور سلامت رہے تم اور نہ تجاوز کرو تم حد سے تاکہ نہ گر پڑو تم اور اب یا بیچ ڈالو میرے ہاتھ میری لڑکی کو یا بطور ہدیے کے میرے پاس بھیجدو واسطے کہ کرم اور بخشش تمھاری خصائل سے ہی اور نہین رحم کیا جاتا ہی وہ شخص جو رحم نہین کرتا ہی اور مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہو جاوے ہمارے تمھارے صلح پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام کہا اُس شخص سے کہ کہدے تو اپنے سردار سے کہ قسم خدا کی کہ نہ پھر جاؤنگا مین یا مالک ہو جاؤنگا تیرے تختگاہ تک جیسا کہ مجکو اپنے علم سے معلوم ہی اور چھوڑ دینا تیرا اُسکو پس اگر پاتا تو کوئی سبیل اور راہ اُسکی تو نہ کمی کرتا تو اُسمین اور بیٹی تیری ہدیہ ہی ہماری طرف سے تجکو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ وہ پہونچ جاوے اپنی جگہ پر پس خالد بن الولید نے چھوڑا اور دیدیا اُسکی بیٹی کو اور کچھ مال اُسکی عوض مین نہین لیا تب جب گیا ایلچی ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے اپنے رئیسون اور لوگون سے کہ یہ وہی معاملہ ہی جو مین نے تمسے کہا تھا پس نہ مانا اور ارادہ کیا تمنے میرے قتل کا اور قریب ہی کہ اس سے بڑھکر بھی ہوگا اور یہ امر تمھاری طرف سے نہین ہی بلکہ پروردگار آسمان کی طرف سے ہی پس بہت روے رومی اُسکے کلام سے اور رخصت ہوے خالد بن الولید یہانتک کہ پہونچے وہ دمشق مین اور مسلمان اور ابو عبیدہ بن الجراح ناامید ہوگئے تھے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیونکے صحیح اور سالم پھر آنے سے پس وہ سب بڑی ناامیدی مین تھے کہ دفعۃً آپہونچے خالد بن الولید پس نکلے سب مسلمان اُنکی ملاقات کو اور مبارکباد سلامتی کی دی اُنکو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو اور پایا خالد بن الولید نے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور مالک الاشتر النخعی اور اُنکے ساتھیونکو دمشق مین اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور سب سرگذشت بیان کی ابو عبیدہ بن الجراح تعجب کرتے تھے اُنکی شجاعت اور دلیری سے پس ٹھہرے خالد بن الولید اپنی جگہ پر نکالا پانچوان حصہ مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی کو مسلمانون پر پھر دیا خالد بن الولید نے اسقدر مال سے یونس راہبر کو اور کہا اُس سے کہ لے یہ مال اور نکاح کر لے اُس مال کو صرف کرکے یا مول لے کوئی عورت دختران روم سے یونس نے کہا قسم ہی خدا کی نہ نکاح کرونگا مین بعد اپنی زوجہ کے اس دنیا مین کسی کے ساتھ اور نہین چاہتا ہون مگر اپنی زوجہ کو عالم آخرت مین یعنی حورالعین کو رافع بن عمیرہ الطائی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھے ہمارے ساتھ یونس راہبر جنگون مین تا روز لڑائی یرموک کے

پس وہ ہر لڑائی مین جہاد عظیم کرتے تھے پس جب آیا دن یرموک کا دیکھا مین نے انکو امتحان کیئے گئے بلا ے نیک مین پس لگا ایک تیر انکے سینے مین اور گر پڑے وہ مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ انپر پس غمگین ہوا مین انپر اور بہت درخواست رحمت کی مین نے انکے واسطے پس دیکھا مین نے انکو خواب مین اور لباس انکا چمکتا تھا اور انکے پانو مین نعلین طلائی تھی اور پھرتے تھے باغ سبز مین پس کہا مین نے کہ کیا کیا اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ انھون نے کہا کہ بخش دیا مجکو اور عطا فرمائین مجکو بعوض میری زوجہ کے ستر حورین اگر ظاہر ہوا نمین سے ایک دنیا مین تو دور کرے روشنی اسکے چہرہ کی روشنی سورج اور چاند کو پس نیک بدلا دیوے اللہ تعالی تمکو راوی نے **بیان** کیا ہی کہ ذکر کیا مین نے اس خواب کو خالد بن الولید سے پس کہا انھون نے کہ نہین ہی یہ مرتبہ قسم ہی خدا کی مگر بسبب شہادت کے پس گوارا ہو جسکو نصیب ہووے شہادت **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے ساتھ مال لوٹ کے جانا انھون نے کہ حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین فرمائی پس ارادہ کیا کہ لکھین خط مشعر فتح اور خوشخبری و کیفیت ملنے مال غنیمت کی اور ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو حال وفات حضرت صدیق اور خلافت حضرت عمر سے آگاہ نہین کیا تھا پس طلب کیا دوات کاغذ اور لکھا خط ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاملہ علی الشام خالد بن الولید المخزومی اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وذلک انا لما نزل من مکایدۃ العدو علی حرب دمشق انزل اللہ علینا نصرتہ وقھر عدوہ وفتحت دمشق عنوۃ من الباب الشرقی بالسیف وکان ابو عبیدۃ علی باب الجابیۃ فخدعہ الروم فصالحوا علی الباب الآخر ومنعنی ان اسبی واقتل والتقینا عند کنیسۃ ویقال لھا کنیسۃ مریم ولما القسوس والرھبان منھم کتاب الصلح وان مھر الملک تومًا واخر یقال لہ ھربیس خرجا من المدینۃ بمال عظیم وحال جسیم فسرت خلفھم ونزعت النعمۃ من ایدیھما وقتلت اللعینین واسرت ابنۃ الملک ھرقل ثم لقد اھدیتھا الیہ وقد رجعت سالما وانا انتظر امرک والسلام اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اسپر اپنی اور بلایا ایک شخص کو اہل عرب سے کہ نام انکا **عبد اللہ** بن قرط تھا پس دیا خط انکو اور روانہ ہوئے وہ بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پہنچے وہ اور خلیفہ اسوقت حضرت **عمر فاروق** رضی اللہ عنہ تھے پس پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے آغاز خط کا اور وہ تھا خالد بن الولید کیطرف سے بنام خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیا نہین جانی مسلمانون نے خبر وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عبد اللہ نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے بھیجا ہی ایک خط بنام ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے اور سردار مقرر کیا مین نے انکو مسلمانون پر اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو اور نہین جانتا ہون مین کہ ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے ارادہ کیا ہی سرداری کا اپنی ذات کے واسطے پھر سکوت کیا اور پڑھا خط کو **اصحاب سیر** نے تفاوت سے **روایت** کی ہی کہ جب وفات پائی حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوے بعد انکے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور تھی عمر انکی باون برس کی پس بیعت کی لوگون نے انسے بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری بیعت کہ نہین بچھڑ گیا تھا انکی بیعت سے کوئی شخص نہ بڑا نہ چھوٹا اور موقوف ہوگئی انکے زمانہ خلافت مین خلاف اور دشمنی اور نفاق اور منقطع ہوا باطل اور ثابت اور قائم ہوا

حق اور قوی ہوا غلبہ دین کا ضعیف ہوگیا مکر **شیطان** کا اور ظاہر ہوا حکم خدا کا حالانکہ کافر لوگ برا جانتے تھے حکم خدا کو اور وہ اپنے زمانہ خلافت مین غربا پر لطف اور مہربانی کرتے تھے اور رحم کرتے تھے لڑکون پر اور بزرگداشت کرتے تھے بڑون کی لطف اور مہربانی کرتے تھے یتیم پر اور داد دلاتے تھے مظلوم کی ظالم سے یہانتک کہ پھیرتے تھے حق کو اُسکی جگہ پر اور نہین پکڑتی تھی انکو بیچ اجراے حکم خدا کے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی اور اپنے زمانہ خلافت مین وہ گھومتے تھے مدینہ منورہ کے بازارون مین اور لباس اُنکی گدڑی تھی اور ہاتھ مین اُنکے دُرّہ ہوتا تھا اور اُنکے دُرون کا خوف تمہاری ان تلوارون سے زیادہ تھا غذا اُنکی ہر روز جو کی روٹی تھی ساتھ نمک کوٹے ہوئے کے اور کبھی کھاتے تھے روٹی جو کی بدون نمک کے بسبب بے خواہشی دنیا اور باسداری مسلمانون کے بنظر مہربانی کے مسلمانون کے حال پر اور نہین چاہتے تھے وہ اس امر سے مگر ثواب اللہ غالب اور بزرگ سے اور نہین باز رکھتا تھا انکو کوئی کام اداے فرض اور حقوق خدا اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **حضرت عائشہ صدیقہ** رضی اللہ عنہا نے **بیان** کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ متولی خلافت ہوے عمرؓ اور قدم بقدم اپنے دونون صاحبین یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھے بیچ آمادگی کامون دین کے اور چھوڑ دیا تھا اپنے نفس سے بڑائی اور غرور کو اور جلا دیا اور ضعیف کر دیا تھا انکو جَو اور نمک نے اور اذیت دیا تھا اُنکو کھانے زیت اور خشک چھوہارے نے اور کبھی لے لیتے اور کھاتے تھے کسیقدر گھی اور کہتے تھے کہ کھانا جَو کا نمک کے ساتھ اور رہجو کھا رہنا آسان تر ہے کل کے واسطے آگ سے کہ جو در آئیگا اُسمین نہ مریگا اور نہ پاویگا اُسمین راحت کبھی گہرائی اُسکی دور ہے اور عذاب اُسکا سخت ہے اور بانی اُسکا سبب ہے نہین اذن دیتے اور طلب کرتے تھے مسلمانون کو مگر یہ کہ آتے تھے لشکر انکے زمانہ خلافت مین اور جمین اُنھون نے فوجین اور حاصل کیا فتوح اور آباد کیا شہرون کو اور خوف کرتے تھے آتش دوزخ سے رضی اللہ عنہ

تمت

ترجمہ جلد دوم فتوح الشام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متولی کام خلافت کے ہوئے رنگین کیا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور قیاصرہ اور اپنے ارباب دولت کو اور ایک ممبر پر جو اُسکے واسطے کنیسہ شان میں نصب کیا گیا تھا کھڑا ہو کر اس مضمون کا خطبہ سُنایا کہ اے بنی الاصفر یہ ہی شخص ہین جنسے مین تمکو ڈراتا تھا پس نہ سنا تمنے میرے کلام کو اور بتحقیق دشوار اور سخت ہو گیا کام تمپر بسبب حکومت مرد گندم رنگ سیاہ چشم کے اور نزدیک ہوا وہ معاملہ جو بعد اُسکے ہی بسبب سرداری صاحب فتوح مشابہ نوح علیہ السلام کے اور قسم ہی خدا کی پھر قسم ہی خدا کی کہ ضرور وہ مالک ہو جائینگے میرے اس تخت تک پس ڈرو تم ڈرو تم قبل واقع ہونے معاملہ اور پیش آنے سختی اور ویران ہونے محلون اور مارے جانے قسیون اور بیکار کیے جانے ناقوس کے پس یہ شخص بیدار لڑائی کے ہین اور یہ شدت اور سختی کیطرف کھینچنے والے اہل روم اور فارس کے ہین یہ عابد ہین اپنے دین مین پختہ اور رشد مین اُسپر جسنے پیروی کی خلاف اُنکے دین کے اور مین امید رکھتا ہون تمہارے واسطے مدد اور غلبہ کی بشرطیکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہو جاؤ تم اور چھوڑ دو طریقہ ظلم کو اور پیروی احکام مسیح علیہ السلام کی کرو اور ادا کرنے فرائض اور رغبت کرنے طاعات اور چھوڑ دینے حرامکاری اور سب طرح کی بیہودہ گوئیون سے اور اگر انکار کروگے تم ان کامون سے اور ثابت رہوگے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دنیا پر مقرر اور غالب کیا جاویگا تمپر دشمن تمہارا اور ایسی بلا مین تمکو مبتلا کریگا جسکی طاقت تم مین نہین ہی اور مین جانتا ہون کہ اس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب ہو جائیگا سب دینون پر اور ہمیشہ لوگ اس دین کے نیکو کار رہینگے جبتک کہ وہ کوئی تغیر اور تبدیل اپنے دین مین نکرینگے پس تم لوگ یا رجوع کرو اس دین کی طرف یا مصالحہ کر لو اس قوم سے جزیہ دینے پر پس جب سُنا قوم ہرقل نے یہ کلام اسکا چپکے اُسکی طرف اور قصد اُسکے مار ڈالنے کا کیا پس ٹھہرایا ہرقل نے اُنکے خشم کو گفتگوے نیک سے اور کہا کہ قصد میرا اس بیان سے نہ تھا مگر دیکھنا اور جاننا اس امر کا کہ حمیت اور غیرت تمہاری اپنے دین مین کیونکر اور کسطرح ہی اور رعب اہل عرب نے تمہارے دلون مین جگہ پکڑی ہی یا نہین پھر بلایا ہرقل نے ایک شخص نصرانی عرب کو کہ جسکا نام طلیحہ بن مازن تھا اور قبول کیا اُسکے واسطے کچھ مال دینے کو اور کہا اس سے کہ روانہ ہو تو اُسی وقت بجانب یثرب کے اور دیکھ فکر اور حیلہ سے اس امر کو کہ کیونکر قتل کر سکتا ہی تو

عمرؓ کو پس طلیقہ نے منظور کیا اس امر کو اور روانہ ہوا بطرف مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پہونچکر چھپ رہا حوالی مدینۂ طیبہ مین
اور اُسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور دیکھ رہے تھے یتیمون اور رانڈون کے لڑکے بالونکو اور خبر گیری کرتے تھے اُنکی ہانون
اور اعاطون کی اور چڑھ گیا وہ نصرانی ایک درخت پیچیدہ شاخ والے پر اور چھپ رہا اُسکے پتون مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اُسی درخت کے نزدیک آکر زمین پر لیٹ رہے اور ایک پتھر سے تکیہ لگالیا پس جب سو گئے وہ ارادہ کیا اُس نصرانی نے اس امر کا
کہ درخت سے اُترکر انکو مار ڈالے کہ اُسیوقت ایک درندہ جانور آیا اور گھوما گرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور آگے آکر چاٹا اپنی زبان سے
دونون پاؤن اُنکے اور ناگہان ہاتفِ غیبی نے آواز دیکر یہ کلمات کہے یا عمر عدلت فامنت پس جب بیدار ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
چلا گیا وہ درندہ اُترا وہ نصرانی درخت سے اور آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور بوسہ دیا اُن کے ہاتھونکو اور کہتا تھا
کہ میرے ماں باپ قربان ہون اُس شخص پر جسکی حفاظت اور نگہبانی مخلوقات اور جانور اور ہانکا وصف اور تعریف فرشتے اور جن
کرتے ہین پھر ظاہر کیا اُس نصرانی نے اپنا حال اور ارادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوا اُنکے ہاتھ پر **واقدی**
رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس عبارت سے
قد ولیتک علی الشام وجعلتک امیر جیوش المسلمین وعزلت خالداً والسلام پھر حوالہ کیا خط عبد اللہ ابن قرط کو اور اختیار کیا
مشقت اور بے آرامی کو اپنے اوپر بسبب رجوع کرنے کام اور معاملات مسلمانون کے **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ
جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کام مسلمانون کا اپنے ذمہ لیا پھیرا اپنی ہمت کو بجانب ملک شام کے پھر **راوی** نے
ثقات سے **بیان** کیا ہے کہ جس رات کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال کیا اُسی رات کو عبد الرحمن
بن عوف الزہری رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا پس بیان کیا اُنھون نے اس خواب کو حضرت عمرؓ سے اسوقت کہ
لوگون نے اُن سے بیعت کی تھی پس وہ خواب بعینہ مطابق تھا اُس خواب سے کہ حضرت عمرؓ نے اُس رات کو دیکھا عبد الرحمن
نے کہا کہ دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے دمشق کو اور مسلمانون کو گرد اُسکے اور گویا مین سنتا ہون آواز تکبیر مسلمانونکی اپنے کانون سے
اور ہنگام تکبیر کہنے اور حملہ کرنے مسلمانون کے دیکھا مین نے ایک شہر پناہ کو کہ دھنس گئی وہ زمین مین یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے
کوئی نشان باقی اس سے اور مسلمانون سے دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ داخل ہوے دمشق مین بزور تلوار کے اور تھی ایک
آگ اُنکے آگے پھر دیکھا مین نے کہ گویا پانی پڑا آگ پر پس وہ بجھ گئی پس کہا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ نے کہ
بشارت ہو تمکو کہ دمشق فتح ہوا اسی دن اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور بعد چند روز کے عقبہؓ بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دمشق سے مدینہ طیبہ مین آئے اور اُنکے پاس خط فتح اور خوشخبری کا تھا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کہا اُنسے کہ
اے ابن عامرؓ کتنے دن گذرے تمکو ملک شام چھوڑے ہوے اُنھون نے کہا کہ جمعہ کے روز مین نے چھوڑا تھا اور آج جمعہ ہے اور پہلے
چلا آیا ہون جب سے کہ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمنے سنت ادا کی پس کیا خبر تمہارے ساتھ ہے اُنھون نے کہا کہ نیکو کاری
اور بشارت ہے کہ مین قریب ہے بیان کرونگا اُسکو سامنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پس حضرت عمرؓ

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے قسم ہی خدا کی درانحالیکہ وہ ستودہ صفات تھے اور گئے وہ بجانب پروردگار
کریم کے اور اپنے ذمے لیا عمر ضعیف نے اس کام کو پس اگر عدالت کریگا وہ اس کام مین نجات پاویگا اور اگر چھوڑ دیگا یا کمی اور قصور
کریگا ہلاک ہوگا عقبہ رض بن عامر نے بیان کیا ہی کہ رویا مین یہ حال سُنکر اور دعاے رحمت کی مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
واسطے پھر نکالا مین نے خط اور دے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بس جب پڑھا اُنھون نے خط کو پوشیدہ رکھا خبر کو تا وقت
نماز جمعہ کے پس جب خطبہ اور نماز پڑھ چکے چڑھ گئے منبر پر پس گرد اُنکے بیٹھے مسلمان اور پڑھکر سنایا اُنھون نے مسلمانون کو خط
فتح دمشق کا پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ آواز تکبیر کے اور خوش ہوے پھر اُتر آئے عمر رضی اللہ عنہ منبر سے پس جب اُترے
وہ منبر سے لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ رض بن الجراح کے مشعر منصوبی اُنکے اور معزولی خالد بن الولید کے اور مجکو حکم دیا پلٹ
جانے دمشق کو پس پھر گیا اور پہونچا مین دمشق مین پس پایا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ توما اور ہربیس کے تعاقب مین گئے
تھے سپرد دیا مین نے خط ابو عبیدہ رض بن الجراح کو اور پڑھا اُنھون نے پوشیدہ مسلمانون سے اور نہین آگاہ کیا کسی کو حال انتقال
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور چھپایا اپنی منصوبی اور خالد بن الولید کی معزولی کو یہانتک کہ واپس آئے خالد بن الولید
اور لکھا اُنھون نے خط متضمن فتح کرنے مسلمانون کے دمشق کو اور غالب ہونے اُنکے دشمنون پر اور مالک ہونے مال
لوٹ مرج الدیباج اور چھوڑ دینے بیٹی ہرقل کے اور سپرد کیا خط عبد اللہ بن قرط کو پس جب پہونچے عبد اللہ بن قرط پاس
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا اُنھون نے سر اخط کا از طرف خالد بن الولید المخزومی کے بنام حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے ناگوار گذرا یہ امر انکو اور گندم گون رنگ انکا سپید ہوگیا اور کہا اے ابن قرط آیا نہین معلوم کیا مسلمانون نے حال وفات
ابوبکر صدیق رض اور مقرر کرنے میرے ابو عبیدہ کو بکار سرداری مسلمانون کے عبد اللہ بن قرط نے کہا کہ مسلمانون کو اس حال
سے اطلاع نہین ہی پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بلایا لوگونکو اور کھڑے ہوے منبر پر اور سُنایا مسلمانونکو
حال فتح ہونے دمشق اور حاصل ہونے مال غنیمت مرج الدیباج کا پس بلند ہوئین آوازین مسلمانونکی ساتھ کلمات خوشی اور دعا
کے نسبت برادران اسلامی کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو مین نے سردار مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو جو
مراد مین ہین اور پایا مین نے اُنکو لایق اس کام کے اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو سرداری سے پس کہا ایک شخص نے قوم
بنی مخزوم سے کہ آیا معزول کرتے ہو تم ایسے شخص کو کہ مشہور کیا اللہ تعالیٰ نے سیف ناطق انکو اور کیا انکو دفع اور دور کرنیوالے
مشرکین کا اور لوگون نے انکی معزولی کیواسطے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مگر اُنھون نے منظور نہین کیا اور کہا تھا
کہ معزول کرونگا مین اس تلوار کو جسکو کھینچا ہی اللہ تعالیٰ نے اور مدد دی ہی اُس سے اپنے دین کو اور اللہ تعالیٰ اور مسلمان نہ معاف
جانینگے تمکو اس حالت مین کہ تم میان مین کروگے خدا کی تلوار کو اور معزول کروگے ایسے سردار کو جسکو سردار کیا اللہ تعالیٰ نے
بتحقیق تمنے قطع کردیا پاس داری قرابت کو اور برائی چاہی چچازاد بھائی کی یہ کہکر خاموش ہو رہا وہ شخص پھر دیکھا حضرت عمر رض
نے اُسکی طرف اور پایا اُسکو کم سن پس کہا کہ جوان کم سن ہی کہ خشمناک ہوا اپنے چچازاد بھائی کے واسطے پھر اُتر

ف ذکر معزولی خالد بن الولید اور گفتگو کرنا ایک مسلمان مخزومی کا اس بابمین اور بیان فرمانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سبب معزولی خالد بن الولید و منصوبی ابو عبیدہ بن الجراح کا ۱۲

ف مرج الدیباج [illegible] ۱۲

ف [illegible] ۱۲

اُنکے منبر پہ سے اور رکھ لیا خط کو اُس رات مین اپنے بستر خواب کے نیچے اور مشورہ کرتے تھے اپنے نفس سے بمقدمہ معزولی خالدؓ
کے پس جب صبح کی نماز پڑھی لوگون نکے ساتھ کھڑے ہوے منبر پر اور حمد اور ثنا کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا انپر اور دعاے رحمت مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر کہا ای لوگو مین نے
اٹھایا بڑا بوجھ امانت کا اور مین مثل چرواہے کے ہون اور ہر چرواہا ہی سوال کیا جائیگا اُس سے بہ نسبت حال اُس کی رعیت
کے اور بتحقیق دوست رکھا ہی اللہ تعالی نے میرے واسطے نیکو خواہی تمہاری اور نگرانی تمہاری امور معیشت اور اُن کاموں کی
جو نزدیک کر دین تمکو تمہارے پروردگار سے پس یہ معاملہ ہمارے تمہارے اور رسکنا ہے اس شہر کے بیچ مین ہی اور
مین نے سُنا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من صبر علی بلائہا و شدتہا کنت شہیدا
و شفیعا یوم القیمۃ اور یہ شہر تمہارا ایسا ہی جسمین نہ کھیتی ہی نہ دودھ مگر وہ چیز کہ لائی جاوے اونٹ پر ایک مہینے کی راہ
سے اور بتحقیق اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے بہت مال غنیمت کا اور مین اُمید رکھتا ہون نیکو خواہی سب عام و خاص
کی اداے امانت مین اور نہین دے سکتا ہون مین اپنی امانت اس شخص کو جو لائق اور سزاوار اُسکا نہین ہی بلکہ اس شخص کو دونگا
جو خواہش کرنے والا ہو اداے امانت اور پورا کرنے حقوق مسلمانونکی طرف اور مین ناپسند کرتا ہون سرداری خالدؓ کو
اسواسطے کہ وہ ایسے شخص ہین جنھین عادت پریشان کرنے اور بیجا صرف کرنے مال کی ہی کہ دیتے ہین وہ شاعر کو جو اُن کی
تعریف کرتا ہی اور دیتے ہین اُس سوار کو جو اُنکے سامنے جہاد کرتا ہی زائد اُسکے استحقاق سے اور کچھ بھی باقی نہین رکھتے ہین واسطے
ضعیف اور غریب مسلمانونکے اور مین نے معزول کیا اُنکو اور اُنکی جگہ پر ابو عبیدہؓ کو سردار مقرر کیا ہی پس نہ کہے کوئی تم مین کا
یہ بات کہ معزول کیا گیا شخص شدید اور سخت اور مقرر کیا گیا امین نرم آسان کار مطیع پس اللہ تعالی اُسکے ساتھ ہی واسطے دعا
کہنے اور اعانت کرنے اُسکے کے پھر اُتر آئے منبر سے اور لیا ایک چمڑا صاف لکھا خط اُسمین بنام ابو عبیدہ کے ان الفاظ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین واجیر المسلمین الی ابی عبیدۃ بن الجراح سلام علیکم فانی
احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد ولیتک علی امور المسلمین فلا تستحی فان
اللہ لا یستحی من الحق شیئا وانی اوصیک بتقوی اللہ الذی یبقی ویفنی ما سواہ الذی استخرجک من الکفر الی الایمان
ومن الضلالۃ الی الہدایۃ وقد امرتک علی جند خالد فاقبض منہ جندہ وزلہ عن امارتہ ولا تقدم المسلمین
الی ہلکۃ رجاء غنیمۃ ولا تبعث سریۃ الی جمع کثیف ولا تقل انی ارجو لکم النصر فان النصر مع التدبیر
والثقۃ باللہ تعالی وایاک والتغریر والقاء المسلمین الی التہلکۃ وغض عن الدنیا عینیک والہ عنہا قلبک
وایاک ان تہلک کما ہلک من کان من قبلکم فقد رایت مصارعہم واختبرت سرائرہم وانما بینک وبین الآخرۃ

[illegible]

سلتو کالخیار وقد تقدم الیھا بلغك وانت منتظر رحیلا من دار مضت نضارتھا وذھبت زھرتھا فاحرم الناس الراحل منھا الی غیرھا ویکون زادہ التقوی وراع المسلمین ما استطعت واما الحنطة والشعیر الذی قد وجدت فی دمشق و کثرتہا متاجرتکم فھو للمسلمین واما الذھب والفضة ففیہ الخمس وللسھام واما اختصامك انت وخالد فی الفتح واھلہ فالفتح بالصلح لا بالقتال لانك انت الوالی وصاحب الامر وان کان صلحك جری علی الحنطة انھا للروم فسلمھا الیھم والسلام علیك وعلی جمیع المسلمین واما سریة خالد خلقا لعمد الی مرج الدیباج فانہ غرربدماء المسلمین وکان بھما سخیا وابنة ھرقل وصد بھا الا ابیھا بعد اسرھا فذلك تفریط وقد کان یاخذ بھا مالا کثیرا یرجع علی ضعفاء المسلمین

پھر لپیٹا اس خط کو اور مہر کی اُسپر اور بلایا عامر بن ابی وقاص کو اور سعد بن ابی وقاص کے برادر کو اور خط اُنکے سپرد کر کے کہا کہ روانہ ہو تم دمشق کو اور دو خط خالد کو اور حکم کر وُانسے لوگون سے بیعت کرنے کا اُنکے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور کہو اُنسے کہ پڑھکر سنادین وہ خط لوگون کو اور بلایا شداد بن اوس کو مصافحہ کیا اُنسے اور کہا جاؤ تم عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام کو پس جب پہونچیں عامر خط کو پس حکم کرو تم لوگون کو کہ بیعت کرین تم سے تاکہ ہو جاوے تمہارے ساتھ بیعت کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا پس روانہ ہوئے دونون یار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور انتہا کی کوشش کرتے تھے وہ چلنے میں یہانتک کہ وارد ہوئے دمشق میں اور لوگ منتظر تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دریافت حال اور اُس امر کے کیا حکم کرینگے وہ انکو پس جب سامنے ہوئے وہ دونون یار مسلمانون کے وارد ہوئین گردنین مسلمانون کی اُنکی جانب کو اور دوڑے لوگ اُنکی طرف اور خوش ہوئے اُنکے آنے سے یہانتک کہ اُترے وہ دونون خالد بن الولید کے خیمے میں اور سلام کیا اُنپر اور پوچھا خالد بن الولید نے کس حال میں چھوڑا تم نے خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اُنھون نے کہا کہ چھوڑا ہم نے ساتھ خیر کے پیشتر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور میرے پاس خط اُن کا ہی اور اُنھون نے مجھکو حکم دیا ہے کہ پڑھکر سنادون میں مسلمانون کو پس حکم دو تم انکو یکجا ہونے کا پس بڑا جانا خالد بن الولید نے اس امر کو اور شک کیا اُنھون نے معاملے مین اور یکجا ہوئے مسلمان اُنکے پاس اور کھڑے ہوئے عامر بن ابی وقاص اور پڑھا خط کو پس جب پہونچے مضمون وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تک شور کیا مسلمانون نے ساتھ بڑی آواز رونے کے اور رونے خالد بن الولید اور کہا کہ اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی پس بہ تحقیق متولی خلافت ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اور بخوشی اطاعت انکی منظور ہے قسم ہے خدا کی کہ نہ تھی کوئی چیز دوست زیادہ مجھکو خلافت اور حکومت ابو بکر صدیق سے اور نہ تھی کوئی چیز دشمن مجھکو خلافت اور حکومت عمر رضی اللہ عنہ سے اور اب بخوشی اطاعت خدا اور عمر رضی کی اور جو حکم انھون نے کیا منظور ہے اور پڑھا خط کو آخر تک پس جب سُنا لوگون نے خط کو اور اُس مین حکم بیعت کرنے کا تھا شداد بن اوس سے بعوض بیعت امیر المومنین کے اُٹھکر آئے سب لوگ شداد بن اوس کے پاس اور بیعت کی اُنسے پس واقع ہوئی یہ بیعت دمشق مین تیسری تاریخ ماہ شعبان سنہ تیرہ ہجری مین واقدی رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا

قیمہود اسکولیبن وگذرتا ورتجاوز کرنا حد کا رسمی اور بچاہیے تھا اسکے سبب سے مال کثیر لینا کہ بازگشت کرتا وہ مال ضعیفون اور غریب مسلمانون پر ۱۲

کر لیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال و لشکر کو اپنے اختیار مین اور آگاہ کیا مسلمانونکو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو کہ گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرینگے وہ مقابلے
اور تلاش دشمن مین اور سستی کرینگے بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجکو پہونچی ہے روایت اس امر کی
کہ تھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بعد معزولی کے دشمن پر زیادہ شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین خصوصاً
حصن ابی القدس کی لڑائی مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پوچھا مین نے اس شخص سے جسنے مجھ سے بیان کی ہے
کیفیت حصن ابی القدس کی کہ کسجگہ تھا وہ ملک شام مین کہا اس شخص نے وہ حصن درمیان عرقہ و طرابلس فی مرج السلسلہ کے
تھا اور اسکے مواجہے مین ایک دیر اور اس دیر مین ایک صومعہ اور اسمین راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور وہ پڑھے
ہوا تھا کتب گذشتہ اور حالات اگلی امتون کے اور آتے تھے رومی اسکے پاس بغرض فائدہ لینے کے اسکے علم سے اور عمر اسکی
زیادہ ایک سو سال سے تھی اور وہ ہر سال اپنے دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام
رومیون کے اور وہ عید شعانین کی تھی پس یکجا ہوتے تھے رومی اور نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کنارون دریا اور مصر کے قوم
قبط اور آتے تھے یہ سب اسکے پاس اور گرد ہوتے تھے اسکے پس نکلتا اور ظاہر ہوتا تھا وہ ان لوگون پر اپنے طاق سے اور سکھاتا تھا
انکو نصائح انجیل کے اور قائم ہوتی تھی اسکے دیر کے نزدیک ایک بڑی بازار بعد ایکسال کے اور لاتے تھے لوگ مال و متاع اور سونا
اور چاندی اس بازار مین اور تین دن یا سات دن تک وہان خرید و فروخت ہوا کرتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہین جانتے تھے
یہانتک کہ راہ بتائی انکو ایک عرب نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح نے نیکی کی تھی اور امان دی تھی اسکو اور اسکے
گھر والونکو پس جب متولی ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مسلمانونکے کام کیلیے ارادہ کیا اس معاہدی نے کہ تقرب و نزدیکی حاصل
کرے ابو عبیدہ بن الجراح سے اور شاید کہ فتح ہو جاوے دیر اور بازار انکے ہاتھون سے پس آیا وہ سامنے ابو عبیدہ رض بن الجراح کے اور
وہ اس سوچ اور فکر مین تھے کہ کیا کرنا چاہیے اور کس شہر کا شہرون روم سے قصد کرنا چاہیے پس کبھی یہ کہتے تھے کہ بیت المقدس کیطرف
جاونگا کہ وہ بہترین شہرون روم کا ہے اور وہ کرسی انکی بادشاہت کی اور اسی سے ہے قیام انکے دین کا اور کبھی کہتے تھے انطاکیہ جاؤن اور
قصد ہرقل کا کرون اور فراغت حاصل کرون اس سے اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین ہرقل سے اور اکٹھا کیا تھا مسلمانونکو واسطے
مشورے کے کہ اسیوقت آیا وہ معاہدی اور تھا وہ نصاری شام سے پس کہا اسنے کہ اے سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا میرے ساتھ
بسبب تخصیص دینے امان کے مجکو اور میرے لڑکے بالونکو اور مین آیا ہون تمھارے پاس ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو
لوٹ لیوینگے مسلمان اور پہنچا ہے اسکو اللہ تعالی نے تمھاری طرف پس اگر فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانونکو اسپر تو ایسے مالدار ہو جاوینگے کہ بعد اسکے
حاجتمند نہونگے کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بیان کرو کہ غنیمت کیا چیز اور کہان ہے کہ نہین جانتا ہون مین تجکو مگر نیکو خواہ پس کہا
اسنے کہ اے سردار تحقیق تمھارے برابر اور محاذات مین کنارہ دریا پر ایک جائے [illegible] اور طرابلس قلعہ کے ہے مشہور یہ حصن ابی القدس اور اسکے
سامنے ایک دیر ہے جسمین ایک راہب رہتا ہے کہ نصرانی بزرگداشت کرتے ہین اسکی اور برکت طلب کرتے ہین اسکے علم سے اور اسنے ہر سال

ایکدن عید کا مقرر کیا ہی کہ اکٹھا ہوتے ہین اسمین لوگ سب اطراف وجوانب اور دیہات اور دیرون سے اور قائم ہوتی ہی اُسکے نزدیک ایک
بازار کہ ظاہر کیے جاتے ہین اُسمین اچھے کپڑے اور رخت دیباج اور سونا چاندی اور ٹھہرتے ہین لوگ اُسکے نزدیک تین یا سات دن پھر
متفرق ہو جاتے ہین اور یہ تحقیق نزدیک آیا ہی وہ وقت ہونے بازار کا بس اگر بھیجو تم اُسکی طرف ایک لشکر کو جسمین عرب کے لوگ ہین کہ جا
پڑین اُس بازار پر در انحالیکہ وہان کے لوگ بیخوف اور مطمئن ہونگے بس لے لیوینگے مسلمان سب مال جو بازار مین ہوگا اور مار ڈالینگے مردونکو
اور پکڑ لینگے عورتونکو اور اُنکی اولاد کو اور ہوگا یہ معاملہ باعث سُستی مشرکین اور حاصل ہونے مال غنیمت کا مسلمین کیواسطے بس جب
سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال بہت خوش ہوے باُمید اُسکے کہ واقع ہو وہ بات جو معاہدی نے ظاہر کی ہی اور پوچھا اُس سے کہ
ہمارے اور دیر کے بیچ مین کسقدر مسافت ہی اُسنے کہا کہ دس فرسخ ایکدن کی راہ ہی واسطے جلد چلنے والیکے پھر پوچھا کتنے دن باقی ہین
بازار کے جمع ہونیکو اُسنے کہا کہ تھوڑے دن ہین پھر پوچھا کہ آیا کوئی حامی بھی انکا رومیون سے ہی اُسنے کہا کہ نہین مشہور ہوا ہی یہ معاملہ
بازار وغیرہ کا بادشاہ کے شہرون مین اسواسطے کہ ہرقل بادشاہ کی ہیبت اُنکے نزدیک بہت ہی بس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے یہ حال پوچھا کہ آیا قریب دیر کے کوئی شہر شام کا ہی اُسنے کہا ہان اے سردار قریب بازار قوم کے ایک شہر ہی جسکا نام
طرابلس ہی اور وہ شہر فرضہ ہی ملک شام کا اور اُسکیطرف کشتیان ہر جگہ سے آتی ہین اور اُس شہر مین ایک بطریق بڑا متکبر رہتا ہی کہ دیدی ہی
بادشاہ نے بطور جاگیر کے وہ زمین اُسکے حصے مین بسبب مغرور ہونے اُسکے اور وہ نہین آتا ہی بازار مین نہین اقرار کر سکتا ہون تم
سے اس بات کا کہ کوئی رومی اس بازار کا حامی ہی مگر یہ کہ اب حامی ہو جاوے بسبب خائف ہونے اُنکے تمسے اور اگر روانہ ہووین تھوڑے
مسلمان بجانب دیر اور بازار کے ہر آئینہ اُمید رکھتا ہون مین فتح اور حصول مال غنیمت کی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ اے لوگو کون شخص تم مین سے ہبہ کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے اور روانہ ہوگا اس
لشکر کے ساتھ جسکو مین بازار کیطرف بھیجونگا پس شاید اللہ تعالی مدد کرے اُسکی اور ہووے یہ امر فتح واسطے مسلمانون کے راوی نے
بیان کیا ہی کہ سکوت کیا مسلمانون نے اور نہین جواب دیا انکو کسی نے پس دوبارہ پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اور نہین ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے کلام سے مگر خالد بن الولید کو اور براہ شرم انکو خاص مخاطب نہین کیا پس خاموش رہے
خالد بن الولید اور کچھ کلام نہین کیا پس اُٹھ کھڑے ہوے سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے درمیان لوگون سے ایک شخص جوان سبزہ
آغاز اور یہ تھے جوان عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور تھین والدہ انکی اسماء بنت عمیس الخثعمیہ باپ انکے جعفر طیار رضی اللہ عنہ
جو غزوہ تبوک مین شہید ہوے اور ہاتھ اُنکے کاٹے گئے اور چھوڑا تھا انھون نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو کم سن پس نکاح کیا حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ساتھ اسماء بنت عمیس کے اور کفالت اور پرورش کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کی پس جب
زیادہ ہوا سن عبد اللہ بن جعفر طیار کا کہتے تھے وہ اپنی مان سے کہ اے مان ہمارے باپنے کیا کام کیا پس کہتی تھین وہ کہ اے بیٹے انکو رومیون
نے شہید کیا پس کہتے تھے عبد اللہ کہ اگر مین جیتا رہا تو بدلا اپنے باپ کا لے لونگا پس جب وفات پائی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوئے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما بجانب شام کے اس لشکر مین جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ ابن

ابن انیس الجہنی کے ساتھ بھیجا تھا اور عبداللہ بن جعفر طیار مشابہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت اور سیرت مین
بھی بڑے جوانمرد تھے پس جب کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ کون شخص تم مین کا جائیگا بجانب اس دیر کے پس اُٹھ کھڑے
ہوے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور کہا کہ اے امین اُمۃ مین پہلا ہون اُس شخص کا اُس لشکر مین جسکو تم بھیجا چاہتے ہو پس خوش
ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اُنکے اُٹھ کھڑے ہونے اور آمادگی سے اور منتخب کیا اُنکے ساتھ کے واسطے لوگونکو مسلمانون سے اور
شہسواران موحدین کو اور کہا عبداللہ بن جعفر طیار سے کہ تم سردار ہو اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طیار کیا
اُنکے لیے ایک نشان سیاہ رنگ فوج کا اور سپرد کیا اُنکے اور تھا یہ گروہ پانچ سو سوارون کا کہ بعض اُنمین کے اہل بدر سے تھے اور
منجملہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے **ابوذر** غفاری اور **عبداللہ** بن ابی اودنی اور **عامر** بن ربیعہ اور **عبداللہ**
بن انیس الجہنی اور **عبداللہ** بن ثعلبہ اور **عقبہ** بن عبد السلمی اور **واثلہ** بن الاسقع اور **سہیل** بن سعید اور **سعد** بن مالک السہمی
اور **عبداللہ** بن بشیر السلمی اور **سائب** بن زید اور **انس** بن صعصعہ اور **محمد** بن ربیع بن سراقہ اور **عمرو** بن نعمان المعتمر
اور تھے یہ بدری اور **سالم** بن قانع اور یہ بھی بدری تھے اور **جابر** بن سروق الزبیعی اور یہ بھی بدری تھے اور **قانع** بن خنعل
اور تھے یہ بدری اور **ناجی** بن معاذ الاسلمی اور یہ بھی بدری تھے اور مثل ان لوگون کے اور بھی رئیس تھے رضی اللہ عنہم
واقدی رحمہ اللہ علیہ نے **بیان** کیا ہو کہ جب جمع ہوے پانچ سو سوار تحت نشان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما
کے نہین تھے انمین کوئی گروہ کہ موجود ہوے تھے بدر مین اور در آئے تھے معرکون اور لڑائیون مین نہین پیٹھ پھیرتے تھے لڑ نہین
مبل کرتے تھے بجانب فرار کے پس جب قصد کیا اُنھون نے روانگی کا کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ
عنہما سے کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تاخت و تاراج کرو تم قوم کو مگر پہلے دن مین ایام قائم ہونے بازار
کے پھر رخصت کیا اُنکو روانہ ہوے وہ لوگ **واثلہ** بن الاسقع نے **بیان** کیا ہو کہ تھا مین بیچ لشکر ہمراہی عبداللہ بن جعفر طیار
کے اور واقع ہوئی روانگی ہماری دمشق سے بجانب دیر ابی القدس کے نصف مہینے شعبان کی رات مین اور روشنی چاند کی زیادتی
مین تھی اور مین بجانب پہلوے عبداللہ بن جعفر کے تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے ابن الاسقع کیا اچھی چاندنی اُس رات کی ہو
مین نے کہا کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ رات نصف شعبان کی بڑی برکت کی رات ہو پس کہا اُنھون نے کہ
سچ ہو اس رات مین لکھی جاتی ہو موت اور روزی بخشے جاتے ہین گناہ اور میرا ارادہ اس شب مین بیداری کا تھا پس کہا مین نے
کہ ہمارا چلنا بہتر ہو قیام سے اور اللہ تعالی بہت دینے والا بخشش کا ہو اُنھون نے کہا سچ کہتے ہو تم پس چلے ہم وہ تمام رات
صبح تک پس صبح کی ہمارے ساتھ اس راہبر معاہدی نے ایک بڑے پہاڑ پر پس اسحال مین کہ چلے جاتے تھے ہم کہ دفعۃً پہونچے
ہم قریب صومعہ ایک راہب کے اور وہ ہمارے داہنی جانب راہ کے تھا پس پھرے عبداللہ بن جعفر اُسکی طرف اور ہم لوگ بھی
اُنکے ساتھ اُسکی طرف چلے نکلکر آیا راہب صومعہ سے ہمارے پاس اور وہ ایک ٹوپی بالونکی پہنے تھا پس دیکھتا تھا وہ ہمکو تامل
کی نگاہ سے اور پوچھا کہ تم کون ہو ہمنے کہا کہ اہل عرب ہین پس کہا اُسنے کہ تم محمدی ہو ہمنے کہا ہان پس بتامل نگاہ ایک ایک کو

ہم مین سے وہ دیکھتا تھا پھر دیر تک دیکھتا رہا بجانب عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے پس کہا اُسنے کہ یہ جوان تمھارے نبی کے بیٹے ہین ہمنے کہا نہین پس کہا اُسنے کہ نور نبوت کا ظاہر ہوتا ہی انکی دونون آنکھون سے پس آیا کوئی قرابت ہی انکو تمھارے نبی سے ہمنے کہا یہ ہمارے نبی کے چچا کے بیٹے ہین پس کہا اُس راہب نے کہ یہ پتے ہین اور پتے درخت سے ہوتے ہین پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ ای راہب آیا جانتا اور پہچانتا ہی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسنے کہا کیونکر مین نجانون اور نپہچانون انکو حالانکہ نام انکا لکھا ہی توریت اور انجیل اور زبور مین اس صفت سے کہ وہ صاحب دندان سرخ اور شمشیر برہنہ کے ہین پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے پس کیون تو انکا ایمان نہین لاتا اور تصدیق انکی نہین کرتا ہی پس اُٹھایا راہب نے اپنے ہاتھونکو بجانب آسمان کے اور کہا کہ یہ امر اُسوقت ہوگا جسوقت چاہیگا مالک اِس آسمان سبز کا پس تعجب کیا اُسکے کلام سے ہم لوگون نے اور روانہ ہوے ہم اور راہب ہمارے آگے تھا تا اینکہ پہونچے ہم ایک جنگل بہت درخت اور پانی والے مین اور راہبر نے ہمسے کہا کہ چھپکر ٹھہرین ہم وہان اور اُسنے عبد اللہ بن جعفر طیار سے کہا کہ مین جاتا ہون اس غرض سے کہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ جلدی کر تو اور جا سُفین اور پھر آ ہمارے پاس پس روانہ ہوا بعجلت اور ٹھہرے عبد اللہ بن جعفر مع ہمراہیان اپنے اس جنگل مین پوشیدہ ہوکر پس درست کیا ہمنے اپنی نماز کو اور کھانا کھایا ہمنے پس گذری تھوڑی سی رات اُٹھ کھڑے ہوے عبد اللہ بن جعفر اور رہا ایک بذات خود نگاہبانی مسلمانونکی کرتے رہے صبح تک پس جب صبح ہوئی نماز پڑھی ہمنے اور بانتظار پھر آنے راہبر کے منتظر تھے پس نہین آیا وہ اور دیر ہوئی اسکے حال معلوم ہونے مین پس بے چین ہوے مسلمان اُسکے نہ آنے سے اور خوف کیا مکر اور فریب کا اور شور و شغب کیا شیطان نے اور بدگمان ہوے نسبت راہبر کے پس مسلمانون نے اُسکی نسبت گمان برائی کا کیا مگر ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا گمان نیک کرو اسکے ساتھ اور نہ خوف کرو تم اُسکے جانب سے کسی مکر و فریب کا اُسکے واسطے ایک شان حال ہی جسکو تم لوگ آیندہ معلوم کروگے پس تسکین ہوئی مسلمانونکو اور اُسی وقت راہبر پہونچا پس ہم لوگ اُسکو دیکھکر خوش ہوے اور سمجھے ہم کہ وہ کہیگا ہمکو واسطے چلنے کے بجانب دشمن کے پس آکر کھڑا ہوا وہ مسلمانون کے بیچ مین اور کہا کہ ای اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسم ہی حق مسیح کی کہ جو حال مین نے تمسے بیان کیا تھا اسمین کوئی میل دغا یا خیانت کی بات نہ تھی اور مین اُمید رکھتا ہون تمھارے واسطے حصول غنیمت کی مگر ایک امر مانع اور حائل ہوگیا ہی تمھارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کیونکر حائل ہوگیا ہی ہمارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا اُسنے کہ حائل ہوگیا ہی ایک دریا بڑھا ہے زور شور کا اور پتھر مارنے والا موجون سے اور وہ یہ ہی کہ مین گیا تھا قوم کے قریب بازار مین اور انکی خرید و فروخت قائم ہو چکی تھی اور اہل دین نصرانیہ وہان مجتمع ہوے ہین اور اکثر انمین سے گرد حصن ابی القدس کے یکجا ہین اور جمع ہوے ہین قسیس اور راہب اور ملوک اور بطارقہ پس جب مین نے یہ حال دیکھا جانا مین نے اور سبب اُنکے جمع ہونیکا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سردار طرابلس نے کسی ایک بادشاہ رومی کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہی اور لائے ہین اس لڑکی کو تزویج کیلیے دیر ابی القدس کے تاکہ بموجب رسم اپنے دین کے اُسکے واسطے قربانی کرین اور جمع ہوے ہین گرد اُسکے بہادران روم اور عرب منتصرہ بکثرت مع ہتھیارون کے اور اس حیثیت سے یکجا ہونا انکا بہ سبب خوف کے ہی تمسے ای گروہ عرب کے اور میرے نزدیک مناسب یہی ہی تم لوگون کا جانا انکی طرف کہ وہ ایک جماعت

کثیر وضیع و شریف یکجا ہین پس عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ کسقدر ہین وہ لوگ تیرے اندازہ نگاہ مین پس کہا اُسنے کہ بازار مین تو زیادہ بیس ہزار سے عوام الناس رومی اور ارمنی اور نصاری اور قبطی مصر کے اور یہودی اہل سودا اور بطارقہ اور متنصرہ ہین اور وہ جو استعداد لڑائی کی رکھتے ہین اُنکی تعداد پانچ ہزار سوار ہی اور تمکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور اگر پکارینگے وہ تو اور لوگ مثل اُنکے یکجا ہو جاوینگے اسواسطے کہ شہر اُنکے نزدیک ہین اور تمھاری جماعت تھوڑی اور فریادرس تم سے دور ہی **راوی نے بیان** کیا ہی کہ دشوار گذرا یہ معاملہ مسلمانون پر پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ ای گروہ مسلمانون کے کیا کہتے ہو تم اس امر مین مسلمانون نے کہا رائے یہ ہی کہ ہم اپنی تئین معرض ہلاکت مین نہ ڈالین جیسا کہ ہمکو ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین حکم دیا ہی پھر چلین ہم سردار ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور اللہ تعالی نہ رائیگان کریگا ہمارے اجر کو پس جب سُنا عبداللہ بن جعفر نے قول مسلمانونکا کہا اُسنے کہ مجکو تو ڈر ہی کہ اگر مین ایسا کرونگا تو لکھیگا اللہ تعالی میرے تئین بھاگنے والونمین اور مین واپس نہ جاؤنگا یا یہ کہ ظاہر کرون مین کوئی عذر اللہ تعالی کے نزدیک بسبب قوت دیگا مجکو اجر اس کا اللہ تعالی کے ذمے ہی اور جو پھر جاویگا پس نہین سرزنش ہی اسپر پس جب سُنا مسلمانون نے یہ کلام عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا در باب خرچ کرنے اپنی جان کے اللہ کی راہ مین شرمائے اُنسے اور منظور کیا اُنکی رائے کو اور کہا کرو تم جو ارادہ رکھتے ہو اسواسطے کہ نہین نفع کرتی ہی احتیاط امر تقدیر سے پس خوش ہوے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ انکے حکم قبول کرنے سے پھر پہنا اُنہون نے اپنی زرہ کو اور رکھا سر پر خود کو اور مضبوط باندھا کمر کو پٹکے سے اور گردن سے لٹکایا اپنے باپکی تلوار کو اور سوار ہوے گھوڑے پر اور لیا نشان اپنے ہاتھ مین اور حکم کیا مسلمانونکو واسطے ساختگی سامان لڑائی کے پس پہنین مسلمانون نے زرہین اپنی اور لگائے ہتھیار اور سوار ہوے اپنے گھوڑون پر اور کہا راہبر سے کہ چل تو ہمارے ساتھ قوم کیطرف پس قریب تر دیکھیگا تو اصحاب رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاملہ عجیب کو **واثلہ** رض بن الاسقع نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے راہبر کو چہرہ اسکا زرد ہو گیا اور بدل گیا تھا رنگ اُسکا اور کہا اُسنے کہ چلو تم اپنی رائے سے مجھپر تمھارے اس کام مین کچھ الزام اور تنگ گیری نہو گی **ابو ذر** غفاری رضی اللہ عنہ نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ مہربانی اور لطف کرتے تھے راہبر کے ساتھ یہانتک کہ چلا وہ اُنکے سامنے ہو کر راہ بتلاتے ہوے بجانب قوم کے ایک ساعت پھر ٹھہر گیا وہ اور کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم لوگ کہ نزدیک پہونچے ہو تم قوم سے پس رہو تم اپنی جگہونمین پوشیدہ ہو کر صبح ہونے تک پھر تاخت و تاراج کرو تم قوم کو **واثلہ** رض بن الاسقع نے **بیان** کیا ہی کہ رات گذرائی ہمنے اسی حالت پوشیدگی مین اور ہم مانگتے تھے اللہ تعالی سے کشود کار کو اور مدد دشمنون پر پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی مسلمانونکو **عبداللہ** بن جعفر رضی اللہ عنہما نے اور جب فارغ ہوے وہ نماز سے مسلمانون سے کہا کہ کیا رائے ہی تمھاری تاخت کرنے قوم مین پس عامر بن ربیعہ نے کہا کہ مین ایک رائے تم سبکو بتلاؤن کہ اسکے موافق عمل کرو مسلمانون نے کہا کہ بیان کرو تم عامر بن ربیعہ نے کہا کہ رائے یہ ہی کہ چھوڑ دو قوم کو خرید و فروخت مین اور دیکھنے اور دکھلانے مال مین پھر جا پڑو تم اُنپر بسبیل غفلت کے پس مناسب اور بہتر جانا مسلمانون نے اُنکی رائے کو اور صبر کیا وقت قائم ہونے بازار تک پھر نکالا اُنہون نے تلوارون کو میان سے اور چڑھایا کمانون کو اور تان لیا

نیزون کو اور عبد اللہ بن جعفر انکے آگے تھے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلا آفتاب قصد کیا عبد اللہ بن جعفر نے مسلمانون
کیطرف اور کیے انکے پانچ گروہ ہر گروہ مین ایک سو سوار تھے اور ہر سیکڑے پر ایک شخص واقف کار کو سردار مقرر کیا اور کہا کہ
ہر ایک گروہ تم مین کا ایک جانب بازار کے لیوے اور نہ مشغول ہو تم لوٹ پوٹ مین و لیکن مارو اور رکھو تم تلوارون کو اُنکے سرون پر
یہ کہکر آگے ہوے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نشان لیے ہوے اور چلکر ظاہر ہوے قوم پر پس دیکھا قوم کو پھیلی ہوئی زمین مین مثل
چیونٹیون کے بسبب کثرت کے اور گھیرے ہوے تھی ایک جماعت کثیر دیر راہب کو اور وہ اپنے دیر سے سر نکالے ہوے لوگون کو
نصیحت اور وصیت کرتا تھا اور سکھلاتا تھا علوم اُنکی ہلاکی کے اور وہ لوگ اُسکی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے اور لڑکی بادشاہ
کی دیر مین اُسکے نزدیک تھی اور بطارقہ اور اولاد اُنکی کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اسکے اوپر زرہین جوشن اور خود پہنے ہوے
در منتظر اُسکے آنے کے اپنے پاس تھے اور احتیاط کو اُنھون نے چادر اپنی گروانی تھی گویا کہ وہ منتظر تھے کسی شور اور آواز کے
اپنے سامنے سے یا کسی سختی کے جو آویگی اُنپر اور دیکھا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے یہ سب معاملہ پس خوفناک کیا اُنکو اُس
حال نے بیچ کام قوم کے اور پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے قبل حملے کے کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حملہ کرو تم برکت
دیوے اللہ تعالی تم مین اگر حاصل ہوئی غنیمت اور خوشی پس وہ فتح اور سلامتی ہے اور ہوگی بیگانی دیر راہب کے پاس اور اگر ہو سوائے
اسکے اور امر تو بیشک ملینگے ہم ساتھ اللہ کے پس وعدہ گاہ ہماری اور تمہاری بہشت ہے اور ملاقات ہماری نزدیک حوض میرے
چچا کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی پھر جنبش دی اُنھون نے نیزے کو اور حملہ کیا بطرف مشرکین کے اور سو سوار
ساتھی اُنکے گرد انکے تھے اور انکے حملے کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور اسمین سابق الایمان لوگ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے
اور طلب کیا عبد اللہ بن جعفر نے اُسکو جہان مجمع عظیم تھا پس در آئے اُسمین اور مارتے تھے اُنکو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزے سے اور
مسلمان بھی اُنکے پیچھے حملے مین شریک تھے اور سُنی رومیون نے آواز تہلیل و تکبیر مسلمانون کی پس یقین کیا انھون نے اس امر کا
کہ لشکر مسلمانون کا آپہونچا اُنپر اور وہ اُسی کی راہ دیکھتے تھے اور اپنے کام مین بیدار اور ہوشیار تھے اور بازاریون کا یہ حال ہوا کہ
دوڑے وہ اپنے ہتھیارون کی طرف اور بجانب باز رکھنے مسلمانون کے اپنی جانون اور مالون سے اور لین اُنھون نے تلوارین
اور عمود اور پھرے بجانب مسلمانون کے مثل پھرنے شیر شکاری کے پس طلب کیا اُنھون نے صاحب نشان مسلمانون کو
اور نہ تھا مسلمانون کے ساتھ سوائے اس نشان کے جو عبد اللہ بن جعفر رض کے پاس تھا پس گھیر لیا اُنھون نے نشان کو
ہر طرف سے اور قائم ہوئی اور جم گئی لڑائی اور بلند ہوا غبار اور گھیر لیا اُنھون نے مسلمانون کو ہر طرف سے پس نہ تھے
مسلمان انمین مگر مثل سپید تل کے پوست مین اونٹ سیاہ کے اور نہین پہچانتے تھے اصحاب عبد اللہ بن جعفر رض کے ایک
دوسرے کو اپنی جماعت سے مگر ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور ہر شخص کو اپنی ذات سے کام تھا اور باز رہا تھا دوسرے سے
ابو ہبیرہ رض بن ابراہیم بن عبد العزیز بن ابی قیس نے جو سابق الایمان صاحب ہجرت مین بیان کیا ہے کہ حاضر ہوا تھا مین لڑائی
حبشہ مین ساتھ جعفر بن ابی طالب کے اور حاضر ہوا تھا مین بدر اور احد اور حنین کی لڑائیون مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

پس کہا تھا مین نے کہ ایسے معرکے کبھی نہین دیکھنے مین آوینگے پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غمگین ہوا
مین اس سانحے سے اور نہ ٹھہر سکا مین مدینہ منورہ مین بعد وفات آپکے اور چلا گیا مین مکہ معظمہ کو اور اقامت اختیار کی وہان
پس عتاب کیا گیا مین خواب مین بسبب باز رہنے اور بیٹھ رہنے اپنے کے جہاد سے پس روانہ ہوا مین بجانب ملک شام کے اور
حاضر ہوا تھا مین وہان اور تھین میرے ساتھ زوجہ میری ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بن العاص پس آیا مین ملک شام مین اور حاضر
ہوا تھا مین لڑائی اجنادین اور سریہ خالد بن الولید مین بجانب توما اور ہربیس کے اور حاضر ہوا تھا مین سریہ عبداللہ بن جعفر مین
اور تھا مین اُنکے ساتھ دیر ابی القدس پر پس بھلا دیا مجکو دیر ابی القدس کے واقعہ نے اُن لڑائیون کو جنمین سامنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین موجود تھا اور کیفیت یہ گذری کہ دیکھا مین نے رومیون کو جس وقت حملہ کیا ہمنے انکی جماعت
کثیر پر اور گمان کیا ہمنے کہ اُنکے سوا اور کوئی نہین ہی اور نہ کوئی جماعت پوشیدہ بطور گھات کسی کے ہی کہ دفعۃً نکلی ایک بڑی جماعت
انکی گھات سے پس دیکھا ہمنے اُنکے قدون کو بڑا مہیب اور زرہین پہنے ہوے تھے کہ نہین دکھائی دیتی تھی اُنکے جسم سے
کوئی چیز سوا پتلی آنکھون کے اور بلند تھین آوازین انکی اور اُنکے گھوڑون کی ٹاپون کی وقت حملہ کرنے کے یہانتک
کہ دیکھا مین نے مسلمانون کو چھپ گئے اُنکے بیچ مین اور نہین سنتا تھا مین مگر آوازون کو ایک بار پھر بند ہو جاتی تھین آوازین
پس کہتا تھا مین کہ ہلاک ہوے مسلمان پھر دیکھا مین نے نشان کو بلند عبداللہ بن جعفر کے ہاتھ مین پس خوش ہوا مین اسکے
دیکھنے سے اور عبداللہ بن جعفر نشان لیے ہوے لڑتے تھے اور حملہ کرتے تھے مشرکین پر پس نہین دیکھا گیا دوسرا شخص جہاد
اور کوشش کرنیوالا مثل انکا اور برابر قائم تھی لڑائی اور جہانتک بڑھتی جاتی تھی مدت لڑائی کی بڑھتی تھی گرمی اُسکی اور بلند ہوتی تھی
گرد اسکی اور شعلہ زن تھی آگ اُسکی اور تھے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما قوم کے بیچ مین اور وہ لوگ انکے اور انکے ساتھیون
کے گرد تھے مثل حلقہ دائرہ کے پس اگر عبداللہ بن جعفر حملہ کرتے تھے داہنی جانب کو مین بھی حملہ کرتا تھا داہنی جانب
کو اور اگر حملہ کرتے تھے وہ بائین طرف کو مین بھی حملہ کرتا تھا بائین طرف اور برابر ہم لوگ لڑتے رہے تھے یہانتک کہ
تھک گئے بازو اور سست ہو گئے شانے سارے اور دشوار دکھائی دیا معاملہ اور سخت گذرا اُنپر صبر کرنا اور ہرا لیا ان کو
عاجزی اور زاری نے اور پیٹھ پھیری دمن نے اور رخنہ دار ہوگئی تلوار عبداللہ بن جعفر کی اور قریب تھا کہ ٹھہر جاوے اور گر پڑے
گھوڑا انکا اُنکے نیچے سے پس پناہ لی انھون نے مع اپنے ساتھیون کے ایک جگہ مین تاکہ یکجا ہو وین لوگ اُنکے پاس پس دیکھا
مسلمانون نے نشان کو اور قصد کیا اسکی طرف اور سب خستہ باندھے بسبب قتل مشرکین کے پس تنگی کی عبداللہ بن جعفر کی زمانے
نے پر بسبب اس معاملے کے اور نہین رنج تھا انکو اپنی ذات کیواسطے اسقدر جتنا کہ مسلمانون کے واسطے تھا پس التجا کی انھون نے اپنے
کام مین اللہ کیطرف اور حوالہ کیا اپنے کام کو علام الغیوب پر اور اُٹھایا اپنے دونون ہاتھونکو آسمان کیطرف اور کہا انھون نے اپنی دعا مین یہ کلمات
یا من خلق خلقه فاحسن خلقهم وابلى بعضهم ببعض وجعل ذلك فتنة لهم اسالك بجاه محمد عبدك الا عجلت لنا من امرنا فرجا
و مخرجا پھر رجوع کیا طرف لڑائی کے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے انکی معیت مین اُنکے نشان کے

پہونچے پس اللہ کے واسطے تھی نیکوکاری ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کہ مدد دی انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
چچا کے بیٹے کو اُس دن اور جہاد اور کوشش کی اُنکے سامنے عمرو بن ساعدہ نے بیان کیا ہو کہ دیکھا مین نے ابوذر غفاری
رضی اللہ عنہ کو کہ باوصف زیادہ ہونے سن کے تلوارین مارتے تھے رومیونپر اور آ ملتے تھے اپنی قوم مین اور حملون کے وقت
اپنا نام لیتے اور کہتے کہ مین ابوذر ہون اور اور مسلمان بھی کام کرتے تھے مثل اُنکے کام کے یہانتک کہ آ گئے اور آ پہونچے مل
اور کلیجے دشمنون تک اور جانا مسلمانون نے کہ وہی جگہ اُنکی قبرون کی ہو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو عبداللہ بن انیس
سے کہا عبداللہ بن انیس نے کہ دوست رکھتا تھا مین جعفر کو اور اُنکی اولاد سے عبداللہ کو پس جب وفات کی حضرت ابوبکر صدیق رضہ
نے دیکھا عبداللہ نے اپنی مان اسما بنت عمیس کو غمگین برا جانا اُنکو حالت رنج مین دیکھنے کو اور تھے ابوبکر صدیق رض بجائے جعفر رضی اللہ عنہما
والد عبداللہ کے اور بہت دوست رکھتے تھے عبداللہ کو پس اجازت لی عبداللہ بن جعفر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واسطے جانے
ملک شام کے اور کہا مجھسے کہ اے ابن انیس رض خواہش رکھتا ہون مین شام کے جانے اور جہاد کرنے کی پس ساتھ دو تم میرا مین نے کہا
کہ ہان مین ہمراہ ہونگا پس رخصت ہوے عبداللہ اپنے چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانون سے اور روانہ
ہوے ہم بارادہ ملک شام کے اور ہمارے بیس سوار ہین اور قوم ازد سے تھے یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک مین پس کہا عبداللہ نے
کہ اے ابن انیس آیا جانتے ہو تم جگہ قبر میرے باپ کی مین نے کہا ہان قبر اُنکی بر مقام موتہ ہی انھون نے کہا کہ خواہش رکھتا ہون مین کہ
دیکھون اس جگہ کو پس چلے ہم یہانتک کہ آگئے ہم اُنکے باپ کی قبر اور اس جگہ پر جہان لڑائی ہوئی تھی اور قبر پر اُنکی پتھر تھے
جو قوم کلب نے واسطے تبرک کے رکھے تھے پس جب دیکھا عبداللہ نے قبر اپنے باپ کو اُترے وہان اور گئے قبر پر اور رو دے پھر
دعائے رحمت مانگی اُنکے واسطے اور قیام کیا ہمنے قبر کے پاس تا وقت صبح دوسرے دن کے پس جب کوچ کیا ہم نے دیکھا
مین نے عبداللہ بن جعفر کو کہ روتے تھے اور چہرہ اُنکا مثل رنگ زعفران کے ہو گیا تھا پس پوچھا مین نے سبب اسکا
پس کہا انھون نے کہ مین نے رات اپنے باپ جعفر کو خواب مین دیکھا اور وہ دو کپڑے سبز پہنے ہوے تھے اور ان کے
دو پر تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ خون آلودہ تھی پس دی انھون نے وہ تلوار مجکو اور کہا کہ اے بیٹے لڑو تم ساتھ اس
تلوار کے دشمنان خدا اور اپنے دشمنون سے اور نہین پہونچا مین اس مرتبے کو جسکو تم دیکھتے ہو مگر بسبب جہاد کے اور گویا
مین لڑتا ہون ساتھ اس تلوار کے یہانتک کہ رخنہ دار ہو گئی وہ تلوار میرے ہاتھ مین عبداللہ بن انیس نے کہا کہ روانہ ہوے ہم
یہانتک کہ پہونچے ابوعبیدہ رض بن الجراح کے لشکر مین بمقام دمشق کے پس بھیجا انھون نے عبداللہ کو ابنے اس یہ کا سردار مقرر
کر کے بجانب دیر ابی القدس کے پس جب دیکھا مین نے یہ واقعہ اُنکا اور رومیون کے بیچ مین کہا مین نے اپنے دل مین کہ قریب ہی
کہ سختی مین پڑین عبداللہ بن جعفر پس روانہ ہوا مین مثل برق کے اور آیا مین ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین پس کہا انھون نے
کہ خوشخبری ہو اے بیٹے انیس رض کے یا نہین پس کہا مین نے کہ بھیجو تم مسلمانونکو بجانب مدد ہی عبداللہ بن جعفر کے پھر بیان کیا مین نے
سب حال لڑائی کا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون مقام رنج او افسوس کا ہی اگر ہلاک ہوے عبداللہ بن جعفر

اور ساتھی اُنکے تیرے نشان کے نیچے ای اباعبیدہؓ اور یہ پہلا معاملہ ہی تیری سرداری مین پھر متوجہ ہوئے وہ بجانب خالد بن الولیدؓ
کے اور کہا مین درخواست کرتا ہون تمسے بواسطۂ خدا کے کہ جانلو تم عبداللہ مین کہ تمھین لائق اور باسامان ہو انجام اس کام کیواسطے
پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین ایسا ہی کرونگا قسم ہی خدا کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مین تمھارے حکم کا منتظر تھا پس کہا ابوعبیدہؓ
بن الجراح نے کہ مین نے شرم کی تھی تمسے خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی اگر سردار مقرر کرین مجھپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لڑکے کو
تو اطاعت کرونگا مین اُسکی پس کیونکر مخالفت کر سکتا ہون تمسے حالانکہ تم مقدم ہوا ایمان مین مجھسے اور آگے ہو تم بسبب اپنے ایمان
لانے کے اور ملگئے ہو یقین مین اور جلدی کی ہی تمنے نسبت اختیار کرنے دین اسلام کے اور ملگئے ہو جلدی کرنے والون مین اور
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمھارا نام امین رکھا تھا پس کیونکر سبقت کر سکتا ہون مین تمسے اور کسطرح پہونچ سکتا ہون
تمھارے مرتبے کو قسم ہی خدا کی شمشیر زنی کی ہی مین نے مسلمانون کے سامنے مدت تک اور اب گواہ کرتا ہون مین تم کو
اسبات پر کہ قید کیا ہی مین نے اپنی ذات کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین اور قریب تر ظاہر کرونگا مین حال اپنی جانبازی کا امیر المومنین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کہ میری نسبت کہا انھون نے کہ مین نہین ارادہ کرتا ہون جہاد کا مگر واسطے بلند نامی کے پس قسم ہی
خدا کی کہ نہین خواہش کی مین نے کبھی امارت اور سرداری کی پس مستحسن معلوم ہوئی یہ گفتگو خالد بن الولیدؓ کی مسلمانونکو اور ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ ای اباسلیمان روانہ ہو تم اور جاملو اپنے مسلمان بھائیون مین پس اُٹھ کھڑے ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
مثل شیر کے اور گئے اپنے اسباب کیطرف اور پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی جو بروز لڑائی یمامہ کے انکو ملی تھی اور رکھ لیا خود
کو سر پر اور حمائل کر لیا تلوار کو گردن مین اور جا بیٹھے گھوڑے کی زین پر اسطرح سے کہ گویا وہ مثل کندہ اور نقش چوب سے تھے اور
پکار کر کہا لشکر زحف کو چلو بجانب شمشیر زنی کے پس قبول کیا ان لوگون نے انکے پکارنے کو اور جلدی چلے وہ مثل چڑیون تیز چنگل
زمین پر اُترنے والیون کے اور دوڑے بجانب دشمن خدا کے اور لیا خالد بن الولید نے نشان کو اپنے ہاتھ مین جنبش دی اور رکھ لیا
اسکو اپنی رکاب مین اور یکجا ہو گیا گرد انکے لشکر زحف کا ہر جگہ سے اور رخصت ہوئے مسلمانون سے اور سلام کیا خالد
بن الولید نے مسلمانونپر اور عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ انکو راہ بتلاتے تھے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی
کہ تھا مین اُسدن ہمراہیان خالد بن الولید سے اور بہت کوشش کی چلنے مین اور اللہ غالب و بزرگ نے لپیٹ دیا تھا ہمارے
واسطے راہ دور کو پس بوقت غروب آفتاب کے قریب پہونچے ہم قوم کے اور رومی مثل ٹڈیون کے پھیلے ہوئے تھے اور انکے
بیچ مین آگئے تھے مسلمان بسبب انکی کثرت کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ ای ابن انیس کسجانب مین تلاش اور طلب کرون ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو پس کہا ابن انیس نے کہ عبداللہ بن جعفر نے وعدہ کیا تھا اپنے ساتھیون سے یہ ملین
اور یکجا ہو وین وہ سب دیر راہب کے پاس یا وعدہ گاہ اُنکی بہشت ہی پس دیکھا خالد بن الولید نے بجانب دیر کے اور دیکھا انھون
نے نشان اسلامیہ کو عبداللہ بن جعفر کے ہاتھ مین اور نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ زخمی اور عیب ناک ہوا تھا اور ناامید ہو گئے تھے
مسلمان زندگی فانی سے اور طمع اور امید کی تھی اُنھون نے زندگانی دائمی کی اور رومیون نے مثل دیکھی تھی اُنکی لڑائی کی سختی اور تیزی

اور شمشیر زنی کو اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے تھے اپنے ساتھیون سے کہ لو تم مشرکین کو اور صبر کو اس گروہ خوار کی لڑائی مین اور جان لو تم کہ بتحقیق اللہ دیکھ رہا ہی تمکو اور تجلی کی ہی تمپر ارحم الراحمین نے پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مسلمانونکے صبر اور مضبوطی کو دشمنونکی لڑائی مین نہو سکا صبر انسے سوائے اسکے کہ جنبش دیا نشان کو اور کہا اپنے ہمراہیون سے کہ لو تم قوم قبیح اور زشت کو اور رنگین اور سیراب کرو تم انکے خون سے تلوار انکو اور بشارت حاصل کرو ساتھ برآنے حاجت کے ای اہل رستگاری اور فتحمندی کے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اسی حال مین کہ ہمراہیان عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے سختی مین تھے کہ ناگہان نکلے انکی طرف لشکر مسلمین اور گروہ موحدین کے اور گویا تھے وہ مثل مرغان تیز چنگل و شیرون حملہ آور کے اور ڈوبے تھے وہ لوہے اور زرہون مین اور بلند تھین انکی آوازین اور آوازین ہنہناہٹ گھوڑونکی پس جب دیکھا ہمراہیان عبد اللہ بن جعفر نے یہ حال یقین ہو گیا انکو اپنی ہلاکی کا اور دیکھنے لگے اس گروہ کی طرف اور وہ انکی جانب آتے تھے پس گھبرا گئے اور ڈرے اور جانا اُنھون نے کہ یہ لشکر گاڈے کا ہی اور رومیون نے کہ انکے مار ڈالنے اور پکڑنے کو نکالا ہی پس دشوار گذرا انپر یہ معاملہ پس اسی حالت مین سُنی اُنھون نے آواز ہاتف کی کہ کہتا تھا ان الفاظ سے خذلان الامن ونصر الخائف یا حملة القرآن جاء کما الفرج من الرحمن ونصرتم علی عبدة الصلبان اور بتحقیق آ گئے اور پہنچے تھے دل اور کلیجے مسلمانونکے گلون تک اور کام کیا تھا شمشیرہاے بران نے انمین اور اسیوقت ایک سوار آگے اس لشکر کے مثل شیر ڈکارنیوالے کے دکھائی دیا اور اسکے ہاتھ مین نشان چمکنے والا تھا ساتھ نور کے مثل چمکنے والے چاند کے پس پکار کر کہا اس سوار نے کہ بشارت ہو تمکو ای گروہ مسلمانون کے ساتھ مدد ہلاک کرنیوالی کافرون کے مین خالد بن الولید ہون پس جب سُنی مسلمانون نے آواز انکی اور گویا تھے وہ دریا کی موجون مین پس جواب دیا اُنھون نے خالد بن الولید کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس تھین آوازین انکی مثل آواز سخت رعد اور ہولناک تندر کے پھر حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مع لشکر زحف کے جو کبھی اُنسے جدا نہین ہوتے تھے اور رکھا تلوار انکو رومیونکے سرونپر عامر بن سراقہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھا حملہ انکا رومیون مین مثل شیر کے بکریون مین پس متفرق کر دیا انکو داہنے اور بائین پر اور ثابت قدمی کی کافرون نے واسطے لڑائی کے اور باز رکھا مسلمانون کو اپنی جانون اور مالون سے اور خالد بن الولید چاہتے تھے کہ پہونچ جاوین وہ عبد اللہ بن جعفر رضی تک پس جب دیکھا مسلمانون نے یہ جانب گروہ آنیوالے کے اپنی طرف نہین جانا اُنھون نے کہ یہ کیا ہی یہانتک کہ سُنی اُنھون نے آواز خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور وہ اظہار اپنی بزرگی اور فخر کا کرتے تھے اپنی ذات اور نسب مین اور سُنا اسکو عبد اللہ بن جعفر نے پس کہا اُنھون نے اپنے ہمراہیون سے کہ لو تم دشمنونکو پس بتحقیق آئی تمکو مدد آسمان سے پھر حملہ کیا عبد اللہ بن جعفر اور مسلمانون نے ابن الاشجع نے **بیان** کیا ہی کہ تھے ہم لوگ یاد کرتے اپنی جانون سے یہانتک کہ بھیجی اللہ تعالی نے مدد پس نہین ہوئی تھی تاریکی شب کی یہانتک کہ دیکھا ہمنے خالد بن الولید کو کہ نشان انکے ہاتھ مین تھا اور بھگاتے اور چلاتے تھے مشرکین کو مثل چلانے بکریون کے جانب چراگاہ کے اور مسلمان قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے انکو اور واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری ابی ذر غفاری اور

ضرار بن الازور اور مسیب بن نخبتہ الفزاری رضوان اللہ علیہم کی کہ بتحقیق ملایا تھا اُنھون نے شانونکو اور جنبش دی تھی تلوار دنکو اور
قتل کیا تھا رومیونکو ہر طرف مین اور ملاقی ہوے ضرار بن الازور عبداللہ بن جعفر سے پس دیکھا ضرار نے اُنکی طرف اور خون اُنکی
زرہ کی آستینون اور بدن پر مثل ٹکڑے کلیجی اونٹ کے تھا پس کہا ضرار بن الازور نے کہ فائدہ مند کرے اور جزاے خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو
اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تحقیق لے لیا تمنے بدلا اپنے باپ کا اور سکون اور آرام دیا تمنے اپنی سوزش دلکو
پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ یہ کون شخص ہین کلام کرنے والے اور ہوگئی تھی تاریکی شام کی اور ضرار بن الازور ڈھاٹا باندھے تھے
پس کہا اُنھون نے کہ مین ضرار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ فراخی اور کشایش ہو تمکو
بسبب تمھارے آنے کے ہماری مساعدت اور مدد دہی کو عبداللہ بن انیس نے بیان کیا ہو کہ وہ دونون اسی حال مین تھے
کہ آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لوگ لشکر زحف کے اور کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ فائدہ مند کرے اللہ اور جزاے خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو
پھر کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ اے ضرار بطارقہ حمایت کرنے والے رومیونکے نزدیک پہر کے ہین بسبب بچے نے لڑکی حاکم طرابلس کے اس
مقام مین اور بتحقیق گھیر لگیا ہو دیر درانحالیکہ باز رکھا ہو لوگونکو اس لڑکی سے اور گھیر لیا ہو ہر سوار دلیر نے اسکو پس آیا ہو سکتا ہو تمسے
اے بیٹے ازور کے کہ حملہ کرو میرے ساتھ ضرار نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم انکو پس نگاہ
بڑھا کر دیکھا اُنھون نے اور تھے اسوقت دلیران مسلح رومی اور حاکم طرابلس گھیرے ہوے دائمین جانب دیر کو باز رکھنے تھے اس لڑکی کی
سے اور آگ روشن تھی اور صلیبان چمکتی تھین آگ کی روشنی مین مثل دیوار لوہے کے پس کہا ضرار رضی اللہ عنہ نے کہ راہ بتلا دے اللہ تمکو پس کیا
خوب راہ بتلانے والے ہو تم حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرون مین ساتھ تمھارے حملے کے پس حملہ کیا خالد بن الولید نے ایکطرف سے اور عبداللہ بن جعفر
رضی اللہ عنہما نے ایک جانب سے اور حملہ کیا ضرار بن الازور نے ایکطرف سے اور تبعیت کی اُنلوگون نے اور ڈانٹا رومیونکو اور بچایا مشرکین نے
اپنی جانونکو اور سب سے زیادہ اور سخت لڑنے والا انکا بطریق تھا پس نکلا وہ واسطے لڑائی کے آگے قوم کے گویا وہ اچھا شیر نر تھا اور وہ
ڈہکتا تھا مثل ڈہکنے شیر کے اور قصد کیا اُسنے ضرار بن الازور پر اور حملہ سخت کیا اُنپر اور ضرار تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری ڈیل ڈول اور
اُسکے قرار پکڑنے سے زین پر اور اسکی شدت حملہ اور جست اور احتیاط بچانے سے اپنے کو پس ہوشیار ہو گئے ضرار بن الازور اس سے
اور وہ انکی طلب مین شدت کرتا تھا اور ہر ایک ان دونون سے طمع اور اُمید رکھنے والا تھا اپنے ساتھی مقابل پر اور اکیلا اور الگ
ہو گیا وہ ضرار سے مقابلے مین پس کشادہ ہو گئے ضرار اُسکے سامنے اور ارادہ کیا اُسنے اور اُسکے ساتھیون نے ضرار کی طلب مین
پس قصد کیا ضرار نے ایسی جگہ کیطرف جو صلاحیت پھیرنے اور دوڑنے گھوڑے کی رکھتی تھی پس چھل کر کھڑے ہوے ضرار اور حائل
ہوے اسکو بیچ مین ایک میدان کی اندھیری رات مین پس اندھا ہو گیا گھوڑا ضرار کا اور جھک کر گر پڑے ضرار زمین پر پھر ضرار نے گر پڑنے
سے غصے مین اگر ارادہ لینے گھوڑے کا کیا مگر کوئی سبیل اس امر کی انسے نہو سکی پس ٹھہرے اور قائم رہے وہ اپنی جگہ پر اور ڈھال تلوار انکے ہاتھ
مین تھی اور کوشش اور جہاد کرتے تھے انکے ساتھ بحالت پیادہ پائی کے اور صبر کیا تھا اُنکے مقابلے مین مثل بہت لیچھ لوگ تھکنے پس بانیر بطریق
بڑھا اور آگے آکر چاہا کہ وار کرے اُنپر عمود آہنی سے پس جب مقابل اُنکے آیا اور وار کیا اُنپر عمود کا خالی دیا ضرار نے اسکے وار کو پھر جھپٹے اُسکی طرف

مثل چھپنے شیر کے پس تندی کی بطریق کے گھوڑے نے اُسکے نیچے اور کھڑا ہوگیا وہ دونون پانون کے بل اور اوندھا ہوگیا زمین کیطرف پس پہونچا اور عمود کا گھوڑے کی گردن مین اور گر پڑا بطریق پشت گھوڑے سے اور اُٹھ کھڑا نہو سکا اسواسطے کہ وہ چھپ گیا تھا گھوڑے کی زین مین پس جلدی کی ضرار نے اسکی طرف قبل پہونچنے اُسکے غلامونکے اور ماری تلوار اسکی رگ گردن پر پس آواز نرم دی تلوار نے اور کچھ کارگر نہوئی پس اُٹھا چاہا کافر نے اور یقین ہوگیا اسکو اپنی ہلاکت کا پس جھپٹے ضرار اور قابض ہوگئے اسپر اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے پس پھینک دیا اُٹھا کر اُسکو ضرار نے اور کر لیا اُسکو اپنے نیچے اور چڑھ بیٹھے اُسکے سینے پر اور تھی ضرار رضہ کے پاس ایک چھری یمن کی بنی ہوئی اور اُسکو اپنے پاس سے کبھی جدا نہین کرتے تھے پس نکالا اُسکو میان سے اور ماری ایک ضرب چھری کی اُسکے سینے مین پس گر پڑا وہ مردہ ہو کر اور جلدی روانہ کردیا اللہ تعالی نے اُسکی روح کو بجانب آگ دوزخ کے اور پھر جھپٹے ضرار اور لے لیا اُسکے گھوڑے کو اور تھا اس گھوڑے پر جڑاؤ زیور سونے اور چاندی کا جسکی قیمت کثیر تھی پس جب سوار ہوئے ضرار گھوڑے پر تکبیر کہی اُنھون نے اور حملہ کیا رومیون پر پس متفرق کردیا انکو اُنمین بیچ اور جب فراخی اور کشادگی حاصل کی ضرار بن الازور نے آگے دشمن خدا کے مالک ہوگئے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما دیر کے اور جو کچھ اُسمین تھا اور گھیر لیا اُسکو مسلمانون نے پس نہین لی اُنھون نے اُسمین سے کوئی چیز اُسوقت تک کہ پہونچے خالد بن الولید رضہ رومیون کے تعاقب سے اور صورت یہ گذری کہ خالد بن الولید نے تعاقب کیا تھا انکا ایک بڑی نہر تک جو لگی اور طرابلس کے بیچ مین تھی اور رومی جانتے تھے اسکی راہ کو پس اُتر گئے وہ لوگ پار اُسکے اور ٹھہر گئے خالد بن الولید اور واپس آئے اپنے ساتھیون کیطرف پس پایا انکو اس حال مین کہ مالک ہوگئے تھے وہ دیر کے اور دیکھا غنائم کو اور جو چیز متاع اور اقسام پارچہ اور طعام سے بانار مین تھی واقدی نے **بیان** کیا ہے کہ جمع کیا ہمنے اس سب مال کو پالانون مین اور کھائین ہمنے اچھی چیزین کھانیکی اور نکالا مسلمانون نے ان اشیا کو جو دیر مین تھین اقسام ظروف اور چاندی اور جانور وغیرہ سے اور نکالی گئی اُسمین سے حاکم کی لڑکی معہ اُسکے ساتھ چالیس لڑکیان تھین مع زیور اور کپڑا تھا اور بار کیا اور سوار کیا سب کو گدہون اور خچرون پر اور پھر کر روانہ ہوئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غنیمت اور بہت مال کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ شمار کی گئی یہ لڑائی تین شخصون کے نام سے عبداللہ بن جعفر سردار اُسکے تھے اور عبداللہ بن انیس پہونچنے والے اور خبر دینے والے اور خالد بن الولید کمک کرنے والے اُسکے تھے اور خالد بن الولید کو اس لڑائی مین بہت مشقت سے سامنا ہوا تھا اور زخم رنج دہندہ انکے جسم مین پہونچا تھا پس جب جدا نہ ہوئے اس مقام سے آئے وہ بجانب راہب دیر کے اور آواز دی اسکو پس نہ کلام کیا اُسنے پھر دوبارہ پکارا اور دھمکایا اسکو پس نکلکر آیا وہ اُنکے پاس اور کہا جو کچھ کہنا ہو کہو تم پس قسم ہے حق مسیح کی کہ ہر آئینہ مطالبہ کریگا تمسے مالک اس آسمان سبز کا ساتھ خون مقتولین کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیونکر مطالبہ کریگا وہ ہمسے حالانکہ ہم مامور ہین اس امر پر کہ لڑین اور جہاد کرین تم سے اور وعدہ کیا گیا ہے ہمسے اس امر پر ثواب کا قسم ہے خدا کی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے کہ نہ معترض ہون ہم تمسے ہر آئینہ نیچے اُتار لیتا مین تجکو تیرے صومعہ سے اور مار ڈالتا تجکو سختی سے پس چپ ہو رہا راہب اور روانہ ہوئے خالد بن الولید رضہ ساتھ مال غنیمت کے یہانتک کہ پہونچے دمشق مین اور ابو عبیدہ بن الجراح منتظر تھے اُنکے آنے کے پس جب دیکھا اُنھون نے

غنائم کو بہت خوش ہوے وہ لور مسلمان ہمراہی انکے اور استقبال کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکا اور سلام کیا خالد بن الولید نے ہم پر
اور شکریہ انکا ادا کیا اور سلام کیا مسلمانون اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما پر اور آئے اپنی جگہ مین اور پانچوان حصہ جُدا کیا مال غنیمت سے
اور بانٹ دیا باقی غنائم مسلمانونکو اور دیا ضرار بن الازور کو بطریق کا گھوڑا مع زین کے اور جو کچھ تھا اسپر زیور جڑاؤ سونے اور چاندی
کا پس لائے ضرار بن الازور وہ سب زیور اپنی بہن کے پاس راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ان کی بہن کو کہ
نکال لیے تھے اُنھون نے نگینے جواہر کے اس زیور سے اور تقسیم کر دیے سب مسلمانونکی عورتون پر اور ایک نگینہ بڑی
بڑی قیمت کا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ لائے گئے قیدی ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے سامنے اور ان سب مین لڑکی بطریق
کی تھی پس درخواست کی عبد اللہ بن جعفر نے کہ مجھے دو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اجازت طلب کرون مین اس مقدمہ مین
امیر المومنین سے اور خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متضمن اس حال کے پس جواب مین لکھا حضرت عمر نے کہ دے دو اور حوالہ
کر دو اسکو عبد اللہ بن جعفر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ مقیم رہی وہ عورت انکے نزدیک مدت تک اور سکھایا عبد اللہ
بن جعفر نے اسکو کھانا پکانا اور وہ رومی کھانے اچھے پکاتی تھی پس تھی وہ عبد اللہ بن جعفر کے نزدیک تا زمانہ یزید کے پس بیان
کیا لوگون نے حال اُسکا یزید سے اور بطور ہدیہ کے طلب کیا اُسکو یزید نے پس بھیجدیا عبد اللہ بن جعفر نے اُسکو یزید کے پاس عامر
بن ربیعہ نے بیان کیا ہی کہ میرے حصے مین غنائم سے کپڑے دیباج حریر کے ملے تھے جسمین صورتین رومیونکی بنی ہوئی تھین
اور نکلا اُسکے ایک کپڑے مین صورت مریم اور عیسےٰ علیہما السلام کی تھی پس لگیا مین وہ کپڑے یمن مین اور بیچا اُسکو بعوض قیمت
کثیر کے اور وصول لیا مین نے اسباب طائف مین اور لکھا مجکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالانکہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ
اس مضمون کا خط کہ ای چچیرے میرے بھائی کے ایسے قسم کے کپڑے میرے پاس بھیجا کرو کہ وہ کام آوین مسلمانون اور غربا کے نفقہ[ل] مین
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب واپس آیا لشکر مسلمانونکا ساتھ فتح اور غنائم کے لکھا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشعر حال فتح دیر ابی القدس اور حصول غنائم کا اور تعریف اور شکر گذاری خالد بن ولید
کی اور جو گفتگو انھون نے وقت روانگی دیر ابی القدس کی تھی اور لکھا اور درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہ آپ خالد بن الولید کو کلمات بشارت اور مہربانی کے لکھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح
نے جس وقت روانگی بجانب دیر اور بجانب بیت المقدس کے اور لکھا تھا اسمین حال بعض مسلمانونکا جنھون نے شراب پی تھی عامر
بن ذویب عامری نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین ملک شام کی لڑائی اور فتح دمشق اور اُسکے غوطہ مین اور عرب آئے ہوے یمن کے
جنھون نے شراب پی تھی اور پاک جاتا تھا اُسکو پس بُرا جانا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا ایک شخص نے اہل عرب سے
ان لوگون سے اور شاید وہ سراقہ بن عامر تھے کہ ای گروہ مسلمانون کے چھوڑ دو تم شراب خواری کو اسواسطے کہ وہ کھو دیتی ہی عقل کو بڑھاتی ہی
ارتکاب گناہ کو اللہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرماتے تھے شراب کے پینے والے کو یہانتک کہ لعنت فرماتے تھے
اُسکے بیچنے والے اور طلب کرنے والیکو اُسامہ بن زید اللیثی نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف الغسانی سے روایت کی ہی کہ

[ل] نفقہ چیزیکہ بکفد زن و فرزندان و مساکین مقصود کند ۱۲ منہ

کہا حمید نے کہ تھا مین ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے ملک شام مین پس لکھی اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر فتح بازار کی
اور یہ بھی لکھا کہ مسلمانون نے شراب پی اور سزا اُسکی حد کے ہوے ہین پس روانہ ہوا مین یہ خط لیکر اور پہونچا مدینہ طیبہ مین اور پایا
مین نے عمر رضی اللہ عنہ کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تھے انکے نزدیک چند اصحاب جنمین حضرت عثمان اور حضرت علی اور
طلحہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم تھے اور باہم دیگر باتین کر رہے تھے پس دیا مین نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا
اُنھون نے خط کو سوچنے لگے مضمون خط مین پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرّے لگائے شراب پینے والیکو اور پوچھا حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے اور کہا کہ تمھاری رائے اس معاملے مین کیا ہی پس کہا حضرت علی نے ان السکران اذا سکر ھذا واذا ھذا افتری اذا افتری
فعلیہ ثمانون جلدۃ فاجلد فیہ ثمانین جلدۃ پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ان
الفاظ سے اما بعد فقد وردکتابک فمن شرب الخمر فاجلدہ ثمانین جلدۃ ولعمری ما اصلح لھم الا الشدۃ والفقر ولقد کان
حقہم ان یحسنوا نیاتہم ویرا قبوا ربہم عزوجل ویعبدوہ ویومنوا بہ ویشکروہ فمن عاد فاقم فیہ الحد **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب پہونچا خط
عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھا پکار کر سُنا دی مسلمانون کو یہ بات کہ جس شخص پر ہوے حد اللہ کی پس وہ قبول
کرے اور دیوے اس حد کو اپنی ذات سے اور توبہ کرے اللہ تعالی کے حضور مین پس ایسا ہی کیا لوگون نے اور جسنے شراب پی تھی اُس نے
جاری حد اپنے اوپر قبول کی پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ مین ارادہ رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا القصد رومیون کے
اور شاید کہ اللہ تعالی فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھون پر پس کہا مسلمانون نے کہ چلو تم جہان منظور ہو تم کو ہم تمھارے تابع حکم ہین پس خوش ہوے
ابو عبیدہ بن الجراح انکے کلام سے اور کہا کہ مستعد ہو جاؤ تم واسطے کوچ کے پس مین تم سب کو لیکر حلب کو جاؤنگا پس جس وقت ہم حلب کو
فتح کر لیوینگے تو اگر خدا نے چاہا پھر متوجہ انطاکیہ ہونگے پس تعجیل کی مسلمانون نے بجانب اصلاح اپنے حالات اور خبرگیری اسباب اور
تیاری ساز و سامان جنگ کے پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح نے سب کامون سے حکم کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
ساتھ کا کہ لیوین وہ اپنے نشان عقاب کو جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بروز روانگی انکے جانب ایلہ کے بنایا تھا اور روانہ ہون
آگے فوج کے لشکر زحف کو ساتھ لیکر پس روانہ ہوے خالد بن الولید مقدمۂ لشکر مین اور تھے انکے ساتھ ضرار بن الازور اور رافع بن عمیرۃ
الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھے اور چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے دمشق مین صفوان بن عامر السلمی کو
اور چھوڑا اُنکے ہمراہ پانچ سو مسلمانونکو اور روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح پیچھے مسلمانون کے اور ہمراہ انکے عرب یمن اور مصر تھے **واقدی**
رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ روانہ ہوے ابو عبیدہ ابن الجراح براہ **بقلع** اور لبوہ کے پس جب پہونچے وہانتک بھیجا اُنھون نے
خالد بن الولید کو جانب حمص کے اور کہا کہ اے ابا سلیمان کوچ کرو تم اللہ تعالی کی برکت اور مدد پر اور چاپڑو قوم پر اور تاخت و تاراج کرو ارض
حمص کو پھر قنسرین کو اور مین بعلبک کو روانہ ہوتا ہون اور شاید کہ اللہ تعالی آسان اور میسر کرے ہمپر فتح اسکی پھر رخصت کیا انکو اور روانہ
ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے بجانب حمص کے اور متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بطرف بعلبک کے اور جس وقت
نزدیک بعلبک پہونچے ... [illegible] ... کیا اُسنے مسلمانون سے ایکسال کا ... کہا اُسنے کہ اگر فتح

کرلیا تمنے حمص اور بعلبک کو بس ہم تمہارے سامنے حاضر ہونگے اور کسی بات مین تمہارے خلاف نکرینگے پس مصالحہ کرلیا اُس سے ابو عبیدہ رضؓ
بن الجراح نے چارہزار درم اور پچاس کپڑے دیباج پر پس جب مضبوط ہوگئی صلح روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بطلب بعلبک کے
پس وہ چلکر نہین دور گئے کہ دکھائی دیا ایک ناقہ سوار اور وہ کھائے جاتا تھا زمین کو اپنی تیزروی سے پس ٹھہر گئے ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح
یہانتک کہ اُنکے قریب آیا وہ ناقہ سوار اور وہ اُسامہ بن زید طائی تھے پس پوچھا اُنھون نے کہ اے اُسامہ تم کہانسے آتے ہو پس بٹھلایا اُسامہ نے
اپنے ناقہ کو اور سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور کہا کہ مین مدینہ منورہ سے آتا ہون اور دیا اُسامہ نے ایک خط حضرت عمر رضؓ
عنہ کا انکو پس توڑی ابو عبیدہ بن الجراح نے مہر اُسکی کو اور پڑھا اُسکو اور اُسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ
امیر المومنین عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ امین الامۃ سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو وصلی علی نبیہ اما بعد
فالامر بقضاء اللہ وقدرہ ومن کتب فی اللوح المحفوظ کافرا فلا ایمان لہ وذلک ان جبلۃ بن الایہم الغسانی کان قدم علینا فی بنی
عمہ وسراۃ قومہ فانزلتہم واحسنت الیہم واسلموا علی یدی وفرحت بذلک اذ اشد اللہ عضد الاسلام بہم ولم اعلم ما فی کمین
الغیب انا سرنا الی مکۃ حرسہا اللہ نطلب الحج فطاف جبلۃ بن الایہم بالبیت سبعا فوطی ازارہ رجل من بنی فزارۃ فسقط الازار عن کتفیہ
فالتفت الی الفزاری وقال یا ویلک کشفتنی فی حرم اللہ تعالی فقال الفزاری واللہ ما تعمدت ذلک فلطم الفزاری لطمۃ ہشم انفہ وکسر ثنایاہ
الاربع فاقبل الفزاری الی مستعدیا علی جبلۃ فامرت باحضارہ وقلت ما حملک علی ان لطمت اخاک فی الاسلام فکسرت ثنایاہ
الاربع وہشمت انفہ فقال انہ وطی ازاری فحلہ واللہ لولا حرمۃ البیت لقتلتہ فقلت قد اقررت علی نفسک فاما ان یعفو عنک واما
ان اخذ منک القصاص فقال اتقتص منی وانا ملک وہو سوقی قلت شملک وایاہ الاسلام ما تفضلہ الا بالاسلام فقال یا عمر اترکنی
الی غد فتقتص منی فقلت للفزاری اترکہ الی غد فقال نعم فلما کان اللیل رکب فی بنی عمہ وتوجہ الی الشام الی کلب الطاغیۃ وارجو
ان یظفرک اللہ بہ فانزل علی حمص ولا تبعد عنہا فان صالحک اہلہا فصالحہم وان ابوا فقاتلہم وابعث عیونک الی انطاکیۃ
وکن علی حذر من المتنصرۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح
نے خط کو آہستہ اور زور سے پڑھا اُسکو دوبارہ بلند آواز سے پھر چلا اور رجوع کیا بطلب حمص کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایک تہائی
لشکر لیکر وہان پہونچگئے تھے پس پہونچے تھے وہان روز جمعہ ماہ شوال ۱۴ھ چودہ ہجری مین اور تھا وہان ایک بڑا بطریق ہرقل کیطرف سے اور
نام اُسکا لقیطا ابن گرگس تھا اور بروز پہونچنے خالد بن الولید وہ مرگیا تھا پس جب دیکھا اہل حمص نے کہ لشکر خالد بن الولید اور مسلمانونکا
وہان پہونچگیا ہے جمع ہوے وہ سب ایک بڑے کنیسہ مین اور کہا اُنکے بطریق نے اُنسے کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ ساتھی بادشاہ کا مرگیا اور بادشاہ کو

[illegible]

ان اہل عرب کی خبر نہیں ہے اور وہ لوگ ہمارے اوپر آئے ہین حالانکہ یہ بات خلاف ظن اور علم کے واقع ہوئی اور ہم جانتے تھے کہ وہ لوگ ہمارے
یہان نہ آوینگے جبتک کہ جوسیہ اور بعلبک کو فتح نہ کرینگے اور اگر وہ دسگے تم اُنسے اور بادشاہ کو خبر لکھکر لشکر اور سردار انکے بھیجنے کی درخواست کردگے
پس تحقیق اہل عرب کسی ایک کو لشکر بادشاہ سے تم تک نہ آنے دینگے اور تمہارے نزدیک سامان کھانے کا نہین ہے جو باعث قوت وقت محصور ہونیکے
ہوگا پس اُن لوگون نے کہا کہ تیری راے اس معاملے مین کیا ہے اُسنے کہا کہ مصالحہ کرلو تم مسلمانون سے اُس چیز پر جسکو وہ چاہین اور طلب
کرین تمسے اور کہو تم کہ ہم تمہارے تابع ہین اور تمہارے سامنے قابو مین ہونگے اگر فتح کر لوگے تم حلب و قنسرین کو اور شکست دوگے ہرقل بادشاہ
لشکر کو پس بعد اس قرارداد کے جب قوم مسلمان ہمارے یہان سے چلے جائینگے کسی کو بھیجکر طلب کرینگے ہم ہرقل سے لشکر کثیر کو اور ایک سردار اُسکے
لشکر والون یا اُسکے حاجیون سے اور یکجا ہو جائیگا ہمارے واسطے غلہ اور سامان اور بعد اُسکے ہم لڑینگے انسے پس قرین صواب اور بہتر جانا قوم
نے اُسکی راے کو اور کہا اُس سے کہ اپنی اچھی تدبیر اور راے سے چاہیے اس کام کا سامان اور بندوبست کردے پس بھیجا بطریق نے
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جاثلیقا کو جو اُسکے نزدیک معزز تھا واسطے منعقد کرنے صلح کے انکے اور مسلمانون کے بیچ مین پس
وہ نکلکر روانہ ہوا اور پہونچا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور اُنسے صلح کے باب مین اور جو بطریق نے درباب چلے جانے مسلمانون کے بجانب
حلب اور قنسرین اور عواصم اور انطاکیہ کے کہا تھا بات چیت کی پس قبول و منظور کیا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مصالحہ کیا اہل حمص
سے بارہ ہزار دینار اور دو سو کپڑے دیباج پر اور مدت صلح کی ایکسال قرار پائی کہ ابتدا اُسکی ماہ ذیقعدہ اور انتہا شوال سنہ ۱۵ ہجری مین تھی
راوی نے بیان کیا ہے کہ مضبوط ہو گئی صلح اور نکلے بازاری لوگ حمص سے اور معاملہ خرید و فروخت اشیا کا مسلمانون سے
جاری کیا اور دیکھا اہل حمص نے جو انعام دی اہل عرب کی خرید و فروخت مین اور نفع کثیر حاصل کیا اُن لوگون نے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور ساتھ کیا اُنکے چار ہزار سوار قوم لخم اور جذام اور کندہ اور کہلان اور سلیس اور نبہان اور طی اور
خولان سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابا سلیمان روانہ ہو تم یہ لشکر لیکر اور قصد کرو تم معرات کا اور نزدیک ہو تم حلب سے
اور تاخت و تاراج کرو بلاد عواصم کو اور پھر واپس آؤ تم اپنے پیچھے کو اور بھیجو تم جاسوس اپنے تاکہ لاوین وہ لوگ خبر تمہارے پاس اور دیکھو تم اور
دریافت کرو اس امر کو کہ قوم کا کوئی معین اور مددگار اُنکی قوم سے ہے یا نہین پس منظور کیا اس بات کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور لیا
نشان اپنا اور آگے ہوے لشکر سے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور پہونچے بمقام شیزر کے اور وہان نہر مقلوب پر دو دن قیام کیا پھر
بلایا اُنھون نے مصیب بن محارت الیشکری کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچسو سوار اور حکم کیا اُنکو کہ تاخت و تاراج کرین بلاد عواصم کو اور روانہ ہوے
خالد بن الولید بجانب کفر دات کے اور پھر وہان سے بطرف معرات کے دیر معان تک دورہ مقرر کیا اُنھون نے اپنی فوج کو اسطرح پر
کہ لوٹتے تھے وہ دائین بائین گانون کو اور حاصل کرتے تھے غنائم اور قیدی پس جب یہ حاصل ہو گئے اُنکے ہاتھ غنائم اور قیدیون سے پھر کے
خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم اور قیدیون کو اُنکے ساتھ بہت خوش ہوے
اور ابو عبیدہ بن الجراح اسی حال مین تھے کہ دفعۃً سنا اُنھون نے ایک بڑا شور جو واقع ہوا بسبب کلمات تہلیل اور تکبیر کے اور وہ
سے کچھ مرد مسلمان اور اُنکے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان یہ کون لوگ ہین خالد بن الولید نے کہا

که یہ سوار مصعب بن محارب الیشکری ہین جنکے واسطے بنایا تھا مین نے ایک نشان پانچسو سوار پر انکی قوم اہل یمن سے اور اُنھون
نے تاخت تاراج کیا زمین عواصم کو اور آرہے ہین قیدی اور مال لیکر پس ملاقات کی اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور دیکھا اُنکے ساتھ ایک
بڑا گلہ گاے اور بکریون اور بھاڑین کا جنپر مرد اور عورتین اور لڑکے سوار تھے اور اُنکے پیچھے چلاہٹ اور شدت رونے کی آواز تھی پس متوجہ
ہوے ابو عبیدہ بن الجراح آواز شور و غل کیطرف اور تھے وہ کفار اہل زمین بندھے ہوے رسیون مین اور روتے تھے اپنے لڑکے بالون
اور لُٹ جانے گھر والون اور مالون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے جو کبھی اُنسے جُدا نہین ہوتا تھا کہ پوچھ تو اُنسے کہ کیون
روتے ہو تم اور کسوجہ سے داخل نہین ہوتے ہو دین اسلام مین اور کیون نہین طلب کرتے ہو ذمہ داری کو اور کیون بے ڈر نہین
ہو جاتے ہو اپنی جانون اور مالون اور لڑکے بالون سے پس کہا ان لوگون نے کہ ہم قوم دور رہنے والے ہین اور تمھارے اخبار ہمکو پہونچتے
تھے اور نہین جانتے تھے ہم کہ تم لوگ ہم تک پہونچ گے پس نہین خبر ہوئی ہمکو یہانتک کہ آگئی ہمپر یہ قوم تمھاری پس لوٹ لیا اُنھون نے
ہمارے مالون کو اور باندھ لیا ہمکو رسیون مین اور لے لیا ہمارے جانورونکو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھے یہ گبر قریب
چار سو کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ اگر احسان کرین ہم تمپر اور رہا کرین قید سے اور پھیر دیوین تمکو تمھاری اولاد کو یعنی آیا
تم ہمارے مطیع ہوگے اور جزیہ اور خراج دوگے ہمکو اُنھون نے کہا کہ یہ باتین ہمارے ساتھ کون کریگا اور ہم تو تمھارے سب شرائط
پر عمل کرینگے پس بعد اس گفتگو کے آئے ابو عبیدہ بن الجراح روساے مسلمین کے پاس اور کہا اُنسے کہ میری راے یہ ہی کہ نہین ڈالین ہم اس
قوم کو قتل سے اور پھیر دین انکو اُنکے لڑکے بالونکو پس ہو جاوینگے وہ لوگ ہمارے تابعدار اور آباد کرینگے زمین کو اور دینگے تم خراج اور
جزیہ انکا پس تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو کہ مین بدون تمھارے مشورے کے کوئی کام نہین کرتا ہون پس کہا مسلمانون نے
کہ اے سردار حکم اور راے وہی ٹھیک ہی جو تم کہو اور کرو اگر تمھارے نزدیک یہ امر قرین صلاح ہی مسلمانونکے واسطے پس کرو تم جو
تمنے تجویز کیا ہی پس مقرر کیا اُنھون نے ہر شخص کے ذمے اُنمین سے چار دینار اور اسیطرح جسے لکھا تھا انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
پھر بعد اسکے پھیر دیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اُنکے اہل عیال اور اموال کو اور چھوڑ دیا انکو اور ساکن کر دیا انکو انکی زمینون مین اور لکھ لیے
نام اُنکے اور حکم کیا اُنکو واپس جانے کا پس پھر گئے وہ اپنے وطنونکو اور جب قرار پکڑا اُنھون نے اپنی جگہون مین آگاہ کیا اُن لوگون نے
اپنے قرب اور جوار کے لوگون کو عادت نیک عرب اور انکی عدالتون اور نیکیون سے اور کہا اُنسے کہ ہم جانتے تھے کہ اہل عرب ہمکو مار ڈالینگے
اور ہمکو اور ہماری اولاد کو غلام بنا وینگے پس رحم کیا اُنھون نے ہمپر اور مقرر کر لیا ہمسے جزیہ اور خراج کو پس جب سُنا قرب اور جوار کے
رومیون نے یہ حال آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بطلب امان اور اقرار اداے جزیہ کے پس قبول کیا ابو عبیدہ رض بن الجراح
نے انکی درخواست کو اور لکھ لیے نام اُنکے قلعون اور گانوٹھے اور پہونچی یہ خبر اہل قنسرین اور حاضر کو کہ ابو عبیدہ رض بن الجراح امان دیتے
ہین اُس شخص کو جو اُنکے پاس جاتا ہی پس بہتر اور پسندیدہ جانا اُنھون نے اس امر کو کہ حاصل کرین وہ اپنے واسطے امان کو ابو عبیدہ رض
بن الجراح سے اور متفق الراے ہوے وہ لوگ اس بارے مین اور اس بات پر کہ بھیجین کسیکو ایلچی کو بدون علم اور آگہی اپنے
بطریق مالک کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھا حاضر اور قنسرین مین ایک بڑا بطریق بطارقہ بادشاہ سے اور تھا وہ بہت

لڑائی کا اور جوانمرد اور وہان کے لوگ اُس سے ڈرتے تھے اُسکا نام لوقا تھا اور حاکم حلب سے ملک ور سلطنت مین دشمنی رکھتا تھا
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ ہرقل بادشاہ نے دونون کو اپنے پاس بلاکر کہا تھا کہ اہل عرب کے مقدمے مین تمھاری کیا رائے
ہو پس کہا تھا دونون نے بادشاہ سے کہ ہم ایسے نہین ہین کہ چھوڑ دیوین اپنے ملک کو بدون لڑے بھڑے اہل عرب سے پس وعدہ کیا تھا
ہرقل نے اُنسے لشکر کے بھیجنے کا اُنکے پاس اور وہ دونون اس امر کی راہ دیکھتے تھے اور ہر ایک کے اُن دونون سے دس ہزار سوار تھے
مگر وہ دونون اکٹھے نہین ہوتے تھے پس جب سُنا حاکم قنسرین نے ارادہ اہل قنسرین کا واسطے صلح کے ابو عبیدہ بن الجراح سے شدت
سے غضبناک ہوا اُنپر اور ارادہ مکر و فریب کا اُنکے ساتھ کیا پس بلایا اُسنے اہل قنسرین کو اپنے پاس اور کہا کہ ای بنی الاصفر عباد المسیح کیا رائے
دیتے ہو تم اس بارے مین کہ کیا کرون ان اہل عرب کے مقدمے مین اور تم گویا اُنکے سامنے ہو اور وہ آگئے ہین ہماری طرف اور بس فتح
کرینگے وہ ہمارے شہر کو جیسا کہ فتح کیا ہو اُنھون نے تمام شہرونکو پس جواب مین کہا اُن لوگون نے کہ ای سردار ہمنے سُنا ہو کہ وہ لوگ
اہل وفا اور ذمہ داری کے ہین اور بتحقیق فتح کیا ہو اُنھون نے اکثر بلاد شام کی پس جو شخص لڑا اُنسے قتل کیا اُنھون نے اسکو اور لونڈی اور
غلام بنایا اُسکی اولاد کو اور جو شخص داخل ہوا اُنکی ذمہ داری اور اطاعت مین اُسکو برقرار اور قائم رکھا اُسکے شہر مین اور ہوگیا وہ بے ڈر
اُنکے دبدبے سے اور رائے ہمارے نزدیک یہ ہو کہ مصالحہ کر لیوین ہم اُنسے اور ہو جاوین بے ڈر اپنی جانونپر بطریق نے کہا کہ کلام نیک
کیا اور مشورہ بہتر دیا تم لوگون نے اسواسطے کہ یہ عرب فتحمند ہوے ہین ہر شخص پر جو لڑا ہو اُنسے اور ہم منعقد کرینگے اُنسے صلح کو ایکسال کامل
کیواسطے یہانتک کہ دور کر دینگے ہم لشکر کو ہرقل بادشاہ کے پاس سے اور باگین پھیرینگے ہم اُنکی طرف حالانکہ وہ مطمئن اور بے خوف
ہونگے پس ہلاک کر ڈالینگے ہم اُن سب کو پس کہا اُن لوگون نے کر تو جو تو نے تجویز کیا ہو اور متفق ہوئی رائے اہل قنسرین اور رائے بطریق
کی اس امر پر اور اُنکے دلون مین غدر اور فریب کی بات تھی پس بلایا لوقا بطریق نے ایک شخص کو اپنے ہمراہیون سے جسکا نام اصطخر تھا
اور وہ شخص بڑا راہب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی مین بھی فصیح تھا پس کہا لوقا نے کہ جا تو سرداران
اہل عرب کے پاس اور کہہ اُنسے کہ مصالحہ کر لیوین ہم سے ایکسال کامل کیواسطے یہانتک کہ مٹا دینگے اور ہلاک کرینگے ہم اُنکو ساتھ حیلے
اور مکر کے اور لکھا اُسنے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا مضمون بعد ذکر کرنے کلمات کفر کے یہ تھا کہ شہر ہمارا بانہ رکھنے
والا ہو اور اُسمین آدمی اور سامان اور کھانا بہت ہو اور کسی چیز کی کمی نہین ہو اور تم اگر چالیس برس ہمکو گھیرے اور یہان مقیم رہو گے
تب بھی ہمپر قادر نہو سکو گے اسواسطے کہ بادشاہ نے کمک طلب کی ہو رومیہ کی تمھارے مقابلے مین خلیج سے لدومتہ
الکبری تک اور ہم مصالحہ کرتے ہین تم سے ایکسال کیواسطے یہانتک کہ دیکھین ہم شہرونکو کہ کسکی ملکیت اور قبضے مین آتے
ہین اور چاہتے ہین ہم کہ مقرر ہو جاوے ایک نشانی ہمارے تمھارے بیچ مین حد قنسرین اور عواصم سے یہانتک کہ جسوقت ارادہ کرین
اہل عرب تاخت اور تاراج کرنے کا اور دیکھین اُس نشانی کو پھر جاوین اور باز رہین دست اندازی سے اور ہم بادشاہ سے حالت پوشیدگی
مین تمسے مصالحہ کرتے ہین کیونکہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاویگا یہ حال تو مار ڈالیگا وہ ہمکو اور سلامتی تمپر بھیجو ہماری اور عمدہ خلعت دی
اُسنے اصطخر کو اور دیا اُسکو ایک استر اپنی سواری کا اور ساتھ کیا اُسکے دس غلامون کو اور روانہ ہوا اصطخر اور پہونچا حمص مین اور پایا

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس حال میں کہ پڑھتے تھے وہ نماز عصر کی ساتھ لوگون کے پس ٹھہر گیا اصطخر اور دیکھتا تھا وہ مسلمانونکے فعل کو پس جب فارغ ہوئے مسلمان نماز سے نظر کی بجانب قس اور اُسکے ساتھیو سنکے اور معلوم کیا اُنھون نے کہ وہ ایلچی ہی پس نزدیک گئے اُسکے عبد اللہ بن ربیعہ اور پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون اور میرے پاس ایک خط ہی پس سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے لائے اُسکو اور تھے داہنی جانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خالد بن الولید اور بائین جانب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا اور مسلمان اُنکے سامنے تھے پس ارادہ کیا قس نے سجدہ کرنے کا پس باز رکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُسکو سجدہ کرنے سے کہ ہم لوگ بندگان خدائے غالب اور بزرگ کے ہین ہم مین برے بھی ہوتے ہین اور اچھے بھی ہوتے ہین پس جو برے ہین اُنکے واسطے دوزخ ہی جسمین آواز سخت ہی مثل آواز خر کے اور جو اچھے ہین وہ بہشتی ہین پس پکار کر پوچھا اُس سے خالدؓ بن الولید نے کہ اے شخص کیا تیرا حال ہی اور تو کون ہی اور کسکا بھیجا ہی اُسنے کہا کہ آیا تم سردار قوم کے ہو خالد بن الولید نے کہا نہ بلکہ مین ایک شخص ہون قوم سے اور یہ یعنی ابو عبیدہ بن الجراح ہمارے سردار ہین اصطخر نے کہا مین ایلچی بھیجا ہوا حاکم قنسرین اور خاصر کا ہون بجانب تمہارے سردار کے پھر نکالا اُسنے خط اور دیا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس لیا اُنھون نے خط اور پڑھ سنایا مسلمانونکو پس جب خالد بن الولید نے مضمون اور صفت اُنکے شہر اور کثرت آدمیون اور زنادگی اور دھمکانا اُنکا ساتھ لشکرون ہرقل کے سُنا حرکت دی اپنے سر کو اور کہا کہ اے سردار قسم ہی حق اُسکے کی جسنے تائید ہماری کی ساتھ مدد دہی کے اور گردانا ہمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتحقیق یہ خط ایسے شخص کا ہی جسنے نہین ارادہ کیا ہی اس خط سے مصالحے کا اور نہین چاہتا ہی وہ مگر مکر کرنا ہمارے ساتھ پس نہ قبول کرو تم اُنکی درخواست کو اور چلو یہانتک کہ اُترو اُسپر پس قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قسم ہی حق بیعت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ ہر آئینہ گردانینگے ہم اُسکو اور اُسکے شہر والون کو غنیمت واسطے مسلمانون کے اور ڈراوینگے ہم بسبب اُنکے اور اُنکو جو گرد و نواح مین اُنکے اہل حصنون اور قلعون اور دیرون سے ہین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توقف کرو اے ابا سلیمان اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے امور غیبی اور پوشیدہ پر کسی کو آگاہی نہین دی ہی اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی حال پوشیدہ بندون کا نہین جانتا ہی حالانکہ اُنھون نے ہمکو طلب کیا ہی بجانب صلح کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار نہ مصالحہ کرو تم اُن سے مگر ہمیشہ کے واسطے پس اگر منظور کرین وہ اس امر کو تو بہتر ہی ورنہ چھوڑ دو اُنکو اُنکے حال پر اور ہم اُنکے واسطے ساتھ مدد اللہ کے منتظر اور کافی ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ اصطخر سنتا تھا گفتگو خالد بن الولید کی اور اُنکی فصاحت بیانی کو اور ظاہر ہوئی اس کلام مین چالاکی اور شدت اور شجاعت اُنکی پس سامنے آیا وہ خالد بن الولید کے اور کہا کہ اے سردار کیا نام ہی تمہارا اور کس بیتے اور نشان سے تم مشہور رہو اہل عرب کے بیچ مین کہ بتحقیق ہمنے سُنا ہی کہ تمہارے ساتھ ایسے لوگ ہین کہ بعض اُنکے افضل ہین بعض سے شدت اور شجاعت مین پس کہا اُنھون نے کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون مین دلیر جنگجو ہون مین تلوار مٹانے والی اور ہلاک کرنے والی ہون اصطخر نے کہا بتحقیق معلوم کیا مین نے کہ تم اہل شجاعت سے ہو اور قسم ہی حق مسیح کی کہ مین نے پہچان لیا تھا تمکو جسوقت دیکھا تھا اور سُنا تھا کلام تمہارا اور اسیطرح سے

تمھارے حال کی ہمکو خبر پہونچی تھی کہ چالاک مضبوط ہو اور دلیر جنگجو ہو اور یہی بات تمھاری ہمکو نہین پہونچی ہی بلکہ عادات نیک اور راستی قول
اور نرمی طبیعت تم لوگونکی اور جوانمردی اور مردمی تمھارے گروہ کی بھی اس شخص کی نسبت جو تمھارے پاس آتا ہو ہمنے سُنا ہی اور
اُمت نبی رحیم کی ہو اور اُمت ہاے مرحومہ سے ہو اور مین معاملہ کو خلاف ان سب باتونکے دیکھتا ہون اسواسطے کہ ہم تمسے
مصالحہ چاہتے ہین پس انکار کیا تمنے اور ہم طالب امن ہین تم سے پس باز رکھتے ہو تم پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ہم ایسی
قوم ہین کہ مکر و فریب مین نہین آتے ہین اور پہچان لیتے ہین ہم کلام مکر و فریب کا اور تحقیق جان لیا ہی ہمنے اس امر کو تمھارے مضمون
خط سے درباب صلح کے پس بحالت صلح کے اگر آویگا لشکر بادشاہ کا اور پاؤگے تم قوت اپنی جانب کی توڑ دوگے عہد ہمارا اور ہوگے
تم پہلے ان لوگون کے جو ہم سے لڑینگے اور اگر دیکھوگے تم غلبہ کو تو بھاگ جاؤگے بجانب نافرمانبردارون کے پس اگر تو چاہتا ہی کہ ہم
تیرے ساتھ صلح کرین تو اس اقرار سے کرینگے کہ نہ لڑینگے ہم بدون اسکے کہ ہو جاوے ایکسال کامل پس اگر آیا ہم مین کوئی لشکر اسی
سال مین ہرقل کی طرف سے پس اُس لشکر سے ہم ضرور لڑینگے اور جو شخص تم مین کا مقیم رہیگا شہر مین اور لشکر کے ساتھ شریک ہو کر
نہ لڑیگا اُس سے ہماری صلح بدستور رہیگی اور کچھ تعرض ہم اُس سے نکرینگے اصطخر نے کہا کہ ہمنے یہ صورت منظور کی پس اسی مضمون کی
ایک دست آویز تم لکھدو پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار لکھدو تم اسکے واسطے ایک دست آویز
مصالحہ ایک سال کی جسکی ابتدا چاند ماہ ذیحجہ سنہ ۱۴ چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا اُنھون نے جب فارغ ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح
دست آویز کے لکھنے سے اصطخر نے اُنسے کہا اے سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہی اور ہمارے شہر کے سامنے حاکم حلب کا ہی اور
اُسکے شہر کی بھی حد ہی اور ہم چاہتے ہین کہ تم مقرر کردو ہمارے واسطے اُسجگہ مین جو ہمارے اور مسلمانون اور رومیونکے بیچ مین ہی کوئی
علامت کہ تمھارے ساتھی اُس علامت سے تجاوز نکرین پس راضی ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح اس امر پر اور کہا اُس سے کہ تو نے
بات اچھی کہی ہی اور مین مقرر کر کے بھیجدونگا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بنادیگا تمھارے واسطے پس کہا اصطخر نے کہ تم کسی کو اپنے
ساتھیون سے نہ بھیجو بلکہ ہم ایک ستون بنا کر کھڑا کرینگے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب دیکھینگے تمھارے ساتھی اُسکو نہ
تجاوز کرین اُس سے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دیدی دست آویز صلح کی اسکو اور پکار کر کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے
مسلمانون سے اور تاخت اور تاراج کرنے والے لوگون سے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اُس سے بلکہ تاخت تاراج
کرے زمین حلب ور اُسکی حد کو اور نہ تجاوز کرے ستون سے وہ شخص اور پہونچا دے خبر اُسکی حاضر غائب کو پس واپس گیا اصطخر
بجانب حاکم قنسرین کے اور دیدیا صلحنامہ اور مطلع کر دیا اُسکو سب گفتگو سے جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی
پس خوش ہوا اور بنایا اُسنے ایک ستون اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی اس حیثیت سے کہ وہ بیٹھا ہی اپنے ملک مین **واقدی**
رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ بعد اُسکے گروہ مسلمانونکے تاخت تاراج کرتے تھے انتہاے بلاد حلب اور عمق اور انطاکیہ
اور نگاہ رکھتے تھے حد قنسرین اور رخاصر کو اور نزدیک نہین جاتے تھے **عمرؓ** بن عبد العزیز نے بسلسلہ راویونکے **بیان**
کیا ہی کہ صلح مسلمانونکے ساتھ اہل قنسرین اور رخاصر کی چار ہزار دینار بادشاہی اور ایک سو اوقیہ چاندی اور ایک ہزار کپڑے

حلب کے اور ایک ہزار وسق غلے پر واقع ہوئی تھی عامر رفاعہ نے **بیان** کیا ہی کہ اسیطرح سُنا مین نے معاذ بن جبل کو بیان کرتے
ہوے مگر وہ چار سو وسق غلہ ذکر کرتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے ملتمسؒ بن عامر سے روایت کی ہی کہا ملتمس نے کہ تھے ہم بعض
تاخت مین کہ دفعةً دیکھا ہمنے بجانب ستون کے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی تھی پس متعجب ہوے ہم اُس سے اور ہم لوگ اُسکے گرد
گھومتے اور گھوڑا دوڑاتے تھے اور انکو کاوے پر پھیر نا سکھلاتے تھے اور قصد کیا اور دوڑے ابو الجندل بن سہل بن عامر وہ انکا نیزہ
چلاتے تھے وہ ایک تیر کو اور ہم چاہتے تھے کہ بازی کے کھیل میدان مین کھیلین اور ابو جندل کے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس جب
نزدیک ہوا گھوڑا انکا مع نیزے کے ہرقل کی تصویر سے اور یہ امر اُنسے قصداً اور عمداً نہین ہوا پس اندھی ہو گئی نیزے سے آنکھ
تصویر کی اور رومی غلام حاکم قنسرین کے مامور بحفاظت ستون کے تھے پس گیا بعض اُنمین کا پاس حاکم کے اور یہ حال اس سے
بیان کیا پس دی اُسنے ایک صلیب سونے کی اپنے بعض ساتھیوں کو اور سپرد کیا اُسکے ایکسو سوار رومی جو کپڑے دیباج کے پہنے اور
اُنکی کمرونمین پٹکے تھے اور حکم کیا اصطخر کو جاوے اُنکے ساتھ اور کہا اس سے کہ جا تو سردار عرب کے پاس اور کہہ اُنسے کہ غدر اور فریب کیا تمنے
ہمسے اور نہ وفا کیا اپنی ذمہ داری کو اور جس شخص نے فریب کیا وہ خوار ہو پس لیا اصطخر نے صلیب کو اور چلا ساتھ ایکسو سوار کے
یہانتک کہ آیا ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب صلیب کے وہ جانا کہ وہ ایلچی ہے دوڑے مسلمان
اور اوندھا کر دیا اُسکو اور اُٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور استقبال کیا انکا اور پوچھا تم کون ہو اصطخر نے کہا کہ مین ایلچی
ہون بھیجا ہوا حاکم قنسرین کا تمھارے پاس اور تحقیق تمنے غدر اور نقض عہد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا سبب ہی ہمارے توڑ دینے کا تمھاری
صلح کو اور کسنے توڑا ہی اُسکو انھون نے کہا کہ اس شخص نے توڑا ہی جسنے اندھا کر دیا ہی آنکھ ہمارے بادشاہ کی ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا قسم ہی حق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مجکو یہ حال معلوم نہین ہی اور قریب تر تحقیقات کرونگا مین اسکی پھر پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل عرب کو
کہ اے گروہ عرب جس شخص نے پھوڑی ہو آنکھ تصویر کی وہ مجکو اس امر سے آگاہ کرے ابو جندل بن سہل نے کہا کہ یہ امر مجھسے ہوا ہی بغیر قصد اور
ارادے کے پس کس امر پر تم لوگ راضی ہو کافرون نے کہا کہ نہ راضی ہونگے ہم یہانتک کہ پھوڑ ڈالینگے آنکھ تمھارے بادشاہ کی اور اس کلام
سے انکی قصد یہ تھا کہ وفاے ذمہ داری مسلمانون کا امتحان کرین پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین موجود ہون کرو تم
میرے ساتھ اسیطرح جیسا تمھاری تصویر کے ساتھ کیا گیا ہی اُنھون نے کہا کہ اس امر مین ہماری رضامندی نہوگی بلکہ رضامندی ہماری
یہی ہی کہ تمھارے بڑے بادشاہ کے ساتھ جو کل عرب کے مالک ہین ایسا کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آنکھ ہمارے بڑے
بادشاہ کی بڑی باز رکھنے والی ہی **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ برہم اور خشمناک ہوے مسلمان جسوقت کافرون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی آنکھ کا ذکر کیا اور ارادہ اُنکے مار ڈالنے کا کیا پس منع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو اس امر سے پس کہا مسلمانون نے کہ ہم لوگ اپنے
امام کے عوض مین جان فدا کرنے اور آنکھین دینے پر موجود ہین پس جب اصطخر نے مسلمانونکا ارادہ نسبت اپنے قتل کے دیکھا کہا نہ پھوڑینگے
ہم آنکھ کو اور نہ تمھاری آنکھین مگر بنا دینگے ہم تصویر تمھارے سردار کی ایک ستون پر اور ویسا اُسکے ساتھ کرینگے جیسا کہ تمنے ہمارے بادشاہ
کی تصویر کے ساتھ کیا پس مسلمانون نے کہا کہ ہمارے ساتھی نے یہ امر عمداً اور قصداً نہین کیا ہی اور تم یہ امر عمداً کیا چاہتے ہو پس

ف ذکر پھوڑ ڈالنے مسلمانون کا آنکھ تصویر ہرقل بادشاہ کو اور بنانا حاکم قنسرین نے ایک ستون پر واسطے امتحان مسلمانون کے تصویر عمر رضی اللہ عنہ

ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ چھوڑ دو تم اور توقف کرو تم لوگ اس امر مین پس اگر راضی ہووین یہ لوگ ساتھ میری تصویر کے
تو مین اسکو منظور کرتا ہون کہ بیوفائی آئین نکرونگا اور نہ کہینگے یہ لوگ ہماری نسبت کہ عہد کیا تھا تمنے پھر بیوفائی کی ہمنے اسو اسطے کہ یہ قوم
احمق اور بے عقل ہے پھر منظور کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو راوی نے بیان کیا ہے کہ بنائی رومیون نے ایک تصویر
مثل صورت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ایک ستون پر جسمین دو شیشے کی آنکھین تھین پس آ گئے آیا ایک شخص اُنمین کا بحالت
خشمناکی کے اور پھوڑ دی آنکھ اُسنے تصویر کی اپنے نیزے سے پس وہ پس گیا مضطر بجانب حاکم قنسرین کے اور آگاہ کیا اسکو اس
حال سے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ ایسی ہی باتون سے سب زدے اُنکے پورے ہوتے ہین پس ابو عبیدہ بن الجراح تاخت تاراج
کرنے تھے دائین بائین حمص کے با انتظار تمام ہونے سال کے اور دیر ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح کو خبر پہونچنے مین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے پاس کہ نہ دیکھا اُنھون نے کوئی خط اُنکا اور نہ کسی فتح کو پیش پایا جاتا اُنکے کام کو اور ہر طرح کا گمان کیا اُنکی نسبت اور
جانا کہ اُنکے دل مین نامردی سما گئی ہے اور میل کیا ہے اُنھون نے بیٹھ رہنے پر جہاد سے پس خط لکھا اُنکو اس عبارت اور مضمون سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم الی ابی عبیدة بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ھو و صلی علی نبیہ امرک بتقوی اللہ
احذرک معاصیہ و انہاک ان تکون ممن قال اللہ فیھم فی کتابہ قل ان کان اباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم الایة و صلی اللہ
علی خاتم النبیین اور روانہ کیا خط اُنکے پاس پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اور سُنا مسلمانون نے جانا اُنھون نے اس امر کو
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ برانگیختہ اور آمادہ کرتے ہین اُنکو جہاد پر اور نادم ہوے ابو عبیدہ بن الجراح مصالحہ قنسرین سے اور نہ تھا
کوئی مسلمان مگر یہ کہ رو دیا مضمون خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور کہا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار کس چیز نے
باز رکھا ہے تمکو جہاد سے پس چھوڑ دو تم اہل قنسرین کو اور ارادہ کرو تم ہمکو ساتھ لیکر حلب اور انطاکیہ کا اور شاید اللہ تعالے فتح کرے
اُسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور تحقیق گذر گئی مدت اور نہین باقی ہے مگر تھوڑے دن پس ارادہ روانگی کا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
بجانب حلب کے اور طیار کیا ایک نشان واسطے مصعب بن محارب الیشکری کے اور بنایا دوسرا نشان واسطے سہیل بن عمرو کے اور
سردار کیا عیاض رض بن غنم الاشعری کو اُنکے مقدمہ لشکر پر اور بھیجا اُسکے مقرر کیا خالد بن الولید کو روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح
بجانب رستن کے اور مصالحہ کیا وہانکے لوگون سے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح بطرف حمات کے پس آئے وہان کے لوگ
اور تھی اُنکے ساتھ انجیل جسکو اُٹھائے ہوے تھے راہب اپنے ہاتھون مین اور قسیس آگے قوم کے تھے اور وہ آئے تھے واسطے مصالحہ
کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو ٹھہرایا اُنکو اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ ہوجاوین
ہم تمھارے عہد اور ذمہ داری مین کہ تم ہمارے نزدیک محبوب تر ہو ہماری قوم سے پس مصالحہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اُنسے اور لکھدی اُنکو ایک دستاویز صلح اور ذمہ داری کی اور درخواست کی اُنھون نے اُنسے کہ کسی شخص کو اُنکے پاس چھوڑ دین اور
روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بہانتک کہ پہونچے شیزر پر استقبال کیا اُنکا وہانکے لوگون نے اور اُنسے بھی مصالحہ کیا اور
پہونچا اُنسے کہ آیا معلوم ہے تمکو خبر ہرقل کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے اور کوئی خبر اسکی نہین سُنی ہے سوائے اسکے کہ حاکم قنسرین نے

ہرقل کو لکھکر کمک طلب کی ہی اور اُسکو بلایا ہی واسطے اپنی مدد کے اور بھیجا ہی ہرقل نے اُسکے واسطے جبلہ بن ایہم الغسانی کو ساتھ قوم غسانی اور عرب متنصرہ کے اور اُسکے ساتھ عمود دیبہ ہے بجمعیت دس ہزار لشکر کے اور وہ لوگ مع اپنی فوج کے لوہے کے پل پر ٹھہرے ہین پس تم اُنسے ہوشیار ہو جاؤ ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل پس توقف کیا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے شیزر مین اور وہ متحیر تھے اور کہتے تھے کہ کدھر جاؤن پس کبھی کہتے تھے کہ حلب کو جاؤن اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ کا ارادہ کرون پس بھیجا کیا اُنھون نے مسلمانون کو اور کہا اُنسے کہ مین نے سُنا ہی کہ حاکم قنسرین نے بادشاہ سے کمک طلب کی ہی اور سبب اسکا نہین ہی مگر یہ کہ اُسنے دل مین ارادہ بیوفائی اور مکر کا کیا ہی پس خالد بن الولید نے کہا اے سردار آیا مین نے تم سے نہین کہا تھا کہ کلام اُسکا مکر اور فریب پر دلالت کرتا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان نہ نفع کریگا حیلہ اور مکر اُس کا حالانکہ اللہ تعالے اُسکی راہ اور گھات مین ہی **واقدی** علیہ الرحمۃ نے **بیان** کیا ہی کہ ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح اپنے نفس سے مشورہ اس امر کا کرتے تھے کہ ابتدا جہاد کی کرین ساتھ اہل قنسرین کے جبکہ فارغ ہو وین وہ اُنکے عہد اور صلح سے اور باقی تھا مدت صلح مین ایک مہینا یا کمتر پس توقف کیا با انتظار توڑنے عہد کے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ غلام اہل عرب کے لاتے تھے جڑین زیتون اور انار وغیرہ اُن درختون کی جنکے پھل کھائے جاتے ہین پس یہ گذرا یا امر ابو عبیدہ بن الجراح پر اور بلایا اُنھون نے غلامون کو اور کہا کہ بُرا کرے اللہ تمھارا یہ کیا فساد کی بات ہی اُنھون نے کہا کہ اے سردار لکڑیان ہمسے دور ہین اور یہ درخت ہمسے نزدیک ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی میری طرف سے ہر آزاد و غلام کو کاٹنے ایسے درخت کے سے جسمین فائدہ اور پھل ہی اور مین ہر آئینہ سختی اور عذاب کرونگا ایسے درخت کے کاٹنے پر جب سُنا غلامون نے یہ کلام ڈرے وہ بادشاہ اور عذاب سے اور لاتے تھے وہ لکڑیان دور سے سعید بن عامر نے جو مسلمانون کے لشکر مین تھے **بیان** کیا ہی کہ تھا میرے ساتھ ایک غلام شریف کہ نام اُسکا **مہجع** تھا اور حاضر ہوا تھا وہ میرے ساتھ لڑائیون مین اور لڑائی مین دل کا مضبوط تھا اور جب وہ جاتا تھا لڑائی کی تلاش مین یا واسطے تاخت و تاراج کے جدا جاتا تھا اپنے ساتھیون سے اور لڑتا تھا ٹھیک اسی کی اچھی لڑائی پس نکلا وہ اور ایک جماعت شیزر سے جہان ابو عبیدہ بن الجراح مقیم تھے بتلاش لکڑیون کے پس دیر کی اُسنے اپنی خبر پہونچانے مین اپنے مالک کو کہ سعید بن عامر تھے پس سوار ہوے سعید مالک اُسکے اپنے گھوڑے پر اور نکلے تلاش مین اور اُسکو ڈھونڈھ رہے تھے کہ دفعۃً دکھلائی دیا اُنکو ایک شخص پس گئے وہ اُس شخص کے پاس اور تھا وہ غلام انکا شکستہ سر اور خون بہتا تھا اُسکے مُنھ پر سعید بن عامر نے **بیان** کیا ہی کہ کہا اور پوچھا مین نے اُس سے کہ اے مہجع تیرے پیچھے کیا حال ور کیا چیز ہی اُسنے کہا نیستی اور بلا کی ہی اے میرے مالک پس کلام سخت کہکر مین نے اسکا حال پوچھا پس تھوڑا عرصہ بھی نہین گذرا کہ وہ ٹھہر جاوے یہانتک کہ گر پڑا مُنھ کے بھل پس اُترا مین اور گیا مین اُسکے پاس اور چھڑکا مین نے پانی اُسکے مُنھ پر پس تسکین ہوئی اُسکو اور کہا اُسنے مجھسے کہ اے میرے مالک بچاؤ تم اپنے تئین ورنہ پہونچ جاوینگے قوم تم تک اور کرینگے وہ لوگ تمھارے ساتھ مثل اُسکے کہ میرے ساتھ اُنھون نے کیا پس پوچھا مین نے کہ قوم کون لوگ ہین اُسنے کہا کہ اے میرے مالک گیا تھا مین اور میرے ساتھ ایک جماعت غلامونکی تھی تاکہ جمع کرین ہم لکڑی اور دور نکل گئے تھے ہم اور ارادہ پھرنے کا کیا تھا کہ دفعۃً ملا ہمکو ایک گروہ ایک ہزار سوار کا اور

وہ سب اہل عرب تھے اور انکی گردن مین سونے کی صلیبان لٹکتی تھین اور وہ باندھے تھے نیزونکو درمیان رکابونکے پس جب دیکھا
اُنھون نے ہمکو دوڑے ہماری طرف گھیر لیا ہمکو ارادہ ہمارے مار ڈالنے کا کیا پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ لو تم انکو
انھون نے کہا افسوس ہی تجھپر کس سے لڑین ہم اور کیونکر ہی ہمکو طاقت مقابلے کی اس لشکر سے اور نہین ہمسے مگر یہ کہ اپنے ہاتھون قید
ہوجاوین کہ یہ آسان تر ہی قتل سے پس کہا مین قسم ہی خدا کی مین تو اپنے تئین کبھی اُنکے سپرد نکرونگا سوائے قتل کے پس جب دیکھا میرے
ساتھیون نے میری کوشش کو کیا اُنھون نے جیسا کہ مین نے کیا اور لڑے ہم قوم سے پس قید کرلیا اُنھون نے ہم مین سے
دس کو اور مین شکستہ ہوگیا تھا بسبب زخم کے اور گر پڑا اُنکے بیچ پس پلٹ گئے وہ لوگ پس اُٹھکر چلا آیا مین جیسا کہ تم مجکو دیکھتے ہو پس
غمگین کیا مجکو اُسکے حال نے اور اپنے پیچھے سوار کرلیا مین نے اُسکو اور چاہتا تھا مین پلٹنے کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے ایک گروہ اپنے پیچھے
گرد اُڑتے تھے مثل ہوا بہنے والی کے اور وہ غسان سے تھے پس گھیر لیا مجکو تیرون نے اور وہ کہتے تھے کہ ہم اہل غسان سے ہین ہم گروہ
صلیبان اور رہبانیت ہین پس پکار کر کہا مین نے کہ ہم گروہ محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین پس جلدی کی میری طرف بعض نے
اُنمین سے اور چاہا کہ بلند کرے میرے اوپر تلوار کو پس کہا مین نے کہ سختی ہو تجھپر آیا قتل کریگا تو ایک شخص کو اپنی قوم سے اُسنے کہا کہ تم
کن لوگون سے ہو مین نے کہا کہ قوم خزرج بزرگ سے ہون پس پھیر اُسنے تلوار کو مجھسے اور کہا کہ تمکو طلب کیا ہی ہمارے سردار جبلہ نے
قسم ہی حق مسیح کی پس کہا مین نے کہ کہان سے پہچانا مجکو جبلہ نے جو طلب کرتا ہی پس کہا اُسنے کہ وہ طلب کرتا ہی ایک شخص ساکن یمن کو انصار
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر کہا اُسنے چلو تم خوشی سے اگر منظور ہو تمکو ورنہ باکراہ و ناگواری چلوگے پس گیا مین اُنکے ساتھ اور غلام
میرے ساتھ تھا یہانتک کہ پہونچا مین ایک بڑے لشکر اور اچھے سامان اور بھاری نعمت پر اور صلیبان بلند تھین پس مین اُنکے ساتھ تھا یہانتک
کہ آئے وہ میرے ساتھ جبلہ بن ایہم کے خیمہ تک اور وہ بیٹھا تھا سونیکی کرسی پر اور پہنے تھا کپڑے دیباج کے موتی جڑے ہوے اور اُسپر زبان
جواہر کی تھین اور اُسکے گلے مین ایک صلیب یاقوت کی تھی اور ٹھہرا مین اُسکے سامنے اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اور کہا کس عرب سے ہو تم مین نے
کہا یمن سے پس کہا کس گروہ یمن سے ہو مین نے کہا کہ مین اولاد حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن امرء القیس بن عبداللہ بن الازد
بن عوف بن نبت ابن مالک بن زید بن کہلان بن سبا سے ہون پس کہا اُسنے کہ کس لڑکے کی اولاد مین ہو تم ان دونون لڑکون سے جو منسوب
ہین دان کیطرف ہین مین نے کہا کہ اولاد خزرج بن حارثہ اکرام انصار محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہون پس اُسنے کہا کہ مین بھی تمھاری
قوم اور غسان سے ہون پس مین نے کہا کہ تو اس قبیلے سے ہی جو منسوب کیا گیا ہی جانب نسب مادری کے اُسنے کہا ہان مین جبلہ بن ایہم
وہ شخص ہون کہ پھر گیا مین اسلام سے تاکہ ظلم نکرون مین یا نہ راضی ہوے تمھارے سردار اس امر پر کہ ہوے مجھسا شخص اس دین پر یہانتک
کہ لیتے تھے مجھسے قصاص بعوض ایک شخص حقیر کے اور مین سردار قوم غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون پس کہا مین نے کہ ای جبلہ
اللہ تعالی کا حق تیرے حق سے زیادہ ہی واجب ہی اور ہمارا دین نہین پائدار ہوتا ہی مگر انصاف کرنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہین
لیتے ہین اپنے ذمے حقوق خدا مین کسی کی رعایت کو پس کہا جبلہ نے کہ تمھارا نام کیا ہی مین نے کہا کہ میرا نام سعید بن عامر انصاری ہی
پس کہا اُسنے مجھسے کہ ای سعید بیٹھو تم پس بیٹھا مین اور کہا اُسنے مجھسے کہ کسقدر زمانہ گذرا اُنکو حسان بن ثابت انصاری سے

مین نے کہا کہ وہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور اُنکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای انت حسام
ولسانک حسام پس کہا اُسنے کتنے دن ہوے تمکو اُنکو چھوڑے ہوے مین نے کہا تھوڑے دن گذرے ہین اور اُنھون نے ایک مجلس
دعوت منعقد کر کے مجکو اُسمین بلایا تھا اور اُنھون نے اشعار ہمارے واسطے کہے اور پڑھے تھے پھر وہان سے ہم ملک شام مین آئے
اور پچھلا وقت ہی میرا اُنکو چھوڑے پس کہا اُسنے آیا یاد کرادوگے وہ اشعار مین نے کہا ہان پس حکم کیا اُسنے میرے واسطے ایک
کتان رومی کا اور کہا کہ مین کتان تمکو اسواسطے دیتا ہون کہ پہنو اور نہ حرام جانو تم اُسکو پھر کہا اُسنے کہ جہان سے تم آئے ہو وہان کیا
کام کرتے تھے مین نے کہا سچ بولنا ہو یا کرتا ہی بندون کے کام کو مین سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح کے لشکر سے ہون اور ہم ارادہ
حلب اور انطاکیہ کا رکھتے ہین پس کہا اُسنے کہ ہرقل بادشاہ نے بھیجا ہی مجکو اور اس بطریق کو تاکہ مدد دیوین ہم قنسرین کو اسواسطے
کہ اُسنے فریب کیا ہی تمھارے ساتھ مصالحہ کرنے مین اور پلٹ جاؤ تم اپنے سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور ڈراؤ اُنکو ہمسے
اور ہماری تلوارون سے اور کہو اُنسے کہ پلٹ جاوین وہ جسطرح سے آئے ہین اور نہ معترض ہوویں بادشاہ کے
شہرون سے اور ہم نیکی اور جوانمردی کرینگے ساتھ مدد دہی دین بادشاہ کے اور قریب ہے چھین لیوینگے ہم تمھارے
ہاتھون سے وہ چیزین جو لی ہین تمنے ملک شام سے پس بعد اس گفتگو کے سوار ہوا مین اپنے گھوڑے پر اور پیچھے اپنے سوار کر لیا
مین نے اپنے غلام کو اور روانہ ہوا یہانتک کہ آیا مین مسلمانون کے لشکر مین پس دوڑے مسلمان میری طرف اور کہا کہ اے ابن عمر
تم کہان تھے کہ تمھارے گم ہونے سے ہم لوگ رنج مین ہین پس آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا مین نے
اُنسے اپنے حال کو جو ساتھ جبلہ بن ایہم کے گذرا تھا پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق نجات اور رہائی دی تمکو اللہ تعالیٰ
نے بسبب ذکر کرنے تمھارے حال حسان بن ثابت کے پھر تعجب کیا اُنھون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے
مشورے کے اور کہا کیا رائے دیتے ہو تم لوگ اس بطریق کے معاملے مین کہ ہمنے اُس سے وفای عہد کی اور اُسنے ہمارے ساتھ فریب
کیا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ظلم اور بغاوت کرنے والے کے واسطے جگہ ہی اُسکے گرنے کی اور اللہ تعالیٰ اُسکی گھات مین ہی اور قریب ہی
فریب کرینگے ہم اُسکے ساتھ جو اُسکے فریب سے بڑا ہوگا اور جاؤنگا مین اُسکی ملاقات کو ساتھ دس آدمیون کے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بمنزلہ دس ہزار سوارون کے ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کام تمھین سے ہوگا اے
ابا سلیمان واسطے بہبتیہ پس لے لو تم اپنے ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جسکو تم دوست رکھتے ہو پس کہا خالد
بن الولید نے کہان ہین عیاضؓ بن غانم اشعری اور عمروؓ بن سعد الیشکری کہان ہین سہیلؓ بن عامر اور رافعؓ بن عمیرة الطائی
اور سعیدؓ بن عامر الانصاری اور عمروؓ بن معدیکرب اور عبدالرحمنؓ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور ضرار بن الازور
اور مسیبؓ بن نجبتہ الفزاری اور قیسؓ بن ہبیرة پس آکر موجود ہوے یہ لوگ اُنکے پاس پس کہا خالد بن الولید نے
اُنسے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم برکت عطا فرماوے اللہ تعالیٰ تم مین لو دیکھا ہو سب پس زرہین پہنین مسلمانون نے اور لیا
اپنے سب سامان جنگ کو اور آئے خالد بن الولید کے پاس پس پایا اُنکو اس حال مین کہ زرہ پہنی تھی اُنھون نے

ف ترجمہ باعث ہمارا احساں کا ہوا اور زبان تیری شمشیر ہے اسلام [illegible] ۱۲

ف ذکر جانا خالد بن الولید کا ساتھ دس آدمی صحابہ کے بجانب لشکر جبلہ کے اور پوشیدہ ہو کر چلنا ان کا ساتھ لشکر جبلہ کے ۱۲

اور سوار ہوے تھے اپنے گھوڑے پر پھر کہا اُنھون نے اپنے غلام سے جسکا نام ہمام تھا کہ چل تو میرے ساتھ یہانتک کہ دیکھیگا
تو مجھسے معاملہ عجیب کو پس جلدی چلا ہمام اور چلے خالد بن الولید اور آئے دسون ساتھی اُن کے اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے اُنکے واسطے پس جب روانہ ہوے خالد بن الولید سامنے آئے سعید بن عامر الانصاری کے اور
کہا اُسنے کہ اے سعید جبلہ نے تجھسے کہا تھا کہ حاکم قنسرین اُسکے پاس آویگا سعید نے کہا ہان کہا تھا خالد بن الولید نے کہا پس لیچلو تم
اُس راستے مین جو بجانب لشکر جبلہ کے ہی تاکہ پوشیدہ ہو کر ٹھہرین ہم وہان پس جسوقت آویگا حاکم قنسرین اسطرف لے لیوینگے ہم
اُسکو اور اُسکے ساتھیون کو اور ہلاک کرینگے ہم انکو پس روانہ ہوے سعید بن عامر آگے قوم کے درانحالیکہ کوشش کرتے تھے
ساتھ اُنکے راہ چلنے مین بجانب لشکر جبلہ کے اور تھا چلنا اُنکا رات کو پس جب قریب ہوے اُنسے اور پہونچے نزدیک روشنی
آگ کے اور سُنی اُنھون نے آواز قوم کی پھیرے سعید بن عامر مسلمانونکو ساتھ لیکر بجانب راہ بطریق قنسرین کے اور پوشیدہ ہو کر
ٹھہرے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ وہان مع اپنے ساتھیون کے صبح تک پس نہ آیا اُنکی طرف کوئی شخص پس نماز صبح کی پڑھی خالد رضی
بن الولید اور مسلمانون نے اور تھے وہ گاڈی مین پس وہ اُس حالت مین تھے کہ دفعةً دکھائی دیا اُن کو اور آیا لشکر جبلہ بن ایہم اور حاکم
عموریہ کا اُنکی طرف گویا کہ تھا وہ ایک برج مضبوط اور وہ جاستے تھے ارض عواصم کو پس کہا مسلمانون نے خالد بن الولید سے آیا
دیکھتے ہو تم اس لشکر کو جو آتا ہی ہماری طرف بشمار ریگ اور ڈھیلون اور عدد کانٹون اور درختون کے پس کہا خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کچھ ہو سکیگا اُنکی کثرت سے جسوقت ہوگی ہماری واسطے مدد اُنپر پس ہو جاؤ تم اُن مین سے اور
مل جاؤ اُن سے آ نکلے گویا کہ تم اُنکے لشکر سے ہو یہانتک کہ ملجاوے بطریق قنسرین اور کرے اللہ تعالیٰ جو چاہے پس اُسیوقت
مل گئے مسلمان اُنمین اور ہو گئے منجملہ اُنکے اور وہ چپ تھے اور نہین کلام کرتے تھے رافع بن عمیرة الطائی نے **بیان**
کیا ہی کہ جب چلے ہم اور ظاہر ہوے ہمکو شہر عواصم اور قنسرین کے کہ دفعةً حاکم قنسرین ہمارے آگے آیا اور بلند کیگئی تھی اُسکے آگے
صلیب اور قس لوگ اُسکے آگے تھے انجیل پڑھتے ہوے اور بلند تھا اُنکے بیچ مین کلمہ کفر کا اور قریب تھے بعض اُنکے بعض سے
اور نکلا حاکم قنسرین آگے اپنے ساتھیون کے تاکہ آوے وہ جانب جبلہ اور حاکم عموریہ کے اور سلام کرے اُن دونو کو پس سامنے گئے
اُسکے خالد بن الولید اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد اُسکے تھے پس جب نزدیک ہوے وہ اُس سے کہا بطریق قنسرین نے
سلامت اور باقی رکھین مسیح اور صلیب تمکو خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ بندگان صلیب سے نہین ہین بلکہ
ہم اصحاب محمد حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور رکھو لا خالد بن الولید نے دُھاٹا اپنا اور پکار کر کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اور مین خالد بن الولید ہون اور مارا خالد بن الولید رضی نے اپنا ہاتھ اُسپر اور
کھینچ لیا اُسکو زین سے اور دوڑے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے ساتھیون کی طرف اور کھینچا مسلمانون نے
تلوارون کو اُنپر اور بلند ہوئی آواز شور و فریاد کی اور اعلان کیا دشمنان خدا نے ساتھ کلمہ کفر کے اور شور کیا مسلمانون نے
ساتھ کلمۂ توحید کے اور سُنی جبلہ اور ہمراہیان حاکم عموریہ نے آواز مسلمانون کی ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس

جنبش مین آئے وہ دونون اس معاملے سے اور دیکھا اُنھون نے تلوارون کو برہنہ اور نیزون کو راست پس دوڑے وہ
بجانب اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور گھیر لیا اُنکو ہر جگہ سے پس جب دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اپنی اور اپنے ساتھیون کی طرف آئی ہوئی بلاکو اور حاکم قنسرین اُنکے ہاتھ اور قابو مین تھا کہ نہین جُدا کرتے تھے وہ اُسکو اور تحقیق
مالک ہوگئے تھے اُسکی رسّی کے اور وہ ڈرتے تھے اس امر سے کہ مبادا نکل جاوے وہ اُنکے ہاتھ سے یا آجاوے اُنپر کوئی حادثہ قبل
اسکے کہ مار ڈالین اُسکو پس ارادہ کیا اُسکے مار ڈالنے کا اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُسپر پس ہنسا وہ بطریق اُنکے اس کام سے اور تعجب
کیا خالد بن الولید نے اُسکی ہنسی سے پس کہا اُنھون نے کہ سختی ہو تجھپر کس چیز نے تجکو ہنسایا ہو کہا کہ مین اس وجہ سے ہنستا ہون
کہ تم اور تمھارے ساتھی تو خود ہی مار ڈالے جاؤگے اور تم میرے مار ڈالنے کا ارادہ رکھتے ہو اور اگر تم مجکو چھوڑ دوگے تو مین
تکو باقی رکھونگا پس روک لیا خالد بن الولید نے ہاتھ کو اُسکے مار ڈالنے سے پھر پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے
کہ اے اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تم گرد میرے اور حمایت کرو تم میری اور حمایت کرون مین تمھاری اور صبر کرو تم
سختی پر پس بہت بچاؤ تم اس چیز کو جس نے تکو گھیر لیا ہو اسواسطے کہ سخت تر اُس چیز کا جس سے تم ڈرتے ہو موت ہو اور مارا
جانا تو خواہش تمھاری اور آرزو خالد کی ہو اللہ کی راہ مین اور مین نے قسم ہو خدا کی کہ ہبہ کردیا ہو اپنی جان کو بطرف قتل کے
اور ڈالا ہو مین نے اُسکو معرض ہلاکت مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور جانو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ راہ جاری
اللہ کی طرف کھلی ہو اور گویا تم پہونچ گئے ہو بجانب پروردگار کریم کے اور جارہے ہو ایسے گھر مین کہ نہین مرتا ہو رہنے والا اُسکا
اور نہین بڈھا ہوتا ہو جوان اُسکا پھر پڑھا اس آیت کو لا یمسّھم فیھا نصب وما ھم منھا بمخرجین[1] **واقدی** رحمۃ اللہ نے
بیان کیا ہو کہ جمع ہوئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم بجانب خالد بن الولید کے اور ہو گئے گرد اُنکے اور گئے عبد الرحمن بن
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما داہنی جانب اُنکے اور رافع بن عمیرۃ الطائی بائین طرف اُنکے اور غلام اُنکا ہمام اُنکی پشت پر اور باقی لوگ
گرد اُنکے تھے پس سپرد کیا خالد بن الولید نے بطریق قنسرین کو اپنے غلام کے اور کہا کہ مضبوط کر کے رکھو تو اُسکے بازو کو اپنے ہاتھ مین
اور نہ جدا ہو اپنی جگہ سے **راوی** نے **بیان** کیا ہو کہ آئے مسلمانون کی طرف عرب متنصرہ قوم غسان کے
آگے اُنکے جبلہ بن ایہم الغسانی تھا اور اُسکی گردن مین طوق سونے کا تھا جس مین صلیب جواہر کی تھی اور پہنے تھا
بھاری کپڑے دیباج کے اور اُسکے اوپر زرہ اور سر پر اُسکے خود لوہے کا اور اُسکے اوپر دوسرا خود سونے کا تھا
جسکے اوپر صلیب جواہر کی تھی اور اُسکے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا جسکا پھل مثل ستارے کے چمکتا تھا اور
حاکم عموریہ کا ایک جانب مین اُسکے مثل برج مضبوط کے تھا اور اُسکے گرد قوم مذحجہ کافرون سے تھی
اور گرد ان دونون کے لشکر تھا پس جب دیکھا بطریق عموریہ نے خالد بن الولید کو اس حال سے کہ وہ مالک
ہوگئے ہین حاکم قنسرین کے اور وہ اُنکے ہاتھ مین ہو کہ نہین جُدا کرتے ہین اُسکو پس ڈرا وہ اُس امر سے کہ جلدی کرینگے
خالد بن الولید اُسکے مار ڈالنے مین اور آیا جبلہ بن ایہم کے پاس اور کہا نہین ہین یہ عرب مگر شیطان آیا نہین دیکھتا ہو

[1] ترجمہ نہ پہونچیگی انکو وہان کچھ تکلیف اور نہ انکو وہان سے کوئی نکالا جائیگا

تو اس عربی اور اُسکے ساتھی بارہ شخصون کو اور یہ تحقیق گھیر لیا ہی اُنکو ہمارے گھوڑون کی باگون نے اور محاصرہ کر لیا اُنکا اُس کے
لشکر نے اور وہ کچھ اندیشہ نہین کرتے ہین اس امر مین اور مالک ہوگئے ہین ہمارے ساتھی کے اور وہ اُسکے ساتھ قید ہو اور نہین
چھوڑتے ہین اُسکو اپنے ہاتھون سے اور مین خوفناک ہون اس امر سے کہ مار ڈالین گے اُسکو پس جا تو اُس عربی کی طرف
اور کہہ تو اُس سے کہ پھیر دیوین وہ ہمارے ساتھی کو ہماری جانب تاکہ جوانمردی اور نیکی کرین ہم اُنپر ساتھ اُنکی جانون کے پس
جب چھوڑ دین گے وہ ہمارے ساتھی کو میل کرینگے ہم اُنپر اور مار ڈالین گے اُن سب کو۔ رافع بن عمیرۃ الطائی نے
بیان کیا ہو کہ تھے ہم اُنکے بیچ مین مثل گروہ کے بیچ میدان مین اور ہم کو اُنکی کثرت سے کچھ فکر و اندیشہ نہ تھا کسواسطے کہ ہم کو
اللہ تعالے پر اعتماد تھا اور اُسی وقت آیا ہماری طرف جبلہ بن ایہم الغسانی اور وہ اپنی بلند آواز سے پکار کر پوچھتا تھا
کہ تم کون ہو آیا تم لوگ صحابہ مشہورین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو یا عرب تابعین سے ہو آگاہ کرو مجکو اپنے
حال سے قبل اسکے کہ آوے تمپر ہلاکی اور نہے ہماری طرف سے گفتگو کرنے والے خالد بن الولید اور کہا اُنھون نے
کہ اے جبلہ ہم صحابہ مشہورین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین ہم اہل قبلہ اور اہل اسلام ہین اور بندگی اور بخشش کے لوگ
ہین ہم کئی متفرق قبیلون سے ہین اور اللہ تعالی نے ہمارے دلون کو ایک کر دیا ہو اور ہم لوگ متفق ہین ایک کلمہ پر اور وہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہو پس جب سُنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا بہت خشمناک ہوا اور کہا اُسنے کہ اے جوان عرب کے
آیا تم سردار ہو عرب کے خالد بن الولید نے کہا کہ مین سردار انکا نہین ہون بلکہ مین انکا بھائی ہون اسلام مین پس کہا جبلہ نے کہ تم
کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنھون نے کہا کہ مین مشہور سردار بنی مخزوم سے ہون مین خالد بن الولید ہون
اور یہ جو میرے دائین طرف ہین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہین اور یہ جو میرے بائین طرف ہین وہ ایک مرد اہل ہین
بزرگ اور بلند قبیلہ طے سے ہین اور رافع بن عمیرۃ الطائی ہین اور لیا ہی مین نے اپنے ساتھ ہر قبیلہ سے بہادر مشہور اور
دلیر تعریف کیا گیا اُسکا پس حقیر نہ جان تو ہمکو بسبب ہماری قلت کے اور نہ خوش ہو تم اپنی کثرت پر اور نہین ہو تم ہمارے
نزدیک لڑائی مین مگر مثل چڑیون کے کہ تم اشکاری اُنکا اور وہ پوشیدہ ہین خانون مین پس ڈالدیا شکاری نے جال کو اُنپر
پس نہین نکل گئے اُنمین سے مگر بہتر اور برگزیدہ اُن مین کے پس زیادہ ہوا غصہ جبلہ کا خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا اُسنے کہ
قریب تر جانو گے تم اے بیٹے مخزوم کے کہ یہ کلام تمہارا تمپر فال بد ہوگا جسوقت گھیر لیوینگے تمکو بطل نیزون کے لو ہو جاؤگے تم اور تمھارے
ساتھی غذا جانوران وحشی کے اور نہین بلکہ پھاڑینگے وہ تمکو صبح سے شام تک پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ وہ بات ہی کہ نہ گران
گذریگی ہمپر اور یہ آسان ہی ہمارے نزدیک پس تو اپنا حال بیان کر کہ جس عرب نے کوشش کی ہو واسطے عبادت صلیب کے
اُنمین سے تو کون ہو اُسنے کہا کہ مین سردار غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون مین جبلہ بن ایہم ہون خالد بن الولید نے کہا کہ تو ہی ہو
جسنے والا اسلام سے اور اختیار کر لئے ضلالت گمراہی کو ہدایت پر اور راہ تیری اندھیری اور گمراہی کی ہو جبلہ نے کہا ایسا نہین ہو بلکہ مین
نے اختیار کیا ہو بزرگی کو دولت پر خالد بن الولید نے کہا کہ تو اپنے نفس کی ذلت پر طمع کرے حالانکہ ہو تو اپنے نفس کو خوار اور شکستہ کر لیا ہی

ف ذکر گفتگو ساتھ خالد بن الولید اور جبلہ بن ایہم الغسانی کے

اور نہین ہی بزرگی مگر اُس گھر مین جو ہمیشہ باقی ہو اور دور رہنے مین اس بد گھر سے پس کہا جبلہ نے کہا ہی بھائی بنی مخزومی زیادہ گوئی
مگر دو تم اسواسطے کہ میرا چھوڑ دینا اور باقی رکھنا تمکو اور تمھارے ساتھیون کو نہین ہی مگر بسبب اُس قیدی کے جو تمھارے قابو اور
ہاتھ مین ہی کہ مین خوف اسکا مرکار رکھتا ہون کہ بحالت میرے حملہ کرنے کے تم اُسکو مار ڈالوگے اور وہ آبرو والا ہی بادشاہ کے نزدیک
اور نسب مین اس سے ملتا ہی پس چھوڑ دو تم اُسکو اپنے ہاتھ سے تاکہ چھوڑ دون مین تمکو اور تمھارے ساتھیونکو قتل سے کہ تم لوگ تھوڑے
ہو اور ہم بہت ہین خالد بن الولید نے کہا کہ قیدی کو تو مین نہ چھوڑونگا تا اینکہ مار ڈالونگا اور نہین پروا ہی مجکو اُس چیز سے جو بعد اُسکے قتل
کے تم کروگے اور جو تو کہتا ہی کہ مین باوصف اپنی کثرت کے تمسے اور تمھارے ساتھیون سے لڑائی مین کمی کرتا ہون یہ کہنا تیرا کلام
انصاف کا نہین ہی لاللہ یہ بات تو ہمکو معلوم ہی کہ تم جماعت مین کثیر ہو اور ہم بارہ آدمی ہین اور گھیر لیا ہی ہمکو تمھارے گھوڑون کی باگون
نے اور تمھارے نیزون کی نوکون اور تمھاری تلوارون نے پس اگر چاہتے ہو تم عدالت کو لڑائی مین پس نکلو واسطے لڑائی کے
ہماری طرف ایک بعد ایک کے پس اگر مار ڈالا تمنے ہمکو تو قیدی تمھارا تمکو آسانی سے ملجاویگا اور اگر غلبہ دیا اللہ تعالی نے ہمکو تم پر سو یہ
کہ مدد اور غلبہ اللہ تعالی کی طرف سے ہی جسکو چاہے دیوے پس نہ گران گذریگا تمپر ہلاک ہونا اُسکا جسوقت کہ تم خود بیشتر اُسکے
ہلاک ہو جاؤ گے پس جھکا لیا جبلہ نے اپنے سر کو اور آیا وہ حاکم عمودیہ کے پاس اور بیان کیا اُس سے گفتگو سے خالد بن الولید کی
پس بہت ہی خشمناک ہوا وہ بطریق الکا اور لیا اپنی تلوار کو میان سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اُسکی طرف کہ نکالا ہی اُسنے تلوار کو
پس جانا اُنہون نے کہ وہ غصے مین ہی اور اِرادہ لڑائی کا رکھتا ہی پس جب قصد کیا حاکم عمودیہ نے لڑائی کیواسطے نکلنے کا روکا اُسکو
جبلہ نے اور کہا اُسنے خالد بن الولید سے کہ لڑائی بیشک عدالت کو چاہتی ہی جیسا کہ تمنے بیان کیا ہی اور یہ قوم بنی اصفر گیر مثل بھیڑ
و بکری کے ہین کہ نہین سمجھتے ہین بات کو اور مین نے اپنی اور تمھاری گفتگو سب اُن سے بیان کر دی پس راضی ہوے ہین وہ
میدان مین نکلکر لڑنے کو جس شخص کو تم مین سے منظور ہو وہ میدان مین نکلے پس ارادہ کیا خالد بن الولید نے نکلنے کا لیکن روکا
اور باز رکھا انکو عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور کہا اے ابا سلیمان قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ
نہ نکلے انکے مقابلے کو کوئی شخص سوا میرے اور مین خرچ کرونگا کوشش کو انہین پس شاید جاہلون مین اپنے باپ سے
پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے انکو انکے ارادے پر اور کہا ان سے شکر اللہ مقامك وعرفنا فعالك پس نکلے عبد الرحمن
رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور وہ سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو دیا تھا انکو قسمت واقعہ اجنادین
سے اور تھا وہ گھوڑا عرب منصرہ کا قوم لخم سے اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے اور پہنے تھے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ زرہ
اور اُنکے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس گردش دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے میدان مین دونون صفون کے بیچ مین تا اینکہ کم
ہوئی تیزی انکے گھوڑے کی پھر متوجہ ہوے انکی طرف اور طلب کیا میدان مین لڑنے والے کو اور کہا جاؤ تم اے بنی الاصفر مین بیٹا
صدیق کا ہون پھر اشعار رجز کے پڑہے رافع بن عمیرة الطائی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ نکلے پانچسوار بہادران روم سے ایک کے پیچھے
ایک پس نہین گردش دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ہر ایک پر تین سے زیادہ ایک گردش سے یہانتک کہ مار ڈالا اُسکو پس

قتل کیا اُنھوں نے پانچوں کو ایک کے بعد ایک پھر ارادہ حملے کا کیا اُنھوں نے قلب لشکر روم پر اور اُسیوقت نکلا اُنکے مقابلہ کو جبلہ
بن ایہم اور بہت خشمناک تھا وہ اور کہا اُسنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ بہ تحقیق تجاوز کیا تمنے حد سے ہمارے اوپر اپنے کاموں اور
لڑائی میں پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ یہ امر کیونکر ہی حالانکہ بغاوت اور بیوفائی ہماری عادات سے نہیں ہی جبلہ نے کہا تم نے
بھر دیا زمین کو ہمارے ہمراہیونکی لاشوں سے اور مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ مار ڈالون مین تمکو کیونکہ تم میرے مثل نہین ہو بلکہ مین اسواسطے
آیا ہون کہ باز رکھون مین تمھارے ساتھیونکو تمھاری اعانت سے اسواسطے کہ جب ہمارا کوئی ساتھی تمھارے مقابلے کو نکلا ایک شخص
تمھارے ساتھیون سے آیا اُسکی اعانت کرے وہ تمھاری اُسپر اور نہین ہی یہ بات عادت انصاف اور کامون اشراف سے **واقدی**
رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب سُنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ بن الایہم کا ہنسے وہ اور کہا کہ ای بیٹے ایہم کے آیا میرے ساتھ
تو مکر اور فریب کا ارادہ رکھتا ہی حالانکہ مین تربیت یافتہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کا ہون اور مین حاضر ہوا ہون معرکون
اور لڑائیون مین جبلہ نے کہا کہ مین مکار نہین ہون اور نہین کہا مین نے مگر امر حق پھر کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ
نکل تو اور نکلے تیرے ساتھ کوئی دوسرا تیری قوم سے اگر سچا ہی تو اپنے کلام مین اور حملہ کرو تم دونون مجھپر اسواسطے کہ مین مثل
اور کفو کے جوانمردون ہون پس جب دیکھا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ کسی طرح نہین آتے ہین وہ اُسکے فریب اور
حیلے مین متعجب ہوا اُنکے کلام اور درخواست اور جرات اور تیزی نیزہ اور انکی ہمسری سے اور پکار کر کہا جبلہ نے اُنسے کہ آیا ہو سکتا ہی تمسے
کہ آؤ تم ہم مین اور غوطہ دون مین تمکو معمودیہ کے پانی مین پس نکلو تم اُس دین سے پاک گناہون سے اسطرح سے کہ گویا نکلے تم
ماں کے پیٹ سے اور ہو جاؤ گے تم گروہ صلیب اور اہل دین مسیح سے اور کھاؤ تم قربان کو اور لو تم انعام بادشاہ رحیم سے
اور بیاہ دون مین تمھارے ساتھ اپنی بیٹی کو اور ہو جاؤ تم مثل میرے بیٹے کے اور زیادہ کرونگا مین تمپر اپنی نعمتون اور بخشش کو اور
مین وہ ہون کہ تمھارے نبی کے شاعر نے میری تعریف کی ہی پس جلدی کرو تم اس امر کے کرنے مین جو مین نے تمسے بیان کیا ہی
تاکہ نجات پاؤ تم ہلاکی سے اور داخل ہو جاؤ تم نعمت باقی اور زندگانی بہتر مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ سختی ہی تجھپر ای جبلہ آیا بلاتا ہی تو مجکو ہدایت سے ضلالت اور گمراہی کیطرف اور
ایمان سے جہل کیجانب اور مین اُن لوگون سے ہون جو ایمان لایا ہی ساتھ اللہ تعالٰی کے اور جگہ پکڑی ہی اسلام نے اُسکے دل مین اور
جانا اور پہچانا اُسنے راہ راست کو گمراہی سے اور تصدیق کی ہی اللہ کے نبی کی اور دشمن ہی کفار کا پس اے تو تلوار اور آمادہ ہو لڑائی کو اگر
ارادہ رکھتا ہی تا اینکہ لگاؤن مین تجھپر ایسی ضرب کہ جلدی کرو نہین اُس ضرب سے تیری موت مین اور خاک مین ملا دون تیری ناک کو
اور راحت حاصل کرین اہل عرب اس امر سے کہ نسبت دیا جاوے تجھسا شخص اُنکی طرف اسواسطے کہ تو بندگان صلیب سے ہی پس خشمناک
ہوا جبلہ اُنکے کلام سے اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو اور ارادہ کیا نیزہ مارنیکا اُنپر اور رکھتے تھے دونون آپسمین داؤن پیچ لڑائی کے یہانتک
کہ گرانی گذرا بسبب ماندگی کے اُٹھایا اپنے نیزہ سے کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو پس ڈالدیا اُسکو زمین پر اپنے ہاتھ سے اور نکال لیا تلوار کو میان
سے اور نزدیک ہوئے جبلہ سے اور لڑنے لگے وہ دونون پس بڑا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جبلہ کو اور مارا ایک وار تلوار کا اُسپر پس کاٹ ڈالا اُسکی

ف ١
ذکر ترغیب دینے جبلہ کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو واسطے پھرجانے کے اسلام سے سلہ
عبادت سے کہ لائق ہو کوئی نہین ہی مگر اللہ شہادت کہ اکیلا ہی اور اُسکا کوئی
شریک نہین ہی اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اور رسول اُسکے ہین اور
ف ١٢ بیچ لڑائی جبلہ کے ساتھ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ١٢

نیزے کو اور پھینک دیا جبلہ نے باقیماندہ نیزے کو اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو میان سے اور تھی وہ تلوار قوم کندہ کی جو منجملہ باقیماندگان قوم
عاد کے تھا چمکتی تھی مثل بجلی کے اور جس چیز پر پڑتی تھی اُسکو کاٹ ڈالتی تھی پس حملہ کیا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر رافع بن عمیرۃ
الطائی نے بیان کیا ہی کہ تعجب مین تھے ہم عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے استقلال اور صبر سے جبلہ کی لڑائی مین اسواسطے کہ نکلتے تھے
وہ جبلہ کے مقابلے مین بعد ازینکہ تھک گئے تھے پیشتر اُسکے پانچسوارونکی لڑائی مین اور سخت اور دشوار ہو گیا معاملہ اُن دونون کی لڑائی
کا اور دونون نے ایک ہی ساتھ وار تلوار کا کیا لیکن سبقت لیگئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جبلہ پر تلوار مارنے مین اور لیا جبلہ نے اُس وار کو
اپنی ڈھال پر اور کاٹ ڈالا تلوار نے ڈھال کو اور پہونچی خود تک پس وہ بہری ہو گئی تلوار عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ تلوار بار ہا
رکھی ہوئی تھی پس زخمی کیا جبلہ کو اور جاری ہوا خون اُسکا اور مارا جبلہ نے ایک وار تلوار کا عبدالرحمن پر پس کاٹ ڈالا انکی زرہ کو اور زخمی کیا انکے
مونڈھے کو پس جب جانا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کیفیت ضرب تلوار کو ثابت رکھا اپنے تئین اور چھپایا زخم کے پہونچنے کو اور فی الفور
پھیرا اپنے گھوڑے کو ہانک کر آئے خالد بن الولید اور مسلمانون مین پس جب دیکھا مسلمانون نے اُس چیز کو جو لاحق ہوئی انکو اُتارا انکو گھوڑے سے
اور مضبوط باندھا مسلمانون نے انکے زخم کو اور کہا خالد بن الولید نے کہ اے بیٹے صدیق کے مین جانتا ہون کہ جبلہ نے تمکو رنج آگین کیا ہی
ساتھ ضرب تلوار اپنیکے اور قسم ہی حق کی تمہارے باپ اور اُنکے صدق کی کہ ہر آئینہ مصیبت اور درد مین ڈالونگا مین اُسکو عوض مین اُسکے جیسا کہ رنجیدہ
کیا ہی اُسنے ہمکو بسبب تمہارے رنج پہونچانیکے پھر آواز دی خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام کو اور کہا کہ لا تو گبر کو میرے پاس پس لایا ہمام حاکم
قنسرین کو انکے پاس پس کاٹ کر زمین پر پھینک دیا خالد بن الولید نے اُسکے سر کو اور دیکھا رومیون نے اپنے ساتھی کی طرف کہ مار ڈالا اسکو
خالد بن الولید نے پس مصیبت اور رنج مین ڈالا انکو اسکے مرنے اور غضبناک ہوا جبلہ اور کہا مسلمانون سے کہ بدعہدی اور بیوفائی کی
تمنے اور ہوے تم مستوجب قتل کے بسبب مار ڈالنے ہمارے ساتھی کے پس پکارا اُسنے عرب متنصرہ اور قوم روم اور یمن کو اور برانگیختہ
کیا لڑائی پر اور کہا اُنسے کہ نہ باقی چھوڑو تم اُنمین سے کسی کو پس یکجا ہوے رومی اور آگے کیا انھون نے صلیب کو اور دیکھا خالد بن الولید
نے انکو ارادہ حملے کا رکھتے ہین پس آواز دی اور کہا انھون نے کہ اے ہمام ٹھہر تو سامنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے اور باز رکھ تو اُسکو
جو ارادہ انکا کرے پھر کہا اپنے ساتھیون سے کہ نہ جدا ہو کر نکلے کوئی تم مین سے اور رہو جاؤ تم گرد میرے پس نہین جلدی کرتا ہون مین
اور مدد ہوتی ہی اللہ تعالی کیطرف سے پس ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے
جسطرح سے کہ حکم کیا تھا انھون نے اور وہ سب ناامید ہو گئے تھے اپنی جان سے اور حملہ کیا رومیون نے مسلمانون پر اور بہت سخت لڑائی
درمیان ہمارے ہوئی ربیعہ بن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی جب حملہ کیا رومیون نے ہمپر سامنا کیا انکا خالد بن الولید نے بذات خود
اور دور کر دیا انکو ہم سے بزور تلوار کے اور اسیطرح ہمارے اور اُنکے شدت کی لڑائی ہوتی تھی کہ نہین پاتے تھے ہم کوئی راہ خلاص کی
اور معلوم ہوئی پیاس اور زیادہ ہوئی ہمپر شدت گرمی اور پسینے کی رافع بن عمیرہ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا مین نے یہ حال کہا مین نے
خالد بن الولید سے کہ اے ابا سلیمان آگئی ہمپر قضا پس کہا انھون نے کہ قسم ہی خدا کی سچ کہا ہی تمنے اے بیٹے عمیرہ کے اسواسطے کہ مین بھول گیا
ٹوپی کلاہ مبارک کو اور نہین ساتھ لایا اُسکو اور وہ تھی بڑی برکت اُسمین حالت شدت اور سختی مین اور نہین بھولا مین اُسکو مگر بسبب

فضلائے اُمت کے راوی نے بیان کیا ہو کہ دشوار اور بُرا دکھائی دیا مسلمانونکو معاملہ اور سختی اور دشواری کی اُنپر صبر نے اور
لاحق ہوئی اُنکو زاری اور آئی کافرون پر ہلاکی اور روشن کیا اُنمین لڑائی نے آگ کو اور تلوارین چمکتی تھین اور سر لوگون کے کٹ کٹ کر
گرتے تھے اور زمین بھر گئی تھی مُردون سے اور تھے مسلمان رومیونکے بیچ مین شل قیدیون کے اور قوم سخت لڑائی مین تھی اور تلوارین
کام کر رہی تھین لوگون مین کہ دفعۃً پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے خذل اللہ الآمن ونصر الخائف یا حملة القرآن
جاء کما الفرج من الرحمٰن ونصر کم علی عبدة الصلبان اور آگئے تھے کلیجے مُنہون مین اور کام کیا تھا شمشیر ہاے بران نے
اور ہر شخص اپنے نزدیکی کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا اور گھرے ہوے تھے مسلمان اور لاحق ہوئی تھی تشنگی اور ہر شخص نے
اپنی نزدیکی کو رنج مین ڈالا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے ابی مسلم خضری سے روایت کی ہو کہا ابی مسلم نے
کہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر لڑائی اجنادین وغیرہ مین اور موجود تھا مین اُنکے ساتھ قنسرین اور
حلب مین اور نہین دیکھی مین نے اپنے معاملات جہاد مین مگر بہتری اور مدد اور غلبہ پس اُسی حال مین کہ ہم بمقام شیزر تھے اور
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے خیمے مین تھے کہ دفعۃً نکلے وہ اپنے خیمے سے مسلمانونکو آواز دیتے ہوے اور وہ
پکارتے تھے النفیر النفیر فقد احیط بفرسان الموحدین پس دوڑے ہم سب انکی طرف ہر جگہ اور مکان سے اور کہا ہمنے کہ کیا حال
ہو تمھارا اے سردار اُنھون نے کہا کہ مین اسوقت سوتا تھا کہ جگا دیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جھڑکا اور درشتی
سے فرمایا مجھکو یا ابن الجراح اتنام عن نصرة القوم الکرام فقم والحق بخالد فقد احاط بہ اللئام فانک تلحق بہ انشاء
اللہ تعالی بمشیتہ رب العالمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب سُنا مسلمانون نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح رض
کا دوڑے وہ بجانب ہتھیارون کے اور سوار ہوے گھوڑون پر کسے ہوے پر اور جلدی کی اُنھون نے چلنے مین باراده
امداد خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کے پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آگے اس گروہ کے تھے
کہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کہ جلد جاتا تھا آگے قوم کے پس حکم کیا مسلمانون کو کہ جا ملین اُس سوار سے پس نہ مل سکے
وہ لوگ بسبب تیز رفتاری گھوڑے اُس سوار کے ابو عبیدہ بن الجراح نے بیان کیا ہو کہ گمان کیا مین نے کہ وہ سوار
کوئی فرشتہ ہو جسکو اللہ تعالی نے ہمارے لشکر کے آگے بھیجا ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ جب تھک گئے گھوڑے
اُسکے پانے سے پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سوار سے کہ ٹھہر جا تو اپنے طریقے اور روش نرم پر
اے سوار کوشش کرنے والے اور دلیر سختی کرنے والے نرمی کر تو اپنی ذات کے ساتھ رحمت کرے اللہ تجھپر پس ٹھہر گیا وہ سوار
جسوقت سُنا اُسنے آواز کو پس جب قریب ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُس سے تو دیکھا کہ وہ ام تمیم زوجہ خالد
بن الولید رضی اللہ عنہما ہین پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے پہچانا اُنکو کہا کہ اے ام تمیم کیا چیز باعث تمھارے چلنے کی ہوئی
پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار جب سُنا مین نے اس بات کو کہ خالد بن الولید کو دشمنون نے گھیر لیا ہو پس کہا مین نے اپنے دلمین
کہ خالد بن الولید کبھی پست اور مغلوب نہوینگے حالانکہ گیسوے مبارک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُنکے پاس مین اور جس وقت ہوا مجھے خیال

انکا پس دیکھا مین نے بجانب کلاہ کے جسمین موے مبارک تھے کہ بھول گئے خالد بن الولید اُسکو پس لیا مین نے اُسکو اور بعجلت چلی ہون انکی طرف
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہی یہ کام تمہارا ام تمیم جزاکم اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد پر ام تمیم نے بیان کیا ہی کہ تھی
مین ساتھ ایک جماعت عورات قوم مذحج وغیرہ کے اور گھوڑے ہمارے سواری کے تیز روی مین مثل چڑیون کے اُڑتے تھے یہانتک کہ
پہونچے ہم قریب ایک غبار اور لڑائی کے اور نوکین نیزون کی چمکتی تھین بیچ گرد کے مثل ستارون کے اور مسلمانونکی کوئی حس اور آواز سُنی نہین
جاتی تھی پس بُرا جانا ہمنے اس امر کو اور کہا مین نے کہ قوم مسلمانون پر غالب ہوگئے ہین دشمن اُنکے پس تکبیر کہی ابو عبیدہ بن الجراح اور
اُنکے ساتھیون نے حملہ کیا دشمنون پر رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ اُس حال مین کہ ہم اپنی جانون سے مایوس ہوگئے
تھے سُنی ہمنے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس کہا ہمنے کہ لایا ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کشود کار کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس نہین کچھ عرصہ گذرا تھا
تا اینکہ گھیر لیا مسلمانون نے لشکر مشرکین کو اور رکھا اور مارا انہین تلوار کو ہر جگہ سے اور اونچی ہوئین تلوارین اور بلند ہوا شور مصعب
بن محارث نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے بندگان صلیب کو اور گویا وہ بھاگنے والے ہین اور دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ
ثابت اور قائم تھے اور دیکھتے اور دریافت کرتے تھے آواز دشمنونکو مگر کسی اور کہانسے ہین پس اُسیوقت ایک سوار نکلا گرد سے اور جھپٹا اُن
دشمنونکو یہانتک کہ دور کر دیا اُسنے اُنکو جو ہمارے گرد تھے پس جلدی گئے خالد بن الولید اُسکی طرف اور پوچھا کہ تو کون ہی اُنھون نے
کہا کہ مین تمہاری زوجہ ام تمیم ہون اے ابا سلیمان لائی ہون تمہاری اُس کلاہ مبارک کو جس سے کہ مدد چاہتے ہو اور توسل ڈھونڈتے
ہو تم اُس سے بجانب اللہ پاک کے پس قبول کرتا ہی اللہ تعالیٰ دعا کو تمہارے لیے تو تم اُسکو اپنے پاس لیں پس قسم ہی خدا کی کہ نہین بھول گئے تھے
تم اُسکو مگر اسیدن کے واسطے پھر کلاہ دی اُنکو پس جسکا گیسوے مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد حسنہ جمالہ سے ایک روشن بجلی کے
پس قسم ہی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین رکھا تھا خالد بن الولید نے کلاہ کو اپنے سر پر اور حملہ کیا تھا قوم پر مگر یہ کہ پھیر اور ہٹا دیا
اُنکے آگے والونکو پیچھے والونمین اور حملہ کیا اُنکے ساتھ مسلمانون نے پس نہین ہوئی تھی بہت دیر یہانتک کہ پیٹھ پھیری کافرون نے اور اُتر گئے
ہاتھ مین اصحاب محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے اور نہین تھے قوم رومیون مین مگر کشتہ اور زخمی اور قیدی اور پہلے سب کے بھاگنے والون
مین جبلہ تھا اور منتصرہ اُسکے پیچھے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ پھرے مسلمان اُنکے تعاقب سے اور اکٹھا ہوئے گرد نشان ابو عبیدہ رض
بن الجراح کے اور آئے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے اور سلام کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانونپر اور ادا کیے شکر اللہ تعالیٰ کا
کیا سلامتی مسلمانونپر کافرون سے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گویا وہ مثل ٹکڑے ارغوان کے ہین کہ سرخ
ہوتا ہی پس مصافحہ کیا اُنسے اور کہا کہ واسطے اللہ کے نیکو کاری تمہاری پس تحقیق تسکین دی تمنے سو شرح انکا اور راضی کیا تمنے خداے بزرگ کو
پھر مسلمانون سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ فوراً چلین بجانب قنسرین اور اُسکے حاضر کے پس مسلمانون نے کہا کہ بہتر راے تمہاری ہی اے
امین الامۃ پس چن لیا اور رہنما کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دلیر مسلمانونکو اور مقرر کیا مقدمہ لشکر مین ساتھ عیاض
بن غانم الاشعری کے اور کہا اُنسے کہ جاؤ تم قنسرین اور حاضر طی اور تاخت و تاراج کرو تم اور قید کرو انکی اولاد کو اور مار ڈالو اُنکے
حامیون کو پس جب دیکھا اہل قنسرین نے اُس چیز کو جو اُتری ہی اُنپر بند کر لیا اُنھون نے دروازون کو اور قبول کیا اُنھون نے

صلح اور جزیہ دینے کو پس منظور کیا اس امر کو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اور لکھدی اُنکو دستاویز صلح کی اور فرض اور مقرر کئے ہر بالغ
جوان پر چار دینار یا اڑتالیس درہم بدلے دینار کے اور اسی طریقے پر حکم کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ روایت کی تھی عبد الملک بن محمد بن ابی عبد اللہ نے سلمان بن علی سے کہا سلمان نے کہ تھا مین قیدیان حاضر قنسرین
مین سے جب بھیجا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے پانچوان حصہ مال غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اُسکے ساتھ مجکو بھیجا پس جب
سامنے لائے گئے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سُنا مینے انکو کہ اپنے ہمنشینون سے کہتے تھے کہ میری راے مین یہ آتا ہی کہ مقرر کردون
مین اس قیدی کو مکتب مین پس تعلیم پاوین اور سیکھین بعض لوگ ہمارے پھر سپرد کیا قیدی کو زید بن ثابت کے اور کہا اُن سے کہ جاؤ اور
داخل کردو تم قیدی کو حارث انصاری کے بیٹے کے گھر مین اور یہی دستور تھا عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمانہ خلافت
حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما مین پس جب فتح کیا اللہ تعالی نے قنسرین اور حاضر کو ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانونکے
ہاتھ پر پھر اس حیثیت سے کہ شہر کو از روے صلح اور دیہات گرد و نواح اور زمین مزروعہ کو ساتھ قہر اور غلبے کے اور مال غنیمت حاصل کیا
مسلمانون نے اور بھیجا گیا پانچوان حصہ غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ مشورہ
دو مجکو اپنی راے سے رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا المستشار موتمن اور اللہ تعالی نے
ارشاد فرمایا ہی وشاورھم فی الامر آیا چلین ہم بجانب حلب اور اُسکے حصار کے یا بطرف انطاکیہ دار اُسکے ملوک کے یا پیچھے کو پھرین ہم پس
کہا مسلمانون نے کہ ای سردار کیونکر ہو سکتا ہی کہ چلین ہم بجانب حلب و انطاکیہ کے اور مشغول ہووین ہم ہرقل کی لڑائی مین اور حال یہ ہی کہ زمانہ
صلح کا ہمارے اور اہل شیزر اور حماۃ اور رستن اور حمص اور جوسیہ کے بیچ مین گذر گیا ہی اور بیشک اُن لوگون نے مہیا کیا ہی سامان اور اسباب
قلعہ داری کا اور مضبوط کیا ہی اپنے شہرونکو ساتھ قلات اور لشکرونکے پس ہم ڈرتے ہین اس امر سے کہ پراگندہ اور متفرق کرینگے وہ لوگ اُن شہرونکو
جو ہمارے قبضے مین ہین اور تاخت و تاراج کرینگے اُنکو خصوصا اہل بعلبک اسواسطے کہ وہ لوگ صاحب شدت اور سختی اور صاحب فوج ہین اور
ہماری راے یہ ہی کہ پھر چلین ہم اور لڑین اُنسے شاید اللہ تعالی فتح کرے اُسکو ہمارے ہاتھ پر پس بہتر جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
انکی راے کو اور پھرے وہ اپنی راہ پر پس پایا شہرونکو جیسا کہ مسلمانون نے کہا تھا کہ مضبوط کیے گئے ہین سامان جنگ اور گیہون اور جو کے ساتھ اور
نہ تھا ارادہ ابو عبیدہ بن الجراح کا مگر واسطے حمص کے پس پایا اُسکو اس حیثیت سے کہ مضبوط کیا گیا تھا اور بھیجا تھا بادشاہ نے اُسکی طرف ایک بطریق
سخت لڑنے والیکو اپنے مگروالونسے جسکا نام مرسیں تھا ساتھ لشکر کثیر کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اس حال کو چھوڑا خالد بن الولید کو
واسطے محاصرہ کرنے حمص کے اور خود متوجہ ہوے بجانب بعلبک کے پس جب پہونچے قریب اُسکے دیکھا ایک بڑی جماعت کہ جنکے پاس طرح طرح کے سامان
تجارت کے کنارون دریا سے تھے پس جب دیکھا انکو دور سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ لشکر کیسا ہی لوگون نے کہا ہم نہین جانتے ہین پس گیا ایک گروہ
اُس قافلے کیطرف اور دریافت کی خبر اُنکی اور بعض اُنمین کے یہ خبر لیکر آئے کہ یہ قافلہ رومیونکا ہی مال متاع لیے ہوے **شداد** بن عدی التنوخی نے
بیان کیا ہی کہ بڑا بوجھ قافلے کا شکر تھی جو اہل بعلبک کیواسطے لائے تھے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال کہا مسلمانونسے کہ بعلبک
ہمارے واسطے دار الحرب ہی اور ہمارے اُنکے بیچ مین کوئی قول و قرار نہین ہی پس یہ مال غنیمت ہی جسکو اللہ تعالی نے تمہارے واسطے بھیجا ہی شداد نے بیان کیا ہی

کو گھیر لیا ہمنے قافلے کو اور اسمین چار سو بوجھ شکر اور قند اور انجیر وغیرہ کے تھے اور اہل قافلہ کو قید کر لیا ہمنے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ باز رہو اُنکے مار ڈالنے سے اور طلب کر و اُنسے فدیہ کو پس عوض لیا ہمنے اُنسے سونا اور چاندی اور کپڑے اور جانور وغیرہ اور بنایا ہمنے شکر سے عصیدہ[ل] اور فالوذج ساتھ گھی اور روغن زیت کے پس جب صبح ہوئی حکم کیا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چلنے کا بجانب بعلبک کے اور اُترنے کا اسپر اور کچھ لوگ بھاگ گئے تھے قافلے کے پس بیان کیا اُنھون نے اہل بعلبک سے اپنے حال کو اور تھا بعلبک مین ایک بڑا بطریق جسکا نام ہربیس تھا اور وہ مضبوط لڑائی کا اور بہادر دل کا مہیب صورت تھا پس جب پہونچی اُسکو خبر بلا کیا اُسنے شہر کے لوگون کو اپنے پاس اور حکم کیا انکو ہتھیار اور ساز جنگ پہننے کا اور چلا ہربیس آگے لشکر کے بارادہ چھڑانے قافلے کے اور وہ نہین جانتا تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح مع لشکر مسلمانون کے اسکی طرف آتے ہین پس جب دوپہر ہوئی دیکھا ایک جماعت نے دوسری کو اور ہربیس ملعون کے ساتھ سات ہزار سوار تھے سوائے ان لوگون کے جو دیہات اور بازارون سے اُسکا ساتھ دیا تھا پس جب دیکھا انکو مقدم فوج طلیعہ ابو عبیدہ بن الجراح نے پکارا اُنھون نے کہ چلو دشمن پر اور اسیوقت دوڑے دلیر لوگ اور جلدی کی شہسوار دنج اور آگے ہوئے شجاع اور راستہ کر لیا اُنھون نے نیزونکو اور نکال لیا تلوارونکو اور مرتب کین ہربیس نے صفین اپنے ساتھیونکی مثل صف بندی لڑائی کے پس کہا بعض بطارقہ نے اُس سے کہ اہل عرب کے ساتھ تیرا کیا ارادہ ہے اُسنے کہا کہ مین لڑونگا تاکہ نہ اُمید کرین وہ لوگ ہم مین اور واتر ہین وہ ہمارے شہرون پر پس کہا بطریق نے اس سے کہ واپس چل تو اور نہ لڑ اُنسے اسواسطے کہ نہ اہل دمشق نے اُنپر قدرت پائی نہ لشکر اجنادین نہ فوج فلسطین نے کیا نہین معلوم ہے اہل بعلبک کو وہ امر جو واقع ہوا ہے کل ساتھ حاکم قنسرین اور حاضر عرب قنصر اور حاکم عموریہ کے کہ پھیر دیا اُس گروہ نے انکو بھگا کر اُنکی پشتونکی طرف اور بہتر تو یہ ہے کہ نہ غرور کر اور نہ فریب مین آجا تو اپنے ساتھیونپر اور چل پھر بحالت سلامتی کے پس کہا ہربیس نے کہ یہ تو مین نکرونگا اور نہ بھاگونگا مین ان عربیونکے آگے سے اور مجکو یہ خبر پہونچی ہے کہ بڑا لشکر مسلمانون کا سردار سابق یعنی خالد بن الولید کے ساتھ حمص مین ہے اور یہ لشکر مال غنیمت ہے جسکو مسیح نے ہماری طرف بھیجا ہے پس بطریق نے کہا کہ مین تیری رائے کی تبعیت نکرونگا اور نہ غرور و فریب مین آؤنگا اپنے ساتھیون پر پھر واپس گیا وہ بعلبک کو اور تبعیت کی اُسکی بہت لوگون نے قوم سے اور آمادہ ہوا ہربیس اور بڑھا وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکو آمادہ اور مائل لڑائی پر آمادہ کیا اپنے ساتھیونکو لڑائی پر اور مرتب کیا انکو گروہ کر کے اور کہا اُنسے کہ اے لوگو جان لو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ اللہ تعالی نے تائید کی تمھارے ساتھ مدد دیہی اپنی کے یہانتک کہ شکست دی تمنے بہت لشکرونکو اس قوم سے اور یہ شہر جسکا تم ارادہ رکھتے ہو بیچ مین اُن شہرون کے جنکو تمنے فتح کیا ہے واقع ہوا ہے اور اس شہر کے لوگ بہت کھانا اور سامان رکھتے ہین اور علیہا کرو تم غرور سے اور دیکھو تم اس امر کو کہ کس دین سے لڑتے ہو اور کس چیز پر مدد دیے جاتے ہو پس لو تم لڑائی کو اور جان لو تم کہ اللہ تمھارے ساتھ ہے اور مدد دیگا تمکو پس حملہ کیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح اور مسلمانون نے عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے بعثت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ تھا ہمارے اور اُنکے بیچ مین مگر ایک گرداب یہانتک کہ پیٹھ پھیری اُنھون نے بطلب شہر کے اور ہربیس کے ساتھ زخم لگے تھے پس ملا اُسکو بطریق اور کہا اُس سے کیا ہوئے غنائم عرب کے جو لوٹنا تمنے پس کہا اُس سے ہربیس نے تیرا برا کرے مسیح

[ل] عصیدہ ایک قسم کا کھانا ہے ۱۲

ف ... اراستہ کرنی ... صف ... اور ... کین کا ارادہ ... بعلبک مین ... ۱۲

مشغول کرتا ہی تو مجھ سے حالانکہ مار ڈالا عرب نے میرے لوگونکو اور زخمی کیا مجکو ان زخمون سے پس کہا بطریق نے اُس سے کہ مین نے نہین کہا تھا تجھسے کہ تو ہلاک کریگا اپنی قوم اور لوگونکو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلے اور پہونچ کر اُترے بعلبک پر پس دیکھا شہر کو ڈرانیوالا اور شہر پناہ کو مضبوط اور بند کر لیا تھا اُنلوگون نے دروازہ ہاے شہر کو اور جمع کر لیا تھا اپنے جانورونکو شہر کے اندر اور چڑھ گئے تھے دیوار شہر پر مثل ٹیڑیون پھیلی ہوئی کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی شہر اور بلندی دیوار شہر پناہ اور شدت سردی اُس مقام کے اور ہمیشہ اُس شہر مین گرمی اور جاڑے مین سردی رہتی تھی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خواص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانان اہل راے اور مشورے سے کہ اے لوگو صلاح دو مجکو اپنی راے سے رحمت کرے اللہ تمپر پس متفق ہوئی راے سب لوگونکی ایک ہی مشورے پر کہ اُترے رہو اُنپر اور تنگی مین ڈالو اُنکو پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ نیکی کرے اللہ تعالی تمہارے ساتھ اے سردار مین جانتا ہون کہ قوم اس شہر مین ٹکراتے ہین بعض اُنمین کے بعض سے بسبب کثرت کے اور مین نہین جانتا ہون کہ شہر وسعت کرے اُنکو اور اگر لڑینگے اور غلبہ کرینگے ہم اُنپر تو اُمید رکھینگے ہم اللہ تعالی سے کہ فتح کریگا اُسکو مسلمانونکے ہاتھ پر اور ہمیشہ اللہ تعالی وارث اپنی زمین کا کرتا ہی اپنے نیک بندونکو پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ولقد کتبنا فی الزبور آخر تک پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے بیٹے جبل کے کہا نسے جانا تمنے اپنی قوم آپس کی تنگی مین ہین اُنھون نے کہا کہ اے سردار تھا مین اول اُن لوگونکا جسنے گھوڑا دوڑایا جماعت مسلمانونسے پس قریب پہونچا اس حصار سپید کے اور اُمید کی مین نے اس امر کی کہ ملجاؤ نہین اُنکے آگے گرد و مین پس جا پہنچا مین میان قوم اور اُنکے شہر کے پس نہ آیا میرے ساتھ کوئی ایک بھی مسلمانون سے اور دیکھا مین نے قوم کو کہ شہر مین داخل ہوتے ہین وہ سب دروازون سے جسطرح سیلاب مین پانی کی بہیا آتی ہو پس شہر ڈھک گیا وہانکے لوگون اور زمین والون اور گانؤن والونسے اور سواے اُسکے جانور قوم کے بھی اُنکے ساتھ ہین اور وہ مثل شہد کی مکھی کے ہین کثرت مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہا تمنے اے معاذ اور نصیحت کی تمنے اور نہین جانا مین نے تمکو مگر مبارک بیچ مشورے کے اور اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اُسی سے درخواست کرتے ہین ہم توفیق کی اور شب گذرانی مسلمانون نے درآنحالیکہ نگہبانی کرتے تھے بعض اُنکے بعضونکی صبح تک پس جب صبح کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اُنھون نے بنام اہل بعلبک کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من امیر جیوش المسلمین بالشام العامل علیہم وخلیفۃ امیر المومنین فیہم ابو عبیدہ عامر بن الجراح الی اہل عنہ المدینۃ من الخالفین المعاندین اما بعد فللہ المنۃ والطول وقد اظہر اللہ دین عزاولیائہ المومنین علی جنود الکافرین فتح علیہم البلاد واباد اہل العناد وان کتابنا انما ہو معذرۃ بیننا وبینکم تقلدتہ الی کبیرکم وصغیرکم لانا قوم لا نری فی دیننا البغی والغدر وما کنا بالذی نقاتلکم وتعدا الیکم ونعلم ما عندکم فان دخلتم فیما دخل فیہا اہل المدن من قبلکم من الصلح والامان صالحناکم وان ادرتم الذمام اذ ممناکم فان ابیتم الا الحرب والقتال پھر خط کے آخر مین اس آیت کو لکھا انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی پھر لپیٹا خط کو اور دیا ایک دہقانی معاہدین سے اور حکم کیا اُسکو کہ خط لیکر جاوے اہل شہر کے پاس اور نہ جدا ہو اور نہ پھرے مگر ساتھ جواب کے اور ضمانت اور اقرار کیا اسکو بیس درم دینے کا مال مسلمانون سے اور کہا کہ نہین کام لیتا ہون مین کسی سے مگر ساتھ پورا کرنے بخشش کے پس لیا معاہدی نے خط کو اور آیا اُسکو لیکر دیوار شہر پناہ تک اور گفتگو کی اُنسے اُنکی زبان مین

کو جس کے معنے یہ ہین بیشک وحی کی گئی ہمکو پس امر کی کہ عذاب اُس شخص پر ہی جس نے تکذیب کی اور پیٹھ پھیری ۱۲

اور کہا کہ مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس پس لٹکایا اُنھون نے اُسکے واسطے رسی کو اور باندھا رسی کو اُسکی کمر مین اور لے لیا اُس کو قوم نے اپنے پاس اور لیگئے نزدیک ہربیس کے پس سلام کیا اُسنے ہربیس کو اور دیا خط اُسکو پس یکجا ہوے بطارقہ اور ملوک اور لڑنے والے لوگ اور پڑھکر سُنایا اُنکو ہربیس نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ کہا سفیان خزجہ نے کہ سوال کیا مین نے اپنے باپ خزجہ بن عوف المازنی سے جو برابر فتوح ملک شام مین موجود رہا اس امر کا کہ کیونکر پڑھا ہربیس نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا حالانکہ وہ خط زبان عربی مین تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے میرے موجود تھا مین اُس دن کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل بعلبک کے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک شخص نصرانی کو شام سے اور اُسکو کاتب اپنا مقرر کیا تھا کہ لکھواتے تھے اُس سے جسوقت چاہتے تھے بنام اہل روم کے اور نام اُسکا ہرمس بن کورک یا جرجس تھا اور اللہ خوب جاننے والا ہی پس جب پڑھا ہربیس نے اُس خط کو اپنی قوم پر کہا اُسنے کہ مشورہ دو تم مجکو اپنی رائے سے پس کہا بطریق صاحب مشورہ نے کہ میری رائے یہ ہی کہ نہ لڑین ہم اہل عرب سے کسواسطے کہ ہم طاقت اُنکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین اور جب مصالحہ کرلیوینگے تو ہوجاوینگے ہم بیچ فراخی اور فارغ البالی کے جیساکہ ہوے اہل ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصرہ اور دمشق سوا اُنکے اور جس نے مصالحہ کیا ہی اس قوم سے اگر ہم لڑینگے اُنسے اور لیوینگے وہ ہمکو بیچ لڑائی کے تو مار ڈالینگے وہ ہمارے بہتر لوگونکو اور غلام بنا لینگے ہمارے لڑکونکو اور عورتونکو اور صلح کرنا موافق تر ہی پس کہا ہربیس نے کہ نہ رحم کرے مسیح تیرے جد پر پس نہین دیکھا مین نے روم مین بہت ڈرنے والا تجھسے اور کیونکر حکم کرتا ہی تو ہمکو اس امر کا کہ سپرد کرین ہم اپنا شہر مردم بازاری عرب کو خصوصًا اس حالت مین کہ پہچان لیا ہی مین نے اُنکی لڑائی کو اور آزمایش کی ہی مین نے اُنکے حملونکی اور مین نے حملہ کیا تھا اُنکے لشکر کے حمایت کرنے والونپر میمنہ مین اور اگر حملہ کرتا مین میسرہ مین تو بھگا دیتا اُنکو پس کہا بطریق نے آج فوج میمنہ اور قلب ڈرتی تھی تجھسے اور جدا ہو گئے اہل بعلبک دو گروہ پر ایک قوم طلب کرتی تھی صلح کو اور ایک قوم چاہتی تھی لڑائی کو اور پھاڑ کر ڈالدیا ہربیس نے خط کو معاہدی کے پاس اور حکم دیا اپنے غلامونکو کہ اُسکو باہر شہر کے کر دیوین اور آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا اُنسے سب حال قوم کا اور کہا کہ اکثر قوم نے چھوڑ دیا ہی تمسے لڑائی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ شدت اور سختی کرو تم اُنپر اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر تمھارے عمل اور شہرون کے بیچ مین ہی پس اگر باقی رہیگا یہ شہر تو ہوگا گران لوگونپر جنھون نے تمسے مصالحہ اور معاہدہ کیا ہی یا نہ طاقت رکھینگے وہ سفر کرنے اور کسی امر کی پس جھپٹا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہتھیارونکو اور آگے بڑھے اور آئے نزدیک فصیل کو دیکھی کمین اُنپر رومیون نے اور لیٹے وہ دشمن خدا ہربیس کے واسطے رکھا گیا تھا ایک تخت بڑے برج پر طرف نحلے کے باندھے گئے زخم اُسکے اُسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی تھی اور گرد اُسکے قوم ازاورہ اور احبار اور رہبانیہ تھی جنکے جسمونپر زرہین طلائی اور اُنکے سرونپر ٹوپیان موتیونکی تھین اور اُنکی گردنون مین صلیبان سونے کی اور جواہرات کی تھین اور اُنکے ہاتھون مین تیر اور کمان بھی تھی عامر بن قیس نے بیان کیا ہی کہ تھا مین موجود بعلبک کی لڑائی مین اور مسلمان قریب شہر پناہ کے تھے اور رومیون کے تیر مثل پھیلی ہوئی ٹیڑیون کے پڑتے تھے اور بعض لوگ عرب کے بدون ہتھیار کے تھے پس پہنچے اُنپر تیر قوم کے اور دیکھا مین نے ایک قوم کو روم سے کہ گرتے تھے وہ بلندی شہر پناہ سے

مثل چڑیون کے خندق مین پس میل کیا مین نے طرف ایک شخص کے انگوگون سے جو گرتا تھا ساتھ تلوار کے اس ارادے سے کہ
مارون مین اسکو پس چلا کر کہا اُسنے لفون ف بس کہا مین سنا فسوس ہو تجھپر تیرے واسطے امان ہی پس کس چیز نے ڈالدیا ہی تجکو ہماریطرف
شہرپناہ کے اوپر سے پس کلام کیا اُسنے مجھسے زبان رومی مین اور نہ جانا مین نے کہ وہ کیا کہتا ہی پس کھینچ لے گیا مین اُسکو
بجانب خیمہ سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور کہا مین نے اُنسے دعا دے کر کہ ای سردار طلب کرو تم اُس شخص کو جو پہچانتا ہو
اُس گبر کے کلام کو اسواسطے کہ مین نے دیکھا سب قوم کو کہ بعض رومی بعض کو گرادیتے ہین بلندی شہرپناہ سے پس
بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم کو اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُس سے پس سوال کیا ترجمان نے اور کہا اس سے کہ
افسوس ہو تجھپر تیرے لیے امان ہو پس سچ بول تو ہم سے پس کہا اُسنے کہ مین دیہاتی لوگون سے ہون پس جب سُنا ہمنے تمہارے
چلنے اور پھرنیکو قنسرین سے یکجا ہو کر چلے ہم لوگ دیہاتو نسے تاکہ پناہ لیوین ہم شہر مین اور آئی ایک جماعت کثیر ہم لوگون سے بجانب شہرپناہ کے
سوا اسکے نہین ہی ہمارے واسطے کوئی جگہ کہ رجوع کرین ہم طرف اُسکے پس جب چلے تم لوگ واسطے لڑائی کے نکلے تمہارے مقابلے کو
لڑائی کے لوگ پس ڈھانپ لیا اُن لوگون نے ہمکو پس جسوقت سخت ہوئی لڑائی اُنپر اور آئے اُنپر تیر تمہارے لشکر سے دفع کیا بعض
لوگون نے اُنمین سے بعض ہم لوگون کو اور گرادیا تمہاری طرف پس جب سُنا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال خوش ہوئے
اور کہا کہ اُمید رکھتے ہین ہم اس امر کی اللہ تعالی سے کہ انکو ہماری غنیمت کرے اور رہی لڑائی نے اپنی جگہ کو اور چلی چکی اسکی اور بلند ہوا شور
فریاد اور گرد ہوئے رومی اپنی شہرپناہ کے پس نہین طاقت رکھتا تھا کوئی مسلمان اُنکے نزدیک جانیکی بسبب تیر اور پتھر اور ڈھیلون
کے پس مارے گئے مسلمانون سے بارہ آدمی اور رومیونسے بہت لوگ اور وہ جو گر پڑے شہرپناہ کی بلندی سے اور پھرے مسلمان اپنے
قیام گاہ کی طرف اور نہین تھا اُنکو قصد کھانے پانی مین سوا روشن کرنے آگ کے بسبب شدت سردی کے پس رات
گذرانی ہم لوگون نے درانحالیکہ آگ روشن کرتے تھے ہم اور رہے باری باری نگہبانی کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے ہم ساتھ تہلیل
اور تکبیر کے صبح تک پس جب نماز صبح کی پڑھی ہمنے پکار کر کہا منادی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی سردار کیطرف سے
ہر مرد مسلمان پر اس امر کی کہ نہ نکلے کوئی واسطے لڑائی اس قوم کے یہانتک کہ صبح کرے وہ اپنی جگہ مین اور تیار کرے اپنے واسطے نان خورش
گرم کو تاکہ ہووے وہ قوت دینے والی دشمن کی لڑائی پر پس دوڑے ہم لوگ واسطے اصلاح اپنے کامون کے اور دیکھا اہل بعلبک نے ہمارے
توقف اور ٹھہر جانیکو اپنی لڑائی سے اور گمان کیا اُنہون نے اس امر کو ہماری عاجزی سے پس اُمید کی اُنہون نے ہم مین اور پکار کر کہا اُنسے
ہر ملعون نے کہ نکلو تم اُنکی طرف پس نہین جانا ہمنے مگر یہ کہ دروازے شہر کے کھولے گئے اور نکلے سوار پیدل مثل ٹیڑیون پھیلی ہوئی کے
اور بعض ہمارون نے بڑھایا تھا اپنے ہاتھ کو کھانے کی طرف اور بعض پکاتے تھے کلیجہ اور بعض فارغ ہو چکے تھے پس اُسیوقت پکار کر کہا
پکارنے والے نے کہ ای گروہ اللہ کے چلو دشمن پر اور لوتم قوم کو قبل اُسکے کہ ہجوم کریکے آپہنچین وہ تمپر کہا عمران بن یاسر حضرمی نے بیان
کیا ہی کہ تھا میرے پاس ایک کلیجہ کہ پکاتا تھا مین اسکو اپنے ساتھیونکے واسطے اور اکر بنایا تھا مین نے زیت و نمک سے نان خورش
تو کہ دفعۃً آواز پہونچی کی واقع ہوئی پس قسم ہی خدا کی کہ نہین رعایت کی مین نے اُسکی تا اُسکو نکال لیا مین نے اسکو آگ سے اور لیا اُس سے

ف لفون لغت رومی بمعنی امان ہو ۱۲

ف

ایک ٹکڑا اور ڈال دیا مین نے اُسکو روغن زیتون مین اور لیگیا مین اُسکو اپنے مُنھ مین جلدی سے اور مارا مین نے اپنے ہاتھ کو گھوڑے کی باگ مین پس سوار ہوا مین اور حملہ کیا رومیون پر پس قسم ہے خدا کی کہ نہین خبردار ہوا مین اپنی ذات سے تا اینکہ ہوگیا مین بیچ مین رومیون کے اسواسطے کہ ناگاہ در آئے ہمپر ہمارے لشکر مین اور گویا تھے وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا پس توڑتا تھا مین اُنکو عمود سے اور روندھ پکڑتا تھا مین اُنپر تا اینکہ بھاگے وہ لوگ اور دیکھا مین نے گروہ مسلمانون کو متفرق اور جدا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلند اور کھڑا کیا تھا اپنے نشان کو اور لوگ دوڑ کر جاتے تھے اُسکی طرف اور مشرکین ہمارے لشکر کے بیچ مین تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح پکار کر کہتے تھے کہ آؤ اے جوانان عرب کے آج کا دن اپنے لڑنے کا اچھی طرح سے جنبش دو اپنی امید اور طمع کو پس نہ دیکھو گے تم اپنے خوف اور بد دلی اور ضعف کو اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ مشہور اور منتشر ہو ذکر تمھارا اس باب مین کہ اہل بعلبک غالب ہو گئے تمھاری زمین اور اہل و عیال پر اور گرد ہو گئے وہ اُس چیز کے جو تمھارے لشکر مین ہے مطرف بن عبداللہ تمیمی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین بعلبک کی لڑائی کے دن اور گروہ ہمارے بنی تمیم اکثر پیدل تھے اور پکار کر کہا ایکو پکارنے والے نے کہ یا تمیم پس ڈالا ہے عیشا اپنی ذاتون کو قوم روم پر سب سے آگے پس دوڑے آپسمین قبیلے اور بلایا آپسمین ایک نے دوسرے کو اور ہر گروہ پہونچتا تھا اپنی اصل کی طرف اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شدت صبر رومیونکو مسلمانونکی لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے سوارون پر اور گھیر لیا رومیون کو اور بیچ منجملہ گروہ ہمراہی اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور عبدالرحمن بن ابی ربیعۃ العامری اور مالک اشتر نخعی اور ضرار بن الازور اور ذوالکلاع الحمیری پس بتحقیق یہ لوگ آزمائش کیے گئے بلاے نیک مین اور انھون نے رومیون مین وہ کام کیا جو لکڑی آگ مین کام کرتی ہے اور نہین پایا رومیون نے کسی کو حرم اور اولاد مسلمین سے اور نہین لیا اُنھون نے مگر اسباب اور کپڑے اور غلہ اور کھانا اور داخل ہوے وہ شہر مین اور بند کر لیا دروازونکو اور ملامت کی مسلمانونمین اور جرأت کی اُنسے لڑنے مین پس جب دیکھا مسلمانون نے ایسے کام اُنکے پھرے وہ بجانب اپنے لشکر کے اور روشن کی آگ اور باندھا خستگیونکو اور علاج کیا زخمیونکا اور دفن کیا مردونکو پس وہ سب ہمارے گئے پہلے دن وقت آپڑنے رومیونکے آٹھ آدمی اور سات اُنکے غلام تھے پس جب رات ہوئی اکٹھا ہوئے رئیس مسلمانونکے اور بڑے بڑے موحدین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار تحقیق دیکھا تمنے اُس چیز کو جو آئی ہمپر آج کے دن قوم ناکردہ سے پس کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہے تمنے اور کیا رائے ہے تمھاری رحم کرے اللہ تمپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ایک فتنہ تھا جو لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر اور یہ مراتب ہین کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُن لوگون کے واسطے جو ہم مین سے مارے گئے ہین اور قوم کل ضرور ہمسے لڑینگے اور راے میری یہ ہے کہ تم لوگ دور ہو جاؤ مع اپنے خیمون اور خرگاہون اور جماعتون کے شہر سے بقدر ایک ہنک گھوڑے کے تاکہ ہو جاوے تمھارے واسطے جگہ گھوڑے دوڑانے اور باز رکھنے کی اور یہ دھوکا ہوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کو اور بنایا ایک نشان رات کو اور سردار مقرر کیا انکو پانچسو سوار اور تین سو پیدل پر اور حکم کیا انکو کہ اُتریں وہ میدان مین اور لڑین وہ دروازہ شیلی پر اور باز رکھین انکو مسلمانون سے تاکہ متفرق ہو جاوے جماعت انکی اور ہو جاوین وہ منتشر اور پراگندہ اور وصیت کی انکو مسلمانون کے واسطے سعید نے کہا

کہ مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور نہین قوت اور طاقت ہی مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح نے ضرار کو اور بنایا اُنکے لیے ایک نشان سرداری کا تین سو سوار اور دو سو پیدل پر اور روانہ کیا انکو دروازہ شام پر اور حکم کیا
انکو لڑنے کا اُن لوگون سے جو اُس دروازہ مین تھے پس روانہ ہوے وہ جیسا کہ حکم دیا تھا انکو پس جب صبح کی مسلمانون نے نماز صبح کی پڑھائی
ابو عبیدہ رض بن الجراح نے مسلمانونکو تاریکی شب مین اور پہنے اُنھون نے ہتھیار اپنے پس جب آفتاب قریب طلوع کے ہوا کھولا گیا بڑا دروازہ
شہر کا جسپر ابو عبیدہ بن الجراح اُترے تھے اور نکلے لوگ واسطے لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیونکی ابو عبیدہ رض بن الجراح نے اور
وہ دیکھتے تھے کثرت اُن لوگونکی جو شہر سے اُنکی طرف نکلے تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح مشورہ کرتے تھے اپنے ساتھیون سے لڑائی کے
باب مین اور قوم روم پورے ہوتے جاتے تھے گرد اپنے بطریق کے اور وہ کہتا تھا اُنسے کہ ای گروہ نصرانیہ کے وہ لوگ جو تم سے پہلے
تھے بتحقیق بد دلی اور خوف کیا اُنھون نے عرب کی لڑائی سے اور تمنے ہبہ کر دیا ہی اپنی جانون کو مسیح کے واسطے اور تم حمایت اور نگہبانی
کرتے ہو اپنے دین اور اہل اور گھربار اور ملک کی پس کہا بڑے لوگون نے قوم کے کہ ای سردار خوش رکھ تو اپنی جان اور ٹھنڈی رکھ اپنی
آنکھ کو پس تحقیق ہم لوگ ڈرتے تھے عرب سے قبل اسکے اور آگاہ ہونیکا انکی لڑائی سے اور اب جان پہچان گئے ہم انکی لڑائی کو اور معلوم کیا
ہمنے اس امر کو کہ وہ ایسی قوم ہین کہ جسوقت راست کیا اُنھون نے لڑائی کو تو نہ تھے زیادہ تر سخت ہمسے اور نہ بڑے صبر کرنے والے
ہمسے اور اُنمین کا مرد نکلتا تھا لڑنے کو بدون ہتھیار کے اور نہین ہی اُنمین ہر ایک کے پاس مگر ایک کپڑا جس سے چھپاتا ہی وہ اپنے بدنکو
یا پوستین ہی اور مشابہ ہی استر اہل عرب کا اور ذلت ابرہ انکا ہی اور ہم ایسی قوم ہین کہ ہمارے پاس پوری زرہین اور دوسرے جوشن
اور مضبوط خود ہین علاوہ اسکے ہم جان دینے کی لڑائی لڑتے ہین پس جب دیکھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کثرت رومیونکی
پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ ای گروہ مسلمانونکے نہ خوف اور بد دلی کرو تم کہ جاتی رہیگی ہوا تمھاری اور گر جائے ہیبت تمھاری اور ضرب
المثل ہو جاؤ تم لوگونکے نزدیک اس امر مین کہ اہل بعلبک نے بھگا دیا تمکو اور خونریزی کی تمھاری انھون نے پس صبر کرو تم کسواسطے
کہ اللہ تعالی نے وعدہ نیک فرمایا ہی صابرین کے واسطے پس کہا مسلمانون نے کہ ای سردار قریب ہی تر صرف کرینگے ہم کوشش کو پھر
رومیونکے دلونمین داخل ہوئی طمع اور اُمید بہ نسبت مسلمانونکے سہیل رض بن صباح العبسی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بعلبک مین
اور نکلے وہان سے لوگ ہماری طرف دوسری دن اور انکو زیادہ طمع اور اُمید ہو گئی تھی ہم مین اور ارادہ مضبوط کیا تھا اُنھون نے حملے کا ہمپر اور
مین زخمی تھا زخم میرے داہنے بازو مین تھا اور نہ مین ہاتھکو جنبش دے سکتا تھا اور نہ تلوار اُٹھاتا تھا پس پاپیادہ ہو گیا مین اُتر کر اپنے گھوڑے سے اور نکلا اپنے
ساتھیونکے بیچ سے اور کہا مین نے کہ اگر قصد میرا کریگا کوئی ان گبرون سے پس نہ قدرت ہوگی مجکو اُسکے دفع کرنے کی اپنی ذات سے
پس آیا مین بجانب بلندی پہاڑ کے اور چڑھ گیا اُسپر اور بلند ہوا مین دونون لشکرونپر اور دیکھتا تھا مین انکی لڑائی اور رومیون نے طمع
کی تھی مسلمانونمین اور مسلمان پکارتے تھے الصبر الصبر اور ابو عبیدہ رض بن الجراح وعدہ کرتے تھے اُنسے ساتھ مدد کے اور قبائل اور گروہ
مسلمانونکے اظہار فخر اور لڑائی کا کرتے تھے اور مین دیکھتا تھا ضرب تلوارونکو خود اور ڈھال پر اور چنگاریان اُڑتی تھین اُسکی آگ اور باہم
مل گئے تھے دونون فریق پس کہا مین نے کہ نہین قریب ہی یہ کہ نفع کرے ہونا سعید رض بن زید اور ضرار ابن الازور کا بند دروازونپر حالانکہ

سردار مسلمانوں کے اسلحہ کی لڑائی میں ہیں پھر جلدی کی میں نے بجانب درختوں کی جڑ کے کہ توڑتا تھا میں انکو اور رکھتا تھا ایک لکڑی کو دوسری پر اور قصد کیا میں نے بجانب سنگ چقماق کے اور روشن کیا میں نے آگ کو پس شعلہ زن ہوئی آگ اور رکھا میں نے ایک ہری لکڑی کو خشک لکڑی پر پس بلند ہوا دھوان اور یہ تھی یہ بات ہماری نشانی اور پہچان سے کہ جسوقت ہم چاہتے تھے اکٹھا ہونا بعض کا طرف بعض کے ملک شام میں تو رات کو آگ روشن کرتے تھے اور دنکو دھوان بلند کرتے تھے پس تھوڑے عرصے میں بلند ہوا دھوان اور چڑھا وہ کرارہ دن آسمانوں میں تا اینکہ دیکھا اسکی طرف سعید بن زید اور اُنکے ساتھی اور ضرار بن الازور اُنکے ہمراہیان نے پس پکارا بعضوں نے بعضونکو کہ پہونچو اور خبر لو تم سردار کی رحم کرے اللہ تم پر اسواسطے کہ نہیں ہی یہ دھوان مگر کسی بڑے امر بارہ بہتر یہ ہی کہ ہو جاویں ہم سب ایک جگہ میں تب جلدی سوار ہوے قوم اپنے گھوڑوں پر اور چلے یہانتک کہ قریب پہونچے مسلمانو نکے اور وہ لڑائی سخت اور اندوہ عظیم میں تھے اور تلواریں چمکتی تھیں اور سر لوگونکے کٹتے تھے اور جا رہا اُنپر گرمی ہو گیا تھا اور دشوار ہو گیا تھا اُنپر کام اور صبر اور بلند ہوا تھا دن اور لے لیا تھا انکو گھبراہٹ لڑائی نے اور آئی تھی مشرکین پر ہلاکی اور روشن کی گئی تھی اس میں آگ لڑائی کی اور پہونچی تھیں جانیں حلقوں میں اور کام کیا تھا شمشیر ہائے برندہ نے اور ہر شخص اپنے نزدیکی کے مقابلے میں صبر کرنے والا تھا کہ دفعتہ پکارا انمیں غیب کے آواز دینے والے نے کہ خذل الکافر ونصر المخالف اور نکلے اور ظاہر ہوے سعید بن زید رض اور ضرار بن الازور آگے قوم کے اور راست کیا تھا انھوں نے نیزوں کو اور نکال لیا تھا تلواروں کو میان سے اور زمین جنبش کرتی تھی اُن دونونکے نیچے اور یقین کیا تھا رومیوں نے اپنے غالب ہو جانے کا کہ اسیوقت ظاہر ہوے اُنپر نشان مسلمین اور گروہ لشکر موحدین کے پس توجہ کی انھوں نے واسطے دریافت حال کے دفعتہً دیکھا انھوں نے مسلمانوں کو اپنے پیچھے کہ حائل ہو گئے وہ اُنکے اور اُنکی عورتوں اور اولاد کے بیچ میں پس فریاد کی اُنھوں نے ساتھ سختی اور ہلاکی کے اور نقصان کے اور جانا اُنھوں نے کہ مسلمانوں کی مدد آگئی ہی اور فریب اور جرأت کیا ہی اُنکے بطریق نے پس جب دیکھا اُنکے سردار نے بجانب اُنکے مقابلہ کرنے کے ڈانٹا انکو اور کہا سختی ہو تم پر نہ پھرو تم بجانب شہر کے کہ حائل ہو گیا ہی لشکر تمھارے اور شہر کے بیچ میں اور یہ بات مکر اور فریب اہل عرب سے ہی پس جب سُنی مسلمانوں نے یہ گفتگو گھیر لیا اُنکے بطریق کو مثل حلقہ مدور کے اور انکی حمایت کرتے تھے بعض اُنمیں کے بعض کی پس پھرا اور چلا بطریق مع اپنی قوم کے بائیں جانب مسلمانوں کی بطرف پہاڑ کے اور سعید اور ضرار مع اپنے لشکر کے آتے تھے دائیں جانب شہر پناہ سے پس تعاقب کیا انکا مسلمانوں نے تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر اور پناہ لینا چاہا رومیوں نے بیچ ایک حصار کے پہاڑ میں اور تھی وہ جگہ مضبوط اور لوگوں سے خالی تھی پس پیٹھ رکھی قوم نے طرف اُسکے اور در آئے بطور پناہ کے اُسمیں اور مسلمانوں سے جسنے تعاقب کیا تھا انکا وہ سعید ابن زید تھے مع پانچسو سوار کے جو اُنکے ساتھ تھے اور حال یہ ہوا کہ ابو عبیدہ رض بن الجراح نے جب دیکھا ہزیمت روم کو اور شدت بجانب اور نگاہ رکھنے اپنی جانوں کو پکار کر کہا کہ ای گروہ مسلمانوں کے نہ پیچھا کرے انکا کوئی تم میں سے اور نہ متفرق اور جدا ہو کوئی تم میں کا اسواسطے کہ میں ڈرتا ہوں اس امر کو کہ ہووے یہ ہزیمت روم کی مکر اور فریب تمھارے لیے تا اینکہ جب متفرق ہو جاوے جماعت تمھاری تو پھریں سب وہ تمھاری بطرف اور

سعیدؓ بن زید نے نہین سُنا تھا آواز ابو عبیدہ بن الجراح کو اور اگر وہ سنتے آواز کو تو نہ تعاقب کرتے قوم کا اور نہ جاتے اُنکے پیچھے اور
نہین جانا سعیدؓ نے مگر یہ کہ مسلمان سب کے سب مل گئے ہین انہین اور چھپا کیا ہی اُنکے نشان قدم کا پس جب پناہ لی بطریق اور
اُسکے بڑے بڑے لوگون نے اس حصار مین کہا سعیدؓ بن زید نے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ ہلاکی اس گروہ کا کیا ہی پس گھیر لو انکو ہر طرف
سے اور نہ چھوڑو کسی کو انمین سے کہ نکالے سر کو اپنے ساتھیون سے تاکہ ملجاوین اگر تم مین مسلمان اور معلوم ہو تمکو یہ تجویز اور رد اس سردار کی
پھر آئے سعیدؓ ایک بڑے مرتبے والے شخص کے پاس مسلمانون سے اور کہا کہ تم میرے قائم مقام رہو یہانتک کہ جاؤن مین اور دریافت
کرون رائے سردار کی ان رومیون کے مقدمے مین پھر لیا سعیدؓ نے قریب بیس سوار کے اپنے ہمراہیون سے اور چلے تا اینکہ آملے وہ مسلمانان
کیطرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکی طرف کہا انا للہ وانا الیہ راجعون گئے قسم ہی خدا کی مسلمان پس آگے آئے انکے اور
پوچھا کہ اے سعیدؓ کہان ہین لوگ ہمراہی تمہارے اور کیا کام کیا تمنے اُنکے ساتھ پس کہا سعید نے اُنسے کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ
مسلمان ساتھ بہتری اور سلامتی کے ہین اور محاصرہ کیا ہی اُنھون نے دشمنان خدا کو ایک حصار مین اور بیان کیا سب حال اور
کہا کہ جب دیر کی مجھپر پہونچنے خبر مسلمانون نے اُترا مین خود پہاڑ سے تاکہ دریافت کرون مین خبر مسلمانون کی اور تمہاری تجویز کو اور دیونکے
مقدمے مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ شکر اور تعریف ہی اُس خدا کی جسنے بھگا دیا اُنکو اُنکے گھرون سے اور اُنکی جگہ سے
اُنکو جنبش دی پھر کہا اُنھون نے سعید اور ضرار سے کہ یہ کیا مخالفت تھی تمہاری میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تم پر آیا نہین حکم دیا تھا
مین نے تم دونون کو ٹھہرنے کے لیے شہر کے دروازے پر اور باز رکھنے قوم کے پس کس چیز نے تمکو میرے نزدیک کر دیا پس تحقیق بیقرار
کر دیا تم دونون نے میرے دل اور میرے ساتھیون کے دلونکو اور گمان کیا مین نے کہ تمہارے ہمراہی مسلمان ہلاک ہو گئے اور شہر
والون نے مکر اور فریب کیا تمسے اور اسی امر نے باز رکھا مجکو تعاقب کرنے مفرورین سے تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر پس کہا سعید نے
سردار نہین نافرمانی کی ہمنے تمہاری کسی امر مین اور نہین مخالفت کی ہمنے تمسے کسی قول مین یا امر مین ہم ٹھہرے تھے جسطرح سے کہ تمنے حکم دیا
تھا کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک دھوین کو کہ بلند ہوئی گرد اسکی اور دکھائی دیا ہمکو ظاہر ہونا اُس کا پس کہا ہمنے کہ یہ سخت ایک بُرا کام ہے
نکالا ہے رومیون نے یا نشانی پکارنے کی ہی مسلمانون کو پس جلدی آئے ہم تمہاری طرف یہانتک کہ ہوا وہ جو دیکھا تمنے اور ہم
ڈرے اس امر کو کہ ٹھہرے رہین اپنی جگہ پر اور ہووین خلاف کرنے والے تمہارے حکم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے اللہ اکبر وما توفیقی الا باللہ قسم ہی خدا کی کہ آپڑے تھے رومی ہمپر اور حملہ کیا تھا ہمارے لشکر پر تا اینکہ
کہا تھا مین نے اپنے دل مین کہ کاش ہوتا ہمارے واسطے کوئی چلا کر پکارنے والا کہ پکارتا تھا وہ سعید اور ضرار اور اُن کے
ساتھیون کو مسلمانون سے کہ ہوتے وہ ہمارے ساتھ اور ہوتا کوئی ایسا کہ چڑھ جاتا اس پہاڑ پر دھوان کرتا اور دیکھتے وہ دھوین
کو اور آتے ہمارے پاس پس کہا سعید بن زید نے قسم ہی خدا کی کہ دیکھا مین نے آگ کو پہاڑ پر اور دھوان اُسکا ہونچا تھا
بجانب ابر آسمان کے اور اسی ذکر مین پکارا ابو عبیدہ بن الجراح نے لشکر مین کہ اے گروہ مسلمانون کے جس شخص نے
تم مین سے روشن کیا تھا آگ کو پس آوے وہ سردار کے پاس سہیلؓ بن صباح نے بیان کیا ہی کہ جب سنا مین نے

آواز کو اور وہ قسم دیتے تھے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مین پھر آچکا تھا لشکر مین بعد ہزیمت قوم روم کے پس جواب دیا مین نے پکارنے والے کو اور آیا مین سردار کے پاس اور کہا مین نے کہ یہ کام مین نے کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ کیا چیز باعث ہوئی تمکو اسپر پس مین نے اپنا سب قصہ بیان کیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضہ رضی اللہ عنہ نے کہ بہ تحقیق توفیق دی تمکو اللہ تعالی نے بجانب جنت کے پس احتیاط کرو تم بعد اُسکے نئی بات کرنے مین بدون حکم اپنے سردار کے پس ابو عبیدہ بن الجراح سہیل بن صباح سے یہ باتین کر رہے تھے کہ دفعۃً ایک شخص مسلمانون سے اُترا پہاڑ سے اور پکارا اُسنے کہ چلو پہونچو اور خبر لو اپنے بھائیون کی پس بہ تحقیق گھیر لیا ہی اُنکو رومیون نے اور وہ شدت لڑائی اور بڑے اندوہ اور سختی مین ہین اور حال یہ ہوا کہ جب بطریق ملعون نے دیکھی قلت مسلمانون کی جو اُسکو گھیرے تھے پس پکار کر کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ نکلو تم اس تھوڑے گروہ کی طرف جسنے احاطہ کیا ہی تمکو پس مار ڈالو اُنکو اور پھر چلو شہر کو اور اگر مار ڈالو گے تم اُنکو توڑ دو گے تم عرب کی تیزی کو اور پلٹ جاوین گے وہ تمھارے یہان سے مصعب رضہ ابن عدی تنوخی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بروز لڑائی بعلبک کے بیچ ہمراہیان سعید بن زید کے اور ہم گھیرے ہوے تھے بطریق اور رومیونکو حصار مین اور ہم قریب پانچ سو کے تھے پس نہین خبردار ہوے ہم مگر اُس حال مین کہ بطریق اور ساتھی اُسکے دوڑے ہماری طرف ہر جگہ سے پس پکارا ہمنے ایک دوسرے کو اور اکٹھا ہو گئے ہم سب اور قسم ہی خدا کی کہ موجود تھا مین اکثر وقائع شام اور لڑائی رومیون مین پس نہین دیکھا مین نے شدید اور سخت تر ان لوگون سے جو سردار بعلبک کے ساتھ تھے اور ثابت اور قائم تر تھا اُنسے لوہے کے نیچے در آنے مین قسم ہی خدا کی کہ دفعۃً ہجوم کیا اُنھون نے ہمپر اور پھیل گئے وہ گرد ہمارے تا اینکہ گھیر لیا اُنھون نے ہمکو بعد اُسکے کہ ہم اُنکو گھیرے ہوے تھے اور تھی نشانی ہماری اُس دن آپس مین یہ کلام یا الصبر یعقبہ الظفر اور ہم اسی شدت لڑائی مین تھے کہ دفعۃً سُنا ہمنے ایک آواز بلند کو کہ بھر لیا تھا اُسنے پہاڑ کو ان الفاظ سے اما من رجل یھب نفسہ للہ تعالیٰ و لرسولہ ویستنفر المومنین فانھم بالقرب منا ولا یعلمون ما نزل بنا پس جب سُنا مین نے آواز کو مارا مین نے اپنے گھوڑے کے پہلو کو اور گرم کیا مین نے اُسکو کوڑے سے اور تھا وہ گھوڑا مثل پہاڑ کے کہ برابری کرتا تھا ہوا کی پس نکلا وہ مثل بجلی کے اور نہ مل سکا مجھسے کوئی رومی مگر گرد کو بعد اُسکے کہ مار ڈالا تھا مین نے اُن مین سے دو شخصون کو اور دیکھا مین نے گھوڑے کو کہ وہ اُچک جاتا تھا بڑے پتھر کو اور چلتا تھا وہ جائے دشوار پر تا اینکہ قریب پہونچا مین مسلمانون کے پس پکار کر کہا مین نے اُنسے چلو چلو پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آواز کو پکارا اُنھون نے تیراندازون کو پس آئے اُنکے پاس منجملہ تیراندازون کے ایک سو تیرانداز جنکے پاس کمانین عربی تھین پس بلایا اور ساتھ کیا اُنکو سعید رضہ بن زید کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم اپنے ساتھیون مین قبل اسکے کہ آ دے دشمن اُنکی طرف پھر بلایا ضرار بن الازور کو اور کہا اُنسے کہ قوت دو تم اپنے بھائی سعید کو پس روانہ ہوے وہ پہاڑ کی چوٹی پر اور قریب رومیون کے پہونچے اور وہ گھیرے ہوے تھے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو زبید رضہ بن عامر زبیدی نے بیان کیا ہی کہ مین موجود تھا اُس لڑائی مین ہمراہیان سعید رضہ بن زید مین اور گھیر لیا تھا ہمکو رومیون نے اور صبر کیا تھا ہم نے

اُنکے مقابلے مین مثل بڑے مرتبے والون کے اور زمین پر گر کے بیہوش ہوگئے تھے ہم مین ستر آدمی تھا اور زخمی ہو کر اور ہم سختی اور تنگی مین سے اور اُمید و طمع کی تھی رومیون نے ہم مین تا اینکہ سُنی ہمنے آواز تکبیر اور نفیر کو پس جب قریب آئے نشان مسلمانون کے پھرے رومی پیچھے کو درانحالیکہ پلیٹھ دینے والے تھے وہ بطرف حصار کے اور جا ملے ہم اُنکے پچھلے لوگون مین اور بہت لوگ اُنمین سے مارے گئے اور زخمی ہوئے بسبب کثرت کے اور پناہ لی اُنھون نے حصار مین اور گھیر لیا ہمارے ساتھیون نے اُنکو اور نہین چھوڑا ہم نے کسی کو اُنمین سے اس امر پر کہ نکالے اپنے سر کو حصار سے بسبب خوف تیر کے اور پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اُن لوگون کی جو شہید ہوئے مسلمانون سے اور جو مار ڈالے گئے مشرکین سے اور یہ کہ گھیر لی گئی قوم روم اور نہین ہی اُنکے نزدیک کھانا اور پانی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ شکر اور تعریف ہی اُس خدا کی جس نے متفرق کر دیا انکو بعد مجتمع ہونے کے پھر پڑھا اُنھون نے یہ آیت وحیل بینھم آخر تک پھر آئے وہ مسلمانونکے پاس اور کہا اُسنے کہ پھر چلو تم اپنی جگھون پر اور کھڑے کرو تم گرد شہر کے خیمون کو اسواسطے کہ اللہ تعالی نے مکر کیا تمھارے دشمنون پر اور وفا کیا اُسنے تمسے اپنے وعدے کو ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم پس پھر آئے مسلمان اپنی جگھون پر جہان تھے وہ پہلی مرتبہ اور کھڑا کیا اپنے خیمون کو اور مقرر کیا اور بھیجا اُنھون نے لشکر طلایہ کو اور بھیجا چراگاہ کی طرف اپنے اونٹون کو اور روانہ کیا واسطے لکڑی لانے کے اپنے غلامون کو پھر روشن کیا اُنھون نے اپنی آگ کو اور جاتا رہا اُنسے ڈر اور حاصل ہوئی انکو طمانینت اور بعلبک کے لوگ چڑھے شہر پناہ پر بعد شور و غل اور فریاد کی اُنھون نے اپنی زبان مین پس سوال کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے شرح اُنکے کلام کا پس کہا مترجم نے کہ اے سردار وہ بیان کرتے ہین اوپر کی سختی اور مصیبت کو اور تباہ ہونا اپنے ملک اور گھر بار اور فنا اور معدوم ہونا اپنے لوگون کا وقت آنے اہل عرب سے اُنکے ملک مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نزدیک ہوا وقت شام کا پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کے پاس کہ احتیاط رکھو تم اپنے ہمراہی مسلمانون پر اور کوشش کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کی کہ نہ جاتا رہے تمسے قوم کا کوئی شخص اور وسعت دو تم جگہ کو واسطے محصورین کے اسقدر کہ بھاگ جاوے کوئی اُنمین کا پس تبعیت کرے اس پہلے کی دوسرا اُنکا اور ہووے یہ امر مثل اُسکے کہ حاصل ہوئی کسی شخص کے ہاتھ مین کوئی چیز او ضایع کر دیا اُسنے اُس چیز کو پس جب آیا ایلچی پیام لیکر سعید کے پاس وصیت کی اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اس امر کی کہ نہ نکلین وہ واسطے تلاش لکڑی کے مگر سو آدمی مسلح اور نہ دور جاوین پس نکلی قوم واسطے لکڑی کے جیسا کہ حکم کیا تھا سعید نے انکو اور روشن کیا اُنھون نے آگ کو اور رات گذرانی درانحالیکہ وہ تکبیر اور تہلیل کہتے تھے اور گرد حصار کے گھومتے تھے پس جب دیکھا بطریق نے اس حال کو آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور کہا اُسنے کہ سختی ہو تمپر تحقیق بُری تدبیر کی ہم نے اور خطا کی ہم نے رائے مین اور نہین ہی ہمارے واسطے مددگار اور نہ یاری کرنے والا اور بند اور قید کیا ہے اہل عرب نے ہم کو اس جگہ تنگ مین اور نہین ہی ہمارے نزدیک کھانا اور پانی اور اگر رہا یہ معاملہ ہمپر دو مہینے

دون تک گھٹ جاوینگی قوتین ہماری اور مرجاوینگے ضعیف لوگ اور ہلاک ہوجاوینگے گھوڑے ہمارے اور اگر سپرد کیا ہم نے اپنے تئین باکراہ پس مار ڈالے جاوینگے ہم سب کے سب پس کہا بطارقہ نے کہ تو نے کیا تجویز کی ہو کہ ہم اُسکو کرین پس کہا اُسنے کہ میری راے یہ ہو کہ مکر اور حیلہ کرین ہم اہل عرب سے اور درخواست کرون مین اُنسے صلح کی اپنے اہل و شوہر کے واسطے جسطرح سے کہ وہ چاہین اور ضمانت کرون مین اُنسے اس امر کی کہ کھول دونگا مین اُنکے واسطے شہر کو جیسا کہ اُنکو منظور ہوگا اور ہو جاوینگے ہم اُنکی ذمہ داری مین پس جب داخل ہونگے ہم شہر مین لڑینگے ہم اُنسے شہر پناہ کی دیوار پر اور بھیجینگے ہم کسی کو حاکم عین الجر اور حاکم جوسیہ کے پاس پس شاید کہ وہ دونون آوینگے ہماری مدد کو پس لڑینگے وہ شہر کے باہر سے اور ہم شہر پناہ کے اوپر سے اور اُنکی بار کفایت کرینگے ہمکو مسیح پس کہا قوم نے کہ اے سردار حاکم جوسیہ کا کبھی تیری کمک کو نہ آویگا اسواسطے کہ وہ اپنے کام مین ہو اور کبھی وہ بھی محصور ہوا تھا جیسے کہ ہم محصور ہوے ہین اور ہمنے سُنا تھا قبل آنے اہل عرب کے ہمارے اوپر یہ بات کہ اُنھون نے مصالحہ کر لیا ہو حاکم جوسیہ سے اور اُسکو قوت اور طاقت عرب سے لڑنے کی نہین ہو اور حاکم عین الجر کا حال یہ ہو کہ وہ دیندار اور زاہد ہو اُسمین جرأت لڑائی کی نہین ہو اور نہ اُسکے پاس لشکر ہو اور جو لوگ اُسکے شہر مین ہین وہ تاجر اور سوداگر ہین اور پھیلے ہوے ہین انتہا حدود ملک شام مین اور ہم اُنکو داخل صلح اہل عرب مین جانتے ہین پس تجویز کر تو اپنی راے سے اپنے اور ہمارے اور رعیت کے واسطے وہ چیز جسمین بہتری ہو پس منظور کیا اُسنے مطلب کو اور جب صبح ہوئی آیا اور بیٹھا وہ حصار کی دیوار پر اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آیا نہین ہو تم مین کوئی ایسا شخص جو سمجھے میرے کلام کو اور مین ہربیس بطریق ہون پس سُنا اس کلام کو بعض ترجمان نے جو ساتھ سعید بن زید کے تھا پس آیا وہ اُنکے پاس اور کہا کہ اے سردار یہ گبر ہربیس ہو حاکم قوم کا اور وہ استدعا کرتا ہو تمسے بات چیت کی پس کہا سعید نے کہ جا تو نزدیک اُسکے اور سوال کر کہ کیا کہتا ہو پس کہا اُس شخص نے ہربیس سے کہ تو کیا چاہتا ہو ہربیس نے کہا کہ تمہارے سردار پناہ دیوین مجکو اپنے ساتھی تیراندازون سے اور نزدیک ہون مجسے پس گفتگو کرون مین اُنسے پس بیان کیا ترجمان نے یہ مقولہ اُسکا سعید بن زید سے پس کہا سعید نے کہ نزدیک ہو اُسکو اگر اُسکا کچھ مطلب ہو تو آوے وہ میرے پاس بحالت خواری اور ذلت کے تاکہ گفتگو کرون مین اُس سے پس کہا ہربیس نے ترجمان سے کہ کیونکر آؤن مین اُنکے پاس حالانکہ میرے اُنکے لڑائی ہو پس ڈرتا ہون اس امر سے کہ مار ڈالینگے وہ مجکو پس کہا ترجمان نے کہ مین امان لے لونگا تیرے واسطے اُنسے کہ اہل عرب نہین جور و ستم کرتے ہین جب وہ امان دیتے ہین اور نہین توڑتے ہین عہد کو جسوقت کہ عہد کرتے ہین پس کہا بطریق نے ہان سچ ہو ایسے ہی حالات اُنکے ہمنے سُنے ہین اور مین چاہتا ہون کہ طلب مضبوطی کرون اپنی ذات کیواسطے اور لون تجسے عہد کو اور ہو جاؤن اُنکی ذمہ داری مین اسواسطے کہ وہ امانت دار ہین اور سردار غدار اور بیوفائی نہین کرتے ہین اور لونگا مین اپنے شہر والونکے واسطے امان کو اسواسطے کہ وہ ایسی قوم ہین جنسے لاحق ہوا ہمکو کینہ اور اُنکے ہاتھون سے ہمارا بہت خون ہوا ہو پس کہا ترجمان نے کہ مین ظاہر اور بیان کرونگا سب حال سردار سے

اور آیا ترجمان سعید بن زید کے پاس اور بیان کیا اُنسے پس کہا سعید نے کہ چھوڑ دے تو اُسکو اُس حال پر کہ متوجہ ہو جسکی طرف
وہ چاہے اور اُسکے واسطے امان ہی یہانتک کہ پھر جاوے وہ اپنی طرف کو پس آگاہ کیا ترجمان نے اُسکو پس آیا ہربیس اپنے ایک
بڑے مرتبے والے اور عاقل ہمراہی کے پاس اور کہا اُس سے کہ بہ تحقیق دیکھا تو نے اُس چیز کو جو نازل ہوئی اور کیونکر لے لیا ہی
عرب نے راہ کو ہمارے اوپر اور مسیح نے بلاد شام کی خرابی کا حکم دیا ہی اور غالب ہو گئے ہین عرب ہمپر اور ہم مبتلا ہے شدت
اور سختی ہین اور اگر نہ لیوینگے ہم اُنسے امان کو تو مر جائینگے ہم بھوک اور پیاس سے اور بعد اُسکے حاکم ہو جائینگے وہ ہمارے گھر بار
زن کے بالون پر اور تقسیم کر لیوینگے وہ ہمارے مال اور ملک کو اور نہین ہی ہمارا کوئی کمک کرنے والا اسواسطے کہ ہر حاکم اور
بطریق مشغول ہی اپنے ذاتی کام مین اور باز رہا ہی ہمسے اور حمص محصور ہی اور بادشاہ باز رکھا گیا ہی بسبب فکر اپنی ذات کے
ہماری مدد ہی سے پس جا تو اس قوم کے پاس اور لے اُنسے ہمارے واسطے امان اور عہد و میثاق کو تا اینکہ جاؤن مین اُنکے
پاس شاید کہ ہو جاوے ہمارے اُنکے بیچ مین مصالحہ اور شاید کہ قدرت کر اور حیلے کی حاصل کرون مین تا اینکہ پھر چلین ہم بجانب
شہر کے پس ماڑین ہم اُنسے اور شاید کہ لون مین اُنسے لیئے اور تمہارے اور شہر والون کے واسطے امان کو کچھ تھوڑی مقدار پر اپنے
مال سے کہ رغبت دلاؤن مین اُنکے سردار کو شاید کہ وہ خواہش کرین اس مال مین اور چلے جائین اور باز رہین ہمسے
یہانتک کہ دیکھین ہم کہ اُنکا اور بادشاہ کے بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہی پس آیا وہ شخص اور کھڑا ہوا سامنے سعید بن زید
کے اور ارادہ زمین بوسی اور سجدے کا کیا پس اشارے سے منع کیا اُسکو سعید بن زید نے کہ وہ ایسا کرے اور
دوڑے مسلمان اُسکی طرف اور روکا اُسکو اس کام سے پس ڈر ادہ اور کہا ترجمان سے کہ کیون باز رکھتے ہو
تم مجکو اس امر سے کہ تعظیم کرون مین تمہارے سردار کی پس بیان کیا ترجمان نے اُسکے اُس کلام کو سعید بن زید سے
پس کہا سعید بن زید نے کہ ہم اور وہ نہین ہین مگر دو بندے خدا کے برتر کے نہین جائز ہی سجدہ مگر اللہ تعالی کیواسطے پس کہا
بطریق نے کہ اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے تم ہمپر اور وہ مہربان پس کہا سعید بن زید نے اُس سے کہ کیا سبب ہی تیرے آنیکا اُسنے
کہا مین اس واسطے آیا ہون کہ حاصل کرون مین تمسے اپنے بطریق کیواسطے امان کو اور یہ بات عادت سرداران اور حکام لشکر سے نہین ہے
کہ بیوفائی کرین عہد بعد دینے امان کے اور توڑین عہد کو سعید بن زید نے کہا کہ اے شخص شکر ہی خدا کا کہ ہم اُن لوگون مین نہین ہین کہ
نقض عہد اور غدر کرین اور بیوفائی کرین کسی کے ساتھ اور بتحقیق دی مین نے تیرے سردار کو امان اور اُسکے ساتھیون سے اُسکو چہ
ڈال دیوے ہتھیار کو اور نکلے بحالت اطاعت بطلب امان کے پس کہا اُسنے کہ یہ امان تمہارے اور تمہارے سردار اور تم دونو کے
ہمراہیونکی طرف سے ہی سعید بن زید نے کہا ہان ایسا ہی ہی تمہارے لیے پس پھرا اور آیا وہ ہربیس کے پاس اور بیان کیا اُس سے
جواب سعید بن زید کا اور کہا چلو اور پرہیز کرو تم غدر اور بیوفائی سے اسواسطے کہ غدر ہلاک کرتا ہی غدر کرنے والے کو اور یہ قوم نہین خیانت
کرتے ہین اپنی امانت مین اور نہین کبر و غرور کرتے ہین اُسپر جو آتا ہی اُنکے پاس **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان**
کیا ہی کہ ہربیس نے پہنا لباس صوف کا اور نکال ڈالا اُسنے ریشمی کپڑا اور ڈال دیا ہتھیارون کو در حالیکہ گردا گرد اور برہنہ

لیے ہتھیار تھے کچھ لوگ اُسکی قوم کے اپنی وضع اور لباس مین تاآنکہ آکھڑا ہوا وہ سامنے سعید بن زید کے پس جب دیکھا سعید
بن زید نے اُسکو اور وہ لباس صوف کے پہنے تھا گر پڑے وہ اللہ تعالیٰ کے سجدے مین اور کہا الحمد للہ الذی اذل لنا
جبابرتهم وامکننا من بطارقتهم پھر آئے اُسکی طرف اور بٹھایا اُسکو اپنے پہلو مین اور کہا اُس سے کہ یہ تیرا لباس ہی
اور بدل دیا تو نے اُسکو پس کہا اُسنے قسم ہی حق مسیح اور قربان کی کہ مین نے کبھی اس لباس کو نہین پہنا تھا مگر اسوقت اور نہین
پہچانا تھا مین نے سواے حریر اور دیباج کے اور نہین پہنا اُسکو مگر اسوقت کہ نہین ارادہ رکھتا ہون مین تمسے لڑائی کا پس آیا
ہو سکتا ہی تمسے کہ صلح کرو تم میرے ساتھ ان میرے ہمراہیون اور اہل شہر کے واسطے پس کہا سعیدؓ بن زید نے اُس سے کہ
آیا نہ مصالحہ کرون مین تجھ سے اور تیرے ساتھیون سے ان دو شرطون پر کہ جو شخص داخل ہووے ہمارے دین مین تو ہمارا
اُسکا حال یکسان ہوگا اور جو شخص رہے اپنے دین پر اور ڈال دیوے ہتھیار کو ہوگا وہ بے ڈر قتل سے اور اُسپر عہد اس امر کا
ہوگا کہ نہ اُٹھاوے وہ ہمارے اوپر ہتھیار اور نہ لڑے ہمسے اور شہر کو ہمارے سردار محاصرہ کیے ہوے ہین اور نزدیک ہی
فتح اُسکی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس اگر تجھکو یہ منظور ہو کہ چلے تو میرے ساتھ ہمارے سردار کے پاس اور سنین وہ گفتگو تیری اور
مصالحہ کرین تیری قوم سے پس چل تو میری ذمہ داری مین پس اگر اتفاق ہو جاوے گا کام مین تیرے اور اُنکے تو بہتر ہی
ورنہ پہونچا دونگا مین تجھکو واُس شخص کو جو تیرے ہمراہیون سے ارادہ پھرنے کا کریگا اس جگہ پر تاآنکہ فیصلہ کر دے گا
اللہ تعالیٰ ہمارے تمہارے بیچ مین پس کہا بطریق نے کہ مین ایسا ہی کرونگا پس اُسی وقت بلایا سعید بن زید نے وقاصؓ
بن عوف العدوی کو اور کہا اُنسے کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس معاملے سے جو شفاہاً
دیکھا ہی تمنے پس جلد سوار ہوے وقاص گل دار گھوڑے پر اور تھا وہ گھوڑا بہت مضبوط پس روانہ ہوے وہ تاآنکہ پہونچے
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ خوشخبری دیتا ہون مین تمکو اے سردار اور بیان کیا سب حال بطریق کا پس سجدہ کیا ابو عبیدہؓ
بن الجراح نے واسطے اداے شکر اللہ تعالیٰ کے پس جب اُٹھایا سر کو کہا اے لوگو آگے ہو واسطے لڑائی شہر کے اور دیکھو اپنے
ہتھیار دنکو اور سب ایک ساتھ تکبیر کہو تاکہ رعب مین ڈال دو تم قوم کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور سبھون نے ایک ساتھ ہی
تکبیر کہی پس رعب مین ڈالا اُنھون نے قوم کو اور چلے لوگ واسطے لڑائی کے پس گھیر لیا اُنھون نے شہر کو ہر طرف سے پس پہلے سبکے
ہو گیا شہر کی طرف اور روی شہر والونکو خبر بطریق کی وہ هرقالؓ بن عتبہ تھے اور کہا اُنسے کہ سختی ہو تمپر ہلاک ہوے حمایت کرنے
والے تمہارے اور لے لیا ہمنے تمہارے سردار کو ہمارے سردار نے صرف کیا تھا صلح کو تمہاری جانون اور اہل و عیال اور مالونپر
پس انکار کیا تمنے اور اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر اس امر کا کہ فتح کریگا وہ ہمارے
لیے تمہارے شہرون وغیرہ کو اور اللہ تعالیٰ پورا کرنے والا اپنے وعدہ کا ہی پس جب سنا اہل بعلبک نے یہ حال پھر گئے منھ اُنکے اور
ڈر گئے دل اُنکے لڑائی سے اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک کیا ہمکو بطریق نے اور ہلاک کیا اُسنے اپنی جان کو اور اگر مصالحہ کر لیتے ہم اہل
عرب سے قبل اُسکے کہ آوے ہمپر یہ محاصرہ اور لڑائی تو بہتر تھا ہمارے واسطے اور سخت ہوئی لڑائی اُنپر اور واقع ہوا اُنمین خوف

پس پکار کر کہا انھون نے لعنون لعنون یعنی امان واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جانا اس امر کو کہ آگ لڑائی کی روشن کی گئی ہی اہل بعلبک پر کہلا بھیجا سعید بن زید کے پاس کہ جلد آؤ تم میرے پاس اُس شخص کو لیکر جسکو تمنے امان دی ہی اور ہماری طرف سے بھی امان ہی اُسکو اور ہم نہین ناچیز کرینگے تمہاری ذمہ داری کو اور نہ پھیرینگے تمکو کسی کام مین اور نہین توڑینگے تمہارے عہد کو پس جب پہونچا ایلچی ابو عبیدہ بن الجراح کا سعید بن زید کے پاس چھوڑا اور متفرق کیا انھون نے اُس حصار پر ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے اور چلے وہ مع بطریق کے تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب ٹھہرا بطریق اُنکے سامنے اور دیکھا اُنکے ساتھیون کا جہاد اور اُس چیز کو جو سامنے تھی شہر کے شدت اُنکی لڑائی سے جنبش دی اُسنے اپنے سر کو اور کاٹین دانتون سے اپنے اُنگلیون کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے کہ سوال کر تو اُس سے پس سوال کیا مترجم نے پس آیا بطریق آگے مترجم کے اور کہا اُس سے کہ بہ تحقیق مین نے جانا تھا اس امر کو کہ تم بہت ہو تعداد مین اُس سے کہ جتنے ہو تم اور خیال مین آتا اور معلوم ہوتا تھا ہمکو تمہاری لڑائی کے وقت اور ہنگام اُٹھانے شدت کے تمہاری لڑائی مین یہ کہ تم لوگ یہ تعداد سنگریزون کے ہو کثرت مین اور ہم دیکھتے تھے سبز سبز گھوڑون کو کہ اُنکے ہوا سے ملے ہوے اور اُنپر لوگ سبز پوش نشان لیے ہوے سوار ہوتے تھے پس جب آیا مین تمہارے بیچ مین نہین دیکھتا ہون مین کوئی چیز اُنمین کی اور دیکھتا ہون مین تم لوگونکو اب تھوڑی تعداد مین اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کام کیا اُنلوگون نے اور کیا ہوے آیا تھین وہ لوگ جنکو بھیجا ہی تمنے بجانب عین الجر کے یا اور کسی طرف پس سامنے آکے اُسکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا مترجم سے کہ کہ تو اُس سے کہ تحقیق ہم جو ہیں لوگ گروہ مسلمانونکے ہین بہت دکھلاتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تعداد کو مشرکین کی آنکھون مین اور مدد دیتا ہی ہمکو ساتھ فرشتون کے جیسا کہ اُسنے ہمارے ساتھ بدر کی لڑائی مین کیا تھا اور یہ امر احسان اور مہربانگی کا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے اوپر اور اُسی سے فتح کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر تمہارے شہرون اور ملکون کو اور گھٹا دیا اُسنے تمہارے لشکرونکو اور بھگا دیا تمہاری جماعتون کو اور مٹا دیا اُسنے تمہارے بڑونکو پس نہ ناچیز جانو تم اُس چیز کو جو دی اللہ تعالیٰ نے بڑائی سے مسلمانونکو پس جب سُنا بطریق نے یہ کلام جو بیان کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کے کہنے سے کہا اُسنے کہ بہ تحقیق بے سپر کیا تمنے اُس ملک شام کو جسنے عاجز کر دیا تھا اہل فارس اور جرامقہ اور ترک کو اور نہین جانتے تھے ہم کہ ایسا کبھی ہوگا اور یہ ہمارا شہر ایسا ہی کہ نہین محصور ہوتا تھا اور نہین عاجز کرتی تھی اُسکے لوگون کو لڑائی اسواسطے کہ یہ شہر مضبوط ہی کہ نہین ہی ملک شام مین مثل اُسکا بنایا تھا اُسکو سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اپنے واسطے اور مقرر کیا تھا اُسکو گھر اپنے رہنے کا اور رکھنے خزانہ اپنے ملک کا اور اگر نہ واقع ہوا ہوتا تجاوز کرنا ہمارا حد سے اور نکلنا تمہارے مقابلے کو اور محصور ہونا ہمارا شہر سے نہ مصالحہ کرتے ہم تمسے اور نہ ڈرتے ہم تمہاری لڑائی سے اگر تم مقیم رہتے سو برس تک اور اب تو جو ہوا سو ہوا پس آیا منظور ہی تمکو کہ مصالحہ کرو تم شہر کے واسطے تاکہ مصالحہ کر لیوین ہم تمسے اور عدالت کرو تم اپنی شرائط اور درخواست مین کہ یہ امر نزدیک تر راہ راست کے ہمارے اور تمہارے واسطے ہو اور قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر

کھول دینگے ہم تمھارے لیئے اس شہر کے دروازے کو تو نہ دشوار ہوگا تمپر ملک شام مین کوئی شہر پناہ نہ کوئی قلعہ پس جب
آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس گفتگو سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے مترجم سے
کہ کہہ تو اس سے کہ اللہ تعالیٰ نے قدرت اور جگہ دی ہمکو تمھاری زمینون پر اور مقرر کیا ہی ہمارے لیئے غنیمت تمھارے مالون مین
اور ذلیل اور خوار کیا ہمارے واسطے تمھارے بادشاہون کو در انحالیکہ ادا کرتے ہین وہ جزیہ اور ذلیل و خوار ہین اور تحقیق ڈالا تھا
تجھ مین تیرے نفس نے جھوٹے اعتماد کو اور گمان کیا تھا تو نے ساتھ گمانہاے فریبندہ کے تا اینکہ پھیر اتھا اللہ تعالیٰ نے تیرے
نفس مین بدیونکو اور چکھا دیا تجکو ذائقہ ذلت اور حقارت کا اور ضرور ہی ہمکو کہ ملکیت حاصل کرینگے ہم تمھارے شہر اور اس چیز پر جو انکے
مین ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مار ڈالینگے ہم لوگونکو اور قید کر لیوینگے ہم اُن دلیرونکو جنھون نے ارادہ کیا ہی ہم سے لڑائی کا اور نہین
داخل ہوے وہ ہماری صلح مین پس جب سُنا بطریق نے یہ کلام زبان مترجم سے کہا اُسنے کہ یقین ہوگیا مجکو اس امر کا کہ مسیح خشمناک
ہوے ہین اس شہر اور سواے اسکے اور شہرونپر کہ بھیجا تمکو اُنکی طرف اور غالب کردیا تمکو اُنپر اور تحقیق مین نے کوشش کی تمھاری
لڑائی مین اور مکر اور فریب کیا تمھارے ساتھ مگر کچھ نفع نہ دیا میرے حیلے اور فریب نے اسواسطے کہ تم قوم غلبہ دیے گئے ہو
کہ نہین پروا کرتا ہی کسی کو تم مین حیلہ اور مکر اور نہین اندوہگین کرتی ہی تمکو لڑائی اور نہین طلب کیا مین نے تم سے مگر صلح متی
اور بھجونکو اسواسطے کہ نہین آیا مین از خود تمھارے پاس مگر بعد کوشش کے نہ بنظر مہربانی کے اپنی جان پر اور نہ بطمع باقی رہنے
اپنے ملک کے ولیکن ارادہ کیا ہی مین نے بہتری بندون اور آبادی شہرونکا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین دوست رکھتا ہی
فساد کو پس تحقیق منظور کیا مین نے صلح کو پس آیا منظور ہی تمکو یہ امر کہ مصالحہ کرو تم مجھسے شہر اور وہانکے لوگون اور میرے ساتھیونکے
واسطے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ کیا دیگا تو ہمکو اس صلح مین اُسنے کہا یہ امر تمپر حوالہ ہی پس دیکھو
اور تجویز کرو تم کہ کیا چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ فتح کرے مسلمانون پر صلح سے اس شہر کو در انحالیکہ
بھر لیوین وہ سونے اور چاندی کو پس نہین ہی یہ بات پسند اور محبوب تر مجکو خون ایک مرد مسلمان سے ولیکن اللہ تعالیٰ نے وعدہ
دیا ہی شہیدونکو عالم آخرت مین بہت زیادہ اس سے پھر پڑھا انھون نے اس آیت کو ولا تحسبن الذین قتلوا
فی سبیل اللہ اموا تا بل احیاء آخر تک پس کہا بطریق نے کہ اب مصالحہ کرتے ہین ہم تم سے ایکہزار اوقیہ سونے اور
دوہزار اوقیہ چاندی اور ایکہزار کپڑے ریشمی پر پس بیٹھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور آئے مسلمانون کے سامنے اور کہا
اُسنے کہ نہین سنتے ہو تم قول اس کافر کا اُنھون نے کہا ہان سُنا ہمنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا پس کیا ہے تمھاری
تمھاری اُسکی شرطون مین پس کہا اُنھون نے کہ راے سردار کی بڑی اور شرطانکی پسند ہوگی ہمکو اور نہ باہر ہونگے ہم تمھاری
اطاعت سے پس آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بطریق کے پاس اور کہا اُس سے کہ تو شخص مصالحہ کرتے ہین
ہم تجھسے دوہزار اوقیہ سونے اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور دو ہزار کپڑے ریشمی اور پانچ ہزار تلوار پر شہر سے اور اُن ہتھیار پر جو
تیرے ساتھیونکے پاس حصار مین ہین اور لیوینگے ہم محصول تمھاری زمین کا آیندہ سال سے اور جزیہ اور تم لوگ اس

مصالحے کے نہ اُٹھاؤ ہتھیار ہمارے مقابلے مین اور نہ لکھا پڑھی رکھو کسی بادشاہ سے اور نہ کرو بعد صلح کے کوئی نئی بات اور نہ بناؤ کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر پس جب سُنا بطریق نے ان شرائط کو کہا اُنسے کہ یہ سب تمہارے واسطے ہمکو اپنے اوپر منظور ہے اور مین ایک شرط کرتا ہون تمپر اور تمہارے ساتھیون پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ شرط کیا ہے اُسنے کہا کہ وہ یہ ہے کہ نہ داخل ہوئے تم مین کا کوئی ہمارے پاس اور ٹھہرے وہ شخص جسکو تم بجاے اپنے ہمارے اوپر مقرر کروگے باہر شہر کے مع اپنے ساتھیون کے پس ہوگی اُسکے واسطے نگاہبانی اور جزیہ لینا چھوڑ دے مجکو وہ اندر شہر کے تمہاری طرف سے واسطے اصلاح اور بہتری اور نگرانی ہمارے لوگون کے اور ہم باہر لا وینگے شہر سے اُس شخص کے پاس جو تمہاری طرف سے مقرر ہوگا ایک بازار کو کہ اسمین ہر چیز ہمارے شہر کی ہوگی پس خرید فروخت کرینگے بازاری لوگ اُنکے ساتھ اور نہ داخل ہونگے وہ ہمارے یہان اس خوف سے کہ سخت کلامی کرین وہ ہمارے بڑون سے پس فساد مین ڈالین معاملے کو ہمارے اور تمہارے بیچ مین اور ہو جاوے وہ معاملہ سبب غدر اور بیوفائی اور عہد شکنی اور آغاز بُرائی کا پس کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہ ہم جسوقت مصالحہ کرینگے تمسے اپنے ذمے کرینگے تمہارے کام کو اور باز رکھینگے تمسے اور کوشش کرینگے تمہارے دشمن پر اسواسطے کہ تم ہو جاؤگے ہماری رعیت مین اور ہوگا وہ شخص جسکو ہم مقرر کرجائینگے مثل درمیانی کے تمہارے بیچ مین بطریق نے کہا پس مقرر ہو شخص باہر شہر کے اور کرے وہ جو چاہے حمایت اور نگاہبانی سے ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مینے منظور کیا تمہارے واسطے شرط کو اور ہمکو کوئی حاجت تمہارے قلعہ مین داخل ہونے اور اقامت بس پشت پتھر دنکی تمہارے شہر مین نہین ہے بطریق نے کہا کہ تمام ہوئی صلح اس قرارداد پر پس روانہ ہوا بطریق بجانب شہر کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُسکے ساتھ تھے پس جب پہونچا وہ دروازے پر برہنہ کیا اُسنے اپنے سر کو موافق دستور کے اور آہستہ کلام کیا اُسنے اپنی زبان مین پس پہچانا اُسکو شہر والون نے اور کہا اُس سے کہ کیا حال ہے تیرا اور تیرے ساتھی کہان ہین پس بیان کیا اُسنے سب قصہ اپنا اور اپنے ساتھیون کا اور آگاہ کیا اُنکو صلح سے پس آئے قوم کے لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک ہوئین جانین اور گیا مال پس کہا اُنسے بطریق نے کہ اے قوم نہین مصالحہ کیا مین نے اُنسے مگر اُسمین میرا مطلب اور ہے سواے صلح کے پس کہا اُنھون نے کہ جا تو اپنی ذات کے واسطے صلح کر اور ہم اُنسے کبھی مصالحہ نکرینگے اور نہ چھوڑینگے ہم کسی کو عرب سے اس امر کیواسطے کہ مالک ہو جائین وہ ہماری گردنون کے اور داخل ہووین ہمارے شہر مین اور ہمارا شہر مضبوط تر شہرونکا ہے ملک شام مین اور بہت ہے سب شہرون سے مال مین اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آگاہ کیا تھا مسلمانون کو مصالحہ بطریق سے اور حکم کیا تھا اُنکو کہ باز رہین وہ لڑائی سے اور پلٹ جاوین اپنی جگہون اور خیمون مین پس جب سُنی متر جمین نے گفتگو اہل بعلبک کی اُنکے بطریق سے خبر دی اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے پس متوجہ ہوے ابو عبیدہ رض بن الجراح بطریق کی طرف اور کہا اُس سے کہ کیا جواب دیتا ہے تو پس کہا بطریق نے کہ اے سردار تم اپنی روش اور طریق نرم پر رہو اور چھوڑ دو مجکو اور قوم کو پس قسم ہے حق مسیح کی کہ اگر نہ قبول کرینگے وہ میری صلح کو

ہر آینہ داخل کرونگا مین تمکو شہر پناہ مین پناہ گواری اُنکے پس رکھو سے گے تم انمین اپنی تلوار کو اور مار ڈالو گے تم اُنکے لوگون کو اور لونڈی اور غلام بناؤ گے عورتون کو اور لوٹ لو گے اُنکے مالون کو اسواسطے کہ مین آگاہ ہون پوشیدہ امور اُنکے شہر سے اور جانتا ہون اسکی راہون کو اس امر کو کہ کسطرح سے اسمین داخل ہونا چاہیے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور ہم شکر کرتے ہین اللہ تعالی کا ہر حال مین اور رومی دیوار شہر پناہ پر سنتے تھے کلام اپنے بطریق کا اور مترجم شرح بیان کرتا تھا اُسکی ابو عبیدہ بن الجراح سے پس جب سُنی اُنھون نے یہ گفتگو تاریک ہو گئے چہرے اُنکے اور داخل ہوا خوف اُنکے دلون مین اور بدل گئین رنگتین اُنکی پس اُسیوقت آیا اُنکے سامنے بطریق اور کہا اُسنے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ صلح عرب کے مقدمے مین اسواسطے کہ مین قید ہون اُنکے ہاتھو مین اور یہی حال تمہارے لوگون اور نیز عام کا ہے پس اگر نہ مصالحہ کرو گے تم مار ڈالینگے وہ ہم سب کو اور بعد ہمارے پھرینگے تمہاری طرف پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہم نہین طاقت رکھتے ہین سب اسقدر مال دینے کی بطریق نے کہا چہارم حصہ اُس مال کا مین دونگا یعنی پانچسو اوقیہ سونا اور ایکہزار اوقیہ چاندی اور دو سو پچاس کپڑے ریشمی اور اسیقدر تلوارین پس خوش ہوے دل رومیو نکے اس بات سے اور کہا اُنھون نے بطریق سے کہ کھولے دیتے ہین ہم دروازے کو صرف تیرے واسطے اور نہ داخل ہو تیرے ساتھ کوئی شخص عرب کا جبتک کہ اصلاح کرین ہم اپنے شہر کی اور اُٹھالیوین ہم اسباب اپنا اور چھپادوین اپنی عورتونکو اور مطمئن ہو جاوین اُنکے اور ہمارے دل پس کہا بطریق نے کہ مین نے اسی بات پر اُنسے مصالحہ کیا ہے کہ کوئی شخص اُنمین کا شہر مین داخل نہوگا اور جسکو وہ تمہارے اوپر مقرر کرینگے وہ شخص مع اپنے ہمراہیو نکے باہر شہر کے رہیگا اور تم مقرر کرکے بھیجدو گے ایک بازار اُنکے پاس کہ خرید و فروخت کرینگے وہ اُس سے پس خوش ہوئی قوم اس بات سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازے کو پس داخل ہوا بطریق اُنکے پاس اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے سعید بن زید کو بجانب حصار واقع پہاڑ کے تاکہ چھوڑدیا سعید بن زید نے اُنلوگون کو جو اسمین محصور تھے اور لا کے اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس لے لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے ہتھیار اُنکے اور رکھا لوگونکو اپنے پاس بطریق رہن کے اسواسطے کہ خوف کیا اُنھون نے اس امر کا کہ اگر چھوڑدوین اُنکو اور جاوین وہ اپنے شہر مین تو غدر اور بیوفائی کرینگے مسلمانون کے ساتھ اور تھے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس لشکر مین اور نہین کوئی برائی کیجاتی تھی اُنکے ساتھ اور بطریق جمع کرتا تھا مال کو سہیل رضی بن صباح نے بیان کیا ہے کہ آیا بطریق مع مال بارہ دن کے بعد اور لائے وہ مسلمانو نکے لشکر مین غلہ اور چارہ پس جب پورا ہو گیا مال اور کپڑے اور ہتھیار سپرد کیا اسکو بطریق نے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور چھوڑایا اپنے لوگونکو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ لاؤ تم اُس شخص کو جسکو تم ہمپر مقرر کرو گے تاکہ شرط کرلون مین اس سے تمہارے سامنے اس امر کی کہ نہ جور و ظلم کرے وہ ہمپر اور نہ مطالبہ کرے ہمسے اُن امور کا جنکے ہم متحمل نہو سکین اور نہ داخل ہو وہ ہمارے شہر مین پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو بہترین قریش سے جنکا نام رافع بن عبداللہ السہمی تھا پس کہا اُنسے کہ مین مقرر کرتا ہون تمکو اس شہر پر اور متعین کرتا ہون تمہارے ساتھ پانچسو سوار تمہاری برادری اور گروہ سے اور چارسو اور مسلمانون سے اور مین حکم کرتا ہون تمکو مطابق حکم اللہ تعالی کے پرہیزگاری کا پس ڈرو اور پرہیزکرو تم اللہ سے اسقدر جو ڈرنے کا

ف
فتح بعلبک
ربیع الآخر سنہ ۱۳

حق ہی اور ہو تم حاکمان عدالت کنندہ سے اور احتیاط رکھو ظلم سے اس حالت مین اٹھائے جاؤ گے تم ساتھ ظالمین کے اور جان لو تم اُس
امر کو کہ اللہ تعالیٰ سوال کریگا تمسے اُن لوگونکی نسبت اور مطالبہ کریگا تمسے اُس کام پر جو خلاف حق کروگے اور جان لو تم اُس بات کو
کہ مین نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتے تھے انَّ اللہ تعالیٰ اوحی الی داؤد یا داؤد قل وعلاءمن
ذکرنی ذکرتہ والظالم اذا ذکرنی لعنتہ پس قائم اور مقرر کرو تم گادے اطراف شہرون مین اور نہ لاحق ہو تمکو غرور اسواسطے کہ تم اپنے
دشمنونکے بیچ مین ہو اور اللہ تعالیٰ اُنکی کمین گاہ مین ہی اور نہین جانا مین نے تمکو مگر ہوشیار اور بیدار رہو اور اختیار رکھو سواحل رباطے
اور تاخت تاراج کرو اور ہووے تاخت تمھاری جمعیت ایک سو یا دو سو یا کچھ کم تمھارے ساتھیون سے اور نہ جگہ دو تم کسیکو
شہر والون سے اس امر کی کہ شریک ہو اور ملے وہ تمھارے ساتھیونمین کسی تاخت مین تاکہ نہ طمع کرے دشمن تمھارا بسبب نزدیکی کے
تمھاری طرف اور اچھا معاملہ کرو اُس شخص کے ساتھ اُنکی جماعت سے جو امانت چاہے تمسے اور اصلاح کرو اُنکے آپس کے مقدمات
کی اور حکم کرو ان کو عدالت کا اور رہو تم قوم مین مثل ایک کے معاملات مین اور حکم کرو اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ باز رکھین وہ اپنے ہاتھونکو
زیادتی سے اور ڈرتے رہو ظلم اور فساد سے واسطے رعیت کے اور اللہ تعالیٰ میرا قائم مقام ہے تمپر اور سلامتی ہو تمپر پھر ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کوچ کا کہ اُسیوقت آیا حاکم عین الجر کا پس مصالحہ کیا نصف اُس مقدار پر جسپر اہل بعلبک نے مصالحہ کیا تھا اور حاکم
مقرر کیا اُسپر سالم بن ذویب السلمی کو اور وہ ماموں عباس ابن مرداس کے تھے اور وصیت کی اُنکو جیسے کہ وصیت کی تھی رافع بن عبداللہ
کو اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بطلب حمص کے پس جب پہونچے وہ درمیان راس اور فنیکہ کے ملاقات کی اُنسے حاکم
جوسیہ نے اور اُسکے ساتھ بہت ہدایا اور تحفے تھے پس قبول کیا اُنکو اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور از سر نو صلح کی اُسکے ساتھ اور روانہ
ہوئے تا اینکہ پہونچے وہ حمص مین جبال بن تمیم نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُن لوگون مین جو رافع بن عبداللہ کے ساتھ تھے اور حال
یہ تھا کہ ہمنے نصب کیے تھے خیمے بنے ہوئے بالونکے اور مضبوط کیا تھا اُنکو میخون سے اور اقامت کی تھی باہر بعلبک کے نہین داخل ہوتا
تھا اُسمین کوئی ہم مین کا مگر وقت ضرورت خرید کھانے اور غلہ جو کے اور بایہمہ ہم تاخت تاراج کرتے تھے سواحل روم کو اور جا پڑتے
تھے اُن دہات پر جو ہماری صلح مین نہ تھے اور ہمارے سردار ایک سو آدمیونپر ایک نشان بناتے تھے اور روانہ کرتے تھے ہمکو پس
جب ہم پلٹ آتے تھے اسی طرح اور دوسرونکو بھیجتے تھے اور ہمارے آپسمین سریہ کی باری مقرر کردی تھی پس جب ہم جاتے تھے کسی
سریہ مین تو بھیجتے تھے ہم مال غنیمت کو بعلبک مین پس آسانی حاصل کی اہل بعلبک نے ہمارے ساتھ اور خوش ہوے وہ ہماری خرید و فروخت
سے اور دیکھا اُنھون نے ہمکو ایسی قوم کہ نہ تھا ہم مین جھوٹھ اور نہ خیانت اور نہین چاہتے تھے ہم ظلم کسی پر اور استعمال کرتے تھے صدق درستی
پس مانوس ہو گئے وہ لوگ اس سبب سے اور خوش ہوے دل اُنکے اور فائدہ حاصل کیا اُنھون نے تھوڑی مدت مین ساتھ بڑے مال کے پس
جب دیکھا اُنکے بطریق نے اُس چیز کو حاصل ہوئی اُنکو جیسے اپنی تجارت مین پکا کیا اُسنے ایک کنیسہ واقع شہر مین اور کہا اُنسے کہ اے گروہ جہدون اور بالدیو
بتحقیق تمنے جانا ہی اس امر کو کہ مین نے کوشش کی تمھارے کامونمین اور رغبت اور خواہش کی مین نے سلامتی تمھاری جانون اور نگاہ رکھنے
اور بچانے اہل اور اولاد اور حفاظت تمھارے شہر پر اور جانتے ہو تم لوگ اس چیز کو جو گیا میرے مال سے اور مین ایک مرد ہون مثل تمھارے

اور ہتھیار میرے اور مارے گئے اکثر غلام اور ساتھی اور بیگانے میرے اور تم لوگ پہونچے ہو ساتھ اس گروہ کے معاملہ تجارت مین اور مین نے
اکیلا اداکیا ہی چہارم اس مالکا جو واجب ہوا تھا شہر پر انھون نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے قول مین پس اب تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ ای قوم تھا
مین پیشتر اُسکے انکے مگر سردار تمھارا اور اب مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے اور مین چاہتا ہون کہ پھیر دو تم مجکو کسی قدر اس چیز کا جو دیا ہے
مین نے مال سے عرب کو پس کہا انھون نے کہ ای بطریق ہم کہان سے لاوین تیرے واسطے اُسنے کہا کہ مین یہ تکلیف تمکو نہین دیتا ہون کہ
اپنے مال سے نکالکر مجکو دو مگر یہ کہ مقرر کر دو تم اس خرید و فروخت مین میرے واسطے دسوان حصہ اس چیز سے جو لیتے ہو تم اور دیتے ہو ان عرب کو
اسواسطے کہ وہ قید کرتے ہین اور لوٹتے ہین روم کو اور لاتے ہین مال کو تمھارے پاس پس بہت گھبرائے وہ لوگ اس گفتگو سے اور دشوار
گذرا انپر یہ امر پس آئے بعض اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہی ہمارے سردار کا ہی اور تحقیق کوشش کی تھی اُسنے ہمارے کام
مین اور حمایت کی ہماری اپنی ذات سے پس قبول کیا انھون نے اور مقرر کیا اُسکے واسطے اپنے اوپر دسوان حصہ پس مقرر کیا اُسکی طرف سے
ایک شخص عشر لینے والا کہ لیتا تھا اُنسے دسوان حصہ اور یکجا کرتا اور لیجاتا تھا وہ بطریق کے پاس پس مقرر رہا وہ شخص اس کام پر تا کتنے
دن پس جب دیکھا بطریق نے اُس چیز کو جو جمع ہوا اُسکے پاس دسوین حصے سے ایک بڑا مال کہا اُسنے کہ یہ شہر بڑا مالدار ہی یہان کی سوداگری مین
نفع ہی کہ نہین دیکھا ہی اہل بعلبک نے کسی شہر کو مثل اُسکے پس یکجا کیا انکو دوبارہ کنیسہ مین اور کہا کہ ای قوم تم جانتے ہو جو خرچ کیا مین نے مال سے
تمھاری صلح پر اور یہ جو تم مجکو دیتے ہو وہ میرے تئین کافی نہین ہوتا ہی پس اگر تم چاہتے ہو کہ پھیر دو مجکو مال میرا اور کر دو مجکو مثل ایک تمھارے پس
مقرر کر دو تم میرے لیے چہارم حصہ تاکہ جلد رجوع کرے میری طرف مال میرا پس انکار کی قوم نے اور شور و فریاد کی انھون نے اور سُنی گئی آوازین
انکی باہر شہر کے پس جب سُنی مسلمانون نے فریاد اُنکی بے صبری کی اُنھون نے اس امر سے اور وہ لوگ نہین جانتے تھے اس قصے کو پس یکجا ہو
وہ سب نزد سردار رافع بن عبداللہ کے پاس اور کہا کہ ای سردار ہم سنتے ہین آواز چلانے اس قوم کی انھون نے کہا کہ مین بھی سنتا ہون جیسا
کہ تمنے سُنا ہی اور نہین قریب ہی یہ کہ مین کچھ اُنکے ساتھ کرون مین حلال ہی ہمکو اُنکے پاس جانا اور اسی قرارداد پر ہمارے اور اُنکے جو ہے کار ہوا ہی
اور ہم زیادہ مستحق ہین ایفاے عہد اللہ کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی ومن اوفی بما عاهد علیه الله الی اخر الآیہ پس اگر آوینگے وہ لوگ ہمارے پاس
اور آگاہ کرینگے ہمکو اپنے معاملے سے تو اصلاح کر دینگے ہم اُنکے بیچ مین اور فکر اور نظر کرینگے ہم اُنکے کام مین پس نہین تمام کیا تھا رافع بن عبداللہ
نے اپنے کلام کو تا اینکہ دوڑ کر آئے اُنکے پاس شہر کے لوگ پس جب ٹھہرے وہ اُنکے سامنے کہا اُنھون نے کہ ہم داد خواہ ہین اللہ سے اور تم سے بیان کیا
سب قصہ بطریق کا اور جو کچھ کیا تھا بطریق نے اُنکے ساتھ اور جو قبول کیا تھا انھون نے اُسکے واسطے پہلی مرتبہ اور طرح کرنا اسکا اُنمین رافع
بن عبداللہ نے کہا کہ نہ جگہ اور قدرت دینگے ہم اُسکو اس امر کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے مار ڈالا ہی اُسکو پس دشوار گذرا یہ امر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اور رافع بن عبداللہ نے کہا کہ کیا چاہتے ہو تم ہمسے اُنھون نے کہا کہ داخل ہو تم ہمارے شہر مین اسواسطے کہ ہمنے چھوڑ دی ہی تمھارے داخل ہونے
کی راہ شہر مین رافع بن عبداللہ نے کہا کہ مین قدرت داخل ہونیکی نہین رکھتا ہون مگر بحکم و اجازت سردار ابو عبیدہ بن الجراح پس اگر اجازت دینگے وہ
داخل ہونگا مین ورنہ جدا ہونگا مین اور میرے ساتھی اپنی جگہ سے پھر لکھا اُنھون نے سب حال ابو عبیدہ بن الجراح کو پس جو جواب مین لکھا انکو ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ داخل ہو تم شہر مین جسطرح سے کہ اجازت دی ہی تمکو انھون نے پس داخل ہوے رافع بن عبداللہ شہر مین لیگئے وہ اپنے ساتھ

سلہ قصہ ابو عبیدہ ... ترجمہ اور جو وفا اور پورا کریگا اس عہد کو جو اللہ کیا اللہ سے اسکو دیگا اللہ اجر عظیم مزدوری بڑی ۱۲

اسباب اور جو کچھ باہر شہر کے تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے **بیان** کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے بعلبک کو مسلمانونکے ہاتھ پر اور چھوڑا ابوعبیدہ بن الجراح نے بعلبک مین رافع بن عبداللہ کو متوجہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب حمص کے پس جب نزدیک جوسیہ کے پہونچے ملاقی ہوا اُنسے حاکم جوسیہ کا ساتھ ہدایا اور گھوڑے اور ہتھیارونکے اور نجبر یدکی اُسنے صلح کی ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح کے اور ٹھہرے وہ وہان ایک دن اور روانہ ہوئے طرف حمص کے پس جب قریب ایک جگہ کے پہونچے جسکو زراعہ کہتے ہین روانہ کیا اُنھون نے پیشتر اپنے میسرہ کو اور ساتھ کیے اسکے پانچہزار سوار پس روانہ ہوا میسرہ تا اینکہ پہونچے وہ حمص مین پس نکلے اور آئے خالد بن الولید انکی ملاقات کو اور سلام کیا انپر اور مسلمانونپر لوٹ بھیجا تھا ابوعبیدہ بن الجراح نے بعد میسرہؓ کے ضرار بن الازور کو ساتھ پانچہزار سوار کے اور بعد ضرار کے بھیجا تھا عمرو بن معدیکرب کو ساتھ پانچہزار سوار کے ہر دن ایک سردار کو اور روانہ ہوئے ابوعبیدہؓ بن الجراح بعد انکے ساتھ باقی لشکر کے پس جب وہ قریب حمص کے پہونچے یہ دعا مانگی اللہم عجل علینا فتحہا واخذل من فیہا من المشرکین اور استقبال کیا انکا مسلمانون نے اور سلام کیا انپر اور تب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نہر پر پس جب ٹھہرے اور قیام کیا لکھا اُنھون نے ایک خط بنام اہل حمص اور اُسکے بطریق ہربس کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ بن الجراح النہری عامل امیر المومنین عمر بن الخطاب علی الشام وقاعد جیوشہ اما بعد فان سبحانہ وتعالی اقد فتح اکثر بلادکم علی ایدینا ولا یغرنکم عظم مدینتکم وتشیید بنیانکم وکثرۃ زادکم وھول اجسامکم فما مدینتکم عندنا اذ قد اتاکم الحرب الا کبرمۃ الضبا علی حجارۃ فی وسط عسکرنا والقینا اللحم فیہا وجمیع العسکر بتوقع الاکل منہا وقد داروا بہا ینتظرون نضجہا وھذا یاتی بحور وھذا یاتی بنار فما اسرع نضاجہا وکل ما فیہا وانا ادعوکم الی دین ارتضاہ لنا ربنا وشریعۃ جاء بہا نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فسمعنا واطعنا فان اجبتم کان لکم ما لنا وعلیکم ما علینا وارتحلنا عنکم وخلفنا فیکم رجالا منا یعلمونکم امر دیننا وما افترض اللہ علینا کما فعلنا بکم اول مرۃ وان ابیتم الاسلام اقررناکم علی اداء الجزیہ وان ابیتم الجزیۃ فہلموا الی حربنا حتی یحکم اللہ بیننا وھو خیر الحاکمین پھر لپیٹا خط کو اور سپرد کیا ایک شخص معاہدی کو جو زبان عربی اور رومی یاد رکھتا تھا اور کہا اُس سے کہ جا تو یہ خط لیکر اہل حمص کے پاس اور لا تو میرے لیے جواب اُسکا پس لیا اُسنے خط کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا وہ نزدیک شہر پناہ کے پس ارادہ کیا اہل حمص نے اسپر تیرونکو چلانیکا پس کہا اُسنے اے قوم ٹھہرو اور روکو اپنے ہاتھونکو کہ مین ایک شخص تمھین سے ہون لو میرے پاس ایک خط ہی اہل عرب کا پس لٹکائی اُنھون نے اُسکے واسطے ایک رسی اور باندھی اُسکی کمر مین اور چلایا اور کھینچ لیا اُسکو اپنی طرف اور لیگئے اپنے سردار کے پاس پس ٹھہرا وہ اُسکے سامنے اور سجدہ کیا اُسکے لیے اور دیا خط پس کہا اس سے بطریق نے کہ پھر گیا تو اپنے دین سے اس قوم کے دین کی طرف اُسنے کہا کہ ایسا نہین ہی ولیکن مین اور میری اولاد انکی ذمہ داری اور عہد مین ہین اور نہین دیکھی مین نے قوم سے مگر نیکی اور بہتر یہ ہی کہ نہ لڑو تم اُنسے اسواسطے کہ قوم بڑی سخت اور شدید ہین لڑائی مین نہین ڈرتے ہین موت اور آواز سخت سے اور جنگل مارا ہی اُنھون نے اپنے دین اور اُس چیز مین جو اُنکے

نبی سے کہا انکے واسطے پس مرجانا اُنکے نزدیک بہتر ہی زندگی سے اور تحقیق قسم کھائی ہی قوم نے اپنے دین کی اس بات پر کہ نہ جدا ہونگے
وہ تمہارے شہر سے مگر اس حال مین کہ سپرد کرا دوگے تم انکو شہر یا فتح کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو اُنکے ہاتھونپر اور قسم ہی حق مسیح اور اپنے دین کی
مجھکو کہ تم محبوب اور دوست تر ہو اس قوم سے اور مین چاہتا ہون تمہاری بہتری کو سوا اُنکے اور مین ڈرتا ہون تمہارے واسطے اُنکی
شدت لڑائی کا اور دبدبے سے پس آشتی اور صلح کرو تم تاکہ سلامت اور محفوظ رہو اور نہ مخالفت کرو تم کہ ندامت اور پشیمانی اُٹھاؤ پس جب
سُنا مرقس نے قول اُسکا ظاہر ہوا خشم اور غصہ اُسکے چہرے مین اور بڑبڑانے لگا اور کہا قسم ہی اپنے دین کی اگر نہ ہوتا تو ایلچی تو حکم دیتا مین
تیری زبان کے کاٹ ڈالنے کا بسبب تیری جرأت کے ایسی بات کہنے سے میرے فرش پر اور دیا اُسنے خط اُس شخص کو جو اچھی طرح
سے پڑھتا تھا عرب کے لکھے ہوے کو اور حکم دیا اُسنے اُسکو خط کے پڑھنے کا پس جواب لکھا اور ابتدا بکلمہ کفر کیا اور اُسکے بعد یہ لکھا
اما بعد یا معاشر العرب فانہ قد وصل الینا کتابکم وعلمنا ما فیہ من التھدید ولا بد لنا من الحرب والقتال والسلام
اور لپیٹا اور دیا خط معاہدی کو اور حکم کیا اُسکو انعام دینے کا ساتھ ریسی کے پس جب آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور
دیا انکو خط پس توڑا اور کھولا اور پڑھا اور پڑھکر سُنایا مسلمانونکو پس غافل ہوے وہ لڑائی پر اور تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے لشکر مسلمانونکو چار گروہ پر اس طریقے سے کہ بھیجا اُنھون نے ایک ٹکڑے کو ساتھ مسیب بن نجبۃ الفزاری کے باب ماترے وہ
باب جبل پر اور بھیجا اُنھون نے دوسرے ٹکڑے کو ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بھیجا ایک
ٹکڑے کو ساتھ مرقال ہاشم بن عتبہ کے اور ایک ٹکڑے کو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد
بن الولید باب دمشق پر راوی نے بیان کیا ہی کہ حملہ کیا اور روانہ ہوے مسلمان اُنکی طرف اور تمام دن وہ لڑتے رہے پس جب
دوسرا دن ہوا اکٹھا کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سب غلامونکو جو لشکر مین تھے اور حکم کیا انکو جانے کا بجانب شہر پناہ پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کافی ہونگے ہمکو یہ کام اُنکے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اے سردار تم اپنی
روش نرم پر رہو اور نہ مخالفت کرو تم میری اس کام مین جو کیا ہی مین نے تاکہ جانین رومی اس بات کو کہ نہین ہو اُنکے واسطے ہمارے
نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ اور نہین لڑتے ہین ہم اُنسے بذات خود ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم جو انکو منظور اور پسند ہی
اور تھے وہ غلام قریب چار ہزار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ مطلع ہوا اور دیکھا حصار کے اوپر سے غلامونکو مرقس ملعون نے اور بتحقیق
گرد تھے اُسکے بڑے بڑے بطارقہ اور صلبان باندھی تھین اُنھون نے اپنے سرونپر اور کہا اُنھون نے کہ نہین جانا تھا ہمنے عرب کو اس
صفت سے اور اسوقت تو وہ سب کے سب سیاہ رنگ ہین پس کہا بعض نے اُنمین سے جسنے دیکھا تھا اُنکا اجداد مین کہ یہ لوگ گروہ
عرب کے نہین ہین بلکہ اُنکے غلام ہین اور یہ بات کرو فریب ہی مطلب اُسکا یہ ہی کہ نہین ہی ہمارے واسطے اُنکے نزدیک کچھ بھی قدر اور مرتبہ کہ نہین
لڑتے ہین وہ خود ہمسے راوی نے بیان کیا ہی کہ غلام لڑتے رہے تمام اسروز آغاز رات تک پس بھیجا مرقس نے ایک ایلچی کو مع خط کے پاس
ابو عبیدہ بن الجراح کے پس آیا وہ ایلچی بطرف مسلمانون کے اور دیکھا اُسکو مسلمانون نے اور لیگئے اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس
پس پوچھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون حاکم کیطرف سے اور چاہتا ہون جواب مع خط کا پس لیا ابو عبیدہ نے

بن الجراح نے اور پڑھا خط اور اُسمین یہ لکھا تھا اما بعد یا معاشر العرب قد تبین عندنا ضعفکم و سفہ رایکم اذ وجھتم الینا
العبید للقتال و نحن مبیتہ لعذا اللیلۃ نخرج الیکم واللہ ینصرمن یشاء پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُس خط کو مشورہ کیا اُنھون نے اس
باب مین مسلمانون سے پس کہا اُنھون نے کہ ہماری راے یہ ہی کہ لکھین ہم اس قوم کو اور درخواست کرین ہم اُنسے اس امر کو کہ دیوین ہمکو وہ
بہت غلہ کھانے کو اور ضمانت کرین ہم اُنسے اس امر کی کہ کوچ کرجاوینگے تم اُنکے یہان سے تاا ینکہ فتح کرے اللہ تعالیٰ تمپر سواے اس شہر کے پھر
رجوع کرینگے اور پھرینگے ہم اُنکی طرف اور صرف ہوچکا ہوگا غلہ اُنکے کھانیکا اور متفرق ہوگئے ہونگے وہ سب اپنی جگہون مین پس تاخت تاراج
کرڈالینگے ہم اُنکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھاری راے بہتر اور مضبوط ہی پس اگر چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے تو مین قریب
تر ایسا ہی کرونگا جو تمنے بیان کیا ہی پس طلب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دوات اور کاغذ کو اور لکھا اُنھون نے جواب خط
اہل حمص کا ان الفاظ اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فانی قرأت کتابکم و رایت ان قولکم صلاحنا ولسنا ممن یرید البغی
علی احد من عباد اللہ عزوجل فان اردتم ان نرحل عنکم فابعثوا الینا میرۃ خمسۃ ایام فالطریق قد لحقنا منا شایعر و اذا فتح اللہ علینا
رجعنا الیکم فان فعلتم ذلک کان صلاحا لکم والسلام اور لپیٹا خط کو اور مُہر کی اُسپر اور دیا ایلچی کو پس جب پڑھا مربس نے خط کو بہت خوش ہوا اور
لیجا کیا اُسنے رئیسونکو اور کہا اُنسے کہ بتحقیق عرب تمسے غلہ طلب کرتے ہین تاکہ کوچ کرجاوین وہ تمھارے یہانسے اسواسطے کہ مثل عرب کی
مثل جانور درندہ کے ہی کہ جسوقت پاویگا وہ شکار تو نہ تجاوز کریگا اس سے دوسرے کی طرف **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ بھیجا مربس نے
قسبون کو اور کھولدیا اُنکے واسطے دروازہ شہر کا پس آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور لیا اُنھون نے عہد کوچ کرجانے کا
اور پوری ہوئی صلح اس قرارداد پر پھر کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے اہل حمص ہمنے قبول کیا جو لائے تم ہمارے واسطے خوشی سے
پس اگر تم غلے اور دانے چارے کو ہمارے ہاتھ بیچنا مناسب جانو بیس کرو تم اس کام کو اُنھون نے کہا ہان ہمکو منظور ہی پس مول لیا مسلمانون
نے وہ چیزین جسکے وہ حاجتمند تھے اور کوچ کیا اُنکے یہانسے اور اہل حمص خوشی تھے عرب کے غلہ لینے اور کوچ کرجانے سے
راوی نے **بیان** کیا ہی کہ کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے حمص سے تاا ینکہ آگئے وہ رستن مین اور دیکھا اُسکو کہ مضبوط اور
پانی اسمین کثیر اور بھرا ہوا لوگون سے ہی پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکے پاس ایلچی کو واسطے گفتگو صلح کے پس انکار کی اور کہا اُنھون نے
کہ ہم صلح نکرینگے تاا ینکہ دیکھین ہم اس امر کو کہ تمھارا معاملہ ہرقل بادشاہ کے ساتھ کیا ہوتا ہی اور بعد اُسکے جو اللہ چاہیگا وہ ہوگا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ ہم جاتے ہین بادشاہ کے شہرونکی طرف اور ہمارے ساتھ اسباب ہی کہ بوجھ ہوگیا ہی ہمکو اور ہم خواہش رکھتے ہین اس امر کی سپرد کرین اور
چھوڑ دیوین ہم اُسکو تمھارے شہر مین تا وقت اپنے پھر آنیکے پس ملکے اہل رستن ایلچی کو اپنے بطریق کے پاس جسکا نام **نقیطا** تھا اور
آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اُسنے کہا کہ ہمیشہ سے دستور ہی بادشاہونکا کہ امانت سپرد کرتے ہین بعض اُنکے بعض کے پاس اور یہ امر مضر نہین
کرتا ہی پس کہلا بھیجا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ جو حاجت اور کام تمھارا ہوگا ہم اُسکو جلد انجام دینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے
ثابت بن علقمہ سے **روایت** کی ہی کہا کہ ثابت بن علقمہ نے کہ تھا مین حمص مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جب کوچ کیا تھا اُنھونے اور
اُترے تھے رستن مین اور بلایا اُنھون نے اہل راے اور مشورہ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا اُنسے کہ جان لو تم اس امر کو یہ شہر بڑا مضبوط ہی

اور نہین ہی کوئی سبیل اُسکے فتح کی مگر مکر اور فریب سے اور مین نے ارادہ کیا ہی کہ مقید کرونمین تم مین سے بیس آدمیونکو بیس صندوقون مین اور ہودین
کنجی اور قفل اُسکے تمہارے پاس پس جسوقت پہونچ جاؤ شہر مین تب نکلو تم اللہ کا نام لیکر اور تم مدد دیے جاؤ گے پس خالد بن الولید نے کہا کہ
ہر گاہ تمنے یہ ارادہ کیا ہی پس چاہیے کہ ہووین قفل ظاہر سطح صندوقونمین اور نیچے کے تختے مین نرمادگی ہووین بدون کسی چیز روکنے والی کے
پس جسوقت کہ پہونچین قوم نکلین ایک ہی ساتھ اور تکبیر کہین اسواسطے کہ مدد نزدیک ہوتی ہی ساتھ تکبیر کے پس منظور کیا اس رائے کو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور لیا کھانے کے صندوقونکو اور توڑ دیا اُنکے نیچے کے تختونکو اور نرمادگی لگائی اُنہین پس پہلے سب کے داخل ہوے
صندوق مین ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذوالکلاع الحمیری اور عمرو بن معدیکرب اور مرقال اور ہاشم بن عتبہ اور قیس بن ہبیرہ
اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبدالرحمن بن مالک اشتر اور عون بن سالم اور عامر بن کاکل الفزاری اور مازن بن عامر اور ربیعہ
بن عامر اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص اور عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما جنکو سردار مقرر کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ان سب پر
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پس جب گئین صندوقین رستن مین ڈالدیا انکو نقیطا نے اپنی زوجہ کے محل مین جسکا نام ماریہ تھا
اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے تا اینکہ اترے وہ ایک گاؤنمین جسکو لوگ سوید کہتے تھے پس جب رات ہوئی بھیجا خالد بن الولید کو
ساتھ لشکر زحف کے قریب رستن کے اور اسی وقت بلند ہوا شور رستن کے اندر اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ حال گذرا کہ جب چھوڑ دیا اُن کو
نقیطا نے ماریہ کے محل مین سوار ہوا وہ بطرف اپنے کنیسہ کے مع اپنے بطارقہ کے تاکہ پڑھین وہ نماز شکر کی اور بلند ہوئین آوازین انکی انجیل کے
پڑھنے کی اور سُنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی آوازونکو پس اُسیوقت نکلے وہ صندوقون سے اور مضبوطی کی اُنھون نے اپنی
جانونپر اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارونکو اور قبضہ کر لیا نقیطا کی زوجہ پر اور کہا اُس سے کہ ہم کنجیان شہر کی چاہتے ہین پس دے دین اُسنے کنجیان
انکو پس جب گئین اُنکے ہاتھو نمین چلے وہ ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور جا پڑے قوم پر اُنکے کنیسہ مین پس نہین ٹہری کسی نے قوم سے
انکی طرف نکلنے اور مقابلہ کرنیکی اسواسطے کہ قوم بدون سامان کے تھی اور مقرر کیا عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے ربیعہ بن عامر اور
اصید بن سلمہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص کو اور سپرد کیا اُنکے کنجیان دروازونکی اور کہا اُنسے کہ کھولو دروازونکو اور بلند کرو اپنی
آوازونکو ساتھ تکبیر کے اسواسطے کہ بھائی تمہارے چھپے ہوے ہین گرد شہر کے پس اُنھون نے ایسا ہی کیا پس جب کھولا دروازونکو اور تکبیر
کہین اُنھون نے جواب دیا انکو خالد بن الولید اور لشکر نے ہر جگہ سے اور آگئے لشکر کے خالد بن الولید تھے پس جواب دیا خالد نے اُنکو
ساتھ تکبیر کے اور داخل ہوے وہ شہر مین اور سنین اہل رستن نے آوازین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس جانا اُنھون نے کہ وہ
مسلمانون کے قبضے مین ہین پس نکلے انکی طرف بحالت انقیاد کے اور کہا اُنھون نے کہ نہ لڑینگے ہم تمسے اور ہم تمہارے قیدی ہین پس
عدالت کرو تم ہم مین کہ تم ہمکو دوست تر ہو ہماری قوم سے پس عرض کیا اُنپر خالد بن الولید نے اسلام کو پس مسلمان ہوے بعض لوگ اُنمین اور
باقی ہوے بہت اپنے دین پر باقرار ادا ے جزیہ کے اور نقیطا نے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون ساتھ اپنے دین کے عوض کو پس کہا خالد بن الولید نے
اس سے کہ نکلجا تو مع اپنے لڑکے بالونکے ہمارے یہانسے پس نکالدیا اُسکو اور متوجہ ہوا وہ بجانب حمص کے اور آگاہ کیا اُسنے اہل حمص کو
حال فتح رستن سے پس دشوار گذرا اُنپر یہ معاملہ اور جانا اُنھون نے کہ اہل عرب صبح کرینگے اُنکے یہان ساتھ لڑائی اور تاخت کے پس جب

پہونچی خبر فتح رستن کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا اُنھون نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالیٰ کے اور روانہ کیا ایکہزار مرد کو اور وصیت کی اُنکو واسطے حفاظت رستن کے اور سردار مقرر کیا انپر بلال بن عامر الیشکری کو پس جب ٹھہرے اور مقام کیا ان لوگون نے رستن مین آملے خالد بن الولید اور عبداللہ بن جعفر اور ساتھی اُنکے ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور متوجہ ہوئے وہ سب بجانب حماۃ کے پس جب پہونچے اور اُترے وہان صبح کے وقت اور داخل تھے وہان حماۃ کے لوگ مسلمانونکی صلح مین جیسا کہ بیان کر چکے ہین ہم اور اسی طرح اہل شیرز بھی مسلمانونکی صلح مین داخل تھے مگر یہ کہ بطریق انکا مر گیا تھا اور بھیجا تھا اُسکی طرف ہرقل طاغی نے ایک بطریق ظالم کو جسکا نام نکس تھا پس توڑ دیا اُسنے صلح کو اور چکھایا اہل شیرز کو ذائقہ نقصان کا اور جب یہ خبر ابوعبیدہ بن الجراح کو پہونچی بھیجا اُنھون نے ایک گروہ مسلمانان اسپ سوار کو پیشتر اپنے بجانب شیرز کے پس تاخت تاراج کیا گروہ نے اسکے ملک کو اور واقع ہوا شور وغل اور سنا نکس بطریق نے شور اور فریاد قوم کو پس آیا وہ اہل شیرز کے پاس اپنے قلعہ سے اور کہا کہ ای اہل شیرز جانو تم اس امر کو کہ بادشاہ رحیم نے حاکم مقرر کیا مجکو تمپر واسطے حفاظت تمھارے شہر کے پھر کھولدیا اُسنے خزانہ ہتھیارونکا اور تقسیم کیا انکو اور حکم کیا انکو لڑنے کا پس حتی قوم اسی حال مین کہ پہونچے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیون کے اور ڈرایا انکو اس لشکر نے اور حیران ہوئین عقلین انکی پس لکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل شیرز کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد یا اہل شیرز فان حصنکم لیس ھو بامنع من حصن بعلبک و لا من الرستن و لا رجالکم باشجع من رجالھما فاذا اقرأتم کتابی ھذا فادخلوا فی طاعتی و لا تخالفوا فیکون بالاً علیکم اور لپیٹا اور دیا خط ایک شخص کو معاہدین سے پس جب پہونچا خط اہل شیرز کے پاس دیا اُنھون نے اُس خط کو اپنے بطریق نکس کو پس اُسنے کہا کیا رائے ہی تمھاری ای اہل شیرز پس کہا اُنھون نے کہ سچے ہین عرب سو واسطے کہ نہین ہین ہماری شہر پناہ انکو نکی شہر پناہون سے زیادہ مضبوط جسکو لے لیا ہی مسلمانون نے پس کیونکر شیرز انکو باز رکھے گا پس بُرا اور سخت کہا نکس نے انکو اور لعنت کی انپر اور حکم کیا اپنے غلامونکو اُنکے مارنیکا اور نکلے وہ اُسکو پنجے سے توڑ دیا انکو مسلمانون نے اور داخل ہوئے شہر مین اور واقع ہوئی لڑائی پس خوش ہوئے مسلمان اس معاملے سے پھر منادی کروائی ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانونمین اس امر کی کہ فتح کیا اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو تمپر ساتھ آسانی کے اور تحقیق نکل گئے ہین اہل حمص اب تمھاری ذمہ داری سے پس اب پھر چلو تم میرے ساتھ انکی طرف پس سوار ہوئے عرب اپنے گھوڑونپر اور ارادہ کیا تھا اُنھون نے روانگی کا کہ دفعۃً ظاہر ہوا انکو ایک بڑا غبار جو آتا تھا انکی طرف انطاکیہ کی راہ سے پس جلدی کی ایک گروہ نے طرف اُسکے اور تھا وہ ایک بڑا قسیس اور اُسکے ساتھ ایک سو برذون تھے اور انکو ایک سو گبر گھیرے ہوئے ہین اور وہ نہین جانتا تھا مسلمانونکے اُترنے کا حال شہر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ڈانٹا انکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ہانک لیا براذین کو اور قہر کر لیا قسیس اور گبرونکو اور لیکر چلے یہ سب بجانب ابوعبیدہ بن الجراح کے اور پایا انکو نہر معلون پر استفسار حال کیا قسیس سے پس بیان کیا اُسنے جو کچھ جانتا تھا اپنے بادشاہ کا حال اور یہ کہ سب روم اور روسیہ اور صقالیہ اور افرنج اور ارمن نے کمک کی ہی بادشاہ کی اور وہ سب ارادہ رکھتے ہین تمھارے اوپر کا پس بڑا دکھائی دیا یہ امر ابوعبیدہ بن الجراح کو اور عرض کیا اُنھون نے قسیس پر اسلام کو پس کہا اُسنے ترجمان سے کہ کہو اپنے سردار سے کہ شب کو دیکھا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور اسلام قبول کیا مین نے اُنکے ہاتھ پر اور

عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسلام کو گبرون پر پس انکار کیا اُنھون نے پس مارین گردنین اُنکی اور روانہ ہوے بجانب حمص کے پس
نہین خبردار ہوئے اہل حمص مگر اسوقت کہ گردہ مسلمانون نے تاخت تاراج کی اُنپر پس جنبش کی قوم نے بجانب شہر کے اور بند کر لیا
اُسکے دروازونکو اور کہا غدر اور بیوفائی کی عرب نے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُترے مسلمان گرد حمص کے اور گھیر لیا اُسکو
اور سخت گذرا یہ امر اہل حمص پر پس لکھا اُنھون نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس مضمون سے اما بعد یا معاشر العرب ان لنا فیکم عہدکم
وانتم صالحتمونا علی المیرة فتممنا لکم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جواب اسکا اس مضمون سے دیا کہ ہم بیوفائی نہین کرتے ہین اور
نہین عہد توڑتے ہین اور آیا نہین جانتا تھا تمنے کہ مین نے عہد کیا تھا تمسے اس قرار داد پر کہ پھر جاؤنگا تمھارے یہان سے تا اینکہ فتح
کرونگا کسی شہر کو شہرہاے روم سے اور اختیار ہوگا مجکو اس امر کا اگر منظور ہوگا تو جاؤنگا مین تمہاری کسی دوسری طرف کو یا آؤنگا مین
تمہاری جانب کو اہل حمص نے کہا سچ ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تحقیق فتح کیا اللہ نے ہمارے واسطے شیزار اور رستن کو آسانی سے اور اب
نہین ہی تمہارے واسطے ہمارے نزدیک مگر اس حالمین کہ اگر تم صلح کرو پس کہا قسون نے کہ سچے ہو تم نہین ہی تمپر سرزنش خطا ہماری ہی
کہ مضبوطی عہد کی کرلی ہمنے تمسے پھر چلے گئے وہ لوگ شہر کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے لوگونکو اور کہا کہ لو تم سامان لڑائی کو اس
واسطے کہ قوم بدون توشے کے ہین اور نہ اُنکے واسطے کوئی مدد آنیوالی ہی اُنکے طاغی کی طرف سے اعانت طلب کرو تم اللہ سے اور اُسی پر
بھروسہ کرو تم راوی نے بیان کیا ہی کہ نزدیک ہوے مسلمان دروازونسے پس یکجا ہوے اہل حمص اپنے بطریق کے پاس
اور کہا اُس سے کہ تیری کیا تدبیر ہی اُسنے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ لڑین ہم اُنسے اور نہ دکھادین ہم اُنکو اپنی جانب سے ضعف کو اُنھونے کہا کھانا
کہان ہی اور کیا تدبیر ہی اُسنے کہا کہ میرے نزدیک کھتا غلے کا ہی کہ کافی ہوگا تمھارے کھانیکو مدت دراز تک پھر کھولا اُسنے خزانہ اپنے دادا جد کا
جسمین غلہ تھا اور تقسیم کیا اُنکو اور دین اُنکو زرہین اور ہتھیار اور آگے رکھی گئی اُنکی انجیل اور گذرانی اُنھون نے وہ رات در انحالیکہ زاری کرتے تھے
وہ ساتھ اپنے کلمات کفر کے پس جب صبح ہوئی کھولے گئے دروازے حمص کے اور نکلی قوم ساتھ اپنی جماعت اور سامان نشانہاے فوج اور پانچ ہزار
گبرونکے کہ نہین ظاہر تھی اُنکے جسم سے سواے گوشہ پتلی آنکھونکے گویا وہ دیوار لوہے کی تھی اور بے سپر کیا اُنھون نے اپنی جانونکو واسطے موت
کے پیچھے اپنے مال اور اہل وعیال کے اور دوڑے مسلمان لوگ اُنکی طرف مثل پھیلی ہوئی ٹیڑیونکے اور حملہ کیا اُنھونے اُنپر اور گبر لوگ مثل چھٹے
ہوے پتھرونکے تھے کہ نہین دور ہوتے تھے اپنی جگہون سے اور نہین اندیشہ مند تھے اس معاملے مین پس اسی وقت شور کیا بطریق نے پس
شور کیا رومیون نے اور گرے وہ مسلمانون پر اور چلائے پیدل لوگون نے تیرہاے زہردار کو اور مل گئے دونون فریق اور پیچھے کو پھرے
مسلمان اور کثرت سے مقتول اور زخمی ہوے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ہزیمت مسلمانونکو بہت سخت گذرا اُنپر یہ
معاملہ اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے اولاد زنان عربیہ پھرو پھرو بجانب دشمن کے برکت دیوے اللہ تم مین اور اُسدن کے
پیچھے اور دن بھی ہی حملہ کرو تم ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالیٰ کے پس پھرے مسلمان اور سخت حملہ کیا اُنھون نے اہل حمص پر اور ڈرانے
والے شدت کے اُنپر اور آگے بڑھے خالد بن الولید ساتھ جماعت کثیر کے بنی مخزوم سے پس مارتے تھے اُنہین ضرب تلوار کو مثل سوختہ
آگ کے اور رکھا مسلمانون نے اُنمین تلوار اور نیزون کو اور حملہ کیا میسرہ بن مسروق نے ساتھ جماعت بنی عبس کے تکبیر اور تہلیل

کہتے ہوے اور دوڑے رومی بڑبڑاتے ہوے اپنی لغت مین بسبب ظاہر ہوتے قتل کے انپر اور پھرے دہشت کھیونکے اور گھیر لیا مسلمانونکو اور بیٹھ گئے گبر لوگ زانونکے بل اور چھپے وہ ڈھالونکے ساتھ اور خالی کیے تیراندازی سے ترکش کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے یہ حال نکلے ساتھ نشان کے اور وہ حمص کی لڑائی مین بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح کے صاحب نشان تھے اور پکارتے تھے اپنے ساتھیون سے کہ شدت کرو تم برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین اسواسطے کہ یہ معاملہ قسم ہے خدا کی کہ غنیمت ہے دین اور دنیا مین پس اسی حالمین کہ وہ برانگیختہ کرتے تھے مسلمانونکو لڑائی پر دفعتہ سامنے آیا ایک بڑا رئیس رومی اور وہ زرہ مضبوط اور بازو رکھنے والی پہنے اور جوش خروش مین مثل شیر کے تھا پس حملہ کیا اُسنے خالد بن الولید پر پس خالی دیا خالد بن الولید نے اُسکے حملے کو اور آئے اُسپر ساتھ اپنی تلوار کے تا اینکہ جسوقت قصد کیا لگانے اور مارنے تلوار کا گبر کے سر پر اُڑ کر علیحدہ گری تلوار اُنکے ہاتھ سے اور باقی رہا قبضہ تلوار کا خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس اُمید کی گبر نے اُنپر اور حملہ کیا اُنپر پس دوڑ آئے خالد بن الولید اُسپر اور جھپٹ گئے اُسکو اور دبا لیا ایک نے دوسرے کو اپنے گھوڑے کی زین پر اور رلایا خالد بن الولید نے گبر کو اپنے جسم سے اور گود مین لیا اُسکو درمیان اپنے دونون ہاتھونکے پس ڈالین اُنھون نے پسلیان اُسکی اور توڑ ڈالدیا اُسکو مار کر اور پسلی خالد بن الولید نے تلوار اُسکی پس جنبش دی اُسکو اپنے ہاتھ مین پس اُڑین اس سے چنگاریان مشابہ آگ کے اور رکھ لیا اُسکے سر کو اوپر زین پر اور پکارا بنی مخزوم کو اور برانگیختہ کیا اُنکو لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے اور دوڑ آئے وہ رومیون مین اور خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے داہنے اور بائین اور پکار کر کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور لڑتے رہے اسیطرح تا اینکہ لٹکا آفتاب وسط آسمان مین اور گرم ہوئی زرہ اُنکی بدن پر پس نکلے خالد بن الولید معرکے سے اور بنی مخزوم اُنکے پیچھے تھے اور خون اُنکی زرہون پر تھا اور چہرے اُنکے مثل گل لالے کے تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمھاری ای ابا سلیمان تحقیق کوشش کی اللہ کے واسطے جیسا کہ حق کوشش کا تھا اور جب دیکھا مرقال ہاشم بن عتبہ نے یہ حال پکارا اپنی قوم بنی زہرہ کو اور حملہ کیا میمنہ روم پر اور اُنکے ساتھ میسرہ بن مسروق تھے مع اپنی قوم کے پس مل گئے ساتھ قوم کے میمنہ مین اور مارا تلوارون سے اور صبر کیا اُنھون نے موت پر اور حملہ کیا بعد اُنکے قیس بن ہبیرہ نے مع اپنی قوم کے میسرہ روم پر پس وہ قوم کو اپنی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے اور پارہ پارہ کرتے تھے اُنکو اور حملہ کیا بعد اُنکے عکرمہ بن ابی جہل نے اور اُنکے گرد ایک جماعت بنی مخزوم کی تھی اور در آئے وہ جماعت روم مین پس اُسی وقت گرم ہوئی لڑائی اور منتظر ہوئین جانین مسلمانونکی واسطے شہادت کے اور یقین کیا اُنھون نے شہادت کا پس نہین دیکھا اُنھون نے حمص کے دن کسی کو مضبوط زیادہ بنی مخزوم سے سوائے اُسکے کہ عکرمہ بن ابی جہل سخت تر تھے اُنمین سے لڑائی مین اور وہ اُمید رکھتے تھے تیرونکی اور قصد کرتے تھے انکی طرف اور کہا گیا اُنسے کہ پرہیز کرو تم اللہ تعالیٰ سے اور مہربانی اور نرمی کرو اپنی جانکے ساتھ پس کہا اُنھون نے کہ ای قوم ہر گاہ مین لڑتا تھا بتون کی طرف سے پس کیونکر آج کے دن اطاعت اللہ اور رسول مین نہ لڑون اور تحقیق مین دیکھتا ہون حورون کو ظاہر اور قریب ہونے والی اپنی طرف کہ اگر ظاہر کرے ایک اُن مین کی اپنے ہاتھ کی کلائی کو

اہل دنیا کے واسطے تو مرجاوین اہل دنیا اُسکی خواہش ور تمنا مین دیکھتا ہون ایک انین سے کہ اُسکے ہاتھ مین دستار ریشمی اور کاسہ جواہر کا ہی اور وہ کہتی ہی کہ جلدی کرو تم ہمارے واسطے جوڑا ہونے کو کہ ہم مشتاق تمہارے ہین اور کہا عکرمہ نے بہ تحقیق سچا وعدہ کیا تھا ہم سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نکالا اور راست کیا اُنھون نے اپنی تلوار کو اور در آئے وہ مشرکین مین اور نہین زیادہ کی اُنھون نے مگر پیش قدمی ور دلیری ور تعجب کیا رومیون نے اُنکے اچھے صبر کرنے سے اور اُنکے لڑنے سے پس وہ اُسی حال مین تھے کہ اُسی وقت قصد کیا فرس بطریق نے اور اُسکے پاس ایک بڑا حربہ چمکتا ہوا تھا پس جنبش دی اُسنے اُسکو اپنے ہاتھ مین اور چلایا اُسکو پس پڑا وہ عکرمہ بن ابی جہل کے دل پر پس گر پڑے وہ مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ انپر پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو کہ اُنکے چچا کے بیٹے مار ڈالے گئے آکر ٹھہرے اُنکی لاش پر اور بہت روئے اور کہا کہ کاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے میرے چچا کے بیٹے کے مرجانے کو تا کہ جانتے وہ کہ ہم حسب تمنا بھڑتے ہین دشمن سے تو سوار ہوتے ہین اور آجاتے ہین ہم نیزون کی نوکون پر نہایت جانبازی سے اور لڑتے رہے مسلمان حالت ترس اور خوف مین تا اینکہ آئی رات اور پلٹ گئے رومی اپنے شہر کی طرف اور بند کر لیا اُنھون نے دروازونکو اور پھرے مسلمان اپنے اسباب اور قیام گاہون کی طرف اور رات گذرانی اُنھون نے پس جب صبح کی نماز پڑھی اُنھون نے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای گروہ مسلمانو نکے رحمت کرے اللہ تمپر اگر تمنا کرو گے تم اس بات کی کہ اہل حمص ہاتھ آوین تمکو باہر شہر کے تو ہر آئینہ پوری اور روان ہو گی خواہش تمہاری سو واسطے کہ اللہ تعالی نے قوت اور غلبہ دیا ہی تمکو روم پر اور فتح کیے اُسنے تمہارے واسطے شہر پناہون اور قلعون کو پس یہ کیا کمی ور کوتاہی ہی اور اللہ تعالی تمہارے سامنے ہی اور تمکو دیکھتا ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار یہ اہل حمص شہسوار اور بہادر روم کے اور شیر آدمیونکے ہین اور نہین ہین اُنمین بازاری اور ڈرنے والے بد دل ور وہ بڑے سخت ہین لڑائی مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس کیا صلاح ہی تمہاری ای ابا سلیمان راہ پر کرے اللہ تعالی تمہارے کامون کو اور مضبوطی اور راستی دیوے تمہارے رائے کو خالد بن الولید نے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ ہم کشادگی دیوینگے قوم کو اور دور ہو جاوین اُنسے اور چھوڑ دیوین ہم اُنکے لیے اپنی جگہ اور اوٹھون کو پس جب تعاقب کرینگے وہ ہمارا شہر سے اور ہوینگے وہ ہمارے ساتھ راہ ہموار اور برابر مین باگین پھیرینگے ہم اُنپر اور پھاڑ ڈالینگے اُنکو بسبب اُنکے دور اور فاصلے پر ہونے کے شہر سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر رائے تجویز کی تمنے اور وعدہ کر لیا آپس مین مسلمانون نے کشادہ کرنے اور چھوڑ دینے اپنی جگہ کا رومیون کے سامنے پس جب صبح کی قوم نے کھولے گئے دروازے اور نکلے وہ واسطے لڑائی کے مسلمانون نے اُمید دلائی اُنکو اپنی جانون مین اور پھرے تھے اُنسے تا اینکہ روشن ہوا دن اور نکلا آفتاب اور پھیلی خوشبو لڑائی کی طمع اور اُمید کی قوم نے مسلمانون مین بسبب اُسکے کہ ظاہر ہوئی قوم کو کمی ور کوتاہی کرنا مسلمانون کا لڑائی مین اور شدت کی قوم نے مسلمانون پر پس بھاگے عرب اُنکے سامنے سے اور چھوڑ دی اپنی جگہ کو راوی نے سراقہ بن قادم الخفی سے جو فتوح ملک شام مین موجود تھے

بسلسلہ راویون کے **روایت** کی ہی کہ کہا سراقہ نے کہ بھاگے ہم آگے رومیون کے اور تعاقب کیا ہمارا دریس نے ساتھ ایک جماعت
کے اپنے گروہ سے اور وہ ایک ہزار آدمی اور بڑے سخت تھے قوم کے اور بھاگے ہم آگے رومیونکے بطلب جوسیہ کے اور پہونچگئے
اور لے لیا ہمکو بطارقہ نے اور تھا حمص مین ایک قس بڈھا بڑے مرتبے کا کہ مضبوط کیا تھا اُسکو تجربے نے اور جانتا تھا وہ راہین
مکر اور فریب کی اور تھا وہ ایک عالم علماے روم سے کہ پڑھی تھی اُسنے توریت اور انجیل و صحف شیث اور ابراہیم علے نبینا و
علیہما الصلوۃ والسلام کو اور ربانی تھی اُسنے صحبت بعض حواری عیسی علیہ السلام کی پس جب چڑھا وہ شہرپناہ کے اوپر اور دیکھا
مسلمانونکو کہ بھاگ گئے اور قبضے مین آگئی جگہ اُنکی اور لوٹا جاتا ہی اسباب اُنکا پکار کر کہتا تھا کہ قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ یہ بات
مکر اور فریب کی ہی اہل عرب کی طرف سے اور مین نے سونگھی ہی بو اس وقت کی اہل حمص پر سختی ہو تم پر اے اہل حمص بہ تحقیق اہل عرب
نہ سپرد کرینگے اپنی اہل اور اولاد کو اگرچہ مار ڈالے جاوین وہ سب کے سب **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ قس شور
کرتا تھا اور اہل حمص لوٹتے تھے توشہ اور اسباب کو اور بطریق مریس در پے تھا عرب کی طلب مین پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے ساتھ بلند آواز کے کہ پھرو پھرو اے گروہ مسلمانونکے برکت دیوے اللہ تعالی تم مین اور مدد کرے تمھاری
دشمنونپر پس جب سُنی مسلمانون نے آواز اُنکی پھرے رومیونپر مثل ستارہ ٹوٹنے والے کے آسمان سے اور مثل تیر چلنے والے کے کمان سے
گویا کہ وہ جانور درندہ گروہ در گروہ مارنے والے تھے تا اینکہ گھیر لیا اُنکے لشکر اور بطریق کو اور رومی مسلمانونکے بیچ مین مثل تل سپید کے سیاہ
بیل مین تھے پس چڑھا یا گبرون نے اپنی کمانونکو اور چلائے عرب نے اپنے تیر ہاے زہر دار کو اور مسلمان حملہ کرتے تھے اُنپر مثل حملہ
کرنے شیر کے اور منڈل باندھے تھے گرد اُنکے مثل گرسون کے پس مار گراتے تھے اُنکو دائین بائین یہانتک کہ نگونسار کر دیا بہتونکو
اُنمین سے **عطیہ** بن فہر الزبیر نے **بیان** کیا کہ جب دیکھا رومیون نے ہمارے معاملے کو اپنے ساتھ حملہ کیا اُنھون نے ہمپر تا اینکہ گرم ہوا
تنور لڑائی کا اور نکل کر دوڑے خالد بن الولید وسط معرکہ گاہ سے ایک گھوڑے پر کہ دُم اُسکی سُرخ تھی اور وہ پہنے تھے کپڑے
طلائی حاکم بعلبک کے اور اونکے سر پر عمامہ سُرخ تھا اور وہ جوش خروش مین تھے مثل شیر مست کے اور نکال لیا تھا اپنی تلوار کو
میان سے اور ہلایا اُسکو پس اُڑین اُس سے چنگاریان اور چمکین وہ مثل روشنی بجلی کے اور پکارا بلند آواز سے کہ رحمت کرے اللہ تعالی
اُس شخص پر جسنے نکالا اپنی تلوار کو اور مضبوط کیا اپنے ارادے کو اور بڑھایا اپنے نیزونکو اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس اُسی وقت نکالا عرب
نے اپنی تلوارون کو میان سے اور جا پڑے رومیونپر مثل گرنے چڑیون کے دانے پر اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے کہ اے لوگو لڑو تم اپنے حریم اور جگہ کے واسطے اور حمایت کرو تم اہل و اولاد کیواسطے کہ بتحقیق اللہ تعالی تمھارے سامنے ہی
اور دیکھ رہا ہی تمکو اور مدد دینے والا ہی تمکو تمھارے دشمنون پر اور تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس حال مین کہ علیحدہ تھے ساتھ پانچ سو
سوار کے بجانب جماعت کے پس ٹوٹ پڑے وہ رومیونپر اور نہین آگاہ ہوے گبران رومی مگر اسوقت کہ ضربات تیزون نے
لیلیا تھا اُنکو مثل آگ روشن کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے معاذ بن جبل نے کہ جوانمردو لو تم دروازے کو تاکہ نہ نجات پاوین رومی
تمھارے ہاتھون سے پس قصد کیا مسلمانون نے شہر کے دروازون کا جب دیکھا رومیون نے اُنکو پھینکدیا اُنھون نے اسباب کو

اور قصد کیا اُنھون نے دروازون کا پس مارے گئے رومیون سے جو مارے گئے اور بھاگ بچے انین سے جو بھاگ بچے مھند بن سیف فزاری نے **بیان** کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین بھاگ بچے ایکہزار سوار ہمراہی مرییس سے مگر کچھ زیادہ ایک سو سوار سے اور تھی بڑی مصیبت اُنپر مارا جانا اُنکا دروازون پر اسواسطے کہ عوام الناس انہین کے باہر شہر پناہ کے تھے **سعید بن زید** نے **بیان** کیا ہی کہ موجود تھا مین روز واقعہ حمص مین اور تھا مین حریص ساتھ شمار کرنے کشتگان کے پس شمار کیا مین نے سو رومیونکو کہ مارے گئے تھے سواے زخمی اور قیدی کے انین سے پس بشارت دی مین نے اس امر کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اُنھون نے کہ آیا دیکھا ہی تمنے مارا جانا اُنکے بطریق کا مین نے کہا کہ اگر وہ مقتولین مین ہی تو سواے میرے اور کسی نے اُسکو نہین مارا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیونکر جانا تمنے کہ وہ تمھارا کشتہ ہی مین نے کہا کہ دیکھا تھا مین نے ایک مرد موٹے تازے بھاری ڈیل ڈول سُرخ رنگ والیکو اور وہ زرہ وغیرہ اسطرح کی پہنے تھا اور خوشبوے مشک کی پھیلی تھی اُ سکے ریشمی کپڑون سے اور تھی اُسکے ہاتھ مین ایک سیخ لوہے کی اور تھا وہ رومیون کے بیچ مین پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور یہ دعا پڑھی مین نے اللھم انی اعدہ وقد رتك قبل قلہ اتی اللھم اجعل قتلہ علی یدی وارزقنی اجرہ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا آیا لیلیے تمنے کپڑے اُسکے مین نے کہا کہ نہین ولیکن میری نشانی اسمین ایک تیر ہی جسکو مارا اور جما دیا ہی مین نے اُسکے دل مین اور دو ضرب تلوار کی ہین اُسکے ازاربند کی جگہ مین ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ جاؤ اور پہونچو تم اُسکے پاس اور لیکر دے دو اسباب اسکا سعید کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے پس جب رکھ دیا لڑائی نے اپنے بوجھ کو لیے مسلمانون نے کپڑے اور زرہین اور ہتھیار ان کی اور لائے اُس سبکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے سامنے اور واقع ہوا شور اور چلانا رومیونکا حمص مین اور عورتین اُنکی روتی تھین اور یکجا ہوے لوگ اور بوڑھے آدمی اُنکے کنیسہ مین اور بات چیت کی اُنھون نے قسون اور راہبون سے یہ کہ حمص کو مسلمانونکے سپرد کر دوین پس نکلکر آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور مصالحہ کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اس امر پر کہ سپرد کر دین شہر کو اُنکے اور ہووین وہ اُنکی ذمہ داری مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم ہماری صلح اور ذمہ داری مین ہوا اور واجب ہوئی ہمپر نیکو خواہی تمھاری اور چلے جاوینگے ہم تمھارے یہان سے ولیکن نہ داخل ہونگے ہم تمھارے شہر مین اسوقت تک کہ دیکھین ہم کہ ہمارے اور بادشاہ روم کے بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہی اور چاہی رومیون نے تعظیم اور تکریم مسلمانونکی ساتھ ٹھہرانیکے حمص مین لیکن منع کیا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر سے اور نہین داخل ہوا کوئی شخص مسلمانون سے حمص مین مگر بعد لڑائی **یرموک** کے اور یہ سبب اسواسطے تھا کہ نزدیک ہو جاوین مسلمان واسطے رومیون کے ساتھ عدالت اور نیکو خواہی کے جریر بن حوین نے نجار سے **روایت** کی ہی کہا نجار نے کہ مصالحہ کیا اہل حمص نے بعد مارے جانے مرییس کے اور نکلے وہ اور دفن کیا اُنھون نے اپنے مردون کو اور شہید ہوے جماعت مسلمانون سے اکیس یا تینتیس آدمی کہ وہ سب قوم حمیر اور ہمدان کے تھے مگر تین آدمی اہل مکہ سے رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ پہونچین خبرین ہرقل کو کہ مسلمانون نے فتح کر لیا حمص اور رستن اور شیزر کو اور چھین لیا اُنھون نے اُس ہدیہ کو جو اُسنے مرییس کیواسطے بھیجا تھا پس پہونچا وہ اس معاملے سے کاہش جان کو اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے لشکر کے اُن شہرون سے جہان لکھا تھا اُسنے تا اُنکے

یکجا کیا اُسنے جماعت کو اور آراستہ کیا لشکر ونکو پس تھا طول اُسکے لشکر کا انطاکیہ سے آخر لشکر تک اکیس فرسخ اور بھیجا اُسنے فوجونکو بجانب
شہر قیساریہ کنارے ملک شام کے تا کہ نگہبانی کرین وہ صور اور اعکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی اور بھیجا اُسنے
دوسرے لشکر کو بجانب بیت المقدس کے اور توقف کیا بانتظار آنے باہان ارمنی کے کہ آوے وہ ساتھ قوم ارمن کے اور جمع کی
تھی اُسنے قوم ارمن سے اسقدر جماعت کہ نہین جمع کیا تھا اسقدر کسی بادشاہ نے پس بعد تھوڑے دن کے آیا لشکر اُسکا ہرقل بادشاہ کے
پاس اور نکلا بادشاہ مع اپنے ارباب دولت کے اور پاپیادہ ہوگیا باہان اور لشکر اُسکا واسطے استقبال بادشاہ کے اور دعائین دین
اُسکے تئین اور گیا بادشاہ بجانب کنیسہ قسوسنکے اور بٹھیا اُنکے منبر کفر پر اور ٹھہرے ملوک اور ہرقلیہ اور قیاصرہ کنیسہ مین اور بلند کیا اُنھون نے
آوازونکو ساتھ گریہ وزاری کے پس منع کیا اُنکو اس امر سے اور کہا اے اہل صلیب تحقیق مین نے ڈرایا اور دھمکایا تمکو عرب سے پس نمانا تمنے میرے کنے
کو اور قسیم ہوا اپنے دین کی کہ ضرور وہ مالک ہوجاوینگے میرے اس تختگاہ تک اور گریہ اور زاری کام عورتونکا ہی اور تحقیق یکجا ہوا تمھارے واسطے اسقدر
لشکر وسامان کہ نہین قدرت رکھتا ہی اُس مقدار پر کوئی بادشاہ نصرانی اور تحقیق صرف کیا مین نے اپنے مال اور لوگونکو تا کہ باز رکھون اہل عرب کو تمسے
اور تمھارے دین اور آبرو سے پس توبہ کرو تم طرف مسیح علیہ السلام کے اپنے گناہون سے اور قصد کرو اپنی اپنی رعیت کیواسطے نیکی کا اور نہ ظلم کرو تم آپس مین اور
صبر کرو تم لڑائی مین اور نہ حسد کرو تم آپس مین اور ڈرتے رہو تم غرور سے کہ جس قوم نے غرور کیا وہ مخذول اور عاجز ہوا اور مین ایک بات
تمسے پوچھتا ہون اور اسکا جواب تمسے چاہتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ سوال کر تو ہمسے جو تجھکو منظور ہو پس کہا اُسنے کہ تحقیق تم لوگ بہت
ہو از روے کمک اور شمار کے اور بڑے ہین ڈیل تمھارے اور زیادہ ہی قوت تمھاری اہل عرب سے پس کسو جلو کہان سے واقع ہوئی تمپر
بازماندگی اور عاجزی حالانکہ ترک اور اہل فارس ڈرتے تھے تمھارے دبدبہ سے اور مکرر اُنھون نے تمھاری طرف کا قصد کیا اور شکست اُٹھا کر
پلٹ گئے اور اب غالب ہوگئی تمپر قوم ضعیف ترین خلق کی جو ننگے بدن اور بھوکے اور بے سامان اور بے ہتھیار ہین اور مار ڈالا
اُنھون نے تمکو بصرے اور حوران مین اور غالب ہوگئے تمپر اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص مین پس سکوت کیا قوم نے اس کلام کے
جواب سے اور اُٹھ کھڑا ہوا ایک قس عالم اُنکے دین کا اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ آیا جانتا ہی تو کسو جہ سے عرب ہمپر غلبہ دیے گئے ہین اُسنے کہا
کہ نہین قس نے کہا کہ وہ اسوجہ سے غلبہ دیے گئے ہین کہ ہماری قوم نے تغیر اور تبدل کیا ہی اپنے دین مین اور انکار کی اُنھون نے اُس چیز کی جسکو
مسیح بن مریم علیہ السلام لائے تھے پس ظلم کیا بعضون نے بعض پر اور کوئی اُنمین پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نہین ہی اور رائگان کردیا اُنھون نے
اپنی نماز کو اور کھایا سود کو اور مرتکب ہوے زنا کے اور ظاہر ہوے اُنمین گناہ اور بدکام اور اہل عرب کا حال یہ ہی کہ فرمانبرداری کرتے ہین وہ
لوگ اپنے پروردگار کی اور اپنے نبی کی عبادت کرتے ہین رات کو اور روزہ رکھتے ہین دنکو اور نہین سستی کرتے ہین وہ اپنے پروردگار
کی یاد اور اپنے نبی پر درود بھیجنے سے اور کوئی اُنمین ایسا نہین ہی کہ ایک دوسرے پر ظلم اور برائی کا اظہار کرے اور خصلت اور عادت
اُنکی راستی اور عبادت ہی اگر حملہ کرتے ہین تو وہ نہین پھیرتے ہین اور اگر ہم اُنپر حملہ کرتے ہین تو نہین پیٹھ پھیرتے ہین وہ جان لیا ہی اُنھون نے اس
امر کو دنیا نیست ہونیوالی ہی اور عالم آخرت پائدار اور باقی ہی پس جب سنا بادشاہ نے یہ کلام کہا اُسنے کہ بالضرور اسی وجہ سے غلبہ
دیے گئے ہین اہل عرب ہمارے اوپر اور ہرگاہ تیرا قول یہ ہی پس کوئی ضرورت نہین ہی مجکو تمھاری مدد دہی کی اور نہ قیام کروںگا مین تمھارے بیچ مین

٤ پابندی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے [illegible] مطابق احکام شریعت کے کام کرتے ہین اور خلاف احکام شریعت [illegible] باز رہتے ہین [illegible]

اور مین نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا ہو کہ پھیر دون ان لشکرون کو اُنکے شہرونکی طرف اور لیلون اپنا مال اور لڑکے بالے اور
چھوڑ دون ارض سوریہ کو اور چلا جاؤن بجانب قسطنطنیہ کے پس ہو جاؤنگا مین وہان بے ڈر اہل عرب سے پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اُسکا
گر پڑے سجدہ مین اُسکے سامنے اور کہا اُنھون نے کہ ای بادشاہ تو ایسا نکر اور نہ خوار اور ذلیل کر تو دین مسیح کو مطالبہ کیا جاویگا تو اس سبب
سے قیامت کے دن اور ہوک سے تجکو عار اور سرزنش لاحق ہوگی اور خوش ہونگے ہمارے غم اور اندوہ پر دشمن ہمارے اور اگر تو
چلا جاویگا عمدہ باغ ملک شام سے تو اقامت کرینگے اہل عرب شام مین بعد ہمارے اور تحقیق یکجا ہوا ہی ہمارے لیے یہ لشکر کہ کسی بادشاہ
کیواسطے نہین جمع ہوا تھا اور سامنا کرینگے ہم ساتھ اس لشکر کے اہل عرب کا اور صبر کرینگے ہم اُنکی لڑائی مین اور شاید مدد نازل ہو ہمپر اور اگر غلبہ
ہوگا ہمارے دشمنونکے واسطے طلب کرینگے ہم نجات اپنی جانونکی پس مقدمۃ الجیش کر تو اس فوج کا جس کسی کو منظور ہو اور چھوڑ اور اجازت دے ہمکو
کوچ کرنیکی واسطے لڑائی اہل عرب کے پس خوش ہوا بادشاہ اُنکے کلام سے اور میل اور ارادہ کیا اُسنے اس امر کا کہ بھیجے لشکر کو طرف پانچ بادشاہان
روم کے پس پہلے بنایا اُسنے ایک نشان سنہری دیباج کا اور نشان کے سر پر صلیب جوہر کی تھی اور سپرد کیا اس نشانکو قناطر ملک روسیہ کے
اور ہمراہ کیا اُسکے ایک لاکھ سوار قوم روسیہ اور صقالیہ سے اور خلعت اور ٹیکا پہنایا اُسکو اور بنایا دوسرا نشان دیباج سفید کا جس مین
دو شمسے سونیکے تھے اور اُسکے سر پر صلیب زبرجد کی تھی اور دیا اُس نشانکو جرجیر ملک عموریہ اور انگوریہ کو اور خلعت دی اُسکو اور
کہا اُس سے سردار مقرر کیا مین نے تجکو ایک لاکھ رومی پر اور بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا دریجانکو اور مقرر کیا ساتھ اُسکے ایک لاکھ قوم
مغلیہ اور افرنج سے اور بنایا چوتھا نشان دیباج سیاہ کا اور سپرد کیا قورین کو اور سردار مقرر کیا اُسکو ایک لاکھ فوج پر قوم دوس
اور ارمن اور مغلیط سے اور خلعت دی اُسکو اور بنایا پانچوان نشان جڑاؤ موتی اور یاقوت کا ایک سنہری چھڑ سے جسکے سر پر
صلیب یاقوت سُرخ کی تھی اور سپرد کیا باہان ارمنی کو اور وہ بہت دوست رکھتا تھا باہان کو اسواسطے کہ تھا وہ عقل اور تدبیر اور شجاعت
والے لوگون سے اور وہ لڑا تھا لشکر فارس سے اور کہا اُس سے کہ ای باہان مین نے سردار مقرر کیا تجکو اس تمام لشکر پر پس تیرے
حکم پر کسی کا حکم نہین ہی اور کہا اُسنے قناطر اور جرجیر اور دریجان اور قورین سے کہ جان لو تم اس بات کو کہ صلبان تمھاری تحت صلیب
باہان کی ہین اور کام تمھارا متعلق اُس سے ہی پس نکرنا تم کوئی امر بدون اُسکی رائے اور مشورے کے اور تلاش اور طلب کرو تم اہل
عرب کو جہان کہین وہ ہون اور نہ خوف اور بددلی کرو تم اور لڑو واپنے دین قویم اور شرع مضبوط کے واسطے اور جدا ہو جاؤ تم چار راہون مین
اسواسطے کہ اگر تم سب ایک راہ لوگے تو نہ وسعت دیگی وہ راہ تمکو اور ہلاک کروگے تم زمین کو پھر خلعت دی اُسنے جبلہ بن ایہم الغسانی
کو اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے اور کہا اُنسے کہ رہو تم آگے لشکر کے اسواسطے کہ ہلاکی ہر شے
کی اُسکی جنس سے ہوتی ہی اور لوہا لوہے سے کٹتا ہی اور حکم کیا قسون کو اس امر کا کہ نہلاؤ انکو معمودیہ کے پانی مین اور قربانی کرو اور
نماز دعا کی پڑھو اُنکے واسطے واقدی رحمہ اللہ نے سالم مولی ہشام بن عمر بن عنبسہ سے روایت کی ہی کہ کل فوج جو ہرقل نے یرموک
کیطرف سے بھیجی تھی چھ لاکھ تھی تمام گروہون اُن کفار سے جو صلیب کا اعتقاد رکھتے تھے اور ایک روایت مین تعداد اس فوج کی
سات لاکھ ہی راشد بن سعید الحمیری نے بیان کیا ہی کہ مین نے پوچھا عمرو سے کہ آیا تم موجود تھے فتوحات شام مین اُنھون نے کہا کہ ہان مین موجود تھا

اور مجکو حرص اور خواہش تھی دریافت کرنے تعداد لشکرونکی پس جب قریب ہمارے پہونچین فوجین روم کی یرموک مین چڑھ گیا مین
ایک اونچی زمین پر پس شمار کیے مین نے بیس نشان جب ٹھہرے وہ اپنی جگھون مین بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
روماس حاکم بصرے کو واسطے دریافت اور تلاش اُنکی تعداد کے پس گئے روماس بہ تبدیل وضع اپنے اور غائب رہی وہ ایکدن
رات پھر واپس آئے پس جب دیکھا ہمنے اُنکو یکجا ہوئے ہم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پوچھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے اُنھون نے
کہا کہ سُنا تھا مین نے قوم کو کہ ذکر کرتے تھے کہ کل فوج دس لاکھ ہی پس نہین جانتا ہون مین کہ وہ اس غرض سے یہ تعداد بیان کرتے ہین کہ
سنین اُسکو ہمارے جاسوس اور بیان کرین وہ ہمسے تاکہ ڈرو تم لوگ اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای روماس تمھاری فوج مین ہر نشان کے
نیچے کتنے لوگ ہوتے ہین پس کہا روماس نے کہ ای سردار ہمارے لشکرونمین ہر نشانکے نیچے پچاس ہزار ہوتے ہین پس جب سُنا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اس کلام کو کہا اللہ اکبر ابشروا پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو کم من فئة قلیلة آخر تک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ جب ہرقل نے مطیع اور محکوم کیا اپنے لشکر کو باہان ارمنی کا اور خلعت دی اُسکو سوار ہوا ہرقل اور ملوک اور بجایے گئے قرنا ے واسطے
کوچ کے اور نکلا ہرقل باب فارس پر واسطے رخصت کرنے اپنے لشکر کے اور چلا ساتھ اُنکے وصیت کرتا ہوا اور کہا قناطر اور جرجیر اور دیجان
اور اپنے بھانجے قورین سے کہ لیوے اور اختیار کرے ہر ایک تم مین سے ایک راہ کو اور حکم ہر ایک کا تم مین سے جاری اور نافذ ہوگا اُسکے
لشکر پر اسوقت تک کہ صف بندی کرو تم عرب مسلمین پر پس حکم رانی تم مین واسطے باہان کے ہوگی کہ اُسکے ہاتھ کے اوپر کوئی ہاتھ نہوگا اور
جان لو تم اس امر کو کہ تمھارے اور اہل عرب کے بیچ مین یہی واقعہ جنگ ہی پس اگر غالب ہوجاوینگے وہ تمپر پس اکتفا او قناعت کرینگے وہ تمام
شہرونپر کبھی بلکہ اُمید کرینگے ہم مین اور ڈھونڈھینگے تمکو جن شہرونمین تم جاؤگے اور نہ اکتفا کرینگے مال پر سواے جانکے اور بناوینگے تمھارے بیٹونکو
غلام اور لاوینگے تمھاری لڑکیونکو ملکیت مین اور تمھاری عورتونکو لونڈیان بناوینگے پس صبر کرو تم لڑائی پر اور مدد دو اپنے دین اور
شرع کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ پھر روانہ کیا اُسنے قناطر کو اور گھاٹی طرطوس اور جبلہ اور لاذقیہ پہاڑونکے اور
بھیجا جرجیر کو راہ پر معرات اور مصرین کی اور روانہ کیا قوریر کو حلب اور حماۃ کی اور بھیجا دیجان کو ارض عواصم اور قنسرین پر
اور روانہ ہوا باہان ارمنی پیچھے ہر قوم کے مع اپنے لشکر کے اور پیدل لوگ اُسکے آگے آگے تھے کہ دور کرتے تھے پتھرون اور گھنے درختونکو راہ سے
اور نہین گذر کرتے تھے کسی شہر مین مگر یہ کہ سختی کرتے تھے وہانکے لوگونپر اور مانگتے اور لیتے تھے اُنسے مرغیان اور چڑیان اور وہ چیزین جسکی طاقت
اور قدرت انکو نہ تھی اور لوگ دعا کرتے تھے انپر اور کہتے تھے کہ خدا تمکو پھر ہمپر نہ لاوے اور جبلہ بن ایہم الغسانی مقدمة الجیش تھا اور اُسکے
ساتھ بنو غسان تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بھیجا ہرقل طاغی نے اپنے لشکر کو واسطے لڑائی مسلمانونکے موجود تھے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح کے معاہدین سے لشکر رومیونمین کہ دریافت کرتے تھے اخبار روم کے پس جب پہونچا لشکر شیزر تک جدا ہوے اُنسے جاسوس
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور چلے ڈھونڈھتے ہوے مسلمانونکے لشکر کو پس نپایا اُنکو حمص مین اور کہا لوگون نے اُنسے کہ لشکر
مسلمانونکا جابیہ مین ہی اسواسطے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب فتح کیا حمص کو چھوڑا تھا اہل حمص کے نزدیک اُس شخص کو جو لیتا تھا
اُنسے خراج اور جزیہ اور جاسوس چلکر جابیہ مین پہونچے اور جو دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیان کیا پس سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

فائدہ ۱ آیت کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین ترجمہ ۱ بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی ہے جماعت بہت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے صبر والون کے ۱۲

فائدہ ۲ ذکر آنے کا جاسوسون کا اور بیان مسلمانون کا خبر لینا ان کا اور مشورہ کرنا آپس میں کا اور مسلمانون کا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ۱۲

یہ حال بڑا معلوم ہوا اُنپر یہ معاملہ اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور رات گذرانی حالت قلق اور بیقراری مین نہین
آنکھ بند کی بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی اور نماز پڑھی ساتھ مسلمانونکے تاریکی رات مین پس
جب فارغ ہوے وہ نماز سے متوجہ ہوے لوگونکی طرف اور کہا اور قسم دلائی اُنکو اس امر کی کہ نہ پلٹ جاوین وہ یہانتک کہ سنین اُنکے
کلام کو پھر کھڑے ہوے بحالت خطبہ پڑھنے کے پس حمد اور تعریف اللہ تعالیٰ کی بیان کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اور درود بھیجا اُنپر اور دعاے رحمت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور دعا کی واسطے مسلمانونکے ساتھ مدد اور غلبہ کے پھر کہا
کہ اے گروہ مسلمانونکے رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر تحقیق اللہ تعالیٰ نے آزمایش تمھاری بلاے نیک مین کی ہے تاکہ دیکھے وہ کہ کیونکر عمل
کرتے ہو تم اور سچا کیا اپنے وعدے کو اور دلایا تمپر اپنی مدد اکثر جگھون مین اور تحقیق میرے جاسوسون نے مجھکو خبر دی ہے کہ دشمن خدا ہرقل نے
طلب مدد کی ہے تمپر ترک کے شہرونسے اور روانہ کیا ہے اُنکو تمھاری طرف بعد ازانکہ بوجھل کر دیا ہے اُنکو ساتھ زاد اور سامان کے چاہتے
ہین وہ کہ بجھاوین نور خدا کو اپنے مُنھونسے اور اللہ تعالیٰ پورا اور تمام کرنیوالا ہے اپنے نور کا اور جان لو تم اس امر کو کہ روانہ ہوے ہین وہ مختلف
راہون مین اور وعدہ اُن سبکا یہ ہے کہ ہو جاوین سب تمھارے مقابلے مین اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے اور نہوگا
وہ شخص تھوڑا جسکے ساتھ اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ مخذول و پشیمان کرنیوالا ہے تمھارے دشمنونکا اور نہوگا وہ شخص بہت جسکو مخذول و پشیمان
کریگا اللہ تعالیٰ پس کیا راے ہے تمھاری اس معاملے مین پھر کہا اپنے جاسوس سے کہ اُٹھ کھڑا ہو اور آگاہ کر تو مسلمانونکو اس امر سے جو دیکھا ہے
تو نے پس اُٹھ کھڑا ہوا وہ اور آگاہ کیا اُسنے مسلمانونکو ساتھ اُس چیز کے جو دیکھی تھی اُسنے بھاری اور کثیر لشکر سے پس بڑا معلوم ہوا یہ
معاملہ مسلمانونپر اور داخل ہوا بعض کے دلون پر خوف اور دیکھنے لگے بعض اُنمین کے بعض کی طرف اور کسینے اُنمین سے کچھ جواب نہ دیا
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کیا سکوت ہے میرے جواب سے رحم کرے اللہ تعالیٰ تمپر مشورہ دو تم مجکو اپنی راے سے کہ مین نہین ہون
مگر مثل ایک کے تم مین سے پس کلام کیا کچھ لوگون نے سابق الایمان والونسے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار تم بزرگی در مرتبے کے آدمی ہو
اور تمھاری شان مین آیات قرآن شریف نازل ہوئی ہین تم وہ ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو امین اس امت کا مقرر فرمایا ہے
اور ارشاد کیا ہے لکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابوعبیدۃ بن الجراح پس ایسا مشورہ دو تم ہمکو جسمین بہتری مسلمانونکی ہو پس کہا ابوعبیدہ
نے کہ مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے کلام کرتے ہو تم کلام کرتا ہون مین بھی مشورہ دیتے ہو تم مشورہ دیتا ہون مین بھی اور اللہ تعالیٰ توفیق
دے پس اُٹھ کھڑے ہوے اُنکی طرف دس مسلمان جسمین کچھ لوگ قوم مین اور کچھ لوگ مضر سے تھے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار تم وہ شخص ہو کہ
تمھارے واسطے بلندی و مرتبہ ہے اور ہماری راے تو یہ ہے کہ روانہ ہو تم اپنی اسجگہ سے اور اُترو ایک میدان چراگاہ اور جاے کشادہ مین
جو نزدیک ہووے وادی القریٰ کے پس ہونگے مسلمان قریب مدینہ طیبہ کے اور کمک پہونچیگی ہمکو خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
پاس سے پس جسوقت آوینگے دشمن ہماری طرف ہونگے ہم غالب و فتحیاب پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ٹھیک تم رحمت کرے اللہ
تمپر کہ تحقیق مشورہ دیا تمنے جو تمھاری تجویز مین آیا حالانکہ اگر مین ایسا کرونگا اور چلا جاؤنگا اپنی جگہ سے بُرا مانینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
میرے واسطے اس امر کو اور سرزنش و ملامت کرینگے وہ مجکو اور کہینگے کہ چھوڑ دیا تمنے اُن شہرونکو جنکو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے ہاتھ پر اور چلے گئے وہان سے

اور امر مثل شکست اور ہزیمت کے تمسے واقع ہوا پھر کہا کہ مشورہ دو مجکو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اُٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرۃ المرادی رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای امین الامتہ نہ پھرینگے ہم اپنے اہل وعیال کیطرف صحیح اور سالم اگر نکل جائینگے ہم ملک شام سے کبھی اور کیونکر چھوڑینگے ہم چشمے بہنے والے اور نہرین اور کھیتی اور انگور اور سونا اور چاندی اور ریشمی کپڑا اور کیونکر پھرینگے ہم بجانب قحط حجاز اور زمین خشک بے گیاہ اور غذاے جو لباس صوف کے اور ہم لوگ اس مقام مین مثل ایسے عیش وسیع اور باک مین ہین کہ اگر مارے جائینگے ہم یہان پس بہشت وعدہ گاہ ہماری ہی اور ہونگے ہم بیچ ایسی نعمتونکے کہ ہر آئینہ نزدیک کریگا اللہ اُس شخص کو جو چھوڑیگا اور جاویگا طرف عالم ثابت اور برقرار اور ہمسائگی کے محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہین قیس بن ہبیرہ اور کلام حق اُنھون نے پھر کہا کہ ای لوگو آیا پلٹو گے تم بجانب شہر پتھر اور ڈھیلے کے اور چھوڑ دوگے تم ان گبرون کے واسطے محلون اور شہر پناہون اور باغون اور نہرون اور کھانون اور پینیون اور چاندی کو بہ تحقیق سچے ہین قیس اپنے کلام مین اور ہم نہین جانیوالے ہین اپنی جگہ سے تا انکہ حکم کرے اللہ تعالی ہمارے بیچ مین اور وہ بہترین حکم کرنیوالا ہی پس اُٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرہ اور کہا کہ سچ کرے اللہ تعالی تمھارے کلام کو اور اعانت کرے تمھاری سرداری پر اور نہ جدا ہو تم اپنی جگہ سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب پر پس اگر جاتی رہیگی تمسے فتح اس عالم کی اُمید رکھتے ہین ہم کہ نہ جاتا رہیگا ہمسے ثواب اُس عالم کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قیس بن ہبیرہ سے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمھارے کامونکو پس راے تمھاری ہی اور پے در پے ہوا قول مسلمانونکا ساتھ اچھائی تجویز قیس بن ہبیرہ کے مگر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کہ وہ چپ تھے اور کچھ نہین بولتے تھے پس سامنے آئے اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای ابا سلیمان بہ تحقیق تم مرد بزرگ منش اور تیز سوار اور چالاک ہو اور تم صاحب راے اور ارادہ اور مبصر سب کامونکے ہو پس تم کیا کہتے ہو قیس کے کلام مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہان سُنا مین نے مشورہ قیس کا مگر یہ کہ میری راے سواے انکی راے کے ہی لیکن مین نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرون مین مسلمانونکی اور تحقیق متفق ہوچکی ہی راے اُنکی اسجگہ کے ٹھہرنے مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیان کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اگر ہوگی راے تمھاری موافق واسطے مسلمانونکے اختیار کرونگا مین اُسکو اور ہونگا مین تابع تمھاری راے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ جان لو تم ای سردار اس کو کہ اگر ٹھہرے رہوگے اپنی اسجگہ مین پس تحقیق اعانت دوگے تم اپنے اوپر دشمن کو اسواسطے کہ یہ مقام جابیہ کا نزدیک ہی قیساریہ سے اور اسمین قسطنطین ہرقل کا بیٹا چالیس ہزار کی جماعت سے ہی اور اہل اردن بسبب تمھارے خوف کے وہان یکجا ہوے ہین اور مین تمکو یہ مشورہ دیتا ہون کہ کوچ کرو تم اپنی جگہ سے اسطرح سے کہ گویا تم استقبال کرنیوالے ہو اپنے دشمن کے اور چھوڑ دو تم **اذرعات** کو پس پشت اپنے یہانتک کہ جا اُترو تم یرموک مین اور ہوگی مدد اور کمک امیر المومنین کے پاس سے آکر ملنے والی تم مین اور تم سامنے اپنے دشمن کے بیچ جگہ کشادہ اور قابل دوڑانے اور گرداوے گھوڑونکے ہوگے پس جب کہا خالد بن الولید نے یہ کلام مسلمانون نے کہا کہ مشورہ خالد بن الولید کا بہتر ہی ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے اور اُٹھ کھڑے ہوے ابو سفیان اور کہا کہ ای سردار عمل کرو تم خالد بن الولید کی راے پر اور روانہ کرو اُنکو اُس جانب کو جو نزدیک رقادہ کے ہو کہ ہووین وہ بیچ میں ہمارے لشکر اور رومیونکے لشکر کے جوار **اردن** مین مقیم ہی تاکہ سختی اور دشواری مین نہ پڑے ہمارا لشکر وقت ہمارے کوچ کرنیکے اسواسطے کہ قریب ہی

که بلند ہونگی واسطے کوچ لشکر کے ان درختوں سے آوازین پس داخل ہوگی تمھارے دشمنونکے دلونمین طمع اور امید پس اگر آوینگے وہ بارادۂ غارتگری یا مکر اور فریب کے ملاقی ہونگے اُنسے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیونکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی ای بیٹے حرب کے یہ بات تو تمنے میرے دلکی کہی اور میری بھی یہی رائے تھی پس کوچ کیا مسلمانون نے اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس لشکر خالد بن الولید کو جو آیا تھا اُنکے ساتھ عراق سے اور خالد بن الولید کے ساتھ کیا اس لشکر کو اور حکم دیا انکو یہی وہ مسلمانونکی نگہبانی پر اور طلیعہ انکے لشکر کے پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور واقع ہوا شور مسلمانون کا وقت اُنکے کوچ کرنیکے یہانتک کہ سُنی گئی آواز اُنکے شور کی ایک فرسخ پر اور طلب کیا اُنھون نے یرموک کو اور سُنی ان رومیون نے جو کیجا تھے اردن مین آواز مسلمانونکی وقت اُنکے کوچ کے پس طلب کیا رومیون نے مسلمانونکو اور گمان کیا قرار کا نسبت مسلمانونکے اور امید کی انمین اور ملاقی ہوے وہ خالد بن الولید اور لشکر زحف سے پس آگے آئے رومی پس جب دیکھا خالد بن الولید نے گروہ مشرکین کی باگونکی طرف دراز کیے وہ آگے آنیوالے تھے پس ہنسے اور کہا کہ احتیاط رکھو کیا اچھی زرہ مضبوط ہے پھر پکار کر کہا اپنے ساتھیونسے کہ تم یہ نشانی غلبے کی ہے پس نکالا مسلمانون نے تلوار ونکو اور بڑھایا نیزونکو اور حملہ کیا خالد بن الولید اور مرقال اور ضرار بن الازور اور طلحہ بن نوفل عامری اور عامر بن طفیل اور زہیر ابن اکال الدم اور ہلال بن مرہ اور صخر بن غانم اور مثل اُنکے اور لوگون نے پس نہوئی رومیونکو طاقت انکے مقابلے کی پس پیٹھ پھیر کر بھاگے وہ اور مسلمان مارتے اور قید کرتے تھے انکو یہانتک کہ ڈالدیا زمین پر اُنھون نے رومیون سے ایک بڑا پشتہ کشتونکا اور قریب ہوے اُنسے خالد بن الولید وقت ہزیمت کے دریاے اردن تک پس ڈوب گئی اسمین ایک جماعت کثیر رومیونکی پھر روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیونکے بارادۂ شمول لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اسواسطے کہ وہ پہونچ گئے تھے یرموک مین اور چھوڑا تھا اذرعات کو پس پشت اپنے اور تھا وہان ایک بڑا ٹیلا مثل پہاڑ کے پس چڑھایا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکی عورتین اور اُنکی اولاد کو اُس ٹیلے پر اور حکم کیا اُنکو ہشیار اور بیدار رہنے کا اور کھڑے کیے نگہبان اور مقرر کیے طلایع اور جاسوسونکو ہر راہ پر اور آئے خالد بن الولید لڑائی سے اور اُنکے ساتھ قیدی اور مال غنیمت کا تھا پس دعاے خیر دی انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ قسم ہے خدا کی نشانی غلبے کی ہے بشارت ہو تمکو پروردگار عالم کیطرف سے اور ٹھہرایا مسلمانونکو یرموک مین اور وہ لوگ ساتھ سامان اور ہشیاری کے مستعد تھے واسطے لڑائی دشمنونکے گویا کہ وہ منتظر وعدے کے تھے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ ملوک نے کوچ کیا ہے بجانب یرموک کے پس بھیجا اُسنے اپنے ایلچی کو بجانب باہان کے درانحالیکہ وہ سرزنش اور ملامت کرتا تھا باہانکو اور سست سمجھتا تھا اُسکی راے کو توقف روانگی مین اور برانگیختہ کرتا تھا اسکو چلنے پر بجانب لڑائی مسلمانونکے پس جب پہونچا باہانکے پاس خط قسطنطین کا بلایا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور پڑھکر سُنایا خط اُنکو اور حکم کیا چلنے کا اور کہا اُسنے ملوک اور بطارقہ سے کہ نہو گذر تم کسی شہر مین شہرہاے شام سے مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیلو تم وہانکے لوگونکو خوشی یا جبر سے پس روانہ ہوئی فوج رومیونکی بعض کے پیچھے بعض اور نہین پہونچتے تھے وہ کسی شہر مین اُن شہرون سے جنکو مسلمانون نے فتح کیا تھا مگر یہ کہ درشتی اور ملامت کرتے تھے اُنکو اور کہتے تھے تمنے ہم کو چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے بجانب اہل عرب کے پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تم ہمسے زیادہ تر مستحق ملامت کے ہو کسواسطے کہ تم لوگون نے قرار اختیار کیا اُنسے اور چھوڑ دیا

ف ۱ ذکر کوچ کرنے لشکر مسلمانون کا بجانب یرموک کے ۱۲

ف ۲ ذکر لڑائی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا ساتھ اہل اردن کے وقت روانگی یرموک کے ۱۲

ہمکو نشانہ واسطے بلا کے پس مطیع بنایا ہمنے اپنی جان کو واسطے ان عرب کے پس پہچانتے تھے رومی حق بات کو اور سکوت کرتے تھے
اُنکے جواب سے اور ہمیشہ لیتے تھے عوام الناس کو آگے اپنے تا انیکہ پہونچے وہ یرموک مین پس اُترے وہ بمقام دیر ابی الجبل کے
اور وہ نزدیک تھا زمین رقاد اور جولان سے اور اپنے اور مسلمانونکے بیچمین تین فرسخ جگہ چھوڑی اور پڑاؤ اُنکے لشکر کا چھ فرسخ طول اور
عرض مین تھا پس جب پورا ہو گیا لشکر روم کا دکھلائی دیے اور قریب ہوے آگلے گروہ اُنکے مسلمانونکے لشکر پر اور تھا وہ جبلہ بن
ایہم غسانی اور ساٹھ ہزار عرب متنصرہ جو مقدمۃ الجیش باہان کے تھے پس جب دیکھا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجانب کثرت
دشمن کے کہا اُنھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عطیہ بن عامر نے بیان کیا ہی کہ نہین مشابہت دیا جاتا تھا
لشکر رومیونکا مگر ساتھ پھیلی ہوئی ٹیڑی کے جسوقت بند کر دیتی ہی وہ کنارہاے آسمان اور زمین کو بسبب اپنی کثرت کے اور دیکھا
مین نے مسلمانونکو کہ بدل گئین رنگتین اُنکی اور ظاہر ہوا اُنسے رنج اور گھبراہٹ اور نہین جدا ہوتے تھے وہ مگر قول لاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم سے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے اُنکی طرف اور کہتے تھے ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت
اقدامنا آخر آیت تک اور اختیار کیا مسلمانون نے احتیاط کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون کو اور حکم کیا
اُنکو کہ داخل ہووین وہ قوم کے لشکر مین اور دریافت کرین مسلمانونکے واسطے خبر اُنکی پس روانہ ہوے اور غائب رہے
ایکدن اور ایک رات اور پھرے وہ بجانب لشکر مسلمانونکے اور بیان کیا اُنسے حال تعداد اُنکا اور گروہ اور گھوڑے اور ہتھیارونکا
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امید رکھتا ہون مین اللہ سے اس امر کی کہ ہوجاوے ساز و سامان اُنکا مال غنیمت ہمارے واسطے
پس جب اُترا باہان مع اپنے لشکر کے مسلمانون کے مقابلے مین نہر یرموک اور بلد رقاد اور ارض جولان اور بلد سواد پر چند روز
نہ لڑے وہ مسلمانون سے اور نہین ڈالا اُنپر لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سبب توقف اور بھیڑ جانے باہان کا مسلمانون
کی لڑائی سے یہ تھا کہ ہرقل نے ایک ایلچی بھیج کر باہان کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ نہ جاری کر تو لڑائی کو اپنے اور مسلمانون کے بیچ مین
یہانتک کہ بھیج تو اُنکے پاس ایک ایلچی کو اور وعدہ کر تو اُنسے ہماری طرف سے ہر سال مین ساتھ مال کے واسطے اُنکے سردار
عمر رضی اللہ عنہ اور اُنکے ہر امیر کے اور یہ کہ اُنکے قبضے مین رہیگا جابیہ سے حجاز تک پس جب پہونچا ایلچی باہان کے پاس اور بیان کیا
اس سے پس کہا باہان نے کہ افسوس ہی کہ بلاوین عرب ہمکو اس امر کی طرف پس کہا جرجیر نے کہ جو بادشاہ نے کہا اُسکے کرنے مین
تجھکو کیا مشقت ہوگی پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ جا تو اُنکی طرف اور طلب کر تو اُنمین سے کسی ایسے مرد عاقل کو جس سے بات چیت
کرے تو اس امر مین جو سُنا ہی تو نے اور کوشش کر تو اس معاملے مین پس پہنے جرجیر نے ریشمی کپڑے اور باندھا اُسنے سربند ریشمی
سنہرا اور ڈالدیا گردن مین حمیل وغیرہ کو اور سوار ہوا ایک بڑے شہری پر جسپر سنہری زین تھا اور نکلے اُسکے ساتھ ایکہزار آدمی قوم میں سے
پس جب ظاہر اور قریب ہوا وہ مسلمانونکے لشکر کے ٹھہرا اُنکے سامنے اور کہا اے گروہ مسلمانونکے سامنے آوے ہمارے تمہارا سردار
تاکہ بیٹھ کرین ہم تم گفتگو اپنی شاید کہ ہم مصالحہ کر لیوین اور نہ خونریزی کرین ہم اور سُنا اُسکے کلام کو مسلمانون نے اور آگاہ کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے پر اور چلے بجانب جرجیر کے یہانتک کہ ملگئین گردنین ان دونو کے جانورونکی

اور لوگ دیکھتے تھے اُن دونونکی طرف پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای بھائی کفر کے کہ تو جو تجکو کہنا ہی اور پوچھ جو مجھکو پوچھنا ہی پس کہا جرجیر نے کہ ای برادر عربی نہ فریب مین ڈالے تمکو یہ کہ تمہارا کہ بھگا دیا ہمنے رومیونکو بہت جگہون مین اور فتح کرلیا ہمنے اُنکے شہرونکو پس دیکھو تم اب اُس چیز کو جو تمہارے سامنے آئی ہی اسواسطے کہ ہمارے ساتھ تمام مختلف زبانونکے لوگ ہین اور آپسمین قول و قسم کی ہی روم اور ارمن نے اور معاہدہ اس امر کا کیا ہی کہ نہ بھاگینگے وہ تمہارے مقابلے سے اور تمکو انکے مقابلے کی طاقت نہین ہی پس پھر جاؤ تم اپنے شہرونکی طرف تحقیق پایا اور پہونچگئے تم بادشاہ کی زمین سے اسقدر کو کہ پایا تمنے اور تحقیق قصد اور میل اس امر کا کیا ہی عظیم روم نے کہ نہ ترک کرے تمہارے ساتھ احسان کرنے کو اور وہ دیتا ہی اور ہبہ کرتا ہی اسقدر جو لیا ہی تمنے شہرون سے سال کی مدت مین اور لیلیا ہی گھوڑے اور ہتھیار اور جب تم آتے تھے تو پا پیادہ چلتے تھے اور اب تم نیک اور خوش حال ہوگئے ہو پس منظور اور قبول کرو تم اُس امر کو جسکی طرف بلاتا ہون مین تمکو ورنہ ہوجاؤگے تم ہلاک ہونے والونسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آیا تو کہہ چکا اُسنے کہا ہان پس تمہارا جواب کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو تو نے حال اپنے ساتھیونکا قوم روم اور ارمن سے اور قصد نہ بھاگنیکا انکی نسبت بیان کیا پس خطا کی تو نے اس کلام مین اور ہمکو تلوار سے دھمکانے اور ڈرانے مین اسواسطے کہ ہم تلوار سے نہین ڈرتے ہین اور ہم شمشیر زنی کو نکلے ہین اور اپنے کام مین ہم یقین رکھتے ہین اور ضرور ہم فتح کرلینگے تمہاری زمین کو اور لیوینگے تمہارے بادشاہ کے خزانیکو جیسا کہ وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور ہمارے نبی کا وعدہ خلاف نہین ہی اور جو تو نے حال معاہدہ رومیونکا درباب نہ بھاگنے کے بیان کیا ہی پس چھپالینگی رومیونکو تیز نوکین ہماری تلوارونکی پس بھاگینگے وہ اپنے پیچھے کو اور کہنا اور ڈرانا تیرا اپنی کثرت تعداد و جماعت پر پس تحقیق دیکھا ہی تمنے حال قلت اور ضعف ہمارا اور کیونکر بھڑے ہم تمہاری بڑی جماعتون باسامان و ہتھیار سے اور دوست ترین چیزونکا ہمکو وہ دن ہی جسدن جاری کرینگے ہم لڑائی یہانتک کہ معلوم ہوجاویگا کہ کون ہم مین کا ایسا ہی جسکی خواہش اور تمنا لڑائی ہی پس جب سُنا جرجیر نے کلام اُنکا متوجہ ہوا وہ ایک مرد ارمنی کیطرف اور کہا کہ سختی ہو تجھپر اے ستیل بادشاہ بڑا پہچاننے والا اس قوم کا ہی پھر پھیری اُسنے باگ اپنے گھوڑیکی اور پلٹ گیا باہان کیطرف اور آگاہ کیا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح کی گفتگو سے پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ آیا کہا اور بلایا تو نے اُنکو بجانب مصالحے کے اُسنے کہا نہین قسم ہی حق مسیح کی کہ مین نے اس بارمین انسے کوئی آغاز گفتگو نہین کی و لیکن بھیج تو اُنکے پاس بعض عرب متنصرہ کو اسواسطے کہ عرب بعض انمین کے بعض کیطرف میل کرتے ہین پس اُسیوقت بلایا باہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو اور کہا اُس سے کہ جا تو ان قوم کیطرف اور ڈرا تو انکو ہماری کثرت سے اور ڈال تو انکے دلونمین خوف اور دہشت کو اور اتار تو اُنپر مکر اور فریب اپنا پس نکل کر روانہ ہوا جبلہ تا آنکہ مسلمانونکے سامنے آٹھہرا اور پکار کر کہا اُسنے اپنی بلند آواز سے کہ ای گروہ عرب کے آوے تم مین سے میرے پاس کوئی مرد اولاد عمرو بن عامر سے کہ گفتگو کرون مین اس سے پس سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رض نے کلام جبلہ کا اور کہا مسلمانون سے کہ بھیجا ہی قوم نے تمہارے پاس اپنے جنس کو بارادہ مکر و فریب کے بسبب پاس یگانگت اور قرابت کے پس بھیجو تم اُسکے سامنے ایک مرد کو انصار سے پس جلدی کی اُسنے پاس جانیکی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اور کہا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار مین اُسکے پاس جاؤنگا اور سنونگا جو وہ کہیگا اور جواب اُسکا دونگا پس چلی یہی اپنے

۱۰ ذکر گفتگو جبلہ بن ایہم غسانی کا عبادہ بن صامت سے ۱۲

گھوڑے پر سوار ہو کر گئے عبادہ بن صامت سامنے جبلہ کے پس دیکھا جبلہ نے ایک مرد سخت سیاہ رنگ گویا وہ قوم شنوہ[له] سے ہی
اور ڈرا اُنکے دیکھنے سے بسبب بڑائی اُنکے ڈیل ڈول کے پس کہا جبلہ نے کہ ای جوان تم کن لوگونسے ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ مین اُس
قوم سے ہون کہ جس قوم کا آدمی تو نے طلب کیا ہی مین اولاد عمرو بن عامر سے ہون جبلہ نے کہا مبارک ہو تمکو کون قبیلے سے ہو تم عبادہ
بن صامت نے کہا مین قبیلہ خزرج سے ہون مین عبادہ بن صامت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس سوال کر تو جو تجکو منظور
ہی پس کہا جبلہ نے کہ ای بیٹے چچا کے مین نہین آیا ہون تمہاری طرف مگر اس وجہ سے کہ مین جانتا ہون کہ اکثر تمہاری جماعت کے لوگ قریب اور یگانے
ہین پس مین بہی خواہ اور مشورہ دینے والا تمہارا ہون اور یہ قوم جو اُترے ہین گرد اگرد تمہارے اُنکی ساتھ ایسا لشکر ہی کہ نہین سامنا ہو سکتا ہی
تمکو اس سے اور لشکر کے پیچھے لشکر ہی اور یہ بات نہ کہو تم کہ ہمنے کاٹ ڈالا ہی تمہاری جماعتونکو ایک بعد دوسرے کے اور جان لو تم کہ لڑائی گھومنے
والی مثل ڈول کے ہی اور اگر غالب ہو جائینگے وہ تمپر تو نہوگی تمکو کوئی جاے پناہ مگر یثرب اور اگر وہ شکست اُٹھا وینگے تو پلٹ جاوینگے وہ اپنے
لشکر اور شہر پناہون اور خزانون اور شہرونکی طرف اور جو تمنے پایا ہی پس لیلو تم اور پھر جاؤ تم اپنے شہرونکو عبادہ بن صامت نے کہا کہ فارغ
ہوا تو اپنے کلام سے جبلہ نے کہا کہ ہان تم کہو جو تمکو منظور ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ ای جبلہ آیا نہین جانتا تو نے اُس چیز کو ملاقی ہوے
ہم تمہاری پہلی جماعت سے اجنادین وغیرہ مین اور کیونکر فتح اور غلبہ دیا ہمکو اللہ تعالی نے تمپر اور بھگا دیا تمہارے نافرمانی کرنیوالونکو
ہم جانتے ہین اس امر کو کہ جسقدر تمہاری جماعت باقی ہی اُسکا معاملہ ہمپر آسان ہو گیا اور ہم لڑتے ہین اور لڑینگے ایسے دین سے
کہ چاہتے ہین ہم مدد ہی اُسکی نہین ڈرتے ہین ہم جو آگے آتا ہی ہمارے اور نہین پروا کرتے ہین ساتھ تمہاری جماعت کے اور ہم
حریص اور خواہشمند ہین خونریزی کے پس نہین دیکھتے ہین ہم کوئی چیز بہت میٹھی رومیونکے خونسے اور مین دعوت کرتا ہون ای جبلہ تجکو
بجانب اسلام کے اور داخل ہو تو مع اپنی قوم کے ہمارے دین مین تا کہ حاصل ہو تجکو بزرگی دنیا و آخرت کی اور نہو تو تابع ایسے امر کا کہ فنا کرے
تو اپنی جانکو اسپر ساتھ برائی اور مشقت کے اور تو رؤساے عرب سے ہی اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہو چکا ہی پس بیعت کر اور اختیار کر
تو راہ اُس شخص کی جسنے رجوع بجانب حق کے کی اور کہہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس خشمناک ہوا جبلہ کلام عبادہ بن صامت سے
اور کہا اُسنے کہ چپ رہو تم میرے سامنے ایسے کلام سے کہ نہین جدا ہونیوالا ہون مین اپنے دین سے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر انکار کرتا ہی
تو اور رہیگا اپنے کفر پر پس ڈر اس امر سے کہ ڈالین ہم تجکو اول نیزہ بازی مین کہ ہم گرتد پہونچانیوالے ہین لڑائی مین اور اگر لیوینگی تجکو ہماری
تلوارین تو نہ رہائی پاویگا تو اُنکی نوکونکی تیزی سے اور چھوڑ دے تو ہمکو اور رومیونکو اپنے حالپر کہ وہ نسبت تیرے آسان اور سبک ہین
اور اگر تو انکار کریگا اس سے اور آمادہ رہیگا اُنکی مدد دہی پر تو اُتریگی تجھپر وہ چیز جو اُتریگی اُنپر پس خشمناک ہوا جبلہ اور کہا اُنسے کہ تم کسوجہ سے
تجکو اپنی تلوارونسے ڈراتے ہو آیا نہین ہون مین مثل تمہارے اور نہین ہوتا ہی ایک مرد دیگر مقابل ایک مرد کے عبادہ بن صامت
نے کہا کہ جان لیا ہی ہمنے کہ تو ہمارے پاس مکر اور ہمارا نقصان کرنے آیا ہی حالانکہ ہم مثل تملوگون کے نہین ہین سنجتی ہو تمپر حال یہ ہی
کہ ہم باوصف اپنی قلت جماعت کے توحید کرتے ہین اپنے پروردگار کی اور درود بھیجتے ہین اُسکے نبی پر اور ہمارے پیچھے ایک لشکر ہی کہ
بھر دیگا وہ کنارہاے عالم کو جبلہ نے کہا کہ مین تمہارے پیچھے کوئی لشکر مثل اس لشکر کے جو تمہارے ساتھ ہی نہین دیکھتا ہون اور نہ کوئی اور گروہ تمہارا

[له] شنوہ قبیلہ ایست از یمن ۱۲

مددکرنیوالا ہی عبادہ بن صامت نے کہا کہ تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی بیشک کلام مین ہمارے پیچھے لوگ بزرگ شریف دلیر سخت ہین کہ جانتے ہین موتکو غنیمت اور زندگانی کو تاوان ہر ایک انمین کا بذاتہ لشکر ہی آیا بھولگیا تو عمر رضی اللہ عنہ اور اُنکی شدت اور مضبوطی کو اور عثمان رضی اللہ عنہ اور اُنکی دانش اور جوانمردی کو اور علی کرم اللہ وجہہ اور اُنکے دبدبہ کو اور عباس اور طلحہ اور زبیر اور فلان اور فلان لوگ جو کیجا ہوے ہین اُنکے پاس مسلمانان مکہ اور طائف اور یمن وغیرہ سے پس جب سُنا جبلہ نے یہ کلام کہا اُسنے ای بیٹے چچا کے آیا تھا مین بارادہ تمھاری نصیحت کے پس ہرگاہ انکار کی تمنے پس مین درخواست کرتا ہون تمسے اس امر کی کہ سوال کرو تم اپنی قوم سے کہ قبول کرین وہ صلح کو جسکی طرف ہم انکو بلاتے ہین عبادہ بن صامت نے کہا قسم ہی خدا کی نہ صلح ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچمین مگر ساتھ اداے جزیہ یا اسلام یا تلوار کے اور اگر نہو تا غدر اور بیوفائی کرنا امر بد ہمارے نزدیک ہر آئینہ بلند کرتا مین تیرے اوپر اپنی اس تلوار کو اور بھیجدیتا تیری روحکو دوزخ کیطرف پس جب سُنا یہ جبلہ نے کلام عبادہ بن صامت کا حالانکہ اُنھون نے نہ موافقت کی جبلہ سے کلام مین اُسکی جانب کو پس پھیرا وہ ڈرتا ہوا بجانب باہان کے درانحالیکہ بھر لیا اُسکے دل نے گفتگوے عبادہ رض بن صامت سے خوف اور ڈر کو پس جب ٹھہرا وہ آگے باہان کے تھا اُسکے چہرہ سے خوف پس کہا باہان نے جبلہ سے کہ تیرے پیچھے کیا حال ہی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ مین نے ڈرایا اور رعب ڈالا اُنپر پس اُنکے نزدیک یکسان ہی اور اُنھون نے کہا ہی کہ نہین ہی ہماری خواہش اور آرزو مگر لڑائی باہان نے کہا کہ یہ کیا بے صبری ہی جو تجھسے ظاہر ہوئی ہی آیا نہین ہین وہ عرب مثل تمھارے مین نے سُنا ہی کہ وہ تیس ہزار ہین اور تم ساٹھ ہزار ہو آیا نہین لڑسکتے ہین دو آدمی تمھارے اُنکے ایک آدمی سے پس تو انکو اور جا تو ای جبلہ اور تیرے بھائی بند اُنکی لڑائی کیواسطے اور ہم تمھارے پیچھے ہین پس اگر فتح اور غلبہ پایا تمنے اُنپر تو ہوگا ملک ہمارے بیچمین مشترک اور ہوگے تم نزدیک ترین لوگونکے واسطے اور وہ ملک ہمارا جو عرب نے لے لیا ہی اور باہان ترغیب دیتا تھا جبلہ کو بخشش اور انعام مین اور خواہش دلاتا تھا اُسکو لڑائی پر پس منظور کیا جبلہ نے اس امر کو اور آگاہ کیا اپنی قوم بنو غسان کو اور حکم کیا اُن کو کہ ہشیار ہو جاوین اور زرہین پہنین وہ پس ایسا ہی کیا قوم نے اور سوار ہوے ساتھ پورے لوہے کے درانحالیکہ نہین ملا تھا کوئی رومی انمین اور آگے اُنکے جبلہ بن ایہم سنہری زرہ پہنے ہوے اور لٹکائے ہوے تھا اُس تلوار کو جو بنائی ہوئی تیار کی تھی اور اُسکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جو ہرقل نے اُسکے واسطے بنایا تھا پس چلا وہ بجانب صحابہ کے ساٹھ ہزار کی جماعت سے پس جب دکھائی دیے اور قریب ہوے وہ مسلمانون کے مثل دیوار آہنی کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ باتین کر رہے تھے عبادہ بن صامت سے جو اُنکے اور جبلہ کے بیچ مین ہوئی تھین کہ دفعتہ دکھائی دیئے اُنکو بنو غسان پس جب دیکھا اُن کو مسلمانون نے پہچانا انکو اور آواز دی بعض نے بعض کو کہ ای گروہ مسلمانونکے بتحقیق عرب متنصرہ تمسے لڑنیکو آتے ہین پس کیا کہتے ہو تم اس معاملہ مین مسلمانون نے کہا کہ لڑینگے ہم اللہ سے اُمید مدد اور غلبہ کی رکھتے ہین اور قصد کیا لوگون نے انکی طرف کوچ کرنیکا پس پکار کر کہا خالد بن الولید نے مسلمانون سے کہ صبر کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر اور نہ جلدی کرو تم بتحقیق در آئی ہی انپر کوری تا انیکہ مکر کرونگا مین اونکے ساتھ کہ اُسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جائینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کیا ہی ای ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ ای سردار رومیون نے اعانت چاہی ہمپر ہمارے ہمجنس عرب سے اور وہ شمار مین ہمارے دونے ہین اور اگر ہم تمام اپنی جماعت سے اُنسے لڑینگے تو یہ بات ہمارے لیے باعث ضعف کی ہوگی اور مین بھیجونگا اُنکے مقابلے مین کچھ لوگ اُنھین سے کہ کام کرینگے وہ اُنکے پھیر دینے مین اور جب پلٹ جاوینگے وہ ہمارے سامنے سے تو ہوگا یہ امر باعث

شکستگی مشرکین اور اُنکی بڑی سبکی کا اور اگر انکار کرینگے وہ پھرجانے سے اور آمادہ جنگ ہونگے تو نکلینگے انکی طرف کچھ تھوڑے لوگ کہ پھیر دینگے اُنکو اُنکی پشت پر پس تعجب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا ای ابا سلیمان کہ جو تمنے تجویز کی ہی اور ظاہر ہوا ہی تمھاری رائے مین پس اُسی وقت بلایا خالد بن الولید نے قیس رضؓ بن سعید بن عبادہ خزرجی اور کعب بن مالک انصاری اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابی ایوب خالد بن زید کو پس جب آٹھہرے یہ لوگ خالد بن الولید کے سامنے کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ ای مددگاران خدا و رسول کے یہ عرب آنے والے تمھاری طرف کے تمسے لڑا چاہتے ہین اور وہ قوم غسان اور لخم و جذام حمیری بھائی تمھارے ہین پس نکلو تم اُنکی طرف اور گفتگو کرو اُن سے اور کوشش کرو اُنکے پھیر دینے مین لڑائی سے پس اگر وہ ایسا کرینگے تو بہتر ہی ورنہ لے لیونگی ہماری تلوارین اُنکے تئین اور ہو وینگے ہم کافی اُنکی لڑائی کو پس نکلے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ پانچ شخص تھے انصار سے تا اینکہ سامنے ہوے جبلہ کے اور تجاوز کیا تھا جبلہ نے مسلمانو کے مقابلے مین بارادہ لڑائی یہانتک کہ جب قریب ہوے صحابہ قوم غسان سے پکارا اُنھون نے کہ ای گروہ عرب کے قوم غسان اور لخم جذام سے بھائی تمھارے ہین اور ہم چاہتے ہین نزدیک ہونیکو تمسے پس اجازت دی اُنکو جبلہ نے اپنی نزدیک آنیکی پس جب داخل ہوے صحابہ پاس اُسکے اور وہ خیمہ ریشمی مین جسمین فرش زر و بچھا ہوا تھا تکیہ لگائے بیٹھا تھا اور اُسکے گرد ملوک آل جفنہ تھے پس دعا دی اُسکو مثل دعائے سلاطین کے پس بلند کیا جبلہ نے اُنکے مرتبونکو اور کہا کہ ای اولاد چچا کی تم عزیز اور یگانے ہو اور مین آیا تھا تمھاری طرف کو اس لشکر سے جسنے ڈھانپ لیا ہی تمکو پس بھیجا تمنے میرے پاس ایسے شخص کو کہ ہی جماعت سے جسنے گفتگو مین تجاوز اور سختی کی پس کونسا امر تمکو میرے پاس لایا ہی پس سبسے پہلے کلام کیا اُس سے جابر بن عبد اللہ نے اور کہا اُنھون نے کہ ای بیٹے چچا کے نہ مواخذہ کر تو ہمسے اُنکی گفتگو کا اسواسطے کہ ہمارا دین نہین قائم رہتا ہی مگر ساتھ نصیحت کے اور مسلمانونکے واسطے نصیحت کرنا واجب ہی اسواسطے کہ تو عزیز اور قرابتی ہی پس ہم آئے ہین تیرے پاس درانحالیکہ بلاتے ہین ہم تجکو طرف اسلام کے اور ہو جاوے تو اہل اسلام سے اور ہمارا اور تیرا حال یکسان ہو جاویگا اسواسطے کہ دین ہمارا بزرگ ہی اور نبی ہمارے بزرگ اور دانا ہین جبلہ نے کہا کہ مین اس امر کو دوست نہین رکھتا ہون اور مین اپنے دین مین ثابت کیا گیا ہون اور تم گروہ عرب اوس اور خزرج نے پسند کیا ہی ایک امر کو اور مین نے پسند کیا ہی اپنے واسطے ایک امر کو پس کہا اُس سے انصار نے کہ تو مرد بزرگ ہی اور تجھسا آدمی نہین بے علم رہ سکتا ہی اسلام اور اُسکے مرتبے سے پس قبول کر تو اسلام کو تاکہ راہ پر ہو جاوے تو پس انکار کی جبلہ نے پس بہت کچھ سمجھایا صحابہ نے جبلہ نے کہا ڈرتا ہون اس امر کو کہ جسوقت چھوڑ دونمین تمسے لڑائی کو اور ہو وے غلبہ واسطے روم کے تمپر تو نہ بخوف رہونگا مین اُنسے اس بات پر کہ نکالدینگے وہ مجکو میرے شہر سے اسواسطے کہ روم نہین راضی ہونگے مجھسے مگر اس بات پر کہ لڑون مین تمسے اور اُنھون نے مجکو بڑا بنایا ہی اور اگر داخل ہو جاؤنگا مین تمھارے دین مین تو حقیر اور ناچیز ہونگا مین صحابہ نے کہا کہ ہرگاہ تو اسسے انکار کرتا ہی پس جسوقت کہ غالب او فتحمند ہو جائینگے ہم تو مار ڈالینگے ہم تجکو اسواسطے کہ ہماری تلوارین پھاڑ ڈالتی ہین ہڈیونکو پس سختی لڑائی کی ساتھ غیر تیرے کے دوست تر ہی ہمارے نزدیک اور ارادہ کیا صحابہ نے اُسکے ڈرانیکا تاکہ پھر جاوے وہ رومیون سے اور جبلہ نے انکار کی اس امر سے اور کہا قسم ہی حق صلیب کی ضرور لڑونگا قوم سے اگرچہ ہو لڑائی بھائی اور سب یگانون سے پس کہا قیس رضؓ بن سعید نے کہ تحقیق گھیر لیا ہی شیطان نے تیرے دل کو اور تو دوزخی ہلاک ہونے والون سے ہی پس قریب ہی کہ تو دیکھیگا ہمسے ایسی لڑائی کو کہ بوڑھا ہو جاوے گا بسبب اُسکے لڑکا پس اُٹھ کھڑے ہوے قیس رضؓ اور کہا اپنی قوم سے کہ چلو تم دوری اور خواری ہو واسطے اُسکے جبلہ نے

کہاکہ مستعد ہو تم کل واسطے لڑائی کے پس چلے آئے صحابہ پھر کر خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا انکو بیچ
کے حال اور گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چھوڑ دو اُسکو پس قسم ہی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر آئینہ دیکھیگا جبلہ ہم
مین سے ایسے لوگونکو کہ نہ ارادہ کرینگے وہ اُسکی لڑائی مین سواے رضامندی پروردگار عالم کے اور کہا اُنھون نے کہ ای گروہ مسلمانو اگر
تم ساٹھ ہزار ہین اور ہم کچھ زیادہ تیس ہزار اور ہم اللہ تعالی کے گروہ ہین اور چاہتے ہین ہم کہ ملاقی ہون اور بھیڑین اُس بھاری جماعت سے
پس اگر مارا ہمنے جبلہ کو توڑ جائیگی ہیبت ہمارے دشمنونکے دلونمین ولیکن منتخب کرونگا مین کچھ لوگ اپنی جماعت سے واسطے لڑائی ان عربونکے
ابو سفیان نے کہا کہ واسطے اللہ کے ہی کام نیک تمھارا ای ابا سلیمان تحقیق راے نیک کو پہونچے تم پس کرو تم جس امر کا ارادہ کیا ہی تمنے اور لیلو اس
لشکر سے جسکو تم چاہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین چاہتا ہون کہ منتخب کرون اپنے لشکر سے تیس آدمی پس لڑے ہر آدمی ہم مین سے دو ہزار
ان نصرہ سے پس نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانونسے مگر یہ کہ تعجب کیا اُسنے مقولہ خالد بن الولید سے اور گمان کیا اُنکی نسبت مزاح کا پس
جس شخص نے پہلے اُنسے اُس بات مین اُسدن کلام کیا وہ ابو سفیان تھے پس کہا اُنھون نے کہ ای بیٹے ولید کے آیا یہ کلام تمھارا مزاح کا ہی یا صحیح اور درست ہی
خالد بن الولید نے کہا قسم ہی اُس ذات کی جسکی مین عبادت کرتا ہون کہ نہین کہا مینے مگر کلام صحیح اور درست کو پس کہا ابو سفیان نے کہ ہو گئے
تم اس صورت مین خلاف کرنیوالے واسطے حکم اللہ برتر کے اور ظلم کرنیوالے اپنی ذات پر اور مین نہین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ تمھارے
واسطے اُسمین قوت ہو پس اگر کہتے تم کہ لڑیگا ایک مرد دو سے تو یہ آسان ہوتا تمھارے اس کلام سے کہ لڑیگا ایک مرد ہم مین کا دو ہزار سے اور
اللہ تعالی رحم کرنیوالا ہی اپنے بندونپر فرض کیا ہی ہمپر یہ کہ لڑے ہم مین کا ایک آدمی دو آدمیونسے اور ایکسو دو سو سے اور ایکہزار دو ہزار سے سو تم تیس آدمی کو
ساٹھ ہزار کے مقابلہ مین تجویز کرتے ہو سو اس بات کو ہم مین سے کوئی نہ قبول کریگا اور اگر قبول کریگا تو غرور ساتھ اپنی ذات کے اور اعانت کریگا اپنے ہلاک پر خالد بن الولید نے
کہا کہ ای ابا سفیان نہو جاؤ تم بد دل اور ڈرانیوالے اسلام مین حالانکہ تھے تم مضبوط اور شجاع جاہلیت مین خاموش رہو تم اپنی گفتگو سے اور دیکھو کہ کیسے بہادر
شہسوار مسلمانونکو مین منتخب کرتا ہون پس جب تم انکو دیکھوگے تو جانوگے اس امر کو کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے اپنی جانونکو اللہ تعالی کے واسطے ہبہ کر دیا ہی
اور نہین چاہتے ہین وہ لڑائی سے سواے اللہ تعالی کے اور جسکے دلکا حال اللہ تعالی اس کیفیت سے جانیگا تو لائق اور سزاوار ہوگا اللہ تعالی پر یہ کہ مدد کریگا
اسکی اگر چلیگا وہ آگ کے ٹکڑونپر ابو سفیان نے کہا ای ابا سلیمان بات یہی ہی جو تمنے کہا اور میرا کلام بنظر شفقت بحال مسلمانونکے تھا اور اگر تمھارا ارادہ یہی
ہی تو ساٹھ آدمی ساٹھ ہزار کیواسطے مقرر کر دو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہان مشورہ ابو سفیان کا مناسب ہی خالد بن الولید نے کہا کہ قسم ہی خدا کی
نہین ارادہ کیا تھا مین نے اپنے اس کلام سے مگر مکر اور فریب کرنیکو ساتھ اپنے دشمن کے اسواسطے کہ جسوقت وہ شکست اُٹھا کر بھاگینگے اپنے
سردار کیطرف تو داخل ہوگا خوف اور ڈر ہمارا اُن مین اور جانے گا بابان اس امر کو کہ جو لشکر اُسکے واسطے کافی اور شامل ہی ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ تم ساٹھ آدمی لیلو بعض انمین کے بعض کی اعانت کرینگے خالد بن الولید نے کہا کہ جس شخص کا جی چاہے اس بات کے واسطے وہ میرے
واسطے تو سواے اپنی جان کے اور کچھ نہین ہی اور اللہ تعالی توفیق دیوے مجکو اس چیز کی جسکو مین دوست رکھتا ہون عبداللہ بن عمر نے بیان کیا ہی کہ پہلے
پہلے جس شخص کو خالد بن الولید نے انتخاب کیا شہسواران مسلمین مین سے وہ زبیر بن العوام اور بعد انکے فضل بن عباس تھے پھر کہا خالد بن الولید نے کہان ہین ابن ہاشم
بن سعید الطائی کہان مین شہسوار بنی تمیم کے قعقاع بن عمرو التمیمی کہان ہین شرحبیل بن حسنہ کہان ہین خالد بن سعید کہان ہین عمرو بن عاص عبداللہ کہان ہین ابن عمر

بن المعطل السلمی کمان ہین صفوان بن امیہ کمان ہین شماس بن عمرو کمان ہین ربیعہ بن عامر کمان ہین ضرار بن الازور کمان ہین رافع بن عمیرہ
کمان ہین عدی بن حاتم طائی کمان ہین زید الخیل الابیض الرکبان کمان ہین حذیفہ بن الیمان کمان ہین قیس بن الیمان کمان ہین قیس
بن سعید الخزرجی کمان ہین کعب بن مالک انصاری کمان ہین سوید بن عمرو بن الغنوی کمان ہین عبادہ بن صامت کمان ہین جابر بن عبداللہ
کمان ہین ابو ایوب انصاری کمان ہین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق الاموی کمان ہین عبداللہ بن عمر بن الخطاب العدوی کمان ہین زید بن الخطاب
کمان ہین رافع بن سہیل کمان ہین یزید بن عامر کمان ہین سعید بن اوس کمان ہین مالک بن النضر کمان ہین حارث بن عبد کمان ہین ظفر بن ابی لبابہ کمان ہین
عبدالمنذر بن عوف کمان ہین قابس بن قیس کمان ہین عباد بن عبداللہ کمان ہین رافع بن عجدہ اور تھین ہان انکی کہ برابر ہی لڑتی تھین ایک سوار سے کمان
ہین عبید بن ابی عبیدہ کمان ہین خنیس بن قیس کمان ہین ہلال بن صابرہ کمان ہین ابن ابی ہید کمان ہین کلال بن حارث کمان ہین حمزہ بن عمر کمان
ہین عبیداللہ بن یزید **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مین نے مختصر کرکے ذکر کیا ہی اور تحقیق خالد بن الولید نے منتخب کیا اکثر قوم انصار
سے پس کہا قوم انصار نے کہ خالد بن الولید آگے کرتے ہین آپکے رہنے انصار کو اور پیچھے کرتے ہین مہاجرین کو شاید انکے دلمین کوئی بات ہو انصار
کیطرف سے یا یہ کہ انکو برگزیدہ کرتے ہین واسطے لڑائی انکی قوم کے تاکہ دیکھین وہ کہ کیسا ہی صبر انکا اس معاملے مین یا ارادہ کرتے ہین وہ اس
بات کا کہ آگے کرین انکو واسطے ہلاکی کے اور شفقت کرتے ہین اولاد مغیرہ پر پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام متوجہ ہوے وہ یہانتک کہ انصار
کے بیچ مین آئے اور کہا کہ قسم ہی اللہ کی اے اولاد عمرو بن عامر کے نہین بلایا اور تجویز کیا مین نے تمکو مگر اس معاملے مین جسکو پسند کیا ہی مین نے
اپنی ذات کیواسطے اور نظر اپنے بہتے اعتماد کے تمپر اور تمھارے ایمان پر اسواسطے کہ تمھارے دلونمین ایمان نے جگہ پکڑی ہی انصار نے کہا کہ ہم
پھر مصافحہ کیا انسے اکثر قوم نے ازروے نزدیک ہونیکے ساتھ انکے دل کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بیچ پیچھے ساٹھ آدمیون سے خالد بن الولید
نے حاطب بن عمرو کو بلایا پس جب بلایا انھون نے حاطب بن عمرو کو ساٹھ کے پیچھے ظاہر ہوا خشم اور غصہ انکے چہرے سے اور حاطب کو شدت
عداوت تھی اپنے بھائی سہیل کے ساتھ اسلام مین اور وہ اکثر کہتے تھے رسول اللہ صلعم سے کہ یا رسول اللہ اگر قدرت پاؤنگا مین اپنے بھائی
سہیل کے خون پر تو بہا دونگا اسکو پس تعجب فرماتے تھے مصطفی انکی اچھائی ایمان سے پس جب ہوا دن یرموک کا آگے کیا خالد بن الولید نے سہیل کو
پیچھے حاطب کو پس لاحق ہوئی حاطب کو عار اور آئے خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای بیٹے ولید کے تم ہمیشہ دشمن رہے خاندان بنی عامر کے آگے کرتا
تم جسکو پیچھے ہونا چاہیے اور پیچھے کرتے ہو جسکو آگے ہونا چاہیے اور نہین ارادہ کیا ہی تمنے اس امر سے مگر یہ کہ چھوڑ دو ہمکو اور مقدم کرو ہمارے
غیر کو اور نہین خطا پر تھی تجویز امیر المومنین عمر بن الخطاب رض کی تمھارے باب مین کہ تم ناز کرتے ہو اپنی دلیری اور جوانمردی پر ساتھ اس چیز کے
جو فتح کی اللہ تعالی نے تمھارے ہاتھ پر اور تم اپنے کو شجاع اور لوگونکو اپنے سے کم جانتے ہو اور اگر مین نہ ڈرتا اللہ تعالی سے حالانکہ اللہ تعالی ہی پر
بھروسہ اور اعتماد کرتے ہین مومنین تو ملاتا مین اپنی باگ کو تمھاری باگ کے ساتھ اور اپنے گھوڑے کو تمھارے گھوڑے کے ساتھ اور حملہ کرتا مین اور
تم ان کافرون پر پس دیکھتے مسلمان کہ کون ہم مین کا بڑا صابر ہی اوپر مشرکین کی لڑائی پر اللہ تعالی کی راہ مین پس خشمناک ہوے خالد بن الولید حاطب
کے ساتھ اور کہا انسے کہ تمکو اور تم ایسے اور لوگونکو کہنے کی بات ہوگی اور دراز ہوئین زبانین تمھاری گفتگو مین یہانتک کہ زیادہ کیا تمنے
غیرت لیے ملامت کو نزدیک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مین نہین جانتا ہون اس امر کو تمھارے واسطے اس کلام مین کوئی گناہ ہی

اور نہین ہی یہ مگر آزمایش اللہ تعالیٰ کیطرف سے کہ ناطق کیا ہی اُسنے اس کلام سے تمھاری زبانونکو اور چاہتا ہی وہ میری آزمایش کو
اس سبب سے اور میرے صبر کو اور مین درخواست کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے توفیق اور سلامتی کی تاکہ دور ہوجاوے عیب سے ویسے ننگ و عار شیطان کی اور
زمانہ جاہلیت کا پھر کہا قسم ہی خدا کی ای حاطب اگر قصد کرو تم بعد اس کلام کے اس امر کا کہ رکھو تم اپنے قدم کو خالد کے رخسار پر تو ہر آینہ نہ پاؤ گے
تم اُنمین رنج کو اور یہ امر از روے عاجزی اور فروتنی کے ہی واسطے بندۂ خدا کے اور از روے طاعت کے ہی واسطے رسول اللہ صلعم کے پس
نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے جسنے سُنا قول خالد بن الولید کا مگر یہ کہ شکر گزاری اور استحسان اُنکی بات کا کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح سنتے تھے قول
خالد بن الولید کا پس وہ رونے لگے اور کہا قسم ہی خدا کی ای ابا سلیمان تم فرد اور یکتا ہو اللہ کی شکر گزاری مین پھر کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح
اور پکڑ لیا ہاتھ حاطب کا اور رکھدیا اُنکے ہاتھ کو خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس ہوئے وہ ادا مصافحہ کیا ایک نے دوسرے سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہوجاؤ تم دونون مصداق اُسکے جو فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید مین ونزعنا ما فی صدورہم من غلٍّ آخر تک
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب انتخاب کیا خالد بن الولید نے شہسواران مسلمین سے ساٹھ مردونکو کہ ہر ایک اُنمین کا اگر ارادہ کرتا ثبات و اجمع
لشکر کے مقابلے کو تو یہ آسان تھا اُسپر اسیوقت کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ کیا راے ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تم پر بیچ مین حملہ کرنیکے میرے ساتھ اس
لشکر پر جو ہمسے لڑنیکو آیا ہی اور وہ لوگ قوم عرب ہین مثل تمھارے اور تم خوب اُنکو جانتے اور پہچانتے ہو پس اگر ہوگا تمکو اُنکے مقابلہ مین صبر اور تائید کریگا
اللہ تعالیٰ بحالت صبر کے ساتھ مدد کے اور شکست دوگے تم ان عربکو پس جان لو اس امر کو تم اس لشکر کو شکست دوگے پس جب شکست دوگے تم اُنکو اور
پڑجاویگا خوف تمھارا دلونپر پس پلٹ جائینگے وہ بحالت زیانکاری کے اُنھون نے کہا کہ ابا سلیمان کرو تم جو تمسے ہوسکے قسم ہی خدا کی ہر آینہ لڑینگے ہم اپنے
دشمنون سے مثل لڑائی ایسے شخص کے جو مدد کرتا ہی اللہ تعالیٰ کے دین کو اور بھروسا کرتا ہی اللہ تعالیٰ کی قوت پر اور خرچ کرتا ہی طلب آخرت مین اپنی جانکو پس
دعا جزاے خیر کی دی خالد بن الولید نے اور ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور کہا کہ آمادہ ہوجاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر اور لیلو تم ساز اور سامان اپنا
اور ہووین تمھارے پاس تلوارین نزدیک کرنیوالی موتکی ورنہ لیوے کوئی تم مین نیزے کو اسواسطے کہ نیزہ ہوتا ہی ناراستی اور کمی کرنیوالا کبھی میل کرتا ہی
وقت مارنیکے پس ناراستی کرتا ہی اور نہ لو تم نیزونکو کہ وہ خطا بھی کرتے اور کارگر بھی ہوتے ہین اور سوار ہو گھوڑون تیز رو پر اور نہ سوار ہووے کوئی مرد اپنے
اُس گھوڑے پر جسپر اُسکو اعتماد ہو اور وعدہ کرلو آپسمین اس امر کا کہ یکجائی نزدیک حوض محمد مصطفے صلعم کے ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ
متفرق ہوے ساٹھون مسلمان اپنے اسباب کیطرف واسطے درستی اپنے حال کے اور سلام کرتے تھے وہ اپنے اہل وعیال پر اور ضرار بن الازور آئے
اپنے خیمے مین اور لباس پہنا اُنھون نے اور سلام کیا اپنی بہن خولہ پر پس جب درست کیا اُنھون نے آلات لڑائی کو خولہ اُنکی بہن نے کہا کہ ای
بھائی مین دیکھتی ہون تمکو کہ تم مجکو اسطرح سے رخصت کرتے ہو جیسے کوئی یقین کرنیوالا جدائی کا رخصت کرتا ہی پس آگاہ کیا ضرار نے اُنکو اس حال سے کہ وہ
ارادہ رکھتے ہین دشمن سے بھڑنیکا ہمعیت خالد بن الولید کے پس روئین خولہ اور کہا کہ ای بھائی میرے لڑو تم دشمن سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ اللہ تع
کے اسواسطے کہ دشمن نہ نزدیک کریگا تیرے وقت دور کو اور نہ دور کریگا نزدیک کو پس اگر پیش آویگا تمپر کوئی حادثہ لاحق ہوگی تمکو تمھارے دشمن سے
کوئی مصیبت تو قسم ہی خدا کی ہر آینہ سُست اور ضعیف ہوجاویگی خولہ اور ہوگی بیٹھنے والی زمین پر پالیونگی تمھارا بدلہ اور جاملینگی تم مین جلدی سے
پس بیٹے ضرار بن الازور اُنکے رونے سے اور رات گذرانی اُنھون نے نماز اور دعا اور عاجزی اور رونے مین درانحالیکہ طلب کرتے تھے وہ مدد کو اللہ تعالیٰ سے تا اینکہ ظاہر ہوئی

صبح پس پورا کیا قوم نے وضو کو اور بلند کیا آواز ونکو ساتھ آذان کے اور نماز صبح کی پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پس جب فراغت پائی اُنھون نے نماز سے تو سبکے پہلے جلدی کی نکلنے کی لڑائی مین خالد بن الولید نے اور وہ اشعار رجز یہ پڑھتے تھے اور گئے وہ اپنے اسباب کیطرف اور پہنا اپنے ہتھیار ونکو اور رخصت کیا اپنی ازواجکو اور سوار ہوای وہ آگے لشکر مسلما نونکے اور بچاہوئے تھے ساٹھی انکے پس سبکے پیچھے چلے آئے اُنکے پاس وہ ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور تھے ہمراہ اُنکے زبیر بن العوام اور اُنکے ساتھ اُنکی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق تھین اور ایکجانب مین اُنکے عبدالرحمن بن تھے اور اسماء دعا کرتی تھین اُنکی سلامتی کی اور کہتی تھین کہ ای بھائی میرے نہ جدا ہو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے وقت اپنے حملہ کرینگے کہ نہ تم وہ امر جو دہ کرینگے اور لڑنا تم اسطرح سے جسطرح وہ لڑین اور نہ لاحق ہو تمکو اللہ کے کام مین ملامت کسی ملامت کرنیوالے کی اور رخصت کیا اصحاب نبی نے اپنے اہل کو اور روانہ ہوے اور خالد بن الولید اُنکے بیچمین تھے گویا وہ شیر تھے اور گرد اُنکے شیر تھے یہانتک کہ ٹھہرے وہ سامنے ہمراہیان جبلہ کے پس جب دیکھا بنو غسان صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف حالانکہ وہ تھوڑے تھے گمان کیا اُنھون نے کہ وہ بھیجے ہوئے آئے ہین اُنکے پاس طلب صالحہ اور ترک لڑائی کے اور چلا کر پکارا جبلہ نے اپنی قوم کو اور درخواست روانگی کی اُنسے اور پکار کر کہا غسان سے کہ جلد کرو تم بجانب مدد دینی صلیب کے پس قبول کیا اُنھون نے اور لیا اُنھون نے سامان لڑائی کو اور بلند کیا صلبانکو اور صف بندی کی واسطے لڑائی کے اور بلند ہوا آفتاب اُنپر اور تلوارین چمکتی تھین مثل روشنی آفتاب کے اور چمک خودونکی مثل روشنی آگ کے تھی اور ٹھہرے وہ بانتظار اس امر کے کہ کیا کام کرتے ہین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب برابر ہوئین دونون جماعتین نکلے خالد بن الولید اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ ای عبادت کرنیوالو صلیب کے اور کھانیوالو قربان کے نکلو اور چلو تم بجانب لڑائی کے اور نیزہ بازی کے پس جب سنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا جانا کہ مسلمان بھیجے ہوئے نہین آئے ہین بلکہ لڑنیکو آئے ہین پس نکلا جبلہ قلب لشکر سے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتا تھا پھر کہا جبلہ نے کہ کون شخص ہے ہمارا پکارنیوالا واسطے ہماری لڑائی کے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ شخص مین ہون پس نکلو تم بجانب منڈل لڑائی کے جبلہ نے کہا تحقیق تمنے درست کیا ہے اپنے کامونکو تمھاری لڑائی کے واسطے اور تم نہین دور ہوتے ہو ہماری ملاقات سے اور قسم ہے حق مسیح کی کہ نہ منظور کرینگے ہم اُس چیز کو جو تم ہمسے خواہان ہو پلٹ جاؤ تم اپنی قوم کیطرف اور آگاہ کرو تم اس امر سے کہ سوائے لڑائی کے ہم کچھ نہین چاہتے ہین پس ظاہر کیا اسکے لیے خالد بن الولید نے تعجب کو اُسکے کلام سے اور کہا کہ ای جبلہ آیا جانتا ہے تو کہ ہم نہین آئے ہین مگر واسطے لڑائی کے پس اگر تم ہماری نسبت یہ کہو گے کہ ہم گروہ قلیل ہین پس اللہ تعالی مدد اور غلبہ دیگا ہمکو تمپر جبلہ نے کہا کہ ای جوان تحقیق غرور اور فریب کیا تمنے اپنی ذات اور قوم کے ساتھ جو تم ہمسے لڑنیکو آئے ہو خالد بن الولید نے کہا تو ایسا گمان نہ کر پس قسم ہے خدا کی ہم جدا ہوے ہین تمسے لڑنیکو ہر مرد ہم مین کا تمھارے ایکہزار کے واسطے کافی ہے اور ہمارے پیچھے ایسے قوم رہ گئے ہین کہ وہ زیادہ خواہشمند ہین لڑائی کے خواہش پیاس سے سرد پانی کیطرف جبلہ نے کہا کہ ای بھائی مخزوم کے تحقیق مین بزرگ جانتا تھا تمکو عقل مین اور قصد کیا تھا مین نے تمھارے مقابلے مین چلانے اور بھیجنے دلیرونکو تا اینکہ سنا مینے تمسے یہ کلام کہ تم ساٹھ آدمی قصد ہماری لڑائی کا رکھتے ہو اور ہم رئیس غسان ہین اور قوم لخم اور جذام کے ہین اور اب ہم حملہ کرتے ہین تمپر ساٹھ ہزار سے پس نہ باقی رہیگا تم مین کا کوئی شخص اور پکار کر کہا جبلہ نے اپنی قوم کو کہ ای آل غسان حملہ کرو حملہ کرو پس حملہ کیا ساٹھ ہزار نے ایک ہی ساتھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے ہمراہیون پر پس ثابت قدمی کی اُنکے مقابلے مین صحابہ رضی اللہ عنہ نے

اور سخت ہوئی لڑائی اُنکے بیچ مین پس نہین سُنی جاتی تھی مگر آواز شور وغل قوم کی اور پڑتین تلوارین خود و نپر یہانتک کہ یقین کیا
مسلمانون نے اور مشرکون نے اس امر کا کہ خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے نہ نجات پاوینگے قتل سے پس تکبیر کہی مسلمانون نے اور لاحق ہوا
انکو قلق اور اضطراب اپنے مسلمان بھائیونپر اور بعض اُنکے بعض سے کہتے تھے کہ تحقیق خالد بن الولید قریب نفس مین آگئے بہ نسبت ہمارے ساتھیو
اور ہلاک کیا اُنکو اور رومی کہتے تھے کہ اگر ہلاک کیا جبلہ نے اس گروہ کو پس لامحالہ ہلاک عرب کا ہمارے ہاتھ سے حاصل ہے اور
اسیطرح برابر لڑائی ہوتی رہی عبادہ بن صامت نے بیانکیا ہے کہ واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری خالد بن الولید اور زبیر بن العوام اور
عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور فضل بن عباس اور ضرار بن الازور اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی کہ تحقیق دیکھا تھا مین نے ان
چھ شخصونکو کہ ملائے ہوے تھے مونڈھے لڑائی مین اور بچاتے تھے اور نگاہ رکھتے تھے بعض انمین کے بعض کو اور نہین جدا ہوتے تھے پس
کتنے لوگ ایسے تھے کہ باقی رہگئے بدون مددگار کے دائین جانب مین اور کتنے ایسے تھے کہ نیست ہوگئی تھی مدد انکی بائین جانب کی اور
زیادہ کیا تھا لڑائی نے شعلونکو پس کتنے خون تھے کہ بہنے لگے اور کتنے قرار پکڑنے والے زین کے جھک گئے اور متوجہ ہوے ساتھ دلیونکے اور
چلاتے تھے تیرونکو اور نیزہ بازی کی اُنھون نے ساتھ نیزہ ہاے بلند کے اور تنگی مین ڈالا ساتھ تلوارون چمکتی ہوئی کے اور سُن ہوگئے بازو تھکے ہوے
اور آئی کوشش اور گئی سستی اور دستبستگی اور ضعیف ہوگئین ہڈیان گودہ دار سوارونکے مونڈھونکی ورجب در آئے انمین چھپ گئی اور قتل کیا اُنکو جلدی
سے پس داخل ہوا مین ساتھ اُنکے اور کہا مین نے کہ پہونچگئی مجکو وہ چیز جو پہونچ گئی اُنکو اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ ای اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ سے قیامت ہی اور تحقیق دیگئی خالد بن الولید کو وہ چیز جسکی وہ تمنا رکھتے ہین جب گرم ہوئی ہمارے بیچ مین لڑائی
یاپیادہ ہوگئے خالد بن الولید اپنے گھوڑونسے اور پاپیادہ ہوگئے مرقال بن ہاشم اور ہجوم کیا اُنپر لوگون نے اور منڈل باندھا گرد اُنکے زبیر
بن العوام اور فضل بن عباس نے در انحالیکہ بچاتے تھے اُن دونونکو اور فضل بن عباس پکار کر کہتے تھے کہ جدا ہوا ے گروہ کتونکے اور
دور ہو اصحاب سے مین شہسوار منیف بن ہون مین ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے عیش
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ مین نے شمار کیے تھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیس حملے کہ حملہ کرتے تھے وہ خالد بن الولید کیطرف سے اس
لشکر پر جو گرد اُنکے تھا پس مار ڈالتے تھے وہ ہر حملہ مین ایک سوار کو گروہ قوم سے اور سوار ہوے خالد بن الولید ایک گھوڑے پر سواے اپنے گھوڑے کے
اور سوار ہوے مرقال ایک گھوڑے پر اسپان قوم سے اور حملہ کیا اُنھون نے مشرکین پر اسطرح کہ گویا وہ لڑے نہ تھے اور برابر تمام اس دن سخت لڑائی
لڑتے رہے تا اینکہ قریب غروب ہوا آفتاب اور تھے وہ مثل شیر حملہ آور کے اور مسلمانونکو سخت قلق تھا اپنے بھائیونپر پس ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے شور کرکے کہا مسلمانونسے کہ حملہ کرو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس دیکھین ہم کہ ہمارے بھائیونکا کیا حال ہوا کہ بے شبہ ہلاک
ہوے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے پس سبھون نے اُنکا کہنا منظور کیا سواے ابو سفیان کے پس کہا ابو سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح سے
ای سردار ضرور قوم مسلمانونکو خلاصی حاصل ہوگی اور دیکھو گے تم جو کچھ ہوگا پس التفات کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب کلام ابو سفیان کے
اور بوجہ قلق کے قصد حملے کا کیا اور رونے لگے پس اُسی حالمین کہ وہ آمادہ تھے حملہ کرنے پر کہ دفعۃً لشکر منصورہ کا بھاگ نکلا اور آوازین
مسلمانونکی بلند ہوئین ساتھ قول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شی قدیر کے اور دیکھا ہو

بعض اُنکے بعض کے پاس اور گروہ تنصر کا بھاگا جاتا تھا اسطرح سے کہ گویا کسی پکارنیوالے نے آسمانسے پکار کر بھگا دیا تھا اُنکو اور آئے
خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے وسط معرکہ سے درانحالیکہ پیاسے تھے وہ اسبب لاحق ہونے مشقت اور شدت کے تجسس اور تلاش
کی اپنے ساتھیونکی خالد بن الولید نے پس نہ دیکھا اُنمین مگر بیس مردونکو پس طمانچے مارتے تھے وہ اپنے مُنھونپر اور کہتے تھے کہ ہلاک کیا تونے
مسلمانونکو اے بیٹے ولید کے کل پروردگار عالم کے سامنے تجکو اس بارہ مین کیا عذر ہوگا پس دیکھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور پکار کر کہا
اُنسے کہ کیا حال ہے تمھارا اے خالد اُنھون نے کہا کہ اے سردار گم کردیا مین نے مسلمانونسے چالیس شخصونکو منجملہ اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن عباس
اور جابر اور ابو سبرہ اور فلان اور فلان شہسواران مسلمین ہین پس استرجاع کی اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اور کہا اے خالد مین نے کہا تھا تمسے کہ تمھارا غرور قریب تر ہمارے ساتھ کچھ نہ کچھ کریگا پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون
پس کہا اُنسے سلامہ بن الاحوص السلمی نے کہ اے سردار ہو تم جگہ لڑائی کو اور تلاش کرو صحابہ کو پس اگر دیکھو گے تم اُنکو تو خیر ورنہ لوگ یا تو قید ہو گئے
ہین یا تعاقب کفار کا کیا ہے پس لائی گئین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس مشعلین آگ کی اور در آئے وہ لڑائی کی جگہ مین پس دیکھا اُنھون نے
کہ قتیل غسان سے پانچ ہزار آدمی مارے گئے ہین اور صحابہ سے دس آدمی شہید ہوئے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ احتمال ہے کہ یہ لوگ یا تو
قید مین ہین یا مشرکین کا پیچھا کیا ہے پھر کہا اُنھون نے اللّٰھم امنن علینا بالفرج ولا تفجعنا بابن عمۃ نبیک ولا بابن عمۃ الفضل
پھر کہا اُنھون نے کہ اے گروہ مسلمانونکے کون شخص تم مین سے پیچھا کریگا نشان قوم کا اور دریافت کریگا خبر مسلمانونکی اور ثواب اور مزدوری
اُسکی اللہ تعالیٰ پر ہوگی پس منظور کیا اس امر کو خالد بن الولید نے اور کہا کہ مین ایسا کرونگا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم اس کام
کو نہ کرو کیونکہ تم تھکے اور مشقت اُٹھائے ہوئے ہو خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی مین ضرور جاؤنگا اُنکی تلاش کو پھر بدل لیا
خالد بن ولید نے اپنے گھوڑیکو حازم بن حبیر کے گھوڑے سے جسکا نام ہرطلل تھا کہ تیز روی مین نہین ملتا تھا اُسسے مگر غبار پس کہا اُن سے
گھوڑے کے مالک نے اے ابا سلیمان بشارت ہو تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ خوش کریگی تمکو کہا ایسے گھوڑے پر تم سوار ہوے کہ جسکی سواری مین
نے اُحد اور خیبر اور ذات السلاسل اور تبوک اور یمامہ مین کی ہے اور سوار ہوے تھے اسپر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
بروز غزوۂ حنین کے اور سوار ہوے تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بروز ردہ کے جب کہا تھا اُنھون نے کہ لڑونگا مین ساتھ اُنکے ہمراہ
ان دونون بیٹونکے پس خوش ہوے خالد بن الولید اور ڈالدیا اُسکی باگ کو بطلب تعاقب قوم اور تبعیت کی اُنکی ایک مسلمانون سے پس بہت
دور نہین چلے تھے خالد بن الولید کہ دفعۃً سنی اُنھون نے آواز تہلیل و تکبیر کی پس جواب دیا خالد بن الولید نے مثل اُسکے پس آئی
قوم خالد بن الولید کیطرف کہ آگے اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن العباس تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اُنکی طرف تو جدا
کہا اُنسے اور تعظیم کی اُنکی اور سلام کیا اُنپر اور کہا فضل بن عباس سے کہ اے ابن عم رسول اللہ کے کیا حال تھا تمھارا اُنھون نے
کہا اے ابا سلیمان شکست دی اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو اور پھیر دیا اُنکو اُنکے پیچھے پس تعاقب کیا اُنکا اور یہ امر اسوجہ سے ہمنے کیا
تھا کہ کچھ لوگ ہم مین سے قید ہو گئے ہین پس اُمید کی ہمنے رہائی کی پس نہ دیکھا ہمنے اُنکو اور بیشک وہ مار ڈالے گئے ہین خالد
بن الولید نے کہا کہ قوم ضرور قید مین ہین زبیر بن العوام نے اُنسے پوچھا کہ اُن کی قید کا حال تم کو کہان سے معلوم ہوا خالد بن الولید نے

کہا اسوجہ سے کہ مینے نہین پایا لڑائی کی جگہ مین سوائے دس کے اور ہم بیس ہین او تم چھبیس ہو اور پانچ قید ہو گئے ہین اور قید ہوئے ہین رافع بن عمیرة
الطائی اور ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر اور عاصم بن عمرو اور یزید بن ابو سفیان پس سخت گذرا یہ معاملہ مسلمانون پر اور سجدہ کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اپنے گھوڑے کے زین پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای گروہ مسلمانون کے قسم ہے خدا کی کہ خرچ کیا مینے اپنی جان کو پس روزی ہوئی
مجکو شہادت اور جو مارے گئے موت اُنکی آگئی تھی اور پانچ آدمی تم مین سے قید ہو گئے ہین اور رہائی اُنکی میرے ہاتھ ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رات
گذرانی مسلمانون نے حالت خوشی و سرور مین اور مشرکین نے سختی مین در انحالیکہ شکستگی پائی اُنکے حامی لشکر نے پس بلایا باہان نے جبلہ کو
اور دریافت کیا سب حال اور کام اُسکا پس کہا اُسنے کہ ای بادشاہ ہم برابر اُنپر غالب تھے یہانتک کہ در آئی تاریکی رات کی پس ہنگامہ اور
شور کرکے پکارا ہمکو پکارنیوالے نے پس متفرق کر دیا اُسنے جماعت کو اور مارے گئے ہم مین جو مارے گئے اور قوم کو جو مدد اور غلبہ دیتا ہے وہ دیا انکا
ہی اور اگر ایسا ہوتا تو نہ نکلتے اُنمین کے ساٹھ آدمی واسطے مقابلہ ساٹھ ہزار کے ہم مین سے باہان نے کہا کہ بھیجا ہون مین تم مین سے لوگونکو بطور ایلچی کے
پس نہین قبول کیے جاتے ہو تم اور بھیجتا ہون مین تمھارے لشکر و نکو پس شکست اُٹھاتے ہین وہ قسم ہے حق صلیب کی کہ حملہ کرونگا مین کل اُنپر ساتھ اپنے
گروہ کے اور کر دونگا مین انگوٹھی اور رات گذرانی اُسنے فکر اور رنج کیساتھ مسلمانون اور خالد بن الولید پر اور رات گذرانی ابو عبیدہ
بن الجراح نے اور اتفاق رائے کیا رومیونکی لڑائی پر کل کی صبح پر اور لکھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ایک خط ان الفاظ سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم من عامر بن الجراح عامله علی الشام سلام علیك اما بعد فانی احمد الله الذی لا اله الا هو و اصلی علی نبیه محمد
صلی الله علیه واله وسلم واعلم یا امیر المومنین ان کلب الروم قد استنفر علینا کل من یحمل صلیبا وقد سار والقوم الینا کالجراد المنتشر وقد
نزلنا بالیرموك قریب من الجولان والعدو فی ثمان مائة الف مقاتلة غیر الاتباع وستین الفا من المتنصرة من غسان واول
من التقانا جبلة وجموعه فی ستین الفا فخرج الیهم منا ستون رجلا فهزم الله المشرکین بایدیهم ما السفر الا مع عند الله و
قتل منا عشرة وسماهم واسر منهم رافع بن عمیرة وربیعة بن عامر وضرار بن الازور وعاصم بن عمرو ویزید بن ابی سفیان
ونحن علی نیة اللقاء فلا تغفل عن المسلمین وامددنا برجال الموحدین ونحن نسئل الله تعالی ان ینصر الاسلام واهله والسلام علیك
وعلی جمیع المومنین ورحمة الله وبرکاته اور لپیٹا خط اور سپرد کیا عبد اللہ بن قرط کو اور حکم کیا اُنکو روانگی مدینہ طیبہ کا عبد اللہ نے بیان
کیا ہی کہ سوار ہوا مین یرموک سے جمعہ کے دن بعد عصر کے ماہ ذیحجہ مین اور گذری تھین ماہ ذیحجہ مین بارہ راتین پس پہونچا مین مدینہ طیبہ مین
جمعہ کے دن بیچ پانچوین گھڑی کے اور مسجد نبوی بھری تھی لوگون سے پس بٹھایا مین نے اپنی اونٹنی کو باب جبرئیل پر اور آیا مین روضہ مبارک
مین پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور قصد کیا مینے ساتھ خط کے طرف حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کے پس شور کیا مسلمانون نے مجکو دیکھکر اور بڑھکر گیا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پس بوسہ دیا مینے اُنکے ہاتھونکو اور سلام کیا
اُنپر اور مسلمانون پر پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو بدل گیا رنگ اُنکا اور کہا اُنھون نے انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا
حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت عباس اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ وغیرہم رضی اللہ عنہم نے کہ ای امیر المومنین آگاہ کرو تم ہم
مضمون خط سے ہمارے بھائیونکے پس کھڑے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چڑھگئے منبر پر اور پڑھکر سنایا خط مسلمانون کو پس جب سنا

مسلمانون نے مضمون خط کو شور کیا انھون نے ساتھ آواز رونیکے بنظر شوق کے بحال مسلمانون کے اور سب سے زیادہ عبدالرحمن
بن عوف الزہری روئے اور کہا کہ ای امیر المومنین بھیجدو تم ہمکو اسواسطے کہ ہم لوگ جب ملک شام مین جاوینگے تو مضبوط کردیگا
اللہ تعالی پشت مسلمانون کو پس قسم ہی خدا کی کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان اور مال کا اور نہین بخل کرونگا مین اُسکے
ساتھ مسلمانون پر پس جب سُنا حضرت عمر رضی عنہ نے کلام عبدالرحمن کا اور دیکھا شفقت اور بے صبری مسلمانونکی
اُنکے بھائیون پر آئے میرے پاس اور کہا کہ ای بیٹے قرط کے کون شخص سردار اور رئیس رومیونکا ہی پس کہا مین نے کہ پانچ بطارقہ
ہین ایک انمین کا بھائی تجا ہرقل بادشاہ کا اور نام اُسکا قوریر ہی اور دریجان اور قناطر اور جرجیر اور صلبان ان چارونکے تحت
حکم صلیب باہان کے ہین وہی حکمران ہی اُنپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر پڑھا
اس آیت کو یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہھم آخر تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس معاملہ مین کیا مشورہ دیتے
ہو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بشارت ہو تمکو رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ اس معاملے مین ہوگی
نشانی قدرت کی اللہ تعالی کی طرف سے کہ آزمایش کریگا وہ انمین اپنے بندونکی تاکہ دیکھے وہ اُنکے کامون کو پس جو شخص صبر
کریگا اور اُمید ثواب کی رکھیگا اللہ تعالی کی طرف سے پس لکھا جاویگا اللہ تعالی کے نزدیک صابرین مین اور جو شخص ڈریگا اور
سُستی کریگا پیچھے پھریگا امر نیک سے اور جان لو تم یہ وہ لڑائی ہی جسکا حال مجھسے بیان فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ ہمیشہ ذکر اُسکا باقی رہیگا اور یہ فتنہ ہلاک کرنیوالا اور بڑا ہی پس کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ہلاکی کسپر ہوگی ای بیٹے
میرے بھائی کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ ای چچا اُس شخص پر ہوگی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے اور قرار دیا ہی اللہ
تعالی کے واسطے بیٹے کو پس اعتماد کرو تم ساتھ مدد اللہ کے اور بھروسا کرو تم اُسپر پھر کہا کہ ای امیر المومنین لکھو تم خط ابو عبیدہ بن
الجراح کو اور نیکو خواہی کرو اُنکے دل کی پس قریب تر ہونگے وہ ایک بڑے معاملے مین پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ
والذین معہ من المھاجرین والانصار والمجاھدین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی
نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبعد فقد قرات کتابک ونعمتہ وسامدکم بالامداد وان کان مدد اللہ والنصر منہ
خیر لکم واعلموا انہ لیس بالجمع الکثیر یھزم الیسیر وانما یھزم بما ینزل اللہ تعالی من النصر ان اللہ تعالی یقول ولن تغنی
عنکم فئتکم شیئا ولو کثرت وربما ینصر اللہ تعالی العصابۃ القلیل عددھا علی الکثیرۃ وما عند اللہ خیر للابرار وقال اللہ
تعالی فمنھم من قضی نحبہ الایہ فطوبی للشھداء اعلمن توکل علی اللہ فاتق العدو ومن معک وتاس بمن صرع بین یدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فما عجزوا عن عدوھم فی موطن من مواطنھم حتی قتلوا فی سبیل اللہ تعالی ولم یھابوا
لقاء الموت فی جنب اللہ تعالی ولا وھن بعدھم من بقی من اخوانھم ولکن تاسوابھم وجاھدوا وفی اللہ حق جہادہ
واتاھم اللہ تعالی علی قوم بصبرھم فقال تعالی وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر واذا ورد علیک کتابی ھذا

فاقرأه على المسلمين وامرهم ان يقاتلوا في سبيل الله يا ايها الذين آمنوا اصبروا وصابروا الآيه والسلام عليك ورحمة
الله وبركاته پھر لپیٹا خط کو اور حوالے کیا عبد اللہ بن قرط کے اور کہا کہ ای بیٹے قرط کے جسوقت کہ قریب ہو تم مسلمانو نکے اور برابر ہو چکی
ہون صفین لڑائیکی جاؤ تم مسلمانو نکی صفو نمین اور پھرو انکے سرداران صاحب نشانو نکے پاس اور آگاہ کرو تم انکو اس امر سے کہ تم فرستادہ ہو
اُنکے پاس اور کہو اُنسے کہ عمر نے سلام کہا تمکو اور کہا ہی تمسے کہ ای ایمان والے لوگ صدق ہے لڑو اُنسے وقت مقابلے کے اور شدت کرو انپر
مثل شدت کرنے شیرو نکے اور مارو اُنکے سرونکو ساتھ تلوارو نکے اور ہو وین وہ آسان تر تمھارے نزدیک کمی سے پس تم مدد دیے جاؤگے
اور غالب ہو جاؤگے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر پڑھکر سناؤ تم انکو یہ آیت ان حزب الله هم الغالبون عبد اللہ بن قرط نے
بیان کیا ہی کہ کہا مین نے کہ ای امیر المومنین دعا کیجیے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہونچنے کی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حملك الله
تعالی وسلمك وطوى لك البعد عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہی کہ سلام کیا مین نے انپر اور مسلمانو نپر اور باہر نکلا مین مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا مین دروازے پر کہا مین نے اپنے دل مین کہ قسم ہی خدا کی کہ خطا کی مین نے کہ نہین سلام کیا
مین نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسواسطے کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس دن کے بعد دیکھونگا مین قبر شریف کو یا نہ دیکھونگا
پس قصد کیا مین نے حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیھا کا اور وہ بیٹھی تھین قبر شریف کے پاس اور حضرت علی اور حضرت
عباس رضی اللہ عنہما سرھانے قبر شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلوۃ والسلام حضرت عباس کی گود مین تھے اور حضرت
امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام حضرت علی کی گود مین تھے اور حضرت عباس سورہ انعام اور حضرت علی ہود پڑھتے تھے پس سلام کیا
مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا مین پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ ای بیٹے قرط کے قصد روانگی کا کیا تمنے
مین نے کہا کہ ہان ای میرے سید اور نہین جانتا ہون مین کہ پہونچونگا مین مسلمانو نکے پاس مگر اسوقت کہ لشکر متوجہ لڑائی کے ہو نگے
اور لڑائی تیزی پر ہوگی اور سر گرم تر ہونگے اور جسوقت دیکھینگے مسلمان مجکو اس حالت سے کہ میرے ساتھ کوئی مدد اور کمک نہین ہی
تو ڈرتا ہون مین اُنکے واسطے اس امر کے کہ بے صبری کرینگے وہ اور مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ پہونچ جاؤن مین اُنکے پاس قبل اُنکے ملاقی
ہونے کے دشمن سے پس صبر دلاؤن مین اور نصیحت کرون مین پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ تمنے عمر رضی اللہ عنہ سے درخاست
دعا کی نہین کی آیا نہین جانا تمنے ای بیٹے قرط کے کہ انکی دعا نہین پھیری جاتی ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے حق مین ارشاد
فرمایا ہی لوکان بعدی نبی لکان عمر آیا نہین ہین وہ ایسے کہ موافقت کی تھی اُنکے حکم نے حکم قرآن مجید کی اور فرمایا تھا مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے لو نزل من السماء عذاب ما نجا منه الا ابن الخطاب آیا نہین جانا تمنے کہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہی اُنکے
حق مین آیات کو آیا نہین ہین وہ زاہد پرہیزگار آیا نہین ہین وہ عابد قوم عدو سے آیا نہین ہین وہ مشابہ نوح نبی سے آیا نہین ہین وہ پیروی کرنے
والے راہ گذرے ہوے لوگونکی آیا نہین ہین وہ پہونچنے والے مرتبہ قبولیت اور رضامندی کے آیا نہین جانا اور نہین سنا تمنے کہ انکی بیٹی
حفصہ نے غصہ کیا تھا اُنپر اور کہا اُنسے کہ ای میرے باپ نرمی کرو تم اپنی جان کے ساتھ اور رکھاؤ تم غذا گیہونکی اپنے کھانے مین پس
تحقیق دی گئی ہی تمکو کشائش اور آیا ہی تمھارے پاس مال پس کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ای حفصہ اگر سنتا مین اس کلام کو

سولے تمھارے کسی اَور شخص سے تو مین اسپر بہت ملامت اور غصہ کرتا اور بیان کیا اُن سے حال سختی اور تنگی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
او صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر کہا کہ اے حفصہ آیا نہین جانا تمنے کہ تھے وہ دونون میرے ساتھی اور سدھارے وہ ایک راہ کو اور مین چاہتا ہون
کہ اُنکے طریقے کی موافقت مین رفاقت کرون پھر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے تمھارے واسطے دعا کی ہے تو پہونچیگے
تم قبولیت دعا کو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا عبداللہ نے قسم ہے خدا کی اے امیر المؤمنین کہ جو فضائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آپ نے
ذکر کیے ہین مین اُن کو جانتا ہون ولیکن ہین اُسکے سولے آپکی دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی دعا چاہتا ہون خصوصًا
نزدیک قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اُٹھایا حضرت علی نے اپنے دونوں ہاتھون کو اور حضرت عباسؓ اور حضرت امام حسنؓ اور
حضرت امام حسین اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہم نے اور بیٹھی تھین اُنکے پاس حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما پھر پڑھا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے اس دعا کو اللّٰھم انی اتقرب الیک بھذا الرسول المجتبی والنبی المصطفی الذی توسل بہ ادم فاجیبت دعوتہ
وغفرت خطیئتہ ان سھلت علی عبد اللہ طریقہ وطویت لہ البعد وایدت اصحاب نبیک بنصرک یا ذا الجلال والاکرام
اور امین کہی حضار نے حضرت علی کی دعا پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ روانہ ہو اے بیٹے قرط کے پس بتحقیق اللہ تعالی نہ پھیریگا
دعا علیؓ اور عمرؓ اور عباسؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ وسیلہ اختیار کیا ہے ہمنے اسکی طرف ساتھ
بزرگترین خلایق کے عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ نکلکر باہر آیا مین حجرۂ شریف سے اور مین خوش تھا اور سوار ہوا مین اپنی
اونٹنی پر اور دوڑایا مین اُسکو دشت بے آب وگیاہ مین بعد نماز عصر کے اُسی دن کہ جس روز مین مدینہ طیبہ مین داخل ہوا تھا
اور مین نگاہ رکھتا تھا قطع راہ کو پس جب ملی تاریکی اور آئی رات ڈھیلی کر دی مین نے باگ اونٹنی کی پس جب جانا مین نے
کہ وہ مجھکو لیے ہوے اُڑتی ہے اور اسی طرح مین تین دن برابر چلتا رہا پس جب ہوا وقت عصر کا تیسرے دن سے قریب ہوا
مین یرموک کے اور سنا مین نے شور اذان اور تکبیر مسلمانونکا پس قصد کیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خیمے کا
پس بٹھایا مین نے اپنی اونٹنی کو اور اُترا مین اُسکے پالان سے اور سلام کیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور مسلمانونکو
پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین تعجب کرتا ہون تمھارے جلد جانے اور پھر آنیسے حالانکہ راستہ
دور ہے اور جسوقت سے کہ تم ہمسے جدا ہوے دس دن گذرے ہین پس آگاہ کیا مین نے اُنکو کیفیت دعا سے حضرت عمر اور حضرت علی
رضی اللہ عنہما سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہو تم اُنکی دعا نہین پھیری جاتی ہے پھر پڑھکر سُنایا اُنھون نے خط مسلمانونکو پس خوش
ہوے دل اُنکے اور کہا اُنھون نے کہ ہم مین کوئی ایسا نہین ہے کہ نہ چاہتا ہو شہادت کو پس اللہ تعالی پہونچاوے ہمکو مرتبہ شہادت پر واقدی رحمہ اللہ
نے عمرو بن العاص سے انھون نے ایک مرد ثقہ سے روایت کی ہے کہ کہا اُس مرد نے کہ جسوقت آگئے عبداللہ بن قرط ہمارے لشکر مین کہ دفعتہ
سنا ہمنے آواز مین ڈرانیوالی کو پس دوڑے ہم آوازونکی طرف کہ اُسیوقت دیکھا ہمنے قوم مین کو صعدا اور زبید بجیلہ اور
بلاد یمین اور عتبہ اور ذی جبلہ اور حنا جرا اور نجواہ اور حضرموت سے کہ آئے تھے واسطے جہاد کے تعداد
اُنکی چھ ہزار تھی اور بیشیر و اُنکے جابر بن خویلد الربیعی تھے پس سلام کیا ہمنے اُنکو اور مرحبا کہا اُن سے اور نہین آئی تھی

تاریکی راتکی تا اینکہ آئے ایکہزار سوار اہل مکہ معظمہ اور طائف سے اور اُنکے سردار سعید بن عامر تھے کہ بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے
واسطے نشان فوج کا اور وصیت کی اور کہا تھا اُنسے کہ ای سعید مین نے سردار مقرر کیا تمکو اس لشکر پر اور نہین ہو تم بہتر اُنسے مگر یہ کہ ہو جاؤ تم
زیادہ ڈرانیوالے اور پرہیزگار اُنسے پس جب روانہ ہو تم تو نرمی کرو اُنکے ساتھ اور نہ دشنام دہی اور ناخوش روئی کرو اُنکے سامنے اور نہ
ناچیز جانو تم اُنکے چھوٹے کو اور نہ برگزیدہ کرو تم اُنکے قوی کو ضعیف پر اور نہ تبعیت کرو تم اپنی خواہش نفس کی اور پرہیز کرو تم اُنکے ساتھ
راہ چلنے جنگل مین اور چلو اُنکو لیکر راہ آسان مین اور نہ لاؤ تم اُنکو سخت راہ پر اور اللہ خلیفہ ہی تمپر اور تمہارے ساتھیون پر پس کہا سعید نے
کہ ای امیر المومنین آپنے مجھکو ایسی وصیت کی ہی کہ اگر عمل کرونگا مین اُسپر تو ہو جاؤنگا نجات پانیوالون سے پس کہا حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے کہ ای سعید یاد رکھو تم وصیت اپنے امام کی اور جب پہونچو تم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ملاقی ہو تم اور مقابل ہو
تم اُس لشکر سے کہ نہ ملاقی ہوگے کبھی مثل اُسکے اور دشوار ہووے تمپر معاملہ اُسکا پس لکھو تم امیر المومنین کو تا کہ بھیجین وہ مجھکو تمہارے
پاس پس یکجا ہونگا مین اور تم اور جو میرے ساتھ ہونگے مہاجرین سے پس اُلٹ دیوینگے ہم زمین شام کو اگر چاہا اللہ تعالی اُسنے اور رخصت کیا
سعید کو اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ جب دور پہونچا مین مدینہ طیبہ سے چلا مین تبوک کی راہ پر اور
کہا مین نے کہ جا ملون مین مسلمانون کو لیکر بصرے مین پس ٹھہرا مین تبوک مین اور وہ مقام صلح مسلمانون مین داخل تھا اور اُسکے پیچھے جندل
تھا جسکو عیاض بن غانم نے فتح کیا تھا اور کوچ کیا مین نے بارادہ جابیہ کے اور چھوڑ دیا مین نے شاہ راہ کو اور مین خوفناک تھا لشکر
مسلمانون کے واسطے دشمن سے اور تھا یہ معاملہ میری روانگی کا بسبب توفیق اور بلطف اللہ تعالی کے پس پیش آئی راہ مشکل مجھکو گویا کہ مین
نہین چلا تھا اُس راہ مین ایک ساعت کبھی پس متحیر ہوا مین اور یکجا ہوے مسلمان میرے پاس اور مین پڑھتا تھا لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم پس مل گئے آپسمین مسلمان اور نہین پہچانا مین نے کسی کو اپنے کام مین پس چلا مین دو دن اور مین بلاتا تھا لوگون کو چلنے کیواسطے
اور لوگ مجھسے سوال کرتے تھے اور مین اُنسے یہ کہتا تھا کہ راہ پر ہون پس جب دسوان دن ہوا ظاہر ہوا ہمکو ایک بڑا پہاڑ پس دیکھا
مین نے اُسکے طرف اور نہین پہچانتا تھا مین اُسکو اور کہا مین نے اپنے دلمین کہ فریب نفس مین آیا کیا کیا تو نے مسلمانون سے اور اپنے
سے اور مین کہتا تھا کہ یہ پہاڑ بعلبک کا ہوگا اور دیکھا تھا مین نے پہاڑ کو آغاز و نہین پس نہین پہونچے اور چلے ہم اُسپر مگر اُسوقت کہ
رات آگئی پس جب پہونچے ہم ایک گاؤن مین اور آگے آیا ہمارے ایک بڑا جنگل جسمین بہت سے درخت وغیرہ تھے پس کہا مین نے
اپنے ساتھیون سے کہ بشارت ہو تمکو کہ یہ درخت ملک شام کے ہین اور اُسیوقت ایک بڑا جنگل متوحش پیش آیا جسمین راہ نہ تھی
پس مشقت اُٹھائی مسلمانون نے اُسمین اور اکثر لوگ پیدل تھے اور اُٹھاتے تھے بعض اُنکے بعض کو اور ایک دوسرے کو پیچھے گھوڑون
اور اونٹونکی پیٹھون پر چڑھایا پس کہا مسلمانون نے کہ ہم جانتے ہین ای سعید کہ تم نے خطا کی چلنے مین ہمارے ساتھ پس تھوڑی راحت
دو ہمکو اس جنگل مین کہ ہم تھک گئے ہین سعید نے کہا کہ قبول کیا مین نے اس امر کو اور تھا جنگل مین ایک چشمہ جسمین بہت پانی تھا پس اُترے
مسلمان اُس مقام مین اور پانی پیا اس چشمے سے اور پانی پلایا اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اور نماز پڑھی اور چرایا گھوڑون اور اونٹونکو درختون اور ریتون سے
اور سو رہے لوگ اور بعضے نماز پڑھتے تھے اور بعضے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے تھے اور مین بیٹھا تھا پس سو گیا مین اور دیکھا مین نے خواب مین کہ

گویا مین ایک باغ سبز اور ہرے مین ہون جسمین درخت اور پھل ہین اور مین اُسکے پھل کھاتا ہون اور اُسکی نہرون کا پانی پیتا ہون اور چنتا تھا مین پھل اور دیتا تھا مین اپنے ساتھیونکو اور وہ کھاتے تھے اور مین اُس معاملے سے خوش نہ تھا کہ دفعۃً نکلا میری طرف اُن درختون سے ایک بڑا شیر پس دیکھا اُسنے میرے مُنہ کی طرف اور قصد ناگہان در آنیکا کیا مجھپر اور مین خوفناک تھا کہ اُسیوقت نکلے اُس شیر پر دو اور بڑے شیر پس گرا دیا اُن دونون نے زمین پر اُسکو پس سُنا مین نے اُس سے ایک بڑی آواز کو پس متنبہ اور بیدار ہو گیا مین خواب سے اور اُٹھائی پھلونکی میرے مُنہ مین بھی پس تعبیر کی مین نے کہ یہ مال غنیمت ہوگا کہ حاصل کرینگے مسلمان اُسکو اور مین بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھتا تھا کہ دفعۃً سُنا مین نے آواز دینے والے غیب کو کہ پکارتا تھا جنگل مین اور اشعار تقویت اور بشارت دہی کے پڑھتا تھا سعید نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا مین نے اشعار ہاتف اور اُسکی بشارت دہی کو مسلمانونکے واسطے درباب حصول مال غنیمت کے سجدۂ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا مین نے اور بیدار ہوے مسلمان بسبب آواز ہاتف کے پس یاد رکھا مین نے ایک شعر کو اور یاد رکھا شماخ بن حصن کلبی نے تین شعرونکو اور پڑھکر سُنایا اُنہون نے مجکو اور خوش ہوے مسلمان کلام ہاتف کا سُنکر اور خوش ہوے دل اُنکے واسطے حصول غنیمت کے اور نکلے مسلمان جنگل سے بعد پڑھنے نماز صبح کے اور طول جنگل کا دو فرسخ تھا پس دیکھا مین نے اُسکو اور تحقیق کیا تو وہ جبل رقیم تھا پس جب دیکھا اور پہچانا مین نے اُسکو تکبیر کہی مین نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے میرے تکبیر کہنے سے اور کہا اُنہون نے مجھسے کہ کیا چیز دیکھی ہی تمنے اے بیٹے عامر کے مین نے کہا کہ نزدیک پہونچے ہم شام کے شہرونکے کہ یہ جبل رقیم ہی اور اکثر ہمراہی میرے جاہل تھے اور کہا اُنہون نے کہ اے سعید رقیم کیا چیز ہی پس کہا مین نے کہ مین نے اُس پہاڑ کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی اور آیا مین مسلمانونکو لیکر غار کیطرف پس نماز پڑھی مسلمانون نے اُسمین اور روانہ ہوے ہم تا اینکہ پہونچے ہم شہر عمان مین سعید نے بیان کیا ہی کہ تجاوز کیا مین نے راہ سے ایک گانون کیطرف جسکا نام انجاب تھا پس دیکھا مین نے گانون والونکو کہ وہ نکلے تھے گانونسے مع لڑکے بالونکے گویا کہ وہ چھوڑنے والے تھے گانونکو پس جب دیکھا مسلمانون نے اُنکو حملہ کیا اُنپر بدون اُسکے کہ حکم دون مین اُنکو حملہ کرنیکا پس قید کر لیا اُنہون نے بعضونکو اور پھری قوم گانونکی طرف اور تھی اُسمین ایک شہر پناہ مضبوط پس پناہ لی اُنہون نے اُسمین پس نزدیک گیا مین شہر پناہ کے اور پکار کر کہا مین نے اُنلوگون سے جو اُسمین تھے کہ سختی ہو تمپر کیا حال ہی تمہارا جو نکلے جاتے ہو تم اپنے گانونسے پس قریب آیا میرے ایک گانون والا اُنمین سے اور کہا اُسنے کہ اے عرب ہم نکلے جاتے تھے اپنے گانون سے پس ڈر گئے ہم تمسے اور سبب ہمارے جانیکا یہ تھا کہ حاکم عمان نے پیام بھیجا تھا ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو کہ روانہ ہووین ہم اُسکے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اُسکی حمایت مین آیا ہو سکتا ہی تمسے اے گروہ عرب کے کہ ہم تمہاری رشتہ داری اور امان مین رہین پس کہا مین نے کہ ہان ہمکو منظور ہی پس واقع ہوئی صلح ہمارے اُنکے بیچ دس ہزار درہم پر اور لکھدی مین نے اُسکو دستاویز صلح کی پس جب قصد کیا ہمنے چلنے کا کہا دہقان نے کہ بتحقیق امن دیا اور بے ڈر کر دیا تمنے ہمکو اے گروہ عرب کے اور ڈرتے ہین ہم اپنی قوم سے اور جان لو تم اس امر کو کہ تحقیق حاکم عمان کیطرف سے ضرور تمکو سختی پہونچیگی پس اگر فتحمند ہوے تم اُسپر تو ہوگی فتح ہمکو اور تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ کیونکر فتح پاوینگے ہم اُسپر اُنہون نے کہا کہ ملک باہان ارمنی نے کہلا بھیجا ہی اُسکے پاس کہ کوچ کرے وہ بجانب کنارے دریا کے قیساریہ کو تاکہ ہووے وہ ساتھ قسطنطین بیٹے ہرقل بادشاہ کے یکجا اور متفق پس اگر فتحمند ہوے تم اُسپر تو ہوگی وہ فتح بڑی غنیمت مین نے کہا کہ کسقدر ہی اُسکا لشکر ہی

اُسنے کہا کہ پانچ ہزار ہتھیار بند ہین ولیکن در آیا ہی تمھارا خوف اُنکے دلونمین پس وہ نہ رستگاری پاوینگے پس کہا سعید نے مسلمانونسے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم اس بطریق عمان اور اُسکی غنیمت کے باب مین مسلمانون نے کہا کرو تم جو چاہو پس اگر مار ڈالو گے تم اُسکو تو ہو گا یہ امر بہتر واسطے مسلمانونکے اور باعث سستی اور ضعف مشرکین کا سعید بن زید نے بیان کیا ہی کہ کہا مین نے گانون والونسے کہ وہ قوم کس راہ پر آوینگے اُنھون نے کہا اسی راہ پر اور بتایا ہمکو راہ جو رانکی پس چلے ہم طرف ایک بڑے جنگل کے پس پوشیدہ رہے ہم اُسمین ایکدن ایک رات جب صبح ہوئی کہا مین نے کہ ای گروہ مسلمانونکے وہ امر جسکے واسطے بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یعنی کمک ابو عبیدہ بن الجراح کی بہتر اور بزرگتر ہی ہمارے اس مقام کے ٹھہرنے سے پس نکلو تم رحمت کرے اللہ تمپر تا کہ کمک کرین ہم اصحاب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جسوقت پہونچینگے ہم قریب مسلمانونکے بجماعت سات ہزار مرد کے تو ہوگا یہ امر باعث سستی اور ذلت مشرکین کا پس کہا مسلمانون نے کہ ای بیٹے عامر کے ہمارے دلونکو یقین حصول غنیمت کا ہی پس نہ بھروسہ کر تو تم ہمکو اُس سے پس مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعۃً قریب پہونچی اُنکے ایک قوم جو بالون کے بنے ہوے کپڑے پہنے تھی اور اُنکے ہاتھون مین صلیبان تھین اور جھنڈے اُٹھے تھے وسط اپنے سرونکو پس دوڑے مسلمان اور لیلیا اُنکو اور لا کر کھڑا کیا سامنے سعید کے پس کہا سعید نے اُنسے کہ تم کون ہو اور تھا اُنمین ایک بڑا بوڑھا پس کہا اُسنے کہ ہم لوگ راہب ان دیرونکے ہین ارادہ رکھتے تھے بادشاہ کے بیٹے قسطنطین کے پاس جانیکا تا کہ دعا کرین ہم واسطے غلبے لشکرون کے تمپر سعید نے کہا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال پس تمھارے پیچھے کیا چیز ہی اُنھون نے کہا ہمارے پیچھے حاکم عمان کا ساتھ جمعیت پانچہزار ہتھیار بند بڑے لڑنے والے نصرانیت اور بہادر عبادت کرنیوالے صلیب کے ہین پس کہا مسلمانون نے اللھم اجعلھم غنیمۃ لنا پھر کہا سعید نے اس راہب سے جسنے قید کیا ہی اپنی ذات کو اپنی جگہ پر اگر نہ ڈراتے اور رحم کا تے تم ہمکو دعائے بد سے تو چھوڑ دیتے ہم تمھاری راہ کو پھر حکم کیا سعید نے اُنکی مشکین باندھنے کا اُنکے زنارونسے پس وہ اُسی حال مین تھے کہ دفعۃً دکھلائی دیا اور قریب پہونچا سر لشکر حاکم عمان کا پس جب نزدیک ہوے وہ مسلمانونکے حملہ کیا اُنھون نے مسلمانونپر اور مسلمان اُسوقت سامان لڑائی سے درست نہ تھے مگر یہ کہ بلند کیا اُنھون نے اپنی آواز ونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور رکھا اُنھین تلوار ونکو پس مار ڈالا اُنکے سب اگلونکو اور خبر دیگئی حاکم کو پس جب دیکھا اُسنے مسلمانونکے کام کو لڑائی مین حکم کیا اُسنے اپنے ساتھیونکو حملہ کرنیکا پس بڑھایا اُنھون نے کمانونکو اور بڑھایا قنطاریات کو اور کھینچ لیا تلوار ونکو اور حملہ کیا مسلمانونپر اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانونکو کہ وہ مار ڈالتے تھے رومیونکو اور کر دیتے تھے اُنکو ٹکڑے ٹکڑے مثل بکری کے پس دیکھا قبطلانے مسلمانون کی لڑائی اور بھاگ نکلا وہ اور پیچھا کیا اُسکا مسلمانون نے اور بعض مشغول لینے اور یکجا کرنے غنیمت مین تھے اور بعض مسلمان قیدیون کی نگاہبانی کرتے تھے اور نقیطا بھاگا جاتا تھا پس ٹھہر گیا وہ تا کہ مل جاوین اُس سے اور بھاگے ہوے لوگ کہ دفعۃً پہونچا اور قریب ہوا اُنکے پیچھے سے دوڑتا ہوا ایک گروہ سواروں کا اور تحقیق راست کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور وہ قریب ایک ہزار سوار کے اور پیشرو اُنکے دو سوار مثل دو شیر کے تھے پس تامل سے دیکھا مین نے اُن دونون مین تو ایک اُنمین سے فضل بن عباس دوسرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما تھے پس جب

دیکھا رومیون نے اُنکی طرف پھرے اپنی پشتو پر پس حملہ کیا زبیر بن العوام نے بطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے اور اُلٹ کر گرا دیا اُسکو بیچ
زمین پر اور جلدی بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُسکی روح کو آگ کیطرف اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اوندھا گرا دیتے تھے شہسوارونکو
یہانتک کہ مار ڈالا اُنھون نے اُنکی جماعت سے بہتونکو اور پکار کر کہا زبیر بن العوام نے کہ ای گروہ مسلمانونکے پکڑ لو اور قید کر لو تم قوم کو رحمت
کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ ہم قریب کرینگے اُنکے سبب سے اپنے دشمن کے ساتھ راوی نے بیان کیا کہ پہونچے ہمراہی سعید کے اسجگہ پس دیکھا اُنھون نے
بطرف معرکے پس تحقیق دیکھا اُنھون نے رومیونکو کہ آپس مین لڑ رہے ہین اور بعض اُنکے بعض کو قتل کرتے ہین پس جب نزدیک ہوے
اُنسے سُنا اُنھون نے آواز تکبیر اور تہلیل کو پس داخل ہوے سعید غبار مین پس آملے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے تھے کہ مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہون پس نزدیک ہو گئے سعید اُنکے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہی نیکو کاری تمھاری ای فضل کون
تمھارے ساتھ ہین صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل نے کہا کہ میرے ساتھ زبیر بن العوام ہین سعید بن عامر نے بیان کیا کہ نہین چھوٹ گیا
قوم سے کوئی شخص مگر یہ کہ مارا گیا اور گرفتار ہوا تھا اور حاصل کیا مسلمانون نے بڑے مال غنیمت کو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو
پس آئے زبیر بن العوام سعید کے سامنے اور کہا کہ ای ابن عامر کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو چلنے سے تا اینکہ پایا ہمنے تمکو اس مقام مین
حالانکہ آئے تھے سالم بن نوفل العدوی آگاہ کیا تھا اُنھون نے ہمکو تمھاری روانگی سے ہماری طرفکو پس بڑے ہوے گمان مسلمانون کے
تمھاری نسبت پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمکو کہ تاخت و تاراج کرین ہم عمان کو پس پہونچے ہم تمھارے پاس پس شکر ہی
اللہ کا سلامتی پر پھر حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جدا کرنے سرونکا اور اُٹھالیا سرونکو عرب نے نیزون کی نوکونپر اور تھے چار
ہزار اور قیدی ایک ہزار اور چھوڑ دیا سعید بن عامر نے راہبون کو اور روانہ ہوے مسلمان تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر مسلمانونکے
اور بلند کیا اپنی آوازونکو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور جواب دیا اُنکو ساتھ تہلیل و تکبیر کے سب لشکر نے پس اپنی جگہ سے نکلے
بد لوگ رومیونکے اور دیکھا اُنھون نے آٹھ ہزار مسلمانون کو اور سرونکو نیزونکی نوکونپر پس متحیر ہو گئے وہ اس حال کے دیکھنے
سے اور سلام کیا مسلمانون نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر اور بیان کیا مسلمانون نے حال شامل ہونے مدد اللہ تعالیٰ اور حاصل
ہونے غنیمت رومیون کا ابو عبیدہ بن الجراح سے پس سجدۂ شکر ادا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا نسبت ایکہزار رومیونکے
پس ماری گئین گردنین اُنکی قطبہ بن سوید نے بیان کیا ہی کہ نہین دیکھا مین نے کسی لشکر رومی کو کہ نہ بچ رہا اُس سے کوئی شخص مگر
لشکر عمان کو اور زبیر بن العوام نے لیا تھا اُن مین سے ایک غلام پس ٹھہرا وہ اُنکے نزدیک تین دن اور بھاگ گیا بجانب
لشکر باہان کے اور ملال ہوا زبیر بن العوام کو اُسکے چلے جانے سے پس بعد ختم ہونے لڑائی کے ہاتھ آیا وہ ایکمرد مسلمانکے پس دیکھا اُسکو
زبیر نے اور پہچانا اُسکو اور مطالبہ کیا اُسکا پس نہ دیا اُس شخص نے اُنکو پس جھگڑتے ہوئے آئے وہ دونون پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے
پس حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی نسبت واسطے زبیر کے پس لیا اُسکو زبیر نے اور تھا وہ زبیر کے ساتھ یہانتک کہ مراجعت
کی اُنھون نے مدینۂ طیبہ کو اور مضبوط ہوے دل مسلمانونکے بسبب اُنکے جو آئے اُنکے پاس **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ
جب گرفتار ہو گئے پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنج ہوا اُنکے گم ہونیکا صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح کو

رنج تھا اور وہ روتے تھے اور عاجزی اور دعا کرتے تھے قیدیونکی رہائی کیواسطے اور پانچون قیدیون کا یہ حال گذرا کہ وہ لائے گئے
باہان قلعون کے سامنے پس جب دیکھا اُسنے اُنکو ناچیز جانا اُنکے حال کو اور پوچھا جبلہ سے کہ یہ کون ہین اُسنے کہا کہ یہ لوگ کھنے لشکر
مسلمانونکے ہین اور تھے وہ ساٹھ آدمی کہ مار ڈالے مین نے اکثر اُنمین کے اور گرفتار کیا مین نے ان پانچ کو اور نہین باقی رہا اُنکے لشکر مین
کوئی ایسا شخص کہ ڈرین ہم اُسکی فریب کاری سے مگر ایک شخص کہ وہی ثابت قدم رکھتا ہی انکو اور ہر ایک اُس سے ڈرتا ہی اُسنے فتح کیا ہی
ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصری اور دمشق اور وہی ہی جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا توما اور ہربیس کا مرج الدیباج تک اور
مار ڈالا تھا اُن دونونکو اور پکڑ لیا تھا ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سُنا کہا اُسنے کہ ضرور ہی مجکو کوئی حیلہ اور مکر کرونمین
اس مرد کے ساتھ یہانتک کہ بلاؤنمین اُسکو اپنے پاس اور مار ڈالون اُسکو ساتھ بچونکے پھر بلایا اپنے ایک مرد رومی کو جسکا نام جرجہ
اور حکیم دانا اور زبان عرب مین فصیح تھا اور کہا اُس سے کہ ای جرجہ جا تو ان عرب کے پاس اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجین وہ ہمارے پاس ایک ایلچی کو
اور وہ خالد بن الولید ہوں پس سوار ہوا جرجہ اور روانہ ہوا بجانب مسلمانونکے پس ملاقی ہوئے خالد بن الولید اس سے اور کہا کسواسطے
تو آیا ہی اُسنے کہا کہ بادشاہ نے مجکو تمھارے پاس بھیجا ہی اور کہا ہی کہ بھیجو تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالی بچاوے ہمارے اور تمھارے
خونونکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اور ٹھہرایا اُنھون نے ایلچی روم کو اور بیان کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ سے یہ کہ مین باہانکے پاس جانیکا ارادہ رکھتا ہون پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالی تمکو پس شاید کہ اللہ تعالی
ہدایت دیوے انکو یا ایک گروہ کو اُنمین سے تمھارے ہاتھونپر اور گردن دیوین اور منظور کرین وہ صلح اور اداے جزیہ کو اور بچ جاوین خون تمھارے
ہاتھونپر پس بچانا خون ایک مسلمان کا دوست تر ہی اللہ کے نزدیک سب کافرونسے خالد بن الولید نے کہا کہ مین طلب کرتا ہون اعانت اور
تائید کو اللہ تعالی سے پھر گئے وہ اپنے خیمے کیطرف اور پہنا اُنھون نے حجازی موزونکو اور سیاہ عمامہ سر سے باندھا اور مضبوط کیا اپنی کمر کو ساتھ
پٹکے چرمی کے جسمین کڑیان چاندیکی تھین اور لٹکائی ایک تلوار یمن کی جو مسیلمہ ملعونکی تھی اور حکم کیا اپنے غلام ہمام کو کہ لیوے وہ اپنے ساتھ قبہ سرخ
اُنکا جو طائف کے چمڑے سے بنا ہوا تھا اور اُسمین دو سورج سونیکے بنے تھے جو چمکتے تھے اور حلقے اُسکے چاندیکے تھے مول لیا تھا اُسکو خالد بن الولید
نے زوجہ میسرہ بن مسروق عبسی سے بقیمت تین سو دینار کے پس لاد لیا اُسکو ہمام نے سبز خچر پر اور سوار ہوئے خالد بن الولید اپنے گھوڑے پر اور تھا وہ
سبقت لیجانیوالا گردنون گھوڑونسے اور کوتل رکھا ہمام اُنکے غلام نے اُس خچر کو جسپر قبہ تھا اور جامہ پہنے تھے چلتہ سبز اور عمامہ سرخ اور کمربند جسمین کڑیان
چاندی کی تھین اور لٹکائے ہوئے تھے تلوار یمن کو پس جب ارادہ کیا خالد بن الولید نے چلنے کا کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای اباسلیمان لیلو تم
اپنے ساتھ کچھ لوگونکو مسلمانونسے خالد بن الولید نے کہا کہ ای سردار مین نہین دوست رکھتا ہون اس امر کو اور نہین درست ہی جبر کرنا دین مین
اور نہین ہی اُنکے ذمے میری اطاعت کرنا پس جب سُنا مسلمانون نے کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا کہا اُنسے معاذ بن جبل نے کہ ای
اباسلیمان تحقیق تم بزرگی کے لوگونسے ہو اور اگر حکم کروگے تم ہمکو کسی کام مین تو کرینگے ہم فرمانبرداری سواسطے کہ تم جانتے ہو اللہ اور رسول کے
اطاعت مین اور اس مقام مین کوئی جبر کی بات نہین ہی حکم کرو ہمسے جو تمکو منظور ہو کہ ہم جلدی کرینگے اللہ اور رسول کی اطاعت مین راوی نے
بیان کیا ہی کہ سوار کرایا خالد بن الولید نے مسلمانونسے ایکسو مہاجرین اور انصار کو جسمین مرقال بن ہاشم اور عتبہ بن ابی وقاص الزہری

ف ارسال کرنا باہان کا جرجہ کو بطور ایلچی کے بطلب خالد بن الولید کے بمقام یرموک ۱۲

ف رواں ہونا خالد بن الولید کا بطور ایلچی کے بجانب رومیون کے ۱۲

اور سعید بن زید اور میسرہ بن مسروق آور قیس بن ہبیرہ اور شرجیل بن حسنہ اور یزید بن ابو سفیان اور سہیل بن عمرو اور قعقاع بن عمرو
التیمی اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور عبادہ بن صامت اور اسود بن سوید المازنی اور ذو الکلاع الحمیری اور مقداد بن عمر البعلی اور
مقداد بن اسود الکندی اور عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے رضی اللہ عنہم اور برابر خالد بن الولید منتخب کرتے رہے ایسے ہی بزرگ
لوگونکو تا اینکہ پورے کیا انکو ایک سو سوار کہ ہر فرد انمین کا اکیلا نکلنے والا تھا ایک لشکر کے مقابلے مین اور پہنا اُنھون نے ہتھیار ونکو اور
باندھا عمامونکو اور ڈال لیا اپنے اوپر چادرونکو اور لٹکایا خنجرونکو اور مونڈھونپر ڈال لیا ڈھالونکو اور داہنی طرف اُنکے معاذ بن جبل اور بائین
جانب اُنکے مقداد بن عمرو اور سب گرد اُنکے تھے معاذ بن جبل نے بیان کیا ہی کہ اعلان کیا ہمنے وقت چلنے کے ساتھ تکبیر اور تہلیل کے نعرین
سالمہنے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جسوقت کہ روانہ ہوے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے پڑھتے
تھے ایک آیت قرآن شریف کی اور آنسو اُنکے جاری تھے پس کہا مین نے کہ ای سردار کون چیز تمکو رلاتی ہی اُنھون نے کہا کہ ای بیٹے سالم کے
یہ لوگ قسم ہی خدا کی مدد دینے والے اس دین کے ہین پس اگر مصیبت پہونچے کسی کو انمین سے ابو عبیدہ کی سرداری مین تو کیا اُنکا جواب اللہ
کے نزدیک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے قریب لشکر روم کے بڑھایا مسلمانون نے
اپنی نگاہونکو پس دیکھا اُنھون نے دشمن کے لشکر کو پانچ فرسخ تک اور لوہا چمکتا تھا اُنکے لشکر مین پس شور کرکے کہا خالد بن الولید اور
اُنکے ساتھیون نے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس اسی حالمین تھے کہ آگے آئی اُنکے فوج طلیعہ
روم کی کہ پیشرو اُنکا جبلہ ابن ایہم الغسانی تھا پس کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس جواب دیا گیا کہ یہ خالد بن الولید ہین کہ چاہتے ہین باہانکو آئین اُسکے
پاس بطور ایلچی کے بلاتے ہین اُسکو طرف ہدایت کے اُسنے کہا کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اُسوقت تک کہ اجازت حاصل کردین تمہارے واسطے
ملک باہان سے پھر آیا جبلہ باہان کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ تحقیق آئے ہین سردار عرب کے خالد بن الولید اور ہمراہ اُنکے ایکسو سوار
اُنکے اصحاب سے ہین گویا وہ شیر حملہ کرنیوالے ہین پس کہا باہان نے مین نے تو فقط خالد بن الولید کو چاہا تھا اور اُنکے سوا اور کسیکو نہین
بلایا تھا پس آکر ٹھہر جبلہ سامنے مسلمانونکے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب ملک باہان نے نہین طلب کیا تھا مگر تنہا خالد بن الولید کو کہ
سوال کریگا وہ جس بات کا ارادہ کریگا پس شاید اُن دونونمین صلح واقع ہو جاوے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کہدے اپنے سردار سے
کہ خالد نہ آوینگے تیرے پاس مگر اصحاب اُنکے ہمراہ اُنکے ہونگے کہ مین نہین بے پروا ہون اُنکی راے اور مشورہ سے پس گیا جبلہ باہانکے
پاس اور آگاہ کیا اُسکو گفتگو سے خالد بن الولید سے پس کہا باہان نے کہ اجازت دے تو اُنکو آنیکی پس جب آوینگی وہ میرے خیمے کے پاس پس حکم
کر تو اُنکو گھوڑونسے اُترینکا اور تلوارونکے جدا کرنیکا پس گیا جبلہ اور اپنے ساتھ چلنے کو اُنسے کہا پس چلے اور داخل ہوے صحابہ رضی اللہ عنہم
اور بطارقہ گرد اُنکے چلتے تھے اور خالد بن الولید سر جھکائے ہوے خاموش تھے اور نہین دیکھتے تھے داہنی اور بائین کو اور ساتھی بھی اُنکے
نہین فکر اور اندیشہ کرتے تھے روم مین اور نہ اُنکے ساز و سامان مین یہانتک کہ پہونچے وہ باہان کے خیمے تک پس جب سامنے ہوے خیمے کے
پکار کر کہا اُنسے جبلہ نے کہ ای گروہ عرب کے پہونچگئے تم بادشاہ کے خیمے تک پس اُترو تم اپنے گھوڑونسے اور رکھدو تم اپنی تلوارونکو پس کہا
خالد بن الولید نے کہ گھوڑون سے تو ہم اُترینگے مگر تلوارین ہماری بزرگی اور عزت ہین اور ہم نہین چھوڑینگے اُس بزرگی

بزرگی اور عزت کو جسکے واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین پس آگاہ کیا مترجم نے اس گفتگو سے باہانکو پس کہا اُسنے کہ چھوڑ دو اُنکو آوین جسطرح سے وہ چاہین پس پکار کر کہا حاجبون نے کہ داخل ہو تم ای گروہ عرب کے جسطرح سے تم چاہو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب خالد بن الولید اُترے اپنے گھوڑے سے اور پاپیادہ ہو گئے وہ اور ایک سو مسلمان درانحالیکہ ناز کرتے تھے وہ اپنے چلنے مین اور کھینچتے تھے حمائل اپنی تلوارونکو اور پھاڑتے تھے صفین حجاب اور بطارقہ کی اور نہین ڈرتے تھے کسی سے یہانتک کہ پہونچ گئے وہ تکیون اور مسندون اور دیباج تک اور دکھائی دیا اُنکو باہان درانحالیکہ وہ بیٹھا تھا اپنے تخت پر پس جب دیکھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے تکلفات اور زینت کو بُرائی بیان کی اُنھون نے اللہ تعالیٰ کی اور بچھائی گئین اُنکے واسطے کرسیان پس نہ بیٹھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر بلکہ اُٹھا دیا اُنکو اور بیٹھے وہ زمین پر پس جب دیکھا باہان نے اُنکے کامونکو ہنسا اور کہا اُسنے ای گروہ عرب کے کسواسطے انکار کرتے ہو تم بزرگی اور بخشش سے اور کیون دور کیا تم نے فرش دیباج اور کرسیونکو اور بیٹھے تم مٹی پر اور نہ عمل مین لائے تم ادب کو ہمارے ساتھ اور پریشان کر دیا تمنے ہمارے فرش کو پس کہا خالد بن الولید رضؓ نے کہ ادب کرنا ساتھ اللہ برتر اور بزرگ کے بہتر اور بزرگتر ہی ادب کرنے سے تمہارے ساتھ کہ بچھونا اللہ تعالیٰ کا پاک ہی تمہارے بچھونے سے پھر پڑھی آیت منہا خلقناکم آخر تک **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے **بیان** کیا ہی کہ خالد بن الولید اور باہانکے بیچمین کوئی مترجم واسطہ نہ تھا بلکہ وہ خود آپس مین باتین کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ ای خالد بن الولید مین بُرا جانتا ہون تمسے آغاز کلام کرنیکا خالد بن الولید رضؓ نے کہا کہ بات چیت کر جو چاہتا ہی کہ مجکو پروا نہو گی اُس بات سے جو تو کہیگا اور ہر بات کا جواب ہوگا پس اگر تجکو منظور ہی تو کلام کر تو اور اگر تو چاہتا ہی تو مین بات چیت شروع کرون باہان نے کہا بلکہ مین شروع کرتا ہون پھر کہا اُسنے کہ تعریف ہی اُس اللہ کی جسنے کیا ہمارے سید مسیح کو بزرگترین انبیا کا اور کیا اُسنے ہمارے بادشاہ کو بزرگترین بادشاہونکا اور ہماری اُمت کو بہترین اُمتونکا پس کاٹ دیا خالد بن الولید نے اُسکی باتکو پس کہا ترجمان نے کہ نہ کاٹ تو تم بادشاہ کی باتکو ای برادر عربی اور عمل مین لاؤ تم ادب کو پس انکار کیا خالد بن الولید نے چُپ رہنے سے اور کہا سب تعریف ثابت ہی اُس اللہ کی جسنے گردانا ہمکو ایسا کہ ایمان لائے ہم اپنے نبی اور تمہارے نبی اور سب انبیاؑ پر اور گردانا اُسنے ہمارے سردار کو جسکے سپرد کیا ہی ہمنے اپنے کامونکو انکے مثل بعض لوگونکے اگر ہمارے سردار امید اس امر کی کرین کہ ہمپر بادشاہ ہین تو معزول کرینگے ہم اُنکو اپنے اوپر کی سکونت سے پس نہین دیکھتے ہین ہم یہ کہ ہمارے سردار کو ہمارے اوپر بزرگی ہو مگر اس حالمین کہ ہو وین وہ ہمسے زیادہ خدا سے ڈرنیوالے اور پرہیزگار اور تحقیق گردانا ہی اللہ تعالیٰ نے ہمارے گروہ کو ایسا کہ پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین اور اقرار کرتے ہین اپنے گناہونکا اور طلب مغفرت کی کرتے ہین اُس سے اور عبادت کرتے ہین اللہ واحد کی جسکا کوئی شریک نہین ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ زرد ہو گیا رنگ باہان کا اور چپ رہا وہ کچھ دیر تک اور کہا اُسنے کہ سب تعریف ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے آزمایش مین ڈالا ہمکو اور نیک کیا آزمایش کو ہماریطرف اور معاف رکھا ہمکو محتاجگی سے اور غالب کیا ہمکو اُمتونپر اور عزت دی ہمکو پس نہ خوار اور ذلیل ہونگے ہم اور منع کیا ہمکو ظلم کرنے سے پس نہین ظلم کرتے ہین ہم اور نہین ہین اُس چیز مین جو دیا ہی ہمکو اللہ تعالیٰ نے نعمتون دنیا سے پھرنیوالی اور تم اور

زیادتی کرنیوالے لوگو نپر اور تھے ایک گروہ تم مین سے کہ آتے تھے اور درخواست کرتے تھے ہماری ایلچی گری اور ہماری بخشش اور نعلونکی پس ہم نیکی کرتے تھے تمھارے ساتھ اور تعظیم کرتے تھے تمھارے مہمان کی اور بڑھاتے تھے تمپر مرتبے کو اور احسان کرتے تھے تمپر اور ایفاے وعدہ کرتے تھے تمسے اور ہم جانتے ہین کہ سب قبائل عرب کے ہمارے اس معاملے کو جانتے ہین اور ہمارے شکر گزار ہین اُس چیز پر جو بخشش کی تھی ہمنے اپنی نعمتون بزرگ سے تمکو پس نہین آگاہ ہوے ہم تا اینکہ آئے تم ہمارے یہان ساتھ گھوڑون اور مردونکے اور جانا ہمنے کہ تم ہو بطلب اُس چیز کے ہمسے جسکو طلب کیا تھا تمھارے بھائیون نے پس ناگہان تم اُسکے خلاف پائے گئے یہانتک کہ آئے تم درانحالیکہ قتل کرتے ہو مردونکو اور قید کرتے ہو عورتونکو اور لوٹ لیتے ہو مالونکو اور کھودتے ہو اور مٹاتے ہو آثار اور نشانیونکو اور چاہتے ہو ہمارے نکالدینے کو ہمارے شہرونسے اور تحقیق طلب کیا ہمسے اُن باتونکو اُن لوگون نے جو تمھارے پیشتر اور تمسے زیادہ تعداد ہتھیار اور مال مین تھے اور پھیر دیا ہمنے اُنکو درانحالیکہ تھے وہ نا اُمید ہونیوالے درمیان زخمیون اور راندے ہودونکے پس پہلے جو ہمنے ایسا کیا تھا وہ بادشاہ فارس کے ساتھ تھا اور پھیر دیا تھا اُس کو اللہ تعالی نے اُسکی پشت پر ساتھ نا امیدی اور ذلت کے اور ایسا ہی ہمنے بادشاہ ترک اور جرامقہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا پس نہ تھا کوئی گروہ تم سے زیادہ چھوٹا اور شکستہ حال سواسطے کہ تحقیق تم اہل بالون اور پشم شتر اور بدبختی کے لوگ یعنی محتاج ہو اور تم باانیہمہ امید اور طمع رکھتے ہو ہمارے شہرون اور مالونمین اور ہمارے گروہ بہت سے سردار ہین اور ہمارا وہ بدبخت ہی اور گروہ ہمارے بڑے ہین اور نہین دوڑ کر آئے تم ہمارے اوپر مگر اس سبب سے کہ نکلے تم ایسی سواریون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمھاری سواریونکے شام کے ملکونمین اور فساد کیا تمنے تمام تر فساد اور سوار ہوئے تم ایسی سواریون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمھاری سواریونکے اور پہنے ایسے کپڑے کہ نہین ہین وہ مثل تمھارے کپڑونکے اور تعرض کیا تمنے واسطے شہرون روم اور اُنکی لڑکیان سپید رنگ اُنس کرنیوالونکے پس مقرر کیا تمنے اُنکو خدمت کنندہ اپنے واسطے اور کھائے تمنے وہ کھانے جو نہین ہین مثل تمھارے کھانونکے اور بھر لیا تمنے اپنے ہاتھونکو سونے اور چاندی اور متاع بزرگ سے اور بہ تحقیق ملاقی ہوئے ہین ہم تمسے اب حالانکہ تمھارے ساتھ ہمارا مال و متاع اور جو کچھ ہمسے تمنے لوٹا ہی موجود ہی پس چھوڑ دیتے ہین ہم تمکو اس حال مین کہ نہ مطالبہ کرینگے ہم تمسے اُن چیزونکا اور نہ جھگڑا کرینگے ہم تمسے اُسمین اور نہ خشم اور غصہ کرینگے ہم تمپر تمھارے گذرے ہوے کامونمین اور اب چلے جاؤ تم ہمارے ملک سے پس اگر انکار کروگے تم پھر جانے سے تو عزیمت سخت کرینگے ہم تمپر پس نیست کروینگے ہم تمکو مثل کل کے دنکے گذرے اور نیست ہو گئے اور اگر میل کروگے تم بجانب صلح کے تو حکم کرینگے ہم دینے کا ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایکسو دینار اور ایک کپڑا تمھارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کیواسطے ایکہزار دینار اور تمھارے خلیفہ کیواسطے دس ہزار دینار اس اقرار پر کہ قسم کھاؤ تم ہمسے اس امر کی کہ نہ پھرو تم بجانب ہماری لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہی کہ باہان کبھی خواہش و رغبت دلاتا تھا اور کبھی دھمکاتا تھا اور ڈراتا تھا اور خالد بن الولید خاموش تھے اور نہ کچھ کلام نہین کرتے تھے پس جب فارغ ہوا باہان ارمنی کلام سے کہا خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا اور سنا ہمنے اُسکے کلام کو اور ہم کلام کرتے ہین اور سنے وہ ہمارے کلام کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہی واسطے اللہ کے جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی پس جب سنا باہان نے یہ کلام بڑھایا اپنے ہاتھونکو آسمان کیطرف اور کہا کہ سچ ہی جو تمنے کہا اے عربی پس کہا خالد بن الولید نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس امر پر کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اور بھیجے ہوے اُسکے ہین بھیجے گئے ہین اور نبی اُسکے برگزیدہ ہین پس کہا

باہان نے کہ قسم ہی خدا کی مین نہین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین یا نہین اور شاید ہون جیسا کہ تم کہتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے
کہ پسند کیا مرد نے اپنے دین کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ بزرگترین ساعتونکی وہ ہی جسمین اللہ تعالی کی طاعت کیجاوے پس کہا باہان نے
نی قوم سے کہ یہ شخص مرد حکیم اور دانشمند اور عاقل ہی کلام حکمت کا کرتا ہی پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو نے اپنی قوم سے
کیا کہا آگاہ کیا اُسنے انکو اپنی گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اگر دیگئی ہی مجکو عقل پس اللہ تعالی تعریف کیا گیا ہی اس
باب مین اور ہمنے سُنا ہی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ما خلق اللہ تعالی شیئا احب الیہ من العقل لان اللہ تعالی
لما خلق العقل وصورہ وقدرہ قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال لہ وعزتی وجلالی ما خلقت شیئا احب الی منک
بک تنال طاعتی وتدخل جنتی باہان نے کہا کہ جب تم مین ایسی عقل ہی تو کیون لائے تم ان لوگونکو ساتھ اپنے خالد بن الولید نے کہا
کہ مین ان کو اسواسطے لایا ہون کہ مشورہ کرونمین اُنسے باہان نے کہا کہ تم باوصف اپنی تیزی عقل اور اچھائی اپنی راے اور ادراک کے
محتاج مشورہ غیر کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو مشورے کا حکم فرمایا ہی اور وہ سب زمین کے لوگون سے
زیادہ عاقل تھے پس فرمایا اللہ تعالی نے انکو شاورھم فی الامر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما ضاع امرء
عرف قدرہ ولا ضاع مسلم قبل مشورۃ اخیہ اگر مین صاحب راے اور عقل ہون جیسا کہ یقین کرتا ہی تو اور جیسا کہ سُنا ہی تو نے پس تحقیق
نہین بے نیاز ہون مین مشورہ دانشمند سے پس کہا باہان نے کہ تمھارے لشکر مین مثل تمھارے عاقل اور ہوشیار کسقدر ہین خالد
بن الولید رض نے کہا ہمارے لشکر مین زیادہ ایکہزار مرد سے ہین کہ نہین بے نیاز ہو نمین اُنکی راے اور مشورے سے باہان نے کہا کہ ہم نہین جانتے تھے
کہ تم مین ایسے لوگ ہین اور ہمنے تو یہی سُنا تھا کہ تم لوگ فرومایہ جاہل بے عقل ہو پس کہا خالد بن الولید رض نے کہ اکثر ہم مین ایسے ہی تھے یہانتک
کہ بھیجا اللہ تعالی نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہدایت کی اللہ تعالی نے ہمکو راہ راست اور تبلایا ہمارے تئین ہماری راہونکو اور
سمجھے ہم نیک کو بدسے اور ہدایت کو گمراہی سے پس کہا باہان نے کہ ای خالد تعجب مین ڈالا ہی مجکو تمھاری عقل اور دانشمندی نے اور
مین دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ بھائی ہو جاؤنمین تمھارا اپس ہوجاؤ تم بھائی میرے اور دوست میرے پس کہا خالد بن الولید رض نے کہ بڑی خوشی
کی بات ہی کہ اگر پورا کرے اللہ تعالی تیرے کلام کو اور ہو جاوے تو نیکبخت اور یکجا ہو جاوین ہم اور تم اور نہ جدا ہووین پس کہا باہان نے کہ یہ
کیونکر ہو سکتا ہی کہ خالد بن الولید رض نے کہا گواہی دے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ الذی بشر بہ المسیح
بنے پس جسوقت تو ایسا کریگا ہو جاویگا بھائی میرا اور مین بھائی تیرا اور ہو جاویگا تو دوست میرا اور مین دوست تیرا اور نہ جدا ہونگے ہم مگر
بسبب پیش آنے کسی نئی بات کے باہان نے کہا کہ جو تم مجھسے اپنے دین چھوڑ دینے اور تمھارے دین مین داخل ہونیکو چاہتے ہو پس نہین ہی میرے لیے
طرف اس امر کے کوئی راہ خالد بن الولید نے کہا کہ مجکو بھی تیرے بھائی بننے کی کوئی راہ نہین ہی جبتک کہ تو اپنے دین پر ہی باہان نے کہا کہ مین
دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ اصلاح پر ہو جاوے کام ہمارے اور تمھارے بیچ سے خالد بن الولید نے کہا کہ جو اللہ تعالی چاہیگا وہ ہوگا باہان نے
کہا پس تحقیق مین چاہتا ہون کہ دور کرو نمین خشم اور غصے کو اپنے اور تمھارے بیچ سے اور بات چیت کرونمین تمسے اسطرح جیسے کہ بھائی بھائی
سے کلام کرتا ہی پس جواب دو تم میرے اس کلام کا جسپر مین نے تمکو بلایا ہی کہ سنو نمین کہ تم کیا کہتے ہو خالد بن الولید رض نے کہا کہ اب بس تاکہ کہ

حال یہ ہی کہ تو جانتا ہی اس امر کو کہ جو کیفیت تو نے اپنے قوم کی عزت اور مالداری کی اور غلبہ اُنکا دشمنوں پر اور قرار پکڑنا ملکوں مین بیان کیا
پس ہم جانتے اور آگاہ ہین اس سے اور جو تو نے اپنے بخشش انکا حال ہمارے ہمسایون عرب پر ذکر کیا وہ بھی ہم جانتے ہین ولیکن نہین کیا تمنے
یہ امر مگر واسطے باقی رکھنے اپنی نعمتوں کے اور بنظر نگاہ رکھنے اپنی جانون اور اولادونکے اور بڑہانے اپنے ملک اور عزت کے تاکہ زیادہ
ہو جاوے جماعت تمھاری اور ڈرین اُسکے دبدبے سے وہ لوگ جو تمھارے مقابلہ کا قصد کرین اور جو تمنے ہماری محتاجگی اور اونٹ چرانیکا
ذکر کیا سو اکثر لوگ ہم مین سے اونٹ چراتے ہین اور جس شخص نے ہم مین اونٹ چرایا حاصل ہوئی اُسکو بہتری اُس شخص پر جسنے نہین چرایا اور جو تو
ہمکو محتاج اور بدبخت کہتا ہی پس ہم ایسے ہی جاہل تھے اور تحقیق اُتارا تھا اللہ تعالیٰ نے ہمکو ایسی جگہ مین جہان نہرین اور درخت اور کھیتی نہین ہی مگر تھوڑے
اور تھے ہم جاہلیت کے لوگ ایسے جاہل تھے کہ نہین مالک تھا ہم مین کا کوئی شخص مگر اپنی تلوار اور گھوڑے اور اونٹون اور بکریونکا اور کھا جاتا تھا
زبردست ہم مین کا ضعیف کو اور نہین بے ڈر اور امن مین رہتے تھے بعض ہمارے بعض سے مگر چار مہینے حرام مین عبادت کرتے تھے ہم سوا اللہ تعالیٰ
کے اُن بتون کی جو نہ سُنتے تھے اور نہ نفع دیتے تھے اور ہم اُنپر مُنہ کے بھل پڑے رہتے تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہم مین نبی عربی کو
کہ پہچانا ہمنے شرافت اور بزرگی اُنکی اور تھے وہ نبی پیشوا پرہیزگار ظاہر کیا اُنھون نے اسلام کو اپنی دعوت سے اور لائے وہ ہمارے
واسطے روشن کتاب اور ہدایت مضبوط کو اور دکھایا ہمکو راہ راست تمام کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب اُنکے انبیا کو پس حکم کیا اُنھون نے ہمکو
ساتھ عبادت پروردگار عالم کے عبادت کرتے ہین ہم اُسکی اور نہین شریک گردانتے ہین ہم اُسکے ساتھ کسی چیز کو اور نہین پرستش
کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی بت کو اور نہین اختیار کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی مالک کو اور حاکم کو اور نہین سجدہ کرتے ہم چاند اور سورج کو
اور نہ آگ اور صلیب کا اور نہ قربان کا اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم مگر واسطے اللہ تعالیٰ کے اور اقرار کرتے ہین ہم ساتھ نبوت اپنے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہدایت کیا اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُنکے سبب سے اطاعت کی ہمنے اُنکے حکم کی پس منجملہ اُنکے احکام کے
ہمکو ایک یہ ہی کہ جہاد کرین ہم اُس شخص کے ساتھ جو ہمارے دین کو نہ اختیار کرے اور جو ہم کہتے ہین وہ نہ کہے ہی وہ شخص اُنلوگون سے
جنھون نے نہین مانا اور ناسپاسی کی ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور مقرر کیا اُسکے ساتھ شریک کو حالانکہ بزرگ اور بری ہی پروردگار
ہمارا اس سے لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ[له] پس جس شخص نے تبعیت کی ہماری ہو گیا وہ ہمارا بھائی اسلام مین اور جسنے انکار کیا
قبول کرنے اسلام سے پس جزیہ دینا بچاتا ہی اُسکے خون اور مال کو اور جسنے انکار کی جزیہ سے پس تلوار حکم ہی ہماری اُسکے بیچ مین یہانتک
کہ جاری کرے اللہ تعالیٰ حکم اپنا اور وہ بہترین حاکمون کا ہی اور ہم تمکو ان باتون پر چھوڑتے ہین یا کہو تم لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک
له وان محمدا عبده ورسوله یا جزیہ دو ہر سال مین ہر مرد جوان کیطرف سے ایک دینار اور نہین ہی اُس شخص پر جو نہین پہونچا ہی
مرتبہ بلوغ کو اور نہ عورت پر نہ راہب جو بیٹھ رہا ہی اپنے صومعہ مین پس کہا باہان نے کہ آیا بعد کہنے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کے کوئی اور بات بھی مجھپر لازم ہی خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اُسکے نماز پڑھو تم اور زکوٰۃ دو تم اور روزے رکھو رمضان کے مہینے مین اور
حج کرو تم بیت الحرام کا اور قتل کرو کافرون کو اور حکم کرو تم ساتھ حکم شریعت کے اور منع کرو منہیات شرعیہ سے اور آپس مین دوستی رکھو
اللہ کے کلام مین اور دشمنی رکھو دشمنان خدا کے ساتھ پس اگر انکار کرو گے تم اس سے پس لڑائی ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچ مین یہانتک کہ یا اور

[له] نہین پکڑتی ہے اُس کو اونگھ اور نہ نیند ۱۲

وارث کریگا اللہ تعالیٰ اپنی زمین کا جس شخص کو وہ چاہیگا اپنے بندونسے باہان نے کہا کہ جو تمکو منظور ہو کرو کہ ہم نہ پھرینگے اپنے دین سے اور نہ چھوڑ
دوینگے تمکو اور جو تم کہتے ہو کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے پس سچ کہتے ہو اسواسطے کہ وہ ہماری اور تمھاری نہ تھی بلکہ ہمارے اور تمھارے سوا اورون
کی تھی پس لڑے ہم اُنسے اور مالک ہو گئے ہم زمین کے اور ہمارے تمھارے بیچمین لڑائی ہوگی پس نکلو تم مقابلے کو اللہ کا نام لیکر پس کہا خالد
بن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی کہ تم ہمسے زیادہ خواہشمند لڑائی کے نہین ہو اور گویا مین دیکھتا ہون تمھارے لشکر کو کہ شکست اُٹھائی ہے اُسنے
اور مدد اور غلبہ ہمارے آگے ہے اور تو چلایا جاتا ہے خوار اور ذلیل درانحالیکہ رسی تیری گردنمین ہے اور سامنے لایا گیا ہے تو امیر المومنین عمر رضی اللہ
عنہ کے پس مارا ہے اُنھون نے تیری گردنکو پس جب سُنا باہان نے کلام خالد بن الولید کا بہت سخت غضبناک ہوا وہ راوی نے بیان کیا کہ جب دیکھا
حجاب اور بطارقہ اور ہرقلیہ اور قیاصرہ نے باہانکے خشم اور غصے کو ارادہ کیا اُنھون نے خالد بن الولید کے مار ڈالنے کا لیکن وہ لوگ منتظر حکم
باہانکے تھے پس کہا باہان نے کہ ای خالد بن الولید مین تمسے بات چیت کرتا تھا اور میرے دلمین تمھاری نسبت مہربانی تھی اور اب ہو گیا اُسکی جگہ
خشم اور غصہ پس قسم ہے حق مسیح کی کہ سامنے بلاؤنگا مین تمھارے پانچون اصحاب قید کیو اور گردنین مارونگا اُنکی پس کہا خالد بن الولید نے کہ سُن
تو جو مین تجھسے کہتا ہون کہ مارا جانا تو اُن پانچونکی خواہش اور تمنا ہے اور ہم بھی مثل اُنکے ہین پس قسم ہے حق صاحب دعائے مقبول کی اور دعوت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی اور امارت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اگر مار ڈالیگا تو اُنکو تو مین مار ڈالونگا تجھکو اپنی تلوار سے اور مار ڈالیگا ہر ایک شخص میرے
ساتھیونسے ایک ایک کو تیرے ساتھیون سے پھر جلد اُٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید اور کھینچ لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے اور اُنکے ساتھیون
نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا رسول اللہ راوی نے بسلسلہ راویون کے
بیان کیا ہے رافع بن مازن سے کہا رافع بن مازن نے کہ تھا مین ہمراہ خالد بن الولید کے باہان کے خیمے مین اور نکال لیا تھا ہمنے اپنی
تلوارونکو اور قصد کیا تھا ہمنے قوم کا اور نہین تھی ہماری آنکھونمین دمیونسے کوئی چیز اور یقین کیا تھا ہمنے کہ حشر ہمارا اسی جگہسے ہوگا پس
جب دیکھا باہان نے حال خالد بن الولید رض کا اور ہمارا اور ظاہر ہوئی موت ہماری تلوارونکی تیزی سے پس پکار کر کہا باہان نے کہ ای خالد
توقف کرو عجلت نہ کرو کہ جلدی مین ہلاک ہو جاؤ گے تم اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تمنے یہ کلام نہین کیا ہے مگر اسوجہ سے کہ تم ایلچی ہو
اور ایلچی نہین مار ڈالا جاتا ہے اور جو باتین مین نے کہین وہ اسواسطے کہین کہ آزمایش کرونمین تمھاری اور دیکھون اور دریافت کرونمین کہ
تمھاری کیا رائے ہے اور اب مین تمسے مواخذہ کرتا ہون پس پلٹ جاؤ تم اپنے لشکر کو اور قصد تیاری لڑائی کا کرو اور دیگا اللہ تعالیٰ مدد
اور غلبہ جس شخص کو چاہیگا پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام باہان کا میانمین کیا تلوار کو اور کہا کہ ای باہان قیدیونکے ساتھ تو کیا
ارادہ رکھتا ہے باہان نے کہا کہ مین چھوڑ دونگا اُنکو بنظر بخشش کے تمھارے حال پر اور چھوڑ دونگا اُنکی راہ کو تاکہ ہو دین وہ مددگار تمھارے
اور نہ عاجز ہو وین مسلمان لڑائی مین کل کے روز پس خوش ہوے خالد بن الولید اس کلام سے اور حکم کیا باہان نے چھوڑ دینے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس چھوڑ دیے گئے وہ قید سے اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے روانگی کا پس کہا باہان نے کہ ای خالد مین دوست
رکھتا تھا صلح ہو جانیکو اپنے اور تمھارے بیچ مین اور مین سوال کرتا ہون ایک حاجت کا خالد بن الولید نے کہا کہ سوال کر تو جس چیز سے
تو چاہتا ہے باہان نے کہا کہ تمھارے اس سُرخ قبہ نے عجب مین ڈالا ہے مجکو اور مین چاہتا ہون کہ تم میرے تئین ہبہ کر دو اُسکو اور دیکھو تم میرے لشکر مین

که جو چیز تم کو اچھی معلوم ہو وہ مین تمکو دیدون خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی ہر آئینہ خوش کیا تو نے مجھکو جبکہ مانگا تو نے میری ملکیت کی چیز کو پس
یہ ہبہ ہی تجکو اور جو تو نے اپنے لشکر کی چیزونکو کہا ہی پس مجکو کچھ اُسکی حاجت نہین ہی باہان نے کہا کہ تم اللہ والے لوگ ہو ہر آئینہ بخشش کی تمنے اور نیکی
کی تمنے خالد بن الولید رضؓ نے کہا کہ بتحقیق تو نے ہم پر احسان اور نیکی کیا جو ہمارے ساتھیونکو قید سے چھوڑ دیا پھر پلٹے خالد بن الولید باہان کے پاس سے اور ساتھی
اُنکے گرد اُنکے تھے اور آگے لایا گیا گھوڑا اُنکا پس سوار ہوے وہ اور سوار ہوے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حکم کیا باہان نے اپنے حجاب
اور ہمراہیون کے کہ جاوین وہ مسلمانونکے ساتھ اُسجگہ تک جو اُنکے قبضے مین ہی پس ایسا ہی کیا قوم نے اور پہونچے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور خوش ہوے مسلمان رہائی پانے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بیان کیا خالد
بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے تمام سرگذشت کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی حق صاحب منبر اور روضہ شریف کی کہ نہین چھوڑا باہان
نے ہمارے ساتھیونکو مگر بخوف ہماری تلوارونکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ باہان مرد حکیم اور دانشمند ہی مگر شیطان اُسکی عقل پر غالب ہو گیا
ہی پس کس قرارداد پر تم اُنسے جدا ہوے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے اُن کے لڑائی پر قرارداد ہوئی ہے اور دے گا مدد اور غلبہ
اللہ تعالی جسکو چاہیگا پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال سُنا یکجا کیا رئیس لوگونکو مسلمانونسے اور کھڑے ہوے اُنکے بیچمین درانحالیکہ وہ
خطبہ پڑھنے والے تھے پس حمد اور ثنا بیان کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور آگاہ کیا مسلمانونکو اس
امر سے کہ کل صبحکو دشمن کا ارادہ لڑائی کا ہی اُنسے اور حکم کیا اُنکو ساتھ درستی ساز و سامان کے اور کہا کہ بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالی پر پس
درست کیا مسلمانون نے سامان اپنا اور شہسوار مسلمانونکے آمادہ کرتے تھے بعض اُنمین کے بعض کو اور آئے خالد بن الولید اپنے ساتھیونکے
پاس اور وہ لوگ لشکر زحف کے تھے اور کہا اُنسے کہ جان لو تم اس بات کو کہ ان کافرون نے جنپر مدد دی ہی اللہ تعالی نے تمکو بہت جگہونمین
یکجا کی ہی جماعت اپنے ملکونکی اور مین گیا تھا اُنکے بیچمین اور دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ کثرت مین مثل چیونٹیونکے ہین اور وہ سامانکے لوگ ہین
مگر نہ دل رکھتے ہین نہ کوئی اُنکا مددگار ہی اور یہی لڑائی ہی ہمارے اُنکے بیچمین اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی ذلک
بان اللہ مولی الذین اٰمنوا وان الکافرین لا مولی لھم اور قرار پائی ہی لڑائی کل کی صبح پر اور تم جوانمردی و رشیدتکے لوگ ہو پس
کیا رائے ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا خالد بن الولید کے ہمراہیون نے کہ لڑائی تو ہماری خواہش اور تمنا ہی اور برابر صبر کرینگے
ہم اُنکے مقابلے مین لڑائی اور شدت اور نیزہ اور تلوار پر یہانتک کہ حکم کریگا اللہ تعالی ہمارے اُنکے بیچمین اور وہ بہترین حاکمونکا ہی پس خوش ہوے
خالد بن الولید اُنکے کلام سے اور کہا اُنسے کہ درست کرو تم اپنے آلات لڑائی کو پس نہین یہ رات گذرانی کسی نے مگر یہ کہ وہ مسلح تھا اور رات کاٹی خوشی
سے واسطے جہاد کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی موذنون نے اور وضو کیا مسلمانون نے اور نماز پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سوار
ہوے مسلمان اپنے گھوڑونپر واسطے لڑائی کے اور آراستہ کیا اپنی صفونکو پس ہوئین تین صفین کہ نہین دیکھی تھی ہر صف اپنی پچھلی کو اور آئے
خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ ای سردار کیا حکم دیتے ہو تم ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا مقرر کرو تم معاذ بن جبل کو میمنہ پر
پس کہا خالد بن الولید نے کہ وہ اُسکے لائق ہین پس کہا کہ ای معاذ جاؤ تم میمنہ پر پس گئے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بجانب میمنہ کے اور
ٹھہرے وہان ساتھ نشان کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار کسکو مقرر کروگے تم میسرہ پر اُنھون نے کہا کہ کنانہ بن ہاشم کو

پس روانہ ہوے کنانہ جیسا کہ کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کنانہ کی شجاعت کا حال یہ تھا کہ وہ آتے تھے قبائل عرب کے پاس جو اُنکے دشمن تھے
پس پکارتے تھے اور ڈانٹتے تھے اُنکو اور بڑائی اپنے نام کی بیان کرتے تھے پس نکلتے اور آتے تھے اُنکی طرف لوگ تیز رو گھوڑون پر پس اُنسے
لڑتے تھے پس اگر فتحمند ہوتے تھے اُنپر تو عین اُنکا مطلب تھا اور اگر دیکھتے تھے وہ اُنکی طرف سے غلبے اور حملے کو اور دشوار ہوتا تھا اُنپر کام
اُن لوگون کا اُترتے تھے اپنے گھوڑے سے اور دوڑتے تھے اُن کے سامنے ہو کر پس نہین پاتے تھے وہ لوگ اُنسے مگر گرد کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ جب مقرر کیا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے میسرہ پر جا کر ٹھہرے وہ میسرہ مین اور متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بجانب خالد بن الولید
اور کہا اُنسے کہ ای ابا سلیمان سردار مقرر کیا مین نے تمکو لشکر پر سردار مقرر کر دیں تم پیدل لوگون پر جسکو چاہو تم خالد بن الولید نے کہا کہ قریب ہی مقرر
کرونگا مین اُنکے کام کو ایسے شخص کے کہ نہ لائے جاوینگے مسلمان اُسکے آگے سے پس پکارا خالد بن الولید نے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور کہا
اُنسے کہ حاکم مقرر کیا ہی تمکو سردار نے پیدل لوگون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اُتر واے ہاشم اور رہو تم اُنکے ساتھ آگاہ ہو کہ مین اسجگہ تمھاری
موافقت کرونگا لاہون راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مرتب اور آراستہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی صفون کو کہا خالد بن الولید نے
کہ ای سردار کہلا بھیجو تم اب سرداران مالک نشانون کے پاس کہ سُنین وہ میری بات کو پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضحاک بن قیس
کو اور کہا اُنسے کہ ای بیٹے قیس کے جاؤ تم اصحاب الرایات کے پاس اور کہو اُنسے کہ ابو عبیدہ تمکو حکم دیتے ہین کہ سُنو اور اطاعت کرو تم واسطے
خالد بن الولید کے پس ایسا ہی کیا ضحاک نے اور گھومے وہ اصحاب الرایات پر یہانتک کہ آئے معاذ بن جبل کے پاس اور ابلاغ حکم کیا پس
کہا معاذ بن جبل نے کہ بخوشی اور اطاعت یہ حکم منظور ہی پھر آئے معاذ اپنے ہمراہی لوگون کے پاس اور کہا اُنسے کہ آگاہ ہو تم کہ مامور کیے گئے
ہو تم ساتھ اطاعت مرد مبارک پیشانی اور مبارک صورت کے پس جو حکم دیوین اُسکے خلاف نکرنا تم کہ وہ سواے بہتری مسلمانونکے اور کچھ
نہین چاہتے ہین پس جب وصیت کر چکے ضحاک بن قیس اصحاب الرایات کو ساتھ قول ابو عبیدہ بن الجراح کے اور تابعداری خالد بن الولید
کے پھرتے تھے خالد بن الولید درمیان صفونکے اور ٹھہرتے تھے نزدیک نشانون کے اور کہتے تھے ای مسلمانو تحقیق صبر کرنا ارادہ اور قصد ہی
اور ڈرنا اور بزدلی کرنا عاجزی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ صبر کرنیوالے غالب ہوتے ہین اور ڈرنا اور نامردی دونون سبب خواری کے
ہین پس جسنے صبر کیا اللہ تعالیٰ اُسکو مدد اور غلبہ دیتا ہی اُسکے دشمن پر اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھ ہی پس جسنے صبر کیا تلوار کی
تیزی پر پس جب آویگا وہ اللہ تعالیٰ کے پاس بزرگ کریگا اللہ تعالیٰ اُسکی جگہ کو اور مشکور ہو گی سعی اُسکی واللہ یحب الشاکرین راوی نے
بیان کیا ہی کہ اسیطرح خالد بن الولید ہر صاحب نشان سے یہی کلام کرتے تھے تا اینکہ گذرے ساتھ جماعت لوگونکے پھر خالد بن الولید نے
یکجا کیا اپنے پاس گروہ مسلمانونکو اہل ثبات اور صبر سے اور جو شخص موجود ہوا تھا اُنکے ساتھ لشکر زحف مین پس تقسیم کیا اُنکو چار ٹکڑون پر پس
مقرر کیا ایک حصے پر قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور کہا اُنسے کہ تم شہسوار عرب کے ہو پس رہو تم گروہ پر اور جیسا مین کرون ویسا ہی تم بھی کرو
اور مقرر کیا دوسرے حصے پر میسرہ بن مسروق العبسی کو اور اسیطرح کی وصیت اُنکو بھی کی اور بلایا عامر بن الطفیل کو اور اسی طرح
اُنسے بھی وصیت کی اور مقرر کیا اُنکو تیسرے ٹکڑے پر اور ٹھہرے خود خالد بن الولید رضی مع لشکر زحف اور باقی لشکر کے واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ نہین بلند ہوا تھا آفتاب مگر یہ کہ خالد بن الولید رضی فراغت پا چکے تھے ترتیب لشکر سے اور باہان ارمنی کا یہ حال تھا

کہ اُسنے حکم کیا رومیونکو ساتھ زینت اور درستی سامان لڑائی کے پس ایساہی کیا اُنھون نے مگر یہ کہ مسلمان زیادہ جلدی کرنے والے تھے ترتیب لشکر اور درستی سامان جنگ مین راوی نے بیانکیا ہی کہ چلا لشکر رومیونکا بجانب لشکر مسلمانونکے اور دیکھا باہان اور اُسکی قوم نے مسلمانونکو اور اُنکی آراستگی صفونکو کہ گویا چڑیان اُنپر سایہ کیے ہین اور صفین ملی ہوئی ہین اور نیزے بلند ہین پس در آیا اُنکے دلون مین خوف اور ہیبت پھر آراستہ کیا باہان نے اپنے لشکر کو اور مقرر کیا اُسنے عرب کو قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے آگے صفونکے اور آگے کیا اُسنے اپنی صلیب کو اور وہ صلیب کھری چاندی کی تھی بوزن پانچ رطل کے اور سونیکا کام اُسمین تھا اور اُسکے چارون گوشون پر جواہر چمکتے تھے اور روشن تھے مثل ستارونکے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ صفین جنکو باہان نے آراستہ اور مرتب کیا تھا تیس صفین تھین کہ ایک صف انمین کی مثل لشکر مسلمانونکے تھین اور ظاہر کیا باہان نے اپنے تئین صفونمین اور قسیسوں اور راہب دھونی دیتے تھے اُسکو اور پڑھتے تھے وہ انجیل کو اور بہت بنایا تھا باہان نے اپنے لشکر مین نشان اور علمونکو پس جب برابر اور پوری ہوگئین صفین اُنکی نکلا ایک بطریق بطارقہ روم سے بھاری ڈیل ڈول کا جو سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکی گردنمین صلیب جڑاؤ سونے اور جواہرات کی تھی اور اُسکی سواری مین سبزہ گھوڑا تھا اور وہ بطریق مرتبے والے رومیونسے تھا جو بادشاہ کے تخت کے پاس کھڑا ہوتا تھا پس جب نکلا وہ لشکر سے مقابلے کو تو تلاپن کرتا تھا ساتھ کلام رومی کے اپنی آواز سے مثل گرجنے بادل کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ طلب کرتا ہی لڑنیوالے کو پس توقف کیا مسلمانون نے نکلنے سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ گبر بلاتا ہی تمکو واسطے اپنی لڑائی کے اور تم پیچھے ہٹتے ہو پس اگر تم لوگ نہ نکلو گے اُسکی طرف کو تو مین خود نکلونگا اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے اُسکے مقابلے مین نکلنے کا کہ دفعۃً نکلا ایک سوار مسلمانونسے ایک بڑے برذون سبزہ رنگ پر اور وہ زرہ وغیرہ سامان سے اچھا اور پورا تھا اور قصد کیا اُسنے بجانب بطریق کے پس نہین تھا کوئی شخص خالد بن الولید کے ہمراہیونسے کہ پہچانتا ہو اُس سوار کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام سے کہ جا تو اس سوار کیطرف اور دیکھ کہ وہ کون شخص ہی مسلمانون سے اور کس گروہ سے ہی پس گئے ہمام اور آواز دی اس سوار کو در انحالیکہ ارادہ کیا تھا سوار نے نزدیک ہوجانیکا بطریق سے اور کہا ہمام نے کہ ای مرد تم کون شخص ہو پس کہا کہ مین روماس حاکم بصری کا ہون پس پھر آئے ہمام اور آگاہ کیا خالد بن الولید کو اس حال سے پس جب جانا خالد بن الولید نے اس امر کو دعا کی اور کہا اللهم بارك فيه و زدني بينة پس جب گئے روماس سامنے گبر کے کلام کیا اُس سے زبان رومی مین پس پہچانا اُسکو رومی نے اور کہا کہ ای روماس کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے اس قوم کیطرف روماس نے کہا کہ یہ دین جسمین داخل ہوا ہون مین ایسا دین بزرگ ہی کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین ہوگیا نیکبخت اور جسنے مخالفت کی اُسکی پس بتحقیق گمراہ ہوا وہ پھر حملہ کیا روماس نے گبر پر اور حملہ کیا گبر نے اُنپر اور وہ لڑے آپسمین ایک گھڑی یہانتک کہ تعجب کیا دونون لشکرون نے اُن دونون کی لڑائی سے پس غافل پایا گبر نے روماس کو پس مارا اُسنے ایک وار سخت کہ بہنے لگا خون اُنکا اور محسوس ہوئی ایذا ضرب کی روماس کو پس پھرے وہ بجانب مسلمانونکے اور پیچھا کیا اُنکا گبر نے بطلب اُنکے اسطرح پر کہ نہین کمی کی اُنکی طلب مین اور قریب تھا کہ در آوے اُنپر پس للکارا اُسکو مسلمانون نے ہر طرف سے پس مضبوط ہوگیا دل روماس کا مسلمانونکی آواز دینے سے اور ڈر گیا گبر اُنکے للکارنے سے پس باز رہا اور کمی کی اُسنے روماس کی طلب مین اور داخل ہوے روماس مسلمانونکے لشکر مین اور خون اُنکے منھ پر روان تھا پس لیا اُنکو ایک جماعت نے مسلمانون سے اور باندھا اُنکے زخم کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام پر

اور وعدہ کیا اُنسے اللہ تعالی کی بخشش کا اور مبارکباد دی اُنکو ساتھ سلامتی کے اور جب پھرے رومی شکست اُٹھا کر غرور کیا گبر نے اپنے دلمین اور ظاہر کیا اُسنے اپنی دشمنی کو اور تو تلاپن کیا اپنے کلام مین اور طلب کیا لڑنیوالیکو پس ارادہ کیا میسرہ بن مسروق العبسی نے مقابلے مین نکلنے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای میسرہ تمھارا ٹھہرنا تمھاری جگہ پر دوست ہی مجھکو تمھارے نکلنے سے اس گبر کیطرف اور تم شیخ بوڑھے ہو اور یہ گبر شدید اور بھاری ہی ڈیل ڈول کا اور جوان بہادر ہی اور مین نہین دوست رکھتا ہون تمھارے جانیکو اسکی طرف اور نہین برابری کرسکتا ہی بوڑھا آدمی جوان اور مضبوط کی خصوصًا یہ کہ اکیبال مسلمانونکا دوست تر ہی اللہ تعالی کے نزدیک سب اہل شرک سے پس پھر گئے میسرہ اپنی جگہ پر اور ارادہ کیا مقابلے کو نکلنے کا عامر بن طفیل نے پس کہا خالد بن الولید نے کہ تم کم سن ہو اور مین ڈرتا ہون کہ تم نہ برابری کرسکوگے پس کہا عامر بن طفیل نے کہ ای سردار بڑا کردیا تمنے معاملہ اس گبر رومی بدکار کا اور داخل کردیا تمنے مسلمانونکے دلونمین اُسکی طرفسے خوفکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ شہسوار لڑنیوالے پہچانتے ہین اپنے مثل کو لڑائی مین اور اُسکی لڑائی اور شدت ظاہر ہی اور تم اُسکی برابری نہین کرسکتے ہو اسواسطے کہ نہین نکلا وہ پیشتر اپنے ساتھیونکے اور ظاہر کیا اُسنے اپنی شجاعت کو مگر اسوجہ سے کہ وہ فرد ہی شجاعت مین اپنی قوم مین پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر پس ٹھہرے عامر بن طفیل اپنے ساتھیونمین اور نہین مخالفت کی خالد بن الولید کے حکم سے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ گبر طلب کرتا تھا مقابلہ کرنیوالے اور لڑائی کو پس آئے خالد بن الولید کے پاس حرث بن عبداللہ ازدی کے اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی مجکو اپنی جانکی کہ تم مین دلیری اور قوت سخت ہی اور نہین جانتا ہون مین تمکو مگر مرد چالاک پس اگر تمکو منظور ہو تو اللہ کا نام لیکر اُسکے مقابلے مین نکلو پس ستعد کیا ازدی نے سامان لڑائی کا اور قصد کیا مقابلے مین نکلنے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش پر ای بیٹے عبداللہ کے یہانتک کہ سوال کرون مین تمسے اُنھون نے کہا کہ پوچھو تم ای ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ آیا پیشتر اسکے مقابلہ کیا ہی تمنے کسی سے حرب مین اُنھون نے کہا نہین خالد بن الولید نے کہا کہ نہ نکلو تم اُسکے مقابلے کیواسطے کہ تم نے غرور کیا نکلنے مین اور یہ سوا تجربہ کا رہی لڑائی کا اور آزمایش کی ہی مین نے اُسکی اور پہچانا ہی مین نے اُسکی بازگشت کو لڑائی مین نہین دوست رکھتا ہون کسیکے نکلنے کو اُسکے مقابلے مین مگر جو شخص کہ مثل اُسکے ہو پس اشارہ کیا خالد بن الولید نے اُس گبر کیطرف اور کہتے تھے یہ اور دیکھتے تھے قیس بن ہبیرۃ المرادی کیطرف پس کہا قیس نے کہ ای ابا سلیمان مین جانتا ہون کہ تم پیش آتے ہو ساتھ میرے اور میرے نکلنے کو مراد لیتے ہو مین جاؤن اُسکے مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ جاؤ تم اللہ غالب و بزرگ کا نام لیکر کہ تحقیق تم مثل اُسکے ہو اور اللہ تعالی تمھاری اعانت کریگا اُسپر پس نکلے قیس بن ہبیرۃ رحمہ اللہ اور روانہ کیا اُنھون نے اپنے گھوڑیکو میدان مین یہانتک کہ نرم اور ملائم کردیا اُسکی طبیعت کو اور توڑ لیا اُسکی تیزی کو پس آگے بڑھایا اُسکو بجانب بطریق کے اور وہ کہتے تھے بسم اللہ وعلی برکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہوے وہ بطریق سے پس جب دیکھا گبر نے اُنکے کامونکو جانا اُسنے کہ وہ شہسوار سخت ہین شہسواران مسلمین سے پس جلدی پھرا وہ اُنکی طرف اور ارادہ کیا اُنکی جانب کو اور نیزہ بازی اور شمشیرزنی کیا دونون نے آپسمین پس دوڑے اُسکی طرف قیس بن ہبیرۃ اور مارا ایک وار تلوار کا اُسکے سر پر پس لیا اُسکو گبر نے اپنی ڈھال پر پھاڑ ڈالا قیس بن ہبیرہ کی تلوار نے سپر کو اور پہونچی خود پر اور پیوست ہوگئی اُسمین اور قصد کیا قیس نے تلوار کے نکالنے کا پس نہ نکال سکے وہ اور تلوار ماری گبر نے اُنکی شاہرگ پر پس قائم ہوا وہ وار تلوار کا اور ملاقی ہوے وہ دونون بعد دونون وار کے پس آپڑا اگبر اُنپر بارادہ قید کرلینے کے اور تھا وہ بہت سخت اور قیس رض بسبب عبادت

شب بیداری اور روزہ وغیرہ کے دبلے تپلے جسم کے تھے پس جب دیکھا قیس نے طرف گبر کے کہ غالب ہوگیا وہ اُنپر جدا ہوگئے وہ اُسکے ہاتھ سے
اور دور ہوگئے اُس سے اور دیکھتے تھے اُسکو گوشۂ چشم سے بطور غصے کے اور سوچتے تھے اُسکے لیے مکر اور فریب کو مگر یہ کہ تلوار اُنکی نکل گئی تھی اُنکے
ہاتھ سے پس پھیری باگ اپنے گھوڑے کی بارادہ آملنے کے مسلمانون مین تاکہ لیوین وہ کسی کی تلوار کو اور پھرین طرف لڑائی کے اور تحقیق مایوس ہوگئے تھے
وہ اپنی جانسے پس جب پھیرا باگ کو دراںحالیکہ وہ مکر کرنیوالے تھے شور کیا گبر نے اُنکے پیچھے اور دوڑا اُنکی طلب مین پس کمی کی قیس بن ہبیرہ نے بیٹنے
مین اور کہا اپنے دلمین کہ ای نفس مطلب تیرا موت ہی اور تو بھاگتا ہی پھر تو بجانب گبر کے پس پکار کر کہا اُنسے خالد بن الولید نے کہ ای قیس مین خدا اور رسول کا واسطہ
تمکو دیتا ہون کہ پھر آؤ تم اور چھوڑ دو تم اُسکے کام کو میرے اوپر اور یہ اسواسطے تھا کہ خالد بن الولید نے دیکھا تھا اُنمین تعب کو پس کہا قیس نے کہ ای خالد تمنے
بڑی قسم دلائی مجکو لیکن اگر پھر آؤنگا مین تمھارے پاس آیا بڑھا دوگے تم میرے وقت مقرر مین خالد بن الولید نے کہا کہ نہین قیس نے کہا پس اختیار
کرونگا مین فرار کو اور نہ ہونگا مین اصحاب نار سے بلکہ صبر کرونگا مین اور پہونچونگا مین مرتبۂ بخشش کو اللہ تعالی کیطرف سے اور پھرے وہ
اپنے نزدیکی کیطرف اور اُنکے ہاتھ مین تلوار نہ تھی بلکہ نکال لیا تھا اُنھون نے خنجر کو جو اُنکی کمر مین تھا پس دیکھا خالد بن الولید نے قیس بن ہبیرہ
کو اس حال سے کہ اُنکے ہاتھ مین تلوار نہین ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہ کون شخص ہی کہ لیگا اس تلوار کو اور پہونچاویگا قیس بن ہبیرہ تک
بامید حصول ثواب خداے غالب اور بزرگ کے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ ای ابا سلیمان مین اس کام کو کرونگا
پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ای بیٹے صدیق کے پھر نکال لیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو میان سے اور
جا ملے وہ قیس بن ہبیرہ سے بارادہ پہونچا دینے تلوار کے پس جب دیکھا رومیون نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور اُنکے
آملنے کے قیس بن ہبیرہ سے گمان کیا اُنھون نے کہ وہ بارادۂ اعانت قیس بن ہبیرہ کے اُس بطریق پر آئے ہین پس نکلا رومیون
سے ایک دوسرا بطریق اور آیا وہ اپنے ساتھی کے پاس اور ٹھہرا اُسکے ساتھ اور دیدیا تلوار کو عبدالرحمن نے قیس بن ہبیرہ کو اور
ٹھہرے وہ اُنکے پاس اور نہ پھرے وہ جسوقت کہ دیکھا اُنھون نے دوکو اور وہ گبر نکلنے والا لشکر رومیون سے کچھ بُری باتین کرتا تھا کہ مسلمان
کچھ بھی اُس کلام سے واقف نہین ہوے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ خواری ہو تجکو کیا بات کہتا ہی تو کہ ہم نہین سمجھتے ہین تیرے کلام
کو پس نکلا اُنکی طرف ایک مترجم رومیونسے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے آیا نہین کہا تھا تمنے کہ ہملوگ صاحب انصاف اور حق ہین درانحالیکہ
نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار پر کہا عبدالرحمن نے نہین قسم ہی خدا کی ترجمان نے کہا پس نہین دیکھا ہمنے تمھارے انصاف سے کچھ بھی درانحالیکہ
نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار کیطرف عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین اسواسطے نکلا ہون کہ دیدون مین اپنے ساتھی کو تلوار اور پلٹ جاؤن
اور اگر نکلین تم مین سے ایکسو مرد ہم مین سے ایک شخص کے مقابلے مین تو ہر آئینہ نہ بڑا اور دشوار ہوگا ہمپر یہ امر اور آگاہ ہو کہ تم مین شخص ہوا اور
مین اکیلا ہون اور مین تمھارے واسطے کافی ہون پس آگاہ کیا مترجم نے اپنی ساتھی کو پس تعجب کیا اُسنے عبدالرحمن کے کلام سے اور
دیکھتے تھے وہ دونون گوشۂ چشم سے براہ تکبر اور غضب کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ درخواست کرتا ہون مین تمسے
بواسطہ اللہ تعالی کے ای قیس کہ تمنے مشقت اُٹھائی ہی پس ٹھہر جاؤ تم تاکہ ایکساعت آرام حاصل کرو اور دیکھو تم اس امر کو جو مجسے ہوگا پھر
حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس شخص پر جس سے گفتگو کرتے تھے پس نیزہ مارا اُنھون نے اُسکے سینے مین کہ جا نکلا اُسکی پشت سے

پس گرپڑا وہ زمین پر اور دیکھا دونون گبرون نے اپنے ساتھی کو زمین پر گرنیوالا پس حملہ کیا اُن دونون نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر پس قصد کیا
عبدالرحمن کی طرف قیس ہنے بارادہ اعانت کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ ای قیس سوال کرتا ہون میں تمسے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور بحق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کہ چھوڑ دو تم مجکو آگ مین ڈالونگا مین ان دونون کو پس اگر مارا گیا مین تو ہوگے تم شریک میرے
ثواب جہاد مین اور کہدینا عایشہ رضی اللہ عنہا کو میری طرف سے سلام پس تیچھے ہٹے اُنکے پاس سے قیس رضی اور تعجب کیا اُنکے کامونسے اور حملہ کیا
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ایک پر اُن دونون گبرونسے اور نیزہ مارا اُسکے سینے مین پس گھُس گئی نوک اُنکے نیزیکی گبر کی زرہ مین پس ڈالدیا عبدالرحمن
نے نیزہ کو اپنے ہاتھ سے اور نکالا میانسے اپنی تلوار کو اور مارا گبر کے ایسا ایک وار کہ دو ٹکڑے کر دیا اُسکو اور دیکھا تیسرے گبر نے بجانب عبدالرحمن
رضی اللہ عنہ اور اُنکی جرأت کے پس متحیر اور متعجب ہوا وہ اُنکے کامونسے اور دیکھا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس بطریق کیطرف کہ وہ متحیر اور مبہوت
تھا پس ظاہر ہوئی اُنمین غفلت پس کہا اُنسے عبدالرحمن نے کہ ای قیس کیا باعث تمھارے توقف کا ہی پس حملہ کیا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس
بطریق پر اور مارا اُسکے ایسا وار تلوار کا کہ توڑ دیا سر اُسکا اور گرپڑا وہ زمین پر بیہوش ہوکر اور جلدی بھیجا اللہ تعالی نے اُسکی روح کو آگ کی
طرف پس جب دیکھا رومیون نے حال اپنے ساتھیونکا کہا بعض نے اُنمین کے بعض سے کہ نہین ہین یہ گروہ مگر شیطان **واقدی** رحمہ اللہ
نے **بیان** کیا ہی کہ آگاہ کیا گیا باہان اُنکے کامونسے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ بادشاہ ہمسے بہت جاننے والا حال اُس قوم کا ہی
قسم ہی حق مسیح کی مین جانتا ہون کہ تم مین کوئی ایسی بات ہی جسکے سبب سے غلبہ دیے گئے ہین یہ قوم پس اگر نہ بیٹھ ڈالوگے تم اُنکو اپنی کثرت سے
پس کوئی شخص نہ کھڑا ہوگا تمھارے واسطے اُنکے مقابلے مین پھر آیا باہان کے پاس ایک بطریق اور سرگوشی کی اُس سے پس کہا اُسنے
کہ اے بادشاہ قوم مسلمان بیشک غلبہ دیے گئے ہین ہمپر اسواسطے کہ مین نے شب کو خواب مین دیکھا ہی کہ گویا کچھ لوگ اُترے ہین آسمان سے
طرف زمین کے اور وہ سبز اور ابلق گھوڑونپر سوار ہین اور پورے ہتھیارونسے مسلح ہین اور گھیر لیا ہی اُنھون نے اُن عرب کو اور ہم لوگ
اُنکے سامنے کھڑے ہین اس حال مین کہ نہین نکلتا ہی کوئی شخص ہمارے لشکر سے مگر یہ کہ مار ڈالتے ہین وہ اُسکو یہانتک کہ ہمارے بتونکے
ساتھ ایسا ہی کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ ٹوٹ گیا اُس بطریق کے کلام سے دل باہان کا اور کچھ جواب اُسکو نہین دیا پس یکجا
ہوئی قوم اُسکے پاس اور سوال کیا اُس سے پس نہ آگاہ کیا اُسنے اُنکو پس جب بہت بات چیت کی قوم نے اُٹھ کھڑا ہوا باہان اُنکے بیچ مین مثل خطبہ
پڑھنے والیکے اور کہا کہ ای اہل اس دین کے اگر نہ لڑوگے تم عرب سے تو ہوگے تم زبان کارون سے اور خشم اور غصہ کرینگے تمپر مسیح اور اللہ
تعالی ہمیشہ مدد اور عزت دینے والا ہی تمھارے دین کا اسواسطے کہ اللہ تعالی کی حجت تمپر یہ ہی کہ اُسنے بھیجا تھا تمھاری طرف رسول کو اور
اُتارا تمھارے اوپر کتاب کو پس نہین تبعیت کی تمھارے رسول نے دنیا کی اور حکم دیا تمکو رسول نے یہ کہ نہ تبعیت کرو تم دنیا کی اور اُسکی کتاب مین
یہ حکم ہی کہ نہ ظلم کرو تم اسواسطے کہ وہ ظالم کو دوست نہین رکھتا ہی پس جب تبعیت کی تمنے دنیا کی اور ظلم کیا تمنے اور مخالفت کی تمنے اُسکی غالب
کیا اُسنے تمھارے دشمنونکو تمپر پس کیا عذر ہی تمھارا اپنے خالق کے نزدیک اور تحقیق چھوڑ دیا تمنے حکم اپنے نبی اور احکام مندرجہ کتاب الہی کا
اور یہ عرب تمھارے سامنے جاتے ہین قتل تمھارے شہسوارون اور اولادون اور عورتون کا اور تم گناہ کے کام کرتے ہو اور نہین
ڈرتے ہو اپنے پروردگار سے پس اگر دور کر دیا اللہ تعالی نے تمھارے غلبے کو تمھارے ہاتھون سے اور غالب کر دیا اُسنے تمھارے

فائدہ ذکر مار ڈالنے عبدالرحمن اور قیس بن ... رضی اللہ عنہما کا چند گبرون کو دن جنگ ...

فائدہ ذکر کلام باہان کا اپنے ساتھیون سے بمقام ...

دشمن کو تم پر پس یہ امر حق اور عدالت ہی اللہ تعالیٰ کیطرف سے اسواسطے کہ تم احکام شریعت کے حکم نہین کرتے ہو اور منہیات شرعیہ سے باز نہین
رہتے ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ توڑا اور قطع کیا باہان نے اپنے اس کلام سے کلام اُس بطریق کا جسنے خواب کا حال بیان کیا
تھا اور حکم کیا باہان نے اُس سے کہ نہ پراگندہ اور فاش کرے وہ اس حال کو کسی سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب قیس بن ہبیرہ
اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے مار ڈالا تینون گبرون کو اُترے عبدالرحمن اپنے گھوڑے سے اور لیا اُنھون نے اور قیس بن ہبیرہ نے ہتھیار اور کپڑے
مقتولین کے اور پلٹ آئے وہ بجانب مسلمانونکے اور دیے کپڑے وغیرہ مقتولین کے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اُنھون نے کہ تم
دونون کا حق ہی اور جس شخص نے قتل کیا کسی سوار کو پس وہ مالک مقتول کے اسباب کا ہی کہ ایسا ہی حکم دیا ہی مجکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ نے پس لیلیا قیس بن ہبیرہ نے اسباب کو اور جا ٹھہرے وہ اپنی اُسجگہ مین جہان خالد بن الولید نے اُنکو ٹھہرایا تھا اور پلٹے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جانب
میدان لڑائی کے پس گردا دیا اُنھون نے دونون صفونکے بیچ مین اور وہ اُس بطریق کے شہری پر سوار ہوے جسکو اُنھون نے مار ڈالا تھا پس دیکھا اُنکو
کہ نہین جلدی کرتا ہی وہ گھوڑا اُنکی سواری مین جیسا کہ نگاہ رکھتے تھے وہ عربی گھوڑے کو پس پھرے وہ اور بدل دیا اس شہری کو اور سوار ہوے
اپنے گھوڑے پر اور فوراً حملہ کیا اُنھون نے میمنہ روم پر پس گھبرا دیا اُنکی صفونکو اور مار ڈالا اُنمین سے دو سوارونکو اور پلٹے پس حملہ کیا قلب پر پھر
متوجہ ہوے طرف میسرہ کے پس چلائے گئے اُنپر تیر پس پھرے وہ یہانتک کہ ٹھہرے سامنے لشکر کے اور ڈراتے تھے رومیونکو اپنے نام سے اور بلاتے
تھے میدان مین نکلنے والیکو پس نکلا اُنکے مقابلے کو ایک گبر رومی پس نہین گردا او دیا عبدالرحمن نے اُسکے ساتھ مگر اندک یہانتک کہ مار ڈالا
اُسکو اور نکلا دوسرا گبر پس اُسکو بھی مار ڈالا پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اللھم ارعہ واحفظہ فان عبدالرحمن قد اصطلی الیوم
بقتال جیش الروم وحدہ پھر پکار کر کہا کہ ای عبدالرحمن قسم ہی تمکو اپنے باپکے بڑہاپے اور اُنکی سبعت کی کہ پھر آؤ تم اپنی جگہ پر اور چھوڑ دو تم اپنے
مسلمان بھائیونکو واسطے لڑائی کے پس پھر آئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر جب قسم دلائی اُنکو خالد بن الولید نے حرام قتم نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے
ایک شخص سے جو یرموک کی لڑائی مین موجود تھا کہ آیا عورتین بھی تمھارے ساتھ لڑائی مین موجود ہوتی تھین اُس شخص نے کہا ہان ایک اُنمین کی
اسما زوجہ زبیر بن العوام اور خولہ بنت الازور اور ام ابان زوجہ عکرمہ بن ابی جہل اور عزہ بنت عامر مع اپنے شوہر سلمہ بن عبد الحضرمی کے اور ربیبہ بنت طلحہ
الزبیدیہ اور دعکہ اور امامہ اور زینب اور نعم اور ہند اور غید اور لبنی اور مثل اُنکی اور عورتین کہ یہ سب ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین جس سے راضی کرتی
تھین اللہ غالب اور بزرگ اور اُسکے رسول کو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ واقعہ یرموک ابتدا ایک جنگ ری اُٹھنے والی
اور انتہا اسکی آگ بڑی بھڑکنے والی تھی اور چلانیوالی تھی مسلمان بھائیونکو واسطے لڑائی کے پس پھر آئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور جو دن
لڑائی کا آتا تھا وہ گذرے ہوے دن سے سخت اور دشوار ہوتا تھا عمرو بن جریر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے یرموک کی لڑائی کو کہ پہلے
دن اندک تھی اور پچھلے دن سخت اور دشوار تھی اور سبب اُسکا یہ تھا کہ باہان نے حکم دیا تھا دس صفون کو مسلمانون پر حملہ کرنے کا اور
یہ امر بسبب اسکے ہوا تھا کہ مار ڈالا تھا عبدالرحمن نے جس کسی کو کہ مار ڈالا اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور متوجہ ہوے لوگ ساتھ اُنکو
اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے در انحالیکہ وہ متوقف تھے اور نہین حملہ کرتے تھے باہان کے لشکر پر اور جانا اُنھون نے کہ قریب تر
اُنپر معاملہ سخت اور دشوار ہوگا پس کہا اُنھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پڑھتے تھے اس آیت کو الذین قال لھم الناس

ف۱ ذکر لڑائی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا ساتھ بعض رومیون کے بمقام یرموک کے ۱۲ ع۱۵ اے اللہ میرے نگاہ رکھ اور حفاظت کر تو اُنکی پہلے کہ عبدالرحمن نے ... ۱۲

ف۲ ذکر ... سے لڑائی ... عورتون کا جو لڑائی یرموک مین موجود تھین ... ۱۲

انّ الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور برابر جاری رہی لڑائی بلند ہونے آفتاب سے تا قریب
غروب کے اور نہین جدا ہوے دونون لشکر تا اینکہ جدا کیا رات نے دونون گروہونکو پس جسوقت جدا ہوے بعض لوگ بعض سے تو نہین پہچانتے
تھے مگر ساتھ نشانی کے اور ہر قوم عرب کے پکارتے تھے اور بتا دیتے تھے اپنی نشانیون معینہ کا اور باہم یاد دلاتے تھے اپنے نسبونکو اور پھرے ہر گروہ
طرف اپنی جگھونکے اور آئے مسلمان اپنی عورتون کی طرف اور ہر عورت ملتی تھی اور صاف کرتی تھی اپنے شوہر کے چہرے کو اپنی کملی سے اور
کہتی تھی کہ بشارت ہو تمکو ساتھ بہشت کے ای دوست اللہ کے اور رات گذرانی مسلمانون نے ساتھ نیکی اور بہتری کے اور روشن کیا
آگ کو اور یہ اس سبب سے تھا کہ پہلے دن قتل نہین ظاہر ہوا تھا دونون گروہونپر بلکہ مارے گئے رومیون سے تھوڑے لوگ اور شہید
ہوے مسلمانون سے دس آدمی کہ منجملہ اُنکے دو شخص حضرموت کے تھے ایک شخص کا نام مازن اور دوسرے کا نام قلوم تھا اور تین شخص غسان سے جنکے نام رافع
اور مجالی اور جازم تھے اور ایک شخص انصار سے جنکا نام عبد اللہ بن الاخرم تھا اور تین شخص قوم بجیلہ اور ایک شخص قوم مراد سے جو بھتیجے قیس بن ہبیرہ المرادی
کے تھے پس غمگین ہوے اُنکے مارے جانے سے قیس بن ہبیرہ اور تلاش کیا اُنکو اور نہ دیکھا پس جانا اُنھون نے کہ وہ مارے گئے پس لیا قیس نے
اپنے ساتھ تھوڑی آگ روشن کو اور نکلے وہ اور کچھ لوگ اُسی قوم کے یہانتک کہ آئے میدان معرکے مین اور ڈھونڈھا اُنکو پس نہ دیکھا اُنکو پس جسوقت
کہ ارادہ کیا پھرنے کا دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک آگ کو کہ آتی ہے رومیون کی طرف سے بارادہ میدان معرکے کے بتلاش ایک بطریق کے جو بہت
ذی رتبہ تھا اُنکے نزدیک پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے کہ بجھا دو تم اپنی آگ کو پس قسم ہے خدا کی کہ مین اپنے بھتیجے کا بدلا لونگا
اس قوم سے پس بجھا دیا اُنھون نے آگ کو اور لیٹ گئے وہ زمین پر مقتولین کے بیچ مین اور آمادہ ہوے واسطے رومیونکے اور تھے رومی قریب
ایکسو آدمیونکے ساتھ ساز و سامان کے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُنکی قوم کے سات آدمی تھے پس کہا اُنھون نے کہ ای قیس قوم ایکسو مرد
ہین اور ہم سات آدمی ہین اور تھکے اور ماندے ہین پس کہا قیس نے کہ پلٹ جاؤ تم اپنے پیچھے کو مین اپنے واسطے سواے موت کے اور کچھ نہین چاہتا ہون
یا لونگا مین بدلا اپنے بھتیجے کا پس تعجب کیا اُنھون نے اُنکے کلام سے اور ٹھہرے وہ اُنکے ساتھ مثل ٹھہرنے بڑے مرتبہ والونکے اور آئے
گبران رومی درانحالیکہ وہ گرد گھومتے تھے درمیان مقتولین کے تا اینکہ ٹھہرے وہ اُس گبر کی لاش کے پاس جو پہلے لڑنیکو نکلا تھا اور
اُسکو قیس بن ہبیرہ نے قتل کیا تھا پس جب پھرے وہ بارادے جانے اپنے لشکر کے چلا کر پکارا اُنکو قیس بن ہبیرہ نے اُنکے پیچھے سے اور
تبعیت کی اُنکے ساتھیون نے پس ڈالدیا رومیون نے اپنے بطریق کی لاش کو اپنے شانونسے اور غافل ہوگئے اور بھونچکے ہو گئے وہ اپنے تئین شور کی
آواز سے پس پیچھا کیا اُنکا مسلمانون نے اور شمشیر زنی کی اُنمین اور مار ڈالا اُنکو جلد اور قیس رضی اللہ عنہ جسوقت مارتے تھے اُنمین تلوار کو کہتے تھے
کہ یہ میرے بھتیجے کیطرف سے ہے یہ اُنکے بدلے مین ہے یہانتک کہ مارے گئے اُنکے ہاتھ سے سولہ رومی اور مارا اُنکے ساتھیون نے بہت لوگونکو اور پلٹ گئے باقی رومی
پس جب فراغت پائی قیس نے قوم سے پھرے تلاش اپنے بھتیجے کے کہ جنکا نام سوید بن بہرام تھا بجانب لشکر روم کے پس سُنی اُنھون نے ایک آواز نالہ
کی اور آئے اُسکی طرف پس وہ اُنکے بھتیجے سوید تھے پس جب دیکھا قیس نے اُنکو پہچانا اور روئے پھر کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہے تمہارا ای میرے بھتیجے پس کہا
اُنھون نے کہ ای چچا میرے مین نے پیچھا کیا تھا قوم روم کا پس پھرا اُنمین کا ایک شخص میری طرف پس ایسا نیزہ مارا اُسنے میرے سینے پر کہ نکل گئی نوک اُسکی پشت
میرے اور مین دیکھتا ہون اُسکے سبب سے ایک بڑے ادرکو اور یہ خوبصورت عورتین بہشتی میرے گرد ہین درانحالیکہ انتظار کرتی ہین وہ میری روح نکلنے کی پس

روئے قیس رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای بھتیجے ہر وقت معین اور لکھا ہوا ہی اور شاید کہ تمھارے واسطے وقت دراز ہو پس کہا سوید نے کہ افسوس ہی
قریب ہوا ای قسم ہی خدا کی معاملہ پس آیا قدرت اور طاقت رکھتے ہو تم اس امر کی کہ اُٹھا لیچلو مجکو بجانب مسلمانونکے اور مرد مین اُسی جگہ قیس نے کہا
ہان پس اُٹھا لیا قیس نے اُنکو اپنی پیٹھ پر اور لائے اُنکو مسلمانونکے لشکر مین اور لیگئے اُنکو فرودگاہ مین اور کپڑا اُڑھا دیا اُنکو اور سُنا ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے قیس بن ہبیرہ کے آنیکو پس آئے وہ اُنکے پاس اور دیکھا اُنکے بھتیجے کیطرف کہ اُنھون نے جوانمردی کے ساتھ اپنی جان دی
پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور بیٹھے قریب سر کے اور روئے وہ اور مسلمان پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کیونکر اور کس
حال مین ہم پاتے ہین تمکو ای میرے بھتیجے سوید نے کہا ساتھ نیکی یا اور بہتری اور مغفرت کے جزائے نیک عطا کرے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو پس ہر آئینہ سچے تھے وہ اپنے قول مین اور درست ارشاد کیا تھا ہمسے اور سوید باتین کرتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح سے یہانتک کہ مر گئے وہ رحمت کرے
اللہ تعالیٰ اُنپر پس نہین جدا ہوے ہم لوگ تا اینکہ چھپا دیا ہمنے اُنکو اُنکی قبر مین اور آگاہ کیا قیس نے ابو عبیدہ بن الجراح کو مشرکین کے قتل کرنے سے
پس بہت خوش ہوے وہ اور جانا اُنھون نے کہ یہ بات نشانی مدد اور غلبے کی ہی اور باقی رات گذرانی مسلمانون نے در انحالیکہ پڑھتے تھے وہ
قرآن مجید کو اور مانگتے تھے اللہ تعالیٰ سے مدد اور اعانت کو اور باہان کا یہ حال گذرا کہ جب پہرا وہ بجانب اپنے لشکر کے یکجا ہوے اُسکے پاس
بطارقۂ روم اور راہب اور عالم و دانشمند اور لایا گیا باہان کے سامنے کھانا اور بچھایا گیا دسترخوان اُسکا پس نہین کھایا اُسنے کچھ بسبب واقع
ہونے خوف کے اُسکے دلمین اُس خواب سے جسکو ایک بطریق نے دیکھا تھا اور مطلب اُسکا مصالحہ کر لینا عرب سے اور دینا جزیہ کا تھا مگر مغلوب
تھا اپنی راے مین بسبب خلاف کرنے رومیون کے اُس سے اور بوجہ خوف ہرقل بادشاہ کے ولکن یقضی اللہ امرا کان مفعولا راوی
نے بیان کیا ہی کہ قس اور راہب سامنے باہان کے آئے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہی بادشاہ کا جو باز رہا ہی کھانے سے اگر بسبب رنج اور غم معاملہ
لڑائی کے ہی تو حال یہ ہی کہ لڑائی پھرنیوالی ہی مثل ڈول کے ایکدن تیرے واسطے ہی اور ایکدن تجھپر ہی اور جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ قوم
مسلمان غلبہ اور مدد دیے گئے ہین ہمپر اور نہین ہلاک کر سکتے ہین ہم اُنکو مگر اسطرح کہ ہم سب کے سب اُنپر حملہ کرین پس نہ باقی رکھین اُنمین سے ایک کو
باہان نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون مگر ایک چیز کو تمھارے واسطے جو کہ تمنے بدلوانے احکام اپنے دین سے اور ظلم کرنے اپنی حکومت مین پس
اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے عرب تمپر پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک مرد اُسکے دین والونسے اور کہا اُسنے کہ ای بادشاہ تو ہمیشہ زندہ رہے حال یہ ہی
کہ مین ایک مرد اہل بلد اور تیرے دین والونسے ہون اور میرے پاس ایک سو بکریان تھین جنکو میرا بیٹا چراتا تھا پس خیمہ کھڑا کیا ایک بڑے
آدمی نے تیرے بڑے مرتبے والونسے بکریون کے پہلے دن پھر دوسرا دن کیا اُسنے وہان پس لین اُسنے بکریون سے بقدر حاجت
کے اور لیا باقی بکریون کو اُسکے ساتھیون نے پس آئی اُسکے پاس میری عورت در انحالیکہ وہ شکایت کرتی تھی اُسکے نزدیک میری بکریون
کے لیجانیکی پس جب دیکھا اُسنے اُس عورت کو حکم کیا اُسکو اپنے پاس آنیکا پس داخل ہوئی وہ اُسکے پاس اور دیر تک اُسکے نزدیک
ٹھہری پس جب دیکھا اُس حال کو اُسکے بیٹے نے آیا وہ نزدیک خیمے کے پس دیکھا اُسنے کہ اُسکی ماں اُسکے ہم پہلو ہی پس شور کیا لڑکے نے پس حکم دیا
اُسی بطریق نے اُسکے مار ڈالنے کا اور مارا گیا وہ اور آیا مین اُسکے پاس بارادۂ رہائی اپنے بیٹے کے پس بلایا اُسنے مجکو اور مارا مجھپر تلوار کو
پس لیا مین نے وار تلوار کو اپنے ہاتھ پر پس کاٹ ڈالا تلوار نے ہاتھ کو پھر بعد اس کلام کے نکالا اُس شخص نے اپنا ہاتھ پس وہ ہاتھ درحقیقت کٹا ہوا

تھا بہت خشمناک ہوا باہان اس حال کے سُننے سے اور کہا کہ آیا تو پہچانتا ہی اُسکو اُسنے کہا کہ ہان وہ شخص ہی اور اشارہ کیا اُسنے اپنے ہاتھ سے بجانب ایک بطریق کے بطارقہ سے پس دیکھا باہان نے بطریق کیطرف بحالت غضب کے پس خشمناک ہوے اور بطارقہ اُسکے سبب سے اور میل کیا اُنھون نے اُس شخص اعانت چاہنے والے پر اور مار ڈالا اُسکو اپنی تلوارونسے اور باہان اُنکی طرف دیکھتا تھا پس زیادہ ہوا خشم اُسکا اور کہا کہ خوار ہین ہوے تم قسم ہی حق صلیب کی سختی ہی تمپر کیونکر اُمید رکھتے ہو تم مدد اور غلبے کی حالانکہ تم ایسے کام کرتے ہو آیا نہین ڈرتے ہو کل کے عوض کو ضرور اللہ تعالی بدلا لیویگا تمسے اور چھین لیویگا تمھارے ہاتھونسے اُس چیز کو جو اُسنے تمکو دی ہی اور دیدیویگا اُس چیز کے تئین تمھارے غیر کو جو موافق احکام شریعت کے حکم کرتے ہین اور منہیات شرعیہ سے باز رہتے ہین پس اب تم میرے نزدیک مثل کتون اور گدھون کے ہو اور جانورون سے بدتر ہو اور قریب دیکھو گے تم انجام اپنے ظلم کا کہ جسکی طرف لیجاویگا وہ تمکو اور سمجھوگے تم جاؤگے پھر حکم کیا اُسنے اُنکو پھر جانیکا اور بعضون نے یہ روایت کی ہی کہ اُٹھ کھڑا ہوا وہ اور اُنکو اُنکے حالپر چھوڑا پس جب پلٹ گئی قوم اُسکے نزدیک سے نہین باقی تھا مگر ایک بطریق پس کہا اُسنے کہ ای بادشاہ قسم ہی خدا کی بات یہی ہی جو تو نے کہی ورنہین دیکھتے ہین ہم مگر یہ کہ ہم مغلوب ہین بسبب اپنے ظلم کے اور جان تو اس امر کو کہ مین نے اپنے خواب مین دیکھا ہی کہ کچھ لوگ اُترے ہین سبز گھوڑونپر پس گھیر لیا ہی اُنھون نے عرب کو اور وہ پورے ہتھیارونسے مسلح ہین اور ہم لوگ اُنکے سامنے کھڑے ہوے اُنکو دیکھتے ہین پس نہین نکلتا ہی ہم مین سے کوئی مگر یہ کہ اُسکو مار ڈالتے ہین یہانتک کہ بہتونکو ہم مین سے مار ڈالا اور بیان کی اُسنے کیفیت خواب کی جیسا کہ پہلے بطریق نے بیان کی تھی اور باہان تمام رات سوچتا رہا کہ مسلمانونکے معاملے مین کیا کرنا چاہیے پس آسانی کی اُسکی راے نے واسطے اُسکے اس امر پر کہ نہ جاری کرے وہ لڑائی کو اپنے اور مسلمانونکے بیچ مین پس جب صبح ہوئی آراستہ کیا مسلمانون نے اپنی صفونکو اور دیکھا اُنھون نے کہ نہین ہی کچھ جنبش رومیون کے لشکر مین پس جانا اُنھون نے کہ رومیونکے واسطے کوئی امر درپیش ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ چھوڑ دو اُنکو اُنکے حال پر اور نہ زیادتی کرو تم اُنپر اور راوی نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوے بطارقہ باہان کے پاس اور چارون ملوک قناطر اور جرجیر اور دریجان اور قوریر اور لشکر کے سردار تھے کہ طلب اجازت لڑائی کی اُس سے کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ کیونکر لڑو نہین بسبب ایسی قوم کے کہ ظلم کرتے ہین پس اگر ہو تم لوگ اصیل قوم کے پس لڑو تم اپنے غلبے اور حکومت کیواسطے اور باز رکھو تم اُنکو اپنی حرمت اور گھر بار سے پس کہا اُنھون نے ڈالدے تو اور حوالہ کر لڑائی کو ہمپر پس قسم ہی حق مسیح بن مریم کی کہ نہ جدا ہونگے ہم اُنسے یہانتک کہ دور کردینگے ہم اُنکو ملک شام سے یا مار ڈالینگے وہ ہمکو یا ہم اُنکو پس اعتماد کر تو ہمارے کلام پر اور کھینچ کر اُنکی طرف پس جسوقت قصد کرے تو لڑائی کا پس چھوڑ تو ہر ایک کو ہم مین سے اُسکی باری پر مع اُسکے لشکر کے کہ لڑے ہر ایک ہم مین سے ایکدن تا اینکہ معلوم ہوجاوے کہ کون شخص ہم مین سے سخت اور شدید ہی اور کون شخص بیقرار کرتا ہی مسلمانونکو طول دینے لڑائی سے اور یکجا کرینگے ہم اپنے لڑکے بالون اور مالونکو کشتیون مین پس اگر ہوگا غلبہ ہمپر عرب کو تو پھر بینگے ہم اُنکو اور اگر ہوگا غلبہ عرب کو ہمپر پس جا ملینگے لڑکے بالے اپنے شہرون اور قوم مین اور ہوگی لڑائی ہمارے اُنکے بیچ مین ایک ہفتے مین پانچ دن اور آرام حاصل کرینگے ہم دو دن اور اُمید رکھتے ہین ہم اس امر کی کہ جدا اور فیصل ہو جاویگا کام ہمارے اُنکے بیچ مین ایکدن یا دو دن مین باہان ملعون نے کہا راے یہی ہی پھر لکھا اُسنے خط ہرقل کو اس مضمون سے بعد حمد کے پس سوال کرتے ہین ہم اللہ سے ای بادشاہ تیرے لشکر اور تیرے گھر والونکے واسطے مدد اور غلبے کا تیری سلطنت کیواسطے عزت اور حکومت کا پس بتحقیق بھیجا تو نے مجکو ساتھ بیشمار لشکر کے اور آیا مین عرب پر پس اُترا مین اُنکے میدانمین اور طمع دی مین نے اُنکو پس نہ طمع کی اُنھون نے

غضبناک ہونے باہان کا اپنے بطارقہ پر ۱۲

باہان کا ہرقل کو مقام یرموک سے خط لکھنا اور توقف کرنا دونون لشکرون کا لڑائی سے ۱۲

اور درخواست کی مین نے اُنسے صلح کی پس نہ قبول کیا اُنھین نے اور کیے مین نے اُنکے واسطے حیلے اس امر پر کہ پھر جاوین وہ اپنے ملک کیطرف نہ کیا اُنھون نے اور بہت سخت اور خوفناک ہوگیا ہی لشکر بادشاہ کا اُنسے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ بد دلی اور ڈر اُن سبکو شامل اور اُن سبکے دلونمین داخل ہو جاوے اور یہ امر بسبب کثرت رواج ظلم کے ہی اُنمین اور تحقیق یکجا کیا مین نے عقلا اور اہل نصیحت کو اپنے ساتھیونسے اور متفق ہوئی ہماری اُسکی راے کوچ کرنے پر تمام اپنی جمعیت سے ایکدفعہ مین اُنپر اور برابر لڑینگے ہم اُنسے یہانتک کہ حکم کرے اللہ تعالیٰ ہمارے اُنکے بیچ مین پس اگر غالب کردیگا اللہ تعالیٰ ہمارے دشمن کو ہمپر پس راضی ہوجا تو ساتھ حکم خدا کے اور جان تو کہ دنیا دور ہونیوالی ہی تجھسے پس نہ افسوس کر تو اُس چیز پر جو جاتی رہے اس دنیا سے اور نہ غبطہ کر تو دنیا کی کسی چیز پر جو تیرے ہاتھ مین ہی اور جاہل تو اپنی پناہ کی جگہ اور دار الریاست قسطنطنیہ مین نیکی کر تو اپنی رعیت کے ساتھ نیکی کرے اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اور رحم کر تو کہ رحم کیا جاوے تجھپر اور عاجزی اختیار کر واسطے اللہ کے کہ بلند مرتبہ کرے تجکو اللہ تعالیٰ اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین دوست رکھتا ہی غرور کرنیوالیکو اور تحقیق کیا مین نے مکر اور حیلہ سردار قوم خالد بن الولید کے بلانے مین پس نہ قادر ہوسکا مین اور خواہش اور رغبت دلایا مین نے اُنکو مال پر پس نہ قبول کیا اُنھون نے اور دیکھا مین نے اُنکو حق پر ثابت اور قائم اور ارادہ کیا تھا مین نے اُنپر نگہبان دور آنیکا اور مکر کرنیکا پس خوف کیا مین نے انجام کار مکر کو اور نہین غلبہ دیے گئے وہ مگر بسبب عدالت اور تبعیت طریقہ اپنے نبی ؐ کے اور سلامتی ہو تجھپر پھر لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو بعض گبرونکے ہاتھ سے اپنے ہمراہیون سے پاس ہرقل کے راویون نے بیان کیا ہی کہ باہان بعد پہلی لڑائی کے سات دن مسلمانون سے نہین لڑا اور نہ مسلمان اُس سے لڑے اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون سے اُس شخص کو جو دریافت کرے اُس امر کو جسنے باز رکھا ہی قوم کو لڑائی سے پس غائب رہا وہ جاسوس ایک دن اور رات پھر واپس آیا اور آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ باہان نے خط لکھا ہی ہرقل بادشاہ کو اور وہ راہ دیکھتا ہی اسکے جواب کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ نہین باز رہا ہی باہان لڑائی سے مگر اسوجہ سے کہ در آیا ہی خوف ہمارا اُسکے دل مین پس روانہ کرو تم ہمکو اُسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ خالد جلدی نکرو تم کہ جلدی کرنا شیطان کا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نرم طبیعت تھے اور دوست رکھتے تھے نرمی کو پس جب آٹھوان دن ہوا دیکھا باہان نے افسوس اور ملال اپنے ساتھیونکا لڑائی پر پس بلایا اُسنے ایک شخص کو عرب متنصرہ سے اور کہا اُس سے کہ جا تو اور داخل ہو اُس قوم کے لشکر مین اور دریافت کر تو میرے واسطے اُنکے حالات کو اور دیکھ تو اس امر کو کہ اُنکے نزدیک ہماری خبر کیا ہی اور کیونکر ہی آرزو اُنکی ہماری لڑائی مین اور کام اور خصلتین اُنکی کیا ہین اور کیونکر ہی خوف ہمارا اُنکے دلونمین پس چلا وہ شخص لخمی یہانتک کہ داخل ہوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر مین اور ٹھہرا وہان ایکدن اور ایک رات در انحالیکہ پھرتا تھا وہ اُنکے لشکر مین اور کوئی مسلمان اُس سے انکار نہین کرتا تھا اسوجہ سے کہ وہ عرب سے تھا اور اُسکے اور اُنکے لباس یکسان تھے پس دیکھا اُسنے مسلمانونکو کہ بے ڈر اور مطمئن ہین نہین ہی اُن مین کسی طرح کا رنج مگر یہ کہ حال اُنکا درست اور اُن مین نماز اور قرآن اور تسبیح جاری ہی اور اُن مین کوئی امر تجاوز کرنے کا حد سے نہین ہی اور نہ کوئی کسی پر ظلم اور ستم کرتا ہی اور قصد کیا اُس نے اُس جگہ کا جہان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس دیکھا اُن کو گویا وہ ضعیف ترین عرب کے ہین کبھی بیٹھتے ہین زمین پر اور کسی وقت سو رہتے ہین پس جب آتا ہی وقت نماز کا

وقت نماز کا اُٹھکر پورا وضو کرتے ہین اور موذن لوگ اذان کہتے ہین اور وہ لوگونکو نماز پڑھاتے ہین اور دیکھا لخمی نے کہ جو ابو عبیدہ بن الجراح کرتے ہین وہی مسلمان بھی کرتے ہین پس کہا لخمی نے کہ یہ اچھی اور نیک عبادت ہی اور قریب ہی یہ کہ مدد اور غلبہ دیے جاوینگے وہ پھر واپس گیا وہ لشکر باہان کی طرف اور بیان کیا اُس سے جو کچھ کہ دیکھا تھا اُسنے قوم مسلمانون سے اور کہا کہ ای بادشاہ مین آیا ہون تیرے پاس ایسی قوم کے نزدیک سے کہ شب بیداری کرتے ہین وہ اور روزہ رکھتے ہین دن مین اور حکم کرتے ہین مطابق احکام شریعت کے اور منع کرتے ہین منہیات شرعیہ سے راہب ہین رات مین اور شیر ہین دن مین اگر چوری کرتا ہی کوئی اُنمین تو اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالتے ہین اور اگر زنا کرتا ہی کوئی تو سنگسار کرتے ہین اُسکو اور نہین غالب ہوتی ہی خواہش اُنکی مگر امر حق پر بلکہ حق اُنپر غالب ہی اور ہین سردار اُنکے ضعیف ترین اُنمین کے مگر یہ کہ اطاعت کیے جاتے ہین وہ اپنے کلام مین اُنکے بیچ مین اگر وہ کھڑے ہوتے ہین تو سب کھڑے ہوتے ہین اگر وہ بیٹھ جاتے ہین تو سب بیٹھ جاتے ہین خواہش اُنکی قتل ہی اور باز رہنا اُنکا لڑائی سے اسوجہ سے ہی کہ بغاوت تمھارے اوپر ثابت ہو جبکہ تم ابتدا کروگے اُنسے لڑائی مین پس کہا باہان نے کہ یہ قوم فتحمند اور غلبہ دیے گئے ہین غیر از ینکہ مین نے ایک حیلہ اور مکر تجویز کیا ہی کہ عمل مین لاونگا اُنپر پس کہا لخمی نے کہ ای بادشاہ کیا مکر ہی باہان نے کہا کہ آیا نہین کہا تو نے کہ وہ نہ لڑینگے یہانتک کہ ہم اُنسے لڑین تا کہ ہم باغی قرار پاوین اُسنے کہا ہان باہان نے کہا کہ مین لڑائی نکرونگا بلکہ طول دونگا معاملے کو اپنے اور اُنکے بیچ مین اور بعد اُسکے جاپڑونگا مین اُنپر بسبیل غفلت کے اور ہونگے وہ بدون ساز و سامان لڑائی کے اور بدون ہتھیارونکے پس قریب ہی کہ فتحمند ہونگا مین اُنپر پھر باہان نے یکجا کیا اپنے پاس ملوک اور بطارقہ کو اور بنایا اُنکے واسطے نشان اور صلیبان کو یہانتک کہ بنایا اُسنے ایکسو ساٹھ صلیب اور ہر صلیب کے نیچے دس ہزار آدمی تھے بیس صلیب اُسنے قناطر کیواسطے بنائی جو ہم مرتبہ اُسکا تھا اور حکم کیا اُنکو کہ میمنہ مین ٹھہرے پھر بنائی اُسنے ایک صلیب دریجان کیواسطے اور ساتھ کیا اُسکے اُسکی قوم سلکسہ اور لان کو اور مقرر کیا اُنکو میسرہ پہ پھر بنائی اُسنے ایک صلیب واسطے جرجیر کے اور ہمراہ کیا اُسکے قوم آرمن اور نجہ اور نوبیہ اور روسیہ اور سقالیہ کو اور بنائی ایک صلیب بادشاہ کے بھانجے قوریر کے واسطے اوپر قوم افرنج اور ہرقلیہ اور قیاصرہ اور برغل اور روقس کے اور بنائی ایک صلیب جبلہ بن ایہم غسانی کے واسطے اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ کو قوم آملہ اور لخم اور جذام اور غسان اور ضبیعہ سے اور حکم کیا کہ وہ آگے لشکر کے رہے اور کہا اُس سے کہ تم عرب ہو اور دشمن بھی ہمارے عرب ہین اور نوہیکو نہین کاٹتا ہی مگر لوہا پھر جدا کیا اُسنے گبرونکو اپنے لشکر کے پہلو مین تیس صفین کرکے اسطرح سے کہ نہین دیکھتی تھی پہلی صف پچھلی صف کو اور برابر آراستہ کرتا رہا لشکر کو یہانتک کہ صبح ہوئی اور فراغت پائی اُسنے آراستگی اپنے لشکر سے اور مرتب کیا اُسنے طلایع اپنے لشکر کے پھر حکم کیا اپنا خیمہ کھڑا کرنیکا پس کھڑا کیا گیا خیمہ ایک بلند ٹیلے پر بجانب یرموک کے تا کہ دیکھے وہ وہان سے دونون لشکرونکو اور ٹھہرایا اُسنے اپنے دائین جانب مین ایکہزار سوار کو خاصان روم سے کہ وہ پورے تھے ہتھیارونمین اور ایکہزار سوار اپنی بائین جانب مین جنکے لباس ریشم سُرخ اور سونیکے تارونسے بنے ہوئے تھے نہین دکھائی دیتا تھا جسم اُنکا مگر تپلیان آنکھون کی اور یہ لوگ ملوک صاحب تخت تھے پس حکم کیا اُنکو ہوشیار رہنے کا اور کہا اُسنے کہ مین نے اپنے ان کامو مین عرب کے ساتھ مکر اور حیلہ کیا ہی اسواسطے کہ وہ لڑنیکے واسطے آراستہ نہین ہین اور تم مرتب اور آراستہ ہو اور جب طلوع کرے آفتاب اور دیکھو تم مسلمانونکو غیر آراستہ پس حملہ کرو ہر جگہ اور ٹھہرنے پس نہین ہین وہ ہمارے لشکر مین مگر مثل سپید تل کے بیچ پوست شتر سیاہ کے اسد بن علقمہ نے بیان کیا ہی کہ جب مرتب کیا باہان نے اپنے لشکر کو مین اپنے لشکر مین تھا اور اُنکو

اُسکے اس کام سے کچھ آگہی نہ تھی پس جب صبح ہوئی اذانین کہین موذنون نے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور نماز پڑھی اُنکے ساتھ لوگون نے اور وہ نہین جانتے تھے باہانکے مکر اور فریب کو پس پڑھا اُنھون نے پہلی رکعت مین سورۂ والفجر کو یہانتک کہ جب پڑھی اُنھون نے یہ آیت ان ربک لبالمرصاد پس پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے درانحالیکہ وہ نماز مین تھے یہ کلام ظفرتم بالقوم وماینفی کید ہم شیئا وما اجری اللہ ہذہ الایۃ علی لسان امیرکم الا بشارۃ لکم پس جب سُنا مسلمانون نے آواز ہاتف کو تعجب کیا اُنھون نے پھر پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے دوسری رکعت مین والشمس وضحٰہا اس آیت تک فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوٰھا ولا یخاف عقبٰھا اور اُسی وقت ہاتف غیبی نے کہا تم المقال وصح الوجز ہذہ علامۃ النصر پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز سے کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ آیا سُنی تمنے آواز ہاتف غیب کی اُنھون نے کہا کہ ہان سُنا ہمنے وہ ایسا ایسا کہتا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ قسم ہی خدا کی ہاتف ہی مدد اور غلبہ اور پہونچنے مطلب کا پس خوش ہو تم ساتھ مدد اللہ تعالی کے پس قسم ہی خدا کی کہ اللہ مدد اور غلبہ دیگا ہمکو اُنپر اور بھیجیگا اُنپر شدت اور سختی عذاب کی جیسا کہ اُتارا تھا اللہ تعالی نے عذاب کو اگلے لوگون پر پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانون کے جانو تم اس امر کو کہ مین نے رات کو خواب دیکھا جو دلالت کرتا ہی ہمارے غلبے کو اعدا پر اور شامل ہونے اعانت کے اللہ تعالی کی طرف سے پس دعا دیکر کہا مسلمانون نے کہ کیا خواب دیکھا تمنے اُنھون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ مین کھڑا ہون سامنے دشمنان روم کے تا اینکہ گھیر لیا مجکو ایسے لوگون نے جو سفید کپڑے پہنے تھے کہ مثل اُنکے نہین دیکھا تھا مین نے اور چمک اُنکے نور کی ڈھانپ لیتی تھی بینائی آنکھونکو اور اُنکے سرونپر عمامے سبز اور اُنکے ہاتھونمین نشان زرد اور وہ سبز گھوڑونپر سوار تھے پس جب صف بستہ ہوگئے گرد میرے کہا اُنھون نے مجھسے کہ آگے بڑھو تم اپنے دشمنونپر اور نہ ڈرو تم کہ تمھین غالب ہوا اور اللہ تعالی مددگار تمھارا ہی اور بلایا اُنھون نے کچھ لوگونکو تم مین سے پس پلائی اُنکو شراب جو اُنکے کا مونمین تھی اور گویا مین دیکھتا ہون اپنے لشکر کو کہ داخل ہوا وہ لشکر روم مین پس جب دیکھا رومیون نے ہمکو ہمارے سامنے سے بھاگ نکلے وہ لوگ پس کہا مسلمانون نے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تمکو اے سردار یہ بشارت ہی کہ تحفہ دیا اللہ تعالی نے اُسکے سبب سے تمھاری آنکھونکو اور اچھی بشارت دی ہمکو پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک شخص قوم خولان سے اور کہا اُسنے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تعالی سردار کو مین نے بھی رات کو ایک خواب دیکھا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ نیک خواب دیکھا اور نیک ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے کیا دیکھا ہی رحمت کرے اللہ تمپر اور ہمپر اُنھون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ گویا ہم نکلے ہین اپنے دشمن پر پس ڈالا اُنھون نے ہمپر لڑائی کو کہ اُسوقت ٹوٹ پڑین اُنپر آسمان سے سفید چڑیان جنکے پر سبز اور چنگل اُنکے مثل کرگس کے تھے پس وہ توڑتی تھین اُنکو مثل توڑنے چڑیون تیز چنگل کے پس جب تیزی کی کسی مرد نے تو ایسا چنگل مارا اُنھون نے کہ ٹکڑے کر دیا اُسکو پس خوش ہوے مسلمان اس خواب سے اور کہا بعضون نے بعض سے کہ بشارت ہو تمکو کہ بتحقیق بخوف کر دیا اللہ تعالی نے اور غلبہ دیا تمکو اور تائید کی تمھاری ساتھ فرشتونکے کہ لڑینگے وہ تمھارے ساتھ ہوکر جیسا کہ اُنھون نے تمھارے ساتھ بدر کے دن کیا تھا اور خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُنھون نے کہ یہ اچھا خواب ہی اور سچ ہی اور تعبیر اُسکی مدد اور غلبہ ہی اور مین اُمید کرتا ہون اللہ تعالی سے واسطے نکوئی عاقبت پرہیزگارونکے پس کہا ایک شخص نے زمرۂ مسلمانون سے کہ اے سردار کیا سبب ہی تمھارے توقف کرنیکا ان گبرون کتون سے اور کس چیز کے سبب سے تم منتظر لڑائی کے ہو اور دشمن خدا نے مکر اور فریب کیا ہی ہمارے ساتھ بسبب اپنے طول دینے کے اور نہین بخبر ہی

وہ ہمارے مقابلے سے مگر بار ادے آپڑنے کے ہمپر کسی رات مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی بات قریب قیاس معلوم ہوتی ہی جو تم
گمان کرتے ہو سعید بن رفاعہ حمیری نے بیان کیا ہی کہ ہملوگ اسی حال مین تھے کہ دفعتہً سُنا ہمنے آوازون اور چلانیکو کہ بلند ہوئی تھین وہ ہر
طرفسے پکارتی تھین لڑنیکو اور رومی چلے آتے تھے ہماری طرف کو اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ فریب دیے گئے ہین اور پڑے
ہین مسلمان لوگ نماز صبح مین پس اُٹھ کھڑے ہوے وہ اور اُٹھ کھڑے ہوے ہم لوگ اور اُس رات مین نگاہبان لشکر مسلمانون کے سعید زید بن عمرو رض
بن طفیل العدوی تھے کہ دفعتہً آئے وہ ہماریطرف اور وہ پکارتے تھے کہ ہلو چلو ای گروہ عرب کے یہانتک کہ آکر ٹھہرے وہ آگے ابو عبیدہ رض بن الجراح
کے اور اُنکے ساتھ کچھ لوگ عرب متنصرہ تھے پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار تحقیق باہان نے فریب کیا مسلمانون کے ساتھ بسبب اپنے باز رہنے
کے لڑائی سے اور اب اُسنے آراستہ اور مرتب کی ہین صفین اپنے لشکر کی اور چلا ہی ہماری طرف بارادے آپڑنیکے ہمپر اور ہم بے سامان جنگ
اور بے ترتیب ہین اور یہ متنصرہ آئے ہین ہمارے پاس بخواہش اسلام کے ڈرانیوالے ہین ہمکو باہان کی سختی سے اور کہتے ہین وہ کہ باہان روانہ ہوا
ہی مع اپنے لشکر کے اور آتے ہین ہماریطرف حامی بطارقہ کے اور رای اُنکی اس امر پر متفق ہوئی ہی کہ لڑے ہمسے ایک بادشاہ اُنکے بادشاہو نمیں
مع اپنے لشکر ہمراہی کے ایکدن اور یہ صورت سخت ترین لڑائیونکی ہی اور دیکھا مسلمانون نے نشانہائے قوم کو قریب ہوے ہین اُنسے اور مسلمان
نزدیک آئے ہین پس کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا اُنھون نے کہ کہان ہین اباسلیمان
خالد بن الولید پس آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے اُنسے کہ تم اہل ہر کام کیواسطے ہو اے اباسلیمان جاؤ اور نکلو تم
ساتھ دلیر اور بہادر مسلمانونکے اور باز رکھو تم دشمنون کو اہل و عیال تک آنے سے تا اینکہ لوگونکی صفین آراستہ ہو جاوین اور درست کر لیوین
وہ اپنے آلات حرب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ تمہارا کہنا بخوشی منظور ہی اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ کہان ہین ہاشم مرقال کہان ہین
زبیر بن العوام کہان ہین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کہان ہین فضل بن عباس کہان ہین یزید بن ابی سفیان کہان ہین ربیعہ بن عامر کہان ہین
میسرہ بن مسروق العبسے کہان ہین میسرہ بن قیس کہان ہین عبداللہ بن انیس الجہنی کہان ہین صخر بن حرب الاموی کہان ہین عمارۃ سدوسی کہان
ہین سلام بن الغنم العدوی کہان ہین مقداد بن اسود کندی کہان ہین ابو ذر غفاری کہان ہین عمرو بن معدیکرب الزبیدی کہان ہین
عمار بن یاسر عبسی کہان ہین ضرار بن الازور کہان ہین عامر بن الطفیل کہان ہین ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین اسیطرح
خالد بن الولید بُلاتے تھے ایک کو بعد ایک کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن لوگونکو جو موجود ہوئے تھے اُنکے ساتھ سخت
لڑائیون مین یہانتک کہ بلایا اُنھون نے پانچ سو سوار کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہر ایک اُنمین کا بذات خود ایک
لشکر تھا جو کہ اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا تھا پس آئے وہ سب کے سب خالد بن الولید کے پاس اور نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ پانچسو
سوار کے اور حملہ استقبال کیا اُنھون نے لشکر مشرکین کا اپنے نیزونکی نوکونسے اور شعلہ زن ہوئی لڑائی اُنکے بیچ مین اور مشغول ہوے ابو عبیدہ
بن الجراح ترتیب صف اور آراستگی لشکر مین اور آئے ابو سفیان ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ ای سردار حکم کرو تم عورتونکو کہ چڑھ جاوین
وہ اس ٹیلے پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اچھی رائے تمنے تجویز کی ہی راوی نے کہا ہی کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونکو پس چڑھ گئین وہ
ٹیلے پر اور بچایا اُنھون نے اپنی جانونکو اور اُنکے ساتھ لڑکے اور لڑکیان تھین پس کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے عورتونسے کہ لو تم اپنے ہاتھونمین چوبین خیمونکی

ف ترتیب آراستہ کرنا ابو عبیدہ بن الجراح کا لشکر مسلمانون کو بمقام یرموک ۱۲

اور تھپرونکو اپنے سامنے رکھو اور رغبت دلاؤ تم مسلمانون کو لڑائی پر پس اگر فتح اور غلبہ ہمارے واسطے ہو پس بہتر ہی تم جسطرح پر کہ ہو اور اگر بھاگتے
ہوے دیکھو تم کسی مسلمان کو پس مارو تم اُنکے مونھون مین چوبون اور تھپرونکو اور دکھاؤ تم اُنکی اولاد کو اور کہو تم اُنسے کہ لڑو تم اپنے گھر بار اور
اولاد اور اسلام کیواسطے پس کہا عورتون نے کہ ای سردار خوش رہو تم اس امر پر جو کہ آسان دکھائی دیا ہی تمکو واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ جب پناہ مین کر دیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے عورتون کو ٹیلے پر متوجہ ہوے وہ واسطے ترتیب لشکر کے دوڑے لوگ لڑائی کیطرف
بعد ازینکہ آراستہ کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دونون بازو پر اور آگے کیا صاحب نشانونکو اور مقرر کیا مہاجرین
اور انصار کو قلب مین اور ظاہر کیا مسلمانون نے سامان اور ہتھیار ونکو اور کر دا انہین اپنے لشکر مین تین صفین پہلی صف مین تیر انداز لوگ
اہل یمن سے تھے اور ایک صف مین ڈھال تلوار والے لوگ اور ایک صف مین صاحب تیر و اسپان و سامان تھے اور تقسیم کیا سوارونکو
تین فرقون پر پس اُسکی تین صفین کین اور مقرر کیا اُسپر تین شخص کو شہسواران مسلمین سے کہ ایک اُنمین کے غیاث بن حرملہ عامری
اور دوسرے سلمہ بن سیف الیربوعیؓ اور تیسرے قعقاع بن عمرو التمیمی تھے اور ٹھہرے مسلمان اُنکے نشانون کے نیچے اور ٹھہرے
ابو عبیدہؓ بن الجراح اپنے اُس نشان کے نیچے جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وقت روانگی بجانب ملک شام کے اُنکے واسطے بنایا تھا
اور وہ زرد نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جو غزوہ خیبر مین ہمراہ تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بن الولید کے ساتھ رایت العقاب
تھا اور سیاہ رنگ تھا اور پیدل لوگون پر شرجیل بن حسنہ اور بازوے میمنہ پر یزید بن ابی سفیان اور بازوے میسرہ پر قیس بن ہبیرہ مقرر تھے
جب آراستہ ہو گئین صفین چلے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفونکے بیچ مین اور وہ ترغیب دیتے تھے مسلمانون کو لڑائی پر اور کہتے تھے
کہ اگر مدد دو گے تم اللہ تعالیٰ کو مدد دیگا وہ تمکو اور لازم پکڑو صبر کو کہ صبر نجات دینے والا رنج سے اور پسندیدہ پروردگار اور دفع کرنیوالا
دشمن کا ہی پس نہ دور کرو تم اپنی صفونکو اور نہ توڑو اپنی نیتون کو اور نہ چلو تم ایک قدم مگر یہ کہ یاد کرو تم اللہ غالب اور بزرگ کو اور نہ آغاز کرو
تم لڑائی کو یہانتک کہ ابتدا کرین وہ تیر اور راست کرو تم نیزون کو اور چھپاؤ تم اپنے کو ساتھ ڈھالون کے اور التزام کرو تم خاموشی کا مگر اللہ
غالب اور بزرگ کے یاد کرنے مین اور کوئی نئی بات نہ کرو یہان تک کہ حکم دون مین تمکو اُسکے کرنے کا پھر گئے وہ قلب فوج کی طرف اور ٹھہرے
اُنمین پھر نکلے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ ترغیب دیتے تھے لوگون کو اور یہ کہتے تھے یا اہل الدین و یا انصار الہدی
والحق اعلموا ان رحمۃ اللہ تعالیٰ لا تنال الا بالعمل والنیۃ ولا تدرک بالمعصیۃ والتمنی بغیر عمل مرضی ولا یدخل الجنۃ الا بالاعمال
الصالحۃ مع رحمۃ اللہ عز وجل ولا یوتی اللہ رحمتہ و مغفرتہ الواسعۃ الا الصالحین والصادقین الم تسمعوا قول اللہ عز وجل
وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی
لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون واستحیوا رحمکم اللہ
من اللہ تعالیٰ ان یریکم اللہ منہزمین من عدوکم وانتم فی قبضہ ولیس لکم ملجا من دونہ اور برابر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسلمانون سے
ایسا ہی کچھ کہتے تھے یہانتک کہ پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُنکے سہیل بن عمر کہ چلتے تھے صفون کے بیچ مین اور نصیحت
کرتے تھے مثل نصیحت معاذ بن جبل کے اور پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُن کے ابو سفیان بن حرب پس گھومے ن

امر کی کہ دیکھے اللہ تمکو شکست اُٹھانیوالا تمہارے دشمنون سے اور تم اُسکے اختیار مین ہو اور نہین ہی تمہارے لیے کوئی جاے پناہ سواے اُسکے ۱۲

صفونکے بیچ مین اور وہ پورے ہتھیارون مین سوار تھے اپنے گھوڑے پر اور نصیحت کرتے اور کہتے تھے یا معاشر الناس انتم العرب الکواهل
السادة العظام وقد اصبحتم فی دیار الاعلاج منقطعین عن الاهل والوطن واللّٰہ لا ینجیکم منهم الیوم الا الطعن والضرب
تبلغون بذلك ادیکم وتنالون الفوز من ربکم واعلموا ان الصبر فی مواطن الباس مما یفرج اللّٰہ به الهم وینجی به من الغم فاصدقوهم
القتال فان النصر ینزل مع الصبر فان صبرتم ملکتم امصادهم وبلادهم واستعبدتم نساءهم وابناءهم وان ولیتم
فلیس بین ایدیکم الا مفاوز ولا یقطع الا بالزاد الکثیر والماء العزیز وهو لا یرجعون الی دور وقصور فامتنعوا بسیوفکم
وجاهدوا فی اللّٰہ حق جهاده ولا تموتن الا وانتم مسلمون پھر نکلے ابوسفیان صفون کے بیچ سے اور آئے عورتون کے پاس اور
وہ بڑے ٹیلے پر تھین اور اُنمین مہاجرات اور بیٹیان انصار کی تھین اور وہ اولاد اُنکی اُنکے ساتھ تھی پس کہا ابوسفیان نے اُن سے
یہ کلمات ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم قال النساء ناقصات عقل و دین تکن ممن حفظن ادیانهن وقد من فی ذلك
النیة وحرضن ازواجکن علی القتال ومن رجع منهم فیخر سانما حصبن وجهه بالحجارة واضربن بجواده بالعمد واطهرن
الاطفال لکن حتی یرجع راوی نے بیان کیا ہی کہ ٹھہرین عورتین آمادہ ہوکر اور باندھنے والی تھین دوپٹون کو سر اور کمرمین اور
پڑھنے والی تھین اشعار رجز کو اور پھرے ابوسفیان اپنی جگہ پر اور وہ کہتے تھے یہ کلمات یا معاشر المسلمین قد حضر ما ترون
وهذا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه واله وسلم امامکم والشیطن والنار وراءکم اور بعد اُسکے آکر کھڑے ہوے وہ اپنی جگہ پر اور
نہین بے نیاز کیا مکروفریب باہان نے کسی چیز کو اور پھرے رومی اپنے پیچھے کو جسوقت دیکھا اُنھون نے خالدبن الولید کو آتے ہوے
بجمعیت پانچسو سوار کے پس تجاوز کیا اُنھون نے اسوجہ سے اور پھر گئے وہ پس جب برابر ہوئین صفین اور آراستہ کیا مسلمانون نے
اپنے لشکر کو چلاکر کہا باہان نے رومیون سے کہ کس چیز نے توقف مین رکھا ہی تمکو مسلمانون کی لڑائی سے پھرو تم اُنکی طرف پس
پھرے رومی بجانب مسلمانون کے اور دیکھا خالدبن الولید نے جرے اور بہت لشکر کو رومیون سے اور تلوارین چمکتی تھین اور
علٰحدہ ہوگئے تھے زمرۂ رومیون سے تیس ہزار آدمی اُن کے بڑے مرتبے والون سے اور کھودی گئی تھین اُن کے واسطے
خندقین اور اُترے تھے وہ اُن مین اور باندھا تھا اُنھون نے اپنے پیرون کو زنجیرون سے اور ملے تھے ہر دس آدمی ایک
زنجیر مین بغرض حفاظت کے اور اس غایت سے کہ نہ بھاگین وہ اور قسم کھائی تھی اُنھون نے مسیح بن مریم اور صلیب اعظم
اور ستون اور راہبون اور چاردن کنیسون کی اس امر پر کہ نہ دور ہونگے وہ اپنی جگھون سے یا مارڈالے جاوینگے
وہ پس جب دیکھا خالدؓبن الولید نے اُن کے کام کو کہا اُنھون نے اُن سے جو اُن کے گرد تھے لشکر زحف سے کہ
قریب ہی کہ یہ دن بہت سخت اور بڑا ہوگا پھر کہا اُنھون نے اللّٰهم اید المسلمین بالنصر وافرغ علیهم الصبر
پھر آئے ابو عبیدؓہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُن سے کہ ای سردار بہ تحقیق قوم ملے اور نزدیک ہین آپس مین ساتھ
زنجیرون کے اور روانہ ہوے ہین وہ ہماری طرف ساتھ شمشیرہاے برّان کے اور قریب ہی کہ ہووے یہ دن بڑا اور
سخت پس آئے ابوعبیدؓہ بن الجراح مسلمانونکے پاس اور کہا کہ قوم رومیون کی تعداد کثیر ہی اور نہ نجات دیگا مگر صبر کرنا

۲ عورتون سے جنھون نے نگاہ رکھا ہی اپنے دینکو اور آگے کرو تم اس بارے مین نیت کو اور رغبت دلاؤ تم اپنے شوہرونکو لڑائی پر اور جو شخص بھاگے اُنمین سے پس مارو تم اُسکے منھ کو ساتھ پتھرونکے اور مارو

پھر کہا اُنھون نے خالد بن الولید سے کہ تمھاری کیا راے ہی اے اباسلیمان پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ جانو تم اس امر کو کہ باہان نے آگے کیا ہی حمایت کنندگان اپنے ہمراہیونکو اپنے لشکر کے اور صف بندی کی ہی اُنکی بمقابلے مسلمانونکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ باہان نے اپنے آگے کیا تھا رومیون سے اُن لوگونکو جنکی شجاعت اور دانشمندی اور ثابت قدمی مشہور تھی ایک لاکھ پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اُنکو جانا اُنھون نے کہ وہ لوگ اہل شدت سے ہین پس کہا اُنھون نے ابو عبیدہؓ ابن الجراح سے کہ میری راے یہ ہی کہ ٹھہراؤ تم اپنی اُس جگہ پر جہان تم ہو سعیدؓ بن زید کو اور ٹھہرو تم اُنکی پشت پر محاذی اُنکے جمعیت دوسو یا تین سو مسلمانونکے اپنے ساتھیونسے پس جب جانینگے مسلمان اِس امر کو کہ تم اُنکے پیچھے ہو شرم کرینگے وہ اللہ پاک سے پھر تمسے نہ بھاگینگے وہ پس قبول کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مشورہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا اور بلایا سعیدؓ بن زید بن عمر نفیل کو اور یہ سعید منجملہ اُن دس مسلمانونکے ہین جنسے رضامندی اپنی ارشاد فرمائی ہی اللہ تعالی نے اس آیت مین لقد رضی اللہ عن المومنین آخر تک پس ٹھہرایا اُنکو اپنی جگہ پر پھر منتخب کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک سو سوار شہسواران مین سے اور اُنمین کچھ لوگ مہاجرین سے تھے اور ٹھہرے اُنکو لیکر پیچھے صف کے محاذی سعید بن زید کے **راوی** نے ورقہؓ بن مہلہل التنوخی سے جو یرموک کی لڑائی مین نشان بردار ابو عبیدہؓ بن الجراح کے تھے **روایت** کی ہی کہا ورقہؓ نے کہ پہلے جو نکلا لڑائی کو مسلمانون کے لشکر سے وہ ایک شخص قوم ازد سے کم سن تھا پس کہا اُس شخص نے ابو عبیدہؓ بن الجراح سے کہ اے سردار مین چاہتا ہون کہ تسکین دون اور سیراب کرون اپنے دل کو اور جہاد کرون اپنے اور اسلام کے دشمن کا اور خرچ کرون مین اپنی جان کو اللہ تعالی کی راہ مین شاید دیجاوے مجکو شہادت پس آیا اجازت دیتے ہو تم مجکو اس بارے مین اور اگر کوئی تمھارا مطلب و حاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پس آگاہ کرو تم مجکو اُس سے پس رو دیے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور یہ کہا اقرأ محمدًا منی السلام واخبرہ انا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ پھیر ازدی نے اپنے گھوڑے کے سر کو اور حملہ کیا بارادے لڑائی کے پس نکلا وہ اُنکے مقابلے مین ایک گبر کفار روم سے پورا قد و قامت کا سبز گھوڑے پر پس جب دیکھا اُسکو ازدی نے چلے اُسکی طرف اور تحقیق قید کیا تھا اُنھون نے اپنی جان کو اللہ تعالی کی راہ مین پس جب نزدیک ہوے پڑھا اُنھون نے شعر رجز کا اور حملہ کیا ہر ایک نے اُن دونون سے اپنے ساتھی پر پس جلدی کی ازدی نے رومی پر اور نیزہ مارا اُسکے سینہ پر اور گرادیا اُسکو زمین پر بیہوش اور لے لیا اسباب اور گھوڑا اُسکا اور سپرد کیا یہ سب ایک مرد کو اپنی قوم سے پھر پلٹے وہ میدان کی طرف اور بلایا لڑنیوالے کو پس نکلا اُنکے مقابلے مین دوسرا رومی پس مار ڈالا اُسکو اور نکلا تیسرا اور چوتھا یہانتک کہ قتل کیا اُنھون نے چار رومیونکو پس نکلا اُنکے مقابلے مین پانچوان رومی اور شہید کیا اُسنے ازدی کو رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر پس خشمناک ہوے قوم ازد سبب مارے جانے اپنے ساتھی کے اور نزدیک ہوے وہ رومیونکی صفون سے پس اُسیوقت آگے بڑھے رومی اور چلے مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے یہانتک کہ نزدیک ہوا ایک کنارہ اُنکا میمنہ مسلمین سے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق دشمنان خدا اور تمھارے آمادہ حملہ کے ہین اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی تمھارے ساتھ ہی پس قائم رکھو تم اپنے تئین ساتھ صبر اور راستی کے اور ملاقی اور شامل ہونے مدد کے اللہ تعالی کے پاس سے پھر دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے گوشہ چشم سے آسمان کیطرف اور یہ دعا مانگی اُنھون نے اللھم ایاک نعبد وایاک نستعین و لوحدک

ولا نشرك بك شيئا وان هولاء يكفرون بك وباياتك وتتخذون لك ولدا اللهم انصرنا عليهم يا من قال فى كتابه واعتصموا بالله هو مولىٰكم فنعم المولىٰ ونعم النصير اللهم زلزل قدامهم وارعب قلوبهم وانزل علينا السكينة والزمنا كلمة التقوى وامنا من عذابك يا من لا يخلف الميعاد پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ یہ دعا کر رہے تھے کہ دفعۃً حملہ کیا رومیون نے میمنہ مسلمین پر اور اُسمین قوم آزد اور مذحج اور حضرموت اور حمیر اور خولان تھی پس ایک ہی حملہ کیا اُنپر رومیون نے پس صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور سخت لڑائی لڑے وہ اور بہت اچھی ثابت قدمی کی پس حملہ کیا اُنپر دوسرے لشکر رومیون نے پس بڑا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور حملہ کیا تیسرے لشکر نے اُنپر پس ہٹے مسلمان میمنہ سے اور چھوڑ دیا ایک گروہ نے لوگون سے جگہ کو اور پھرے وہ اپنے لشکر کیطرف اور بہت اچھی ثابت قدمی کی ایک گروہ نے اور لڑے وہ رومیون سے اپنے نشانون کے نیچے اور خالی کر دیا اپنی جگہ کو قوم زبید نے اُسی وقت اور وہ میمنہ مین تھے پس دوڑے اُنمین سے عمرو بن معدیکرب الزبیدی رضی اللہ عنہ اور وہ سردار تھے قوم زبید پر اور قوم زبید اُنکی تعظیم کرتی تھی بسبب اُنکی شجاعت کے جو زمانہ جاہلیت اور اسلام مین کی تھی اور یرموک کی لڑائی تک عمر اُنکی ایکسو دس کی ہو چکی تھی مگر یہ کہ آمادہ کیا تھا اُنکو شجاعت نے پس جب دیکھا اُنھون نے اپنی قوم کی طرف کہ چھوڑ دیا ہی جگہ کو چلا کر کہا اُنھون نے یا آل زبید یا آل زبید تفرون من الاعداء تفرون من شرب كوس الردى ترضون لانفسكم بالعار والذلة فما هذه الا انزعاج من كلاب الاعلاج ما علمتم وان الله مطلع على المجاهدين الصابرين فاذا نظر اليهم قال الزموا الصبر فى مرضاته وثبتوا القضاة امدهم بنصره وايدهم بصبره فاين تهربون من الجنة ارضيتم بالعار وغضب الجبار پس جب سُنا قوم زبید نے کلام اپنے سردار عمرو بن معدیکرب الزبیدی یا حجاج بن عبد الغوث کا علی اختلاف الروایات پھرے وہ اپنی جگہ کی طرف مثل پھرنے بکری وغیرہ جانورونکے اپنے بچون کی طرف اور یکجا ہوے گرد عمر بن معدیکرب الزبیدی کے اور پانچ سو سوار تھے اور شدت کی اُنھون نے رومیون پر اور حملہ کیا اُنکے ساتھ قوم حمیر اور حضرموت اور خولان نے اور حملہ کیا اُن سب نے بالاتفاق رومیون پر بہت سخت حملہ پس ہٹ گئے اور دور ہوے رومی اپنی جگہ سے اور حملہ کیا قوم دوس نے مشرکین پر ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پس جنبش دی ابو ہریرہ نے اپنے نشان کو اور ترغیب دلاتے تھے وہ اپنی قوم کو لڑائی پر اور نصیحت کرتے تھے وہ اس کلام سے يا ايها الناس سارعوا الى معانقة حور العين وجوار رب العالمين فى جنات النعيم وما من موطن احب الى الله من هذا المواطن الا وان الصابرين فضلهم الله على غيرهم الذين لم يشهدوا امشهدهم پس جب سُنا دوس نے اُنکے کلام کو گرد ہوے اُنکے اور حملہ کیا رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو جیسا کہ گھیر لیتی ہے چکی اور ہجوم کیا جماعت رومیون نے میمنہ مسلمین پر پس چلایا اور ہٹایا اُنکو بجانب قلب کے پس بہت اچھا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور جلدی پہنچا اُنپر دوسرا لشکر رومیون کا پس شکست اُٹھائی لشکر میمنہ مسلمانون نے درانحالیکہ وہ اپنے پیچھے پھیرنیوالے تھے اور گھوڑے پھیرتے تھے اپنی ڈیرونکی طرف اور نکلا لشکر میمنہ کا درانحالیکہ چھوڑنیوالا تھا اپنی جگہ کو مثل بکری جگہ چھوڑنیوالی کے شیر کے آگے سے اور دیکھا عورتون نے شکست اُٹھاتے ہوے

گروہ مسلمانونکو پس پکار کر کہا عورتون نے آپسمین کہ ای بٹیان عورات عرب کی لو تم مردون کو اور پھیر دو اور باز رکھو شکست اُٹھانیسے سعیدہ بنت عاصم خولانی نے بیان کیا ہی کہ تھی مین سب عورتون مین اُس دن ٹیلے پر پس جب چھوڑ دیا اپنی جگہ کو میمنہ مسلمانون نے آواز دی ہمکو عفیرہ بنت غفار نے کہ ای عورات عربیہ لو تم مردونکو اور اُٹھا لو اپنی اولاد کو اپنے ہاتھونمین اور استقبال کرو تم ساتھ پکارنے اور ترغیب دلانیکے راوی نے بیان کیا ہی کہ آگے بڑھین عورتین درانحالیکہ پتھر مارتی تھین وہ گھوڑون کے مونھونپر اور عیاض بن متنبہ کی بیٹی پکار کر کہتی تھین کہ بُرا اور زبون کرے اللہ تعالی مُنھ اُس مرد کا جو بھاگے اپنی زوجہ سے اور سب عورتین اپنے شوہرونسے کہتی تھین کہ تم ہمارے شوہر نہین ہو اگر نہ بچاؤ گے تم ہمکو گبرونسے عیاض ابن سہیل بن سعید الطائی نے بیان کیا ہی کہ خولہ بنت الازور اور خولہ بنت ثعلبہ انصاریہ اور کعوب بنت مالک بن عاصم اور سلمی بنت ہاشم اور نعم بنت قناض اور ہند بنت عتبہ بن ربیعہ اور لبنی بنت الجریر الحمیریہ آگے سب عورتون کے تھین اور عود باج اُنکے ساتھ تھے اور وہ اشعار نصیحت آمیز نسبت مسلمانونکے پڑھتی تھین اور برابر ترغیب دلاتی تھین وہ لڑائی پر پس پھیرے مسلمان شکست اُٹھانیوالے بہت سخت ناوقت سننے رغبت دہی عورتونکے اور نکلین ہند بنت عتبہ اور اُنکے ہاتھ مین عود تھا اور اُنکے پیچھے عورتین مہاجرات تھین اور ہند پڑھتی تھی وہ اشعار جو بروز جنگ اُحد اُنھون نے پڑھے تھے پھر استقبال کیا ہند نے گروہ مسلمانونکا پس دیکھا اُنکو بھاگتے ہوے پس آواز دیکر کہا اُنسے کہ کہان بھاگتے ہو تم اللہ تعالی سے اور وہ سامنے ہی تمھارے اور دیکھا ہند نے اپنے شوہر ابو سفیان کو بھاگتے ہوے پس مارا اُنکے گھوڑے کے مُنھ کو چوب خیمے سے اور کہا کہ کہان جاؤ گے تم ای بیٹے صخر کے پھرو تم لڑائی کیطرف اور خرچ کرو تم اپنی جانکو یہانتک کہ خالص اور پاک کرے اللہ تعالی تمکو اُس جنر سے جو گذری ہی تمھاری ترغیب دہی سے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس پھیرے ابو سفیان جب سُنا اُنھون نے کلام ہند رضؓ کا اور پھیرے مسلمان اُنکی ہمراہی مین اور دیکھا مین نے عورتونکو کہ حملہ کیا عورتون نے ابو سفیان کی معیت مین پس دیکھا مین نے عورتونکو کہ سبقت کرتی تھین وہ مسلمانونپر اور وہ گھوڑونکے بیچ مین تھین اور دیکھا مین نے ایک عورت کو کہ وہ لڑتی تھی ایک بڑے گبرسے جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا پس جا ملی وہ عورت اُسی سے پس نہین جدا ہوئی وہ اُس گبر سے یہانتک کہ اوندھا گرا دیا اُسکو گھوڑے سے پھر مار ڈالا اُسکو اور وہ کہتی تھی کہ یہ مدد اللہ کے ہین زبیر نے بیان کیا ہی کہ سخت حملہ کیا مسلمانون نے درانحالیکہ نہین مطلوب تھی اُنکو اُس حملے مین سواے رضامندی اللہ غالب اور بزرگ اور رضامندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بہت سخت لڑائی لڑی قوم ازد نے باتفاق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہانتک کہ ظاہر ہوا اُنمین قتل کام آئی اُنمین ایک جماعت کثیر اسواسطے کہ اُنھون نے صدمہ اُٹھایا تھا اپنی جانونپر پس شہید ہوے اُنمین سے اسقدر کہ نہین شہید ہوے اسقدر اُنکے سوا اور قبیلونسے سعید رضؓ بن عمرو بن نفیل نے بیان کیا ہی کہ مسلمانونکی میمنہ مین ایسی سخت لڑائی تھی کہ کبھی ہم شکست کھاتے تھے اور کبھی پھرتے تھے لڑائی کی طرف اور کبھی صبر کرتے تھے اور کبھی بچھڑتے تھے اور دیکھا خالد رضؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر میمنہ کو کہ پہونچگیا ہی قلب لشکر تک پس پکارا اُنھون نے اپنے ہمراہیونکو اور متوجہ ہوے اُنکی طرف چھ ہزار آدمی کی جماعت سے اور تکبیر کہا اور حملہ کیا رومیونپر پس بُرا قتل اور خرچ کیا اُنمین یہانتک کہ دور کردیا دشمنان خدا کو میمنہ اور قلب سے اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشت کیطرف پھر چلے وہ یہانتک کہ پھیرا اُنھون نے میمنہ اور قلب کو اپنی جگہون پر اور ٹھہرے خالد رضؓ بن الولید آگے اُنکے اس حال مین کہ دور کرتے تھے اور بھگاتے تھے وہ اُس شخص کو جو رومیونسے مسلمانونکے نزدیک تھا پس بڑی شکست اُٹھائی رومیون نے خالد بن الولید کے آگے سے اور دیکھا خالد رضؓ بن الولید نے اُنکے شہسوارونکو پس پکار کر کہا اُنھون نے کہ اہل اسلام اور ایمانکے لوگ

اورای پڑھنے والے قرآن کے اورای اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحقیق واقع ہوئی قوم روم مین شکست پس نہین باقی ہی اُنکے نزدیک کوئی
شخص مضبوط اور لڑنیوالا مگر اسقدر کہ دیکھا تمنے اور تحقیق توڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اُنکی تیزی کو پس پھیرو تم اپنے حملے کو اور شدت کرو تم اُنپر رحمت
کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس قسم ہی اُسکی جسکے ہاتھ مین خالدؓ کی جان ہی کہ مین امید اس بات کی رکھتا ہون کہ دیویگا اللہ تعالیٰ تمکو غلبہ اُنکے بازوؤن پر
پس کہا اُنسے مسلمانون نے ہر طرف سے کہ حملہ کرو تم ای خالدؓ بن الولید تاکہ حملہ کرین ہم تمھارے ساتھ پس نکال لیا خالد بن الولید نے اپنی تلوار کو
اور حملہ کیا باتفاق اپنے ہمراہیونکے عبدالرحمن بن حمید الجمعی نے بیان کیا ہی کہ مین اُن لوگون مین تھا جنھون نے خالدؓ بن الولید کے
ساتھ حملہ کیا تھا پس قسم ہی خدا کی کہ جگہ چھوڑ دی رومیون نے ہمارے سامنے سے اور بھاگے وہ مثل بھاگنے بکری کے شیر کے ڈکارنے
سے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے پس واقع ہوا حملہ روم کے میمنہ پر پس بُری طرح سے جگہ کو چھوڑ دیا اُنھون نے اور وہ لوگ جو زنجیرون مین
تھے پس نہین چھوڑا اُنھون نے اپنی جگہ کو درانحالیکہ چلاتے تھے وہ تیرون کو اور وہ نگاہبان قوم کے تھے اور خالد بن الولید ہمارے آگے
تھے حملے مین اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور ہمارا شعار اس حملے مین یہ تھا یا محمدؐ یا منصور اجب اجب پس خالد بن الولید برابر حملہ کرتے
تھے یہانتک کہ پہونچے وہ دریجان تک اور وہ کھڑا تھا اپنی اُسجگہ جہان باہان نے اُسکو کھڑا کر دیا تھا اور اُسکے ساتھ صلیب جواہر کی
تھی اور ساتھی اُسکے منتظر حملہ کے تھے اُسکی معیت مین پس جب پہونچا لشکر مسلمانون کا اُسجگہ تک جہان دریجان تھا کہا اُسکے ایلچی نے
اُس سے کہ ای بادشاہ آیا نہین حکم کرتا ہی تو کہ حملہ کرین ہم اُسکے ساتھ یا پیچھے کو پھرین ہم کہ مل گیا ہی ہم مین لشکر عرب کا پس کہا اُسنے اپنے
ساتھیونسے کہ جانو تم اس امر کو کہ مین بُرے دن کا دیکھتا اور اُسمین حاضر ہوتا نہین چاہتا ہون اور بادشاہ نے مجکو اس جگہ ٹھہرایا ہی
اور مین بُرا جانتا ہون یہانکے ٹھہرنیکو مگر لپیٹ دو تم میرے مُنھ اور سر کو اس کپڑے مین تاکہ نہ دیکھون مین لڑائی کو پس لپیٹ دیا اُنھون نے
اُسکے چہرے کو ایک ریشمی کپڑے مین اور لوگ لڑتے تھے یہانتک کہ بھاگے رومی مسلمانونکے سامنے سے اور پہونچے وہ دریجان کے
پاس اور چہرہ اُسکا لپیٹا گیا تھا کپڑے مین پس حملہ کیا اُسپر ضرار بن الازور نے اور پار ہونیوالا نیزہ مارا اُسکے اور مار ڈالا اُس کو
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھا معاملہ اللہ تعالیٰ کا مسلمانون کے ساتھ یہ ہوا کہ جرجیر اور قناطر نے باہم بگڑ اختلاف کیا او
جھگڑا کیا اور جرجیر میمنہ مین تھا ساتھ قوم ارمن کے اور قناطر میسرہ مین تھا جرجیر نے قناطر سے کہا کہ حملہ کر تو عرب پر یہ کیا تیرا توقف
حملے مین پس قناطر نے کہا کہ آیا تو مجکو حکم حملے کا دیتا ہی جرجیر نے کہا ہان اور کیونکر مین تجھپر حکم نہ کرون آیا مین تجھپر سردار نہین ہون قناطر نے
کہا کہ تو جھوٹا ہی تو ایک سردار ہی مین دوسرا سردار ہون اور میرا مرتبہ تجھپر زیادہ ہی اور تو مامور ہی میری اطاعت کا پس اختلاف کیا
اُن دونون نے اور خشمناک ہوا جرجیر گفتگو سے قناطر سے پس سخت حملہ کیا اُسنے مسلمانون پر اور پہلا حملہ اُسکا کنانہ اور قیس اور خشعم اور
جذام اور قطا اور عاملہ اور غسان پر اور یہ لوگ اُس دن درمیان لشکر میسرہ اور قلب مسلمانون کے تھے اور دور کر دیا رومیون
نے مسلمانون کو اُنکی جگہ سے یہانتک کہ دور ہو گیا لشکر میسرہ مسلمانون کا اپنی صفون کی جگہ سے اور نہ باقی رہے اُن مین
سے مگر بالک نشانون کے لڑے وہ اور جو اُنکے نزدیک تھے بہت سخت لڑائی اور پیچھا کیا رومیون نے اُن مسلمانون کا جنھون نے
شکست اُٹھائی تھی یہانتک کہ داخل ہوے اُنکے ساتھ اُنکے لشکر تک پس آگئے آپس اُنکی عورتین کہ جو بہا خیمونسے کہ مارتی تھین گھوڑونکے

منھون مین اور چلاتی تھین اُنپر تھپرون کو اور پکارکر کہتی تھین اُنسے کہ کہانتک شکست اُٹھاکر اور چھوڑکر جاؤگے ای لوگ اسلام کے مان اور بہنون اور لڑکے اور لڑکیونکو آیا ارادہ اُنکے سپرد کرنیکا گبرون کو رکھتے ہو تم منہال دومی نے بیان کیا ہی کہ مین بقسم کہتا ہون کہ ہر آئینہ عورتین ہمپر سخت اور شدید تھین رومیونسے پس سخت پھرنا پھرے مسلمان ہزیمت سے اور پکارا بعضون نے بعض کو اور وصیت کی آپسمین نگاہبانی اور صبر کی اور پھرے وہ رومیونپر سخت پھرنا اور قثامہ بن الکتانی آگے مسلمانونکے تھے درانحالیکہ مارتے تھے وہ مشرکین کے منھونکو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزے سے یہانتک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے اُنکے اور وہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی پھر حملہ کیا قثامہ نے یہانتک کہ ٹوٹ گئین دو تلوارین اُنکی اور جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے کہ کون شخص بعاریت دیگا مجکو تلوار یا نیزہ اللہ کی راہ مین بدلا دینا اُسکا اللہ کے اوپر ہی پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ قیس کے لو تم حصہ اپنا ثواب در مزدوری سے اور صبر دنیا مین بزرگی ہی اور آخرت مین رحمت اور فضیلت ہی فاصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون پس قبول کیا اُنکے کلام کو انکی قوم نے اور خوش ہوی وہ انکی ہمراہی مین لڑنیکو قثامہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا تھا مین نے مثل حملہ قناطر اور اُسکی قوم کے کہ ملادیا تھا اُنھون نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھرے خالد بن الولید اپنے حملے سے بجمعیت دو ہزار کے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو رومیونمین پس مار ڈالا اُنکو بہت جلد اور رومیونمین بہت لوگ مارے گئے اور آئے خالد بن الولید اپنے سے اور مسلمان کہتے تھے کہ جزاے خیر دے اللہ تعالیٰ قثامہ بن اشیم الکتانی کو کہ ہمارے واسطے اچھا رنج اُٹھایا اُنھون نے پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام آئے وہ قثامہ کے پاس اور بوسہ دیا اُنکی آنکھونکو اور سر کو اور کہا کہ ای قثامہ جزاے خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو اسلام کیواسطے اور آئین ذریعہ بنت الحرث گھوڑے سے اُترکے اور وہ کہتی تھین کہ کیا کام کیا خالد رض بن الولید نے یہانتک کہ آکھڑی ہوئین خالد رض بن الولید کے سامنے اور کہا کہ ای بیٹے ولید کے آیا تمنے سکھلایا ہی مسلمانونکو بھاگنا لڑائی سے حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع ہوتے ہین پس اگر ثابت قدمی کرتے ہین سردار تو ثابت قدمی کرتے ہین لوگ اُنکے ساتھ اور اگر شکست اُٹھاتے ہین تو شکست اُٹھاتے ہین لوگ ساتھ اُنکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین شکست اُٹھانیوالونمین نہین تھا اور نہین تھا وہ شخص جو لڑتا تھا گرد و غبار مین گم مین پس کہا ذریعہ نے کہ برا کرے اللہ اُسکا جسنے دیکھا اپنے سردار کو ثابت قدم اور بھاگ نکلا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا باہان نے لشکر میمنہ کیطرف کہ وہ روندا گیا مثل روندے جانے جرٹے کے پس ترغیب دلا بھیجا اُسنے اُنکو لڑائی پر پس اُسیوقت نکلا ایک گبر گبران روم سے لشکر میمنہ سے اور پورا تھا وہ ہتھیارونمین گویا ایک ٹکڑا پہاڑ کا اور سوار تھا ایک شتر بڑے قد و قامت والے پر پس نکلکر آیا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور گردادا دیا اُسنے اپنے شہری برادر درخواست لڑائی کی پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم ازد سے پس نہین گردادا دیا اُسنے ساتھ اُسکے مگر اندک یہانتک کہ مار ڈالا اُس جوان کو گبر نے پھر طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو پس ارادہ کیا اُسکی طرف نکلنے کا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پس کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہ ای معاذ درخواست کرتا ہون مین تمسے بحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امر کی کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اور لیے رہو اپنے نشانکو کہ تمھارا ٹھہرنا اور لیے رہنا نشان کا دوست تر ہی مجکو تمھارے نکلنے سے اس گبر کیطرف پس ٹھہر گئے معاذ بن جبل اور لیس نشانکی پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ مسلمانونکے جو شخص چاہتا ہو گھوڑے کو کہ سوار ہوکر لڑے اُسپر پس میرا گھوڑا اور ہتھیار موجود ہین پس جواب دیا اُنکو اُنکے بیٹے عبد الرحمن نے اور کہا کہ مین اس کام کو کرونگا ای میرے باپ اور تھے نوجوان عبد الرحمن پس مسلح ہوے وہ اور لے لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور سوار ہوے اُسپر اور کہا کہ ای میرے باپ مین اُس گبر کیطرف جاتا ہون پس اگر صبر کیا مین نے اُسکے مقابلے مین تو احسان ہوگا اللہ کا مجھپر اور اگر مار ڈالا اُسنے مجکو پس تمپر میرا اسلام ہی اور اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی مطلب خاص ہی پس وصیت کرو تم مجکو پس کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ ای بیٹے میرے عرض کرو تم میری طرف سے اُنکے حضور مین سلام کو اور

جزائے خیر دیوے اللہ تعالیٰ آپکو امت کیطرف سے پھر کہا جاؤ تم ای بیٹے میرے توفیق دے اللہ ہمکو اور تمکو اُس چیز کی جسکو وہ دوست رکھتا ہی اور پسند
کرتا ہی پس روانہ ہوے عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہما بجانب گبر کے مثل شعلۂ آگ کے اور حملہ کیا گبر پر اور مارا اُسپر تلوار کو پس اُچھل آئی تلوار
اور نہ کارگر ہوئی اُسپر اور میل کیا اُنپر گبر نے ساتھ دار پہونچنے والے کے اور تلوار ماری اُسنے اُنکے سر پر کاٹ ڈالا تلوار نے عمامے کو اور زخمی کر دیا
سر کو کہ جاری ہوا خون پس جب دیکھا گبر نے بجانب خون کے اور گمان کیا اُسنے یہ کہ مار ڈالا اُسنے اُنکو پھر اوہ اپنی پشت کیطرف تا دیکھے وہ کہ کیونکر گرتے
ہین عبدالرحمن گھوڑے سے زمین پر پس جب دیکھا عبدالرحمن نے گبر کو کہ پیچھے کو ہٹا ہی وہ پھرے بجانب مسلمانون کے پس کہا معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہ ای بیٹا تمھارا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ گبر نے مجکو مار ڈالا ہی معاذ رضؓ نے کہا کہ ای میرے بیٹے کس چیز کو چاہتے ہو تم دنیا سے
پھر باندھا اُنکے زخم کو اور اُسی وقت وہ زخم اچھا ہو گیا پھر گبر نے براہ تکبر کے تین حملے کیے اور قوم از دنے پھیر دیا اُسکے حملون کو ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون شخص تم مین سے اُسکا مقابلہ کریگا پس نکلے اُسکی طرف عامر رضؓ بن طفیل الدوسی اور تھے وہ اصحاب
الرایات سے اور حاضر ہوے تھے خالد بن الولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین اور بروز جنگ یمامہ کے اُنھون نے مسیلمہ کی لڑائی
مین یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا ملاقی ہوے وہ ایک عورت سے پس کھولدیا اُس عورت نے اُنکے واسطے اپنی فرج کو پس داخل ہوے
وہ اُس مین اور دیکھا اُسکی طرف اُنکے بیٹے نے پس جلدی دوڑے وہ تا کہ داخل ہوین وہ اسجگہ مین جہان اُنکے باپ داخل ہوے ہین پھر بیدار
ہوے خواب سے اور بیان کیا خواب کو مسلمانون سے پس کسی شخص نے تعبیر نہین جانی پس کہا عامر رضؓ بن طفیل نے کہ مین اسکی تعبیر جانتا ہون مسلمانون
نے کہا کہ کیا تعبیر ہی ای بیٹے طفیل کے اُنھون نے کہا کہ مین نے اُسکی یہ تعبیر مقرر کی ہی کہ مین قتل کیا جاؤنگا اسواسطے کہ وہ عورت جسنے
داخل کر لیا تھا مجکو اپنی فرج مین وہ زمین ہی اور میرے بیٹے کو زخم پہونچیگا اور قریب ہی کہ وہ ملاقی ہو مجھسے پس لڑے وہ جنگ یمامہ مین
اور مبتلاے امتحان نیک ہوے اور سلامت رہے اور نہین لاحق ہوئی کوئی اذیت اُنکو پس جب دن لڑائی یرموک کا ہوا حاضر ہوے وہ
اس لڑائی مین اور نکلے واسطے لڑائی گبر کے اور حملہ کیا اسپر بعد ازانکہ اُلٹ دیا اُنھون نے میمنہ روم کو اُنکے میسرہ پر پھر باگ پھیری بطریق نے مثل برق کے
اور نیزہ مارا اُسکے اور نیزہ اُنکا وہ تھا جو موجود رہا تھا اُنکے ساتھ روت اور یمامہ کی لڑائی مین پس ٹوٹ گیا نیزہ پس ڈالدیا اُسکو ہاتھ سے اور اُٹھا لیا
اپنی تلوار پر اور جنبش دی اُسکو اور مار تلوار کو گبر کے شانے پر اور ملا دیا اُسکی انتڑیون مین پس اوندھا ہو کر گر پڑا اپنے گھوڑے سے اور دوڑے اُسکی
طرف عامر رضؓ بن طفیل پس لے لیا اُسکو اور لائے مسلمانون کے پاس اور سپرد کیا اُسکو اپنے بیٹے کے اور پھرے بجانب رومیون کے اور ایک حملہ کیا میمنہ پر
اور ایک حملہ کیا میسرہ پر اور ایک حملہ قلب پر کیا اور طلب کیا اپنے حملے مین عرب متنصرہ کو قوم غسان اور لخم اور جذام سے اور پھر ایمان جبلہ بن
ایہم الغسانی کو پس مار ڈالا عرب سے ایک سوار کو اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس نکلا اُنکی طرف جبلہ بن ایہم اور وہ ایک زرہ زرین طلائی کا مہی
اور اُسکے نیچے ایک زرہ تبابعہ کے زرہون سے پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود تھا کہ مثل شعاع آفتاب کے چمکتا تھا اور گھوڑا اُسکی سواری کا عادی
گھوڑون کی نسل سے تھا پس نکلا جبلہ بجانب عامر رضؓ بن طفیل کے پس کہا اُسنے کہ تم کس گروہ سے ہو عامر رضؓ نے کہا کہ مین قوم دوس سے ہون جبلہ نے کہا
کہ تمکو اپنی قرابت سے ہو پس باقی رکھو اپنی ذات کو اور پھر جاؤ اپنی قوم کیطرف اور دور کر دو اور چھوڑ دو طمع کو عامر رضؓ بن طفیل نے کہا کہ مین نے تجھسے
پوچھا مین کون شخص ہو اور کس قبیلے سے ہون پس تو کس گروہ عرب سے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان سے ہون اور مین اُن سب کا سردار ہون اور میرا نام جبلہ

بن الایہم ہی اور مین نکلا ہون تمھاری طرف کو جسوقت کہ دیکھا مین نے تمکو اور تحقیق مار ڈالا تمنے اس بطریق سخت کو اور وہ مثل باہان اور جرجیر کے تھا
شجاعت مین تب مین نکلا ہون تمھاری طرف تاکہ مار ڈالون مین تمکو اور بہرہ مندی حاصل کرون مین باہان اور ہرقل کے نزدیک تمھارے مار ڈالنے
سے عامر بن طفیل نے کہا کہ جو تو نے شدت اور سختی قوم کی اور بڑے ہونے ڈیل ڈول کا ذکر کیا پس اللہ تعالیٰ شدید تر ہی باز رکھنے مین اور ہلاک
کرنیوالا ظالمون کا ہی اور جو تو یہ کہتا ہی کہ میرے مار ڈالنے سے بہرہ مندی حاصل کریگا نزدیک مخلوق کے اور وہ مثل تم سبکے ہی پس مین
ارادہ رکھتا ہون کہ بہرہ مندی حاصل کرون بسبب اپنے جہاد کرنیکے نزدیک پروردگار عالمین کے اور حملہ کیا عامر بن طفیل نے جبلہ بن ایہم پر اور
حملہ کیا جبلہ نے اُنپر اور ملاقی ہوے دونون ضربو نسے پس نکلا وار عامر رضؓ بن طفیل کا بیکار اور بے جگہ اور نکلا وار جبلہ کا کارگر اور جگہ پر پس کاٹ ڈالا انکے گیسوے
شانے تک پس گرے عامر بن طفیل شہید ہوکر رضی اللہ عنہ اور گھوما جبلہ عامر رضؓ بن طفیل کی جگہ گرپڑنے پر اور ٹھہر ایا اور تعجب کرتا تھا وہ اپنے
دل مین اس چیز پر جو کیا تھا اُسنے اور طلب کیا جبلہ نے لڑنیوالیکو پس نکلے اسکی طرف جندب بن عامر رضؓ بن طفیل الدوسی
اور اُنکے پاس نشان تھا پس آئے وہ ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ ای سردار میرے باپ مار ڈالے گئے ہین اور مین چاہتا ہون
کہ اُنکا بدلا لون یا جاملون اُنمین اور دے دو تم اپنے نشان کو جو میرے پاس ہی جس شخص کو چاہو تم قوم دوس سے پس لیا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے
نشان کو اُنکے ہاتھ سے اور دیدیا ایک شخص کو قوم دوس سے پس اُٹھا لیا اُسنے نشان کو اور نکلے جندب رضؓ بن عامر واسطے لڑائی
جبلہ کے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نزدیک ہوے جبلہ بن الایہم سے اور چلا کر کہا اُس سے کہ ٹھہر تو ای قاتل میرے باپ کے
کہ مین اُنکے عوض تجکو مار ڈالونگا جبلہ نے کہا کہ تم کون ہو عامر کے اُنھون نے کہا کہ مین اُنکا بیٹا ہون جبلہ نے کہا کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اپنے
اور اپنی اولاد کے ہلاک کرنے پر اور قتل نفوس کا بُرا اور حرام ہی پس کہا جندب نے کہ قتل نفس اللہ کی راہ مین نیک اور بہتر ہی جس کے
سبب سے بڑا مرتبہ ملتا ہی جبلہ نے کہا کہ مین تمھارا مار ڈالنا نہین چاہتا ہون حالانکہ تم جوان کم سن ہو پس پلٹ جاؤ تم یہانتک کہ نکلے تیرے
مقابلے کو اور کوئی سوائے تمھارے جندب نے کہا کہ مین کیونکر پھر جاسکتا ہون حالانکہ غمدیدہ ہون بسبب موت اپنے باپ کے قسم ہی
خدا کی نہ پھرونگا مین یا اُنکا بدلا لونگا مین یا اُنسے جاملونگا پھر حملہ کیا اُنپر جبلہ نے اور حملہ کیا اُنھون نے جبلہ پر اور برابر ایک دوسرے پر دوڑتے تھے
اور کھلی ہوئی تھین آنکھین لوگونکی دونون کیطرف اور دیکھا جبلہ نے جندب کی طرف اور اُس چیز کو جو ظاہر ہوئی اُنکی شجاعت سے پس جانا
کہ وہ بڑے سخت اور شدید ہین لڑائی مین پس اختیار کیا اُسنے اُنسے احتیاط کو اور قوم غسان دیکھتی تھی اپنے سردار جبلہ کو پس جب دیکھا
اُنھون نے جندب کو کہ غالب ہو گئے ہین وہ لڑائی مین آپس پکار کر کہا بعض نے اُنمین سے بعض کو کہ یہ جوان جو نکلے ہین ہمارے سردار کے
مقابلے کو جوان شریف اور بزرگ ہین پس اگر دیکھو تم اُنکو کہ غالب ہوگئے ہین ہمارے سردار پر پس کمک کرو تم اپنے سردار کی ورنہ چھوڑ دانکو کہ
مار ڈالین اُسکو پس آمادہ ہوے شہسواران غسان واسطے حملے کے بجانب اپنے سردار کے تاکہ بچاوین اُسکو اگر لاحق ہو جاوے اُسکو کوئی امر سخت اور دیکھا
مسلمانون نے اپنے ساتھی جندب بن طفیل کیطرف اور اُنکی شدت اور شجاعت کو پس خوش ہوے وہ اس امر سے اور دیکھا سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
اُنکو اور اُنکے کامون کو پس روئے وہ اور کہا کہ ایسے ہی ہوتے ہین وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین اپنی جان کو اللہ کی راہ مین ای میرے اللہ نفع
کر تو اُنکے واسطے اُنکے کامونکو جابر بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین یرموک کے دن پس نہین دیکھا مین نے کسی جوان کو

بزرگتر دوسی سے اور وہ جندبؓ بن عامر بن طفیل تھے کہ جب لڑے تھے وہ جبلہ بن ایہم الغسانی سے سواے اُسکے کہ جبوقت آجاتی ہی موت تو
نہین نفع دیتی شدت لڑائی مین اور نہ کثرت ہتھیارون کی ورصورت یہ ہوئی کہ جوان دوسی نے حملہ کیا جبلہ پر اور مارا اُسکے ایک ایسا وار تلوار کا
جس سے سُست کردیا اُسکو اور مارا جبلہ نے ایک وار پس قتل کیا انکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالی اُنکی روح کو بجانب بہشت کے اور راست کیا
اللہ تعالی نے خواب عامر بن الطفیل کا اور گرد گھوما جبلہ اُنکی لاش پر پس چلاکر کہا اُسکی قوم نے کہ پھر تو اے سردار اپنی جگہ پر کہ تحقیق جاری کرچکا
تو اُس چیز کو جو تجھپر واجب تھی پس پلٹ گیا جبلہ اور وہ غرور کرنیوالا تھا اپنے کام پر یہانتک کہ ٹھہرا وہ اپنی صلیب کے نیچے اور باہان نے
اُسکا شکریہ کہلا بھیجا اور اندوہگین ہوے مسلمان بسبب عامرؓ بن الطفیل اور اُنکے بیٹے کے پس اُسیوقت آپسمین پکارا یہ کلمات قوم دوس نے
الجنۃ الجنۃ خذ واثبار سید کم عامر وبولدہ من اعداء اللہ پس نکلے قوم دوس بجانب لڑائی کے اور قوت دی اُنکو قوم ازد
اور دوس نے اور وہ اُنکے ہم سوگند تھے اور حملہ کیا اُنھون نے قوم غسان اور لخم اور جذام پر اور پکارا اُنھون نے ساتھ الفاظ اپنے پہچان کے پس
اُسیوقت آواز دی ابو عبیدہؓ بن الجراح نے مسلمانون کو اور کہا کہ اے لوگو جلدی دوڑو تم بجانب مغفرت اپنے پروردگار اور ملاقات حوران
بہشتی کے بہشت مین پس نہین ہی کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ان جگھون سے آگاہ ہو کہ صابرین کو بزرگی دی ہی اللہ نے
اُن لوگون پر جو نہین حاضر ہوے ہین اُنکے حاضر ہونیکی جگھون مین پس جب سُنا قوم ازد نے اس کلام کو حملہ کیا اُنھون نے ساتھ
دوس کے مشرکین پر بڑا سخت حملہ اور پکارتے تھے وہ اپنے الفاظ پہچان کو الجنۃ الجنۃ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے
بیان کیا ہی کہ بروز جنگ یرموک شعار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تھا امۃ امۃ اور شعار قوم عبس کا یہ تھا یا آل عبس
یا آل عبس اور شعار اہل یمن کا جسمین ہر قسم کے لوگ تھے یہ تھا یا انصار اللہ یا انصار اللہ اور شعار خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہیون کا
یہ تھا یا حزب اللہ یا حزب اللہ اور شعار قوم دوس کا یہ تھا یا آل اللہ یا آل اللہ اور شعار قوم حمیر کا یہ تھا الفتح الفتح اور شعار قوم
دارم اور سکاسک کا یہ تھا الصبر الصبر اور شعار بنی مراد کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ انزل پس یہ سب شعار مسلمانون کے تھے
یرموک کی لڑائی مین پس جب حملہ کیا قوم دوس نے اور تعبیت کی اُنکی قوم ازد نے قصد کیا اُنھون نے عرب متنصرہ کا اور طلب کیا جگہ اُنکی صلیب
کو اور پھاڑا اُنکی جماعت کو سخت پھاڑنا یہانتک کہ پہونچے وہ صلیب تک پس نیزہ مارا ایک مسلمان نے اٹھانیوالے اُس صلیب کو جو قوم
غسان کیواسطے تھی پس گرادیا اُسکو گھوڑے سے اور گری صلیب اُسکے ہاتھ سے اوندھی ہوکر اور حملہ کیا قوم غسان نے بارادہ لینے صلیب کے
لڑے وہ صلیب کے نزدیک یہانتک کہ بہت لوگ اُنکے مارے گئے کچھ لوگ قوم ازد اور دوس کے مگر یہ کہ وہ غسان کے بیچ مین مثل سپیدی تل
کے بیچ مین پوست شتر سیاہ کے تھے پھر نکلے وہ غسان کے بیچ سے **واقدی** رحمہ اللہ نے ہشام بن عامر اور اُنھون نے حویرث اور اُنھون نے
نافع بن جبیر اور اُنھون نے عبد اللہ بن عدی سے روایت کی ہی کہا عبد اللہؓ نے کہ موجود تھا مین یرموک مین پس تعداد مسلمانون کی پچیس ہزار
تھی پس خشمناک ہوے ابن حویرث اور کہا اُنھون نے کہ جھوٹ کہا جسنے تم سے یہ تعداد بیان کی ورنہ تحقیق مسلمان یرموک کے دن اکتالیس ہزار
تھے اور مین نے اس امر کو ثقہ راویون سے سُنا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ قول ٹھیک ہی اسواسطے کہ مسلمان بروز جنگ
اجنادین کے بتیس ہزار تھے پھر آئی کمک بعد اُسکے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب حملہ کیا قوم ازد اور دوس نے بروز جنگ

یرموک کے مشرکین پر ڈالا مشرکین کو بڑے قہر اور ذلت مین اور قہر مین ڈالا اُنکو مشرکین نے اور ڈرانے والا حملہ کیا مشرکین نے پس دور ہوے اور چھوڑ دیا مسلمانون نے جگہ کو اور تھے صاحب نشان مسلمانون کے بروز یرموک کے عیاض بن غنم الاشعری پس شکست اُٹھائی اُنھون نے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب عیاض بن غنم الاشعری کے کہ پیٹھ پھیری اُنھون نے اور نشان اُنکے ہاتھ مین ہی پس چلاکر کہا اُنسے مسلمانون نے کہ ثابت قدم قوم اور لڑنے والونکی نہین ہوتی ہی مگر بسبب اُنکے نشانکے پس دوڑے واسطے لینے نشان کے عمرو بن العاص اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما درانحالیکہ سبقت کرتے تھے وہ دونون نشان کیطرف پس سبقت کی عمرو بن العاص نے نشان کے لینے مین اور برابر لڑتے رہے وہ یہانتک کہ شکست اُٹھائی رومیون نے اور فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے ہاتھ اور تیسرا دن یرموک کا بہت سخت تھا کہ تین مرتبہ شکست اُٹھائی شہسواران مسلمین نے کہ پھیرتی تھین اُنکو عورتین ساتھ پتھرون اور چوبون خیمہ کے اور ظاہر کرتی تھین اُنکے سامنے لڑکونکو پس پھر مسلمان بجانب لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئی رات ساتھ اپنی تاریکی کے اور لوگ لڑتے تھے اور مشرکین کے بہت لوگ مارے گئے اور مسلمانون مین تھوڑے شہید ہوے مگر تیرون سے اُنمین بہت زخمی ہوے تھے پس جب آئی اُنپر رات ساتھ اپنی تاریکی کے روانہ ہوے رومی اپنی جگھو نپر اور رات گذرانی اُنھون نے بحالت سلاح بندی کے اور یہی حال مسلمانون کا تھا اور نہین تھا اُنکے واسطے کوئی ارادہ مگر نماز اور بعد اسکے باندھا اُنھون نے زخمون کو اور نماز پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے دو نمازین ایک ہی ساتھ پھر کہا کہ ای لوگو رحمت کرے اللہ تمپر جسوقت سخت اور دشوار ہو بلا پس منتظر رہو کشود کار کے کہ آتی ہی وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے اور روشن کردتم آگ کو اور نگاہبانی کردتم اور ظاہر کردتم تہلیل و تکبیر کو اور اُٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ درانحالیکہ وہ چلتے پھرتے تھے مسلمانونکے بیچ مین اور وہ پکڑتے تھے ہاتھ خالد بن الولید کا اور پرسش حال کرتے تھے مسلمانونکی اور باندھتے تھے اُنکے زخمون کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے تھے کہ ای لوگو دشمن بھی تمہارے رنج آگین ہین جیسا کہ تم رنج آگین ہو اور اُمید رکھتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے اُس چیز کی جسکی وہ اُمید نہین رکھتے ہین اور پھر آگئے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح مع خالد بن الولید کے اور ڈراتے رہے مسلمانون کے خیمون مین تمام رات صبح تک اور قطع کی رومیون نے راہ کو بجانب یرموک کے ساتھ باہانکے اور جھڑکا اور خشمناک ہوا وہ اُنپر اور کہا اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ تمہارا یہی حال ہوتا ہی بسبب اُس چیز کے جو دیکھا تھا مین نے تم مین خوف اور بددلی اور بے صبری سے دو چند اہل عرب سے پس عذر کیا اُنھون نے اُس سے اور کہا کہ ہم کل اُنسے لڑینگے اسواسطے کہ ہم مین بہادر اور شجاع لوگ ہین جو اب تک نہین لڑے ہین اور کل راست بازی کرینگے ہم اُنسے لڑائی مین اور غالب ہو جائینگے ہم اُنپر پس سکوت کیا باہان نے اپنی جھڑکی سے اُنپر اور حکم کیا اُنکو کہ اپنے سامان اور ہتیارونکی اصلاح اور درستی کرین پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور رات گذرانی دونون فریق نے درانحالیکہ نگاہبانی کرتے تھے وہ اپنے لشکرونکی اور ڈر گئے تھے رومیونکے دل بسبب مارے جانے لوگونکے اُنمین اور مسلمان لوگ قوی تھے اپنے دین مین اور درست تھین نیتین اُنکی پس جب صبح ہوئی نماز خوف کی پڑھی ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے ساتھ مسلمانون کے اور اُسی وقت دیکھا صلبان کو کہ ظاہر ہوئین شبیہ انکی مسلمانون کے اور نشان رومیون کے بلند ہوے مثل شمار شوکت اور درختون کے گویا نہین ملاقی ہوے تھے وہ کسی دشمن سے اور نہین لڑتے تھے پس ٹھہرے وہ اپنی صفونکی جگہ مین اور رکھا گیا باہان کا تخت اُس ٹیلے پر جہان وہ بیٹھا تھا بغرض دیکھنے حال دونون

لشکرون کے اور حکم کیا اُسنے رومیونکو کہ درست اور مرتب کرین وہ صفونکو اور نہ لڑین مسلمانونسے مگر اُسوقت کہ لڑین مسلمان اُنسے
پس صف بندی کی اُنھون نے اور لازم پکڑا اپنی جگھونکو پس جب دیکھا سرداران مسلمین نے بجانب جلدی کرنے رومیونکے واسطے
قتال کے پکارا ہر سردار نے اپنے لوگون کو اور ترغیب دی اُنکو لڑائی کی پس پھرے وہ لوگ نماز سے بطرف گھوڑونکے اور سوار ہوے
اور مسلح ہو گئے اور پھرا ہر سردار اپنی جگہ پر دران حالیکہ نصیحت کرتا تھا وہ اپنے ہمراہیونکو اور وعدہ کرتا تھا اُنسے شامل ہونے
مدد خدا کا اور گئے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفون کے بیچ مین پس بیان کرتے تھے اُنسے بزرگی اور فضائل جہاد کے اور
اُس چیز کو جو مہیا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین صابرین کیواسطے اور مقرر کیا عورتون اور اولاد اور مال اور اسباب غنیمت پر عمیرؓ بن
سعید بن عمیرؓ الانصاری کو اور مامور کیا پیدل لوگونپر سعیدؓ بن عمرو بن نفیل العدوی کو اور آگے کیا تیر چلانیوالونکو قوم مزینہ اور انصار سے
اور مقرر کر دیا اُنمین سے پانچ سو کو میمنہ مین اور پانچسو کو میسرہ مین اور پانچسو کو قلب مین اور گھومے اور آئے ابو عبیدہؓ بن الجراح اُنکے پاس اور کہا
ای گروہ چلانیوالے تیرونکے لازم پکڑو تم اپنی جگھون کو پس اگر دیکھو تم قوم روم کو کہ پھرے وہ ہماری طرف کو سبکے سب پس تیر اندازی کرو تم اُنپر اور یاد
کرو نام اللہ غالب اور بزرگ کا اور نہ چلاؤ تیرونکو جدا جدا بلکہ نکلین تیر تمہاری کمانون سے ایک ہی ساتھ اسطرح کہ گویا وہ ایک قبضہ کمان
کے تیر ہین اور اگر چلین رومی ہماری طرف پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر یہانتک کہ پہونچے تمہارے پاس حکم میرا پس کیا اُنھون نے وہ کام جو حکم دیا تھا
اُنکو سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور آئے ابو سفیان اپنے بیٹے یزید کے پاس اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور اُنکے ہمراہی انکے ساتھ تھے اور ارادہ کیا تھا
اُنھون نے حملہ اور جہاد کا اور کہا اُنھون نے کہ اے میرے بیٹے نیک کام کیا تمنے نیکی کرے اللہ تمہارے ساتھ لازم پکڑو تم پرہیزگاری اور خوف خدائے
غالب اور بزرگ کو اور صبر کرو تم اسواسطے کہ نہین ہے کوئی شخص اس وادی یعنی یرموک مین مگر وہ اوڑھنے والا چادر صبر کا ہے پس پرہیزگاری کرو اور
ڈرو تم اللہ سے جیسا کہ چاہیے اور مدد دو اللہ کے دین اور شرع اُسکے نبیؐ کو اور احتیاط کرو بے صبری اور خوف سے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے مقرر کی
ہے اُسکو وہ ضرور جاری کریگا اور صبر کرو مع اپنے ساتھیونکے مثل ہر صاحب ارادہ لوگونکے اور ڈرو تم اُس امر سے کہ دیکھے اللہ تعالے تمکو
شکست اُٹھاتے ہوے پس رجوع کرو تم جانب غضب اللہ غالب اور بزرگ کے یزید نے کہا کہ قریب تر صبر کرونگا مین بقدر اپنی کوشش اور طاقت کے
اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہون مین اعانت اور مدد کا اور آواز دی یزید بن ابی سفیان نے اپنے لوگونکو اور جنبش دی اپنے نشان کو اور
پکارا اُنکو واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا تمام اُن دشمنونپر جو اُنکے نزدیک تھے اور قوم یزید کی اُنکے ساتھ تھی پس لڑے وہ ایسی سخت اور بڑی لڑائی
کہ تعجب کیا لوگون نے اُس سے اور برابر لڑتے رہے وہ اسیطرح یہانتک کہ بڑا قتال اور جرح کیا اُنھون نے دشمنون مین اور مبتلا ہوے وہ آزمائش
نیک مین اور لڑائی اُنکی لشکر کے قلب کی جانب سے تھی اور یزید بن ابی سفیان اسی حال مین اپنے کامون اور جوانمردی مین مصروف تھے
یہانتک کہ نکلا اُنکی طرف ایک بطریق بطارقہ سے جو بھاری ڈیل ڈول کا اور شدید اور سخت تھا اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ تھا جسمین صلیب
سونیکی جڑی تھی اور گرد اُسکے دس ہزار سوار رومی تھے پس آگئین پھرین اُنھون نے مسلمانونکے لشکر میمنہ پر اور میمنہ مین عمرو بن العاص تھے
پس چلے اور پھرے بجانب اپنی پشت کے عمرو بن العاص اور ہمراہی اُنکے دران حالیکہ وہ شکست اُٹھانیوالے تھے یہانتک کہ داخل ہوے رومی
اوائل لشکر مسلمانونمین قریب میمنہ کے اور عمرو بن العاص اور ساتھی اُنکے پھرتے تھے لوگون پر پس حملہ کرتے تھے اُنپر اور لپٹے تھے یہانتک کہ غالب ہو گئے

اُنپر رومی لیس دور کر دیا اُنکو اُنکی جگھونسے تا اینکہ ملا دیا اُنھون نے اُنکو اُس ٹیلے پر جسپر عورتین تھین اور گھیر لیا رومیون نے ٹیلے کو پس آوازدی ایک عورت انصاری نے کہ کہان ہین دین کے مدد کرنیوالے کہان ہین اسلام کی حمایت کرنیوالے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ زبیر رضی بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس دران حالیکہ علاج کرتے تھے وہ اپنی آنکھ کا اور اُنکو عارضہ آشوب چشم کا تھا کہ دفعتہً سُنی اُنھون نے آواز عورت کی جو پکارتی تھی کہ کہان ہین مددگار دین کے پس کہا اُنھون نے اپنی زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہی جو آواز دیتی ہی مددگاران دین کو پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ ای ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکست اُٹھائی ہی لشکر میمنہ مسلمانون نے یہانتک کہ ملا دیا ہی اُنکو ہم مین اور پہونچے اور ملگئے ہین گبر ہم مین اور یہ عورت انصاریہ طلب مدد کرتی ہی مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے کہ قسم ہی خدا کی مین مددگاران دین سے ہون اور نہ دیکھیگا مجکو اللہ پاک اسجگہ بیٹھے ہوے پھر ڈالدیا اُنھون نے کپڑے کو آنکھ سے اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر اور لے لیا اپنے چھوٹے نیزے کو اور پڑھے اپنا نام لیکر اور کہا اپنے حملے مین کہ مین زبیر بن العوام ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی کا بیٹا ہون اور برابر اُنمین نیزہ بازی کرتے تھے یہانتک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتونکی طرف اور گھوڑے اُنکے پھرتے تھے اپنی دُمون کی جانب لیث بن جابر رض نے کہا ہی کہ واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ بہ تحقیق پھیرا اُنھون نے رومیون کو ایک ذات سے جسوقت حملہ کیا انپر اور سوائے اُنکے کوئی شخص عرب سے اُنکے ساتھ نہ تھا یہانتک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکے لشکر کیطرف اور پھرے گروہ عمرو بن العاص کے اور لوگ اُنکے اور زبیر رض بن العوام پکارتے تھے الرجعۃ الرجعۃ الجنۃ الجنۃ الحزم الحزم یا اہل الاسلام الصبر الصبر پھر حملہ کیا عمرو بن العاص اور اُنکے ساتھیون نے اور دور کر دیا رومیون کو بعد شکست اُٹھانے کے **واقدی** رح رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جبر جیر ارمنی نے ساتھ جمعیت تین ہزار قوم ارمن کے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کر دیا جگہ ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے اور نہین ثابت قدم رہا سوائے اُنکے کوئی واسطے لڑائی کے مع چند کس اپنی قوم کے سوائے پانچ سو آدمی کے پس حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ نے قوم ارمن پر اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتون کی طرف پھر پلٹے وہ حملے سے اور وہ یہ کہتے تھے یا اہل الاسلام افرادا من الموت الصبر الصبر پس پھرے ہمراہی اُنکے اور حملہ کیا وقت اُنکے پھرنے کے قوم ارمن پر پس پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتون کی طرف اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی اور تیراندازی کی ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے ارمن پر یہانتک کہ ایسی مصیبت پہونچائی اُنھون نے ارمن کو کہ نہین پہونچائی تھی ارمن نے اُنکی ہزیمت کے وقت پھر آئے شرحبیل رض بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پہ اور اُنکے ساتھی گرد اُنکے ہو گئے پس درشتی کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے انپر ساتھ غصہ کے اور وہ کہتے تھے اپنے ہمراہیونسے کہ کیا صدمہ پہونچا تمکو جو شکست اُٹھائی تم نے ان عجمیون بے ختنہ بدیدہ کافرون سے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنے والے دین کے اور فرمانبردار اور اہل قرآن اور بندگان رحمان ہو آیا نہین سُنا ہی تمنے کہ اللہ تعالی اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہی ومن یولهم یومئذ دبره الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من الله آیا نہین سُنا ہی تمنے کہ اللہ تعالی ارشاد کرتا ہی اپنی کتاب بزرگ مین ان الله اشتری من المومنین انفسهم واموالهم بان لهم الجنة آیا موت سے تم لوگ بھاگتے ہو آیا بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا اُنھون نے کہ ای جانی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ لغزش تھی شیطان کیطرف سے مثل روز اُحد اور حنین کے اور اب ہم تمہارے ساتھ ہین پس حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرین ہم تمہارے ساتھ پس دعا کی جزاے خیر دی اُنکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین قریب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور لازم پکڑا اُنھون نے اپنی جگہ کو اور نہین متحرک ہوے وہ اپنی جگہونسے بغرض نگاہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے گروہ شرحبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیونکے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور سُنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے پکارنیکو پس نکلے خالد بن الولید پیچھے جماعت رومیونکے پس پکارا اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار اُنکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور امت امت اور یہی شعار مسلمانونکا بروز جنگ بدر اور اُحد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیونپر میمنہ کیطرف سے اور حملہ کیا قیس بن ہبیرہ نے میسرہ کیطرف سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گرا دیے سخت رومیونکے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ سخت کیا اُنھون نے یہانتک کہ باہان کے خیمے کے قریب ہو گئے پس جب دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اُترکر آواز دی رومیون کو اور شدت اور سرزنش کی اُنپر پس پھرے رومی واسطے لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیونکے اور وہ کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور امت امت یا نصر اللہ انزل اور سخت مار مارا اُنکو اور تحقیق اُتارا اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کو مسلمانونپر اور جلد جلد مارا اُنھون نے رومیونکو پس مسلمان اسی حال سے اپنے حملے مین تھے کہ دفعۃً سُنا اُنھون نے ایک آواز دینے والیکو کہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقترب ایہا الناس الثبات الثبات عامر بن اسلم نے بیان کیا ہی کہ جب تامل کرکے دیکھا ہمنے آواز دینے والیکو تو وہ ابو سفیان تھے اور تحت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور شدت کی سب سرداران مسلمین نے اُن رومیونپر جو اُنکے قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہین تھا رومیون مین زیادہ ثابت قدم بجز اُن لوگون سے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگہون مین اور باز رکھتے تھے اُس شخص کو کہ اُنکی طرف آتا تھا اور تیر چلانے والے قوم ارمن کے قلب مین تھے رومیونکے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیر انداز تھے کہ جس وقت تیر چلاتے تھے عرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیرون سے پس اگر مدد و اعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہو جاتے اور جدا ہوے مسلمان بحالت سرور اور خوشی کے اور مشرکین کے بہت لوگ ہلاک ہوے راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلا ایک گبر گبران روم سے گویا وہ مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ سُنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود طلائی کام کا تھا جسمین صلیب جڑاؤ سونیکی لگے تھے اور وہ سوار تھا ایک بڑے شہری یابو پر اور اُس شہری پر ایک زرہ تھی جو اُسکی ٹری تک تھی اُسکے ہاتھ مین نیزہ تھا پس گرداوا دیا گبر نے اور ظاہر کیا اپنے کو اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس دیکھا مسلمانون نے اُسکے بھاری جثہ مہیب ڈیل ڈول کو پس دیکھتے تھے وہ برابر اُسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو نہ خوفناک کرے تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم بڑائی قد و قامت سے کہ کتنے بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل مضبوط نہین ہوتا ہی پس کون نکلیگا تم مین سے اُسکے مقابلہ کو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اُسپر پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے غلامون سے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اُسکے ہاتھ مین ڈھال تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اُسنے گبر کے نزدیک جانے کا آواز دی اُسکو اُسکے مالک نے اور وہ

ذوالکلاع الحمیری سے پس جب واپس آیا غلام اُنکا نکلے وہ دوڑکر بجانب گبر کے اور سخت گرد اولوایا اُنھون نے اور تھے ذوالکلاع الحمیری اہل شجاعت سے پس گرد گھومے وہ ساتھ اپنے نیزے کے اور اُنکے گرد گھوما گبر اور وہ دونون نیزہ باز تھے پس قریب ہوکر سخت نیزہ بازی کی دونون نے یہانتک کہ تھک گئے نیزہ بازی سے اور ایک ساعت جدا ہو گئے وہ دونون پس نکالا اُن دونون نے تلوارون کو اور نزدیک ہوے پس مارا ذوالکلاع نے تلوار کو گبر پر اور گبر نے بھی اُنپر تلوار ماری اور تھی وہ کاٹنے والی اور بازو اُسکے قوی تھے پس کاٹ ڈالا اُسنے اپنی تلوار کے وار سے سپر اور زرہ اُسکے نیچے کے کپڑے کو واسطے تیزی تلوار. ذوالکلاع الحمیری کے بازو پر بہت زخمی کر دیا اُنکو اور بوجھ ہو گیا ہاتھ اُنکا اُنپر جب دیکھا ذوالکلاع الحمیری نے اُس امر کو جو لاحق ہوا اُنکو گبر سے پھیرا اُنھون نے سر اپنے گھوڑے کا بارادہ لشکر مسلمانون کے اور دیکھا گبر نے باگ پھیرتے ہوے پس طمع کی اُسنے اُنمین اور للکارا اپنے بڑون سوارون کو تاکہ ملجاوے اُنسے اور گھوڑا ذوالکلاع الحمیری کا تیز چلنے والا تھا پس نہین پایا اُن کو گبر نے یہان تک کہ مل گئے وہ مسلمانون مین اور خون جوش مارتا تھا اُن کے زخم سے مثل ٹونٹی کے اور یکجا ہوے اُنکے پاس شہسواران قوم حمیر کے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہے تمھارا ای سردار پس کہا اُنھون نے کہ ای شہسواران حمیر ڈرو تم غرور سے اور نہ بھروسا کرو تم لڑائی مین ہتھیارون اور اُنکی مضبوطی پر اور بھروسا کرو واللہ غالب اور بزرگ پر قوم حمیر نے کہا کہ ای سردار یہ بات کیونکر ہے پس کہا اُنھون نے کہ مین نے بازرکھا تھا اپنے غلام کو لڑائی سے بہ نظر شفقت کے اُسکے حال پر جسوقت کہ نہ تھی اُسکے پاس زرہ پس کیا اس سبب فتنہ پیدا ہوا نے میرے ساتھ وہ معاملہ جو تم دیکھتے ہو قسم ہے خدا کی کہ قبل اسکے کسی لڑائی مین مجکو ایسا زخم نہین لگا تھا پس باندھا قوم حمیر نے اُنکے زخم کو اور ٹھیرے ذوالکلاع الحمیری اپنے نشان کے نیچے جسکو ایک شخص اُنکی قوم کا اُٹھائے تھا پس پکارا ذوالکلاع الحمیری نے کہ ای لوگ حمیر کے اگر پھر آئے تمھارے سردار زخمی ہوکر آیا نہین ہے کوئی تم مین سے ایسا جو اُنکا بدلا لیوے پس نکلا ایک سوار شہسواران حمیر مین سے اور اُسکے پاس پورے ہتھیار تھے کھینچے ہوے تلوار اور نیزے سے مثل شعلہ آگ کے اور دلیرانہ حملہ کیا اُسنے بجانب گبر کے اور پڑا گر واوہ یا اُسنے اُسکے ساتھ اور پھیرا حمیری نے اپنے نیزے کو گبر پر قائم کر دیا اُسنے سینے مین اور مار ڈالا اُسکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالی اُسکی روح کو بجانب دوزخ کے اور ارادہ کیا حمیری نے اُترنے کا اپنے گھوڑے سے واسطے لینے اسباب اور کپڑے گبر کے پس حملہ کیا اُسپر ایک گروہ نے رومیون سے پس دور کر دیا رومیون نے حمیری کے اُترنے کو پاس سے اور پھیر دیا حمیری نے اُنکو ذلیل اور خوار پھر واپس آئے حمیری گبر کی طرف پس لے لیا اسباب اُسکا اور لائے وہ اسباب ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس دے دیا ابوعبیدہ بن الجراح نے وہ اسباب اُنکو پس حوالہ کیا اُنھون نے اسباب کو اپنی قوم کے اور پھرے وہ اپنی جگہ لڑائی پر پس نکلا اُنکی طرف دوسرا گبر پس مار ڈالا اُنھون نے اُس کو اور نکلا تیسرا گبر پس اُسکو بھی مار ڈالا پس نکلا چوتھا گبر پس قتل کیا حمیری کو اور ارادہ کیا گبر نے حمیری کے اسباب لینے کا پس تیر چلایا اُسپر ایک مرد نے تیر اندازان انصار سے پس لگا تیر اُسکے سینے مین اور زمین پر گرا دیا اُس کو بے ہوش اور جلدی لے گیا اللہ تعالے اُس کی روح کو طرف آگ دوزخ کے اور گرے وہ دونون ایک ساتھ پس آواز دی بعض بطارقہ نے بعض کو اور ڈرے وہ مسلمانون کی جماعت سے اور بعض بطارق

جو تیر سے مارا گیا اُنکے نزدیک بڑے مرتبے والونسے تھا پس پکارا اُنکو ہامان نے اور تسکین دی اُنکو گھبراہٹ سے اور نکلا واسطے لڑائی کے بادشاہ
لان کا جسکا نام مربوس تھا اور وہ شاہانہ زرہ پہنے تھا اور ظاہر کیے تھے اُسنے اپنے ریشمی کپڑے اور جواہرات کو اور اُسکی کمر مین جڑاؤ ٹپکہ تھا
پس گر داوا دیا اُسنے دونون صفون کے بیچ مین اور ظاہر کیا اپنی تلوار کو اور شناسا کیا اپنی ذات کو اور کہا کہ مین بادشاہ لان کا
ہون پس نکلے میرے مقابلے مین مگر سردار تمھارا پس نکلے اُسکی طرف شرجبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا اور وہ زرہ پہنے اور اُسکے اوپر کمر بند چمڑے کا باندھے اور سبز گھوڑے پر سوار تھے پس کہا ابوعبیدہؓ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کون شخص ہی کہ اس گبر کے مقابلے کو نکلا ہی لوگون نے کہا کہ شرجبیل بن حسنہ ہین پس کہلا بھیجا ابوعبیدہؓ
بن الجراح نے اُنکے پاس کہ دیدو تم نشان جس کسی کو چاہو اور نکلو تم مقابلے کو بدون نشان کے پس جب سُنا اُنھون نے پیغام اُس شخص سے
جسکو ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا دیدیا نشان اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو اُسکو لیکر اپنی جگہ پر پس اگر اللہ تعالی
میری نسبت قضا و قدر کا معاملہ کیا پس دیدینا نشان ابوعبیدہؓ بن الجراح کو تاکہ سپرد کرینگے وہ جسکو چاہینگے اور اگر پھر آیا مین تو لیلونگا
پس لیا اُس شخص نے نشان کو اور رکھا اُسکو اور نکلے شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ بجانب گبر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ لانی نے شعر شرجبیل بن حسنہ کا پس نہین سمجھا وہ شعر کو اور وہ اندک زبان عربی جانتا تھا پس
کہا اُسنے کیا عربی بکا کہا تمنے شرجبیل بن حسنہ نے کہا کہ مین وہ کلام کہتا ہون جو اہل عرب لڑائی کے وقت کہتے ہین کہ شجاعت
حاصل ہوتی ہی اسکے سبب سے اُنکے دلون کو اور اعتماد کرتے ہین وہ اللہ تعالی کے اُن وعدون پر جسکا وعدہ ہمارے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی پس کہا اُسنے کہ تمھارے نبی نے تمسے کیا وعدہ کیا تھا شرجبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہمسے یہ وعدہ
فرمایا تھا کہ فتح کریگا اللہ تعالی ہمارے واسطے شہرونکو طول و عرض مین اور مالک ہون مین شام اور عراق اور خراسان کا
اور ہم لڑینگے ترک اور خزر اور لان سے پس ہونگے ہم غالب اور فتحمند اُنپر بسبب مدد دینے اللہ تعالی کے اُسنے کہا کہ اللہ تعالی نہین مدد
دیتا ہی اُس شخص کو جو ظلم کرے اور تم ظلم کرتے ہو ہمپر اور مانگتے ہو ہمسے وہ چیز جسکے تم مستحق نہین ہو شرجبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم وہ قوم
ہین کہ حکم دیا ہی اللہ تعالی نے ہمکو اس کام کرنیکا اور زمین کا مالک اللہ تعالی ہی وارث کرتا ہی وہ زمین کا جس کسی کو چاہتا ہی اپنے
بندونسے نکوئی عاقبت کیواسطے پرہیزگارون کے ہی اور مین تجکو بچاننے والا بعض لغت عرب کا دیکھتا ہون پس اگر چھوڑدے
تو عبادت صلیب کی اور داخل ہو تو دین اسلام مین تو ہوجائیگا اہل بہشت سے اور نجات پاجاویگا تو پس کہا اُسنے مین اپنے
قول سے پھرنیوالا نہین ہون اور نکالا اُسنے ایک صلیب کو اپنی گردن سے پس بوسہ دیا اُسکو اور رکھا اپنی دونون آنکھون پر اور
طلب مدد کی اُس سے پس خشمناک ہوے شرجبیل بن حسنہ اُسکے کامون سے اور کہا اُس سے کہ سختی ہو تجھپر اور تیرے
ساتھیون پر اور اُنپر جنکا قول مثل تیرے قول کے ہی پھر گھومے اُسکے اور آمادہ ہوے دونون لڑائی پر اور پڑے گرد اوسکے
رہے دونون سے اور برابر ایک گھڑی دونون گرد اوسکے بیچ رہے اور دیکھتی تھین اُنکو آنکھین لوگون کی اور مسلمان دعا
اور اعانت کرتے تھے واسطے شرجبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا شرجبیل بن حسنہ نے شرکی شدت

اور سختی اور تیزی کو پس دور ہوے وہ اُسکے سامنے سے مثل شکست اُٹھانیوالیکے پس جانا گبر نے کہ شکست اُٹھائی اُنھون نے پس تعاقب
کیا اُنکا اور کمی کی شرحبیل بن حسنہ نے اپنے گھوڑے کے دوڑانے مین تا اینکہ جسوقت جانا اُنھون نے کہ گبر نزدیک ہوگیا ہے اُنکے پھیری
باگ کو اُسکی طرف اور پھیرا نیزے کو اُسپر ارادہ مار دینے کے اُسکے سینے پر پس خالی دیا مشرک نے نیزے کو اور صحیح وسالم رہا پھر کہا اُس
کہ اے گروہ عرب کے نہین چھوڑتے ہو تم فریب اور مکر پس کہا شرحبیل نے کہ ٹھہر سختی ہو تجھپر آیا نہین جانا تو نے کہ لڑائی فریب اور حیلہ ہے
اور مکر کرنا اصل اُسکی ہے پس کہا گبر نے کہ کیا نفع دیا تمکو مکر نے پھر متوجہ ہوے دونون بجانب حملے کے اور شمشیر زنی کی آپس مین یہانتک کہ
ٹوٹ گئین دونونکی تلوارین اور بہت سخت لپٹ گئے آپس مین دونون پس تھا مشرک مضبوط اور بھاری قد وقامت کا اور شرحبیل
بن حسنہ نحیف اور لاغر تھے بسبب ہمیشہ روزہ رکھنے کے پس اپنے زور سے اُنکو دبایا مشرک نے اور سُست کر دیا اُنکو اور قصد کیا
اُسنے اُنکے اُٹھا لینے کا زین اسپ سے دونون گروہ دیکھتے تھے اُنکی طرف ضرار بن الازور نے بیان کیا ہے کہ در آیا مجھ مین غصہ اور
کہا مین نے اپنے دل مین کہ افسوس ہے تجھپر اے ضرار اس بات کا کہ یہ گبر قتل کریگا کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کس
چیز نے باز رکھا ہے تجھکو اُنکی مدد سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نکلے ضرار بن الازور اُنکی طرف درحالیکہ وہ پیدل تھے اور
دوڑتے تھے اپنے قدمون سے مثل ہرن بار یکبارگی یہانتک کہ نزدیک ہوے وہ اُن دونو کے اور وہ دونون اس حال سے بے علم تھے اور
ضرار کے ہاتھ مین خنجر تھا پس مارا ضرار نے خنجر کو اُسکی پشت سے پس نکلا خنجر اُسکے دلکی طرف سے پس گر گیا گبر مردہ ہوکر اور چھوڑایا اللہ تعالی نے شرحبیل بن حسنہ کو
اُسکے فشار اور تنگی سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب گر پڑا گبر اپنے گھوڑے پر سے اُترے اور گئے شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور گبر کیطرف
اور لیلیا جو کچھ زرہ وغیرہ سامان لڑائی کا اُسکے پاس تھا اور سوار ہوے ضرار اُسکے گھوڑے پر اور پھرے وہ اور شرحبیل بن حسنہ بجانب
مسلمانونکے پس مبارکباد دی مسلمانون نے شرحبیل بن حسنہ کو اُنکی سلامتی پر اور شکریہ ادا کیا ضرار بن الازور کے کامونکا پھر شرحبیل بن حسنہ نے
لیا اسباب گبر کا پس جھگڑا کیا اُنسے ضرار بن الازور نے اور کہا کہ اسباب مجکو چاہیئے اسواسطے کہ مین نے گبر کو مارا ہے اور شرحبیل بن حسنہ نے
کہا کہ مین نے اُسکو مارا ہے اور منازعت کی اس بارہ مین اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوف کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اس امر کا فیصلہ کرین وہ اس مقدمہ مین پس نہ راضی ہوون وہ دونون اُنکے فیصلے پر اور لکھا خط بنام امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے یا امیر المومنین ان رجلا خیر اخرج الی البراز وقاتل علجا من علوج الروم
تبع معہ فی الحرب الی بعض جمیعہ وخرج آخر من المسلمین فاعان الرجل وقتل العلج فالسلب لمن ہو منہما پس بجواب
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس تفصیل سے کہ اسباب مقتول کا اُسکے مار ڈالنے والیکو چاہیئے پس لیلیا اسباب کو ابو عبیدہ بن الجراح رض نے
شرحبیل بن حسنہ سے اور دیدیا ضرار بن الازور کو پس کہا ایک مرد مسلمان نے شرحبیل سے کہ کیونکر پایا ضرار نے اسباب کو پس کہا شرحبیل
نے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واقدی نے بیان کیا ہے کہ جب مار ڈالا ہے ضرار بن الازور نے بادشاہ لان کو خشمناک ہوے
رومی پس نکلا اُنمین سے ایک بہادر سوارون در انحالیکہ طلب کرتا تھا وہ لڑنیوالے کو پس نکلے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور مار ڈالا
اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا دوسرا سوار پس مار ڈالا زبیر نے اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسرا

اور چوتھا پس مارڈالا زبیر نے اُن دونون کو اور لے لیا اسباب اُنکا پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے
کہ زبیر بن العوام نے کوشش کی ہی آجکے دن بمقابلے رومیونکے اور خرچ کیا ہی اپنے نفس کو واسطے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور مجکو خوف ہی اُنکے تھک جانیکا پس آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے زبیر بن العوام کو اور قسم دلائی اُنکو کہ نہ جاوین مقابلے
کو نکلنے والون کے پس پھرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اپنی جگہ کیطرف اور نکلا ایک جوان رومی پس نکلے اُسکے مقابلے کو خالد بن الولید اور
مارڈالا اُسکو اور تھا وہ ملک روسیہ اور داماد ملک لان کا پس برابر تخمینہ کیا گیا کپڑے اور پٹکے اور صلیب اور زرہ سونیکا اسباب
اُسکا ساتھ پندرہ ہزار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ آگاہ کیا گیا باہان اس حال سے پس خشمناک ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ یہ
دو بادشاہ ہم مین سے مارے گئے اور مین جانتا ہون کہ مسیح ہماری مدد نہ کرینگے پھر حکم کیا اُسنے تیر اندازونکو برابر ایک ہی ساتھ تیر چلاوین پس
چلایا اُنھون نے اپنے تیرون کو اور چھوڑا اُنھون نے بجانب مسلمانون کے ایک لاکھ تیر ایک ہی ساتھ پس پڑتے تھے تیر مسلمانون کے لشکر مین
مثل آگ کے آسمان سے اور بکثرت واقع ہوا قتل اور جرح مسلمانون مین اور سات سو مسلمان یک چشم ہوے پس نام اُسدن کا یوم التعویر
رکھا گیا اور منجملہ اُن لوگون کے جنپر تیر پہونچے یہ تھے مغیرہ بن شعبہ اور سعید بن زید بن نفیل اور بکیر بن عبداللہ التمیمی اور ابو سفیان صخر
بن حرب اور راشد بن سعید اور بعد اس سانحہ کے ایک مرد دوسرے مرد سے ملاقات کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کیا مصیبت تمہاری
آنکھ کو پہونچی پس کہتا تھا دوسرا مرد کہ اس معاملے کو مصیبت نہ کہو بلکہ کہو اسکو کہ آزمائش اور محنت ہی اللہ تعالی کیطرف سے راوی نے بیان کیا
ہی کہ سخت اور بڑا ہوا معاملہ تیرونکے پڑنیکا مسلمانونکے لشکر مین یہانتک کہ نہین سنی جاتی تھی مگر یہ آواز واعیناہ و ابصراہ و احدقتاہ
اور اضطراب شدید واقع ہوا مسلمانون مین اور پھیرین عرب نے اپنے گھوڑونکی باگین اور حالانکہ پھیرنے والے تھے وہ اپنی
پشتون کی طرف اور دیکھا باہان ملعون نے مسلمانون کے لشکر کی گھبراہٹ کو پس ترغیب دی اُسنے تیراندازون اور رومیونکو اور
آواز دی اپنے لوگون کو اور چلے اور روانہ ہوے زنجیروالے لوگ بجانب لشکر مسلمانون کے اور حملہ کیا جیر اور قناطر اور قورین نے
اور کہا اُسنے باہان نے کہ ٹھہرو تم حملے سے اور چلاؤ تم اور بھگاؤ مسلمانون کو تیرون سے کہ سوا اسکے کوئی تدبیر اُنکے واسطے
نہین ہی پس زیادتی کی تیراندازون نے تیر چلانے مین اور روانہ ہوے زنجیروالے لوگ ساتھ اپنے لوہے کے اور تلوارین
چمکتی تھین لوگونکے ہاتھونمین مثل پارہ ہاے آتش کے اور لڑائی قائم تھی پھیرنیکی بحال اور اختیار کیا مسلمانون نے اپنی جانون پر
مہربانی کو بسبب اُس چیز کے جو پہونچا تھا تیر نکل پڑنے پتلی آنکھون سے عباد بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانون کے لشکر
اپنی طرف آتے ہوئے اور سواران مین چھپے ہوئے اور گھوڑے اُنکے پیچھے کو پھرے ہوئے پس کہا مین نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم اللھم انزل علینا نصرک الذی نصرتنا بہ فی المواطن کلہا پھر پکار کر کہا مین نے حمیر کے لوگون سے کہ اے گروہ حمیر
بھاگتے ہو تم بہشت سے دوزخ کیطرف اے لوگ قرآن مجید کے کیا تمہارا یہی بھاگنا ہی آیا نہین ڈرتے ہو تم عار اور ننگ کو آیا
نہین ہو تم سامنے اللہ تعالی جبار کے آیا نہین ہی وہ جاننے والا حالات پوشیدہ کا آیا ڈر گئے تم کفار کی لڑائی سے پس
نہین جواب دیا مجکو کسی نے گویا وہ بہرے تھے اور کچھ نہین سنتے تھے پس کہا مین نے کہ اگر میرے قبیلے کے لوگ حمیر

ساکت ہین جواب دینے سے پس پکارتا تھا مین ہر قبیلے عرب کو اور ہر قبیلہ باز رہا تھا بسبب اپنے معاملہ ذات کے مجکو جواب دینے
سے پس بہت پڑھا مین نے کلام لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ نازل ہوئی مدد آسمانی
اور معاملہ یہ گذرا کہ مسلمان لوگ پھرے بجانب ٹیلہ عورتون کے اور نہین ثابت قدمی کی انکے ساتھ کسی نے سوا صاحب نشانون کے عبد اللہ
بن قرط ازدی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین شام کی سب لڑائیون مین پس نہین موجود ہوا اور نہین دیکھا مین نے زیادہ سخت
کسی لڑائی کو مسلمانون کو یرموک کے دن سے اور نہین موجود تھا اور نہین دیکھا مین نے یرموک مین دن زیادہ سخت یوم التعویر سے اللہ
چلتے تھے گھوڑے مسلمانون کے اپنی دُمون کی طرف اور لڑتے تھے سوار بذات خود اور نشان اُنکے ہاتھون مین تھے یہانتک کہ ابو عبیدہ
بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص جان دینے کی لڑائی لڑتے تھے اور دیکھا مین نے شرحبیل بن حسنہ اور ضرار
بن الازور اور ہاشم مرقال اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو بہت
بڑی لڑائی لڑتے تھے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ کتنی مدت یہ لوگ لڑ سکتے ہین حالانکہ وہ چند کس ہین تا اینکہ مساعدت کی اللہ تعالی نے
ہماری ساتھ حملے اُن عورتون کے جو حاضر ہوئی تھین لڑائی مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے راشد زہری نے
بیان کیا ہے کہ عورتین حاضر ہوتی تھین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس وہ علاج زخمون کے کرتی تھین اور پانی پلاتی تھین اور
میدان جنگ مین لڑنیکو نکلتی تھین پس نہین دیکھا مین نے کسی عورت کو عورات قریش سے کہ لڑی تھین وہ سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے اور نہ جنگ یمامہ مین ہمراہی خالد بن الولید کے شل ہو سکے کہ لڑین عورتین قریش کی یرموک کے دن جسوقت کہ سخت ہوا مسلمانون پر قتال اور
بلگئے رومی مسلمانون مین پس بڑی شمشیر زنی کی عورتون نے یہ بات زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین واقع ہوئی اور ملگئین عورات حمیر
کی ساتھ عورتون لخم اور جذام کے اور قائم تھی لڑائی بیر کے پہلو اور ظاہر نشانیان اُسکی پس بیان کرتی تھین عورتین باپنی قومیت اور نام
اپنی ماؤن کے اور اپنے لقبونپر اور جان دینے کی لڑائی لڑتی تھین اور مارتی تھین گھوڑون کے مونہون مین چوبون کو اور ظاہر کرتی
تھین اولادون کو اور بعض اُن مین کی لڑتی تھین مشرکین سے اور بعض لڑتی تھین مسلمانون سے یہانتک کہ پھرے مسلمان بجانب
لڑائی کے اور حمایت کی اور بچایا اُنھون نے لوگون کو تا اینکہ شکست اُٹھائی مسلمان عورتون لخم اور جذام اور غسان نے پس نکلین
اُنکی طرف خولہ بنت الازور بن طارق اور ام حکیم بنت الحرث اور لبنی بنت سالم اور سلمی بنت لوی بن عاصم الیربوعی اور مارتی تھین
وہ اُنکے مونہون اور سرون پر چوبون کو اور کہتی تھین کہ نکل جاؤ تم ہمارے بیچ سے کہ تمنے سُست کر دیا ہماری جماعت کو پس پھرین
عورتین لخم اور جذام کی اور وہ جان دینے کی لڑائی لڑین ام حکیم بنت اغوث تلوار سے آگے لشکر کے لڑین اور پھیرتی تھین وہ مشرکین
کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ہند بنت عتبہ کو کہ اُنکے ہاتھ مین ہندی تلوار تھی اور وہ شمشیر زنی کرتی
تھین مشرکین مین اور پکار کر کہتی تھین اپنی بلند آواز سے کہ ای گروہ عرب کے کاٹ ڈالو تم گبر دن بے ختنہ بر یدکو ساتھ تلوار دنکے
اور اُسوقت سوائے آواز ابو سفیان کے اور کسی کی آواز سُنی نہ جاتی تھی اور وہ نصیحت کرتے تھے اپنی بلند آواز سے اور کہتے
تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے یہ ایکدن ہے اللہ تعالی کے دنون سے پس آزمایش نیک مین در آؤ تم اللہ سے کے

ذکر لڑائی عورتون کا یرموک کے ۱۱

کام مین اور اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا کہ ملا دیا تھا اُنھون نے اپنی باگ کو ساتھ باگ اپنے شوہر زبیر بن العوام
کے پس نہین مارتے تھے زبیر بن العوام کوئی وار تلوار کا مگر یہ کہ مارتی تھین اسماء مثل اُسکے اور پھرے مسلمان بجانب لڑائی کے جسوقت دیکھا
اُنھون نے عورتون کو جان دینے کی لڑائی لڑتی ہین اور کہتے تھے مرد اپنے نزدیک والے سے کہ اگر نہ لڑینگے ہم تو عورتون سے زیادہ مستحق ہین
ہم پردہ نشینی کے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری عورتون کی یرموک کے دن واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہے کہ
لڑائی یرموک کی رجب کے مہینے سن پندرہ ہجری مین ہوئی تھی بن عامر نے بیان کیا ہے کہ حملہ کیا خولہ بنت الازور اخت ضرار نے جب
ایک گبر رومی پر جسنے حملہ کیا تھا مجھ پر پس سامنا کیا خولہ نے اُسکا اور سبقت کرتی تھین وہ اُسپر ساتھ تلوار کے یہانتک کہ اُڑ گئی تلوار اُنکی
ہاتھ سے اور مارا گبر نے اپنی تلوار کو اُنکے سر پر پس جاری ہوا خون اور گر پڑین وہ زمین پر پس آواز دی عفیرہ بنت غفار نے جسوقت دیکھا
اُنکو اُنھون نے اور پکار کر کہا کہ اندوہگین ہوئے قسم ہے خدا کی ضرار بسبب اپنی بہن کے پھر حملہ کیا عفیرہ نے گبر پر اور مارا اُسپر ایسا وار تلوار کا کہ
جدا کر دیا اُسکے سر کو اور آئین عفیرہ خولہ بنت الازور کے پاس اور اُٹھایا اُنکے سر کو اور خون نے رنگین کر دیا تھا اُنکے بالون کو مثل
سُرخ پھول لالہ کے پس کہا عفیرہ نے کہ تمھارا کیا حال ہے پس کہا خولہ نے کہ بخیر ہون ولیکن میرا گمان یہ ہے کہ مین ضرور مر جاؤنگی پس آیا تمکو
میرے بھائی ضرار کا حال معلوم ہے پس کہا عفیرہ نے کہ مین نے تو اُنکو نہین دیکھا ہے پس کہا خولہ نے اللھم اجعلنی فداء لاخی کما قیم بہ الاسلام
عفیرہ نے بیان کیا ہے کہ کوشش کی مین نے اُنکے اُٹھانے اور کھڑے کرنے مین پس نہ کھڑی ہوئین وہ پس بیٹھ رہین بھائی تھی رات تا
اُنکے دیکھا مین نے کہ گھومتی تھین وہ اور پانی پلاتی تھین لوگون کو اور گویا اُنکو کوئی اذیت نہ تھی پس دیکھا اُنکو اُنکے بھائی نے اور زخم
اُنکے سر مین تھا پس کہا بھائی نے تمکو کیا ہوا ہے اُنھون نے کہا کہ یہ ہر سبب ایک گبر کے ہوا ہے جسکو عفیرہ نے مار ڈالا اُنھون نے
کہا اے بہن خوش ہو تم کہ بتحقیق ایک زخم کے عوض مین نے بہت عوض لیے ہین اور مار ڈالا مین نے اُنکے بیشمار لوگونکو اور برابر قائم
تھی لڑائی آغاز روز سے اور جب رات قریب آئی لڑائی زیادہ اور شعلہ زن ہوئی گرمی لڑائی کی اور ابوعبیدہ بن الجراح لڑتے
تھے اپنا نشان لیے ہوئے اور سرداران مسلمان مثل اُنکے لڑتے تھے اور ارادہ کیا اور آئے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب مسلمانون کے
اور اُنکے ساتھ تھے اشعر اور مرقال اور بنی حمیر اور لخم اور جذام اور مارے گئے یوم التعویر کو چالیس ہزار آدمی یا کچھ زیادہ اس سے اور خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے تو تلوارین اُسدن ٹوٹ گئین اور اُس لڑائی دیکھنے والون نے خالد بن الولید کے لڑنیکو مثل ایک سو بہادر
جوانون کی لڑائی کے روایت کیا ہے حازم بن معین نے بیان کیا ہے کہ نکلے مشرکین بیچ لڑائی مین یشمی کپڑے پہنے لوگ سبز اور ابلق گھوڑون پر
گویا وہ مثل پہاڑ دن قائم اور مضبوط کے تھے پس جب نکلے وہ درآئے بیچ لڑائی مین اور ایک ہی ساتھ حملہ کیا اُنھون نے اور بلندی کی
اُنھون نے اپنے بیچ مین ایک بڑی صلیب جو ہر کی ور نقل کیا اُنکے میسرہ نے ہمارے میسرہ پر اور اُنکے میمنہ نے ہمارے میمنہ پر پس
فرار کیا میمنہ اُنکے سامنے سے گویا ہم مثل جانورون کے تھے جنگل مین پھر دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے بجانب مسلمانونکے بھاگے وہ عورتون کی
طرف اور عورتین اُنکے مونھون پر مارتی تھین پس آواز دیکر کہتے تھے یہ لوگ اللہ اللہ لا تسلموا الاسلام بعد منکم واتقوا اللہ
پس لکوا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص قوم بنی معارب سے جسکا نام نجم بن مفرج تھا اور وہ بڑے حاضر جواب

اور خوش بیان اور فصیح ترین عرب اور بلند آواز تھے بنی محارب مین ایسے مشہور رہتے کہ آتے تھے فصحاے عرب اُنکے پاس واسطے سماعت اُنکی نثر اور نظم کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے صفوان بن راشد سے بیان کیا ہے کہ نہین پھیرا لوگون نے ہزیمت اور شکست سے بعد حکم اور مدد اللہ تعالی کے یرموک کی لڑائی مین مگر کلام ایک مرد کا بنی محارب سے جسکا نام مفرح تھا اور کوئی کلام اُنکا خالی از سجع اور قافیہ نہین ہوتا تھا کہ وہ جمع کرتے تھے اُس کلام کو اپنی حسن ترتیب سے اور یاد کیا ہے اُنکے کلام کو ہزیمت یرموک کے دن جسکا ذکر کرینگے ہم فصحاے متاخرین اصمعی اور ابو عبیدہ معمر اُنھین کے طرز کی پیروی کرتے تھے اور وعظ اُن کا نسبت مسلمانون کے بروز جنگ یرموک یہ ہے ایہا الناس هذا یوم له ما بعده وقد عاینتم قربه وبعده ولن تنالوا الجنة الا بالصبر علی المکارہ بالله ما این طلبها من هو فی الجهاد کاره والله فی عرضها السموات جنة محفوفة بالمکاره واعلی لله درجات درجة الشهادة فارضوا عالم الغیب بالشهادة وهذا الحرب قد قلت علی ساقه وبدء الانشقاق فی اسواقه واختفی هذا تری فی افاقه امالانتم صحابة نبی المعصوم فاسیتموا ما الثبات والنصر شرح صدره المصطفی بثباتکم وقد قرب مواهب الله تعالی ما ثباتکم وایاکم ان تولوا الادبار فتستوجبوا غضب الجبار اما والذی قدر الاقدار واجری الفلک الدوار وکل شیء عنده بمقدار لقد تزینت لکم الحور العین بایدیهن اباریق وکاس من معین فمن طلب دار البقاء هان علیه الیوم ما یلقی فحموا الملك تنالوا برکته واحفظوا حمیکم تنالوا بغیتکم والمعنوا الصدور تنالوا الحور واشرعوا الاسنة تنالوا الجنة واعتمدوا علی الصبر یکتب لکم الاجر واصبروا ستروا المؤمنین بحسن عملکم وایاکم ان تضلوا احسن سبیلکم ولا توافقوا الکفار فی جهلهم واصدقوا عن طرق قولهم ودعوهم فی سبق من اسلافکم فی عملهم واهموا امانتکم فی القرآن مما قبلهم وعد الله الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون سیروا وانفذوا سیبق المعدوم واجتهدوا واتقوا فاذا اجتهدتم تقال یعبدوننی ولا یشرکون بی اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور وہ سُرخ سر بند باندھے تھے اور ڈراتے تھے رومیونکو اپنے نام سے اور کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور نکلا اُنکے مقابلے مین ایک بطریق جسکا نام نسطور تھا اور وہ ریشمی کپڑے پہنے تھا اور آیا وہ درانحالیکہ طلب کرتا تھا خالد بن الولید کو بجانب میدان لڑائی کے اور وہ تو تلاپن کرتا تھا اپنی زبان مین اور ملاقی ہوے دونون اور بڑی سخت لڑائی لڑے جیسا کہ چاہیے پس نہایت لڑائی کی تیزی مین تھے کہ دفعۃً منہ کے بھل گر اگھوڑا خالد بن الولید کا اور جھکے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُسکے سر کی طرف اور دیکھا مسلمانون نے اُنکی جانب کہ وہ جھکے مین پس کہا مسلمانون نے لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم اور خالد بن الولید کہتے تھے ہیہ اور بلند کیا بطریق نے اپنی تلوار کو خالد بن الولید کی پشت پر پس شستہ کر دیا اُنکی

انکی پشت کو اور کچھ کام نہین کیا اُسنے بسبب تلوار کے اور اُٹھا گھوڑا خالد بن الولید کا اپنی لغزش قدم سے اور گر پڑا تاج خالد بن الولید کا اُنکے سر سے پس پکار کر کہا اُنھون نے کہ لو میرے تاج کو پس لیا تاج کو ایک شخص نے بنی مخزوم سے پس رکھ لیا خالد بن الولید نے اسکو سر پر پس کہا اُس شخص نے کہ اے ابا سلیمان تم اس حال لڑائی مین ہو اور تاج طلب کرتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت منڈایا تھا اپنے سر مبارک کے بالونکو حجۃ الوداع مین سے لیے تھے مین نے کچھ موے مبارک اُنکی پیشانی کے پس فرمایا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم ان بالونکو کیا کرو گے مین نے عرض کی تھی کہ بطور تبرک کے رکھونگا مین اے رسول اللہ کہ اعانت طلب کرونگا مین اُنسے اپنے دشمنونکی لڑائی مین پس فرمایا تھا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ تم فتحیاب ہوگے جبتک کہ یہ بال تمھارے پاس رہینگے پس رکھ لیا تھا مین نے اُن بالونکو آگے کیطرف اپنے تاج مین پس نہین ملاقی ہوا مین کسی جماعت سے کبھی حالانکہ وہ کلاہ سر پر تھا مگر یہ کہ شکست دی مین نے اُس جماعت کو اور یہ سب ببرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید نے مضبوط باندھا تاج کو اپنے سر پر ساتھ سربند سرخ کے اور حملہ کیا نسطور بطریق پر اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُسکے شانے پر پس کاٹ ڈالا دوسرے شانے تک اور ارادہ دوسرے وار کا اُسپر کیا پس حملہ کیا اُسکے ساتھیون نے اور کھینچ لیگئے اُسکو اپنی طرف پس ہلاک ہوا وہ اُنکے بیچ مین اور ٹوٹ گئین ہمتین اُنلوگونکی جو باقی تھے اُنکے ملوک سے اور بُرا جانا اُنھون نے پیش قدمی کو اور بعد اس معاملے کے خالد بن الولید بلاتے تھے اُنکو جانب میدان جنگ کے پس نہین نکلتا تھا کوئی اُنمین سے اور برابر خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے رومیون پر یہانتک کہ تھک گئے بازو اُنکے پس بہ کی اُنپر حرث بن ہشام مخزومی نے اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ اے امیر المومنین خالد بن الولید نے کیا جو کچھ اُنپر واجب تھا اور ادا کیا حق تلوار کا یہانتک کہ سُست ہو گئے بازو اُنکے پس اگر تم اُنکو حکم استراحت کا دو تو بہتر ہی پس چلے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور قسم دلاتے تھے اُنکو کہ پیش قدمی کرین وہ اور کہتے تھے اُنسے کہ باز رکھو تم اُنکو اپنی ذات سے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے سردار مین ہر طرح سے شہادت کو طلب کرتا ہون پس اگر خطا کرونمین تو اللہ تعالی جانتا ہی میری نیت کو اور حملہ کیا اُنھون نے پس نہین پھرے وہ اپنے حملے سے یہانتک کہ ظاہر اور پورا کیا حملے کو اور مسلمانون نے قوت دی خالد بن الولید کو اُنکے حملے مین اور پھرے مسلمان جانب لڑائی کے بعد اُٹھانے ہزیمت کے اور عورتین مرد نکے آگے تھین اور برابر دونون کے لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ پھرے رومی اپنی پشتونکیطرف اور مارے گئے اُنمین سے ہزارون گنتی مین اور زنجیر والے رومیونکا یہ حال ہوا شکست اُٹھائی اکثرون نے اُنمین سے اور سپہسیر کیا اُنکو گھوڑون نے اپنے سمون سے اور برابر اُنمین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ میل کیا آفتاب نے بجانب غروب کے اور جدا ہوے بعض اُنکے بعض سے اور بہ نکلا خون اُنکے بیچ مین اور بفرش ہوگئی زمین ساتھ مقتولین کے اور زخم ظاہر تھے دونون لشکرونمین کثرت تھی زخمیونکی اور پھری ہر قوم بجانب صلاح حال اپنے اور معالجہ زخمیونکے اور عورتین مقرر تھین واسطے درستی کھانے اور بندش زخمونکے کہ علاج زخمونکے اور جس چیز کی مردون کو ضرورت ہوئی عورتون نے اُسکی درستی کی اور نہین کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کسی کو صاحب نشانون سے واسطے نگہبانی کے مسلمانون کے بلکہ نگاہبانی کو اپنے ذمہ لیا ساتھ مہاجرین کے پس اُسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح گشت کرتے تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے دو سوارون کو کہ ملاقی ہوے اُنسے اور وہ دونون سوار گشت کرتے تھے اُنکی گشت کے ساتھ پس جب کہا ابو عبیدہ

بن الجراح نے لا الہ الا اللہ کہا دونون سوارون نے محمد رسول اللہ پس نزدیک ہوئے اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح اور دیکھا تو
ایک اُنمین زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور دوسری زوجہ اُنکی اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہین پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اُنپر اور کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس چیز نے تمکو نکالا ہی اُنھون نے کہا کہ مین نگاہبانی مسلمانونکی کرتا ہون اور سبب
اُسکا یہ ہی کہ میری زوجہ اسماء نے مجھسے کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب ہی کہ مسلمان بازر ہینگے اس رات مین نگاہبانی
سے پس آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ مساعدت اور رفوت دہی کرو تم میری مسلمانونکی نگاہبانی پر پس منظور کیا مین نے اُنکی بات کو پس
ادائے شکر کیا انکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور قسم دلائی اُنکو پھر جانیکی اپنے گھربار کی طرف پس نہین کیا اُنھون نے ایسا اور زبیر بن العوام
اور زوجہ اُنکی تمام اُس رات مین گشت کرتے رہے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ رومیون کے لشکر مین
ایک شخص حمص کا تھا جسکو لوگ ابو الجعید کہتے تھے اور وہ روساے حمص سے تھا پس جب یکجا ہوے رومی اور روانہ ہوے مسلمانونکی
طرف بجانب یرموک کے فرو اُترے وہ کھیتونمین اور ابو الجعید نے اپنا مسکن اُسجگہ مقرر کیا تھا بسبب خوش ہونے آب وہوا کے اور جا حمص
سے اور اُترا لشکر روم کا کھیتونمین اور وہان درخت ابو الجعید کے تھے اور اُسکی زوجہ نگاہبانی کرتی تھی اُنکی پس ابو الجعید نے رومیون کو اپنا
مہمان کیا اور بزرگداشت کی اور رکھا تاکھلایا اُنکو اور پانی پلایا پس جب فارغ ہولئے سب کھانے سے رومیون نے اُس سے کہا کہ لا تو اپنی
عورتکو ہمارے پاس پس انکار کیا اُسنے اس امر سے اور گالیان دین اور وہ لوگ نہین چاہتے تھے مگر اُسکی ہم بستری کو پس جب بخل کیا ابو الجعید
نے اُنپر اس کام مین قصد کیا اُنھون نے ہم بستری کا پس لیا اُس عورت کو تمام رات مصروف بازی رہا اُسکے ساتھ پس رو یا ابو الجعید اور شور
کیا اُسنے اور دعاے بد کی اُنپر پس مار ڈالا اُنھون نے اُسکے بیٹے کو پس آئی اُسکی مان اور لیا اُسنے سر اپنے بیٹے کا اپنے دوپٹے مین اور لائی
اُسکو بجانب امیر لشکر کے اور شکایت کی اپنے حال کی اُس سے اور کہا اُس سے کہ دیکھ تو تیرے ساتھیون نے میرے بیٹے کے ساتھ
کیا معاملہ کیا ہی پس جو ہے سائل کہ تو میری پس متوجہ نہوا وہ اُس کے کلام پر اور عوض اُسکے بیٹے کا نہ لیا پس کہا اُس لڑکے کی مان نے کہ
قسم ہی خدا کی ہر آئینہ ہمیشہ غالب رہینگے عرب تمپر اور پھر گئی وہ دعاے بد کرتی تھی اُنپر پس تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ اللہ تعالی نے مسلمانونکے ہاتھ
سے اُنکو ہلاک کیا پس جب آیا دن یرموک کا بعد اسکے کہ مار ڈالا خالد بن الولید نے نسطور بطریق کو آیا ابو الجعید مسلمانونکے لشکر مین اور کہا کہ یہ لشکر
جو تمھارے سامنے اُترا ہی بڑا لشکر ہی اور اگر حوالہ کرینگے وہ اپنے تئین تمکو واسطے قتل کے تو ہر آئینہ فرصت نہ پاؤ گے تم اُنکے مار ڈالنے سے مدت کثیر
مین پس اگر مکر و فریب کرو تمین اُنکے ساتھ اس بات مین ایسا فریب کہ فتحیاب ہو جاؤ تم اُنپر تو میرے ساتھ کیا کرو گے بعد کیا مجکو دوگے مسلمانون
نے کہا کہ ہم یہ کچھ دینگے اور نہ چھینین اور کبھی ہم جزیہ نہ لینگے تجھ سے اور نہ تیری اولاد سے اور اس بات پر ایک عہد نامہ تجکو لکھدینگے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب عہد لے لیا اور مضبوطی حاصل کی اُسنے مسلمانون سے گیا وہ رومیونکی طرف اور وہ لوگ نہین آگاہ تھے
یاقوصہ سے اور یاقوصہ ایک بڑی ندی ہی پس اُتارا ابو الجعید نے اُنکو اُسکے پہلو مین اور کہا اُنسے کہ اس جگہ سے نہ دور ہو تم پس مین تمھ
تدبیر فریب کرونگا تمھارے واسطے ساتھ عرب کے کہ اُسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جاوینگا ور کیا اُسنے یاقوصہ کو اُنکے اور عرب کے
بیچ مین اور وہ لوگ نہین جانتے تھے کہ اُسکی پستی کسقدر ہی پس بعد یوم التعویر کے آیا ابو الجعید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا

انکو اس حال مین گشت کرتے تھے وہ اُس رات مین مع جماعت مہاجرین کے پس کہا ابو عبیدہؓ سے کہ یہ توقف کرنا اور بیٹھ رہنا تمہارا کیا اور
کسوجہ سے ہو انہون نے کہا کہ کیا کام کرین ہم اُسنے کہا کہ جب کل کی رات آوے کثرت سے آگ روشن کرو تم پھر پلٹ گیا وہ رومیونکیطرف تاکہ
رنج پہونچادے وہ اُنپر پس جب دوسری رات آئی روشن کیا مسلمانون نے دس ہزار سے زیادہ جگہون مین آگ کو پس جب روشن ہوئی آگ
آیا ابو الجعید اُنکے پاس پس کہا اُنھون نے کہ ہمنے بموجب کہنے تیرے کے آگ روشن کی ہی پس بعد اسکے کیا تدبیر ہو اُسنے کہا کہ مین پانچسو آدمی
تمہارے دلیر اور بہادرونسے چاہتا ہون تاکہ مشورہ دون مین انکو اُس چیز کی جو وہ کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اختیار کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے پانچسو مردونکو کہ منجملہ اُنکے عیاض بن غنم بن طارق الہلالی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور ضرار بن الازور اور عبد اللہ بن قرط اور
عبد اللہ بن یاسر اور عبد اللہ بن اوس اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور غانم بن عبد اللہ اللیثی اور سوا اُنکے اور
لوگ مثل ان لوگونکے تھے پس جب یکجا ہوے یہ لوگ چلا ابو الجعید انکو لیکر غیر راہ مین اور قصد کیا اُسنے ساتھ اُنکے لشکر روم کا پس نزدیک ہوے
اور قریب تھا کہ ملجاوین وہ رومیو نمین لیا ابو الجعید نے کچھ لوگون کو اُنمین سے اور راہ بتلائی انکو ندی کی گھاٹ پر اور سوا اُسکے
اور سکنہ یرموک کے اور کوئی گھاٹ کو نہین جانتا تھا اور کہا اُسنے کہ ڈالو تم اُنپر لڑائی کو پھر شکست اُٹھائو تم اور چھوڑ دو مجکو اور انکو پس لیا ہی
کہ اُن لوگون نے اور شور و حملہ کیا اور جاری ہوئی لڑائی اُنکے اور رومیونکے بیچ مین پھر شکست اُٹھائی پانچسو مسلمانون نے اور گئے
گھاٹ کیطرف پس اُسیوقت شور کیا ابو الجعید نے اپنی آواز بلند سے اور کہا کہ اے گروہ روم کے لو تم انکو جنھون نے شکست اُٹھائی ہی پس
ان مسلمانون نے روشن کیا ہی اپنی آگ کو واسطے تمہارے قریب رہی کے اور میل کیا ہی انھون نے بھاگ جانے کا پس چلے رومی بجانب
جلدی کے درانحالیکہ وہ اس امر کو سچ جانتے تھے پس سوار ہوے بعض اُنکے ننگی پیٹھ گھوڑونپر اور بعض پیدل تھے اور چلے وہ شکست اُٹھانے
والونکی طلب مین اور ابو الجعید جاتا تھا اُنکے سامنے یہانتک کہ ٹھہرا دیا اُسنے انکو ندی پر اور کہا کہ یہ گھاٹ ہی لو تم اُسکو پس آئے وہ درانحالیکہ
لتے تھے پانی مین اور گرتے تھے مثل گرنے ٹیڑیونکے یہانتک کہ مر گئی اُنمین سے ایک جماعت کثیر کہ جسکا احاطہ اور ادراک زبانی شمار سے
نہین ہوسکتا ہی پس اہل عرب نے اس ندی کا نام یاقوصہ رکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سرگذشت رومیونکی ہی اور نہین جانا
اُنمین کے آگے آنے والے نے کہ پیچھے والے پر کیا گذری یہانتک کہ جب صبح کی اُنھون نے سُنا اُنھون نے اس امر کو کہ مسلمان بدستور
اپنے لشکر مین ہین پس جانا اُنھون نے کہ مسلمانون نے سخت مصیبت ڈالی انپر رات کے وقت اور گھٹ گئی تعداد اُنکے لشکر کی پس کہا بعضون
نے بعض سے کہ وہ کون شخص ہی جو رات کو شور کرتا تھا پس بعضون نے کہا کہ وہ شور کرنے والا وہی ہی کہ جسکی زوجہ کے ساتھ تمنے ہم بستری کی
اور اُسکی لڑکی کی تھی اور مار ڈالا تھا اُسکے بیٹے کو اور تحقیق لے لیا اُسنے اپنا عوض تمسے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب کہ سنا باہان نے حال اسکا
اپنے ساتھیونپر پس جانا اُسنے کہ بیشک وہ ہلاک ہوگا اور عرب اُسپر فتحیاب ہونگے پس کہا ابھی اُسنے قوم سے کہ کس کام کا مشورہ دیتا ہی
تو مجکو تحقیق غالب ہو گئے ہین عرب ہمپر اگر وہ ولیکہ ہی سامنا کرینگے ہم تو ہم مین سے کوئی شخص نہ بچیگا پس آیا مناسب ہی تیرے نزدیک
یہ درخواست کرین ہم اُنسے اس امر کی کہ توقف اور تاخیر کرین وہ لڑائی مین یہانتک کہ کرین ہم کوئی فکر اور حیلہ اپنی جانونکے بچانیکا پس کہا اُسنے کہ
مشکل ہی پس بلایا باہان نے ایک شخص کو کہ تو مجھسے اور عربسے انکے طرف اور پیام دیا کہ لڑائی مثل قتل کے ہی اور دنیا کو منتقلی ہی تحقیق

فریب کیا ہی تمنے ہمارے ساتھ پس نہ ظلم اور بغاوت کرو تم کہ ظلم کرنے والا ہی ظالم اور آجکے دن توقف مین ڈالو تم لڑائی کو ہمسے پس جب کل ہوگی تو ہمارے تمھارے فیصلہ ہو جائیگا آیا لخمی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ادا ے پیام کیا اُستے پس قصد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی درخواست کی منظوری کا پس منع کیا اُنکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس امر سے اور کہا کہ اے سردار ایسا نکرو تم کہ بعد اسکے قوم کیواسطے اچھائی نہین ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لخمی سے کہ جا تو اپنے ساتھی کے پاس اور کہدے تو اُس سے کہ ہم لڑائی مین تاخیر نکرینگے اور ہمکو اپنے کام مین جلدی ہی پس پھرا ایلچی باہان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح کے جواب سے پس برا اور دشوار گذرا اُسپر یہ امر سراسیمہ ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ مین عرب سے اس امر مین جشم داشت صلح کی رکھتا تھا پس قسم ہی حق صلیب کی کہ نہ نکلیگا اُسکے مقابلے کو سوا میرے دوسرا کوئی شخص بھا آواز دی اُسنے رومیون اور ارکان تخت بادشاہ اور اُنلوگونکو جنپر بھروسا کرنا تھا وہ سختیو نمین اور حکم دیا اُسنے کہ درست کرین وہ سامانکو واسطے لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہی کہ مستعد ہوے وہ لوگ اور نکلا باہان آگے لشکر کے اور صلیب اُسکے آگے تھی اور اُسیوقت مسلمانون نے لیا اپنی جگہونکو واسطے لڑائی کے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھائی مسلمانونکو اور حکم کیا اُنکو جلدی کرنیکا لڑائی مین اور لیا اُنھون نے اپنی جگہونکو واسطے لڑائی کے اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اُس لشکر مین جو مشہور بہ لشکر زحف تھا اور نکلا آفتاب پس اُسیوقت نکلا جرجیر جو بعض ملوک رومیون سے تھا طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو اور کہا اُسنے نہ نکلے میرے مقابلے کو مگر سردار لشکر کا پس جب سنا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے حوالہ کیا اُنھون نے نشان کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور کہا تم اسکے مستحق ہو پس اگر میں پھرونگا مین اس بطریق کی لڑائی سے پس نشان میرا ہے اور اگر مار ڈالیگا وہ مجکو پس تم متکفل سرداری کے رہنا یہانتک کہ تجویز کرینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ موافق اپنی رائے کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین اُسکے مقابلے کو جاؤنگا سواسطے تمھارے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین ایسا نکرونگا اور ضرور مین اُسکی طرف جاؤنگا اور اجر مین تم میرے شریک رہو پھر نکلے ابو عبیدہ بن الجراح اور ہر مسلمان اس امر کو زبون جانتا تھا اور مسلمان انسے درخواست باز رہنے کی کرتے تھے پس مبالغہ کیا اُنھون نے نکلنے مین اور چھوڑ دیا مسلمانون نے اُنکی خاطر پس جب نزدیک ہوے ابو عبیدہ بن الجراح جرجیر سے اور دیکھا اُنکو اُسنے کہا کہ تمھین اس لشکر کے سردار ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہان مین سردار ہون اور مین نے منظور کیا تیری درخواست کو واسطے لڑائی کے پس تو ہی اور میدان لڑائی کا ہی پس نہین باقی ہی کوئی امر تمھاری شکست مین مگر یہ کہ مار ڈالون مین تجکو اور بعد تیرے باہان کو جرجیر نے کہا کہ اُمت صلیب کی تمپر غالب ہو جائیگی پھر حملہ کیا جرجیر نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر اور حملہ کیا اُنھون نے جرجیر پر اور طول ہوئی اُن دونونکے بیچ مین لڑائی اور خالد بن الولید اور مسلمان لوگ دیکھتے تھے بجانب ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے اور دعا ے سلامتی اور مدد کی اُنکے واسطے کرتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ دوری اختیار کی جرجیر نے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے سامنے سے اور چلا سامنے لشکر کے اور طلب کیا اُسنے اُس وعدہ مین ہیمنہ مشرکین کو اور پیچھا کیا اُسکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور با اینہمہ وہ اُمید داور سائی کی رکھتے تھے اور چلا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح اُسکے پیچھے پس اُسیوقت پھرا اُنپر جرجیر مثل بجلی کے اور ملاقی ہوے دونون ساتھ دو ضرب شمشیر کی پس ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے سبقت کی اپنے وار مین پس پہنچی ضرب اُنکی جرجیر کے ایک شانے پر کہ جا نکلی اُسکے دوسرے شانے سے پس گرپڑا اُسیوقت ابو عبیدہ بن الجراح اور تکبیر کی مسلمانون نے اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُسکی لاش پر اور تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری ڈیل ڈول سے اور نہین لی اُنھون نے کوئی چیز اُسکا اسباب پس چلا اُنکے خالد بن الولید رضہ

[illegible]

رضی اللہ عنہ نے کہ واسطے اللہ کے ہی نیکو کاری تمہاری اے دوسرے دلیر پھر و تم اپنے نشان کیطرف کہ تحقیق کر چکے تم جو تمپر واجب تھا پس شیخ پھرے ابو عبیدہؓ دین
الجراح پس قسم دلائی مسلمانون نے انکو اور کہا پھر نے کو پس پھرے وہ اور لیا اپنے نشان کو خالد بن الولید سے اور دیکھا باہان نے بجانب جرجیر کے
کہ مار ڈالا گیا ہی پس دشوار گذرا اُسپر یہ امر کہ جرجیر ایک رکن تھا اُسکے ارکان سے اور قصد کیا اُسنے بھاگنے کا پھر اُسنے کہا اپنے دل مین کہ نہین لیے جاتا
ہون مین کسی عذر کو نزدیک ہرقل بادشاہ کے اور نکلو نہین واسطے لڑائی کے پس اگر مار ڈالا گیا مین تو راحت پاونگا مین عار و ننگ سے اور اگر
صحیح و سالم رہا مین تو ہوگا میرے تئین نزدیک بادشاہ کے نیک عذر بھاگنے اور پیٹھ پھیرنے سے پس آگاہ کیا اُسنے لوگون کو کہ وہ بذات
خود ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پھر لیا اُسنے اپنا سامان جنگ اور پہنا اُسنے لباس پر تکلف اپنا اور نکلا گویا وہ بالکل چمکتا ہوا سونا تھا پس بلایا
اُسنے اپنے پاس بطارقہ اور قسیس اور راہبونکو اور کہا اُسنے کہ ہرقل بادشاہ تم لوگو نسے زیادہ اس امر کا دانا تھا پس ارادہ کیا اُسنے قوم مسلمانو سے
صلح کا پس مخالفت کی تمنے اُسکی اور آگاہ ہو تم کہ مین بذات خود لڑنے کو جاتا ہون پس آگے آیا اُسکے ایک بطریق بطارقہ تخت بادشاہ سے اور
اُسمین ایک طریقہ عبادت اور دین کا تھا اور وہ کنائس اور راہبونکی تعظیم کرتا تھا اور تبعیت کرتا تھا اُس حیز کی جو اللہ تعالی نے فرض کی تھی انجیل مین سبب
مین جرجیر سے قریب تھا پس جب جانا اُسنے جرجیر کے مارے جانے کا حال دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور کہا اُسنے کہ قسم ہی حق صلیب کی کہ مین لڑنے کو
نکلونگا بجانب مسلمانون کے اور عوض لونگا پس جا ملونگا جرجیر سے یا مار ڈالونگا اُسکے مارنیوالے کو پھر کہا اُسنے باہان سے کہ مقرر ہو گیا مجھپر جہاد اور
یہ کہ ادا کرون مین فرض مسیح کو اور مجکو ضرور کرنا ہی پس چھوڑا اُسکو باہان نے اُسکی رائے پر پس نکلا وہ اور نام اُسکا سمرحبیس تھا اور وہ زرہ پہنے ہوئے
تھا اور زرہ پر لوہا تھا اور لوہے کے بازو بند پہنے ہوئے تھا اور حمائل کر لیا تھا اُسنے تلوار کو اور لٹکا یا تھا اُسنے ترکش کو اور پناہ مانگی اُسکے واسطے لوگون
نے اور کنیسونکی دھونی اُسکو دی اور آیا اُسکے سامنے راہب عموریہ کا اور دی اُسکو ایک صلیب جو اُسکی گردن مین تھی اور کہا کہ یہ صلیب مسیح کے
زمانہ سے راہبونکی وراثت مین چلی آتی ہی اور راہب لوگ مس کرتے ہین اُسکو اور چومتے ہین پس لے تو اُسکو کہ مدد دیگی تجکو پس لیا اُسکو سمرحبیس نے
اور نکلا وہ اور پکارا اُسنے لڑنے والیکو ساتھ کلام عرب فصیح کے تا اینکہ گمان کیا لوگون نے کہ وہ عرب متنصرہ سے ہی پس نکلے اُسکی طرف ضرار بن الازور
مثل شعلہ آگ کے جب نزدیک گئے اور دیکھا اُسکے بھاری ڈیل ڈول کو خوفناک اور نادم ہوے وہ اپنے نکلنے پر اُسکے مقابلہ مین پھر کہا کہ فریب
کہ نہ بے نیاز کریگا یہ لباس اگر آگئی ہی موت پھر پلٹے ضرار پیچھے کو پس جانا مسلمانون نے کہ ڈر گئے ہین پس کہا ایک شخص نے کہنے والون سے کہ
ضرار نے شکست اُٹھائی گبر سے حالانکہ ہمنے انکو ایسا کبھی نہین دیکھا تھا اور نہین کلام کیا ضرار نے کسی سے یہانتک کہ گئے وہ اپنے خیمہ مین اور
نکالا اپنے کپڑونکو بدن سے اور باقی رکھا صرف ازار کو اور لیا ساتھ اپنے تلوار کو اور ڈھال کو پھر چلے بجانب لڑائی کے بقصد قتال
بطریق کے پس پایا اُنھون نے مالک نخعی کو کہ سبقت کی تھی اُنھون نے بجانب بطریق کے اور تھے مالک دراز قامت کہ جس وقت سوار ہوتے تھے
گھسٹتے تھے اپنے دونون پیر ونکا زمین پر پس دیکھا ضرار نے کہ مالک نخعی پکارتے ہین گبر کو ان الفاظ سے تقدم یا عباد الصلیب الی الرجل
النجیب ناصر محمد الحبیب پس نہ جواب دیا انکو گبر نے بسبب لاعلمی زبان عرب کے پس دگر گھومے اُسکے مالک نخعی اور ارادہ کیا اُسپر نیزہ مارنیکا
اور لگ گیا اُسکی طرف سینہ کو پس نہ دیکھا اُسکے بدن مین کوئی جگہ نیزہ مارنیکی بسبب لدہ دہنے کے جو اُسپر تھی پس قصد کیا اُسکے
گھوڑے کا اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑ مین کہ نکلی نوک نیزہ کی دوسری جانب سے پس اچھلا گھوڑا بسبب گرمی ضرب نیزہ کے اور مارا ہاتھ

اپنے ہاتھ پھیر دنکو زین پر اور ارادہ کیا مالک نے نیزے کے نکالنے کا پس نہ نکال سکا اسواسطے کہ نیزہ در آیا تھا گھوڑے کی پسلیون مین پس ٹوٹ گیا
نیزہ اور گر پڑا گھوڑا مع بطریق کے اور وہ اُسکی پشت پر تھا اور نہین قادر ہو سکا بطریق گھوڑے کی پشت سے اُٹھنے پر اسواسطے کہ وہ ساتھ
زنجیرونکے بندھا تھا اپنے زین مین پس دیکھا مسلمانون نے بجانب ضرار بن الازور کے کہ وہ دوڑے بطریق کیطرف مثل آہو بابیک
گھوڑے کے یہانتک کہ پہونچے گبر کیطرف پس مارا اپنی تلوار کو اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کر دیا اُسکے سر کو اور ٹھہرے اور لیلیا اُسکے اسباب کو پس آئے
اُنکے سامنے مالک نخعی اور کہا کہ یہ کیا بات ہے اے ضرار بن الازور کہ شریک ہوے ہو تم میرے شکار مین ضرار نے کہا کہ تمھارا شریک نہین بلکہ مین
اُسکا مالک ہون پس کہا مالک نے کہ تم نہین مالک ہو سکتے ہو مین نے مارا ہے اُسکے گھوڑے کو ضرار نے کہا دب ساع لقاعدالی جامد پس ہنسے مالک نخعی
اور کہا کہ لو تم اپنے شکار کو گوارا کرے اللہ اُسکو تمھارے تئین ضرار بن الازور نے کہا کہ مین نے یہ کلام نہین کیا تھا مگر بطور مزاح کے لو تم اس اسباب کو
پس قسم ہے خدا کی نہ لونگا مین اسمین سے کسی چیز کو اور وہ حق تمھارا ہے اور تم مستحق زیادہ ہو پس اُٹھالیا ضرار نے اُس اسباب کو اپنے کاندھے پر
اور نہین قریب تھا یہ امر کہ اُٹھاوین وہ اسباب کو بسبب گرانباری کے اور پسینا ٹپکتا تھا اُنکے بدن سے بسبب بار کے زبیر بن عابد نے بیان کیا
ہے کہ دیکھا مین نے ضرار کو کہ اسوقت وہ پیدل چلتے تھے اور مالک نخعی سوار تھے یہانتک کہ پہونچایا اور ڈالدیا ضرار نے اُس اسباب کو مالک نخعی رض
کی فرودگاہ مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال دیکھکر کہ قسم ہے خدا کی یہ قوم ہے جنھون نے ہبہ کر دیا ہے اپنی جانونکو واسطے اللہ کے اور
نہین چاہتے ہین وہ دنیا کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مارا گیا ہو سر جس بطریق ٹوٹ گئے بازو باہان کے پس آواز دی اُسنے اپنی قوم کو
اور بھیجا کیا اُنکو اپنے پاس اور کہا اُنسے کہ سنو تم اے ہمراہیان بادشاہ کے اور پہونچاؤ تم اُسکو میرا پیام کہ مین نے نہین اُٹھا رکھا ہے کسی طرح
کی کوشش کو اسمین اور کی مدد بھی مین اور حمایت کی مین نے بادشاہ کی اور لڑا مین اُسکی نعمتونکے سبب سے اور مین نہین قوت اور طاقت
رکھتا ہون غالب ہونیکی آسمان کے پروردگار پر اسواسطے کہ اُسنے راہ بتلادی ہے عرب کو ہمپر اور مالک کر دیا ہے اُنکو ہمارے شہرونکا اور
اب مین کیا منھ لیکر بادشاہ کے پاس جاؤنگا یہانتک کہ نکلونگا مین واسطے لڑائی کے اور جاؤنگا مین نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی جگہ مین اور
مین نے ارادہ کیا ہے کہ سپرد کرون مین صلیب کو تم مین کسی کو اور نکلون مین واسطے لڑائی مسلمانونکے پس اگر مارا جاؤنگا مین تو راحت پاؤنگا مین عار و
ننگ سے اور بادشاہ کی سرزنش سے اور اگر نصیب ہوگا غلبہ درعوض لونگا مین مسلمانونسے اور پھرونگا مین صحیح اور سالم تو جاؤنگا بادشاہ
اسطرفکو کہ نہین بکی ہین نے اُسکی مدد بھی سے پس کہا اُنلوگون نے کہ اے بادشاہ نہ جاؤ بجانب میدان جنگ کے یہانتک کہ جاوینگے ہولوگ
بجانب لڑائی کے تیرے پیشتر پس مارڈالے جاوینگے ہولوگ تو اختیار ہے تجکو اُس کام کے کرنیکا جو تجکو منظور ہوگا پس قسم کھائی باہان نے چار دن
کنیسونکی اسطرح کہ اُسکے پیشتر کوئی لڑنیکو نہ جاوے پس جب قسم کھائی باہان نے بادہ وہ لوگ اُسکے پھیرنے سے پس بلایا باہان نے اپنے
بیٹے کو جو اُسکے ساتھ تھا پس دی صلیب اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہرو تم میری جگہ پر اور سامنے لایا گیا باہان کے سامان جنگ پس
پہن لیا اُسنے اُسکو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ وہ سامان جنگ جسکو باہان پہنکر لڑنے کو نکلا تھا ساٹھ ہزار کے برابر تخمینہ کیا گیا
کہ وہ سب جڑاؤ تھا موتی اور یاقوت سے اور جب قصد کیا اُسنے بجانب میدان کے نکلنے کا آیا اُسکے سامنے ایک راہب عموریہ کا اور
کہا اُسنے اے بادشاہ مین نہین دیکھتا ہون تیرے واسطے کوئی راہ میدان جنگ مین جانیکی اور نہین دوست رکھتا ہون مین

اس بات کو تیرے واسطے باہان نے کہا کس وجہ سے تو کہتا ہی اُسنے کہا کہ مین نے تیری بنسبت ایک خواب دیکھا ہی پھر تو اس ارادے سے اور چھوڑ
دو دوسرے کو سواے اپنے واسطے نکلنے میدان جنگ کے باہان نے کہا کہ مین توبہ نہ کرونگا اور پھر جانا مجکو دوست تر ہی عار و ننگ سے پس دعا
دی راہبون نے اُسکو اور بنا دی باور دعا مانگی اُسکے واسطے اور نکلا باہان بجانب لڑائی کے اور گویا وہ ایک چمکتا ہوا پہاڑ سونیکا تھا پس آ پہونچا یہانتک
کہ ٹھہرا وہ دونوں صفونکے بیچ مین اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو اور ڈرایا اپنے نام سے پس جسنے پہلے اُسکو پہچانا وہ خالد بن الولید تھے
پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ باہان سردار قوم کا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ وہ نہین نکلا ہی مگر یہ کہ اُسکے نزدیک کوئی بات ہی راوی نے بیان کیا ہی
کہ باہان خوف دلاتا تھا اپنے نام سے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم دوس سے اور کہا اُس جوان نے کہ مین مشتاق بہشت کا ہون
اور باہانکے ہاتھ مین عمود سونیکا تھا پس ملا اُسنے عمود ایسی شدت سے جوان دوسی پر کہ قتل کیا اُسکو اور جلدی لیگیا اللہ تعالی اُسکی روحکو
بجانب بہشت کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُس جوان دوسی کو کہ جسوقت یہ امر بسبب خوشی کے پھولا شاہ کرتا
تھا اپنی انگلی سے بجانب آسمان کے اور نہین ڈرایا تھا اُسکو اُس چیز نے جو لاحق ہوئی تھی پس جانا مین نے کہ یہ امر بسبب خوشی اور سرور کے
ہی دیکھنے حوران بہشتی سے اور گھر گیا باہان اُسکے گرد اور قوی ہوا اُسکا سبب رکھلنے اُس دوسی کے اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو پس
دوڑے اُسکی طرف مسلمان و راضی الیکو وہ سب یہ دعا مانگتے تھے اللھم اجر قتلہ علی یدی پس سبکے پہلے مالک نخعی نکلا اور برابری کی اُسکی میدان
مین اور مبادرت کی باہان سے ساتھ کلام کی اور کہا کہ ای گبر نہ غرور کر تو اُس شخص کے مار ڈالنے پر اسواسطے کہ وہ ساتھی ہمارا مشتاق ملاقات
اپنے پروردگار کا تھا اور نہین ہی کوئی ہم مین مگر یہ کہ مشتاق ہی بہشت کا پس اگر چاہتا ہی تو بہیجاگی ہماری بہشت مین پس بکہو تو کلمہ شہادت
کو پس اگر نہین منظور ہی یہ تو جزیہ دے ورنہ تو بیشک ہلاک ہوگا پس کہا باہان نے کیا آیا تم میرے ساتھی خالد بن الولید ہو پس کہا اُنہون نے
کہ نہ بلکہ مین مالک نخعی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہون پس کہا باہان نے ضرور ہی لڑائی پھر حملہ کیا اُسنے مالک نخعی پر اور تھا وہ ملعون اہل
شجاعت سے اور بہروسا کیا اُسنے اپنے عمود پر اور مارا مالک نخعی کے خود پر پس دور آیا خود اُنکی پیشانی مین پس پھر گئی پلکی اُنکی آنکھ کے اوپر کی
پس اُسدن سے نام اُنکا مالک اشتر نخعی رکھا گیا اور ارادہ کیا مالک اشتر نے بسبب صدمہ ضرب باہان کے پھرنے کا پھر تامل کیا اُسنے
ارادہ فرار مین پس ارادہ کہا اُنہون نے اپنے نفس کو اور جانا اُنہون نے یہ امر کہ اللہ تعالی مدد کرنیوالا اُنکا ہی اور خون جاری تھا اُنکے زخم سے
اور دشمن خدا جانتا تھا کہ مین نے مار ڈالا ہی مالک اشتر کو پس وہ منتظر تھا اس امر کا کہ کب وہ اپنے گھوڑے سے گرتے ہین اور اُسیوقت حملہ کیا
مالک اشتر نے اُسپر اور پہونچین اُنکو آوازین مسلمانونکی اس آواز سے کہ ای مالک اللہ تعالی سے اعانت طلب کر وہ تم کو اعانت کریگا ثمہ ازدی
ازدی ہی مالک اشتر نے بیان کیا جبکہ اعانت طلب کی مین نے اللہ تعالی سے اور درود بھیجا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس مارا
مین نے اُسکے ایک بڑا وار پس کاٹا میری تلوار نے لیکن وہ زرہ شکست کرنیوالی نہ تھی پس جانا مین نے کہ وہ مثل شہر پناہ کے ہی پس جب
جانا اور پایا باہان نے اثر زخم کا پھیرا اُسنے اپنے منہ کو اور داخل ہوا وہ اپنے لشکر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب بھاگا باہان مالک اشتر
کے سامنے سے شکست اُٹھا کر کہا خالد بن الولید نے مسلمانونکو کہ باہان لشکر دہنی اور سختی کے حملہ کرو تم قوم پر جبتک کہ وہ خوف مین ہین پس حملہ
کیا خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہی لشکر نے اور حملہ کیا سرداروں نے ساتھ اپنے ہمراہیونکے اور جمعیت کی انکی مسلمانونکی جماعت نے ساتھ تہلیل

اور تکبیر کے پس کچھ تھوڑا صبر کیا رومیون نے اُنکے مقابلے مین یہانتک کہ جب غائب ہوا آفتاب اور تاریک ہوگیا کنارہ آسمان کا چھوڑ دیا رومیون
نے اپنی جگہ کو درانحالیکہ وہ شکست اُٹھانیوالے اور بھاگنے والے تھے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے درانحالیکہ قتل کرتے تھے اور گرفتار کرتے
تھے اُنکو پس مارے گئے اُنمین سے قریب ایک لاکھ کے اور گرفتار ہوے چالیس ہزار اور ڈوب مری ندی مین ایک جماعت کثیر جنکا شمار نہین ہوسکتا ہی
اور ٹکرا کر مرے اور ہلاک ہوے بعض اُنمین کے پہاڑون اور جنگلونمین اور گروہ مسلمانونکا اُنکے پیچھے تھے کہ لاتے تھے اُنکو پہاڑونسے گرفتار کرکے اور
برابر مسلمان اُنکو قتل اور قید کرتے تھے یہانتک کہ گذری کچھ تھوڑی رات پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکے پاس یہ کہ چھوڑ دو تم اُنکو صبح تک
پس مسلمان لوگ پھرتے تھے اپنے لشکر کیطرف اور ہاتھ اُنکے پُر تھے غنائم اور سراپردات اور سونے چاندی کے برتنون اور زرالی اور نمارق اور طنافس
سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لوگونکو واسطے یکجا کرنے غنائم کے اور رات گذرانی مسلمانون نے
درانحالیکہ وہ خوشحال اور مسرور مین تھے بسبب شامل ہونے مدد اللہ تعالیٰ کے اُنپر یہانتک کہ جسوقت صبح کی اُنھون نے پس نہ معلوم ہوئی رومیون
کی کوئی خبر اور جا پڑے اکثر رومی یرموک کے غارون اور گڑھونمین راوی نے بیان کیا ہی کہ ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے شمار کرنے تعداد
مقتولین مشرکین کا پس نہ قادر ہوسکے وہ اُسکے شمار پر مگر ساتھ لکڑیکے پس حکم کیا اُنھون نے کاٹنے لکڑیکا جنگل سے اور رکھتے تھے شمار کرنے والے
ہر مقتول پر ایک لکڑی کو پس شمار کیا لکڑیونکو تو معلوم ہوا کہ تعداد مقتولین کی ایک لاکھ پانچ ہزار ہی اور قیدی چالیس ہزار تھے اور مارے گئے مسلمانونسے
چار ہزار کچھ زیادہ اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح نے کچھ سرونکو یرموک سے پس نہین پہچانے جاتے تھے کہ آیا وہ سر عرب متنصرہ کے ہین یا مسلمانونکے
پس حکم کیا اُنکے غسل دینے کا پھر نماز پڑھی اُنپر اور اُنکو جو نبر جو مارے گئے تھے اور حکم کیا اُنکے دفن کرنیکا اور جدا ہوے گروہ مسلمانون کے بتلاش
رومیونکے پہاڑون اور جنگلونمین اور اُسیوقت دیکھا اُنھون نے ایک چرواہے کو کہ سامنے آیا ہی اُنکے پس کہا اُنھون نے اُس سے کہ آیا گذرا ہی تیری
طرف ہوکر کوئی شخص رومیونسے اُسنے کہا ہان گیا ہی میری طرف ایک بطریق اور اُسکے ساتھ قریب چالیس ہزار آدمی کے تھے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ یہ بطریق جسکا حال چرواہے نے بیان کیا باہان ملعون تھا پس پیچھا کیا اُنکا خالد بن الولید نے اور ڈھونڈھتے چلے تھے وہ اُنکے نشان
قدمونکو اور اُنکے ساتھ لشکر زحف کا تھا پس پایا اُنکو دمشق مین پس جب نزدیک ہوے اُنسے تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا خالد بن الولید نے
اور رکھا تلوار کو اُنمین پس مار ڈالا اُنمین سے بہتونکو اور باہان پا پیادہ ہوگیا تھا اپنے گھوڑے سے اور یہ کام اُسنے اپنی جان بچانے کیواسطے کیا تھا
پس سامنے آیا ایک شخص مسلمانونسے پس حمایت کی باہان نے اپنی جان کی پس مار ڈالا اُسکو اور قاتل باہان کے نعمان بن ازدی یا عاصم بن خولی
لیربوعی تھے اور اختلاف ہوا اوپر نہین اس بات مین کہ اُن دونونسے کسی شخص نے باہانکو قتل کیا ہی اور اللہ تعالیٰ اچھا جاننے والا ہی واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ نکلے اہل دمشق اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ آیا ہم اپنے اُسی عہد پر ہین جو ہمارے تمہارے بیچ مین
ہوا ہی کہا خالد بن الولید نے کہ تم اپنے اُسی عہد پر ہو پھر چلے خالد بن الولید تلاش قوم مین پس مار ڈالا اُنکو جہان کہین پایا تا اینکہ پہونچے
دو ثنیۃ العقاب تک پس اقامت کی وہان ایکدن پھر واپس آئے اپنی راہ مین بجانب حمص کے پس ٹھہرے وہان اور پہونچی خبر
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس روانہ ہوے وہ یہانتک کہ وہ آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے مع اپنے ہمراہی مسلمانونکے راوی نے
بیان کیا ہی کہ سرداران مسلمین بتلاش رومیونکے ہر طرف ملک شام کے گئے تھے پس جب یکجا ہوے وہ سب پھرے بجانب دمشق کے اور مقیم ہوے سب لشکر وہان

ف ذکر ہزیمت رومیون کا بمقام یرموک
ع زرالی جمع صاف
ع نمارق تکیے چھوٹے
ع طنافس بچھونے
ف ذکر ہلاک ہونے باہان کا

اور یکجا کیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے غنائم کو اور نکالا اُسمین سے پانچوان حصہ اور لکھا خط بشارت اور فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلوٰتہ علی نبیہ المصطفی ورسولہ المجتبیٰ من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واشکرہ ملیا علی ما اولی علی من نعمتہ وخصنا بہ من کرمہ بسید کنہ نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعلمک انی نزلت الیرموک ونزل باھان بالقرب منا ولم یر المسلمون اکثر منہ جمعا ولا عددا فقمع اللہ تلک الجموع ونصرنا علیھم بمنہ وفضلہ فقتلنا منھم نیفا علی مائۃ الف وخمسۃ آلاف واسرنا اربعین الفا وقتل من المسلمین اربعۃ آلاف ختم اللہ لھم بالشہادۃ ووجدت رؤسا قطعت لم اعرف اصحابھا فصلیت ودفنتھا وقتل باھان علی دمشق قتلہ عامر بن خولۃ الیربوعی کان قبل الوقعۃ نصب علیھم رجل منھم یقال لہ ابو الجعید من اہل حمص فاقام فی موضع بین الیرموک یقال لہ الیاقوصیۃ فغرق منھم ما لا یحصیھم الا اللہ تعالیٰ واما من قتل فی الاودیۃ والجبال من المنھزمین وغیرھم فاخذت عدتھم سبعون الفا وقد ملکنا اللہ اموالھم ودماءھم وحصونھم وبلادھم کتبتہ الیک فی عنا بعد الفتح من دمشق وقد جمعت الغنائم وخمستھا منتظرا امرک فی الخمس لغنائم والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین

اور لپیٹا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مہر کی اُسپر اپنی اور بلایا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اور دیا خط اُنکو اور ساتھ گئے اُنکے دس مسلمان مہاجرین اور انصار سے اور کہا حذیفہ سے کہ روانہ ہو تم ساتھ خط فتح اور بشارت کے بجانب امیر المومنین کے اور مزدوری تمھاری اللہ تعالیٰ پر ہے پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوے وہ اُسیوقت اور اُسی ساعت مین اور وہ دس مسلمان اُنکے ساتھ تھے ور انحالیکہ وہ کوشش کرتے تھے چلنے مین دن اور رات کو تا اینکہ پہونچے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ تعالیٰ نے رومیونکو یرموک کے دن اور ہوا معاملہ مطابق اُسکے جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شب ہزیمت روم کو یہ خواب کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روضہ مقدس مین ہین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے ساتھ ہین اور عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا دل مسلمانون سے متعلق ہوا اور نہین مین جانتا ہون کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکے ساتھ کیا کیا اُسنے اُنکے دشمنونکے معاملہ مین اور مین نے سُنا ہے کہ روم مین اٹھ لاکھ ہین پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے عمر خوش ہو تم کہ تحقیق فتح دی اللہ تعالیٰ نے مسلمانونکو اور شکست دی اُنکے دشمنونکو اسقدر انمین سے مارے گئے پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین راوی نے بیان کیا ہے کہ جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکو اور آگاہ کیا مسلمانون کو اپنے خواب سے پس خوش ہوے

مسلمان اُسکے سبب سے اور جانا اُنھون نے کہ شیطان خواب مین صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین بن سکتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب آئے خدیفہ بن الیمان اور دس مسلمان مع خط ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے مشعر فتح شام کے پس تھا مضمون اُنکے خط کا مطابق ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس سجدہ شکر کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پڑھکر سنایا خط لوگونکو پس بلند ہوئین آوازین مسلمانونکی ساتھ شکر اور تعریف پروردگار عالم کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خدیفہ سے کہ آیا تقسیم کردیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو اُنھون نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین بلکہ اُنھون نے جدا کیا پانچوین حصہ کو اور وہ منتظر تمھارے حکم کے ہین پس منگایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قلم دوات کو اور لکھا خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی عاملہ الشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو وصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین من نصرہ وانھزام عدوھم فاذا وصل الیک کتابی ھذا فاقسم الغنائم علی المسلمین فضل اھل السیف واعط کل ذی حق حقہ واحفظ المسلمین فی کلائتھم واشکرلھم صبرھم وفعالھم واقم لموضعک حتی یاتیک امری والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر لپیٹا خط اور دیا خدیفہ بن الیمان کو پس لیا خدیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس ملے یا اُنکو دمشق مین پس سلام کیا اُنکو اور دیا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس جب پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط مسلمانون کو حکم کیا لانے غنائم کا پس لائے گئے غنائم اُنکے سامنے پس تقسیم کیا اُسکو مسلمانونپر پس پہونچا ہر سوار کے حصہ مین چودہ ہزار مشقال سرخ سونا اور ہر پیدل کے حصہ مین آٹھ ہزار اور اسی طرح چاندی بھی تقسیم ہوئی اور دیا فرس ہجین عہ کو ایک سہم اور فرس عتیق عہ کو دو سہم اور برابر دیا براذین کو عرب سے پس جب اسطرح تقسیم کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا اصحاب الہجین نے کہ ملا دو تم ہمکو ساتھ عرب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے تقسیم کیا ہی غنائم کو جیسا کہ تقسیم فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ملا دو تم ہمکو صحابہ کے غنیمت کو پس نہ مانا اُنھون نے اُنکے قول کو اور لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حال اختلاف لوگون کا بیچ خیل اور ہجین اور عرب کے پس لکھا اُن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط اس عبارت سے اما بعد فانک نحلت سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ولم تتعد حکمہ فاعط الفرس العربی سھمین والہجین سھما واعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب العربی وھجن الہجین فجعل للہجین سھما وللعربی سھمین پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھکر سنایا مسلمانونکو اُنھون نے کہا کہ قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے تا چیز کرنے کسی مرد کا تم مین سے ولیکن تبعیت کی تھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو مسلمانونپر کہا اُنسے خالد بن الولید نے کہ ایک شخص مسلمانون سے خواہش کرتا ہی میرے واسطے سے اس امر کی کہ ملاؤ تم اُسکے ہجین گھوڑے کو عربی گھوڑے مین اور دو تم اُسکو دو سہم پس انکار کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا قسم ہی خدا کی کہ چھانٹنا مٹی کا مجھکو دوست تر ہی اس سے غنم بن زہیر نے روایت کی ہی کہ حاضر ہوئے میرے جد زبیر بن العوام یرموک کی لڑائی مین اور اُنکے پاس دو گھوڑے تھے کہ ایک پر سوار ہوتے تھے اور ایک دن دوسرے پر پس جب آیا وقت تقسیم غنائم کا دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو تین سہم اور اُنکے گھوڑے کو دو سہم پس کہا زبیر بن العوام نے کہ آیا تم میرے ساتھ اس طرح سے نہ کروگے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز حنین کے میرے ساتھ کیا تھا میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا

ف ۱ ترجمہ خط ہی از جانب عبد اللہ عمر بن خطاب کے جانب عامل اپنے ملک شام مین بعد سلام کے پس تحقیق مین تعریف کرتا ہون اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین اور درود بھیجتا ہون اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور درود بھیجے اللہ اُنپر اور سلام اور تحقیق مین خوش ہوا اس فتح سے جو فتح کی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر اپنی مدد ہی سے اور شکست انکے دشمنون سے پس جس وقت پہونچے خط میرا تقسیم کرو تم غنائم کو مسلمانونپر اور [illegible] بزرگی اور فضیلت [illegible] اور دو ہر صاحب حق کو حق اُسکا اور حفاظت کرو تم مسلمانونکی [illegible] اور شکر کرو [illegible] اور نیک سلوک کرو [illegible] اور ٹھہرو تم اپنی جگہ مین [illegible] سلام تم پر اور انپر جو ساتھ تمھارے ہین رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی ۱۲

ف ۲ ترجمہ لیکن بعد حمد و صلوٰۃ کے پس تحقیق تم نے مطابق سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا اور تجاوز نہ کیا تم نے حکم سے اُنکے پس دو عربی گھوڑے کو دو حصہ اور ہجین گھوڑے کو ایک حصہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] عربی گھوڑے کو اور ہجین کو پس دیا ہجین کو ایک سہم اور عربی کو دو سہم ۱۲

کہ اصیل کے ایک سہم اور واسطے اصیل کے دو سہم عہ ہجین یعنی ناکس یعنی فرومایہ وہندی دوغلا ۱۲ عہ عتیق یعنے اصیل ۱۲ ❖ ❖ ❖ ❖

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو پانچ سہم اور میرے گھوڑے کو چار سہم مقداد بن عمرو نے کہا کہ مین تھا اور تم بدر کی لڑائی مین اور میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو ایک حصہ واسطے میرے دونون گھوڑونکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ ہے ای مقداد اب مین کام کرونگا مثل کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کیا تھا اُنھون نے بدر و حنین کے دن اور آئے جابر بن عبداللہ انصاری پس گواہی دی اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر بن العوام کو حنین کے دن پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچ سہم زبیر بن العوام کو پس جب ایسا کیا اُنھون نے تو آئے عرب کے لوگ جنکے پاس چار گھوڑے اور پانچ گھوڑے تھے پس کہا اُنھون نے کہ ملاؤ تم ہمکو ساتھ زبیر بن العوام کے پس اجازت طلب کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پس جواب لکھا حضرت عمرؓ نے کہ سچے ہین زبیر بن العوام بہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن اُنکو پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس نہ دو تم اور کسی کو سوائے اُنکے مثل اُنکے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب شکست دی اللہ تعالی نے رومیونکو یرموک کی لڑائی مین مسلمانونکے ہاتھ پر پہونچی خبر ہزیمت لشکر اور قتل باہان کی ہرقل کو اُسنے کہا کہ مین جانتا تھا کہ معاملہ ایسا ہی ہوگا پھر توقف کیا اُسنے بانتظار دیکھنے اس امر کے کہ اب مسلمان لوگ کیا کام کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مسلمانون کا حال یہ گذرا کہ اقامت اختیار کی اُنھون نے ایک مہینا برابر دمشق مین اور یکجا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو اپنے پاس اور کہا اُنسے کہ مشورہ دو تم مجکو اس امر کا کہ مین کون کام کرون اور کسطرف جاؤن اسواسطے کہ میری رائے تو اس امر پر قرار پائی ہی کہ یا بجانب قیساریہ کے کوچ کرون یا بطرف بیت المقدس کے پس تم لوگونکی کیا رائے ہی پس کہا مسلمانون نے کہ تم مردامین ہو اور تم جہان کہین جاؤگے ہم تمھاری تبعیت کرینگے پس کہا معاذ بن جبل نے کہ ای سردار لکھو تم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو پس وہ جہان کہین جانیکا حکم تمکو دیوین ابسے طلب اعانت کرو تم اللہ سے اور روانہ ہو تم اسطرف کو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تمھاری رائے صائب ہی توفیق خیر دے اللہ تعالی ہمکو اور تمکو پھر لکھا اُنھون نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس مضمون کا کہ مین ارادہ قیساریہ یا بیت المقدس کا رکھتا ہون اور تمھارے حکم کا منتظر ہون اور بھیجا خط ہاتھ عرفجہ بن ناصح نخعی کے اور حکم روانگی کا اُنکو دیا پس روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ پہونچے مدینہ طیبہ مین اور دیا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس پڑھا حضرت عمرؓ نے خط کو اور مشورہ کیا اس امر مین مسلمانون سے پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے کہ ای امیر المومنین حکم کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جا اُترین وہ جمعیت لشکر مسلمانون کے بیت المقدس پر پس گھیر لیوین اُسکو اور رہین وہانکے لوگونسے کہ یہ بہتر اور مبارک رائے ہی پس جسوقت فتح کریگا اللہ تعالی بیت المقدس کو پھیرین وہ اپنے لشکر کو بجانب قیساریہ کے کہ وہ بعد اسکے فتح ہو جاویگی اگر چاہا اللہ تعالی نے ایسی ہی خبر دی تھی مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ نے کہا کہ سچ فرمایا تھا مصطفے صلوۃ اللہ علیہ نے اور سچے ہو تم ای ابا الحسن پھر منگایا دوات کاغذ اور لکھا خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم

من عبد اللہ عمر امیر المومنین الی عاملہ بالشام الی عبیدۃ فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ وقد وصلنی کتابک وتستشیرنی الی ای ناحیۃ تتوجہ وقد اشار ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بالمسیر الی بیت المقدس فان اللہ یفتحہا علی یدیک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر لپیٹا خط اور دیا عرفجہ بن ناصح نخعی کو اور حکم کیا عجلت روانگی کا پس روانہ ہوے عرفجہ تا اینکہ پہونچے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا اُنکو جابیہ مین اور دیا خط اُنکو پس پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط مسلمانونکو پس خوش ہوے وہ بسبب اپنی عزیمت کے بجانب بیت المقدس کے

پرچم بنایا اُسی وقت ابو عبیدہ بن الجراح نے یزید بن ابی سفیان کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک نشان سُرخ اور دیا اُنکو وہ نشان اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار مسلمانونمیں سے اور روانہ کیا اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے ابی سفیان کے مین نہین جانتا ہون تمکو مگر خیرخواہ دین کا پس جب قریب ہو تم شہر ایلیا کے پس بلند کرو تم اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سوال کرتا ہون مین اسد سے بواسطہ مرتبہ اُسکے نبی اور صالحین سکنائے بیت المقدس کے اس امر کا کہ آسان کرے اسد تعالیٰ اُسکی فتح کو مسلمانونپر پس لیا یزید نے نشان کو اور روانہ ہوئے وہ بارادہ بیت المقدس کے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک نشان سیاہ اور سپرد کیا اُنکو اور ہمراہ کیے اُنکے پانچہزار سوار اہل یمن اور حضر موت اور کہلان اور طے اور خولان اور مذحج ازد سے اور کہا روانہ ہو تم اور یہانتک کہ پہنچو تم بیت المقدس کو پس اُترو تم مع اپنے لشکر کے اور نہ ملاؤ تم اپنے ساتھیون کو یزید بن ابی سفیان کے ساتھیون میں پھر بنایا تیسرا نشان اور وہ نشان سفید تھا اور سپرد کیا مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار عرب قوم مضر وغیرہ سے اور روانہ کیا اُنکو پیچھے شرحبیل بن حسنہ کے اور کہا کہ اُترو تم بیت المقدس کی شہر پناہ پر اور ہو جگہ تمہاری اُترنیکی دور تمہارے دونون ساتھیون سے اور بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مسیب بن نجبۃ الفزاری کو اور کہا اُنسے کہ جا ملو اپنے بھائیون میں اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار قوم نخع اور خثیم اور غطفان اور فزارہ سے اور بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا قیس بن ہبیرۃ المرادی کے اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار انکی قوم سے اور پھر بنایا چھٹا نشان اور سپرد کیا عروہ بن مہلہل بن زید الخیل کے اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار انکی قوم سے واقدی رحمہ اسد نے بیان کیا ہے کہ تمام وہ لشکر جو روانہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اسد عنہ نے بجانب بیت المقدس کے تیس ہزار تھے اور روانہ ہوئے سرداران لشکر پیچھے دونین اسطرح سے کہ ہر سردار ایک دن میں روانہ ہوتا کہ ڈراوین وہ دشمنان خدا کو ہر روز بسبب پہونچنے ایک سردار مع لشکر کے اور جو پہلے ظاہر ہوئے اُنپر وہ یزید بن ابی سفیان تھے پس جب قریب ہوئے اُنسے تکبیر کہی اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون نے اور سُنا اہل بیت المقدس نے شور اُنکی آوازون کا پس ہلگئے دل اُنکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کے اوپر پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب قلت ہمراہیان یزید بن ابی سفیان کے ناچیز جانا اُنکو اور سمجھے کہ کل تعداد لشکر کی یہی ہے پس اُترے یزید بن ابی سفیان مع ہمراہیون کے قریب باب اریحا کے اور آئے دوسرے دن شرحبیل بن حسنہ اور تیسرے دن مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص پس اُترے وہ باب غربی پر اور آئے تیسرے دن مسیب بن نجبۃ الفزاری پس اُترے طرف بیت المقدس کے اور آئے چوتھے روز قیس بن ہبیرۃ المرادی پس اُترے سامنے اُسکے اور عروہ بن مہلہل بن زید الخیل پس اُترے وہ قریب راہ رملہ سامنے محراب داؤد علیہ السلام کے عبد اسد بن عامر ربیعۃ العلقانی نے بیان کیا ہے کہ نہین آیا اور اُترا کوئی شخص مسلمانون سے بیت المقدس پر مگر یہ کہ اُترکر نماز پڑھی اُسنے بیت المقدس کے سامنے اور تکبیر کہی اور دعاے مدد اور فتح کی دشمنون پر مانگی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور باقی لوگ اور اولاد اور عورتین اور جانور اور جو چیزین اسد تعالیٰ نے جانورون اور مال سے دی تھین اور نہین جدا ہوئے اپنی جگہ سے اور ٹھہر اور توقف کیا مسلمانون نے تین دن اور اُترے بیت المقدس پر درانحالیکہ نہین ڈالتے تھے اُنپر لڑائی کو اور راہ دیکھتے تھے اُنکی طرف کے ایلچی کی پس نہین کلام کیا مسلمانون سے کسی نے وہان کے لوگون سے مگر یہ کہ مضبوط کین اُنھون نے دیوارین

شہر پناہ کی ساتھ ڈھلوا سیون اور تلوارون اور سپرون اور جوشن اور ساتھ بڑے تکلفات کے مسیب بن نجبۃ الفزاری نے بیان کیا ہی
کہ نہین تھا کوئی شہر بلاد شام سے جہان ہم نہین اُترے پس نہین دیکھا ہم نے زیادہ تر پُر تکلف اور باسامان کسی شہر کو بیت المقدس سے
اور نہین اُترے ہم کسی قوم پر مگر یہ کہ فروتنی اور عاجزی کی اُنھون نے ہمارے مقابلے مین اور داخل ہوا اُنمین رنج اور خوف مگر اہل ایلیا کے کہ ہم اُترے
اُنکے مقابلے مین تین دن پس نہ کچھ بات چیت اُنھون نے نہین کی پس جب چوتھا دن ہوا کہ ایک عرب بدوی نے شرحبیل بن حسنہ سے کہا کہ اے
سردار آیا یہ قوم بہرے ہین جو نہین سنتے ہین یا گونگے ہین جو کلام نہین کرتے ہین یا اندھے ہین جو نہین دیکھتے ہین چلو تم ہمکو لیکر اُنکی طرف اور ناگہان
دباؤ تم اُنپر پس جب ہوا چوتھا دن اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے پہلے جو شخص سوار ہوا سرداران سے واسطے لڑائی بیت المقدس کے
یزید بن ابی سفیان تھے اور ظاہر کیا اُنھون نے اپنے ہتھیار دنکو اور نزدیک ہوے وہ اُنکے شہر پناہ کے سامنے اور تحقیق لیا تھا اپنے
ہمراہ ایک مترجم کو بیان کرتا تھا وہ جو کچھ لوگ اُنسے کہتے تھے پس ٹھہرے یزید بن ابی سفیان سامنے شہر پناہ کے اُس حیثیت سے کہ سنتے
تھے وہ کلام اُنکا اور وہ خاموش تھے پس کہا یزید نے اپنے ترجمان سے کہ کہو تو اُنسے کہ سردار عرب کے تم سے کہتے ہین کہ کیا کہتے ہو تم قبول کرنے
کلمۂ حق اور دعوت صدق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین تا کہ بخشے ہمارا پروردگار تمھارے گذرے ہوے گناہونکو اور بچاؤ تم اپنے خونون کو
پس اگر انکار کرتے ہو تم اُسکے کہنے سے اور نہین قبول کرتے ہو دعوت اسلام کو پس تمھارے شہر کے واسطے صلح ہو سکتی ہی جیسا کہ صلح کی
تمھارے غیرون نے جو سامان اور قوت مین تمسے بڑے ہین پس اگر انکار کروگے ان دونون باتون سے پس آویگی تمپر بلا کی اور ہوگی بازگشت
تمھاری بجانب آتش دوزخ کے پس پھرا مترجم اُنکی طرف اور کہا کہ کون شخص مخاطب ہوتا ہی تم مین سے پس کلام کیا اُس سے ایک
قس نے جو بالون کا بنا ہوا کمبل پہنے ہوے تھا اور کہا اُسنے کہ مین مخاطب ہون اُنکی طرف سے پس تم لوگ کیا چاہتے ہو پس کہا مترجم نے کہ
یہ سردار ایسی ایسی باتین تمسے کہتے ہین اور بلاتے ہین تمکو بجانب دین اسلام کے پس اگر انکار کرتے ہو تم قبول کرنے دین اسلام سے پس
مصالحہ کرو اپنے شہر اور جانون کیواسطے ساتھ ادائے جزیہ کے ورنہ ہمارے تمھارے بیچ مین لڑائی ہی پس پہونچائی قس نے اہل بیت المقدس
کو گفتگو مترجم کی پس شور کیا اُنھون نے ساتھ اپنے کلمۂ کفر کے اور کہا ہم اپنے دین سے نہ پھرینگے اور مرجانا ہمکو آسان تر ہی پھرجانا دین سے پس
آگاہ کیا مترجم نے یزید بن ابی سفیان کو اُنکی گفتگو سے پس آئے یزید بن ابی سفیان سردارونکے پاس اور آگاہ کیا اُنکو جواب قوم سے اور کہا
کہ کس امر کے تم منتظر ہو اُنکے معاملے مین اُنھون نے کہا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے ہمکو حکم اُنسے لڑنے کا نہین دیا ہی بلکہ اُترنے کا حکم دیا ہی مگر جو
لکھتے ہین امین الامۃ کو پس اگر وہ حکم دینگے ہمکو لڑنے کا قوم سے تو ویسا ہی کرینگے ہم پس لکھا یزید بن ابی سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح
کو کیفیت جواب اہل بیت المقدس کی اور رائے طلب کی اُنسے پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حکم لڑائی کا قوم سے اور یہ کہ مین بھی خط
کے پیچھے تمھارے پاس روانہ ہوتا ہون اور بھیجا خط ساتھ مسیب بن ناجیہ کے پس جب پڑھا مسلمانون نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا
خوش ہوے وہ اور رات گذرانی با انتظار صبح کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو روایت پہونچی ہی کہ مسلمانون نے اُس شب کو
ایسی خوشی مین گذرانا گویا وہ منتظر کسی آنیوالے کے اپنے پاس ہین بسبب لڑائی اہل بیت المقدس کے اور ہر سردار اپنے ہاتھ پر فتح بیت المقدس
کی چاہتا تھا پس جب روشن ہوئی صبح اذانین کہین موذنون نے اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے پس بڑھی یزید بن ابی سفیان نے

ذکر لڑائی بیت المقدس کا ۱۴

ساتھ اپنے ہمراہیونکے یہ آیت یاقوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب الله لکم آخر تک پس روایت کی ہی کہ ہر سردار نے اپنے ہمراہیونکے ساتھ یہی آیت نماز مین پڑھی گویا وہ سب ایک وقت پڑھتے تھے پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے پکارا اُنھون نے کہ چلوای مخلوق خدا کی پس پہلے سب کے تنوحمیر اور یمن کے لوگ نکلے واسطے لڑائی کے اور نکلے مسلمان مثل شیر حملہ آور کے اور دیکھا اہل بیت المقدس نے مسلمانون کو اور ظاہر ہوے وہ واسطے لڑائی مسلمانونکے اور چڑھایا اُنھون نے اپنی کمانون کو اور چلایا مسلمانو نپر اپنے تیرونکو اور تھے وہ تیر مثل پھیلی ہوئی ٹیڑیکے پس بچائے تھے مسلمان تیرونکو ساتھ سپرونکو اور صبح سے غروب آفتاب تک برابر اُنمین سخت لڑائی ہوتی رہی اور نہین ظاہر کرتے تھے وہ مسلمانونکی طرف سے کسیطرح خوف اور دہشت کو اور نہین امیدوار کرتے تھے مسلمانونکو اپنے شہر مین پس جب غروب ہوا آفتاب پھرے مسلمان اپنے لشکر کیطرف اور نماز پڑھی اُنھون نے اور اصلاح طعام شبینہ کیا پس جب فارغ ہوے وہ اس کثرت سے روشن کیا آگ کو کہ لکڑیان اُنکو ممکن اور موجود تھین پس بعض قوم نماز پڑھتے تھے اور بعض قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اور بعض جناب باری کی درگاہ مین دعا اور زاری کرتے تھے اور بعض سوتے تھے بسبب پہونچنے مشقت لڑائی کے پس جب صبح ہوئی چلے مسلمان اُنکی طرف اور آمادہ ہوے واسطے اُنکی لڑائی کے اور بکثرت ذکر اور تعریف اللہ تعالیٰ کی کی اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آگے بڑھے چلانے والے تیرونکو اور وہ تیر چلاتے تھے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا اور تسبیح اُسکی کرتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مسلمان دس دن لڑائی اہل بیت المقدس مین مصروف رہے اور اہل بیت المقدس ظاہر کرتے تھے سرور کو اور اُنکے دلون مین مسلمانون کیطرف سے کچھ جنبش اور گھبراہٹ نہ تھی پس جب ہوا گیارھوان دن ظاہر ہوا اُنپر نشان ابوعبیدہ بن الجراح کا جسکو غالبہ بن سالم لئے تھے اور نشان کے پیچھے شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین گرد ابوعبیدہ بن الجراح کے تھے اور خالد بن الولید اُنکے داہنی طرف اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اُنکے بائین جانب تھے اور آئین عورتین اور مال پس بڑا شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جواب دیا اُنکو تمام قبائل نے اور واقع ہوا رعب اہل بیت المقدس کے دلونمین اور رجوع کیا اُنکے رئیسون اور بطارقہ نے بجانب اُس کنیسہ کے جو اُنکے نزدیک معزز اور نام اُسکا قمامہ تھا پس جب ٹھہرے وہ اپنے بطریق کے سامنے اور سجدہ تعظیمی کیا اُنکو پس کہا اُسنے کہ یہ کیا شور ہی جو مین سنتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ بتحقیق آئے ہین سردار قوم کے ہماری طرف اور نزدیک ہوے ساتھ باقی مسلمانون کے ہمسے پس یہ شور اُنکے سبب سے ہی پس جب سنا بطریق نے یہ کلام اُنسے بدلگیا رنگ اور متغیر ہوگیا چہرہ اُسکا اور کہا اُسنے ہی ہی پس کہا اُنھون نے کہ یہ کیا بات ہی اُسنے کہا کہ قسم ہی حق انجیل کی کہ اگر ہین وہ سردار اُنکے پس نزدیک ہوئی ہلاکی تمھاری اُنھون نے کہا کہ یہ معاملہ کیونکر ہی بطریق نے کہا کہ جو علم ہمکو متقدمین سے بطور وراثت کے چلا آتا ہی اُس سے ہمکو معلوم ہوا ہی کہ جو شخص فتح کریگا زمین کو طول اور عرض مین وہ سرخ رنگ صحابی اُنکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے پس اگر وہی آئے ہین تو کوئی راہ نہین تمھارے واسطے اُنکی لڑائی کی اور نہ ہمکو طاقت مقابلے اُنکے کا ہونگی ہی اور ضرور ہی کہ قریب ہون مین اُنسے اور دیکھون اُنکی صفت کو پس اگر وہی ہین تو مین اُنسے مصالحہ کرونگا اور قبول کرونگا جس امر کا وہ ارادہ کرینگے اور اگر اُنکے سوا کوئی اور ہین پس نہ سپرد کرونگا مین شہر کو کبھی اس واسطے کہ ہمارا شہر نہ فتح ہوگا مگر اُس شخص کے ہاتھ سے جسکا ذکر مین نے تم سے کیا ہی پھر کھڑا ہوا قس اور راہب در شماسمہ اُس کے گرد تھے اور

پتر

بلندکی تھین صلیبان اُسکے سرپر اور کھولا تھا انجیل کو سامنے اُسکے اور گھیرے تھے بطارقہ گرد اُسکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کی دیوار پر یہانتک
کہ آئے وہ اُس راستہ کے نزدیک جس راہ سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آئے تھے پس دیکھا بطریق نے مسلمانون کیطرف اور
مسلمان دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کو اور سلام کرتے تھے انپر اور تعظیم کرتے تھے اُنکی پھر رجوع کی اُنھون نے بجانب لڑائی کے گویا کہ وہ شیر
حملہ آور تھے پس پُکارا مسلمانونکو ایک شخص رومی نے جو بطریق کے سامنے چلتا تھا بموجب حکم بطریق کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ مسلمانونکے
باز رہو تم لڑائی سے یہانتک کہ سوال کرین اور طلب خبر کرین ہم تمسے پس توقف کیا مسلمانون نے لڑائی مین پس پکارکر کہا اُنسے اُس
رومی نے زبان عربی مین کہ جان لو تم اس امر کو کہ صفت اُس شخص کی جو فتح کریگا ہمارے اس شہر اور سب شہرون اور زمین کو ہمارے
پاس موجود اور ہمکو معلوم ہی پس اگر وہی تمہارے سردار مین تو ہم تمسے نہ لڑینگے بلکہ سپرد کر دینگے ہم شہر تمکو اور اگر وہ نہین ہین پس نہ بازنہ
رہینگے ہم تمسے اور نہ سپرد کرینگے ہم شہر تمکو کبھی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا مسلمانون نے کلام اُنکے مترجم کا آئے کچھ لوگ اُنمین
سے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اُس گفتگو سے جو اُنھون نے سُنی تھی پس نکلے اور چلے اُنکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک
کہ اُنکے سامنے آگئے اور دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور تحقیق کیا اُنکی صورت کو پس کہا بطریق نے اہل بیت المقدس
سے کہ یہ وہ شخص نہین ہین خوش ہو تم اور لڑو اپنے دین کیواسطے پس جب سُنا اُنھون نے اُسکے کلام کو بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو اور
آشکارا کیا اپنے کلمہ کفر کو اور متوجہ ہوے وہ بجانب لڑائی کے درانحالیکہ لڑتے تھے وہ سخت لڑائی اور چلا گیا بطریق بجانب کنیسہ قمامہ کے
اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے بلکہ حکم کیا اُسنے اپنی قوم کو لڑائی کا اور پھرے اُسیوقت ابو عبیدہ بن الجراح بجانب اپنے
ہمراہیونکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیا حال گذرا تمہارا اے سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون سوا اسکے
کہ مین گیا تھا اُنکی طرف جیسا کہ تمنے دیکھا ہی اور قریب ہوا اور دکھائی دیا مجکو ایک شیطان اُنکے شیاطین سے جو گمراہ کرتے ہین پس نہین تھا وہ
مگر یہ کہ دیکھا اُسنے میری طرف یہانتک کہ ایک ہی ساتھ اُن سبھون نے شور کیا پھر چلا گیا وہ اُنکے پاس سے اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے مجھ سے
خالد بن الولید نے کہا کہ قریب ہی کہ اس بات مین اُنکے نزدیک کوئی تجویز اور راے ہو کہ واقف ہونگے ہم اُسپر بعد اُسکے اور جانینگے ہم خبر اُسکی بعد اسوقت
کے پھر پکارا خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو اور حکم کیا اُنکو لڑنے کا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ آنا اور اترنا مسلمانونکے
بیت المقدس پر ایام جاڑون اور سردی مین تھا اور جانا تھا رومیون نے کہ مسلمان نہ طاقت رکھینگے ٹھہرنیکی راوی نے بیان کیا ہی کہ پس چلے
مسلمان اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنپر اور نکلے تیرانداز لوگ اہل یمن سے اور تھین کمانین اُنکی درختان کوہی کی جسکا تیر بہت پلا کرتا ہی اور لپیٹ گئے
وہ درانحالیکہ کھینچنے والے کمانونکے تھے سینے کے بھل اور چلایا اُنپر تیرونکو اور رومی کم احتیاط کرنیوالے تھے تیرون سے بسبب اپنی بے پروائی کے
تیرونسے یہانتک کہ دیکھا مسلمانون نے تیرونکو اوندھا کر دیتے تھے اُنکو سرون کے بھل اور نکلتے تھے اُنکی پشتون سے عوف بن جمایل نے
بیان کیا ہی کہ واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری عرب یمن کی پس بتحقیق دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ تیر چلاتے تھے اور رومی نیچے گرتے تھے
شہر پناہ کی دیوار سے مثل بارش قطرات پانی کے پس جب دیکھا اُنھون نے تیرونکے کارگر ہونے کو احتیاط کی تیرون سے اور مضبوط کیا
اُنھون نے واسطے تیرونکے شہر پناہ کو ساتھ ڈھالون اور چمڑون اور نمدے وغیرہ کے جو باز رکھتے تھے اُنسے تیرون کو اور دیکھا مین نے

ضرار بن الازور کو کہ آئے وہ بجانب بڑے دروازے شہر پناہ کے اور اُسپر ایک بطریق تھا جسکے سر پر سونیکی صلیب تھی اور گرد اُسکے غلام گھیرے ہوئے پہنے ہوئے اور اُنکے ہاتھون مین عمود اور رکمانین چڑھی ہوئی تھین اور بطریق لوگون کو لڑائی پر ترغیب دیتا تھا پس دیکھا مین نے ضرار کو کہ قصد کیا اُسکی طرف اور وہ چھپتے تھا اپنی ڈھال کے نیچے یہانتک کہ وہ نزدیک پہونچے اُس برج کے جسپر وہ بطریق تھا پھر ملایا اُنھون نے اپنے تیر کو بطریق پر پس دیکھا مین نے تیر کو کہ نکلا اور سیج اونچا تھا پس کہا مین نے کہ کیا کام کریگا یہ تیر تا ہنگام پہونچنے کے اس دیوار تک اور کیا کارگر ہوگا اس گبر پر حالانکہ اُسپر زرہ وغیرہ سلاح جنگ ہین پس قسم کہتا ہون مین کہ پڑا تیر اُسپر پس پھیر دیا اُسکو بجانب اسفل اُنکے شہر پناہ کے پس سُنا مین نے واسطے قوم کے ایک بڑی آواز ڈرانیوالی کو پس جانا مین نے کہ مار ڈالا ضرار نے اُس بطریق کو اپنے تیر سے اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ لڑتے رہے اہل بیت المقدس سے چار مہینے کامل اور کوئی دن ایسا نہ تھا جسمین سخت لڑائی نہین ہوتی تھی اور مسلمان صبر کرنیوالے تھے سردی اور پانی اور برف پر پس جب دیکھا اہل بیت المقدس نے شدت محاصرہ اور اُس چیز کو جو نازل ہوئی اُنپر آسمانون سے گئے وہ لوگ بجانب قمامہ کے اور ٹھہرے وہ سامنے اپنے بطریق کے اور سجدہ کیا اُسکے سامنے اور کہا کہ ای ہمارے سردار دائمی ہوگیا ہمپر محاصرہ ان عرب کا اور ہم اُمید رکھتے تھے کہ آویگی ہمارے پاس کمک بادشاہ کی تحقیق باز رہا بادشاہ ہم سے بیشک بذات خود بسبب شکست اُٹھانے اپنے لشکر کے اور کوئی دن ہمپر ایسا نہین گذرتا ہے جسمین بہت لوگ ہمارے مارے نہین جاتے ہین اور اُنکے بھی لوگ مارے جاتے ہین مگر یہ کہ وہ لوگ زیادہ تر خواہشمند ہین لڑائی کے ہمسے بیچ زندگانی کے اور حسد نسے وہ ہمپر اُترے ہین کوئی ایک کلام بھی ہمنے اُنسے نہین کیا ہے اور نہ اُنکے کلام کا جواب دیا ہے بسبب نا چیز جاننے کے اُنکو اور اب تحقیق وہ درہوا ہے چھپانا حال کا اور سخت دشوار ہوگیا کام ہمارا اور ہم چاہتے ہین تجھسے کہ چل تو قریب قوم مسلمانونکے اور دیکھ اور دریافت کر تو کہ وہ ہمسے کس امر کے خواہان ہین پس اگر ہوگا امر دشوار کھول دینگے ہم دروازونکو اور نکلینگے ہم اُنکے مقابلے کو پس سبکے سب ہم مار ڈالے جائینگے یا شکست دیوینگے ہم اُنکو پس منظور کیا بطریق نے اُسکی درخواست کو اور ظاہر کیا اُسنے اپنے لباس کو اور حریر معاوہ شہر پناہ کی دیوار پر اور اُٹھائی گئی صلیب اُسکے سامنے اور چلا ہوے قسیس اور راہب لوگ گرد اُسکے جنکے ہاتھون مین انجیلین کھلی ہوئین اور انگیٹھیان دھونکی تھین اور آیا بطریق اُسجگہ پر جہان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُترے تھے اور پکار کر کہا اُنمین سے ایک مرد فصیح زبان نے ساتھ زبان عربی کے کہ ای گروہ عرب کے عمدہ شخص دین نصرانیت اور خاص شریعت اُس دین کا آیا ہے تمسے گفتگو کرنیکو پس نزدیک ہمارے آوے سردار تمہارا پس آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو اُنکے کلام سے پس پھر آئے وہ چلتے ہوے اُسکی طرف اور ایک جماعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرد اُنکے تھی اور مترجم اُنکا اُنکے ساتھ تھا پس جب آکر ٹھہرے وہ سامنے اُنکے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کے مترجم نے کہ کیا چاہتے ہو تم اور کیا مانگتے ہو تم یہ سردار عرب کے ہین جو تمہاری طرف آئے ہین بطریق نے مترجم سے کہا کہ تو اُنسے کہہ ہمسے تم کیا چاہتے ہو پس یہ شہر ارض مقدس ہے اور جسنے اُسکا ارادہ کیا ہے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسپر غضب اور اُسکو ہلاک کریگا پس آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مترجم سے کہ کہہ تو اُنسے کہ ہم جانتے ہین اس امر کو یہ شہر بزرگ ہے اور اسی شہر سے تشریف لیگئے تھے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہوے تھے اپنے پروردگار سے پس قریب ہوے تھے وہ بقدر دو گوشہ کمان کے بلکہ کمتر اُس سے اور یہ شہر معدن انبیا اور اُنکی قبرین اسمین ہین اور ہمکو بہ نسبت تمہارے اس شہر کے ساتھ زیادہ استحقاق ہے اور ہم برابر اُترے رہینگے یا مالک کر دیگا اللہ تعالیٰ ہمکو اس شہر کا جیسا کہ مالک کر دیا ہے اُس نے ہم کو

[illegible] بیت المقدس [illegible]

غیر اس شہر کا بطریق نے کہا کیا چیز تم ہمسے چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو ہم چاہتے ہین وہ ایک بات ہے تین باتونسے پہلی ہمین
کی یہ ہے کہ کہو تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس اگر قبول کروگے اس کلمہ کو تو ہمارا تمہارا حال یکسان ہوجائیگا بطریق نے کہا کہ یہ بڑا کلمہ ہے اور ہم
قائل ہین اسکے مگر یہ کہ تمھارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم مقر نہین ہین کہ وہ رسول اللہ کے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جھوٹا ہے
دشمن خدا اور کبھی اللہ کی وحدانیت کا قائل نہین ہے حالانکہ خبر دی ہے ہمکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین اس امر کی کہ تم یہ کہتے ہو ان المسیح
ابن اللہ لا الہ الا اللہ سبحانہ وتعالی عما یقول الظالمون علوا کبیرا بطریق نے کہا کہ اس بات کو ہم کبھی منظور نکرینگے پس دوسری بات کیا ہے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ دوسری بات یہ ہے کہ مصالحہ کرلو تم اپنے شہر کے واسطے اور دو ہمکو جزیہ درانحالیکہ تم حقیر اور ذلیل ہونیوالے ہو جیسا کہ تمھارے
سوا اور شام کے سب لوگون نے ہمکو جزیہ دیا ہے بطریق نے کہا کہ یہ بات پہلی بات سے زیادہ بڑی اور دشوار ہے ہم اور کبھی ذلت اور حقارت
گوارا نکرینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس نہ جدا ہونگے ہم تمھاری لڑائی سے اور فتحیاب کریگا اللہ تعالی ہمکو تم پر پس لونڈی غلام بنادینگے
ہم تمھاری عورتون اور اولاد کو اور مار ڈالینگے ہم تم مین سے اس شخص کو جو مخالفت کریگا کلمہ حق سے اور قیام کریگا کلمہ کفر پر بطریق نے کہا
کہ ہم اپنا شہر نہ سپرد کرینگے تا آنکہ سب کے سب ہلاک ہوجائینگے اور کیونکر ہم سپرد کرینگے اپنے شہر کو حالانکہ اسمین مہیا کیا ہے ہمنے سامان جنگ کا
اور اسمین اچھا سامان اور سخت اور شدید لوگ ہین اور نہین ہین مثل ان لوگون کے جنکو ملاقی ہوئے تم اہل شہرونسے اور انھون نے اقرار ادائے جزیہ کا
تمسے کرلیا کہ اس قوم پر مسیح نے غضب کیا ہے پس داخل ہوگئے وہ تمھاری طاعت مین اور ہم ایسے ہین کہ جسوقت دعا کرتے ہین مسیح سے
قبول کرتے ہین وہ ہماری دعا کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جھوٹا ہے اے دشمن خدا کے ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من
قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام خلقہ اللہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون پس کہا بطریق نے کہ ہم اپنے دین اور اعتقاد سے
نہ پھرینگے پس کہا اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین بطریق نے کہا کہ مین قسم مسیح کی کھاکر کہتا ہون
کہ اگر تم تیس برس ہم پر اترے رہوگے تو کبھی ہمارے شہر کو نہ فتح کر پاؤگے اور نہ فتح کریگا ہمارے شہر کو مگر ایک مرد جسکی تعریف ہم اپنی کتاب مین لکھی ہوئی پاتے ہین
اور وہ صفات تم مین نہین ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا صفت ہے اسکی جو تمھارا شہر فتح کریگا بطریق نے کہا ہم اسکی صفت کو تمسے نہ بیان
کرینگے مگر ہم پاتے ہین اسکو اپنی کتاب اور علم مین اسطرح سے کہ جو شخص فتح کریگا اس شہر کو وہ صحابی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نام انکا عمر بن الخطاب
اور وہ مشہور بہ فاروق اور وہ بڑے سخت مرد ہونگے کہ نہ ڈراوے گی انکو اوپر اللہ کے کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت اور ہم انکی صفت
تم مین نہین دیکھتے ہین پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات کو بطریق کی گفتگو سے ہنسے وہ اور کہا انھون نے فتحنا البلد ورب الکعبۃ
پھر کہا بطریق سے کہ اگر انکو دیکھے تو پہچان سکتا ہے اسنے کہا ہان اور کیونکر نہ مین انکو پہچانونگا حالانکہ صفت انکی اور شمار انکے نسب اور نشانیان
انکی ہمکو معلوم ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے خدا کی وہی ہمارے خلیفہ اور صحابی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین
بطریق نے کہا کہ جب یہ بات ہے اور تمکو معلوم ہوگئی صداقت ہمارے قول کی پس بچاؤ تم خونریزی کو اور کہلا بھیجو اپنے خلیفہ کو کہ وہ یہان
آوین پس جسوقت ہم انکو دیکھینگے اور ثابت اور تحقیق ہوجاویگی ہمکو پہچان اور صفت انکی کھولدینگے ہم انکے واسطے دروازہ شہر کو
اور جزیہ دینگے ہم انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مین قریب تر انکے پاس یہان آنیکو کہلا بھیجونگا پس

دوست رکھتے ہو لڑائی کو اپنے ساتھ باز رہنے کو تمسے بطریق نے کہا کہ ای عرب تم نہین چھوڑتے ہو اپنے ظلم اور جبر کو کہ ہمنے سچی بات تمسے کہدی واسطے بچانے خونونکے اور تم لڑائی کے خواہان ہو ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لڑائی مرغوب تر ہی ہمارے دلونکو زندگانی سے اُمید رکھتے ہین ہم لڑائی کے سبب بڑے مرتبہ اور بخشش کی اپنے پروردگار کیطرف سے پھر مراجعت کی ابوعبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا اُنھون نے مسلمانونکو باز رہنے لڑائی سے پھر کیا اور آگاہ کیا انکو بطریق کی گفتگو سے اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار تم ایسا ہی کرو اور لکھو تم امیر المومنین کو یہ حال پس شاید وہ روانہ ہون ہماریطرف اور فتح کرے اس شہر کو اللہ ہمپر پس اُسیوقت لکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم بعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب من عاملہ علی الشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد سلام اللہ علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو وصلی علی نبیہ علم یا امیر المومنین انا منازلون لاھل مدینۃ ایلیا نقاتلھم کل یوم ویقاتلونا ولقد لقی المسلمون مشقۃ عظیمۃ من البرد والامطار الا انھم صابرون علی ذلک یرجون رحمۃ اللہ عزوجل بذلک فلما کان فی الیوم الذی کتبۃ اشرف علی بطریقھم الذی یعظمونہ قال انہ نجد فی کتبھم انہ لا یفتح بلدھم الا صاحب سرنا وانہ یعرفہ بصفتہ وقد سالنا حق الی الماء وان تسیر الینا تمد نا بنفسد وفعل اللہ ان یفتح ھذہ البلاد علی یدیک والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کون شخص پہنچائیگا میرے خط کو بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور دوری اُسکی اللہ پر ہی پس جلدی کی جواب مین میسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین ایلچی ہونگا اور واپس آؤنگا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لو تم خط کو برکت دیوے اللہ تعالیٰ اتم مین پس لیا خط کو میسرہ بن مسروق نے اور سوار ہوے وہ اپنی اونٹنی پر اور برابر کوشش کرتے رہے چلنے مین یہانتک کہ آئے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس داخل ہوے وہ رات کیوقت اور آئے مسجد شریف مین اور سلام کیا قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پھر آئے وہ ایک جگہ مسجد مین اور سو رہے حالانکہ کئی راتین اُنکو گذری تھین کہ وہ نہین سوئے تھے پس لگ گئی آنکھین اُنکی پس نہین بیدار ہوے وہ مگر حضرت عمر کی اذان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتے تھے اذان مین پس جب اذان کہی اُنھون نے داخل ہوے وہ مسجد مین اور یہ کہتے تھے الصلوٰۃ رحمکم اللہ میسرہ نے بیانکیا ہی کہ اُٹھ کھڑا ہوا مین اور وضو کیا مین نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی مین نے پس جب پھرے وہ نماز سے کھڑا ہوا مین اُنکے سامنے اور سلام کیا مین نے اُنکو پس جب دیکھا اُنھون نے مجکو مصافحہ کیا مجھسے اور خوش ہوے اور کہا اُنھون نے کہ میسرہ ہین قسم پروردگار کعبہ کی اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی اے بیٹے مسروق کے مین نے کہا کہ ای امیر المومنین بہتری اور سلامتی ہی پھر دیا مین نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا خط پس لے لیا اُنھون نے خط کو اور پڑھکر سُنایا مسلمانونکو پس خوش ہوے مسلمان اُسکے مضمون سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا رائے دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس بارہ مین جو مجکو امین الامۃ نے لکھا ہی پس سبکے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور کہا اُنھون نے کہ امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا رومیونکو اور نکالا انکو ملک شام سے اور مدد و غلبہ دیا مسلمانون کو اُنپر اور محاصرہ کیا ہی ہمارے ساتھیون نے ایلیا کا اور تنگی مین ڈالا ہے اُن کو اور ہر روز اُن کی ذلت اور سستی اور دہشت بڑھتی جاتی ہی پس اگر ٹھہرے رہوگے تم یہان اور نجاؤگے

تو اُنکی طرف جاینگے وہ کہ تم نے اُنکے کام کو خفیف اور سبک جانا ہی پس نہ ٹھہرینگے وہ مگر اندک مدت یہانتک کہ اختیار کرینگے وہ ذلت اور حقارت
کو اور ادا کرینگے جزیہ کو پس جب سُنا حضرت عمر رضی اللہ نے اُنکے کلام کو دعاے جزاے خیر دی اُنکو کہ ہان میری راے ہی کہ آیا اس کے
سوا اور کوئی راے بھی تم لوگون کے نزدیک ہی پس کہا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ میری راے اس راے کے خلاف ہی
اور مین ظاہر کرتا ہون اُسکو رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا ابو الحسن وہ کیا راے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ قوم نے درخواست کی ہی تمہارے آنیکی اور اُنکی درخواست مین ذلت ہی اور شاید کہ مسلمانونکے واسطے صورت فتح کی ہو اور تحقیق اُٹھایا ہی
مسلمانون نے بڑی سختی کو سردی مین اور لڑائی اور طول مقام سے اور میری راے یہ ہی کہ اگر تم روانہ ہوگے اُنکی طرفکو تو فتح کریگا اللہ شہر کو تمہارے
ہاتھو پر اور ہوگا تمہارے چلنے مین بڑا اجر ہر پیاس اور بھوکھ مین اور ہر جنگل کے کاٹنے پہاڑ کے چڑھنے مین یہانتک کہ پہونچو گے تم اُنپر
جسوقت کہ پہونچو گے تم اُنپر ہوگی تمہارے اور مسلمانونکے واسطے اطمینان اور آرام اور بہتری فتح اور مین بیڈر نہین ہون اس امر سے اگر مایوس
ہو جاوینگے وہ لوگ تمہارے آنے اور قبول کرنے صلح سے تو جنگل مارینگے اور پکڑینگے وہ اپنے شہرونکو اور آویگی مدد اُنکی بطارقہ اور طاغیہ کے
پاس سے پس آویگی اسوجہ سے مسلمانونپر سختی اور بلا اسواسطے کہ بیت المقدس اُنکے نزدیک بزرگ اور معظم ہی اسکا وہ حج کرتے ہین اور نہین
بچھڑتے ہین وہ اُس سے اور بہتری یہی ہی کہ تم روانہ ہو اُنکی جانب پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے
سے اور کہا اُنہون نے کہ نظر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے بجانب مکر دشمن کے اور نظر کی علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکے حال پر اور دعاے
جزاے خیر دی اُنکو اور کہا اُنہون نے کہ نہ اختیار کرونگا مین مگر علی رضی اللہ عنہ کے مشورے کو کہ نہین دیکھا مین نے اُنکو مگر نیک مشورہ
اور مبارک صورت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم کیا لوگونکو واسطے درستی سامان روانگی کے اپنے ساتھ پس خوش ہوے مسلمان اس
سبب سے اور درستی سامان کی کی مسلمانون نے اور آے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین پس چار رکعت نماز کی پڑھی اسمین پھر آئے
بجانب قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چھوڑا اپنی طرفسے مدینہ طیبہ مین حضرت علی کو اور اُسیوقت چلے وہ مدینہ منورہ سے اور
لوگ اُنکی متابعت کرتے تھے اور رخصت کرتے تھے اُنکو اور سوار تھے حضرت عمرؓ اپنے سرخ اونٹ پر جسپر دو شیشے تھے ایک مین ستو دوسرے
مین چھوہارے بھرے تھے اور اُنکے سامنے ایک مشک بھری ہوئی پانیکی تھی اور پشت پر اُنکے ایک بڑا کاسہ کھانے کا تھا اور نکلی اُنکے
ساتھ ایک جماعت صحابہ کی جو یرموک کی لڑائی مین حاضر ہوئی تھی پھر پلٹ گئی تھی بجانب مدینہ منورہ کے اور منجملہ اُنکے زبیر بن العوام
اور عبادہ بن صامت تھے اور روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب بیت المقدس کے اور وہ جب کسی منزل مین پہونچتے تھے تو نہین کوچ
کرتے تھے وہان سے مگر بعد نماز صبح کے پس جب فارغ ہوتے تھے نماز سے متوجہ ہوتے تھے بجانب مسلمانونکے اور حمد و ثنا اللہ کی بیان کرتے تھے
ان کلمات سے الحمد للہ الذی اعزنا بالاسلام وخصنا بنبیہ علیہ السلام وھدانا من الضلال وجمعنا من بعد الشتات علی کلمۃ التقوی والف بین
قلوبنا ونصرنا علی عدونا ومکن لنا فی بلادہ وجعلنا اخوانا متحابین فاحمدوا اللہ عباد اللہ علی ھذہ النعمۃ واسالوہ المزید منھا والشکر علیھا وعلی ما اصبحتم
تتقلبون فیہ من النعمۃ السابقۃ والمنن الظاہرۃ فان اللہ یزید المستزیدین والراغبین فیما لدیہ نعمتہ علی الشاکرین پھر لیتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کاسہ
کو اور بھرتے تھے اُسکو ستو سے اور بچھاتے تھے گرد اُسکے خرمونکو اور کہتے تھے مسلمانونسے کہ کھاؤ تم گوارا ہو رحمت کرے اللہ تمپر اور کھاتے تھے خود اور

لکھلاتے تھے مسلمان ساتھ اُنکے پھر کوچ کرتے تھے پس برابر اسیطرح سے وہ کوچ کرتے تھے عمرو بن مالک عبسی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسوقت کہ وہ روانہ ہوے تھے بجانب ملک شام کے پس گذرے اثناے راہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پانی پر جسکی مالک قوم جذام تھی اور اُسپر گروہ جذام کا اُترا تھا اور جگہ پانی کی ذات المنار کے نام سے پکاری جاتی تھی پس اُترے مسلمان اُسپر پس اُسی حال مین کہ ٹھہرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد اُنکے تھے کہ آئی اُنکے پاس ایک قوم جذام کی پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار ہمارے نزدیک ایک مرد ہی جسکی دو زوجہ ہین اور وہ دونون بہنین ہین ایک مان باپ سے پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ لاؤ تم اُس مرد کو پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ دونون عورتین کون ہین اُسنے کہا میری زوجہ ہین حضرت نے کہا کیا اُن دونون مین کوئی قرابت ہی اُسنے کہا کہ ہان وہ دونون حقیقی بہنین ایک ماں باپ سے ہین پس کہا حضرت عمر نے کہ دین تیرا کیا ہی آیا تو مسلمان نہین ہی اُسنے کہا کہ مین مسلمان ہون حضرت عمر نے کہا کہ آیا نہین جانتا تو نے کہ یہ صورت حرام ہی تجھپر آیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف اُس مرد نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین اس امر کو نہین جانتا ہون کہ وہ دونون مجھپر حرام ہین پس خشمناک ہوے حضرت عمر اور کہا تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی کہ وہ دونون تجھپر حرام ہین ہر آئینہ چھوڑ دے تو راہ ایک کی اُن دونون سے ورنہ مین تیری گردن مارونگا اُس مرد نے کہا کہ آیا آغاز کار تمھارا یہی ہی میری زوجہ کے مقدمہ مین یہ ایسا دین ہی کہ نہین پہونچا مین اُسمین کسی بہتری کو اور تھا مین بے نیاز اُسمین داخل ہونے سے پس کہا حضرت عمر نے اُس سے کہ نزدیک آ تو میرے پس نزدیک آیا وہ اُنکے پس مارے حضرت عمر نے چند درے اُسکے سر پر اور کہا آیا گالی دیتا ہی اور برا کہتا ہی تو اسلام کو ای دشمن خدا کے اور دشمن اپنی جان کے حالانکہ یہ وہ دین ہی جسکو پسند کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتون اور پیغمبرون اور بہترین لوگون کے واسطے چھوڑ دے تو جسکو چاہی ہو تجھپر راہ ایک کی دو تو سے ورنہ مین حد افترا کی تجھپر جاری کرونگا اُس مرد نے کہا کہ مین کیا کرون مین ان دونونکو دوست رکھتا ہون مگر قرعہ ڈالو تم دونونکے بیچ مین پس جسپر قرعہ پڑے وہ میری ہی اور مین اُسکا ہون اگرچہ مین دونون کو دوست رکھتا ہون پس قرعہ ڈالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونون عورتون پر اور پڑا قرعہ ایک پر تین مرتبہ اُن دونون سے پس رکھا اُس مرد نے ایک کو اور چھوڑ دیا دوسری کو پھر آنے حضرت عمر اُسکے سامنے اور کہا کہ سن ای مرد اور نگاہ رکھ اس امر کو جو مین تجھسے کہتا ہون کہ جو شخص داخل ہوا ہمارے دین مین پھر رجوع کی اُسنے دین سے تو ہم اُسکو مار ڈالتے ہین اور ڈر تو جدا ہونے اسلام اور اس امر سے کہ خبر پہونچے مجکو تیرے بارہ مین یہ کہ شب گذرانی تو نے ساتھ بہن اپنی زوجہ کے پس اگر تو ایسا کریگا تو مین تجکو سنگسار کرونگا اور پس روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس مقام سے یہانتک کہ پہونچے ایک قبیلہ پر بنی مرہ سے پس اُسیوقت دیکھا اُنھون نے ایک قوم کو کہ کھڑے کیے گئے ہین وہ آفتاب مین درانحالیکہ سختی کیجاتی ہی اُنپر حضرت عمر نے کہا کہ اس قوم کا کیا حال ہی جو اُنپر سختی کی جاتی ہی لوگون نے کہا کہ اُنکے ذمہ خراج ہی پس اُسیکے مطالبہ مین اُنپر سختی کیجاتی ہی پھر حکم کیا حضرت عمر نے اُنکے چھوڑ دینے کا اور کہا کہ وہ لوگ کیا کہتے ہین لوگون نے کہا کہ وہ لوگ عذر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم نہین پاتے ہین کہ ادا کرین ہم خراج کو حضرت عمر نے کہا کہ چھوڑ دو انکو اور نہ تکلیف دو انکو اُس چیز کی کہ جسکی وہ طاقت نہین رکھتے ہین پس تحقیق مین نے سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لا تعذبوا الناس فان الذین یعذبون الناس فی الدنیا یعذبهم الله یوم القیامة پھر روانہ ہوے حضرت عمر یہانتک کہ جب آگئے وہ وادی القری مین آگاہ کیا لوگون نے

انکو اس حال سے کہ بیان ایک پیر مرد ہو اور اسکی ایک زوجہ ہو اور اس بڈھے کا ایک دوست ہو پس کہا اُس بوڑھے سے اُس دوست نے کہ آیا
ہو سکتا ہو تجھسے یہ امر کہ مقرر کرے تو اپنی زوجہ مین میرے واسطے حصہ کو اور مین تیرے اونٹونکو چراؤنگا اور پانی پلاؤنگا اور اُنکی نگہبانی کرونگا
اور زوجہ تیری ایکدن رات میرے حصہ مین رہیگی اور ایکدن رات تیرے حصہ مین پس کہا اُس بوڑھے نے کہ منظور کیا مین نے اس امر کو پس جب
خبر پہنچی اس جانسے حضرت عمر کو حکم دیا حضرت عمر نے اُنکے حاضر کرنیکا پس حاضر کیے گئے وہ دونون پس کہا حضرت عمر نے کہ تحقیق ہو مجھ تمھارا دین
کیا ہو انھون نے کہا کہ ہم مسلمان ہین پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ کیا بات ہو کہ تم دونو کی جو مین نے سُنی ہو انھون نے کہا کہ وہ کون بات ہو پس حضرت
عمر نے جو سُنا تھا اُس سے انکو آگاہ کیا پس کہا اُس بڈھے نے کہ سچ ہو حضرت عمر نے فرمایا کہ آیا نہین جانا تمنے کہ یہ امر حرام ہو دین اسلام مین افسوس ہو
تجھ پر اور اُس چیز پر جسنے اس امر قبیح کیطرف تجکو بلایا ہو پس کہا اسنے کہ مین مرد بوڑھا مسکین اور ضعیف ہو گیا ہون مین اور میرے کوئی اولاد نہین
ہو جسپر اعتماد اور بھروسا کرون اور کہا مین نے کہ یہ شخص کفایت کریگا میرے اونٹونکے چرانے اور پانی پلانے مین اور اعانت کریگا میری ہر رنج و مشقت
پر اور مقرر کردونگا مین اُسکے واسطے حصہ اپنی زوجہ سے اور اب کہ مین واقف ہو گیا ہون اس امر سے تب ایسا نکرونگا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ لے تو ہاتھ اپنی زوجہ کا نہین پہونچیگا کسی کو تجھپر کوئی راہ اس بات مین پھر کہا حضرت عمر نے اس جوان سے کہ ڈر تو اس عورت کے نزدیک جانے
سے پس اگر خبر پہنچیگی مجکو اس امر کی تو مین تیری گردن مارونگا پھر کوچ کیا حضرت عمر نے بارادہ بیت المقدس کے یہانتک کہ قریب ہوئے
آپ ملک شام سے اسلم بن برقان نے جو حضرت عمر کے غلام تھے بیان کیا ہو کہ جب پہنچے ہم ملک شام مین دفعۃً دیکھا ہمنے ایک چھوٹی جماعت
کو مسلمانونسے پس کہا حضرت عمر نے زبیر سے کہ اے عبد اللہ جلد جاؤ تم اور دیکھو کہ یہ گروہ کیسا ہو پس جلد گئے زبیر اُس گروہ کیطرف پس دیکھا اُس
گروہ کو کہ وہ اہل یمن ہین جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے دریافت خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا تھا زبیر نے بیان کیا ہو کہ سلام کیا اُن لوگون
نے مجکو اور کہا انھون نے کہ اے جوان تم کہانسے آئے ہو مین نے کہا کہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آتا ہون انھون نے کہا کہ کیونکر
چھوڑا ہو تمنے وہانکے لوگونکو مین نے کہا کہ ساتھ نیکی اور بہتری کے انھون نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا آیا آتے ہین وہ ہماری طرف
کہ یا نہین مین نے کہا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے کہا کہ ہم قوم عرب ہین اور بھیجا ہو ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے تاکہ دریافت کرین اور پہونچاوین
ہم انکو خبر حضرت عمر کی راوی نے بیان کیا ہو کہ پھر یہ زبیر بعد اس گفتگو کے بجانب حضرت عمر کے اور بیان کیا اُنسے پس کہا حضرت عمر نے کہ خاموش
رہو اے عبد اللہ اور آگئے بعد اُنکے آگے پیچھے وے لوگ پس سلام کیا انھون نے پھر اور پوچھا حال حضرت عمر کا پس کہا ہمنے انسے کہ یہ حضرت عمر ہین
پس تم کیا چاہتے ہو انھون نے کہا کہ اے امیر المومنین تحقیق بیدار ہوئین آنکھین اور بلند ہوئین گردنین بسبب طول مدت کے بجانب تمھارے
آنے کے پس شاید کہ اللہ فتح کرے ہمپر بیت المقدس کو راوی نے بیان کیا پھر چلے وہ لوگ اپنی پیٹھ کیطرف یہانتک کہ پہنچے وہ ابو عبیدہ
بن الجراح کے لشکر مین اور پکار کر کہا بلند آوازون سے کہ خوش ہو اے گروہ مسلمانون کے حضرت عمر کے آنے سے راوی نے بیان کیا کہ جنبش
مین آئے لوگ اور قصد کیا سبھون نے سوار ہونیکا واسطے استقبال حضرت عمر کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہو میری طرف سے
ہر مرد کو کہ نکلے کوئی اپنی جگہ سے پھر چلے ابو عبیدہ بن الجراح ساتھ تھوڑے سے لوگونکے مہاجر اور انصار سے یہانتک کہ پہونچے وہ اور
ہمراہی اُنکے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیکھا حضرت عمر نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے کہ وہ سوار تھے

ایک مادہ شتر جوان پر جو بیٹھی گئی تھی گلیم قطوانی سے اور باگ اُسکی بالونکی تھی اور ابو عبیدہ بن الجراح اپنے ہتھیارون سے مسلح تھے پس جب دیکھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر کو بٹھایا اُنھون نے اونٹنی کو اور بٹھایا حضرت عمرؓ نے اپنے اونٹ کو اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور سامنے آئے
مسلمان درانحالیکہ سلام کرتے تھے حضرت عمرؓ کو پھر سوار ہوے حضرت عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور روانہ ہوے آگے لوگ نکلے اور آپسمین باتین
کرتے تھے اسیطرح چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دونون اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو پھر بہت اچھا خطبہ سُنایا
مسلمانونکو ان الفاظ سے الحمد للہ الحمید القوی المجید الفعال لما یرید بعد اسکے کہا ان اللہ تعالی کو ساتھ محمد علیہ السلام فاز احرمنا الضلالۃ
وجمعنا بعد الفرقۃ والف بین قلوبنا من بعد البغضاء فاحمدوہ علی ھذہ النعم تستوجبون منہ المزید لان اللہ عز وجل قال لئن شکرتم لازیدنکم
پھر پڑھا اس آیت کو من یھدی اللہ فھو المھتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا پس جب پڑھا حضرت عمرؓ نے اس آیت کو اٹھ کھڑا ہوا ایک
اہل قس نصرانی جو اُنکے سامنے بیٹھا تھا اور کہا اُسنے کہ اللہ تعالی تو کسی کو گمراہ نہین کرتا ہی پس جب مکرر کہا اُسنے اس کلام کو حضرت عمرؓ نے
مسلمانونسے کہا کہ دیکھتے رہو تم لوگ اگر پھر کہے یہ شخص اسی کلام کو تم گردن مارو اُسکی ور جان لیا قس نے جو حضرت عمر نے کہا تھا پس ٹھہر گیا وہ
اور خاموش ہو رہا اور پڑھنا شروع کیا حضرت عمر نے خطبہ کو ان الفاظ سے اما بعد فانی اوصیکم بتقوی اللہ عز وجل یبقی ویفنی ما سواہ
الذی ینتفع بطاعتہ اولیائہ وبمعصیتہ تشقی اعداءہ ایہا الناس ادوا زکوۃ اموالکم طیبۃ بہا نفوسکم لا تریدون بہا جزاء من مخلوق ولا
شکرا افھموا ما توعظون بہ فان الکیس من احذر دینہ وان السعید من وعظ بغیرہ الا وان شر الامور مبتدعاتہا علیکم بالسنۃ بسنۃ نبیکم و
الزموھا فان الاقتصاد فی السنۃ خیر من الاجتہاد فی البدعۃ والزموا القران فانکم تجدون فیہ الشفاء والفوز ایہا الناس انہ قد قام فینا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کقیامی فیکم وقال الزموا سنۃ صحابی ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب حتی یشہد من لا یستشہد ویحلف من لا یستحلف فمن اراد بحبوحۃ الجنۃ فیلزم
الجماعۃ ان الفرقۃ من الشیطان ولا یخلو احد منکم بامرءۃ فان الشیطان ثالثہما من سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فھو مومن والصلوۃ ثم الصلوۃ پس جب فارغ ہوے حضرت عمرؓ
خطبہ سے بیٹھے وہ اور ابو عبیدہ بن الجراحؓ بیان کرتے تھے اُنسے سب کیفیات رومیونکی لڑائی کی اور حضرت عمر خاموش تھے پس کبھی وہ روتے تھے اور کبھی سکوت کرتے تھے کہ آیا وقت
نماز ظہر کا پس کہا لوگون نے کہ یا امیر المومنین درخواست کرو تم ہمارے واسطے بلال موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ اذان کہین اور بلال رضؓ
ملک شام مین مقیم تھے پس جب سُنا اُنھون نے کہ مسلمان اُترے ہین بیت المقدس پر آئے وہ مسلمانونکے پاس اور حاضر ہوے لڑائی مین اور لڑتے تھے اُنکی معیت
مین پس جسوقت سُنا اُنھون نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آئے ہین آئے بلال اور سلام کیا حضرت عمر کو اور تعظیم کی اُنکی بزرگی
مرتبہ کی پس جب آیا وقت ظہر کا سوال کیا مسلمانون نے حضرت عمر سے کہ درخواست کرین وہ بلالؓ سے اذان کہنے کی پس بلایا اُنکو حضرت عمرؓ نے
اور کہا کہ اے بلال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے درخواست رکھتے ہین کہ اذان کہو اُنکے واسطے اور یاد دلاؤ تم اُنکو اوقات اُنکے نبی کے
بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ہان مین اذان کہونگا پس جب کہا اُنھون نے اللہ اکبر عاجزی کی مسلمانون نے اور کپنے لگے بدن اُنکے پس جب کہا بلالؓ نے

اشهدان لاالہ الا اللہ واشهدان محمد رسول اللہ بہت شدت سے روئے مسلمان یہانتک کہ قریب پھٹ جانے کے ہوے دل مسلمانون کے وقت ذکر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قریب تھا کہ بلال قطع کردیوین اذان کو بسبب لاحق ہونے خوف اور درد اور رونے کے مسلمانونکو اور ذکر مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب فارغ ہوے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے نماز پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو پس جب فارغ ہوے حضرت عمر نماز سے اور بیٹھے کہا بلال نے کہ یا امیر المومنین سرداران لشکر شام کے کھاتے ہین تازہ گوشت چڑیون اور صاف روٹی کو اور وہ چیزین ضعیف مسلمانونکو نہین ملتی ہین اور نہین پہونچتے ہین ضعیفون کے ہاتھ ان چیزون تک پس پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیفیت اس امر کی پس کہا یزید بن ابی سفیان نے کہ نرخ ہمارے اس ملک کا ارزان ہے اور ہم پہونچتے ہین پاس چیز کو جو کہا ہی بلال نے یہان جیسا کہ ہم کھاتے تھے اور قوت دیتے تھے اپنی جانونکو حجاز مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اگر یہی بات ہی تو کھاؤ گے خدا ہونگا اور نہ جدا ہونگا مین اپنی جگہ سے یہانتک کہ یکجا کرو تم میرے پاس اُن لوگونکو جو اپنی جگہون مین ہین یعنی لکھو تم محتاج مسلمانونکو جو شہرون مین اور گانون مین ہین پس مقرر کرون مین واسطے ہر ایک گھر بار والے کے وہ چیز جو کفایت کرے انکو گیہون اور جو اور شہد اور زیتون اور عدس اور سرکہ اور سواے اُسکے اور جو کچھ انکو ضرور ہو پھر کہا حضرت عمر نے ضعفاے مسلمین سے کہ یہ چیزین تمہارے واسطے تمہارے سردارون سے ملینگی اور سواے اُسکے جو دونگا مین تمکو بیت المال سے پس اگر موقوف اور منقطع کردیوین یہ چیزین تمسے سردار تمہارے آگاہ کرو تم مجکو یہانتک کہ معزول کردونگا مین اُنکو پھر حکم دیا حضرت عمر نے مسلمانونکو کوچ کرنے کا پس جب ارادہ کیا حضرت عمر نے اپنے اونٹ پہ سوار ہونیکا اور تھا لباس بکری کے بالونکا بنا ہوا وہ پہنے تھے وہ ٹکڑون سے تہ بتہ سیاہ ہوا تھا اور تھے اُسمین چودہ پیوند اور بعض پیوند چمڑے کے تھے پس کہا مسلمانون نے کہ یا امیر المومنین اگر سوار ہو تم عوض اپنے اونٹ کے کسی گھوڑے پر اور پہن لو تم کپڑون کو کہ یہ باعث بڑی ہیبت کا ہوگا تمہارے دشمنونکے دل مین پس آئے مسلمان آگے اُنکے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اور نرمی کرتے تھے اُنکے ساتھ یہانتک کہ منظور کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکی درخواست کو اور نکال ڈالا اپنے لباس کو اور پہنا سفید کپڑون کو زبیر نے بیان کیا ہی کہ مین جانتا ہون کہ وہ کپڑے مصر کے تھے اور قیمت اُسکی پندرہ درہم تھی اور ڈال لیا تھا اُنہون نے اپنے شانہ پر ایک دستار کو نہ وہ نئی تھی اور نہ پھٹی تھی اور دیا تھا اُن کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لایا گیا اُنکے سامنے ایک برذون سبز رنگ براذین روم سے پس جب سوار ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسکی پشت پر خوش رفتاری کی برذون نے اُنکی سواری مین پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ نے اُسکی چال ڈھال کو جلد اتر سے اُسکی سواری سے اور کہا کہ چھوڑ دو تم میری لغزش کو چھوڑ دے اللہ تعالے تمہاری لغزشون کو دن قیامت کے قریب تھا کہ بھائی تمہارا ہلاک ہو جاوے بسبب اسکے داخل ہوا میرے دل مین کبر اور مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ وزن مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور قریب تھا کہ ہلاک کرے مجکو سپید کپڑا تمہارا اور برذون خوش رفتار تمہارا پھر نکال ڈالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کپڑون کو اور پہن لیا اپنے پھٹے لباس کو راوی نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوے بارادہ گھاٹی پہاڑ اور اُسکے چڑھنے کے بیت المقدس کی راہ مین پس ملاقی ہوئی اُن سے ایک قوم مسلمانون کی جو کپڑے دیباج کے پہنے تھے جسکو انھون نے

ترجمہ نہ داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص جسکے دل مین برابر ایک دانہ رائی کے تکبر ہوگا اور نہ داخل ہوگا دوزخ مین وہ شخص جسکے دل مین برابر ایک دانہ رائی کے ایمان ہوگا ۱۲

یرموک سے پایا تھا پس حکم کیا حضرت عمر نے مٹی ڈالنے کا اُنکے مونہوں پر اور پہاڑ ڈالنے کا اُنکے کپڑوں کو اور برابر چلتے تھے وہ گھاٹی پہاڑ پر یہانتک کہ قریب بیت المقدس کے پہونچے پس جب دیکھا بیت المقدس کو کہا اُنھوں نے الله اکبر الله اکبر اللھم افتح لنا فتحا یسیرا واجعل لنا من لدنك سلطانا نصیرا اور استقبال اُنکا کیا گروہ مسلمانوں اور سرداروں نے اور چلے حضرت عمر رضی الله عنه یہانتک کہ پہونچے اُس جگہ میں جہاں ابو عبیدہ بن الجراح اُترے تھے پس کھڑا کیا گیا اُنکے واسطے ایک خیمہ بنا ہوا بالوں کا پس بیٹھے اُسکے کنارے کی جانب میں مٹی پر پھر اُٹھ کھڑے ہوے اور چار رکعت نماز پڑھی اُنھوں نے راوی نے بیان کیا ہے کہ بلند ہوا واسطے مسلمانوں کے ایک بڑا شور جنبش دینے والا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سُنا اہل بیت المقدس نے شور کو بدون لڑائی کے پس چڑھ گئے وہ شہر پناہ پر پس کہا اُنسے اُنکے بطریق نے کہ سختی ہو تمپر دیکھو تم کہ عرب کا کیا حال ہے جو بلند ہوئی ہیں آوازیں اُنکی بدون لڑائی کے پس قریب ہوا ایک مرد عرب متنصرہ سے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم ہمکو اپنے قصہ سے مسلمانوں نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی الله عنه آئے ہیں ہمارے پاس مدینہ طیبہ سے رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کے پس یہ شور مسلمانوں کی خوشی کا بسبب اُنکے آنے کے ہے پس پھرا وہ متنصرہ اور آگاہ کیا اُسنے بطریق کو مسلمانوں کے کلام سے پس چپ ہو رہا وہ اور کچھ کلام نہیں کیا اُسنے پس جب صبح ہوئی اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی الله عنه نے مسلمانوں کو کہا اُنھوں نے کہ اے عامر جاؤ تم قوم کی طرف اور آگاہ کرو تم اُنکو اس امر سے کہ میں آیا ہوں پس گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی الله عنه اور پکارا اُنکو اور کہا اُنسے کہ اے لوگو اس شہر کے ہمارے سردار امیر المومنین عمر بن الخطاب آئے ہیں پس کیا کرو گے تم اُس امر میں جو تمنے کہا تھا پس آگاہ کیا لوگوں نے بطریق کو پس نکلا وہ اپنے کنیسہ سے اور وہ لباس بنا ہوا بالوں کا پہنے تھا اور گرد اُسکے راہب اور قسیس اور اساقفہ تھے اور اُٹھائی گئی تھی اُسکے سامنے بڑی صلیب جسکو وہ نہیں نکالتا تھا اہل شہر کے واسطے مگر اُنکی عید میں اور چلا اُسکے ساتھ باطلیق جو حاکم بیت المقدس کا تھا اور وہ کہتا تھا بطریق سے کہ اگر تو اُنکی صفت کو پہچانتا ہے تو خیر والا نہ کھولینگے ہم اُنکے واسطے دروازے کو اور چھوڑ دے تو ہمکو اور عادات ان عرب کو پس مٹا دینگے وہ ہمکو یا مٹا دینگے ہم اُنکو بطریق نے کہا کہ میں ایسا ہی کرونگا اور بلند ہوا وہ شہر پناہ پر اور سامنے آیا ابو عبیدہ بن الجراح کے کہ کہو تم جو تمکو منظور ہو اے شیخ نیک اور خوش سیرت ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ امیر المومنین ہیں جنکے اوپر کوئی سردار نہیں ہے ابھی آئے ہیں پس نکلو تم اُنکی طرف اور لو تم اُنسے امان اور ذمہ اور مقرر کرو تم اُنکے واسطے جزیہ کو بطریق نے کہا کہ اے مرد اگر سردار تمھارے آئے ہیں اور وہ ایسے ہیں جنپر کوئی سردار نہیں ہے پس کہو تم اُنسے کہ قریب اور سامنے ہوں وہ تمسے پس پہچانیں ہم اُنکی صفت اور نعت سے اور جدا کرو تم اُنکو اپنے بیچ سے اور ٹھہریں وہ سامنے شہر پناہ کے تاکہ دیکھیں ہم اُنکو پس اگر ہونگے وہ ساتھی ہمارے جنکی صفت ہم انجیل میں پاتے ہیں اُتر پڑینگے ہم اُنکی طرف اور منعقد کرینگے ہم اُنسے امان اور ذمہ داری کو اور اقرار کرینگے ہم اُنکے واسطے جزیہ دینے کا اور اگر وہ سوا اُس شخص کے ہیں جنکی صفت اور نعت ہمکو معلوم ہے پس نہیں ہے تمھارے واسطے ہماری طرف سے سوائے لڑائی کے پس پھرے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب حضرت عمر کے اور آگاہ کیا اُنکو بطریق کے مقولہ سے پس قصد کیا حضرت عمر رضی نے کھڑے ہونے اور چلنے کا پس کہا اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے کہ یا امیر المومنین جاتے ہو تم اُنکی طرف تنہا اور نہیں ہے تمھارے پاس

کوئی سامان لڑائی کا سواے اس موقع کے پس ہم ڈرتے ہین تمھارے واسطے اس امر کو کہ وہ تمھارے ساتھ بیوفائی کرین پس پہونچین اور
پاجاوین وہ تمکو پس کہا اور پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون پھر
طلب کیا اُنھون نے اپنے اونٹ کو پس لایا گیا اونٹ اُنکے پاس پس سوار ہوے وہ اُسپر اور لباس اُنکا وہی مرقع تھا اور سواے اُسکے اور کچھ نہ تھا
اور تھا اُنکے سر پر ایک ٹکڑا گلیم قطوانی کا جس سے باندھا تھا اپنے سر کو اور سواے ابو عبیدہ بن الجراح کے اُنکے ساتھ کوئی نہ تھا اور چلتے تھے ابو عبیدہ رضی
بن الجراح سامنے اُنکے یہانتک کہ نزدیک ہوے وہ شہر پناہ کے اور ٹھہرے سامنے بطریق اور باطلیق کے اور کلام کیا اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ اے لوگو یہ امیر المومنین آئے ہین پس بڑھا یا بطریق نے اپنی نگاہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف پس شور کیا اور کہا اُسنے اپنی بلند آواز سے
کہ یہی قسم ہے خدا کی وہ شخص ہین جنکی صفت اور نعت ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین اور یہی وہ شخص ہین کہ ہوگی فتح ہمارے شہر کی اُنکے ہاتھون پر
اور ضرور یہ بات ہوگی پھر کہا اُسنے اہل بیت المقدس سے کہ سختی ہو تمپر اُترو اور جاؤ تم اُنکے پاس اور منعقد کرو تم اُنسے امان اور ذمہ داری کو
پس یہی قسم ہے خدا کی صحابی محمد بن عبد اللہ کے ہینگے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سُنا رومیون نے کلام بطریق کا چلے وہ اور اُترے جلد
حالانکہ جان اُنکی ضیق مین تھی رنج محاصرہ سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازیکو اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس درانحالیکہ درخواست
کرتے تھے اُنسے عہد اور ذمہ کی اور اقرار کرتے تھے جزیہ دینے کو پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکو اس حال سے تو عاجزی کی
اُنھون نے واسطے اللہ تعالی کے اور گر پڑے سجدہ مین اونٹ کی پالان پر پھر سامنے آئے رومیونکے اور کہا کیے اُنسے کہ پھر جاؤ تم اپنے شہر کی طرف
اور تمھارے واسطے ذمہ اور عہد ہوگا اگر درخواست کروگے تم ہمسے اور اقرار کروگے ہمارے واسطے جزیہ دینے کو راوی نے بیان کیا ہے
کہ مراجعت کی قوم نے اپنے شہر کی طرف اور بند نہین کیا اُنھون نے دروازے کو اور پھرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قیام گاہ اور لشکر کی طرف
اور رات گذرانی وہان پس جب دوسرا دن ہوا اُٹھ کھڑے ہوے وہ پس داخل ہوے بیت المقدس مین اور تھا داخل ہونا اُنکا
دوشنبہ کے روز اور ٹھہرے وہان جمعہ تک اور ایک نشان محراب کا بنایا اُسمین اور وہ جگہ مسجد کی ہے اور آئے پس نماز جمعہ کی پڑھائی
اپنے ہمراہیون کو پس قصد کیا رومیون نے اُنکے ساتھ بیوفائی کا اور تھا ابو الجعید جسنے رنج اور بلا مین ڈالا تھا رومیون کو یرموک مین اہل
بیت المقدس کے نزدیک بسبب اپنے لڑکے بالون اور مال کے پس کہا اُن لوگون نے ابو الجعید سے کہ کیا رائے تیری ہے ہمارے غدر اور بیوفائی
کرنے مین ان عربکے ساتھ جسوقت کہ مشغول ہون وہ اپنی نماز مین اور سجدہ کرین وہ اور نہین ہین اُنکے پاس ہتھیار لڑائی کے پس کہا اُن
سے اُنکے ساتھی ابو الجعید نے کہ اے قوم نہ کرو ایسا کام اور نہ بیوفائی کرو تم اُنکے ساتھ اگر تم ایسا کروگے تو مغلوب کیے جاؤگے تم
وقت بیوفائی اور غدر کے لیکن ظاہر کرو تم اُنکے واسطے زینت دنیا کو اور چھوڑ دو اُنکو تم پس اگر وہ اہل دنیا ہین اور اُسکے خواہان ہین سواے
آخرت کے تو مین مشورہ دونگا اُس کام کا جو تم اُنکے ساتھ کرنا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم کون کام کرین ابو الجعید نے کہا کہ ظاہر کرو تم
واسطے عرب کے اُس چیز کو کہ جو تمھارے پاس زینت اور متاع دنیا اور دنیا کی اُس چیز سے ہے جس سے ساتھی دنیا کا صبر نہین
کرسکتا ہے پس اگر طلب کیا اُنھون نے اُسکو اور قصد بیوفائی کا کیا پس تمکو اختیار ہے اُس کام کے کرنے کا جسکا تم ارادہ رکھتے ہو راوی
نے بیان کیا ہے کہ آئی قوم اُن چیزون پر جسکی وہ قدرت رکھتے تھے اچھے مال و متاع سے پس ظاہر کیا اُسکو اور آراستہ کر دیا اُس کو

مسلمانونکو راہ مین پس مسلمان اُسکو دیکھتے تھے ہنگام آنے بیت المقدس کے اور تعجب کرتے تھے اور یہ کہتے تھے الحمد للہ الذی ورثنا دیار قوم لھم مثل هذا من الدنیا ولو سویت الدنیا عند اللہ جناح بعوضة ما سقی الکافر منھا شربة ماء عون بن سالم نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین تھا کوئی مسلمان ایسا جسنے ہاتھ لگایا ہو کسی چیز پر اُنکی متاع سے اور ابو الجعید نے اُنسے کہا کہ یہ وہی قوم ہے جنکی تعریف اللہ تعالی نے توریت اور انجیل مین بیان کی ہے اور وہ ہمیشہ حق پر ہین اور کوئی شخص اُنکی لڑائی مین نہ ٹھہریگا جبتک کہ وہ قائم رہینگے اُس چیز پر جسپر وہ قائم ہین واقدیؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس دن بیت المقدس مین قیام کیا شہر بن حوشب نے روایت کی ہے کہ کعب بن احبار کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جسوقت مصالحہ کیا اہل بیت المقدس سے اور داخل ہوے وہ وہان تو اقامت کی اُنھونے وہان دس دن اور آیا مین اُنکے پاس اور تھا مین ایک گانون مین دیہات فلسطین سے پس آیا مین اُنکے پاس تاکہ اسلام اختیار کرون مین اُنکے ہاتھو پر اور سبب اُسکا یہ تھا کہ میرے باپ بڑے جاننے والے اُس چیز کے تھے جو نازل کی تھی اللہ تعالی نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر اور مجکو بہت دوست رکھتے تھے اور مجھپر بہت شفقت کرتے تھے اور کوئی چیز اُنھون نے مجھسے نہین چھپائی تھی مگر یہ کہ تعلیم اور آگاہ کر دیا تھا مجکو اُس چیز سے پس جب اُنکی موت کا وقت آیا بلایا اُنھون نے مجکو اپنے پاس اور کہا کہ اے میرے بیٹے تم جانتے ہو کہ مین نے نہین جمع کیا اور نہین اُٹھا رکھا تمسے کسی چیز کو جسکو مین جانتا تھا مگر مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے کہ خروج کرین بعض جھوٹے لوگ پس تبعیت کرو تم اُنکی اور مین رکھتا ہون ان دو ورقون کو اس مکانکے روزنمین جسکو تم دیکھتے ہو پس نہ متعرض ہونا اور نہ دیکھنا اُنکو مگر اُسوقت کہ سنو تم خبر نبی کی جو آخر زمانہ مین مبعوث ہونگے اور نام اُنکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا پس اگر چاہے گا اللہ تعالی تمھارے ساتھ نیکی اور بہتری کو پس تبعیت کرو گے تم اُنکی پھر مر گئے میرے باپ بعد اس وصیت کرینکے مجکو پس دفن کیا مین نے اُنکو پس نہین تھی کوئی چیز دوست تر مجکو اس امر سے کہ گذر جاوین ایام تعزیت تاکہ دیکھون مین کہ اُن ورقون مین کیا ہے پس جب گذر گئے دن تعزیت کے آیا مین روزن کیطرف پس کھولا مین نے اُسکو اور نکالا مین نے اُن دونون ورقونکو اور پھیلایا مین نے اُنکو اور نظر کی مین نے بجانب اُس چیز کے جو اُسمین تھی ور دیکھا مین نے کہ اُسمین لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکة ودار ہجرتہ طیبة الطیبة لا مدینة لیس فظ ولا غلیظ ولا سخاب متہ الحمادون والذین یحمدون اللہ علی کل حال السنتھم رطبة بالتکبیر والتھلیل وھو منصور علی کل من ناداہ من اعدائہ جمیعہم یغسلون فروجھم ویستروں اوساطھم انا جیلھم فی صدورھم وتراحمھم بینھم تراحم الانبیاء بین الامم وھو اول من یدخل الجنة یوم القیامة بین الامم وھم السابقون المقربون الشافعون المشفع لھم کعبؒ نے کہا ہے کہ جب پڑھا مین نے اُسکو کہا مین نے دل مین کہ آیا کوئی چیز بھی میرے باپ نے مجکو تعلیم کی ہے جو اس سے بہتر ہو پھر توقف کیا مین نے بعد موت اپنے باپ کے جبتک اللہ تعالی نے چاہا تا اینکہ سنا مین نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوے ہین مکہ معظمہ مین اور وہ مقر ظاہر کرتے ہین اپنے کام کو پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ یہ وہی ہین لامحالہ قسم ہے خدا کی اور برابر مین ذکر اور گفتگو کرتا تھا اُنکے حال اور کام سے یہانتک کہ بیان کیا لوگون نے مجھسے کہ مکہ کو چھوڑکر یثرب مین آئے ہین پس نگاہ رکھتا مین اُنکے معاملہ کی یہانتک کہ جہاد کیا اُنھون نے اور لڑے وہ لڑائیان اپنی پر غالب ہوے اپنے دشمنون پر پس قصد اور سامان کیا مین نے اُنکے پاس جانیکا پس سُنا مین نے کہ اُنھون نے اس عالم سے انتقال فرمایا پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ شاید یہ وہ نہین تھے جنکا مین انتظار کرتا تھا تا اینکہ دیکھا مین نے اپنے خواب مین کہ گویا دروازے آسمانکے کھولے گئے ہین اور فرشتے گروہ در گروہ اُترتے ہین

اور کہنے والا یہ کہتا ہی کہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور موقوف اور منقطع ہوئی وحی اہل زمین سے پس بعد اس خواب کے پھرا مین
بجانب زمین اپنی قوم کے اور پہونچی مجکو یہ خبر کہ بعد اُنکے ایک خلیفہ ہوے ہین اُنکی امت سے جنکا نام ابوبکر صدیق ہی پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ جاؤن
اُنکے پاس مگر مین دیر ہوئی تھی کہ آیا ہماری طرف لشکر اُنکا ملک شام مین پھر آئی میرے پاس خبر اُنکی وفات کی پھر سُنا مین نے کہ اُنکے بعد ایک شخص خلیفہ ہوے
ہین جنکا نام عمر رضی ہی پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ نہ داخل ہونگا مین اس دین مین جبتک کہ معلوم کرون مین حقیقت اُسکی اور برابر مین اُمید رکھتا تھا یہانتک
کہ آئے عمر بن الخطاب رضی بیت المقدس مین اور مصالحہ کیا اُنھون نے وہانکے لوگون سے اور دیکھا مین نے وفاے عہد اور اُس چیز کو جو اللہ تعالی نے اُنکو
دشمنونکے ساتھ کی تھی پس جانا مین نے کہ یہی لوگ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور ارادہ اور گفتگو کیا مین نے اپنے دلمین اُنکے دین مین داخل ہونے پر اور مین
پس و پیش کرتا تھا اس امر مین پس قسم ہی خدا کی کہ ایک رات مین کھڑا تھا اپنے کوٹھے پر اور اُسیوقت ایک مرد مسلمان یہ آیت پڑھتے تھے یا ایہا الذین اوتوا الکتاب
امنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوھا فنردھا علی ادبارھا او نلعنھم کما لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا سنا مین نے اس
آیت کو ڈرا مین قسم ہی خدا کی اس امر کو کہ نہ صبح کرونگا مین تا اینکہ پھر جائیگا مُنہ میرا پس کوئی بات مجکو صبح کے پھرنے سے زیادہ دوست نہ تھی پس جب صبح ہوئی چلا
مین اپنے گھر سے اور پوچھا مین نے حال عمر بن الخطاب رضی کا پس کہا گیا مجھسے کہ وہ بیت المقدس مین ہین پس قصد کیا مین نے انکی طرف اور وہ اسیوقت نماز صبح کی پڑھ
چکے تھے مع اپنے ساتھیونکے پس سامنے آیا مین انکے اور سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور کہا کہ تم کون ہو پس کہا مین نے کہ مین کعب احبار ہون اور مین
آیا ہون بارادہ داخل ہونے دین اسلام کیواسطے کہ مین نے دیکھا اور پایا ہی صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی اُمت کی اُتری ہوئی کتابون مین تحقیق اللہ تعالی
نے وحی کی تھی بجانب موسی علیہ السلام کے اپنی بعض کتاب مین اور فرمایا ہی یا موسی انی ما خلقت خلقا اکرم من محمد لولاہ لما خلقت جنۃ ولا نارا ولا
شمسا ولا قمرا ولا ارضا امتہ خیر الامم ودینہ خیر الادیان اتبعثہ فی اخر الزمان امتہ مرحومۃ وھو نبی الرحمۃ النبی الامی التھامی القرشی الرحیم بالمومنین الشدید
علی الکافرین سرہ مثل علانیتہ وقولہ لا یخالف فعلہ القریب والبعید عندہ سواء متبعہ صلون متراحمون پس کہا حضرت عمر نے کہ آیا سچ ہی جو تم کہتے
ہو اے کعب کہا کعب نے کہ ہان قسم اُسکی جو سنتا ہی میرے اس کہنے کو اور جانتا ہی اُس چیز کو جو پوشیدہ ہی سینون مین پس کہا حضرت عمر رضی نے الحمد للہ الذی عزنا واکرمنا
وشرفنا ورحمنا برحمتہ التی وسعت کل شیء وھدانا بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آیا ہو سکتا ہی تمسے اے کعب کہ داخل ہو ہمارے دین مین پس کہا کعب نے
کہ یا امیر المومنین آیا تمھاری کتاب مین جو تمپر نازل ہی ذکر تمھارے نبی کا ہی حضرت عمر نے کہا ہان پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ووصی بھا ابراھیم بنیہ
ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت نقال بنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا

[illegible]

نعبد الٰهك واله اٰبآئك ابراهيم الآیہ پھر پڑھی حضرت عمر نے آیت ماکان ابراهیم یهودیا ولا نصرانیا الخ پھر پڑھی یہ آیت ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ پھر پڑھی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا پھر پڑھی یہ آیت وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملة ابیکم ابراهیم هو سماکم المسلمین من قبل کعب احبار نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا میں نے یہ کہا یا امیر المومنین انا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسبب مسلمان ہونے کعب کے پھر کہا اُنھوں نے کعب سے کہ آیا ہو سکتا ہے کہ چلو تم میرے ساتھ مدینہ طیبہ کو پس زیارت کرو تم قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور فائدہ حاصل کرو تم قبر شریف کی زیارت سے پس کہا میں نے کہ ہاں یا امیر المومنین میں ایسا ہی کرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ کوچ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد ازینکہ لکھدیا اہل بیت المقدس کو عہدنامہ اور ساکن کردیا اُن کو اُن کے شہر میں اداے جزیہ پر اور روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے بجانب جابیہ کے پس ٹھہرے وہاں اور ترتیب دیا دفتر کو اور لیا خمس واسطے اللہ غالب و زبردست کے اُس چیز سے جو دی وریوری کی تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر پھر تقسیم کیا ملک شام کو دو عمون پر دیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حوران سے حلب تک اور جو اُسکے قریب تھا اور حکم کیا اُن کو والئی حلب اور وہان کے لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ حلب کو اُن کے ہاتھو پر اور دیا ارض فلسطین اور ارض القدس اور ساحل یزید بن ابی سفیان کو اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حاکم اُنپر اور حکم کیا اُنکو کہ لڑین وہ ساکنان قیساریہ سے تا اینکہ فتح کرے اللہ اُس کو اُن کے ہاتھوں پر اور دیا اکثر ملک اجنادین کا ابو عبیدہ بن الجراح کو مع خالد بن الولید کے اور روانہ کیا عمرو عاص کو بجانب مصر کے اور مقرر کیا عہدۂ قضاے حمص پر عمرو بن سعید الانصاری کو پھر روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کعب کو اپنے ساتھ لیا اور مدینہ منورہ کے لوگ گمان کرتے تھے اس امر کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کرین گے ملک شام میں بسبب دیکھنے کثرت بہتری و ریاکی و ارزانی نرخون ملک شام کے اور اس وجہ سے کہ اس ملک کو بلاد الانبیا کہتے ہیں اور وہ ارض مقدس ہے اور اُس سے محشر ہوگا پس ڈھونڈھتے تھے اُن کی خبر کو اور نکلتے تھے شہر کے باہر ہر روز بانتظار اُنکے آنے کے یہانتک کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جنبش میں آیا مدینہ طیبہ اُنکے آنے کے دن میں اور خوش ہوے صحابہ اُنکے آنے سے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اور مبارکباد دی اُنکو اُس چیز پر جو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے ہاتھو پر پس پہلے سب کے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف میں اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور چند رکعتین نماز کی پڑھیں اور بلایا کعب احبار کو اور کہا اُنسے بیان کرو تم مسلمانوں سے جو کہ دیکھا تھا تمنے دو ورقوں میں پس بیان کیا کعب نے پس زیادہ کیا لوگون نے ایمان کو رضی اللہ عنہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہو کہ قسم ہو اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہو اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہو کہ نہین اعتماد کیا مین نے فتوح ملک شام کی خبر مین مگر صدق و راستی کو اور نہین بیان کیا مین نے اُس خبر کو مگر طریقہ راستی سے تاکہ ثابت کرون مین آمین بزرگیان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خاک مین ملاؤن مین اُسکے سبب سے ناکین اہل رفض اور منکرین سنت اور فرض کی سواسطے کہ اگر نہوتے صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادۂ اللہ غالب اور بزرگ کے تو نہوتے شہر شام وغیرہ مسلمانون کی ملکیت اور قبضہ مین اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا نشان اس دین کا پس واسطے اللہ کے تھی نیکو کاری اُنکی کہ بتحقیق کوشش اور جہاد کیا اُنھون نے اور صبر کیا اور ثابت قدمی کی اُنھون نے واسطے مقابلے دشمن کے اور خرچ کیا اُنھون نے اپنی کوشش کو اور نہین کمی کی اُنھون نے یہانتک کہ دور کر دیا اُنھون نے کفر کو اُسکے تخت سے اور آمادہ ہو گیا کفر اپنے چلے جانے پر اور ذلیل اور خوار کیا اُنھون نے کسریٰ اور قیصر اور جلبند کر کی کو تا اینکہ برتر اور ظاہر ہو گیا اسلام اور ذلیل اور خوار ہوا کفر اور پیچھے کو پھرا اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے اُنکے حق مین یہہ ارشاد فرمایا فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اُنھون نے ابو عبیدہ بن عامر الجراح رضی اللہ عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور شہرہا اور اُن قلعونکے جو اُن مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو بجانب مصر کے اور بھیجا یزید بن ابی سفیان کو بجانب کرانہ ہاے دریاے شام کے پس پہونچے اور اُترے یزید بن ابی سفیان وہان اور قیساریہ مین لوگ بکثرت گروہ در گروہ تھے اور حاکم وہان کا قسطنطین ہرقل بادشاہ کا بیٹا تھا اور اُس کے ساتھ اسی ہزار فوج تھی رومیون اور عرب اور نصرہ اور قوم روسیہ سے پس جب دیکھا قسطنطین نے بجانب مسلمانون کے کمک طلب کی اُسنے ہرقل سے اور بھیجا

ہرقل نے حاکم مرعش لاذن بن منجال کو ساتھ بیس ہزار دلیران قوم روسیہ کے اور کھجلین اسکے واسطے کشتیان غلے اور کھانیکی جب دیکھا یزید بن ابی سفیان نے یہ حال اور جانا اُنھون نے کہ نہین قدرت ہو انکو قیساریہ پر خط لکھا اُنھون نے بنام امیر المومنین عمر رضؓ بن الخطاب کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من یزید بن ابی سفیان عاملہ علی بعض الشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اما بعد یا امیر المومنین انی نزلت قیساریۃ ھی مدینۃ اھلھا بالخلق کثیرۃ الجند ولیس الیھا سبیل وان قسطنطین بن الملک ھرقل قد استمد بابیہ وقد انجدہ بصاحب مرعش وھو لاذن بن منجال فی عشرین الفا من الروسیۃ والمراکب ترد علیہ فی کل یوم بالعلوفۃ والطعام وانا ابتغی النجدۃ والسلام اور بھیجا خط کو بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سالم بن حمید النخعی کے پس جب پہونچا سالم مدینہ طیبہ مین سپرد کیا خط حضرت عمرؓ کو اور سلام کیا اُنپر پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ خط کہان سے ہی سالم نے کہا کہ تمہارے عامل یزید بن ابی سفیان کی طرف سے ہی پس لیا حضرت عمرؓ نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اُسکو پس جب پہونچے اُسکی انتہا کو کمال فکر کیا یزید بن ابی سفیان کے کام اور اُنکی درخواست مین کی اور اُسیوقت حضرت علیؓ آئے پس اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ اور معانقہ کیا اُنسے اور سلام کیا اُنسے اور سلام کیا ایک نے دوسرے کو پھر بیٹھ گئے وہ دونون صحابی پس کہا حضرت علیؓ نے کہ یا امیر المومنین کیونکر ہی حال تمہارا پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ مین اللہ کیطرف سے ساتھ تنگی اور بہتری کے ہون اور مین اُس سے درخواست اعانت کی کرتا ہون اُس کام مین جو اُسنے مجھکو سپرد کیا ہی قسم ہی خدا کی کہ اگر ضایع اور رائگان جاویگی کوئی بکری کنارے دریائے فرات کے تو مین ماخوذ ہونگا اُسکے سبب سے اور یہ خط یزید بن ابی سفیان کا جو قیساریہ شام پر ہین طلب کمک کے مجھسے آیا ہی پس کہا حضرت علیؓ نے کہ تم مسلمانون پر کچھ رنج اور غم نکرو اور نہ بے صبری کرو تم اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ قریب تر اُسکو فتح کریگا تم پھر بجالت خاک مین ملانے مشرکین کے پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان کی جسقدر قدرت رکھتے ہو تم پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحکم کمک کرنے اور مدد دینے یزید بن ابی سفیان کے اور روانہ کیا اُنکے پاس خط کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تعداد لشکر کی ساتھ ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کے بیس ہزار اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھ ہزار اور ساتھ عمرو بن العاص کے دس ہزار تھی پس جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا اُنھون نے یزید بن ابی سفیان کے پاس تین ہزار سوارون کو ہمراہ حرب بن عدی کے اور باقی رہی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سترہ ہزار کہ اکثر اُنمین اہل یمن سے تھے اور معاملہ یہ گذرا ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کی تھی اہل قنسرین اور حاضر کے ساتھ بحالت خواری اُن لوگون کے پانچ ہزار اوقیہ سونے اور اُسی قدر چاندی سپید اور دو ہزار کپڑون اقسام دیباج اور پانچ سو بار شتر زیتون اور انگور پر پس جب تمام ہوئی صلح اُن کی اور منظور اور حاضر کی اُنھون نے وہ چیز جسکے ذمہ دار رہے تھے وہ اپنے شہر سے لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو دستاویز صلح کی اور مقرر کین ایمن شرطین اُنکے واسطے اور داخل ہوئے ابو عبیدہؓ بن الجراح اور خالد بن الولید اور چند سرداران مسلمان شہر مین پس کھینچا اُنھون نے شہر مین خط مسجد کا اور سُنا اہل حلب نے حال صلح قنسرین اور روانگی عرب کا اپنی جانب تو پس بہت گھبرائے اور سے تھے اہل حلب پر دو شخص رئیس اور وہ دونون حقیقی بھائی ایک مان باپ سے تھے اور وہ رہتے تھے شہر مین اور اُسوقت تک شہر قلعہ مین داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک بطریق کا نام یوقنا تھا اور دوسرے کا نام

یوحنا تھا اور باپ ان دونون کا مالک ہوگیا تھا شہر حلب اور اُسکی اطراف وجوانب کا تمام گھاٹی پہاڑون اور حد فرات کے اور بیرون
حلب کا وہ مالک رہا کہ کسینے اُس سے جھگڑا نہین کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب کو اُسکے واسطے بطور جاگیر کے جدا کردیا تھا بسبب
ڈرنے اُسکی بُرائی اور اُسکے بڑے مکر اور فریب سے اور ملوک روم کے اُس سے ڈرتے تھے اور اُسکی تعظیم کرتے تھے اور اُس سے نہین لڑتے تھے
بوجہ دوست رکھنے اپنی حکومت اور جمعیت کے اور اسوجہ سے کہ وہ جنبش مین لاتا تھا لوگونکو اپنے قصد اور ارادے سے کہ وہ جوان کم سن تھا بسبب
اس خیال سے کہ وہ مالک ہوجائے کل سلطنت کا بسبب اپنی قوت اور تدبیرون کے اور کثرت اور شدت اپنے بھائی بندونکے
پس جب ڈر آیا وہ عواصم مین خاص کرلیا اُسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور حفاظت اپنے نفس کے اور بنایا اُسکو اور شہر پناہ سے
استوار کیا اُسکو اور فراخ دستی کی اُسنے شہر دونمین پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا بعد اُسکے بڑا بیٹا یوقنا اور وہ بڑا شجاع دلیر جمع کرنے والا
مال کا اور آگے آنیوالا لڑائی مین تھا کہ نہین ڈرتا تھا اُسکی آگ سے اور بھائی اُسکا یوحنا نرم طبیعت تھا اور چھوڑ دیا تھا اُسنے ملک کو
اپنے ہاتھ سے اور راہب ہوگیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سُنا اُسنے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قصد کیا
ہے انکی طرف کا کہا اُسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس چیز کیطرف میل کیا ہے تونے اُسنے کہا کہ عرب کی لڑائی پر اور نہ چھوڑونگا مین انکو
کہ وہ میری زمین اور شہر کے نزدیک آوین اور دکھادونگا مین عربکو یہ امر کہ مین اُن بطارقہ شام وغیرہ سے نہین ہون جنکا سامنا اہل
عرب نے کیا ہے اور یوحنا پڑھا تھا انجیل اور زبور مزامیر اور نہین تھا اُسکا کام مگر آباد کرنا کنائس اور بنانا دیرون اور مضبوط کرنا صومعون اور
لباس اور کپڑے دینا سماسمہ اور رقسون اور راہبونکا اور متکفل ہونا اُنکے کامونکا پس جب پہنچی اُن دونون بھائیون کو خبر فتح حاضر اور
قنسرین کی بزور غلبہ اور قہر اور رازروے صلح کے اور یہ کہ عرب اس مقام پر اترے ہین اور لشکر اُنکا معرات اور عواصم اور بقاع سے حد
فرات تک مار دھاڑ کرتا ہے پس یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کے پاس آیا اور کہا اُس سے کہ مین چاہتا ہون اس امر کو خلوت کرون تیرے ساتھ
ایک رات اور مشورہ کرون تجھسے اور آگاہ کرون تجکو اپنی رائے سے اور اطلاع کرون تیرے رائے پر پس منظور کیا یوقنا نے اُسکی درخواست کو پس جب
رات ہوئی وہ دونون اور چھپایا اُنکو رات نے اکٹھا ہوئے وہ دونون اپنے باپ کے ایک گھر مین جو قلعہ مین تھا پس جب بیٹھے وہ واسطے مشورہ
کے سامنے اپنے بھائی کے اور کہا اُسنے کہ اے میرے بھائی آیا نہین دیکھا تونے اُس چیز کو جو اُتری اور آئی بادشاہون پر ان عرب بھوکے
ننگون سے اور اُس چیز کو جو آئی اہل شام کو اُنکے ہاتھون پر مار ڈالنے اور لوٹ لینے اور زبردستی لے لینے مالونسے اور نہین اُترتے ہین وہ کسی شہر پر شام کے
شہرونسے مگر یہ کہ فتح کرلیتے ہین اُسکو اور مالک ہوجاتے ہین وہانکے لوگونکے پس اُنکے ساتھ اس امر کے کرنیکا تو مشورہ دیتا ہے کہ گویا مین اُنکے
سامنے ہون اور ہیو تجکئے ہین وہ ہمپر پس کہا یوحنا نے کہ اے میرے بھائی تحقیق تونے مشورہ طلب کیا مجھسے اپنے کام مین پس مین
نصیحت خالص کرونگا تجکو اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو گو مین سن مین تجھسے چھوٹا ہون اور لڑائی کے کامونکو تجھسے کم جانتا ہون
پس قسم ہے حق مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورہ کو تو بالا رہیگی بات تیری اور درست اور سلامت رہیگا مال اور جان تیری پس کہا
یوقنا نے کہ مین تجکو خیر خواہ جانتا ہون پس تیری کیا رائے ہے پس کہا یوحنا نے کہ میری رائے یہ ہے کہ بھیج تو ایک ایلچی کو عرب کے پاس اور اگر تجکو
منظور ہو تو مین خود تیری طرف سے ایلچی ہوکر اُنکے پاس جاؤن پس خرچ کر اور دے تو اُن کو کسی قدر مال اور درخواست کر

صلیب یعنی چلیپا ترسایان ۱۲

تو اُنسے صلح کی اور مقرر کر تو اُنکے واسطے ایک مقدار مال کو کہ دیا کرے تو اُنکو ہر سال مین جبتک اُنکے واسطے غلبہ ہی پس جب سُنا یوقنا نے
یہ کلام اپنے بھائی کا خشمناک ہوا اُسپر اور کہا کہ مسیح تیرا بُرا کرین کیا بُری ور عاجز رائے ہی تیری ور تیری مان نے تجکو راہب اور قس پیدا
کیا ہی اور مجکو بادشاہ اور لڑنیوالا نہین پیدا کیا اور راہبونکے دل نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ غذا اُنکی زیت اور ترکاری ہی اور وہ گوشت
نہین کہاتے ہین اور نعمتونکو نہین پہچانتے ہین اور نہ اُنکو لڑائی مین دانش اور آگہی ہی اور نہ لوگونسے جھگڑنا جانتے ہین اور مین تو بادشاہ اور بادشاہ
کا بیٹا ہون اور میرے اُنکے بیچ مین سوائے لڑائی کے اور کچھ نہین اور نہ منسوب کر تو بادشاہونکو جانب عجز کے سختی ہو تجھپر اور کیونکر ہوسکتا ہی کہ سپرد
کر دیوین ہم اپنا ملک عرب کو اور دیوین ہم رسلی اپنی جانونکی اُنکے ہاتھ مین بدون لڑے بھڑے پس جب سُنا یوحنا نے یہ کلام اپنے بھائی کا
ہنسا اُسکے کلام سے مثل ہنسنے متعجب کے اور کہا اُس سے کہ اے میرے بھائی قسم ہی حق مسیح کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تیری موت
نزدیک آئی ہی اسواسطے کہ تو ستمگار اور باغی ہی کہ دوست رکھتا ہی تو خونریزی اور ہلاکی جانونکو اور مین تیری جماعت کو ہرقل کی اُس جماعت سے
زیادہ نہین جانتا ہون جسکو اُسنے یرموک مین پایا اُنکے ساتھ یکجا کیا تھا اور اُن قوم کو ہم پر غلبہ دیا گیا ہی پس ڈر تو اللہ سے اور نہ اعانت کر تو
اپنی ہلاکی پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اپنے بھائی کا غضبناک ہوا وہ اور کہا اُسنے یوحنا سے کہ تو نے بہت بات چیت کی اور بڑی تعریف
کی تو نے اہل عرب کی اور مین مثل اُس جماعت کے نہین ہون جسکا ذکر تو نے کیا ہی اور اُنمین نہین ملایا جاتا ہی علاوہ برین مین تو ایک کو بھی اُن
لوگون سے جنکا تو نے اہل شہرون وغیرہ سے ذکر کیا ہی نہین جانتا ہون کہ اُسنے اپنے شہر کو از روئے غلبہ اور قہر مسلمانونکے پیش از
لڑائی کے سپرد مسلمانونکے کر دیا اور مین نے مال اسیواسطے یکجا کیا ہی کہ اُسکے سبب سے اپنی اذیت کو دفع کرون اور مین نے اہل عرب کی لڑائی پر اتفاق
کر لیا ہی پس اگر فتحیاب کریگی صلیب مجکو اُسپر اور غلبہ دیویگی مجکو مسیح مسلمانون پر تو تلاش اور طلب کرونگا مین عرب کو یہانتک کہ جاؤنگا مین
اُنکے پیچھے حجاز مین اور سپاہی لگا دونگا سب بادشاہونپر اور پھرونگا مین ملک شام مین بادشاہ ہو کر اور ہرقل مجھسے مقابلے
اور جھگڑے کی قدرت نہ رکھیگا اور اگر شکست دیوینگے مجکو عرب تو آؤنگا مین اپنے اس قلعہ مین اور نہ چھوڑونگا اُسکو اسواسطے کہ مین نے
جمع کیا ہی اُسمین توشہ اور رکھا نا جو مجکو مدت تک کافی ہوگا اور رہونگا مین اُسمین گرامی اور معزز تا وقت موت کے اور نہ ڈالونگا مین اپنے ہاتھ کو
عرب کیطرف اور نہ خرچ کرونگا مین اپنے مال کو بدون سبب کے اور نہ حد سے تجاوز کر تو میرے ساتھ بیچ کسی معاملہ عرب کے ساتھ ایسے
کلام کے کہ جسمین تو بلاتا ہی مجکو صلح کیطرف مگر یہ کہ سخت گیری کرونگا مین تجھپر بیشتر اُنکے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تحقیق گھیر لیا تھا
شیطان نے یوقنا کے دل کو اور آراستہ کر کے دکھایا تھا اُسکو بُرے کام کو پس جب سُنا یوحنا نے کلام اپنے بھائی یوقنا کا کہا اُسنے کہ مجکو تجھسے
بات کرنا ہمیشہ کے واسطے حرام ہی تا اینکہ رجوع کرے تو میری رائے اور مشورہ کیطرف اور ہووے انتہائے کار تیرا میرے کلام کیجانب
پس اُٹھ کھڑا ہوا یوحنا بحالت خشمناکی کے پس جب دوسرا دن آیا یکجا کیا یوقنا نے سب اپنے لشکر کو قوم از ین اور نسطرہ وغیرہ سے
اپنے سامنے پس جب کسینے ہتھیار مانگا اُسکو ہتھیار دیا اور تقسیم کیا مال کو اُنمین اور سہل اور آسان ظاہر کیا تھا اُنپر معاملہ عرب کا اور کہتا
تھا اُنسے کہ وہ لوگ تھوڑے سے ہین بہت نہین ہین اسواسطے کہ جماعت اُنکی جدا اور متفرق ہو گئی ہی بعض اُنمین سے بجانب قیسار یہ شام کے روانہ ہوے
ہین اور بعض دوسری طرف گئے ہین واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ ارادہ کیا یوقنا نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی لڑائی پر اپنا مکر

[illegible]

کہ آوین اور پہونچین وہ اُسکے شہر کی طرف پھر متوجہ ہوا وہ ایک بطریق کیطرف اپنے بطارقہ سے جسکا نام کرکس یا ارکلس تھا اور ساتھ کیے اُسکے ایکہزار ہتھیار بند اور مقرر کیا اُسکو واسطے نگہبانی اپنے شہر کے اسلیے کہ بچاوے وہ شہر کو تاخت اور تاراج ہونیسے اور روانہ ہوا یوقنا مع اپنے ساتھیونکے بقصد بھڑنے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانونکے اور مسلمان اُسدن بارہ ہزار مسلح تھے سوائے جو ہتھیار بند نہ تھے اور ظاہر کیے گئے اُنکے نشان اور وہ صلیب جسکی وہ تعظیم کرتا تھا اور وہ صلیب جواہر کی بنی تھی اور اُسکے گرد ایکہزار نشان تھے حبیب بن ثعلبہ کندی نے بیان کیا ہی کہ اقامت کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قنسرین میں بعد اسکے فتح کیا تھا اُسکو ساتھ صلح کے یہانتک کہ آیا اُنکے پاس قاصد مع خط امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسمین حکم کیا تھا اُنھون نے یہ کہ روانہ کرین وہ کسیقدر لشکر اپنے ہمراہی کا پاس یزید بن ابی سفیان کے پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے تین ہزار سوارونکو اور مدد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے روانگی حلب کا پس بلایا اُنھون نے ایکشخص کو بنی ضمرہ سے جسکا نام کعب بن ضمرۃ الضمری تھا اور وہ بڑے دلیر اور سخت لڑنیوالے تھے اور جسوقت قائم ہو جاتے تھے وہ زمین پر واسطے لڑائیکے تو نہین ڈرتے تھے لشکر و نسے تھوڑے ہون یا بہت اور ساتھ کیا اُنکے ایکہزار سوار اور روانہ کیا آگے اپنے لشکر کے اور کہا اُنسے کا ہیکہ نہ لڑنا تم ایسے لشکر سے جسکے مقابلہ کی طاقت تم مین نہو اور احتیاط کرنا اُس کبر سے اور دریافت کرنا اُسکے حال کو اور تمھارے پیچھے مین بھی کوچ کرونگا پس روانہ ہوے کعب بن ضمرہ بارادہ حلب کے اور یوقنا نے لشکر کے آگے خبر رسانی کے واسطے جاسوس مقرر کیے تھے پس خبر دی اُسکے جاسوسون نے یہ کہ مسلمانون کا لشکر بارادہ اُسکے شہر اور اُسکی لڑائی کے آتا ہی پس کہا اُسنے کہ کسقدر عرب ہین اس لشکر مین جاسوسون نے کہا کہ ایکہزار ہین اور وہ اُترے ہین چھ میل کے فاصلہ پر تیرے شہر سے پس پوشیدہ بطور گھات کے بٹھایا یوقنا نے آدھے لشکر کو پھر روانہ ہوا وہ ساتھ آدھے لشکر کے یہانتک کہ پہونچا وہ سامنے مسلمانونکے اور مسلمان اُترے تھے اپنی جگہ مین ایک پانی کی نہر پر وہ آتا ایکہ پانی پلاتے تھے وہ اپنے گھوڑونکو اور پورا وضو کرتے تھے پس وہ اسی حال مین تھے کہ دفعۃً یوقنا مع اپنے لشکر اور بطارقہ کے انکے سامنے آیا پس جب سامنے آیا انکے یوقنا اور صلیب اُسکے آگے تھی پکارا بعض مسلمانون نے بعض کو اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑونپر اور سوار ہوے کعب بن ضمرہ اپنے گھوڑے پر اور وہ آگے اپنی قوم کے تھا اور سامنے ہوے لشکر یوقنا کے پس اندازہ کیا اور دیکھا اُنھون نے اُسکے لشکر کو پانچہزار کی تعداد مین کیونکہ یوقنا نے اپنے لشکر کے دو حصے کیے تھے نصف اُسکے ساتھ اور نصف گھات مین تھا جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے یوقنا اور اُسکے لشکر کو پھرے وہ اپنے ساتھیونکیطرف اور کہا اُنسے کہ اے مددگاران دین خدا مین نے دیکھا اور اندازہ کیا دشمنونکے لشکر کا وہ پانچہزار ہین اور وہ تمھارے واسطے بجائے مال غنیمت کے ہین آیا نہین مقابلہ کریگا ایک تم مین کا اُنکے پانچ نفر سے مسلمانون نے کہا ہان قسم ہی خدا کی ایسا ہی ہوگا اور شجاعت دلاتے تھے بعض مسلمان بعض کو اور نزدیک ہوا ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے اور چیخ کیا یوقنا نے اپنے لوگون اور غلامون اور بطارقہ کو اور حکم کیا انکو حملہ کا مسلمانونپر پس اُن سبھون نے بہت سخت حملہ کیا اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور رل گئین دونون جماعتین اور آئی لڑائی درمیان اہل عرب کے ت کی لڑائی اور یقین کیا تھا اُنھون نے غنیمت اور فتحیابی کا کہ دفعۃً ظاہر ہوا اُنپر لشکر گھات کا اور وہ پانچہزار تھے مسلمانونکے پیچھے سے اور حملہ کیا اُنھون نے مسلمانونپر مسعود بن عون حمصی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین اُس لشکر مین جسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور مقدمۃ الجیش کے کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا اور موجود تھا اُسدن مین جسدن بھڑ گئے دونون لشکر اور نکلا ہماری طرف لشکر گھات کا اور ہم لڑ رہے تھے اور ہم نہین جانتے تھے کہ انکا لشکر

کاٹے مین ہو بیں دکھائی دیا لشکر ہماری پشتونکی طرف سے اور دفعتہً آواز ین گھوڑونکے سمونکی بلند نہین ہوئین نہ ہم آگاہ ہوے ہم مگر اُسوقت کہ آپڑا
وہ لشکر ہمپر پس یقین کیا ہمنے اپنی ہلاکی کا بعد اُسکے کہ یقین رکھتے تھے ہم حصول غنیمت کا اور ہوگئے ہم گھبرا کے تکیہ ہیچ ہین پس ضرور ہوا ہمکو لڑنا
پس جدا ہوگئے مسلمان تین گروہ مین ایک گروہ نے شکست اُٹھائی اور ایک گروہ سنے واسطے لڑائی گاڑیکے قصد کیا اور ایک گروہ کہ پیچھے
ساتھ رہا اور وہ کوشش کرتا تھا یوقنا اور اُسکے ساتھی پرستش کرنیوالون صلیب کی لڑائی مین مسعود بن عون نے بیان کیا ہی کہ واسطے
اللہ کے تھی نیکوکاری قسم کنندہ کی کہ وہ بہت سخت لڑائی لڑے اور آزمایش کیے گئے وہ بلاے نیک مین اور بہہ کردیا تھا اُنھون نے اپنی جانونکو
واسطے اللہ تعالی کے یہانتک کہ مارے گئے اُنمین سے اُسدن ایک سو آدمی ایک جگہ پر اور ٹر آنخت قال یا گاڑیوالے لشکر نے اور کعب بن ضمرہ
بے آرام تھے مسلمانونکے حالپر اور لڑتے تھے مشرکین سے اور وہ گرد لیواد یتے تھے ساتھ قتالنکے اور پکارتے تھے ان کلمات سے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل
معاشر المسلمین اثبتوا انما ہی ساعۃ وانتم الاعلون اور مسلمان آتے تھے اُسکے پاس یہانتک کہ یکجا ہوگئے وہ گرد اُنکے پس دیکھا کعب بن ضمرہ نے اُنکو اور زخم
ظاہر تھے اُنمین اور مارے گئے مسلمانون سے ایکسو ستر آدمی بیس رئیس لوگ اُنمین سے یہ لوگ تھے عباد بن حاتم تیمی اور زمر بن عامر البیاضی اور حازم
بن شہاب اور سہیل بن سلیم البجلی اور فاعلہ بن محصن الظفری اور عامر بن ورد الضمری اور قیس بن طالب الضمری اور نجبہ بن حازم الضمری اور عبادان بن
سیف الضمری اور رجام بن ضمرۃ الضمری اور محکم بن جدالیشکری اور سنان بن عروہ اور سعید بن مفلح جو لڑائی ذات السلاسل مین اور غزوۂ تبوک مین
سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے اور جنگ یمامہ مین ہمراہ خالد بن الولید کے حاضر تھے مسعود بن عون نے کہا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ
افسوس کیا ہمنے سعید بن مفلح کے قتل پر اور اُنمین چالیس زخم ہمنے دیکھے تھے کہ وہ سب اُنکے سینہ مین تھے اور کوئی زخم اُنکی پشت مین نہ تھا پس یہ
چودہ رئیس تھے مگر یہ کہ کوئی شخص نہین مارا گیا یہانتک کہ مار ڈالا اُسنے بہتونکو مشرکین سے اور ظاہر ہوئی بددلی مشرکین مین جسوقت کہ دیکھا
اُنھون نے ثابت قدمی مسلمانونکو اُنکی تھوڑی تعداد پر اور بھارا جانا اپنے بھائیون لوگونکا پس قصد کیا اُنھون نے شکست اُٹھانیکا پس ثابت قدم
کیا اُنکو یوقنا نے اور کہا اُنسے کہ سختی ہو تمپر نہین ہین عرب مگر مثل بھیڑیونکے کہ اگر ہٹ لئے اور پھیرے جاتے ہین تو پھر جاتے ہین اور اگر اپنے حالپر چھوڑے
جاتے ہین تو امید اور طمع کرتے ہین اور جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے ان لوگونکو جو اُسکے نشان کے نیچے مارے گئے بہت ملول اور اندوہگین ہوے وہ
پس اُترے وہ اپنے گھوڑیسے اور پہنا ایک رہ کو زرہ پر اور مضبوط باندھا اپنی کمر کو پٹکے سے اور ہاتھ پھیرا اپنے گھوڑیکے منہ پر اور اُسکے تھوتھنی اور گھٹنا
اُنکے پاس کثرت سے پیدا ہوا نہین ہوجہ دریا تھا اور جہاد کیا تھا اُنھون نے اُسکی سواری مین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے اور اُسکا نام ہطال رکھا
تھا پھر سوار ہوے اُسپر اور گھسے آگے مسلمانونکے اور دیکھتے تھے مقتولین کیطرف اور وہ اندیشہ مند تھا اپنے کام مین اور نشان اُنکے ہاتھ مین
کیا اور راہ دیکھتے تھے ابوعبیدہ بن الجراح کیطرف کسی لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوے اُنکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اُسکا اُنھون نے نہین دیکھا
اور سبب یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے باز رکھا تھا اُنکی طرف کی روانگی سے آنا اہل حلب کا اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ جب روانہ ہوا یوقنا واسطے
لڑائی مسلمانونکے یکجا ہوے رئیس اور بوڑھے آدمی حلب مین بعض اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ ای قوم جانتے ہو کہ اہل مدین حلیب نے ان عرب کی طاعت
قبول کی ہی اور اُنکی ذمہ داری مین داخل ہوے ہین اور بعض نے انمین سے اُنکے دین کیطرف رجوع کیا اور جو شخص نے ارادہ نہ کیا انکار ہوا پس آیا ہو سکتا ہی
تم سے کہ چلو تم سردار عرب کے پاس اور طلب کرو اُنسے صلح کو اپنے واسطے اور مصالحہ کرین ہم سب اپنے شہر کے واسطے اور دیوین ان کو وہ

جیر بہت اچھی ہوا اپنے مال سے پس اگر فتحیاب ہونگے مسلمان یوقنا بطریق پر تو ہونگے ہم بخوف بسبب صلح کے اور اگر غالب ہوگا یوقنا اور پھیریگا وہ بحالت سلامتی کے تو ندآ آگاہ کرینگے ہم اُسکو اپنی صلح سے اور متفق ہوئی اُن سبکی رائے اس امر پر اور نکلے تیس آدمی اُنکے رئیسون سے اور روانہ ہوے وہ سولسے اسکے کہ جنبی راہ سے یوقنا گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پہونچے اور وہ قنسرین اُترے تھے اور ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے رکھتے تھے پیچھے کعب بن ضمرہ کے پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکار کر کہا اُنھون نے لقون اور عرب کو یہ امر معلوم تھا کہ اس کلمہ کے معنی امان ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا اُنھون نے اپنے عمال کو جو ملک شام مین تھے یہ کہ لقون کے معنی لغت مین امان ہین پس جب کسی کو تم یہ کہتے سنو اُسپر تم جلدی نکرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تمسے اللہ تعالیٰ اُسکے خون کا قیامت کے دن اور عمرؓ اُس سے بری ہونگے پس عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو پس جب سُنا مسلمانون نے اُنکے پکارنیکو دوڑے اُنکی طرف اور لاکر ٹھہرایا اُنکو سامنے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہی کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو اپنی جانون کے واسطے اور یہ اہل حلب ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین اللہ سے یہی اُمید رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے مصالحہ کرینگے مجھسے تو مصالحہ کرونگا مین اُنسے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیونکا جو یوقنا کے ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ رات کیوقت اور آگ روشن تھی ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور مسلمان نماز مین کھڑے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے بعض سے کہ ایسے ہی کامون سے مدد اور غلبہ دیے گئے ہین یہ لوگ ہمپر پس جب سُنا ترجمان نے اُنکی گفتگو کو آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہین کہ سبقت کی ہی عنایت ہمارے خالق نے ہمارے لیے واسطے ان کامون کے اور ہم وہ لوگ ہین کہ نہین بدلتے ہین ہم اللہ اور رسول کے دین کو نہین بے صبری کرتے ہین ہم مار ڈالنے دشمنون سے پس آگاہ کیا مترجم نے اُنکو اس کلام سے اور کہا اُنسے کہ تم کون لوگ ہو پس کہا اُنھون نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہین اور وہانکے تاجر اور رئیس ہین اور ہم آئے ہین بطلب صلح کے تمسے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح کہ کیونکر ہم تمسے مصالحہ کرین حالانکہ ہمنے سنا ہی کہ تمھارے بطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہی اور مضبوط کیا ہی اُسنے اپنے قلعہ کو اور رکھی ہی اُسمین وہ چیز جو برسونکے کھانیکو اُسکو کافی ہوگی اور بہت لشکر یکجا کیا ہی اور تمھارے واسطے ہمارے نزدیک صلح نہین ہی پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہمارا سردار یوقنا نکلا ہی ہمارے پاس سے بارادہ تمھارے لڑنیکے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہی اُنھون نے کہا کہ آج صبح کو اور ہم بعد اُسکے روانہ ہوے ہین اور اُسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ آئے ہین اور ہم اُمید رکھتے ہین کہ وہ بیشک ہلاک ہوگا اس واسطے وہ تیزی کرنیوالا ہی بغاوت مین اور نہین راضی ہوا وہ ساتھ صلح کے اور اطاعت کی ہی اُسنے اپنی خواہش نفس کی اور جسنے ایسا کیا وہ ناچیز کیا جاتا ہی پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے حال وانگی بطریق کا ڈرے وہ اپنی فوج طلیعہ پر جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا اور کہا اُنھون نے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ہلک واللہ کعب ومن معہ انا للہ وانا الیہ راجعون پس جھکایا سر کو زمین کیطرف اور خاموش ہو رہے اور کہا اہل حلب نے مترجم سے کہ گفتگو کر تو ہمارے واسطے سردار سے درباب صلح کے پس گفتگو کی مترجم نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ اپنی بلند آواز کے کہ ہمارے نزدیک تمھارے واسطے صلح نہین ہی پس ڈرے اہل حلب اپنی جانون پر اور کہا اُنھون نے کہ تحقیق یکجا ہوے ہین ہمارے پاس بہت لوگ گانون اور زمینونکے پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم تمھارے واسطے زمین کو اور ہونگے ہم مددگار

ف
ہمراز زبان اہل حلب
طلب صلح کی جب
ابو عبیدہ بن الجراح سے
لفظ لقون بولا
دونون معنی امان

تمھارے اُسکی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمھارے ساتھ عدالت مین اور اگر تم صلح سے انکار کروگے پس بھاگینگے لوگ تمسے اور چلے جائینگے
وہ انتہا سے اپنے شہرونکو اور شہر ویران ہو جاویگی یہ خبر کہ تم مصالحہ نہین کرتے ہو پس نہ باقی رہیگا کوئی شخص گر و تمھارے پس آگاہ کیا مترجم نے
ابو عبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس بیٹھے تھے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور اُسیوقت نکلا اُنکی طرف سے ایک مرد پستہ قامت
سرخ رنگ اور وہ حکماے روم سے اور فصیح تھا زبان عرب مین پس کہا اُسنے کہ ای سردار سنو تم جو بیان کرتا ہون تمسے اس علم کو جو اللہ تعالی
نے صحیفون مین اپنے انبیا پر نازل کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہو تو ہم سنتے ہین پس اگر وہ حکم حق ہوگا عمل کرینگے ہم اُسپر اور اگر
حق نہوگا نہ سنینگے ہم اُسکو پس کہا اُسنے کہ ای سردار اللہ پاک نے نازل فرمایا ہی اپنے انبیا پر انا اللہ التواب الرحیم خلقت الرحمۃ وسکنتہا
قلوب المومنین وانی لا ارحم من لا یرحم فمن احسن احسنت الیہ ومن تجاوز تجاوزت عنہ ومن عفا عفوت عنہ ومن طلبنی وجدنی ومن اغاث
منہم ما امنتہ یوم القیمۃ وبسطت لہ فی رزقہ وبارکت لہ فی عمرہ وکثرت لہ اہلہ ونصرتہ علی عدوہ ومن شکر المحسن علی احسانہ فقد شکرنی
اور ہم آئے ہین تمھارے پاس بحالت اندوہ اور خوف کے پس قبول کرو تم ہماری لغزشونکو اور امن دو تم ہمارے خوفونکو اور احسان اور نیکی کرو
ہمارے ساتھ پس ہنسے ابو عبیدہ بن الجراح اُسکے کلام سے اور پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ان اللہ یحب المحسنین پھر کہا اُنھون نے
صلی اللہ علی محمد وعلی جمیع الانبیاء فیھم واللہ ارسل نبینا الی جمیع الخلق فالیہ ہدایتہ لنا پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانون
کیطرف اور وہ لوگ گرد اُنکے تھے اور اُسمین روساے مہاجرین وانصار تھے اور کہا اُنسے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہین اور یہ دلخواہ ہین
اور میری راے یہ ہی کہ نیکی اور مصالحہ کرو تم ہین اُنکے ساتھ اور خوش کرو اُنکے دلونکو اسواسطے کہ جب شہر ہمارے قبضہ مین ہوگا بازاری لوگ
ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہمارے ساتھ رسد اور کھانیکی اور آگاہ کرینگے ہمکو ہمارے دشمن کی عزیمت اور ارادے سے اور
ہونگے وہ جاسوس ہمارے پس کہا اکثر مردنے مسلمانو نسے کہ نیک چال چلتے تمکو اللہ تعالی ای سرداران لوگونکا شہر قلعہ سے نزدیک ہی اور ہم
مطمئن اور بیدار ہین اس قوم سے اس امر پر کہ راہ بتادین وہ دشمن کو ہمارے پوشیدہ کامونپر اور آگاہ کرین دشمنون کو ہمارے حال سے
اور نہین آئے ہین قوم مگر بارادہ مکر اور فریب کے آیا نہین دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ بطریق نکلا ہی بارادہ ہماری لڑائی کے پس کیونکر یہ لوگ
ہمسے صلح چاہتے ہین اور کچھ شک نہین ہی اس امر مین کہ اُنھون نے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ہمراہیون کے ساتھ فریب کیا ہی ابو عبیدہ بن
الجراح نے کہا کہ ای مرد نیک گمان کر تو ساتھ اللہ تعالی کے اور اعتماد کر تو اللہ تعالی پر اسواسطے کہ اللہ تعالی ہمکو خوار و ذلیل نہ کریگا اور
ہمارے دشمن کو ہمپر غلبہ نہ دیگا پس رحم کرے اللہ تعالی اُس شخص پر جسنے نیک اور بہتر بات کہی یا سکوت کیا اور مین اُنسے صلح مین شہر
خیر خواہی مسلمانون کی کرونگا پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب قوم حلب کے اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون کہ تم اپنی صلح مین اسقدر
دو جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہی اُنھون نے کہا کہ ای سردار شہر قنسرین ہمارے شہر سے چھوٹا ہی اور لوگ اُس مین بہت ہین اور ہمارا شہر مختلف
لوگون سے بسبب ظلم ہمارے سردار کے ہمپر اسواسطے کہ اُسنے لیلیا ہی ہمارے مال اور لڑکونکو اور سبکو لیکر قلعہ پر چڑھ گیا ہی اور باقی رہگئے ہین
نزدیک ضعیف اور وہ لوگ جنکے پاس مال نہین ہی اور ہم سوال کرتے ہین تمسے اس امر کا کہ نرمی کرو تم ہمپر اور نیکی کرو ہمسے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

[illegible]

کہا کہ تم کسقدر مال ہمکو اپنی صلح مین دوگے اُنھون نے کہا کہ جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہو اُسکا نصف ہم تمکو دینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہمنے
منظور کیا تمھارے اس کہنے کو اس شرط پر کہ جسوقت ہم آوین تمھاری سرزمین پر اعانت کرو تم ہمارے ساتھ رسد کی اور خرید و فروخت کرو تم ہمارے
لشکر مین اور نہ چھپاؤ تم کسی چیز کو جو معلوم ہو تمکو ہمارے دشمنون سے اور نہ چھوڑو تم ہم پر کسی جاسوس کو جو تجسس اور تلاش کرے ہماری خبرونکو اور اگر ہم
جاوے بطریق تمھارا شکست اُٹھا کر تو باز رکھو تم اسکو قلعہ پر چڑھ جانیسے اُنھون نے کہا کہ ای سردار یہ امر باز رکھین ہم بطریق کو قلعہ پر چڑھ جانے سے
پس اسکی تو کوئی راہ ہمارے واسطے نہین ہو اور ہم تمسے اس امر کا اقرار نکرینگے جسکو ہم نکر سکین سواسطیکہ اس امر مین ہمکو طاقت نہین ہو اور نہ اُسکے
لشکر اور مددگار دینگے ساتھ ہم ایسا کر سکتے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا اگر تمھارے امکان مین نہین ہو تو باز رکھنا تم اُسکو قلعہ پر چڑھنے سے اور تمپر
اللہ تعالیٰ کا عہد اور قسمین ہین اس امر کی کہ کہو تم اسباب کو دلسے اور پورے کرو تم ہمارے ساتھ سب شرائط کو پھر وہ قسمین دلائین اُنکو جسکو وہ جانتے تھے
پس قسم کھائی ان لوگون نے اپنے مردون اور اولاد اور عورتون اور غلامون اور سب گھر والونکی طرفسے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ تمنے قسم کھائی
اور ہمنے تمھاری قسمونکو منظور کیا پس اگر کوئی تم مین سے ہمارے ساتھ خلاف کریگا یا جانیگا وہ کسی حالکو بطریق سے اور نہ آگاہ کریگا ہمکو اُس سے پس
واجب ہوگا اُسپر قتل اور حلال ہوگا ہمکو لیلینا اُسکے مال کا اور اولاد کا کہ نہ مطالبہ کریگا اللہ تعالیٰ اُسکی ذمہ داری کا اور جسوقت توڑوگے تم کسی ہماری شرط کو جو
تمنے ہمپر مقرر کی ہو پس باقی نرہیگا عہد اور ذمہ تمھارے واسطے اور ہم اگلے سال سے تمسے جزیہ لیا کرینگے سعید بن عامر التنوخی نے بیان کیا ہو کہ
راضی ہوے اہل حلب ابو عبیدہ بن الجراح کی شرائط پر اور لیلیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عہد اُنسے اور لکھ لیے نام اُنکے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانیکا
اپنے شہر کیطرف پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ٹھہرو تم تاکہ مقرر کرو مین تمھارے ساتھ اس شخص کو جو تمھارے ساتھ جاوے
تمھاری جاے پناہ تک کہ واجب ہوئی ہمپر نگہبانی تمھاری اُسوقت تک کہ پھر جاؤ تم بحالت سلامتی کے اپنے شہر کیطرف پس کہا اس
مردبستہ قدنے کہ ای سردار ہم اُسی راہ سے چلے جائینگے جس راہ سے ہم آئے ہین اور ہم کسیکو اپنی ہمراہی کیواسطے نہین چاہتے ہین پس چھوڑا
اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکے حالپر اور رات کاٹی بحالت بے آرامی کے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیونکے واسطے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو
کہ پھرے اہل حلب اُسی رات کو شہر کیطرف پس ہو گئی صبح اور نہین پہونچے وہ شہر مین پس جب پہونچے وہ قریب شہر کے دیکھا اُنکو بعض گبران یوقنا
بطریق نے کہ وہ پھرے آتے ہین اور آیا وہ گبر اُنکے سامنے اور پوچھا اُنسے کہ تم کہانسے آتے ہو اور کیا کام کیا ہو تمنے پس سمجھے وہ لوگ اُس گبر کو
اہل حلب سے پس آگاہ کیا اُسکو کیفیت صلح سے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے پس چھوڑا گبر نے اُنکو اور چلا گیا اور اہل حلب نے استقبال کیا
اُس گروہ کا اور حال پوچھا اُس سے پس آگاہ کیا اُنھون نے اہل حلب کو حال صلح سے پس خوش ہوے وہ لوگ اس امر سے مسلمانونپر اور روانہ
ہوا وہ گبر تا اینکہ آیا یوقنا کے پاس اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑ رہا تھا اور گھیر لیا تھا اُنکو اور وہ جانتا تھا کہ قابض ہو گیا
ہون اور منتظر فتح کا تھا کہ اُسیوقت وہ گبر آیا پس کہا اُس گبر نے کہ ای بطریق تو غافل ہو اُس بلا اور سختی سے جو تجھپر آئی ہو اور گویا کہ تو مسلمانون کے
سامنے ہو اور گویا مالک ہو گئے ہین وہ قلعہ کے اور لیلیا ہو اُنھون نے مال اور مار ڈالا ہو عورتون کو پس جب سُنا یوقنا نے اُس خبر کو جو گبر نے
بیان کی ڈر ادرہ اپنے قلعہ کیواسطے کہ مالک اُسکے ہو جائینگے مسلمان اُسکی غیبت مین پس توڑ دی اُسنے اپنے اوپر اُس امید فتحیابی کو جو
کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیونپر رکھتا تھا اور دو سو مسلمانو نسے کچھ زیادہ مارے گئے تھے اور کعب بن ضمرہ نے ٹھان لیا تھا اپنے دل مین لڑنیکو

اور جانتے تھے وہ کہ مسلمان بیشک ہلاک ہوگئے کعب بن ضمرہ نے بیان کیا ہی کہ مین اُسدن بذات خود لڑتا تھا اور باز رکھتا تھا مشرکین کو مسلمانون سے اور نگاہ رکھتا تھا مین اُنکو ساتھ اُنکے جان کے پس باز رکھا اور ملول کیا مجکو لڑائی نے پناہ لی مین نے طرف اپنے ساتھیون کے اور باوصف اسباب کے اللہ تعالیٰ کی اُمید و مدد گار کی رکھتا تھا اور دیکھتا تھا ہمارا وہ نشان ابو عبیدہ بن الجراح کی پس صبر کی اس امر نے ہمپر اور برابر لڑائی جاری رہی ایکدن اور رات دوسری صبح تک پس قسم کھاتا ہون مین اللہ کی اس امر پر کہ کسی کو نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کھانے پانی تک پہونچا اور رہے ہم درمیان یاس اور اُمید کے تھے اور مین اُمید رکھتا تھا راہ قنسرین پر اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا اس راہ سے اور نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اُسکا کہ دفعۃً دشمن کے لشکر نے جنبش کی اپنے کنارون سے اور ایک بڑا شور و غل اُنکا بلند ہوا پس کہا مین نے کہ نہین ہی یہ مگر کمک آئی ہی اُسکے شہر یا بادشاہ کے پاس سے پس پناہ لی مین نے ساتھ اُس کلمہ کے جو حالت رنج اور سختی مین کہا جاتا ہی یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس قسم ہی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین کہہ چکا تھا مین اس کلمہ کو تا اینکہ دیکھا مین نے دشمن کے لشکر کو کہ چھوڑ دیا اُسنے اپنی جگہ کو اور پھیرا اپنی پشت کیطرف پس کہا مین نے الحمد للہ حمداً لشاکرین اور مین گمان کرتا تھا کہ کسی آواز دینے والے نے آواز دی ہی اُنکو آسمان سے پس بھگا دیا اُن سبکو یا ملائکہ نازل ہوئے ہین اُنپر مثل جنگ بدر کے پس نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اور نشان دشمنونکا اور ارادہ کیا مین نے اُنکے تعاقب کا پس پکار کر کہا مسلمانون نے کہ کہان جاتے ہو اے کعب پھر وتم ہماریطرف آیا نہین کافی ہی تمکو یہ امر جسمین ہین ہم چلو تم ہمارے ساتھ اور راحت دو ہمکو مشقت اور سختی سے اور نگاہ رکھو ہمارے واسطے فرض کو اور آرام دو ہمارے گھوڑونکو کہ نہین پھیرا ہی اللہ تعالیٰ نے دشمنونکو ہمسے مگر اپنے ارادے اور قدرت سے پس اُترے کعب بن ضمرہ اور آرام کیا مسلمانون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ دیر کی خبر کعب بن ضمرہ نے ابو عبیدہ بن الجراح پر پس جب نماز پڑھی اُنھون نے صبح کی پھرے وہ نماز سے اور متوجہ ہوئے مسلمانون کیطرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سے اور کہا کہ اے ابا سلیمان تمھارے بھائی ابو عبیدہ رضہ نہین سوئے رات کو بسبب رنج کے اگرچہ واجب ہی ہمپر شکر کرنا اُس چیز پر جو فتح کی ہی اللہ تعالیٰ نے ہمپر اور دل میرا مجھ سے یہ کہتا ہی کہ وہ لوگ جو کعب بن ضمرہ کے ساتھ ہین ہلاک ہوئے اور مارے گئے بسبب بیان کرنے اس گروہ کے جسنے کہ ہمسے درخواست صلح اور رضامندی کی تھی اس امر کو کہ اُنکا حاکم یوقنا روانہ ہوا ہی مسلمانونکی طرف اور مین کوئی اثر نشان اُنکا نہین دیکھتا ہون اور گمان کرتا ہون اس امر کا کہ اُسنے دیکھا ہمارے ساتھیونکو پس لڑا اُنسے اور مار ڈالا اُن سبکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بھی تمھاری طرح قسم ہی خدا کی نہین سویا بسبب رنج کے مسلمانونپر پس کیا کام کرنیکا تمھارا ارادہ ہی ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ مین کوچ کا قصد رکھتا ہون پھر حکم دیا لوگونکو درستی سامان سفر کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور روانہ ہوئے بارادہ حلب کے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید اور پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح تھے پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا تا اینکہ آگے خالد بن الولید مسلمانونپر اور وہ لوگ سوتے تھے اور مقرر کیا تھا اُنھون نے اپنے واسطے دیدبان تاکہ نگہبانی کرین پس جب اُنکے قریب آئے خالد بن الولید اور نشان فوج کا اُنکے ہاتھ مین تھا پکارا مسلمانونکو ان کلمات سے اے نیزہ بازو یا انصار اللہ یس اُٹھ کھڑے ہوئے مسلمان اپنی خوابگاہون سے مثل تیر دن ڈکارنے والونکے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑونپر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پہچانا تو بعض نے پکار کر کہا بعض سے کہ خوش ہو تم کہ یہ نشان مسلمانونکا ہی جسکو خالد بن الولید اُٹھائے ہین اور ہیگئے لوگ اُنمین اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح پس جب دیکھا اُنھون نے کہ کعب بن ضمرہ صحیح اور سالم ہین حمد اور شکر اللہ کا ادا کیا اور دیکھا لڑائی کی جگہ کو اور مقتولین کی لاشونکو اور مسلمانون نے

نہین چھپایا تھا مقتولین کو مٹی مین پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال بدلگئی خوشی اُنکی ساتھ رنج کے اور کہا لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم
اور بلایا کعب بن ضمرہ کو اور کہا کہ اے کعب کیونکر مارے گئے ساتھی تمھارے اور کون شخص لڑا پھر اُنسے پس کہا کعب بن ضمرہ نے کہ یوقنا اور مین اور
مسلمان ہمراہی میرے قریب ہلاکت کے پہونچے تھے کہ نہین باقی تھی اُنمین جنبش پس ہم اسی حال مین تھے کہ پھرے اور پلٹے وہ ہماری طرف
بعد دن لڑائی کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ پاک ہے واسطے مہیا کرنیوالا اسباب کا کاش ابو عبیدہ مارے جاتے اُنکے آگے اور وہ نہ مارے
جاتے تحت نشان ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر حکم کیا مسلمانونکو کہ کھودین اُنکے واسطے گڑھون کو زمین مین پھر کھدا گیا انکو اور ابو عبیدہ بن الجراح نے
اور ایک ہی نماز سب پر پڑھی اور دفن کیے گئے وہ اپنے کپڑون خون آلودہ مین پھر کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تھے یحشر اللہ تعالیٰ الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ یوم القیمة ودماہم علی نحورھم اللون لون الدم والریح
ریح المسک ثم النور علیہم تلالا فیدخلہم الجنة بغیر حساب یعنی جب چھپا یا لاشہائے مقتولین کو مٹی مین کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے
کہ اگر دشمن خدا پھر گیا ہو اور جانیگا وہ کیفیت صلح قوم کی پس ڈالیجائیگی قوم اسکی طرف سے بڑی مشقت مین پس جانلونگا مین اُنہین کہ
واجب ہے ہمپر یہ امر کہ دفع کرین اور باز رکھین ہم اُنسے اسواسطے کہ وہ داخل ہین ہماری ذمہ داری مین اور اُسیوقت کوچ کیا ابو عبیدہ رضہ
بن الجراح نے بارادہ حلب کے پس جب پہونچا لشکر یوقنا کا حلب مین گھیر لیا اُسنے اہل حلب کو اور یوقنا چاہتا تھا اُنکے مار ڈالنے کو اور
کہا اُسنے اہل حلب سے کہ سختی ہو تمپر مصالحہ کیا تمنے عرب سے اپنے واسطے اور ہو گئے تم مددگار اُنکے ہمپر اُنھون نے کہا کہ بیشک ہمنے ایسا ہی
کیا ہے اسواسطے کہ ہم جانتے ہین کہ وہ غلبہ دیے گئے ہین یوقنا نے کہا کہ سختی ہو تمپر بتحقیق ناراضی ہونگے مسیح تمہارے کامون سے پس قسم ہے
حق مسیح کی ہین تم سبکو مار ڈالونگا یا نکلو اور جاؤ تم میرے ساتھ اہل عرب کی لڑائی پر اور توڑ دو تم اپنا اور لشکر عرب کے عہد اور پیمان کو اور لاؤ
تم میرے سامنے اُس شخص کو جسنے اس کام مین شروع کی ہے تاکہ آغاز قتل کرون مین اُسی سے پس نہ مانا اُنھون نے اس امر کو پس کہا یوقنا نے
اپنے غلامون سے کہ جاؤ اور لاؤ تم میرے پاس اُنکو تاکہ مار ڈالون مین اُنکو پس بتحقیق خبر دی ہے مجکو فلان بطریق نے اُنکے حالات سے کہ وہ بطریق
مائل ہوا تھا اُنسے اور شناسا کر دیا تھا اُسنے مجکو اُنسے پس ناگہان دوڑے غلام یوقنا کے اہل حلب پر اور مارتے اور ہلاک کرتے تھے اُنکو فرشون
اور گھرونکے دروازونپر اور سنا یوقنا نے شور و غل اور وہ قلعہ مین تھا پس آیا وہ اپنے بھائی کے پاس اور دیکھا اُسکو کہ قتل کرتا ہے وہ اہل شہر کو
اور تین سو مرد شہر کے مار ڈالے گئے ہین پس چلا کر کہا اُسنے اپنے بھائی سے کہ ٹھہر تو اپنی روش نرم پر اور ایسا نکر اسواسطے کہ مسیح خشمناک
ہوتے تجھپر اور مسیح نے دشمن کے مارنیسے ممانعت کی ہے پس کہنا کہ یہ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ہمارے دین مین ہین وہی مار ڈالے جاوین پس کہا یوقنا
نے اپنے بھائی سے مصالحہ کیا عرب سے شہر کیواسطے اور ہو گئے ہین وہ مددگار عرب کے ہمپر پس کہا اُسکے بھائی نے اس امر مین اُنپر کوئی بات نہین ہے اور
ہو کہ اُنھون نے اپنی بہتری کا ارادہ کیا ہے اسواسطے کہ وہ ڈر گئے اور لوگ نہین ہین پس کہا یوقنا نے قسم ہے حق صلیب کی کہ نہین ایک کو اُنمین سے باقی چھوڑونگا
اور معلوم ہوتا ہے کہ تو نے اُنکو صلح پر برانگیختہ کیا ہے اور مین پہلے تجھپر حالہ سخت گیری کرونگا پھر متوجہ ہوا یوقنا اپنے بھائی کیطرف اور قابض ہو گیا اُسپر
اور نکالی تلوار کو تاکہ قتل کرے اُسکو پس جب دیکھا یوقنا نے اپنے بھائی کیطرف کہ نکالا ہے اُسنے اپنی تلوار کو جانا اُسنے کہ مین ہلاک ہونگا پس بلند کیا اُسنے
سر اپنا آسمان کیطرف اور کہا اللّٰھم اشہد علی انی مسلم انیائے تخالف لدین ھؤلاء القوم اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ واشہد ان محمد رسول اللہ وان المسیح عبد اللہ

پھر کہا اپنے بھائی سے کہ کر تو اب جو کچھ تجکو کرنا ہو پس اگر ہے تو قاتل میرا تو مین جاتا ہون بجانب بہشت کے پس بہت گران گذرا یوقنا بطریق پر اسلام
اپنے بھائی کا اور مصالحہ اہل شہر کا اور خوف مسلمانونکا پس برانگیختہ کیا غصے نے اُسکو اس امر پر کہ جدا کرکے ڈالدیا اُسنے سر اپنے بھائی کا اُسکے
بدن سے رحمت کرے اللہ اوپر یوحنا کے بعد اسکے آمادہ ہوا وہ واسطے مار ڈالنے اہل شہر کے اور وہ لوگ داد چاہتے تھے پس نہین دادرسی کرتا تھا اُنکی
سوال کرتے تھے اُس سے پس نہین جواب دیتا تھا اُنکو اور نہین باز رہتا تھا اُنسے پس زیادہ ہوئی اُنمین آواز چلانیکی اور بلند ہوا شور وغل اُنکا اُ
گھیر لیا تھا یوقنا کے لشکر نے شہر کے شہر کو ہر طرف سے اور مایوس ہوگئے تھے اہل حلب اپنی جانون سے اور اُسیوقت آئی اُنپر کشادہ کاری اور پہونچی اُنکو
اعانت دفعۃً دکھائی دیئے اُنکو نشان اسلام کے اور گرد نشان کے بہادران دلیر موحدین کلمۂ توحید کہتے ہوئے اور خالد بن الولید اُنکے آگے اور
ایکجانب اُنکے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اہل حلب اور اُنکے شور وغل اور رونیکو کہا ابوعبیدہ بن الجراح
سے کہ ای سردار گئے اور ہلاک ہوئے قسم ہے خدا کی تمہاری صلح اور ذمہ داری کے لوگ جیسا کہ تمنے مذکور کیا تھا پس للکارا خالد بن الولید نے
اپنے گھوڑیکو اور حملہ کیا اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ڈاٹا اپنے حملہ مین قوم مشرکین کو اور کہا کہ دور رہو تم ای گروہ گبرون کے ہمارے اہل صلح
کے پاس سے پھر اچھی طرح سے رکھا اُنہین نیزے کو اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور خروج کیا اُنھون نے تلوارون کو
گبرون مین پس جب دیکھا یوقنا نے اس حال کو بھاگا وہ اپنے قلعہ کیجانب مع اپنے سب بطارقہ کے محصن بن عمرو العدی نے بیان کیا ہی کہ کشایش
دی اور دور کیا اللہ تعالی نے رنج ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دل سے جیسا کہ دور کیا اُسنے رنج کو ہمارے دلون سے بسبب مارے
جانے گبرون سے حلب کی لڑائی کے دن پس جدا ہوئے رومی اہل حلب سے دو گروہ ایک گروہ نے اُنمین سے پناہ لی بجانب قلعہ کے اور
ایک گروہ نے جنگل کی راہ لی پس جسنے کہ پناہ لی طرف قلعہ کے وہ بچ رہا اور جو جنگل کیطرف بھاگا وہ مارا گیا اور کل تعداد ہمارے اہل صلح کی
جنکو یوقنا نے مار ڈالا تھا تین سو مرد تھے اور ہمنے یوقنا کے تین ہزار ہمراہیونکو مار ڈالا پس یہ ایک عجیب واقعہ تھا کہ خوش ہوئے مسلمان اُسکے سبب سے
پس جب مار ڈالے گئے وہ لوگ جو مار ڈالے گئے اور دور کیا اللہ تعالی نے اہل حلب سے اس امر کو جسکو پایا تھا اُنھون سنا ابوعبیدہ بن الجراح سے
سب حال اپنا اور کیفیت مار ڈالنے یوقنا کی اپنے بھائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب بچ گیا یوقنا مسلمانونکی تلوارون سے اور داخل
ہوا وہ اپنے قلعہ مین درست کیا اُسنے سامان قلعہ کا اور قائم کیا اُسنے ڈھلواسیون اور عرادات کو اور ظاہر کیا ہتھیارون کو قلعہ کی دیوارونپر
اور بنایا اُسنے سامان قلعہ داری کا اور اہل حلب لائے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس چالیس قیدی بطارقہ سے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح
نے اپنے مترجم سے کہ کہہ تو اُنسے کہ کسواسطے تمنے اُنکو قید کیا ہی اُنلوگون نے کہا کہ یہ لوگ یوقنا کے ساتھی ہین جو ہمارے پاس بھاگ آئے ہین
پس نہین مناسب جانا ہمنے اُنکا چھپا رکھنا تمسے اسواسطے کہ وہ ہماری صلح مین داخل نہین ہین پس عرض کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے
اُنپر اسلام کو پس منجملہ اُنکے سات آدمیون نے دین اسلام قبول کیا اور باقی نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی بموجب حکم ابوعبیدہ بن الجراح
کے پھر کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اہل حلب سے کہ تحقیق تمنے خیر خواہی کی اپنی صلح مین اور قریب تو دیکھوگے تم ہمسے وہ امر جو باعث تمہاری خوشی
ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور ہم اپنا اور تمہارا حال یکسان جانتے ہین اور اس تمہارے بطریق نے پناہ لی ہی ہمسے اس قلعہ مین پس آیا جانتے ہو تم لوگ کوئی
پوشیدہ راہ کہ بتلاؤ تم ہمکو تاکہ آئین ہم اس راہ پر پس اگر فتح کریگا اللہ تعالی اُسکو ہم پر تو ہوگا تمہارے لیے حصہ ہمارے ساتھ اس مال غنیمت سے جو لوٹینگے ہم تمہاری قسم ہے بحق تمہارے

ذکر پہونچنے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح کا حلب مین اور بچانا اہل حلب کا

ذکر بنانے یوقنا کے اور بھاگ جانا یوقنا کا قلعہ مین

کام کے ہمارے ساتھ پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار قسم ہی خدا کی کہ ہم کوئی پوشیدہ راہ اُسکی نہین جانتے ہین اسواسطے کہ یوقنا نے بند کر لیا قلعہ کی
راہونکو اور دشوار گزار کر دیا ہی اُنکو وراین راہونکو ہم نہین جانتے ہین پس اُسیوقت اُٹھ کھڑا ہوا سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایکمرد مسلمانونسے
اور کہا اُسنے نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو دیکھو تم اُس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہوگئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہماری خیرخواہی کرینگے اور راہ
پوشیدہ قوم کی ہمکو بتلائینگے پس کہا اہل حلب نے اُس شخص سے کہ قسم ہی خدا کی ہم تمھارے گروہ مین داخل ہین اور قسم ہی خدا کی کہ ہم اُسکی
پوشیدہ راہ نہین جانتے ہین اور ہم تمھارے ساتھ بیوفائی نہ کرینگے اور نہ چھپا دینگے تمسے کوئی بات تمھارے دشمن کی جسکو ہم جانینگے
پس پاک اور خوش رکھو تم اپنے دلونکو ہمپر پس قسم ہی خدا کی کہ ہم کبھی غدر اور بیوفائی نکرینگے پس اُسیوقت متوجہ ہوے ابو عبیدہ رض بن الجراح
خالد بن الولید اور مسلمانون کیطرف اور کہا کہ مشورہ دو تم مجکو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس سامنے آیا اُنکے وہی مرد مسلمان جسکا نام یونس
بن عمرو الغسانی تھا اور واقف تھا شام کے ملک اور اُسکے شہرونسے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور دشوار
ملک شام کی اُس سے پوشیدہ نہ تھی پس کہا اُسنے دعا کرکے کہ ای سردار مین ان شہرونکا حال جانتا ہون اپنی رائے بیان کرتا ہون پس کہا
ابو عبیدہ رض بن الجراح نے بیان کر تو ای بیٹے عمرو غسانی کے کہ تو میرے نزدیک خیرخواہ مسلمانونکا ہی پس کہا اُسنے کہ ای سردار جانو تم اسامر کو
کہ اللہ غالب اور بزرگ نے فتح کیا ہی تمھارے ہاتھو نپر شام کے شہرونکو اور ہلاک کیا اُسنے کافران گمراہ اور اُنکے حامیونکو اور باقی لشکر
انکا گھاٹیونکے پیچھے ہی اور درمیان پہاڑ اور تنگ راہین اور دشوار گزار اور ویران ہین اور قوم روم کے دل خوفناک ہین بسبب اسکے کہ
شکار دیا اللہ تعالی نے انکو پس نہین باقی ہین اُنمین ایسے دل کہ لڑین وہ بقوت اُنکے مسلمانونسے پس گھیر و اور محاصرہ کرو تم اس قلعہ کو اور پراگندہ
کرو تم گروہونکو اُور تاخت و تاراج کرو اطراف اور نواح کو کہ اُنکے پاس توشہ نہین ہی جو کافی ہوگا اُنکو پس ہنسے خالد بن الولید غسانی کے کلام سے اور
کہا قسم ہی خدا کی رائے بھی ہی اور مین تمکو دوسرا مشورہ دیتا ہون وہ یہ ہی کہ حملہ کرو اور چلو تم ہمکو لیکر بجانب اُس قلعہ کے پس شاید کہ اللہ تعالی
ہمکو بھی فتح کرے اسواسطے کہ مجکو خوف اس امر کا ہی کہ اگر بڑھ جاویگی مدت ہمارے قیام کی تو دوبارہ پھریگا ہمپر لشکر روم کا بیچ حائل ہو جاینگے
درمیان ہمارے اور قلعہ کے بیچ مین ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای ابا سلیمان تمنے مشورہ نیک دیا ہی اور بات اچھی کہی ہی پھر حکم کیا
ابو عبیدہ رض بن الجراح نے حملہ کرنے اور چلنے کا بجانب قلعہ کے پس باپیادہ ہوے سوار اپنے گھوڑونسے اور ہلکے ہوگئے وہ اپنے کپڑونسے اور
ملے غلام اور سادات سب ایک ہین اور بڑائی اور نسب اپنا ظاہر کیا ہر قبیلہ اور گروہ نے جوابدیا ایک نے دوسرے کو ساتھ اشعار کے
مسروق بن مالک البادی نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا تھا مین نے شام کے قلعونکی لڑائی مین کوئی سخت اور بڑا دن اُس دن
سے اور ہم تشبیہ دیتے تھے لڑائیکی گردش کو ساتھ گردش چکی کے بیچ ڈالتی ہی اُس چیز کو جسپر وہ گھومتی ہی اور نکلے ہم اُنکی طرف ابتدائی لڑائی مین
پکارتے تھے دلیران یمن اور رئیسان ربیعہ و مضر بعض آپس کے بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جانب سے
کہ اُسطرف راہ نہ تھی پس جب بلند ہوے وہ قلعہ کیطرف لیا اُنکو پتھرون نے ہر طرف سے اور چلایا اہل قلعہ نے اُنپر ڈھلواسیان اور عراوات کو اور
میرا بھائی بھی میرے بہت نزدیک نہین کے تھے پس جلدی ہوے ہم پشتونکی طرف اور روغ کرتے تھے بعض ہم مین کے بعض کو نہین جانتے تھے
پہچانتا تھا کوئی شخص ہم مین کا اور واقع ہوئی غاری واسطے مسلمانونکے اور توڑ ڈالا پتھرون نے ایک جماعت کثیر کو بیچ ملا ڈالا بعض ہمارے لوگونکو

اور سر توڑ ڈالے بعض کے بس جو لوگ مارے گئے پتھروں سے بروز محاصرہ قلعہ حلب کے نام اُنکے یہ ہین عامر بن الاسلع الرابعی اور مروان بن عبید الرابعی اور مالک بن جزء علی الرابعی اور حسان بن حنظلہ الرابعی اور سلیمان بن رفاع العامری اور عطاء بن سام الکلابی اور سراقہ بن مسلم بن عوف العدوی اور عاصم بن فاوح العدوی اور مرہ بن سفیان العدوی اور زید بن سیف العدوی اور سواد بن مالک العدوی اور سب وہ لوگ جو اُس دن مارے گئے اُنمین چار آدمی بنی ربیعہ سے اور ایک شخص اولاد عامر سے اور ایک بنی کلاب سے اور سات آدمی بنی عدی سے تھے مسروق بن مالک نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی بعد اس سانحہ کے برسوں ہم ایک جماعت کو لنگڑا اور لولا دیکھتے تھے کوئی شخص پیر سے لنگڑا تھا اور کوئی شخص ہاتھ سے لنجا تھا اور پہچانتے تھے ہم اُنکو حلب کی لڑائی مین پس اُسیوقت کھڑا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے نشان کو باہر شہر کے اور پکار کر کہا مسلمانونسے کہ یکجا ہو تم میرے پاس رحمت کرے اللہ تم پر تا اینکہ یکجا ہوے مسلمان گرد اُنکے اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے لوگو اُٹھے تم اُنسے جنکے دن بحالت غفلت اور نا آزمودگی کے پس دفن کرو تم شہیدونکو اور باندھو تم خستگی اُن لوگونکو جو زخمی ہوے ہین بس دوڑے مسلمان درانحالیکہ دفن کرتے تھے وہ شہدا کو اور خوش تھے عدو بسبب شکست اُٹھانے مسلمانون کے اور نازل ہوسنے سختی کے اُنپر پس کہا رومیون سے یوقنا نے کہ نہ پھرینگے مسلمان بجانب قلعہ کے اسکے بعد کبھی اور قسم ہے حق مسیح کی کہ مکر و فریب کرونگا مین اُنکے ساتھ ہو اُتر ونگا مین اُنکے لشکر کیطرف واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ چُن لیا یوقنا نے دو ہزار کو اپنے لوگون سے اور ایک رات کو حکم کیا اُنکو اترنے کا پس اُترے وہ قلعہ سے اور دیکھا اُس جماعت کے پیشرو نے بجانب لشکر مسلمانونکے اور آگ روشن تھی لشکر کے کنارہ مین پس گھومتا تھا گرد لشکر مسلمانون کے تا اینکہ دیکھا اُسنے ایک کنارہ اُنکے لشکر کو کہ ٹھنڈی ہو گئی ہے آگ اُنکی اور اسطرف سے مسلمان بادیہ مین کے مثل مزاد اور بنی کعب اور عک کے تھے عبد اللہ بن صفوان الفکی نے بیان کیا ہے کہ ہم اُس رات مین ہتھیارونسے برہنہ اور مطمئن اور بیدھڑک تھے اپنے دشمن کیطرف سے بسبب اپنی کثرت کے اور غافل تھے نگہبان ہمارے پس نہین خبر دار ہو ہم مگر رومیونکی اُنکی بول چال سے اور تحقیق کہ ناگہان دوڑے وہ ہمپر اور وہ پکارتے تھے اپنی زبان مین اور ظاہر کیا تھا اُنہون نے گرد و غبار کو اپنے بیچ مین اور ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتے ہین اور رکھا تھا اُنہون نے تلوار کو بیچ مرد گرا ہی ہم مین دیکھی شخص جو سوار ہوا اپنے گھوڑے پر اور طلب کیا اُسنے نجات کو اپنی بذات کیواسطے اور وہ نہین جانتا تھا اُکیو کر اور کہا نسے سختی مین ڈالا گیا ہے اور کیونکر رہائی پاویگا اور کس سمت کو متوجہ ہوگا اور واقع ہوا تھا کہ مسلمانونکے لشکر مین اور لوگ پکارتے تھے اللّٰہ اکبر النفیر و ھیتا ور دیا کتیبا اور وہ دوڑتے تھے بجانب خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پکار کر کہتے تھے کہ اے سردار آیا ہمپر یوقنا مع اپنے لشکر اور ہمپر ہو گئے پس اُسیوقت سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح مع لوگونکے اور گھومتے تھے وہ گرد لشکر کے اور جانا سرداران رومی نے کہ عرب پہونچے اور بیٹھے اُس مین پس آواز دی اور کہا اُسنے اپنے ساتھیونسے کہ جس کسی نے کوئی چیز لی ہو پس چھوڑ دیوے اُسکو اور طلب کرے نجات اپنی جان کو اسواسطے کہ عرب ہم تک پہونچ گئے ہین عبد اللہ بن عون نے بیان کیا ہے کہ لیا اُنہون نے ہمارے لوگون سے ایک جماعت کثیر کو قریب ہمارے ایک سو پچاس آدمی سوا اُنکے جو معرکہ کی جگہ مین مارے گئے اور وہ سات آدمی سے تھے اور اکثر اُنمین سے قوم حمیر سے تھے اور رومی عنایت کرنے تھے عوض اُنکے بعضونکی اور طلب کرتے تھے قلعہ کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو چلا کیا ساتھ اپنے گروہ کے پس ملا اُس جماعت سے قریب ایک سو مرد کو اور رکھا اُنمین تلوار کو اور مار ڈالا اُنکو

پس جب پہونچے ہمراہی یوقنا کے قلعہ مین کھولدیا اُسنے دروازہ قلعہ کا اور داخل کر لیا اُنکو پس جب ظاہر ہوئی صبح اور بلند ہوا آفتاب بلایا یوقنا
نے اُن پچاس آدمیونکو جو گرفتار ہوگئے تھے مسلمانونسے اور مشکین اُنکی بندھی تھین پس نزدیک کیا اُنکو ایسی جگہ سے کہ دیکھتے تھے اُنکی طرف مسلمان
اور سنتے تھے آوازین اُنکی اور وہ کہتے تھے لا اله الا الله محمد رسول الله یہانتک کہ سبکے سب مارڈالے گئے رضی الله عنہم پس جب دیکھا ابو عبیدہ رضہ
بن الجراح نے یہ حال منادی کرائی اپنے لشکر مین کہ قسم ہے الله اور رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم سردار ابو عبیدہ رضہ کیطرفسے ہر مرد پر کہ نہ حوالہ کرے اپنی نگہبانی
کو دوسرے پر اور ہوئے ہر مسلمان نگہبان اپنی جانکا اور نہ بھروسا کرے ایک دوسرے پر پس اختیار کیا قوم نے احتیاط کو رومیونسے اور آمادہ ہوے
اُنکی لڑائی پر اور متوجہ ہوا یوقنا دوسرے مکر و فریب کی تدبیر مین واسطے مسلمانونکے جسوقت جانا اُسنے کہ مسلمان اُسکا محاصرہ کرنیوالے ہین علاوہ برین
جاسوس اُسکے دنرات اُسکو خبرین پہونچاتے تھے اور بڑے جاسوس اُسکے عرب متنصرہ تھے حال ہین کہ ایکدن یوقنا اپنے قلعہ مین تھا اور گرد اُسکے
بطارقہ اور عمالقہ اُسکے تھے اور تنگی اور سختی مین ڈالا تھا اُنکو محصور ہونے نے اور دشوار گذرتا تھا اُسپر یہ امر کہ شہر کے لوگ جس کسی ایک کو اُسکے ہمراہیونسے
دیکھنا اور پہچانتے تھے اُسکو پکڑ کر مسلمانونکے سپرد کرتے تھے پس یوقنا مشورہ کر رہا تھا اپنے ساتھیونسے اپنے کام اور اس امر مین کہ دوبارہ کیونکر
اور کیا فریب اور مکر مسلمانونکے ساتھ کرنا چاہیے کہ دفعۃً آیا اُسکے پاس ایک جاسوس اُسکا پس کہا اُسنے کہ اے بطریق اگر تجکو عربکے ساتھ مکر اور
فریب کرنا منظور ہے تو اسوقت ممکن ہے پس کہا یوقنا نے کہ یہ بات کیونکر ہے اور تجکو کیا حال معلوم ہے اُسنے کہا کہ اہل عربکے واسطے رسد کے
پہونچانیوالے لوگ ہین کہ نکلے اور گئے ہین عرب بجانب جنگل کے اور مصالحہ کیا ہے وہانکے لوگونسے اور رسد اور دانہ چارہ عرب کا اُنھین لوگونسے
متعلق ہے اور دیکھا ہے مین نے اُنکے باربرداروں اور خچرون اور جانورونکو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ عرب کا ہے جو پُرانے پوستین پہنے ہین اور اُنکے
ہاتھون مین بڑے اور پورے نیزے ہین اور وہ گئے ہین بجانب جنگل کے بطلب رسد کے اور وہ تھوڑے آدمی ہین پس جب سُنا یوقنا نے یہ حال
اپنے جاسوس سے مقرر کیا اُسنے ایکہزار سوار کو اپنے رسالے قوم سے اور کہا اُنسے کہ درست کرلو تم اپنے سامانکو پس قسم ہے حق مسیح علیہ السلام کی
کہ تنگی مین ڈالونگا اور بند کردونگا مین عرب کی راہونکو پس جب آئی تاریکی رات کی کھولا اُنکے واسطے پوشیدہ دروازہ کو اور روانہ کیا جاسوس اُنکے آگے
تھا یہانتک کہ لے گئے وہ راہ پر اور چلے جاتے تھے رات کی تاریکی مین پس وہ اسی حال مین تھے کہ ملا اُنکو ایک چرواہا اور اُسکے ساتھ ایک گلہ گائے
بیل کا تھا جسکو وہ کسی شہر مین بعجلت لیے جاتا تھا پس جب دیکھا اُنھون نے چرواہے کو جلدی گئے اُسکیطرف اور کہا اُس سے کہ آیا تجکو کسی
عرب کا حال معلوم ہے اُسنے کہا ہان عرب گئے ہین اُسوقت کہ آفتاب زرد ہوا تھا اور وہ قریب ایکسو کے ہین تیز رو گھوڑونپر اور اُنکے ساتھ اُونٹ
اور خچر اور جانور ہین بارادہ لانے رسد کے اس جنگل سے پس کہا اُس سے کہ تو مع جانورونکے کیونکر اُنکے ہاتھ سے بچ رہا اُسنے کہا کہ اس جنگل کے
لوگ عرب کی صلح مین داخل ہین پس اسیوجہ سے ہم لوگ اُنسے نہین ڈرتے ہین پس کہا اُس شخص نے جو پیشرو اُن ایکہزار سوار کا تھا کہ جانا ہمنے
حال صلح اس جنگل کے لوگونکا جس سے ہم بیخبر تھے پس حکم کرینگے مسیح تمھارے اس معاملہ رسد رسانی اور قوت دہی عرب مین پس آگاہ کر تو
ہمکو کہ کس راہ سے عرب گئے ہین اُسنے ہاتھ کے اشارے سے بتلایا اور کہا کہ اس راہ سے پورب کو گئے ہین پس روانہ ہوا وہ بطریق مع اپنے ساتھیونکے
اور نہین متعرض ہوے وہ چرواہے سے یہانتک کہ صبح کے قریب پہونچگئے مسلمانونکے نزدیک اور مسلمانونپر ایک شخص سردار تھے جنکا نام مناد تھا
بن ضحاک لطائی تھا پس جب دیکھا مناد نے گروہ رومیونکو اپنی طرف آتے ہوے متوجہ ہوے وہ بجانب مسلمانونکے اور کہا اُنسے کہ اے اولاد

فائدہ ... یوقنا ... ایکہزار سوار کو ... مسلمانون کی ... ایسے اثنائے راہ ... اور ... سب مسلمانون کا
اور بھاگنا خالد بن الولید ... واسطے ... مسلمانون ... یوقنا ... بطریق ... ساتھیون

زنان عربیہ کے یہ ایک بطریق بطارقہ روم سے ہمارے سامنے آیا ہی پس لو تم جہاد کو اور صبر کرو سختی پہ تاکہ پہونچو تم بہشت کو پھر حملہ کیا
مسلمانون نے رومیون پر پس در آیا انپر دشمن ساتھ اپنے گروہ اور لوگون کے پس شدت کی مسلمانون نے انپر اور بہت سخت لڑائی لڑے اور مارے گئے
مناوش بن ضحاک اور غیلان بن ماسوران دعظریف بن ثابت اور منیع بن عاصم اور کہلان بن مرہ اور مطر بن حمید اور یاسر بن عوف اور
بشیر بن سراقہ اور شیبہ بن الاسلع اور منہال بن الیشکر اور ہجام بن عقیل اور مسیب بن نافع اور حنظلہ بن ماجد اور مناوش بن شلیط اور ربیعہ
بن فارع اور مرہ بن ماہر اور نوفل بن عدی اور عطا بن یاسر اور عقال بن جابر اور سالم بن خفاف اور فضل بن ثابت اور اقرع بن قارب
اور معیط بن عامر اور یہ سب قوم طے سے تھے اور منجملہ ایکسو کے تیس آدمی مارے گئے اور مالک ہو گئے رومی جانورون اور اونٹون کے جو مسلمانون کے ساتھ
تھے اور پھرے مسلمان بحالت شکست اٹھانیکے پس اسوقت متوجہ ہوئے بطریق اپنے ہمراہیون کی طرف اور کہا انسے گرا دو تم جو چھوٹے اونٹ ہیں
اور مار ڈالو انکو نیزون کی نوکون سے اور لیلو ان جانورون کو جنپر رسد ہی اور چلو پہاڑ پر اور پوشیدہ ہو کر ٹھہرو پہاڑ مین عرب کی آنکھ سے ورنہ اسیوقت
آوینگے تمپر گروہ عرب کے مثل بہادرون کے پس سختی ڈالینگے تمپر تا اینکہ جب تاریکی رات کی ہو گی چلینگے ہم قلعہ کو اور بیٹھ رہو جاکے پس اسیوقت قصد کیا
رومیون نے اونٹون کیطرف اور گرا دیا اس چیز کو جو انکی پشت پر تھی اور نیزے مارے انکے سینون پر اور لیلیا ان جانورون کو جنپر رسد تھی اور پھرے پہاڑ
پہاڑ کے ایک گاؤن مین جو پہاڑ پہ تھا پس ٹھہرے وہ تمام دن وہان اسلئے کہ امید رکھتے تھے رات کی تاکہ پھر جاوین بجانب قلعہ کے اور مقرر کیا
اپنے واسطے نگاہبانون کو نگاہبانی کرتے تھے انکی عرب سے یعقوب بن صباح الطائی نے بیان کیا ہے کہ مین اسدن مسلمانون کے گروہ مین تھا جو
مارے گئے مناوش چچا میرے اور ہم لوگ تھوڑے تھے اور آپڑے اور سختی مین ڈالا تھا ہمکو گروہ رومیون نے پس جب دیکھا ہمنے انکی کثرت اور شدت لڑائی
ساتھ قلت اپنی تعداد کے پھرے ہم لوگ اپنے پیچھے کو پس آیا مین اپنے مسلمانون کے لشکر مین اور گروہ ساتھی ہمارے پیچھے میرے تھے پس ڈرے ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ تمہارے پیچھے کیا حال ہے ہمنے کہا کہ ہمارے پیچھے لڑائی ہے متوسط ہو مارے گئے قسم ہے خدا کی مناوش اور مارے گئے انکے ساتھ بیس
لوگ تیس سواران کے اور زیادہ ہے اور لیلیا گیا ہمارے ساتھ کا غلہ اور جانور ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کس شخص نے تمپر سختی ڈالی ہو حالانکہ عذاب سے
ڈالا ہو اللہ تعالیٰ نے رومیون کو پس کوئی امین کا قدرت نکلنے کی نہین رکھتا ہو مسلمانون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین سوا اسکے کہ دیکھا ہمنے
ایک بڑے بطریق کو آیا وہ ہمارے سامنے اچھے سامان اور لشکر کثیر مستعد پیکار سے کہ نہین جانتے ہم تعداد انکی اور نہین جانتے ہم کہ وہ کہان سے
آئے پس ناگہان در آئے وہ ہمپر اور ہم چلے جاتے تھے پس مارے گئے سردار ہمارے اور مار ڈالا انھون نے ہمارے لوگون کو اور لیلیا انھون نے جو کچھ ہمارے
ساتھ جانورون اور غلہ سے تھا پس جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح نے یہ حال بلایا خالد بن الولید کو اور کہا انسے کہ اے ابا سلیمان تمہین سے یہ کام ہو
اور تمہین باسامان ہو ایسے کامون کیواسطے اور مین اعتماد رکھتا ہون اللہ تعالیٰ پر اور تمپر اور اسمین طلب بہتری کی کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے پس کاہو
تو تم اپنے ساتھ سامان کو جسقدر چاہو اور روانہ ہو تاکہ پہونچو تم سانحہ کی جگہ پر پیچھا کرو تم نشان قدم انلوگون کا جنھون نے مار ڈالا ہے ہمارے لوگون
اور طلب اور تلاش کرو تم انکو جہان کہین وہ ہون پس شاید کہ جا پڑو تم انپر اور لیلو بدلا مسلمانون کا اور جانو تم اس امر کو کہ مین نے مصالحہ کیا ہے
جنگل کے لوگون سے اور مین نہین توڑتا ہون کسی عہد کو اور نہین کھولتا ہون کسی گرہ کو مگر یہ کہ قوم نے فریب کیا ہو پس ڈالا مین بھی انپر
قتل کی راہ کو پس ہم بہتر گر اور در رکھ اللہ تعالیٰ سے انکے معاملہ مین روانہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس جلد گیا خالد بن الولید بجانب

خیمہ کے اور مسلح ہوے اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا روانگی کا پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہان جاتے ہو تم اے ابا سلیمان کہا اُنھون نے کہ جلد جاتا ہون مین اس کام کیطرف جسکا تمنے حکم کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لیلو تم اپنے ساتھ مسلمانون سے جنکو تم چاہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین اکیلا جاؤنگا اور نہین چاہتا ہون مین اپنے ساتھ کسی کو پس کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ تم کیونکر تنہا جاؤگے حالانکہ تمھارے دشمن کی تعداد بہت ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر ہونگے اگر ہونگے وہ ایکہزار بھی پس مین اکیلا اُنکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ تعالی کے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بات یہی ہی ولیکن لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ قوم طے سے جسمین ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر ہون پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور روانہ ہوے وہ مع اپنے ساتھیونکے تا اینکہ پہونچے معرکہ کی جگہ مین پس دیکھا اُنھون نے مردونکو کہ پڑے ہوے ہین اور گرد اُنکے جنگل کے لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولادونکے اور بخیال مطالبہ کرنے اہل عرب کا اُنسے پس جب آئے خالد بن الولید اُنکے پاس شور و فریاد کی قوم نے اُنکے سامنے اور ڈالا اپنے تئین خالد بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے مترجم سے جو اُنکے ساتھ تھا کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھیونکے خون سے بری ہین اور ہم تمھاری صلح مین ہین پس قسم طلب کی خالد بن الولید نے اُنسے بمعاملہ قتل مسلمین پر پس قسم کھائی اُنھون نے اس امر پر خالد بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو آڑا ہمارے ساتھیون پر اُنھون نے کہا کہ ایک بطریق ہمراہی یوقنا نے جسکے ساتھ ایکہزار مرد سخت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہی اور یوقنا کے جاسوس تمھارے لشکر مین مقرر ہین پہونچاتے ہین اُسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راہ سے گئے ہین اُنھون نے کہا کہ یہی ادنی راہ اور دیکھا ہمنے اُنکو کہ طلب کرتے تھے پہاڑ کو پس کہا خالد بن الولید رضہ نے اپنے ہمراہیون سے کہ قوم نے جانا ہی اس امر کو کہ ہمارا لشکر ضرور اُنکو تلاش کریگا پس تجاوز کیا ہی اُنھون نے ہماری راہ سے تا کہ نہ آوے شب اُنپر پھر جاوین وہ بجانب اپنے قلعہ کے پھر کہا کہ ڈھیل کرو تم باگونکو پس ایسا کیا اُنکے ہمراہیون نے اور خالد بن الولید اُنکے آگے تھے اور لیلیا تھا اپنے ساتھ ایک مرد کو معاہدین سے کہ راہ بتلاتا تھا اور مسلمان اُسکے پیچھے چلتے تھے پس جب آئے راہ پر کہا خالد بن الولید نے اُس مرد معاہد سے کہ آیا سوا اُس راہ کے اور کوئی راہ بھی اُنکے قلعہ مین جانیکی ہی اُسنے کہا نہین پوشیدہ ہوکر ٹھہرو تم پس بتحقیق فتحیاب ہوگے تم اُنپر پس اُترے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے جنگل مین اور وہ اُمید رکھتے تھے اور راہ دیکھتے تھے بطریق کی پس جسوقت گذری تھوڑی رات تو اُسیوقت دریافت کیا مسلمانون نے آواز گھوڑونکے سمونکی تاریکی مین اور بطریق آگے تھا اور لشکر اُسکا پیچھے تھا اور چلا جاتا تھا اور دلیر کرتا تھا اور برانگیختہ کرتا تھا اُنکو چلنے مین پس اُسیوقت نکلے خالد رضہ بن الولید گڑھے سے اور دی ایک بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے اُنپر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین تھی خالد بن الولید کو ہمت کا سواے اُنکے بطریق پھیر ولی اور جانا خالد بن الولید نے کہ وہ یوقنا ہی اور سامنا کیا اُسکا اور مارا اُسپر ایک ایسا وار تلوار کا کہ ڈالدیا اُسکو دو آدھا کرکے اور رکھا مسلمانون نے اُنمین تلوار کو اور ڈھونڈھتے اور تلاش کرتے تھے اُنکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی اُنمین سے کسی نے اور لیے جانور اُنکے اور پھرے سب بجانب ابو عبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ نکلکر راہ دیکھتے تھے مسلمانونکے آنیکی پس جسوقت قریب آئے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے اور تھے اُنکے ساتھ قیدی اور بہت کپڑے اور اسباب مقتولین کا پس کلمہ و تکبیر کہی اُنھون نے اور پکارا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سب مسلمانون نے ساتھ کلمہ و تکبیر کے اور آئے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھ زیادہ تین سو قیدی کے ساتھ تھے

یا کچھ کم مقتولین سے تھے پس عرض کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا اُنھون نے اور کہا کہ ہم تمکو اپنی عوض مین مال دیوینگے پس کہا
خالد بن الولید نے کہ بہتر ہی گردنین اُنکی مارنا سامنے اہل قلعہ کے کہ ایسا کرنے مین دشمن خدا اور دشمن مسلمانونکو ضعف اور سستی ہوگی پس جب سُنا
ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کلام خالد بن الولید کا حکم دیا اُنھون نے سب قیدیونکی گردنین مارنیکا پس ماری گئین گردنین اُنکی اور بوقنا اور ساتھی
اُسکے اس امر کو دیکھتے تھے پس جب ماری گئین گردنین اُنکی کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ ہم قوم کو محاصرہ کیے ہین اور اب
وہ لوگ خلاف اسکے ہین کہ وہ امیدوار رہتے ہین ہماری غفلت کے اور انتظار کرتے ہین ہماری ناآزمودگی کی اور لے لیتے ہین ہمارے اونٹون
اور جانورونکو اور بہتر یہ ہی کہ تم حکم کرو اپنے لوگونکو باسامان اور ہوشیار اور بیدار رہنے کا اور نگہبانی کرو تم مشرکین پر ہر راہ مین تاکہ نہ ممکن ہو
اُنکو نکلنا اُنکے قلعہ سے اور تنگی مین ڈالو انکو جہانتک ہوسکے تمسے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ جزاے خیر دے تمکو اللہ تعالی اے
ابا سلیمان تمھارے مشورے مین پس جب ہوا دوسرا دن نماز صبح پڑھائی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو اور متوجہ ہوے وہ نائبے
اپنے ہمراہیونکی طرف اور بلایا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور سعید بن عمرو بن طفیل العدوی اور قیس بن ہبیرہ اور میسرہ بن
مسروق کو پس متفرق کر دیا انکو گرد قلعہ کے اور حکم کیا اُنکے لینے اور ضیق مین ڈالنے راہونکا بوقنا پر پس ایساہی کیا اُنھون نے اور شدت کی اُنھون نے
اُسکے اوپر تنگ گیری مین تا اینکہ اگر اڑتی اُسکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کر لیتے اُسکو اور اقامت کی قوم مسلمانون نے محاصرہ قلعہ پر پس جب طول ہوا
زمانہ اُنکے گھیر لینے کا اور میدونکو اور بیقرار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بسبب طول مقام کے حکم کیا لوگونکو کوچ کرنیکا اور ارادہ کیا دور پڑنیکا اُنسے اور
قلعہ سے تا اینکہ پاوین وہ اُنسے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانین وہ اُسکو یا موقع ایسی جہت کو کہ پہونچین بجانب قلعہ کے پس وہ ہوگئے وہ قلعہ سے
کئی میل اور وہ چاہتے تھے کسی مکر اور فریب کو کہ پہونچین اُسکے سبب سے قلعہ تک اور بوقنا نہین اُترتا تھا قلعہ سے اور نہین کھولتا تھا اُسکے دروازیکو
اور ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ امر بہت ناگوار اور زبون معلوم ہوا اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنسے کہ ای ابا سلیمان مین گمان کرتا ہون
اس امر کا کہ جاسوس دشمن خدا کے پہونچاتے ہین خبر اُسکو اور ڈراتے ہین اُسکو ہمسے اور مین تمکو قسم دیتا ہون ای ابا سلیمان اس امر کی کہ گھومو تم
ہمارے لشکر مین اور آزمایش کرو تم لوگونکے کام کی پس شاید دراؤ تم دشمنان خدا کے جاسوسونپر پس سوار ہوے خالد بن الولید اور حکم کیا لوگونکو
گشت کرنیکا لشکر مین اور وہ بذات خود اُنکے ساتھ تھے اور حکم کیا انکو اس امر کا کہ قبضہ کر لیوین وہ ہر اُس شخص پر جسکو وہ نہ پہچانتے ہون پس
اُسی حالمین کہ خالد بن الولید گشت کر رہے تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک مرد کو عرب سے اور اُسکے سامنے ایک کمل تھا جسکو وہ الٹتا پلٹتا تھا پس
خالد بن الولید اُسکو دیکھتے تھے اور انکار کرتے تھے اُسکی شناسائی مین پس متوجہ ہوے اُسکی طرف اور سلام کیا اُسپر اور کہا اُس سے کہ ای برادر عربی
تو کس عرب سے ہی اُسنے کہا کہ مین ایک مرد ہون یمن سے خالد بن الولید نے کہا کہ کس قبیلہ سے ہی پس ارادہ کیا تھا اُسنے بیان کرنیکا اپنے کو غیر
قبیلہ اپنے سے پس جاری کیا اللہ تعالی نے امر حق کو اُسکی زبان پر اور کہا اُنسے کہ تو قوم غسان سے ہون پس جب سُنا خالد بن الولید نے کلام اُسکا
قبضہ کر لیا اُسپر اور کہا اُس سے کہ ای دشمن خدا تو عرب متنصرہ سے ہی اور تو دشمن کا جاسوس ہی اُسنے کہا کہ مین نصرانی نہین ہون مین مسلمان ہون
پس متوجہ ہوے خالد بن الولید اُسکو لیکر بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کہا اُنسے کہ ای سردار تحقیق متعجب کیا ہی مجکو اس شخص کے کام نے اسواسطے کہ
مین نے اُسکو سواے اُسدن کے اور کبھی نہین دیکھا ہی اور یہ کہتا ہی کہ مین قوم غسان سے ہون اور بیشک وہ عبادت کنندگان صلیب سے ہی

ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمان آزمایش کرو تم اس شخص کی خالد رضؓ بن الولید نے کہا کہ کیونکر اسکی آزمایش کرون ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آزمایش کرو اسکی ساتھ قرآن اور نماز کے پس اگر جواب صحیح دیوے تمکو تو سچا ہی ورنہ عرب متنصرہ سے ہی خالد بن الولید نے اس سے کہا کہ ای برادر عربی اٹھ کھڑا ہوا اور دو رکعت نماز کی پڑھ اور پڑھ اسمین قرآن شریف کو باآواز بلند پس بجا نا اس شخص نے کہ کیونکر ادا کیا پڑھے پس کہا خالد بن الولید نے اس سے کہ تو قسم ہی خدا کی جاسوس ہی ہم پر پھر پوچھا اسکے حال کو تب اقرار کیا اور کہا اسنے کہ مین جاسوس ہون تب پھر کہا خالد بن الولید نے کہ تو اکیلا ہی اسنے کہا نہین بلکہ ہم تین شخص ہین کہ مین ایک انمین کا ہون اور دو شخص پھر گئے ہین جانب قلعہ کے تا کہ تمہاری خبر پہونچا دین وہ یوقنا کو اور مین ٹھہر گیا تھا واسطے دیکھنے اس امر کے جو ان دونونکے پیچھے تم مین واقع ہوا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس سے کہا کہ آگاہ کر تو مجھکو دو کامونسے یا مارے جانے یا اسلام قبول کرنے سے کون کام تجھکو دوست تر ہی کہ سوائے اسکے تیسرا کام تیرے واسطے نہین ہی غسانی نے کہا کہ مین مسلمان ہوتا ہون اور گواہی دیتا ہون اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس رجوع کیا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے جانب حلب کے اور برابر چار پانچ مہینے گھیرے رہے وہ قلعہ کو اس حال سے کہ نہین گذرتا تھا انپر کوئی دن مگر یہ کہ مرتے تھے مسلمان رنج اور شدت مین اور دیر ہوگئی ابو عبیدہ بن الجراح نے خط لکھے مین امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پس لکھا عمر رضؓ نے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام ابی عبیدة سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا ابا عبیدة وقد علمت ما یصیبنی بابطاء کتابک عنی وانقطاع خبرک یکثر ہمی وقلقی وضنی جسدی علی اخوانی المسلمین وما لی لیل ولا نہار الا وقلبی عندکم ومعکم فی المہمات منکم خیر ولا رسول فان عقلی طائر وفکری دور کانک لا تکتب الی الا بالفتح والغنیمة واعلم یا ابا عبیدة وان کنت ما ابعتنی فانی علی ما علیکم کقلق المراة الجنتہ علی اولادہا فاذا قرات کتابی ہذا فکن للاسلام والمسلمین عضدا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمة اللہ وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس جب پہونچا خط انکے پاس پڑھا اسکو آہستہ پھر پڑھکر سنایا مسلمانونکو تب ابو عبیدہ نے پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانونکے ہر گاہ امیر المؤمنین رضؓ تمہارے واسطے دعا کرتے ہین اور تمہارے کامونسے راضی ہین پس تحقیق اللہ غالب ہو گا اور مدد کرے گا تمہاری تمہارے دشمنونپر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب من عاملہ بالشام ابی عبیدة سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا واعلم یا امیر المؤمنین ان اللہ عز وجل وللہ الحمد قد فتح علی ایدینا قنسرین وقد شنینا الغارة علی العواصم وقد اقحم اللہ مدینة حلب علی اہلہا من فی قلعتہا وہم خلق کثیر مع بطریقہم یوقنا وقد کادونا مرارا وقتل منا رجالا رزقہم اللہ الشہادة علی یدیہم ثم انا مقاتلین کما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم والله من ورائہ بالمرصاد وقد ہممت الرحیل عن محاصرة الی البلاد التی ما بین انطاکیة وحلب وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمة اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط اور مُہر کی اسپر اور دیا اسکو دو شخصونکو ساتھیونسے ایک انمین سے عبد اللہ بن قرط الثمالی اور دوسرے جندب بن جبران الیشکری تھے پس روانہ ہوئے وہ دونون واسطے ایکے

جلد چلنے تھے دن اور رات کو اور لی اُنھون نے راہ عتیقہ کی اور کوشش کی اُنھون نے چلنے مین یہانتک کہ قطع کیا اُنھون نے ارض حقان کو
صدکا صدکہ تک اور یہ مقامات قلعہ عرب کے تھے نزدیک تیما کے پس جب پہونچے وہ دونون وہان سامنے آیا اُنکا ایک سوار گھوڑے پر اور وہ زرہ
پہنے تھا اور خود اُسکا چمکتا تھا آفتاب کی روشنی مین لٹکائے ہوئے تھا رکاب مین اپنے نیزے کو گویا وہ نکلا تھا اپنے دشمن کے مقابلہ مین یا جاتا تھا
کسی لڑائی پر پس جب دیکھا اُسنے اُن دونونکو قصد کیا اُنکی طرف کا پس کہا عبداللہ بن قرط نے جعدہ بن جیران سے کہ سختی ہو تمھارے دشمن پر آیا
نہین دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنا کیا ہی اُسنے ہمارا ایسی جگہ اور ایسے حال مین جعدہ بن جیران نے کہا کہ شہسواران عرب اور اُنکے لوگون کو
ڈرنا نچاہیے اور نہین ہی اس شہر مین کوئی ایسا شخص جو صاحب خیمہ اور خرگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہی شریعت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین پس جب قریب آیا وہ سوار ان دونون سے سلام کیا اُسنے اُنپر اور کہا کہ تم دونون کون شخص ہو اور کہان سے آتے ہو اور کہان
جاتے ہو اُن دونون نے کہا کہ ہم بھیجے ہوئے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے ہین بجانب امیر المومنین عمر بن الخطاب کے پس تم کون شخص ہو
سوار نے کہا کہ مین ہلال بن زید الطائی ہون پس کہا دونون نے کہ کیا سبب ہی کہ ہم تم کو با ساز و سامان لڑائی کا دیکھتے ہین ہلال
نے کہا کہ مین جاتا ہون ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنے ہمراہیون کے بجانب شام کے واسطے جہاد کے
بسبب آنے خط امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمارے نام پر پس جب دیکھا مین نے تم دونون کو جنگل کے بیچ سے
آیا مین تمھاری طرف کو تاکہ دریافت کرون مین کہ تم کون ہو اور تمھارا ارادہ کیا ہی اور میرے ساتھی میرے پیچھے آتے ہین پھر سلام کیا
اور روان کیا اُن دونون نے اپنے اونٹون کو اور روانہ ہوئے اور اُسیوقت دکھائی دیے گروہ اور اونٹ آتے ہوئے اور
پہلے ہلال بن زید اور جا ملے اپنے ساتھیون مین اور آگاہ کیا اُنکو حال دونون صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس
خوش ہوئی قوم اس حال سے اور روانہ ہوئی بارادۂ شام کے اور عبداللہ بن قرط اور جعدہ بن جیران پہونچے مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوئے
مسجد شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور سلام کیا حضرت عمر اور مسلمانون پر اور دیا خط حضرت عمرؓ کو پس جب پڑھا
اُنھون نے خط کو خوش ہوئے اور بلند کیا دونون ہاتھونکو طرف آسمان کے اور کہا اللھم کف المسلمین کل شی کا وشی کل فخر شیٔ پھر حکم کیا منادی کو
کہ پکار دیوے لوگونمین الصلوٰۃ جامعۃ پس جب یکجا ہوئے لوگ پڑھکر سُنایا اُنکو حضرت عمرؓ نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پس نہین پہونچ ہو
چکے تھے خط کو تا اینکہ آئے اُنکے پاس کچھ لوگ حضر موت اور کچھ لوگ یمن کے رومان اور سبا اور مارب سے وہ انکے درخواست کرتے
تھے وہ حضرت عمر سے اپنے روانہ کرنیکی بجانب شام کے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین اُنھون
نے کہا کہ ہم سب قریب چارسو سوار کے ہین اور تین سو اونٹنیان ہین کہ اُنپر دو دو آدمی سوار ہین اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ پیدل
ہین جنکے پاس سواری نہین ہی پس اگر منگا دیوین امیر المومنین سواریونکو تو سوار کر لیوین ہم اپنے لوگونکو تاکہ پہونچ جاوین ہم اپنے دشمنون
تک پس کہا اُنسے حضرت عمر نے کہ وہ کتنے لوگ ہین اُنھون نے کہا کہ ایکسو چالیس ہین حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ عرب ہین یا غلام اُنھون نے
کہا کہ عرب ہین اور غلام بھی ہین جنکے مالکون نے اجازت دی ہی اُنکو جہاد اور روانگی مین بجانب دشمن کے پس اُسیوقت بلایا حضرت
عمرؓ نے عبداللہ اپنے بیٹے کو اور کہا اُنسے کہ جاؤ مال صدقات کیطرف پس لاؤ تم قوم کے واسطے ستر سواریان تاکہ ایک کے پیچھے

ایک سوار ہو دین اُنپر اور لادلیوین اپنا سامان توشہ اور کھانیکا اُنکی پشتون پر پس جلدی کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور لائے شتر اونٹ درسرد کیا اُن لوگونکو اور کہا اُنسے کہ لو تم راہ کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر بجانب اپنے بھائیونکے اور جلدی کرو تم بطرف لڑائی اپنے دشمن کے پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فقد ورد علی کتابک سرسلک فسرنی ما سمعت من الفتح والنصر علی عدائکم وبمن قتلہ اللہ من الشهداء وما ذکرت من انصرافک الی البلاد ما بین حلب وانطاکیة فکلا القلعة ومن فیها فما هذا ایرانی انترک رجلا قد اخذت ذیارۃ وملکت مدینتہ ثم ترحل عند تبلیغ الخبر الی جمیع النواحی انک لم تقدر علیہ ولا وصلت الیہ فیضعف ذکرک ویعلو ذکرہ بما صنع ویطمع فیک من لم یطمع وتجری علیک اخبار الروم وجمیع من فی الشام خاصتهم وعامتهم ویرجع الیک جیوشها وتکاتب ملوکها فی امرک فایاک ان یترح حتی یحکم اللہ وهو خیر الحاکمین فبث الخیل فی السهل والسعة واوقفها فی المضائق والجبال وبین المعرات الی حدہ والفرات ومن صالحک منهم فاقبل صلحہ ومن سالمک سالمہ واللہ خلیفتی علیک وعلی جمیع المسلمین وقد نفذت کتابی هذا واهل مشارق الیمن فمن وهب نفسہ اللہ تعالیٰ راغبة فی الجهاد فی سبیل اللہ منهم عرب وموالی وفرسا ورجالة والمدد یلیک متواتر ان شاء اللہ تعالیٰ پھر لپیٹا خط اور مُہر کی اُسپر اور دیا عبداللہ بن قرط کو اور اُنکے ساتھ جعدہ بن جبیران تھے اور قوم مسلمان کوشش کرتے تھے اپنے چلنے مین اور سوالے اسکے پوچھتے تھے وہ لوگ عبداللہ بن قرط اور اُنکے ساتھی سے حال بلاد شام اور فتح ہونے شہرون اور لڑائی رومیون کا تا اینکہ پوچھا انہون نے حال قیام گاہ مسلمانونکا اور یہ کہ لشکر اُنکا کہان ہی پس کہا اُنسے عبداللہ بن قرط نے کہ سب مسلمان مع سردار اُنکے قلعہ حلب کو گھیرے ہوے ہین اور اُس مین ایک شخص معزز زمین روم سے ہی اور اُسکے ساتھ گبران ہمراہی اُسکے ہین کہ پناہ لی ہی اُس نے بیچ اُس قلعہ مین مسلمانون نے کہا کہ ای ابن قرط کیا سبب ہی کہ وہ مسلمانونکے ساتھ مصالحہ نہین کرتے ہین جیسا کہ اُسکے اور ساتھیون نے مصالحہ کیا ہی پس کہا عبداللہ بن قرط نے اُنسے کہ ای گروہ عرب کے ہمنے نہین دیکھا ہی بعد لڑائی یرموک کے کسی مرد کو بہادر اُس شخص سے بیشک تحقیق مار ڈالا اُسنے لوگونکو اور زمین پر گرا دیا دلیرونکو اور وہ آپڑتا ہی مسلمانون کے اطراف لشکر پر بوقت غفلت مسلمانونکے پس مار ڈالتا ہی اُنکے لوگون کو اور لوٹ لیتا ہی اُنکے اسباب کو اور پھر جاتا ہی اپنے قلعہ کی طرف اور وہ کبھی اندھیری راتون مین بطلب وتلاش رسد لانیوالون کے جاتا ہی پس جا پڑتا ہی اُنپر اور گرفتار کر لیتا ہی اُنکو اور لے لیتا ہی سب جانور اور رسد اور وسنہ اُنکا پھر پلٹ جاتا ہی اپنے قلعہ کو اور وہ لوگ نہین آگاہ ہوتے ہین اُسکے آنے جانے سے اور سبب اُسکا یہ ہی کہ مسلمان اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیے ہین اور اُس سے ڈرتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ منجملہ اُن لوگونکے جو سنتے تھے کلام عبداللہ بن قرط کا اور سمجھتے تھے گفتگو اُنکی ایک شخص غلامان ہی طیف کندہ سے تھا جنکا نام وائس تھا اور کنیت اُنکی ابو الہول تھی اور وہ مشہور اپنے نام اور کنیت سے تھے اور تھے وہ بہت سیاہ رنگ پست گردن اُنکے درخت کے تھے اور جسوقت سوار ہوتے تھے وہ بڑے اونچے گھوڑے پر خط کھینچتے تھے اپنے پیرونسے زمین پر اور وہ بڑے شہسوار اور شجاع تھے بعد نسیوہ ہو گیا تھا ذکر اُنکا اور بڑھ گیا تھا اور بلند ہو گیا تھا کام اور مرتبہ اُنکا بلاد کندہ اور حضر موت اور جبل بہرہ اور ارض تجربین اور ڈرایا تھا

اُنھون نے جنگل والونکو اور لوٹ لیا تھا مال آبادگانونکا اور باہمہ نہین پاتے تھے اُنکو صیل گھوڑے اور اہل عرب جسوقت اُنکا ذکر اپنی
مجلسونمین کرتے تھے تو تعجب کرتے تھے اُنکے دبدبہ و شجاعت سے پس جب سُنا وامس ابوالہول نے ذکر یوقنا اور اُسکے کامونکا مسلمانون کے
ساتھ قریب تھا کہ پارہ پارہ ہوجاوین وہ غصہ و خشم سے اور کہا اُنھون نے عبداللہ بن قرط سے کہ خوش ہوای برادر عربی پس قسم ہے
خدا کی کہ ہر آئینہ ایسی کوشش کرونگا مین کہ خوار اور ذلیل کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو میرے ہاتھونپر پس جب سُنا عبداللہ بن قرط نے
کلام ابوالہول کا دیکھا اُنکی طرف گوشۂ چشم سے براہ غصہ و تکبر کے اور کہا کہ اے بیٹے عورت سیاہ رنگ کے ہر آئینہ خواہش کی
تمھارے نفس نے ایسی اُمید کی کہ نہ پہونچوگے تم اُسکو اور ایسی چیز کی کہ نپاؤگے اُسکو افسوس ہی تمپر آیا نہین سُنا ہی تمنے کہ شہسواران
مستثنین اور دلیران موحدین سب کے سب اُسکو گھیرے ہین اور اُسکے ساتھیونسے لڑتے ہین وباہمہ کوئی کچھ اُسکا نہین کرسکتا
تحقیق مکر او فریب کیا ہی اُسنے ملوک روم سے اور غالب ہوگیا ہی زمین کے زبردستونپر پس جب سُنا وامس ابوالہول نے یہ کلام عبداللہ بن قرط
کا خشمناک ہوے وہ اور کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ اگر نہوتی وہ چیز جو لازم ہی مجھپر تمھارے واسطے اخوت اسلام سے تو ہر آئینہ ابتدا کرتا مین
تمھین سے پیشتر اُسکے پس احتیاط کرو تم لوگ اُنکے حقیر جاننے سے پس اگر تم دوست رکھتے ہو میرے پہچاننے کو پس پوچھو تم میرے حال کو اُن
لوگونسے جو موجود ہین میرے گھر والونسے اور اُس چیز کو جو گذری ہی میرے کامونسے جنکے بیان کرنیسے حیران ہوتی ہین عقلین اور زندگی مین
مین سینے کتنے لشکرونسے لڑا ہون مین اور کتنی جماعت کو متفرق کردیا ہی مین نے اور کتنے گروہونکو ہلاک کردیا ہی مین نے اور کتنی جگہ تاخت و تاراج
کی ہی مین نے اور ڈرنیوالی جگہون مین در آیا ہون مین اور بہت لوگونکو مارڈالا ہی مین نے اور بہت مالونکو لوٹ لیا ہی مین نے اور بہت جنگلونکو
قطع کیا ہی مین نے اور کسی نے مجھسے عوض نہین پایا اور نہین پیچھا کیا کسی نے میرے نشان قدم کا اور نہین ستم کیا مجھپر کسی ہمسایہ نے
اور نہین لاحق ہوئی مجھکو کوئی ننگ و عار اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کرنیوالے بہادر کی پھر چھوڑا عبداللہ بن قرط نے ابوالہول کو حالت خشم او
غصہ مین اور روانہ ہوے وہ آگے لوگونکے اور بعض قوم عرب نے عبداللہ بن قرط سے کہا کہ اے برادر عربی نرم کرو تم اپنے نفس کو واسطے قسم ہے
خدا کی ایسے مرد سے کلام کرنیوالے ہو کہ دور اُس سے نزدیک اور امر سخت اُسپر آسان ہوجاتا ہی اور تحقیق وہ شخص مضبوط ہی کہ نہین ڈرلتے ہین
اُسکو لوگ اور نہین خوفناک کرتے ہین اُسکو دلیر اگرچہ وہ لڑائی مین ہوتا ہی قابد اسے لڑائی کو پہونچتا ہی جس جگہ کو طلب کرتا ہی اور نہین چھوٹتا ہی
جو بھاگتا ہی پس کہا عبداللہ بن قرط نے کہ تم لوگون نے بہت طول دیا ہی تعریف اور توصیف کو اور مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ کرے
اللہ تعالیٰ اپنے نزدیک بہتری کو اور کشود کار واسطے مسلمانونکے پھر کوشش کی قوم نے چلنے مین تا اینکہ آئے وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی
عنہ کے پاس اور وہ اُترے تھے اہل قلعہ پر گھیرے ہوے تھے یوقنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانون نے قلعہ کو ہر طرف سے پس جب قریب پہونچے
قوم مسلمانان آراستہ ہوگئے وہ اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوارونکو اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارونکو اور بلند کیا اپنے نشانونکو اور تکبیر کہی اُنھون
اور درود بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جواب دیا لشکر نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہ سے اور استقبال کیا اُنکا ابوعبیدہ
بن الجراح نے اور سلام کیا اُنپر اور سلام کیا اُنھون نے ابوعبیدہ بن الجراح پر اور اُترے ہر قوم اپنے ٹھکانون اور گردہ مین اور یوقنا کا یہ حال تھا
کہ باہمہ وہ ہر رات کو بھیجتا تھا مسلمانونکیطرف اپنے لوگونکو اور ڈالتا تھا اُنپر لڑائی کو اور سبب یہ تھا کہ نہین لڑتا تھا وہ مسلمانون سے

نکو اور نہین نکلتا تھا اپنے قلعہ سے مگر رات کو اور اکثر نکلنا اُسکا حالت غفلت مسلمانو مین واقع ہوتا تھا پس جب دیکھا آنیوالے مسلمانون نے اس رات مین خود دیکھا اُنھون سنا وہ ہنسنا اور بہنانا اور حضر موت کو شدت نگہبانی اور آواز تکبیر اور بڑی احتیاط مین اور متوجہ ہوے وہ اُس بنی طریف کی طرف جنکے پاس وہ اُترے تھے اور کہا اُنسے کہ تم کو قسم ہی خدا کی یا لضرور محاصرہ کرنیوالے سے ہو اُنھون نے کہا کہ یہ امر کیونکر ہی پس اُس نے کہا کہ دشمن تمھارا قلعہ کی چوٹی پر ہی اور تم زمین کشادہ اور فراخ مین ہو اطمینان سے کہ نہ دشمن ہی جو ڈراوے تمکو اور نہ لشکر تمھارے سامنے ہی جو خوفناک کرے تمکو پس یہ خوف تمھارا کس وجہ سے ہی اور یہ کیا تمھاری بے آرامی ہی اُنھون نے کہا کہ ای ابو الہول ملک اس قلعہ کا گبر منحوس بدفال ہی کہ اُمیدوار رہتا ہی ہماری غفلت اور ناآزمودگی کا اور آپڑتا ہی ہمارے کنارون پر پس مار ڈالتا ہی وہ ہمارے لوگونکو اور آتا ہی ہماری امن کی جگھہ نہین پس اس حالت مین کہ وہ اُس بات چیت کرتے تھے اپنی قوم سے کہ اُسیوقت ایک بڑا شور واقع ہوا اطراف لشکر مسلمانون مین پس اُٹھ کھڑے ہوے وہ اُس درآنحالیکہ نکال لیا تھا اُنھون نے اپنی تلوارونکو اور کاندھے پر ڈال لیا اپنی سپر کو اور طلب کیا اُس جانب کو جس طرف آواز سُنی تھی تا اینکہ پہونچے وہان پس وہ یوقنا تھا بجمعیت پانسو سوار دلیر اور گرامی کے اور پایا تھا اُسنے غفلت کو مسلمانون سے جب دیکھا اُس نے رومیونکو جا پڑے اُنکے دلیرون کے بیچ مین اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور مارتے تھے اُنکے صفون مین اپنی تلوار کو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ بہادران اور شہسواران بنی طریف سے تھا پس جب دیکھا یوقنا نے اُس شخص کو جو اُتر ہی سپر فوراً بھاگا وہ اپنے پیچھے کو اور دو سو آدمی اُسکے لوگون سے مارے گئے اور وہ اُس لڑکے نے تھا اُنپر اور پیچھا کیا اُنکا اصل قلعہ تک اور قوم کندہ اُنکے پیچھے تھی پس پکارا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہی میری طرف سے تمپر نہ پیچھا کرے اُنکا تم مین سے کوئی تاریکی رات مین پس کہا لوگون نے ای ابو الہول سردار قسم دیتے ہین تمپر اور ہمپر پھر نکلی پس پھرو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس پھرے وہ اُس اپنی قیامگاہ کیطرف اور پھری قوم اپنے اسباب و قیامگاہونکی جانب اور قوم کندہ مبتلا ہے آزمایش نیک ہوئی تھی اور لوگ خوش ہوے رومیون کی ہلاکی اور مارے جانے اُنکی جماعت کثیر سے پس جب صبح کی اُنھون نے پڑھا ہے واسطے نماز کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب ہو چکی نماز متفرق ہوے لوگ اور نہین باقی رہے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے مگر چند مسلمان اور رئیس اُنکے پس ذکر کرتے تھے آپسمین رات کے سانحہ کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو تحقیق دیکھا مین نے رات کیوقت قوم کندہ کو مبتلا ہے آزمایش نیک ہوے تھے اور دلیری اور ثابت قدمی کی تھی اُنکے دلیر لوگون نے اور مدد کیا اُنھون نے ہمسے دشمن کی بدی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہتے ہو تم قسم ہی خدا کی ای ابا سلیمان تحقیق یاری اور مددی لوگونکو قوم کندہ نے اپنی ثابت قدمی اور جرأت سے اور مین نے سُنا تھا اُنکو کہتے تھے وہ لوگ کہ اچھی اور نیک کوشش کی وہ اُس ابو الہول نے اور نہین دیکھا مین نے اُس مرد کو جسکی طرف وہ اشارہ کرتے تھے پس اُٹھ کھڑے ہوے ایک شخص رؤساے قوم کندہ سے سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے جنکا نام سراقہ بن مرداس بن مکرب الکندی تھا پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو وہ اُس ابو الہول غلام بنی طریف کے ہین وہ ساتھ اُس گروہ کے جو کل ہمارے لشکر مین آیا ہی اور وہ اُس ایسے شخص ہین کہ عاجز کر دیتے ہین لوگون کو اور ڈراتے ہین دلیرونکو اور رسوا کرتے ہین بہادرونکو اور ذلیل کرتے ہین اپنے حریفونکو نہین ڈرتی ہی اُنکو جماعت اور نہین

وشوارگذرہ تاہی اُنپر تاخت وتاراج کرنا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا کہ آیا سُنا تمنے کلام سراقہ بن مرداس کا اُنکے غلام دامس
کے باب مین پس کہا خالد رضؓ بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ سردار کو وہ سچے ہین اپنے کلام مین اور تحقیق مین نے سُنا ہی ذکر اُنکا اور آ گا
کیا گیا ہون مین اُنکی شجاعت سے اور آگاہ کیا ہی مجکو ایک مرد نے جسکا نام عمرو بن عنبر الہری ہی اس امر سے کہ دامس نے تاخت قبلے کی تھی اُنپر تنہا اور د
کنارے دریا کے تھے اور دامس نے ایسا مکر وفریب کیا تھا قوم مہرہ پر کہ جنبش مین لائے تھے وہ اُنکو اُس مکر سے تا اینکہ تنہا لیلیا تھا تمام حا
اور جو کچھ اُنہین تھا اور حلہ مین ستر آدمی قوم مہرہ سے تھے اور دامس در پے طلب اُنکے تھے واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر تھا اور ڈ
ڈرتی تھی اُنسے اور اُنکی بُرائیون او سختی سے اور وہ چلے گئے تھے مع اپنے مال ور اولاد اور جانور ونکے بجانب شہرون اور کنارون دریا کے
بخوف اُنکے مکر کے اور دامس پوچھتے تھے اُنکے حال ور اخبار کو پس جب صحیح اور راست معلوم ہوا اُنکو اُترنا قوم کا کنارے دریا پر پکارا دامس
اپنی قوم کو واسطے تاخت کرنیکے قوم مہرہ پر پس گرانی کی قوم نے اُنپر اور نہین نکلا اُنہین سے کوئی شخص دامس کے ساتھ اور حال یہ تھا کہ وہ
آگاہ تھے شہرونکی زمین ہموار اور پہاڑون اور جنگل اور دریاؤن سے پس جب مایوس ہوے دامس اپنی قوم سے آئے وہ اپنے خیمہ کی طرف اور
اُٹھالیا اپنے پشتوارہ کو اپنے شانہ پر پس جب دیکھا قوم کے لوگون نے غلامون وغیرہ سے دامس کو اس حیثیت سے کہ نکلے ہین وہ اس
خیمہ سے اور پشتوارہ اُنکے سر پر ہی آئے کچھ لوگ قوم کے اُنکے پاس اور کہا اُنسے کہ کہانتک جاؤگے ای ابو الہول اور یہ کیا چیز ہی جسکو ہم تمہ
ساتھ دیکھتے ہین پس کہا ابو الہول نے اُنسے کہ مین ارادہ رکھتا ہون تاخت کا بنی شعرا پہ اور لینے عوض کا اور دور کرونگا مین اپنے سے عار
کو پس کہا اُنسے گروہ کے بڈھے لوگون نے کہ نہین دیکھا ہی ہمنے زیادہ تر تعجب مین ڈالنے والی تمہاری رائے سے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ
ستر مرد ہین پس جو شخص کہ ارادہ کرے تاخت کا اُنپر لیوے وہ اپنے ساتھ کچھ کپڑونکو نہین سُنا ہی ہمنے اس امر کو مگر تمسے اسوقت اور ہم جانتے ہین
کہ تم جوذا کے پاس جاتے ہو اور جوذا لونڈی تھی حساس کے حضار مہ سے اور حضر موت کے ایک گانو مین رہتی تھی جسکا نام سفلہ تھا او
دامس اُسکو دوست رکھتے تھے اور جو کچھ پاتے تھے مال در اونٹ اور گھوڑے وغیرہ سے اُسکو دیتے تھے کہ نہین بڑا جانتے تھے اُس مال کو
اور اُسکے واسطے تھوڑے پر راضی نہین ہوتے تھے اور نہ سیر ہوتے تھے اُسکو بہت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جوذا کے پاس
جاتے ہین پس کہا اُنسے دامس نے کہ قسم ہی خدا کی جو تم گمان کرتے ہو وہ جھوٹھ ہی اور قریب جانوگے تم کہ مین نہین کہتا ہون مگر امر حق کو
قریب تر واقف ہو جاؤگے تم اس معاملہ سے پس پھری قوم اور چھوڑا تنہا اُنکو اور روانہ ہوے دامس یہانتک کہ آئے چراگاہ قوم پر پس لی ایک
اونٹنی اُنکے اونٹون سے اور کوچ کیا اُسپر اور رکھ لیا اپنی تلوار اور ڈھال کو اپنے سامنے اور لپیٹ کر رکھ لیا اپنے نیچے پشتوارہ کو پالان اونٹنی
اور چلے وہ ایک دن اور رات تا اینکہ جسوقت ہوئی پچھلی رات پھیری سواری بجانب بعض جنگل کے اور اُترے وہان اور باندھا اسبا
اور باندھ دی اُسکی باگ اُسمین پھر چھوڑ دیا اُسکو اور وہ بندھی چرتی تھی پھر چھپ رہے وہ درمیان پتھرونکے اور تھے قریب قوم سے
اور وہ ڈرتے تھے اس امر کو کہ دوڑے اُنپر کوئی شخص پس جب گذر گیا اُنپر دن اُنکا اور آئی رات آئے وہ اپنی اونٹنی کے پاس پس بٹھا
اُسکو اور رکھا اُسپر پالان وغیرہ کو اور سوار ہوے اور چلے تا اینکہ جسوقت گذری کچھ تھوڑی رات دیکھا قوم کی آگ روشن کو
پھیر اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بلند ہوئی اونچی زمین پر جو بلند تھی قوم اور اُس زمین درخت طلح اور کنارے کے تھے پس

بٹھایا اپنی اونٹنی کو اور مضبوط باندھ دیا اُن درختونمین تاکہ نہ چرے وہ پس سنین قوم آواز اُسکے چرنے اور کف نکالنے کی پس جب باندھ دیا
اُسکو گئے وہ بجانب اپنے بشتوارہ کے پس کھولا اُسکو اور نکالا اُسمین سے آزار بندونکو اور لیلیا درختون کی شاخون کو اور لیتے تھے ہر لکڑی کو
بقدر اپنے قد کے اور لاتے تھے لکڑی کو پس کھڑی کرتے تھے اُسکو اور مضبوط کرتے تھے اُسکو ساتھ پتھرون کے پھر ڈالتے تھے اُسپر
ازار کو اور ایسا ہی کرتے تھے تا اینکہ کھڑی کین چالیس لکڑیان اور کی اُنکی ایک صف سامنے گھرون کے دروازون اور خیمون کے پھر
لٹکایا اُنھون نے اپنی تلوار اور ڈھال کو اور پہن لیا ایک ازار سُرخ ارغوان کو پھر اُترے وہ بلندی سے جسمین متفرق کردیا تھا کپڑون کو لکڑیون پر
اور قصد کیا گروہ کا اور گھومے گرد اُنکے خیمون کے اور فکر کی اُسکے کام مین کہ کیونکر حیلہ کرین اور رات بہت گئی تھی پھر دیر کی اور مہلت دی
اُنکو آفتاب کے نکلنے تک پھر روانہ ہوے بجانب ساحل کے اور تلوار اُنکی برہنہ اور سپر اُنکے ہاتھ مین تھی پس جب نزدیک ہوے اُنسے
آواز دی اُنکو کہ نزدیک ہوئی ہلاکی تمھاری مین ابو الہول ہون پس بتحقیق صبح کی تمنے ساتھ سختی کے اور پیلیے گئے تم خشکی اور دریا کیطرف سے
پھر پکارتے تھے کہ ای آل طریف ای آل کندہ پس جب پڑی آواز اُنکی قوم کے کانونمین بھول گئے اپنے تئین مرد اُنکے اور چلائین عورتین اُنکی
اور نکل بھاگی قوم اُنکی سامنے سے ہو کر گھرون سے بجانب پہاڑ کے اور دامس اُنکے پیچھے تھے پس جب تنہا دیکھا قوم نے اُنکو شجاعت والا کی
بعض نے بعض کو اور پھرے اُنکی طرف دراتحالیکہ وہ لڑتے تھے دامس سے اور اُمید کی تھی اُنہین بسبب اسکے کہ اُنکو تنہا دیکھا تھا اور
اُنکے پیچھے اور کسی کو نہین دیکھا پس درپے طلب اُنکے ہوے پس دامس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھے پھرتے تھے اُنکے اور مار ڈالتے تھے ایکمرد کو بعد
ایکمرد کے پس جب دیکھا قوم نے اُنکی شدت اور جوانمردی اور سختی کو چاہا اُنھون نے کہ سبقت کرجاوین وہ دامس پر بجانب بلند زمین کے تاکہ
دراوین اُنپر اُنکے پیچھے سے پس جب دیکھا دامس نے اُنکی طرف کہ نزدیک ہوے ہین وہ اُن لکڑیو نسے جنپر شلوارین اور کپڑے تھے ڈرے
اس امر کو کہ دیکھیگی قوم اُنکی طرف پس اُمید کرینگے اُنہین اور واقف ہوجاوینگے دامس کے مکر و فریب پر پس پھرے ساتھ کوشش کے اُنکے سامنے
تاکہ سبقت لیجاوین اُنپر پس کوشش کی تا اینکہ سبقت لیگئے اور ہوگئے آگے اُنکے پھر آئے وہ لکڑیونکی طرف دراتحالیکہ کلام کرتے تھے اُنسے گویا
کہ وہ کلام کرتے تھے لوگونسے اور وہ کہتے تھے ای آل طریف ای آل کندہ آگئی ہے تمپر اہی قوم قصد کیا ہے تمھارا لوگون نے پس حملہ کرو تم اُنپر پس جب حملہ
تو نے نگاہ ہونکو وقت آواز دینے دامس کے اونچی زمین کیطرف پس دیکھا اُن لکڑیونکو جنپر کپڑے تھے اور نہین شک کی اُنھون نے اس امر
مین کہ وہ مرد ہین پس شکست اُٹھائی اُنھون نے دراتحالیکہ پھر نیوالے تھے بجانب رہائے پس پکارتے تھے دامس کہ ای قوم قسم دیتا ہون مین
ہر مرد کو تمسے اس امر کی کہ نہ جدا ہووے اپنی جگہ سے اور نہ اُٹھے اپنے مقام سے پس مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے مشقت قوم کو پس پھر
قوم پھرہ اپنی پشتونکی طرف دوڑتی تھی کسی نے اپنے پیچھے سوار کرلیا تھا اپنی زوجہ کو اور کسی نے اپنے بیٹے کو اور کسی نے لیلیا تھا اُسقدر اسباب
اپنے گھر کا جسپر وہ قادر ہوسکا اور پھرے ابو الہول بجانب گروہ کے پس نہین پایا اُنہین مگر غلامون اور لڑکون اور مردان و زنان پیر کو
پس حکم دیا دامس نے غلامونکو نزدیک جانے اور لینے اونٹونکے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور رکھا اسباب کو اونٹونکی پشت پر پھر مشکین
باندھین غلامونکی اور اُٹھالیا جو کچھ گروہ مین تھا اور روانہ ہوے بارادہ اپنی قوم کے پس جب آگئے وہ راہ پر توقف کیا اور چھوڑ دیا اُن لوگونسے اور
گذرے اور گئے مثل ہوا کے تند کے اور لیلیا شلوارون اور کپڑونکو پھر آئے لوگونمین اور روانہ ہوے یہانتک کہ پہونچے اپنی قوم کے گروہ مین پس قیام کیا

عرب نے اُنسے اور اُنکے کامونسے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دامس کا خالد بن الولید سے متوجہ ہوئے سراقہ بن مرداس الکندی کیطرف اور کہا اُسنے کہ لاؤ تم میرے پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھون مین اُنکو اور سُنون مین کلام اُنکا پس کچھ دیر نہین ہوئی تھی کہ سُراقہ لائے اُنکو پس کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے کہ تم دامس ہو اُنھون نے کہا ہان نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو پس کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے کہ مین نے عجیب و غریب تمھارے حالات سُنے ہین اور تم قسم ہے خدا کی کہ لائق اُن کامونکے ہو اسواسطے کہ تم سخت ہو لوگو نسے اور جانو تم اس امر کو کہ تم اور تمھاری قوم لڑتی تھی زمین نرم مین نہین پہچانتے تھے تم پہاڑون اور قلعون کو اور تحقیق در آئے تھے اور ڈالی تھی تمنے رات کو دشمن خدا پر بڑی سختی کو پس نرمی کرو تم اپنے نفس کے ساتھ اور احتیاط رکھو اس بطریق یوقنا سے پس کہا دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو مین نے تاخت کی ہے قوم پر اور کئی مرتبہ لیلیا ہے مین نے اُنکے مالونکو اور پہاڑ اُنکے بلند اور ڈھیلے پتھر والے ہین اور یہ پہاڑ نہین مضبوط اور باز رکھنے والا ہے اُن پہاڑونسے پس کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے کہ مین تمکو گرامی دیکھتا ہون پس آیا کہتا ہے تمھارا دل تمسے اس قلعہ کے باب مین کسی امر کو پس کہا اُنسے دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو جانو تم اس امر کو کہ جب مین آیا تمھارے یہان ساتھ گروہ کے دیکھا تھا مین نے اثنار راہ مین ایک خواب کہ دلالت کرتا ہے وہ بہتری پر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیا خواب تمنے دیکھا ہے دامس نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ گویا مین چلنے والا ہون بیچ نشان قدم کے زمین پر در آنحالیکہ مین کوشش کرنیوالا ہون بطلب اپنی قوم کے اور گویا مین جدا ہو گیا ہون اُنسے اور سبقت کر گئے ہین وہ مجھپر بجانب ایک تاخت کے جسکا ارادہ کیا ہے اُنھون نے ایک قوم پر پس اُس حال مین کہ مین کوشش کرتا تھا اپنے چلنے مین پہونچ گیا مین اُنکے پاس پایا مین نے قوم کو ٹھہرے ہوئے اور وہ متحیر ہین نہ آگے بڑھتے ہین نہ پیچھے پھرتے ہین پس پکارا مین نے اُنکو کہ اے قوم تمھارا کیا حال ہے اور کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو چلنے سے پس کہا اُنھون نے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سامنے آگیا ہے ہمارے آخر اس راہ مین کہ نہین ہے ہمارے واسطے اُسمین کوئی جگہ گذرنے اور نکلنے کی پس کہا مین نے کہ رہو تم اپنی روش پر کیا نہین دیکھتے ہو تم اس شگاف کو اس پہاڑ مین پس کہا اُنھون نے افسوس ہے کہ نہین راہ ہے اُس مین پس کہا مین نے کہ یہ کیونکر ہے اُنھون نے کہا کہ اُس مین ایک بڑا اژدھا ہے اسواسطے کہ آگ نکلتی ہے اُس کی سانس اور دم لینے سے اور کوئی راہ ہمارے واسطے اس پر نہین پس کہا مین نے اُن سے کہ اے قوم تلاش کرو تم کسی راہ کو اُس کی پشت کے پیچھے سے پس کہا اُنھون نے کہ ہم نہین قدرت رکھتے ہین اس امر کی بسبب بڑائی اُس کے ڈیل کے پس چھوڑا مین نے اُنکو اور تلاش کیا مین نے اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نہ پایا مین نے مگر ایک جگہ دشوار گذار اور تنگ کہ پس در آیا مین اُس مین پس نہین مالک ہوا مین اُس کا مگر بعد مشقت کے پس برابر مین نرمی کرتا تھا اپنے کام مین تا اینکہ آیا مین بجانب اژدہے کے اُسکے پیچھے سے پس مار ڈالا مین نے اُس کو پس قریب ہوئی مجھسے قوم میری اور تبعیت کی اُنھون نے میرے نشان قدم کی پس نہین پہونچے مجھ تک مگر بعد کوشش اور مشقت کے پس جب پہونچے وہ میرے پاس اور دیکھا اُنھون نے اژدہے کو مرا ہوا پس چڑھے وہ سب پہاڑ پر اور وہ بیدار تھے اپنے دشمن سے پھر بیدار ہوا مین در آنحالیکہ مین خوش تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا

تمنا اور بہتر ہوگا ای دامس اگر چاہا اللہ تعالی نے اور تعبیر تمہارے خواب کی خوشی ہی واسطے مسلمانون کے اور زیان کاری ہی واسطے
ہمارے دشمنون کے پس کہا دامس نے کہ ای سردار یہ کیونکر ہی پھر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوے اور پکار کے کہا اپنی
بلند آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصرہ لیجیا نا با لظفر آگاہ ہو کہ جو شخص دور ہی پس نزدیک آوے وہ تاکہ سُنے وہ اور جو شخص مجھ سے
نزدیک ہی پس سُنے وہ اسواسطے کہ بیچ بیان خواب دامس کے عبرت ہی اُسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہی اُسکو جو نصیحت قبول
کرے پس آئے مسلمان دوڑے ہوے اُنکی طرف بحالت خوشی کے اور سُننے والے تھے اُنکے کلام کے پس جب یکجا ہوے
مسلمان آگے اُنکے پس اُٹھ کھڑے ہوے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حمد اور تعریف کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے تحقیق اللہ پاک اور برتر نے کہ اُسی کیواسطے خاص تعریف ہی
وعدہ فرمایا ہی ہم سے اپنی کتاب مین غلبہ کا ہمارے دشمنون پر اور فتحیابی کا ہمارے مطلب پر اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالے
اپنے وعدہ کو اپنے انبیائے سے خلاف نہین کرتا ہی اور مین نے یہ نذر کی ہی کہ اگر فتح کریگا اللہ تعالی اس قلعہ کو میرے ہاتھ پر تو نیکی
اور احسان کرونگا مین لوگون کے ساتھ جسقدر کہ استطاعت ہوگی مجکو اور اب گذرا ہی میرے دل مین اور در آیا ہی یہ امر
کہ تحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ اور اُنپر جو اُسمین ہی اگر چاہا اللہ تعالے نے اور سبب قوت اللہ برتر اور بزرگ کے سبب سے
ہی راہ بتائی ہی مجکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اپنے ہاتھ سے گٹا ہاتھ دامس کا اور کہا
اُنسے رحمت کرے اللہ تعالی تمپر بیان کرو اپنے بھائیون سے جو دیکھا ہی تمنے خواب مین پس اُٹھ کھڑے ہوے دامس ابو الھول
اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ مین نے یہ باتین دیکھی ہین اور بیان کیا اُنسے تمام خواب اول سے آخر تک پس جب فارغ ہوے
وہ خواب کے بیان سے متوجہ ہوے مسلمان ابو عبیدہ بن الجراح رض کی طرف اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار تحقیق سُنا ہی ہمنے قول اس کا
پس تعبیر اُسکی کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رض نے کہا کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ وہ پہاڑ جسکا اُنھون نے ذکر کیا ہی کہ دیکھا
اُسکو بلند اور دشوار گذار وہ بیشک دین اور سُنت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور وہ اژدہا جسکو دیکھا اُنھون نے اور گمان
فرمائے وہ اُسپر پس کوئی امر ہی کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اُسکے ہونیکو اُنکے دونون ہاتھون پر کہ خوش ہونگے مسلمان اُسکے سبب سے
راوی نے بیان کیا ہی کہ خوش ہوے لوگ ساتھ تعبیر دینے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے پھر کہا اُنھون نے کہ ای سردار پس تم کس چیز کا
حکم دیتے ہو اُنھون نے کہا کہ مین حکم دیتا ہون تمکو اللہ غالب اور بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین پھر اُٹھانے
سختی کا واسطے دشمنان خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے از روے رغبت اور صبر کے جاؤ تم اپنے اپنے مکانون کی
طرف نگاہ رکھے تمکو اللہ تعالی اور درست کرو تم اپنے سامان اور ہتھیار لڑائی کو کہ مین روانہ کرونگا تمکو کل صبح کو بجانب تمہارے
دشمنون کے مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے کوئی اور رائے سواے اس تجویز کے اسواسطے کہ مین نہین چھوڑتا ہون کوشش کرنیکو
بھلائی سے اور مشورہ کرنے مین اُن لوگون سے جنپر اعتماد رکھتا ہون اپنے گروہ سے پس کہا مسلمانون نے کہ توفیق بہتری کی دیوے
اللہ تعالی تمہاری رائے کو ای سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمہارے دشمنون پر وہ سُننے والا دعا کا ہی پھر متفرق ہوے وہ سب لوٹ گئے اپنی قیامگاہونکی طرف

ور مصروف ہوئے اپنے کام مین پس کوئی تیز کرتا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زرہ کی
اور تیمار داری کرتا تھا اپنے گھوڑے کی اور باقی دن اور رات بھر برابر اسی کام مین وہ لوگ مصروف تھے پس جب صبح کی اُنھون نے بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دامس کو اور کہا اُس سے کہ ای بندۂ خدا کوشش کرنیوالے اس قلعہ کے باب مین تمھاری کیا رائے ہے اور کون حیلہ اور
فریب تمھارے نزدیک بکار آمد ہے پس کہا دامس نے کہ یہ قلعہ ایسا بلند اور استوار ہے کہ عاجز کرتا ہے گروہونکو اور باز رکھتا ہے آنیوالے اور طلب کرنیوالے کو
نہ فائدہ کریگا اُسکے لوگونمین محاصرہ کرنا اُسکا اور نہ تنگی مین پڑینگے سینے اُنکے لڑائی سے سوائے اُسکے کہ مین نے ایک حیلہ اور فریب تجویز کیا ہے جسکو
مین کرونگا اور مین اُمید اُسکے پورے ہونیکی اُنپر رکھتا ہون پس ہوگی اُس حیلہ مین ہلاکی اُنکی اور ہلاکت مین آجاوینگے اللہ کے حکم سے زمین
اور گھر اُنکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای دامس وہ کیا حیلہ اور فریب ہے پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو
تم جانتے ہو اس امر کو کہ بھید اور پوشیدہ بات کے مشہور اور رائگان کرنے مین برائی ہے اور جو شخص چھپاتا ہے اپنے بھید کو ہوتی ہے بہتری
اور نکوئی اُسکے ہاتھ مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا چیز ہے جسپر تمکو اپنے کام مین اعتماد ہوگا
دامس نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ چلو تم مع اپنے لشکر اور سب ساتھیون کے اور اُترو تم سامنے قلعہ کے تاکہ ظاہر ہو اُنپر تمھاری طرف سے
ہیبت اور خواہش لڑائی کی اور مین اُس حیلہ اور مکر کو کرونگا اور مین اُمید اُسکے پورے کرنیکی اللہ غالب اور بزرگ سے رکھتا ہون اگر چاہا
اللہ تعالی نے اور نہین ہوتی ہے قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے اور حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی
کو کہ پکار دیوے وہ لشکر مین حکم کوچ کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور اُترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اللہ اکبر کہا اُنھون نے اور ظاہر کیا اپنے
ہتھیارونکو اور ڈرایا دشمن خدا کو پس بلند ہوئی اُنپر ایک جماعت روم کی اور دیکھا اُنھون نے مسلمانون کی جماعت کو پس خوفناک کیا
اُنکو اس امر نے اور ڈالدیا اللہ تعالی نے دہشت کو اُنکے دلونمین یہانتک کہ گھبرائے اور مضطر ہوے وہ اپنے قلعہ مین اور گئے بعض
اُنمین کے بعض کے پاس اور مشورہ کرتے تھے آپسمین بعض قوم نے کہا کہ ہم اُنسے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم بیٹھ رہینگے اپنے قلعہ مین
اسواسطے کہ وہ لوگ نہ قدرت پاوینگے ہمپر پس متفق ہوئی رائے اُنکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھ گئے وہ برجون پر اور مارتے تھے
مسلمانونپر پتھر اور تیر اُنکو اور ایکدن اور رات اسیطرح لڑتے رہے پھر چھوڑ دیا لڑائی کو اور اقامت کی مسلمانون نے سامنے قلعہ کے
سینتالیس دن اور رہا ہمیشہ دامس ابو الہول سب مکر اور فریب اُنکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ برائی اُنکو نہ پہونچائی پس بعد سینتالیس دن کے
آئے دامس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اُنسے کہ ای سردار مین نے کوشش اور فکر کی ہر تدبیر اور فریب کرنے مین دشمنان
خدا پر پس نہین پائی مین نے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر مین سوچا ہون اور اُمید رکھتا ہون بسبب اُسکے اللہ کے فتحیابی اور غلبہ کی
اپنے دشمنونپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تمنے کیا تجویز کیا ہے دامس نے کہا کہ ساتھ کرو تم میرے اپنے رؤسائے قوم سے تیس
مردونکو اور حکم دو اُنکو میری اطاعت اور چھوڑ دینے میرے خلاف اور اعتراض کرنیکا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری رائے پر
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قریب ہے تو ایسا ہی کرونگا پس ساتھ کیا اُنکے تیس مردونکو سواران مسلمین سے تاکہ جب حاضر ہوئے وہ لوگ جمع
ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُنسے کہ اگر گروہ منافقین نے سردار مقرر کیا دامس کو تمپر اور حکم دیتا ہون مین تمکو اُنکی اطاعت کرنے اور منظور کرنیکا اُنکے

ذکر حیلہ و فریب دامس ابو الہول کا اور فتح قلعہ [illegible] کا

حلم کا اور جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ مین نے اسوجہ سے اُنکو تمپر سردار نہین کیا ہی کہ وہ بہتر ہین تمسے حسب و نسب مین ورنہ وہ بڑے
صبر کار اور سخت اُٹھانیوالے اور خصومت کرنیوالے ہین اور کوئی شخص تم مین کا اپنے دل مین یہ بات نہ کہے کہ مین تمپر سردار کیا تمپر ایک غلام کو اندوے
ناچیز جاننے کے اور مین بقسم خدا کہتا ہون کہ اگر کاروبار اس لشکر کا میرے ذمہ نہوتا تو مین سبکے پہلے اُنکے ساتھ تمھاری جماعت مین جاتا اور
مین اللہ تعالیٰ سے اُمید اس امر کی رکھتا ہون کہ فتح کرے وہ تمھارے ہاتھونپر پس متوجہ ہوے وہ سب ابو عبیدہؓ بن الجراح کی طرف اور
کہا انھون نے نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو ہم لوگ کچھ شک اور شبہہ نہین رکھتے ہین تمھاری نسبت اپنی تعظیم کرنے اور پہچاننے مرتبونکے
تمھارا کلام پہلے ہی ہمارے دلونمین اثر کر گیا تھا اور اب ہم تمھارے مطیع اور تمھارے سامنے ہین اگر سردار کرو تم کسی گبر بے ختنہ بریدہ کو تو ہم تمھاری
رائے اور تجویز سے باہر نہین ہونگے جبکہ جان لیا ہمنے کہ تم نہین چاہتے ہو مگر خیر خواہی دین اور نگہبانی مسلمانونکی اور ہم مطیع حکم مین اللہ کے
پھر تمھارے اور اُس شخص کے جسکو تم سردار مقرر کرو ہمپر کسی طرحکے لوگونسے وہ ہون پس خوش ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح اُنکی گفتگو سے اور اعتماد کیا
اُنکے کلام پر اور دعا جزاے خیر کی دی اُنکو اور شکریہ بیان کیا اُنکا اور کہا اُنسے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ میرا دل مجھسے یہ کہتا ہی
کہ اللہ تعالیٰ فتح کردیگا اس قلعہ کو اس شخص کے ہاتھ پر اسواسطے کہ یہ شخص بار یک بین اور بڑا ابھرا ہی پس روانہ ہو تم اسکے ساتھ اور بھروسا
اور اعتماد کرو تم اللہ تعالیٰ پر اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سردار مقرر فرمایا تھا اپنے غلام کو
اوپر سارے عرب مسلمین اور اشراف لوگون پر اُنکے قبیلہ سے پھر متوجہ ہوئے ابو عبیدہؓ بن الجراح داس کی طرف اور کہا اُن سے
کہ اے داس ابو الہول اب تم کس امر کو دوست رکھتے ہو پس کہا داس نے کہ اسیوقت کوچ کر جاؤ تم مع اپنے لشکر کے اور ہو جاؤ ہم سے
ایک فرسخ کے فاصلے پر پس اُترو تم مع اپنے ساتھیونکے وہان اور حکم دو اپنے ہمراہیون کو کم چلنے پھرنے اور چھپے رہنے کا جہانتک
اُنسے ہو سکے اور مقرر رہین تمھاری طرف سے ایسے دو مرد جنکی عادت نیک ہو اور ہوں نے خیر خواہ مسلمانونپر اعتماد رکھتے ہو در انحالیکہ تلاش
کرتے رہین وہ ہمارے حالات اور نشانون کو بدون اسکے کہ کوئی اُنسے آگاہ ہووے اور ہون دونون بدون ہتھیار کے مگر خنجر اُنکے پاس
ہون پس جسوقت دیکھین وہ دونون ہمارے غلبہ کو ہمارے دشمنونپر تو مین اُنسے یہ چاہتا ہون کہ جاملین وہ تم مین اور خوشخبری
پہونچاوین تمکو تاکہ آملو تم ہم مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور رہین وہ شخص جدا جدا اور نہ ٹھہرین وہ ایک جگہ مین کہ یہی بات اُنکے واسطے
موجب بہتری اور سلامتی کی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اعانت طلب کیا گیا ہی ہر حال مین پھر داس متوجہ ہوے اُن لوگون کی طرف
جو اُنکے ساتھ تھے اور جنپر وہ سردار تھے پس کہا اُنسے چلو تم میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر تاکہ چھپ رہین ہم بعض جگہ اس پہاڑ
مین جبتک کہ لوگ پھیلنے والے ہون واسطے کوچ کے اور سامنے ہون اور دیکھین رومی اُنکے کوچ کرنیکو اسواسطے کہ نہو سکیگا ہم سے
تلاش کرنا کسی جگہ پوشیدہ ہونیکا جسوقت کہ بلند ہونگے اور دیکھینگے رومی اپنے قلعہ سے اور ہر شخص کے پاس سواے تلوار اور ڈھال کے
تیر اور کمان ساتھ نہو پس ایسا ہی کیا لوگون نے پس جب پورے اور مسلح ہو گئے وہ داس کے سامنے اُٹھ کھڑے ہوے داس اور پہنا
اپنی زرہ کو اور لٹکایا اپنے خنجر کو کپڑونکے نیچے اور لیلیا اپنے توشہ دان کو اور چلے اُنکو ساتھ لیکر تا اینکہ جب چھوڑا اُنھون نے لشکر کو چھپاتے تھے
اپنے تئین اور چلتے تھے یہانتک کہ آئے وہ ایک غار کے بیچ مین پس حکم کیا اُنکو داخل ہونیکا غار مین پس داخل ہوے وہ لوگ اور بیٹھے داس اُسکے دروازہ

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کوچ کا دیا لوگونکو بعد اسکے کہ آراستہ کیا لوگونکو جیسا کہ
کیا اُنسے داس نے اور کوچ کیا مسلمانون نے اور بلند ہوا اُنسے ایک بڑا شور اور غل ڈرانیوالا پس بلند ہوے اُنپر اہل قلعہ اور دیکھا آپکو کوچ کر
ہوے پس خوش ہوے وہ اس حال سے اور اپنی زبان مین بات چیت کی آپسمین اور بہت خوش ہوے اور کہا اُنھون نے کہ عرب نے کوچ کر گئے اور شو
غل کیا مسلمانون نے ہر سمت اور ہر جگہ سے کوچ کرنے مین تا اینکہ نہین باقی رہا مسلمانون سے کوئی شخص اور روانہ ہوے حضرت
ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے ساتھیونکے یہانتک کہ پوشیدہ اور دور ہوگئے وہ حلب سے اور بہت خوش ہوے رومی اس معاملے سے اور آ
وہ اپنے بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار کھولدے تو ہمارے واسطے دروازے کو تاکہ نکلین ہم بجانب عرب کے جنھون نے کوچ
کیا ہی پس شاید کہ ہم مار ڈالین اور گرفتار کرلیوین بعض کو اُنمین سے پس منع کیا اور باز رکھا بطریق نے اُنکو اس ارادے سے اور اسی حال مین
وہ باقی دن تک تا اینکہ ہوا وقت نماز عشا کا کہ اُسی وقت متوجہ ہوے داس اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ کون شخص جائیگا بجانب قلعہ کے
شاید کہ وہ لائے ہمارے واسطے کوئی خبر قلعہ کی یا قدرت پاوے کسی مرد کے گرفتار کرلینے پر پس لادے اُسکو ہمارے پاس تاکہ دریافت کریں
اُس سے کسی خبر کو پس نہین جواب دیا داس کو کسی نے قوم سے پھر دوبارہ کہا اُسی کلام کو داس نے پس نہین جواب دیا کسی نے اُنکو پس کہا
داس نے اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ نہین ہی جماعت مین کوئی شخص مگر یہ کہ وہ بخیل ہی اپنی جان پر اور برا جانتا ہی موت کو اور مین تمہارے
عوض مین ہون پس دیکھتا ہون مین کہ تم لوگ کس حال پر ہوتے ہو پھر چھوڑا اُنکو داس نے اور روانہ ہوے پس غائب رہے ایک ساعت
اُسیوقت آئے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا پس کہا داس نے مسلمانون سے کہ ای جوانمردو تم لو اُسکو اور سوال کرو اُس سے پس کلام کیا
مسلمانون نے اُس سے پس وہ باتین کرتا تھا مسلمانون سے اور مسلمان نہین سمجھتے تھے پس کہا داس نے مسلمانون سے کہ رہو تم اپنی روش
نرم پر پھر غائب ہوے داس یہانتک کہ لائے وہ دوسرے گبر کو پس وہ بھی مثل اپنے ساتھی کے کلام کرتا تھا اور مسلمان نہین جانتے
تھے کہ وہ کیا کہتا ہی پس کہا داس نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پھر غائب رہے وہ تھوڑی دیر تک اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ چار
گبر اور تھے پس سوال کیا اُنسے مسلمانون نے پس نہین سمجھے کہ وہ کیا کہتے ہین پس چھوڑا داس نے اُنکو اور تین گبر اور لائے پس نہین تھا
اُنمین کوئی شخص جو سمجھے لغت عرب کو پس کہا داس نے کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر کیا وحشی ہی لغت اُنکی اور زیادہ ہو تو تمام ہین گبرون کی
پس چھوڑا داس نے اُنکو اور روانہ ہوے پس غائب رہے وہ تا اینکہ آدھی رات گذر گئی اور وہ واپس نہ آئے پس سخت بیقرار ہوے اُنکے ساتھی
اُنپر اور رنج کیا اُنھون نے داس کے غائب ہونے پر اور کہا بعضون نے بعض سے کہ ہم گمان کرتے ہین کہ داس سے لوگ آگاہ ہوگئے پس
مار ڈالے گئے داس یا گرفتار ہوگئے اور نہین جاری ہوا یہ معاملہ بیچ مشقت کے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانیکا بجانب اپنے لشکر کے پس وہ
مایوسی کی حالت مین تھے کہ اُسیوقت آئے اُنکے پاس داس اور وہ کھینچے ہوے لیے آتے تھے ایک مرد کو رومی سے پس اُٹھکر دوڑے مسلمان اُنکی طرف
اور بوسہ لیا اُنکا اور پوچھا اُنسے سبب دیر کرنیکا اور کہا اُنھون نے کہ ای داس بتحقیق بڑی باتین کہین ہمارے دلون نے ہمسے تمہارے باب مین
اور سخت گذرا ہمپر دیر کرنا تمھارا پس کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو ہمسے پس کہا داس نے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ مین جسوقت جدا ہوا
تمسے اور روانہ ہوا مین یہانتک کہ نزدیک گیا مین شہر پناہ قوم سے اور ٹھہر گیا مین پس لوگ نکلتے اور گذرتے تھے اور تتلاپن کرتے تھے اپنی لغت

ذکر [illegible] داس کا [illegible] گرفتار [illegible] قلعہ حلب ۱۲

ہین اور مین نہین تعرض کرتا تھا قوم سے یہ سبب سو اسواسطے تھا کہ مین درپے طلب اُس شخص کے تھا جو زبان عرب مین کلام کرتا ہو پس نہین دیکھا مین نے کسی کو
مین اُنکا ناامید ہوا اور قصد کیا مین نے پھر آنیکا کہ اُسیوقت سُنا مین نے ایک آواز سخت کو جو واقع ہوئی تھی شہرپناہ کے اوپر سے پس دوڑا مین اُسکی طرف
کہ دیکھون مین کہ وہ کیا ہی پس اُسیوقت مین اُس مرد کے پاس تھا اور تحقیق کہ گرادیا تھا اُسنے اپنے تئین اُس قلعہ سے نیچے شہرپناہ کے پس گرفتار
کیا مین نے اور لایا مین تمھارے پاس اُسکو پس دیکھو تم کہ وہ کون ہی پس نزدیک ہوے مسلمان اُس سے اور کلام کیا پس نہین کلام کیا
اُسنے مگر اپنی لغت مین اور دیکھا اُسکو تو پیر اُسکا اُکھڑ گیا تھا اور اُسکی پیشانی پر ورم آگیا تھا پس کہا مسلمانون سے وامس نے کہ اُس
شخص کیواسطے کوئی امر ہی اور تم مین کوئی ایسا نہین ہی جو اُسکے کلام کو سمجھے پس رہو تم اپنی روش نرم پر کہ مین لاؤنگا تمھارے لیے اُس
شخص کو جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو اور جلد روانہ ہوے وامس اُنکے پاس سے اور تھوڑی دیر مین پھر آئے اور اُنکے ساتھ ایک مرد تھا
کہ چھوڑ دیا تھا وامس نے اپنے عمامہ کو اُسکی گردن مین اور اُسکو کھینچتے تھے تا اینکہ لائے اُسکو سامنے اپنے ساتھیونکے پس کہا مسلمانون
نے اُس سے کہ تو شہر کا رہنے والا ہی یا قلعہ کا اُسنے کہا کہ مین اہل قلعہ سے ہون پس کہا وامس نے اُس سے کہ تو رومی ہی اُسنے کہا نہین
بلکہ مین عرب تنصرہ سے ہون پس کہا اُس سے کہ ای شخص ہوسکتا ہی تجھسے کہ آگاہ کرے تو ہمکو کسی پوشیدہ راہ اس قلعہ سے اور
ہم چھوڑ دیوین تیرے واسطے راہ کو اور نہ پیش آوے تیرے ساتھ کوئی شخص ہم مین کا ساتھ برائی کے اُسنے کہا کہ مین اس قلعہ کی
کوئی پوشیدہ راہ نہین جانتا ہون اور اگر جانتا مین تو نہ سماتی میرے دین مین یہ بات کہ راہ بتادیتا مین تمکو ایسا نہوگا قسم ہی میرے پیشوا
مسیح کی پس خشمگین ہوے وامس اُس سے اور اُسکے کلام سے اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُن قیدیون سے کہ آیا ہی کوئی شخص اُنمین
شہر کے لوگون سے اسواسطے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین صلح ہی پس سوال کیا اُس شخص نے زبان رومی مین پھر کہا اُسنے وامس سے
اُن قیدیون مین شہر کا کوئی نہین ہی بلکہ وہ قلعہ کے لوگ مین اور مین اُنکو پہچانتا ہون وامس نے کہا کہ تو سوال کو دریافت کر ہمارے واسطے
اس مرد سے کہ کسو جہ سے اُسنے اپنے تئین اس شہرپناہ کے اوپر سے گرادیا تھا اور کیا چیز باعث اس امر کی ہوئی پس سوال کیا اُس سے اور
متوجہ ہوا وہ وامس کیطرف اور کہا کہ وہ بیان کرتا ہی کہ ملک یوقنا خشمگین ہوا تھا شہر والون پر بسبب اُنکے صلح کرنیکے تمسے اور دھمکایا تھا پس جب
بھاگ گیا بطریق یوقنا قلعہ کے اوپر سے پس جمع کیا اُسنے ہمارے رئیسونکو اور چڑھایا اُسنے ہمکو قلعہ کی طرف اور طلب کیا اُسنے اُسقدر سال کو جسکی
قدرت ہم نہین رکھتے تھے پس جب دیکھا مین نے اُس امر کو جو نازل ہوا تھا مجھپر بھاگا مین اور گرادیا مین نے اپنے تئین قلعہ سے بطلب
سود کار اور نجات پانیکے قلعہ اور سختی سے پس نہین خبردار رہا مین مگر اسوقت کہ تم قابض ہوگئے مجھپر اور مین اہل شہر سے ہون پس اگر تم
لوگ عرب ہو تو مین تمھاری ذمہ داری اور امان مین ہون پس نہ پھرو اور نہ بیوفائی کرو تم اور اگر سواے مسلمانون کے اور لوگ ہو
پس لوگو مجھسے جسقدر تمکو منظور ہو مین عوض دیکر چھڑا لونگا اپنی جان کو تمسے پس کہا وامس نے اُس عرب تنصرہ سے کہ کہدے تو اس
شخص سے کہ ہم اہل عرب سے ہین اور تیرے واسطے کوئی سختی اور ڈر نہین ہی اور ہمسے تجھکو کوئی برائی نہین پہونچیگی اور ارادہ کیا وامس نے
اس امر کا کہ دکھادین وہ اُس شہر والے کو وہ چیز جو کرینگے اُسکے دشمنون کے ساتھ پس نکالا اسد می اور تنصرہ کو اور مارین گردنین اُنکی
اور نہین چھوڑا سواے اُس شہری کے پھر رہا کردیا اُسکو اور متوجہ ہوے وامس اپنے توشہ دان کیطرف اور نکالی اُسمین سے ایک کھال بکری کی

پس ڈالدیا اُسکو اپنے بدن پر اور نکالا توشہ دان سے ایک خشک روٹی کو اور کہا اپنے ساتھیوں سے بسم اللہ کرو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ
سے اور بھروسا کرو اُسپر اور چھپاؤ اپنے کام کو اور آگے کرو تم نیکیون کو اپنے کامون مین اسواسطے کہ مین ارادہ اور میل کرنیوالا ہون اس قلعہ کی
فتح پر اس رات مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا لوگون نے کہ ای داس چلو تم ہمکو ساتھ لیکر اور نہین ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر
اور بزرگ کے پھر اُٹھ کھڑی ہوئی قوم درانحالیکہ وہ جلدی کرنیوالے تھے اور داس اُنکے آگے تھے اور بھیجا دو شخصون کو اپنے ساتھیون سے
کہ آگاہ کرین وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اُنکے حال سے اور کہین اُن سے کہ بھیجو تم ہمارے واسطے لشکر کو وقت نکلنے
آفتاب کے پس روانہ ہوے وہ دونون شخص اور چلے داس مع اپنے ساتھیون کے درانحالیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو بیچ
تاریکی رات کے اور داس اُنکے آگے تھے اور تجسس کرتے تھے اُنکے واسطے اخبار کو اور چلتے تھے چارون ہاتھ پیر کے بھل اور کھال
بکری کی پشت پر تھی پس جب کوئی چاپ اور آہٹ پاتے تھے توڑتے تھے روٹی کو جیسے کُتا ہڈی کو توڑتا ہی اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے کبھی چھپ جاتے
تھے اور کبھی چلتے تھے اور کبھی چھپتے تھے پتھرون کی آڑ مین پس برابر وہ لوگ اسی طرح سے چلتے تھے تا اینکہ نزدیک ہوے وہ قلعہ سے پس سُنی
اُنھون نے آواز نگہبانون اور لوگونکی قلعہ کے اوپر سے اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس داس مع اپنے ساتھیونکے گرد قلعہ کے گھومتے تھے
تا اینکہ آئے وہ بعض برجون کیطرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ مین کوئی برج اُس برج سے چھوٹا نہ تھا پس کہا داس نے
مسلمانون سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور نہین ہو سکتا ہی کوئی حیلہ اور فریب اس قلعہ مین بسبب شدت نگہبانی اور بیداری
رومیونکے پس کس کام کرنیکی اجازت دیتے ہو تم مجھکو اور کیا تدبیر تمہارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جانیکی ہی تاکہ پہونچ جاوین ہم قلعہ کے بیچ مین پس کہا اُنھون
نے کہ ای داس ہمارے سردار نے حاکم مقرر کیا ہی تمکو ہمپر اور تم بڑے مضبوط ہو دل کے اور ہم تمہارے تابع حکم تمہارے سامنے ہین پس جس امر مین
تم بہتری مسلمانونکی دیکھوگے پس نہ پھیر رہینگے ہم اُس سے اور قسم ہی خدا کی کہ مارا جانا ہمارا آسان تر ہی ہمپر پلٹ جانے بلا فائدہ سے پس تمہارا کام
حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا ہی اور اطاعت کرنا ہی پس نہین ہی ہم مین کوئی ایسا کہ پھیر رہیگا وہ اور نہ مرینگے ہم مگر نیچے سایہ تلوار ونکے اللہ کی
طاعت اور اپنے مسلمان بھائیونکی رضامندی مین پس کہا داس نے کہ شکور کرے اللہ تعالیٰ تمہارے کامونکو اور رد دیوے وہ تمکو تمہارے
دشمنون پر پس جب خواہش اور آرزو تمہاری یہ ہی پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم پکڑو اُس کام کو داس نے بیان کیا ہی کہ ہم سب اہل عیسائی
آدمی تھے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور ملگئے اُس سے رات مین کہا داس نے آیا ہی کوئی تم مین ایسا جو قدرت رکھتا ہو چڑھ جانیکی
اس قلعہ پر پس کہا اُنھون نے کہ ای ابو الہول کیونکر ہم اسپر چڑھ سکتے ہین اور کس چیز کیواسطے سے اسکی بلندی پر پہونچینگے پس کہا داس نے
ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر پھر اختیار کیا اور لیا داس نے اُنمین سے سات شخصونکو جو مثل شیرون جست کرنیوالے تھے کہ تحقیق مشقت
اختیار کی اُنھون نے اُٹھا لینے ایکمرد کی اپنے شانون پر بسبب سخت اور بڑے ہونے اس کام کے پھر لیا داس نے ایک شخص کو اُنمین سے اپنے شانہ
اور وہ شخص بیٹھا تھا شانہ پر اور حکم کیا اُسکو اس امر کا کہ پکڑ لیوے وہ دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور ڈالے اپنے بوجھ اور قوت کو داس پر پس حکم کیا
شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر اور بیٹھ جاوے مثل بیٹھنے پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ وہ بھی ایسا ہی کرے پس
برابر بیٹھتا گیا ہر شخص اپنے ساتھی کے شانہ پر یہانتک کہ جب جانا داس نے اس امر کو کہ ساتون آدمی ایک دوسرے شانونپر بیٹھ چکے ہین حکم کیا

فـ: مکر اور حیلہ اور فریب کر کے داس کا واسطے داخل ہونے قلعہ کے ۱۲
فـ: قریب پہونچے داس کا اور اُسکے ساتھیون کا دیوار قلعہ سے ۱۲

اُس شخص کو جو سبکے اوپر تھا کھڑے ہو جانیکا اپنے ساتھی کے شانہ پر پھر کھڑا ہو گیا وہ شخص اور پکڑ لیا اُسنے قلعہ کی دیوار کو پس جب کھڑا ہوا پہلا
شخص کھڑا ہوا دوسرا پھر کھڑا ہوا تیسرا پھر کھڑا ہوا چوتھا پھر کھڑا ہوا پانچواں پھر کھڑا ہوا چھٹا پس اُس شخص نے اُنمین سے سہارا دیوار کا لیا تھا پھر
کھڑے ہوے واسطے سبکے پیچھے اور اُسیوقت پہونچ گیا اوپر والا شخص دیوار کے کنگرون تک اور پکڑ لیا اُسنے کنگرون کو پھر جست کی اُس
شخص نے پس وہ پھاند پڑا اندر کیطرف اور دیکھا اُس برج کے چوکیدار کو بحالت خواب کے اور بیہوش تھا وہ شراب سے پس لپیٹ لیا مرد مسلمان نے
اُسکے ہاتھ اور دونون پانون کو اور پھینکدیا اُسکو برج کے اوپر سے نیچے کو پس جب نیچے گرا وہ کاٹ ڈالا اُسکو مسلمانون نے ٹکڑے
ٹکڑے اور بٹے اُس مرد مسلمان کو دو ساتھی اُس چوکیدار کے دیکھا لیکہ وہ دونون بیہوش تھے شراب سے پس ذبح کر ڈالا مرد مسلمان
نے اُن دونون کو اپنے خنجر سے اور ڈالدیا اُنکو اپنے ساتھیونکی طرف پھر لٹکایا اُس مسلمان نے اپنے عمامہ کو اپنے ساتھی کی طرف جسکے
مونڈھونپر وہ کھڑا ہوا تھا پس پکڑ لیا اُسنے عمامہ کو اور کھینچ لیا اُس مسلمان نے اُسکو اپنی طرف پس پہونچگیا وہ دیوار کے اوپر اور یہ دونون
ایسا ہی کرتے رہے اپنے ہمراہیونکے ساتھ تا اینکہ پہونچے واسطے تک پس لٹکایا مسلمانون نے اپنے عمامونکو اور مدد کرنے اعانت کی اُنکے چڑھنے
مین تا اینکہ پہونچگئے واسطے اُنکے ساتھ دیوار پر پس کہا واسطے نے کہ دیکھو اور دریافت کرو تم گذرگاہ دیوار کو اور کوئی شخص تم مین سے حرکت
اور جنبش نکرے تا اینکہ دریافت کرون مین تمہارے لیے خبر قوم کی پھر متوجہ ہوے واسطے بلندی وسط قلعہ پر پس دیکھا اُنھون نے سرداران اور رئیسان
قوم کو ایک مجلس مین اور اُنکے سامنے پیالیان سونے اور چاندی کی تھین اور بیوقنا اُنکے بیچ مین دیباج سرخ سنہری کے فرش پر بیٹھا تھا اور وہ
موتی کا ہار پہنے اور سر بند جڑاؤ جواہرات کا باندھے تھا اور قوم کھاتی پیتی تھی اور مشک انپر چھڑکا جاتا تھا پس آئے واسطے اپنے ساتھیون کے
پاس اور کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ قوم ایک جماعت کثیر ہین لڑنے والونسے اور اگر ہم ناگہان درآوینگے انپر نہ بیدار ہونگے ہم انکے غلبہ سے
بسبب اُنکی کثرت کے ولیکن اسوقت ہم چھوڑتے ہین اُنکو کھانے پینے مین پس جب آویگا وقت صبح کا ناگہان آوینگے انپر ساتھ اپنی تلوارونکے پس اگر
فتحیاب ہونگے ہم انپر اور ذلیل و خوار کریگا اللہ تعالی اُنکو ہمارے ہاتھونپر پس یہ بات ہماری خواہش کی ہی اور اگر سواے اُسکے دوسرا
امر واقع ہوا تو ہونگے ہم نزدیک صبح کے اور بیشک اُن دو مردون نے آگاہ کیا ہوگا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو ہمارے کام سے پس
بھیجینگے وہ ہمارے واسطے لشکر اور مدد انکو پس کہا مسلمانون نے واسطے سے کہ ہم کسی بات مین تمہارے خلاف اور نافرمانی نکرینگے اور
تحقیق درآئے ہین ہم گبرونکے قلعہ مین اور نہ نجات ملیگی ہمکو قسم ہے خدا کی مگر بشدت ارادے اور ہوشیاری کے پس جب سنا واسطے نے
کلام اُنکا کہا اُسنے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پس شاید کہ مین مار ڈالون دروازیکے نگہبانونکو اور کھولدون تمہارے واسطے دروازیکو راوی نے
بیان کیا ہی کہ قلعہ مین دو دروازے تھے اور اُن دونونکے بیچ مین دہلیز بھی بند کرتے تھے نگہبان لوگ دونون دروازونکو اندر کی طرف سے اور لوگ
جہان باسامان اور ہتھیار بند تھے ہر راتکو تین آدمی باری باری نگہبانی پر رہتے تھے پس جب آئے واسطے طرف دروازیکے پایا اُسکو بند اندر کیطرف
سے پس دشوار گذرا اُنپر یہ امر پھر قصد کیا اُنھون نے بجانب ستون دروازیکے پس کھولا اور نکال لیا اُسمین سے ایک بڑے پتھر کو اور داخل ہوے
دروازیکے اندر پتھر کی جگہہ سے پس پایا اُنھون نے قوم کو سوتے ہوے پس اُسیوقت کھینچ لیا واسطے نے اپنے خنجر کو پس مارا اور حلال کر ڈالا اُنکو
پھر کھولدیا اُن دونون دروازونکو جو ایک اُنمین کا باہر کیطرف قلعہ کے اور دوسرا اُسکے اندر کیطرف تھا پس چھوڑا دونون دروازونکو بھڑے ہوے

اور واپس آئے اپنے ساتھیونکے پاس اور ہوگئی صبح پھر کہا اُنھون نے کہ اے جوانمردان عرب آگاہ ہو تم مین نے کھولدیا تمھارے واسطے دروازونکو اور مارڈالا مین نے لوگونکو جو وہان تھے پس تو تم دروازیکو اور سبقت کرو اُسکی طرف اور نگاہ رکھو اور احتیاط کرو تم اُسپر پس تحقیق یہ لوگ کاٹتے ہوے تلوارونکے اور لقمہ تمھارے خنجرون کے ہین اگر چاہا اللہ تعالی نے پس اُٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوارونکو میان سے اور نکالیا ڈھالونکو اور چھپاتے تھے وہ اپنے تئین اور اپنے کام کو پس جب پہونچے وہ سب قلعہ کے دروازے پر ٹھہرا ہر ایک تئین کا اپنی جگہ پر پس دوڑے رومی اُنکی طرف اور قصد کیا اُنکا دلیرون نے اور آئے اُنپر سردار لوگ پس چلائے رومی کہا اپنی لغت مین کہ ہائے مصیبت کیونکر ہوا یہ مکر اور فریب ہمپر اور بعض رومیون نے کہا کہ خشمناک ہوئے مسیح اور صلیب اکبر ہمپر اور بعض نے اُسکے سوا اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو اُنمین اور چلا آیا اُنکا بطریق یوقنا اور ہمراہی شہسوار اُسکے اور حملہ کیا دونون گروہ نے اور ظاہر کیا اُنھون نے معاملات عجیب کو اپنی لڑائی سے اور بلند ہوا شور اور رخنہ دار ہوگئے نیزے اور کام کیا اُسوقت تلوارون نے اور جاری ہوے خون بہنے والے اور کاٹے گئے ہاتھ اور شانے اور آئین رومیونپر مصیبتین اور بلند ہوئی آواز تکبیر مسلمانونکی ابن اوس القریشی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین لوگون سے اور خصومت کی تھی مین نے بزدلون سے پس نہین دیکھا مین نے کسی لڑے شدید اور سخت لڑنیوالیکو داس سے اور تحقیق شمار کیا تھا مین نے اُسکے بدن مین بعد جدا ہونے اپنے کے لڑائی سے تہتر زخمون کو اور تھے ہم لوگ شدت لڑائی اور بڑے رنج مین اور زخمی ہوے تھے لوگ ہمارے اور ہم قریب بہلاک پہونچ گئے تھے اور بچا آتا تھا بعض ہم مین کا بعض کو اور یقین ہوگیا تھا ہمکو اپنے سبکی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہملوگ اُسدن اٹھائیس آدمی تھے پس مارڈالے گئے ہم مین سے اوس بن عامر الجری اور ابو حامد بن سراقۃ الحمیری اور قارح بن مسیب التیمی اور زرارہ بن شداد العنوی اور ربیع بن جابر العبدری قوم بنی عبد دار سے اور ہلال بن یعرب الخثعمی اور امیہ بن قادح الداری اور اسود بن ملاعب بن مقدام بن عروۃ الحضرمی رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عویلم بن خارج سے جو داس کے ساتھ حلب کے قلعہ مین تھے روایت کی ہی کہ کہا عویلم نے کہ جب مارڈالے گئے آٹھ آدمی ہمارے ساتھیون سے اور باقی رہے ہم مین سے بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیون نے ہمپر بجماعت زیادہ چار ہزار ہتھیار بندکے تو مایوس ہوگئے تھے ہملوگ اپنی جانون سے کہ اُسیوقت پہونچے ہمارے پاس خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بجمعیت کئی ہزار سوار کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور معاملہ یہ گذرا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سوگئے تھے اور بے آرام تھے ہم لوگونپر اور درپے تلاش ہماری خبر کے تھے اور خالد بن الولید ملے تھے قریب جگہ مین ہمسے پس پہلے اُنھین سے ملاقی ہوے وہ دونون ہمراہی ہمارے جنکو داس نے خبر رسانی کو بھیجا تھا پس آگاہ کیا اُن دونون نے خالد بن الولید کو ہملوگون کے پہونچ جانے سے قلعہ پر پس متوجہ ہوے خالد بن الولید ہماری طرف بحالت جلدی کے اور پایا اُنھون نے ہمکو سخت اور شدید لڑائی مین پس جب بلند ہوا شور خالد بن الولید رض کے آنیکا شور کیا آپسمین رومیون نے اور چھوڑا اُنھون نے ہمکو اور چڑھ گئے وہ قلعہ کی دیوارونپر اور دیکھا اُنھون نے اُس لشکر کو جسمین خالد بن الولید تھے اُسنے بیان کیا ہی کہ جب سُنی ہمنے آواز تکبیر مسلمانونکی مضبوط ہوگئے دل ہمارے اور بڑھ گئی شدت ہماری دشمن کی لڑائی مین اور مارا ہمنے اُنپر ضربات رنج دہندہ اور سخت لڑائی لڑے ہم اور گرفتار کرلیا ہمنے بہت لوگونکو اُنمین سے

فائدہ ذکر واپس آنا داس ابوالہول کا اور اپنی لوگون کا ساتھیون کا حلب کے قلعہ مین ۱۲ فائدہ ذکر پہونچنے خالد کا مع فوج کے واسطے کمک داس کے قلعہ حلب مین ۱۲

پس چڑھ آئی قلعہ پر ہمارے پاس ایک جماعت کثیر مسلمانون سے پس جب دیکھا رومیون نے اس حال کو جانا اُنھون نے کہ اُنکو طاقت
مقابلے کی ہمارے ساتھ نہین ہی پس ڈالدیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے لفون لفون پھر بچایا اُنھون نے
اپنی جانون کو پس بازرہے مسلمان اُنکے قتل سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ پہونچے اُسی وقت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ساتھ جماعت
شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پس آگاہ کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح کو ایک
جماعت نے اس امر سے کہ رومی امان طلب کرتے ہین اور مسلمانون نے اُٹھالیا ہی تلوار کو اُنپر سے اور موقوف کیا ہی اُن سے
لڑائی کو بانتظار تمھارے حکم دینے کے اپنی رائے سے اُنکے مقدمہ مین ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ توفیق دییے گئے اور براہ راست پر
چلائے گئے مسلمان پھر حکم کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے واسطے حاضر لانے مردان اور زنان رومیون کے اور عرض کیا اُنپر اسلام پس پہلے
جسنے اسلام قبول کیا وہ بطریق اُنکا یوقنا رحمہ اللہ تھا اور تبعیت کی بطریق کے اسلام قبول کرنے مین ایک جماعت نے اُسکے سردار
اور رئیسان اور بطارقہ سے پس پھیر دیا اُنکو ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنکے مال اور لڑکے بالون کو پھر باقی رہے اُنمین سے
لوگ نواحی قلعہ کے اور کاشتکار لوگ پس منت اور احسان کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اُنپر اور معاف کردیا اُنکے جرائم کو اور لیلیا
اُنسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ نہ پیش آوین وہ کسی مسلمانکے ساتھ مگر ساتھ نیکی کے پھر چھوڑ دیا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اُنکے بڈھے
مردون اور بڈھی عورتون کو پس چلے گئے وہ لوگ بجانب گھاٹی پہاڑون کے اور نکالا مسلمانون نے قلعہ سے سونا اور چاندی اور
ظروف سونے اور چاندی کے اسقدر جسکا شمار نہین ہو سکتا ہی پس نکالا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنمین سے پانچوین حصہ کو واسطے بیت المال
کے اور تقسیم کردیا باقی کو مسلمانون کے لشکر پر اور ذکر کیا مسلمانون نے قصہ دامس ابوالہول ور اُنکے مکروفریب کرنیکا اور علاج کیا اُنھون نے
دامس کے زخمون کا اور اقامت کی مسلمانون نے وہان تا اینکہ اچھے ہوگئے دامس اور ساتھی لوگ اُنکے جو زخمی ہوگئے تھے پھر بلایا
ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو اپنے پاس اور مشورہ کیا اُنسے کام مین پس کہا اُنھون نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے اور
اُسی کیواسطے تعریف ہی فتح کیا اُس قلعہ کو ہمارے ہاتھونپر اور نہین باقی رہی ہمارے واسطے کوئی جگہ جہان ہم ارادہ کرین مگر انطاکیہ کہ وہ
دار السلطنت رومیونکی ہی اور کرسی اُنکی عزت ہی اور اُسمین باقی ملوک اُنکے ہمراہ ہرقل بادشاہ کے ہین پس کیا رائے نیک اندیش تم لوگونکی ہی
پس متوجہ ہوا یوقنا جو حاکم حلب تھا ابوعبیدہ بن الجراح کیطرف اور کہا اُسنے کھلی ہوئی اور صاف زبان عربی مین کہ جانو تم اے سردار اس امر کو
کہ اللہ غالب اور بزرگ نے تائید کی تمھاری اور مدد دی تمکو اور فتحیاب کیا تمکو تمھارے دشمنونپر اور یہ امر نہین ہی مگر اسوجہ سے کہ تمھارا
دین مضبوط اور راہ راست ہی اور نبی تمھارے بالضرور نبی ہین جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہی اور وہی ہین جن کی بشارت عیسی بن
مریم علیہما السلام نے دی تھی اس مین کوئی شک اور شبہہ نہین ہی اور تحقیق کہ ذکر کی ہی اللہ تعالی نے صفت اُنکی اپنی انجیل مین
عیسی علیہ السلام سے کہ وہ خاتم الانبیاء ہین اور جدا کرنیوالے حق اور باطل کے ہونگے اور وہ نبی یتیم ہونگے جنکے مان باپ مرجاینگے
اور اُنکے دادا اور چچا اُنکی کفالت کرینگے پس آیا واقع ہوا ہی یہ امر ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہا ہان وہی ہمارے نبی ہین اور تم اے یوقنا کل کے
روز لڑتے تھے اور آپڑتے تھے ہمارے لشکر پر اور کاٹتے تھے ہماری راہ کو رسد کے لوگونپر آج تم ایسی باتین کرتے ہو اور مین نے سُنا تھا کہ تم

عربی نہین جانتے پس یہ گفتگو اور زبان تمکو کہان سے حاصل ہوئی پس کہا یوقنا نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آیا تعجب کرتے ہو تم اوس امر اس حال سے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا ہان یوقنا نے کہا کہ مین شب گذشتہ کو فکر اور اندیشہ کرتا تھا تمہارے کام مین کہ کیونکر مدد اور غلبہ دیے گئے تم لوگ ہمپر حالانکہ کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف ہمارے نزدیک نتھا پس جب دل مین ڈالا مین نے تمہارے معاملہ کو تو سو گیا مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو روشن تر چاند سے پس پوچھا مین نے کیفیت اُنکی پس کہا گیا مجھسے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس گویا مین سوال کرتا ہون کہ اگر یہ نبی صادق ہین تو درخواست کرین اپنے پروردگار سے کہ آگاہ اور تعلیم کردیوے مجھکو پروردگار ساتھ زبان عربی کے پس گویا اشارہ فرماتے ہین وہ میری طرف اور درخواست کی اپنے پروردگار سے اس امر کی پس بیدار ہو گیا مین اسحال مین کہ زبان عربی مین کلام کرتا تھا پس اُٹھ کھڑا ہوا مین اور گیا مین اپنے بھائی یوحنا کے گھر کیطرف پھر کھولا مین نے خزانہ اُسکی کتابون کا پس پڑھا مین نے کتابون کو اور پایا مین نے بعض کتاب مین صفت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی اور اُنکے حالات کو جو واقع ہونگے اور اس امر کو کہ زیادہ تر دشمن اُنکے لوگون مین یہود ہونگے آیا یہ امر واقع ہوا ہی ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ سچ ہی یہ قوم بشدت اُنکی طلب اور تلاش مین ہی یہانتک کہ مدد اور غلبہ دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اُنپر اور لے لیے قلعہ اور شہر پناہ مین اُنکی اور مار ڈالا اُنکے دلیرونکو یوقنا نے کہا کہ مین نے اُنکی صفت کتاب مین یہ پائی ہی کہ اللہ تعالیٰ وصیت کریگا اُنکو اُنکے اصحاب اور تبعیت کرنیوالون کے واسطے اور اعانت کرینگے وہ یتیم اور مسکین کی آیا واقع ہوا ہی یہ امر ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا ہان حال وصیت کرنے اللہ تعالیٰ کا اُنکو واسطے اُنکے اصحاب کے یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین اور یتیم اور مسکینون کے حق مین فرمایا ہی الم یجدک یتیما فاوی ووجدک ضالا فہدی ووجدک عائلا فاغنی فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا تنہر یوقنا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی نسبت صفت ضلالت کی کیون بیان کی ہی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے رتبہ والے تھے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے معاذ اللہ یہ معنی اسکے نہین ہین بلکہ معنی یہ ہین ووجدک ضالا فی تیہ محبتنا فہدیناک الی مشاہدتنا وایضا سہل لک الوصول الی منازل الکاشفۃ ووفقک للوقوف فی مقام المشاہدۃ وایضا ووجدک ضالا فی بحار الطلب علی مراکب الطلب فاواک الی سواحل الحق وقربک الی ظل حقائق الصدق وایضا فکوت بقلبک علی عبید الاعتبار وتہت فی قیعان الاستخبار طالبا بعیون الاستتار منہیات باوقات الوصول والتلاق ولکن لیس لک منا خبر ولا معک منا اثر حتی الحیالک لوائح المرضی ولشفنا لک عن واضح القضاء اما علمت یا عبد اللہ انہ لا کنز اغنی للمومن اوفی من العلم ولا مال اربح من الحلم ولا حسب ارفع من الغضب ولا قرین ازین من العقل ولا رفیق اشر من الجہل ولا شرف اعز من التقی ولا کرم اوفر من ترک الہوی ولا عمل افضل من الفکر ولا حسنۃ اعلی من الصبر ولا سیئۃ اخزی من الکبر ولا دوا

اور جو ادا کرنے والا ظاہر ہر بلائی اور غریبہ اور یہ کوئی دولت زیادہ مناسب ۱۲

الین من الرفق ولا داء اوجع من الخوف ولا رسول عادل من الحق ولا دلیل اوضح من الصدق ولا فقر اذل من الطمع ولا غنی
اشقی من الجمع ولا حیوة اطمع من الصحة ولا معیشة اهنأ من العفة ولا عبادة احسن من الخشوع ولا زهد خیر من القنوع ولا حارس
احفظ من الصمت ولا غائب اقرب من الموت پس جب سنا یوقنا نے یہ کلام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے چمکنے لگا چہرہ انکا خوشی
سے اور کہا کہ ایسا ہی پڑھا تھا مین نے شب گذشتہ کو اپنے بھائی یوحنا کی کتاب مین اور یوحنا نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی کہ پایا مین نے اس مضمونکو
توریت کے حاشیہ مین اور اب مضبوطی پکڑ لی تمھارے دین نے میرے دلمین اور جان لیا مین نے کہ یہی دین حق ہی اور قریب تر لڑونگا
مین تمھارے دشمنون سے اور دور کرونگا مین اپنی خطاہاے گذشتہ کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یوقنا سے کہ ای عبد اللہ مشورہ
دو اور راہ بتاؤ تم ہمکو اس امر کی کہ کسطرف کا ہم قصد کرین پس کہا یوقنا نے کہ جاؤ تم ای سردار اس امر کو کہ قلعہ اعزاز کا مضبوط ہی اور قوت
دیا گیا ہی ساتھ لوگون اور سامان اور توشہ کے اور حاکم وہان کا میرے چچا کا بیٹا ہی جسکا نام لوادرس ہی اور سخت اور مضبوط ہی لڑائی
اور شمشیر زنی مین اور اگر تم اسکو چھوڑ دوگے اور چلے جاؤگے نواحی انطاکیہ کو تاخت و تاراج کرے گا وہ حلب اور قنسرین اور
ارض العواصم کو اور برائی پہونچا دیگا وہانکے لوگونکو اور کبھی گرفتار کریگا انکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیا حیلہ اور تدبیر اسپر
کرنا چاہیے پس کہا یوقنا نے کہ ای سردار مین نے تجویز کیا ہی ایک مکر و فریب کو امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ اسکو پورا کرے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہو تم گویا کرے اللہ تعالی تمھاری زبان کو ساتھ راستی اور بہتری کے پس کہا انھون نے کہ جاؤ تم
ای سردار اس امر کو کہ مین نے یہ تجویز کیا ہی کہ سوار ہون مین اپنے گھوڑے پر اور میرے ساتھ کر دو تم ایک سو سوار ونکو مسلمانون سے وہ لباس رومیونکا
پہنے ہون اور مین انکو ساتھ لیکر آگے روانہ ہون پھر روانہ ہو ایک کوئی سردار سرداران عرب سے تیرے پیچھے میرے جسکے ساتھ ایکہزار سوار تیز رو گھوڑونپر
ہون اور مین آگے لشکر کے بجمعیت ایکسو سوار کے ایک فرسخ کے فاصلے پر ہون اس صورت سے کہ گویا مین تم سے بھاگنے والا ہون اور وہ ہزار
آدمی درپے طلب میرے ہین پس جب قریب اعزاز کے ہم پہونچینگے تو پکارونگا اور شور کرونگا اپنے ساتھی میرے پس جب دیکھیگا ہمکو لوادرس حاکم
وہانکا بالضرور آویگا وہ ہمارے پاس اور ملیگا ہم سے پس جب سوال کریگا وہ میرے حال سے تو آگاہ کرونگا مین اسکو اور کہونگا یہ امر کہ مین
مسلمان ہوا تھا بر اہ مکر کے پھر بھاگا اور نکل آیا مین اور عرب درپے طلب میرے ہین اور جب وہ یہ حال مجھسے سنیگا تو پھر جاویگا ساتھ لیکر ہمکو قلعہ
اور پوشیدہ ٹھہرینگے تمھارے سردار نزدیک جگہ مین ہے ایک گانو مین جسکا نام میرہ ہی پس جب ہوگی آدھی رات اتر ینگے ہم بیچ قلعہ مین اور مارینگے
اور کھینچنگے تلوارونکو اپنے دشمنونپر پس جب ہوگا وقت نماز صبح کا ملجاوینگے تمھارے سردار ہم مین مع اپنے ہمراہیونکے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

اور نہ کوئی بیماری زیادہ ... اور نہ کوئی ...
... خوف سے اور درست اور راست ...
... والا امر ... اور درست راہی کرنے والا ناراست ...
... اور دلیل کرنے والی حرص اور ...
... زیادہ ... تسکین دینے والی ...
... بے نیازی زیادہ ... زندگانی زیادہ ...
... قوت کمال سے اور نہ کوئی زندگانی ... عبادت اچھی ...
... اور آرام سے اور نہ کوئی عبادت ...
... فتح قلعہ اعزاز

یہ کلام یوقنا کا مشورہ کیا انھون نے خالد بن الولید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے اس معاملہ مین پس کہا اُن دونون صحابی نے کہ ای
امین الامتہ یہ مضبوط راے اور تجویز ہی بشرطیکہ یہ شخص غدر اور بیوفائی نہ کرے اور اپنے دین کی طرف نہ پھر جاوے پس کہا حضرت ابو عبیدہ بن
الجراح نے ان سلّمہ بلٹ لباطل جاد پس کہا یوقنا نے نہین ہی یہ امر قسم ہی خدا کی نہین پھرا مین اپنے دین سے تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ لیگیا اور
دور کردیا اللہ تعالی نے میرے دل سے اُس چیز کو جسکی مین تعظیم کرتا تھا تصویرون اور صلیبون سے اور نہین باقی رہی میرے دل مین
سواے محبت اللہ غالب اور بزرگ کے جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنکو مین نے خواب
مین دیکھا اور معجزات اُنکے معائنہ کیے پس اگر تملوگ میرے ساتھ گمان بد رکھتے ہو پس مجھے چھوڑ دو ورنہ مقرر کرو تم مجھکو اس کام مین جو مین نے بیان
کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای عبداللہ اگر تم خیر خواہی کروگے مسلمانون کی اور غدر اور بیوفائی نکروگے پس اللہ تعالی تمھارا معین
ہوگا ہر کام مین جسکا تم ارادہ کروگے پس تعمیت کرو تم راستی کی تاکہ نجات حاصل کرو تم اُسکے سبب سے کہ بقاے ہمارے دین کی راستی ہی
در تعیت طریقہ تمھارے ساتھی مسلمین یہ ہی تحقیق مومن صادق کی غذا وہ ہی جو میسر ہو اور لباس اُسکا اس قدر ہی جو چھپا وے
چھپانیکی جگہ اور گھر اُسکا وہ ہی جہان وہ ہو پس نہ ہول ور ملندو ہگین کرے تمکو وہ چیز جو چھوڑا ہی تمنے اپنے ملک ور زینت اور حکم اور سرداری
سے اسواسطے کہ جو کچھ تمنے چھوڑا ہی وہ نیست ہونیوالا ہی اور جسکے تم درپے طلب ہو وہ باقی اور پائدار ہی کہ نعمت دنیا جاتی رہتی ہی اور
عالم آخرت نیک و رباقی ہی اور جانو تم اس امر کو کہ آج کے دن تم بری اور مبرا ہو گناہون سے مثل اُسدن کے کہ نکلے تھے تم اپنی ماکے
پیٹ سے اور جانو تم اس امر کو کہ الدنیا سجن المومن والقبر مضجعۃ والخلوۃ مجلسہ والاعتبار فکرہ والقران حدیثۃ واللہ انیسہ
والذکر رفیقہ والزھد قرینہ والحزن شانہ والحیوۃ شعارہ والجوع ادبہ والحکمۃ کلامۃ والتراب فراشہ والتقوی زادہ والصمت
غنیمتہ والصبر معتمدہ والتوکل حسبہ والعقل دلیلہ والعبادۃ حرفہ والجنۃ دارہ اور جانو تم ای یوقنا کہ مسیح علیہ السلام نے کہا ہی
العجب لثلثۃ غافل لیس مغفول عنہ و موصل الدنیا والموت بطلبہ و بانی قصورہ والقبر مسکنہ اور تحقیق کہ فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے من اعطی اربعا وتفسیر ذالک فی کتاب اللہ عزوجل من اعطی الذکر ذکرہ اللہ لقولہ تعالی فاذکرونی اذکرکم ومن اعطی الدعاء اعطی الاجابۃ
لان اللہ عزوجل یقول ادعونی استجب لکم ومن اعطی الشکر اعطی الزیادۃ لان اللہ تعالی یقول لئن شکرتم لازیدنکم ومن اعطی الاستغفار اعطی المغفرۃ
لان اللہ عزوجل یقول واستغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے عامر بن اوس سے روایت کی ہی کہ کہا اونے کہ موجود تھا مین
فتح قنسرین و حلب مین ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اکثر مین اُن رومیون سے صحبت رکھتا تھا جو داخل ہوے تھے ہمارے دین مین پس مین دیکھا مین نے اُنمین

کی اطاعت کوشش کرنیوالا اور خالص نیت والا اور پورا جہاد کرنیوالا اور جاننے والا طریقہ لڑائی رومیون کا یوقنا ہے قسم ہے خدا کی کہ خیرخواہی کی تھی اُسنے مسلمانونکی اور جہاد کیا تھا مشرکین مین اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور وہ کام رومیون مین کیا تھا جو کسی اُس کے ابنائے جنس نے نہین کیا تھا رضی اللہ عنہ **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یوقنا کو اور فارغ ہوے وہ نصیحت سے تو ساتھ کیے یوقنا کے ایکسو سوارونکو مسلمانونسے اور پہنائین انگو زرہین اور کپڑے رومیون کے اور ہر دس آدمی اُنمین ایک قبیلہ سے تھے اور قبائل یہ تھے طی اور ہمدان اور خزاعہ اور نبہان اور حمیر اور حضارمہ اور تمیر اور باہلہ اور مراد اور تمیم اور مقرر کیا ہر دس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی سطے کے جزعل بن عاصم اور نبہان پر مرہ بن راحم اور خزاعہ پر سالم بن عدی اور نبہان پر مسروق بن نبہان اور حمیر پر ذوالکلاع اور باہلہ پر سیف بن رفاع اور تمیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قناص تھے پس مرتب کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تمپر بخشنے والا ہون تمکو ساتھ اس بندۂ خدا کے جسنے ہبہ کیا اپنی جان کو اللہ اور رسول کے واسطے اور تمھارے ہر گروہ پر ایک نقیب ہی جسکو مین نے سردار کیا ہی تمپر پس اطاعت کرو تم اس شخص کی جبتک وہ اللہ تعالی کی رضامندی مین قائم رہے پس کہا مسلمانون نے کہ سُنا اور منظور کیا ہمنے اطاعت کو **راوی** نے بیان کیا ہی کہ اس پہنا اور سوار ہوے اور روانہ ہوے یوقنا آگے اُنکے بارادۂ حاکم اعزاز کے اور یوقنا اپنا لباس پہنے تھے پس جب دور ہوے اور پہونچے وہ ایک فرسخ تک مقرر کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو اور ساتھ کیا انکے ایکہزار سوار کو اُنکی قوم سے پس کہا اُنسے کہ اے ابن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندۂ خدا کے اور دیکھو تم کہ کس چیز کیطرف رجوع کرتا ہی تمھارے واسطے پس جب پہونچو تم قریب اعزاز کے پوشیدہ رہو تم صبح کیوقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے بھائیون کیواسطے توفیق دیوے تمکو اللہ تعالی اور راہ راست پر رکھے تمکو پس روانہ ہوے مالک اشتر آگے ایکہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام اُسدن اور آئی تاریکی رات کی اور وہ پہونچے بیرہ گاؤن میں پس پایا اُسکو خالی رہنے والونسے پس پوشیدہ ہوے وہان اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اُنھون نے شاہراہ کو اور چلے وہ بطلب اعزاز کے **واقدی** رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے جزعل بن عاصم سے روایت کی ہی کہا جزعل نے کہ تھا مین گروہ یوقنا مین جسکو بھیجا تھا ابوعبیدہ بن الجراح نے ساتھ اُنکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوے یوقنا ہماری طرف اور کہا کہ اے جوانمردان عرب ہم پہونچ گئے ہین دشمن کے شہر مین پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم مین کا کچھ کلام نکرے اسواسطے کہ تمھاری لغت رومیونسے پوشیدہ نہین ہی اور مین سرحرم تمھارا ہون اور ہوشیار ہو تم اپنے کام مین پس جب دیکھو تم مجھکو کہ حملہ اور سختی کی مین نے حاکم اعزاز پر پس تیزی اور جلدی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پھر روانہ ہوے یوقنا حالانکہ اُنکو معاملہ تقدیر سے کچھ خبر نہ تھی **واقدی** رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے اکوع مازنی سے روایت کی ہی کہا اکوع نے کہ تھا مین ساتھ مالک اشتر نخعی کے اُنکے ایکہزار لشکر مین جسوقت روانہ ہوے تھے ہم پیچھے بطریق حلب کے تا اینکہ پوشیدہ ہو کر ٹھہرے ہم بیرہ گاؤن مین بانتظار صبح ہو نیکے اور اُسیوقت دیکھا ہم نے اپنے پیچھے ایک لشکر کو اور مالک اشتر پوچھتے تھے حال اُس لشکر کا ہمسے پس ارادہ کیا اُنھون نے لشکر کا پس کچھ دیر نہ ہم سے غائب رہے اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائے اُسکو اُسکو دیکھ کہا مالک اشتر نے کہ اے جوانمردان عرب سنو تم اُس چیز کو

فصل ذکر مقرر اور مرتب ہونے مسلمانون کا اور جانا یوقنا کا بجانب قلعہ اعزاز کے ۱۲ سطر ۵ نقیب مہتر وہ انصہ قوم ۱۲ صراح فصل ذکر خبر طارق بن سنان کا بمقام اعزاز کے ۱۲

جو یہ شخص کہتا ہی پس کہا مسلمانون نے کہ وہ کیا کہتا ہی مالک اشتر نے کہا کہ تم اُس سے پوچھو وہ تمکو آگاہ کریگا اور پوچھا مسلمانون نے اس سے اور کہا کہ تو کن لوگون سے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان بنی عم جبلہ بن الایہم الغسانی سے ہون پس کہا مالک اشتر نے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ میرا نام طارق بن سنان ہی پس کہا مالک اشتر نے کہ قسم ہی تجھکو داخل ہونیکی قوم عرب مین کہ نہ پوشیدہ کر تو ہم سے کسی حال کو جو تو ہمارے دشمنون سے جانتا ہی اُسنے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ چھپاؤنگا مین تمسے جس حال کو مین جانتا ہونگا و لیکن احتیاط کرو تم اپنی جانو نپر قبل آنے اپنے دشمن کے مالک اشتر نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی پس کہا طارق نے کہ تم بارادہ مکر و فریب اپنے دشمن کے آئے ہو حالانکہ تمھارے دشمن نے تمھارے ساتھ فریب کیا ہی پس کہا مالک اشتر نے کہ یہ کیا بات ہی طارق نے کہا کہ رات کو آیا تھا دادریس کا جاسوس تمھارے پاس اور نام اُسکا عصمہ بن عرفطہ التمیمی ہی اور وہ سُنتا تھا تمھارے اُس مشورہ کو جو مکر و فریب یوقنا نے حاکم اعزاز کیساتھ تجویز کیا تھا پس جب سُنا جاسوس نے اُس تجویز کو لکھا اُسنے اُسیوقت ایک رقعہ اور باندھ دیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دُم مین جو اُسکے پاس تمھارے ظاہر لشکر مین تھا اور چھوڑ دیا کبوتر کو بجانب حاکم اعزاز کے اُسی دن قبل تمھارے نماز ظہر کے پس پڑھا حاکم نے اس رقعہ کو بھیجا اُسنے مجھکو بجانب حاکم راوندان کے جسکا نام لوقا بن ستاس ہی بمطلب کمک کے تمھارے اوپر اور پہونچایا مین نے لوقا کو پیام اُسکا اور یہ وہ ہی کہ آتا ہی بجماعت پانسو سوارون کے دلیران روم سے پس گویا تم اُسکے سامنے ہو پس احتیاط کرو تم اور سچا جانو تم مجھکو میرے کلام مین اور آمادہ ہو تم واسطے اُسکے مقابلے کے

واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ تو حال مالک اشتر کا اس مقام پر تھا اور یوقنا کا حال یہ ہوا کہ وہ روانہ ہوئے یہانتک کہ پہونچے اعزاز کے قلعہ تک پس پایا اُنھون نے حاکم اعزاز کو اس حال مین احتیاط کی تھی اُسنے اپنی جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے قلعہ کو اور احتیاط کی تھی اپنے لشکر مین اور صف بندی کی تھی اُنکی باہر قلعہ کے اور وہ ملعون سوار ہوا تھا بجماعت تین ہزار رومی اور ایک ہزار عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام سے سوائے اُن لوگون کے جنھون نے اطراف اُسکے شہر سے اُسکے پاس پناہ لی تھی پس جب آئے یوقنا تو نہین وہم دلایا اُسنے یوقنا کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یوقنا کا اور پیدل ہوگیا اپنے گھوڑے سے اور آیا یوقنا کی طرف دوڑتا ہوا گویا بوسہ دیگا اُنکی رکاب کو اور تھی اُسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی چھری جو قضا سے زیادہ رواں تھی اور جب نزدیک ہوا وہ یوقنا سے جھکا وہ یوقنا کی رکاب پر تاکہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا چھری سے زین کے تنگ کو اور پکڑ لیا اُس نے یوقنا کی رکاب کو پس اُسی وقت پراگندہ ہوئے یوقنا اور گرے وہ سر کے بھل اور ٹوٹ پڑے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور نہین مہلت دی اُنکو یہانتک کہ قابض ہوگئے اُنپر اور باندھ لیا اُنکو پس جب ہوئے یوقنا روبرو اُنکی قید مین تھوک مارا دادریس ملعون نے یوقنا کے منھ پر اور کہا یوقنا سے کہ تحقیق غضب کیا تجھپر صلیب نے جسوقت چھوڑ دیا تو نے دین اُسکا اور رجوع کیا تو نے اُسکے دشمنون کیطرف پس قسم ہی حق مسیح کی کہ مین ضرور تجھکو ملک رحیم کے پاس بھیجونگا پس سولی دیگا وہ تجھکو انطاکیہ کے دروازہ پر بعد اُسکے ماریگا وہ گردنین ان عرب کی پھر چڑھ گیا دادریس اُنکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ایک امر پورا کرنے کام مسلمانونکا اللہ تعالی کیطرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ مین حال روانگی مالک اشتر نخعی کا جمیعت ایک ہزار سوار کے حاکم اعزاز کو نہین لکھا تھا اور مالک اشتر کا حال یہ گذرا کہ جب سُنا اُنھون نے کلام طارق غنوی کا

احتیاط کی اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون نے اپنی جانونپر اور مضبوط باندھا متنصرہ کو اور پھرے وہ بانتظار حاکم راوندان کے پس جب تھوڑی رات گذری سُنی اُنھون نے آواز لگامون اور آواز گھوڑون کی ساتھ ہتھیارونکے پس نہین کلام کیا اُنسے مالک اشتر نے یہانتک کہ بیچ گاڑے مین آگیا لشکر اور اُسیوقت در آئے اُنپر مالک اشتر ساتھ دلیران مسلمین اور شہسواران موحدین کے اور گھو گھرا اُسکا مثل گھونسلے چکی کے اور گھیر لیا مسلمانون نے انکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک رومی پر پس پکڑ لیا اُنکو پھر مضبوط باندھا اُنکو اور چھین لیے کپڑے اور لباس اُنکے پس پہن لیا ان کپڑونکو اور بلند کیا اُنکے نشانون اور صلیبون کو جیسے کہ وہ تھے اور متوجہ ہوے مالک اشتر اُس متنصرہ کیطرف اور کہا اُس سے کہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے کہ پھرے تو بجانب دین اللہ غالب اور بزرگ اور دین اللہ کے نبی کے اور دور کیجاوین تجھسے وہ باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کے اور صبح کرے گا تو ہمارے ساتھ بھائی برادران ایمان کے پس کہا طارق نے کہ بخدا اول میرا تھارے پاس اور تمھارے دین مین ہی اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہمراہ اپنے بادشاہ جبلہ بن الایہم کے اور مین نے سُنا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دین کو پس قتل کرو تم اُسکو پس کہا مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہو ولیکن منسوخ ہو گیا ہی یہ حکم اللہ تعالی کے قول سے جو فرماتا ہی الا من تاب و امن و عمل صالحا اور تحقیق کہ قبول فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اُسکے حق مین آیات قرآنی نازل ہوئی تھین پس جب سُنا غسانی نے یہ کلام کہا اُسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے اللہ تعالی توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اُس سے کہ آیا جلد مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اُسکو ساتھ آنے حاکم راوندان کے اُسکی مدد دینے کو پس کہا غسانی نے کہ مجھکو بخوشی منظور ہی اور مین اس کام کو کرونگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر تم کو میرے معاملہ مین کچھ شک ہی پس بھیجو تم میرے ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے کہ رات آدھی آچکی ہی اور نگہبانی اور چوکیداری مین شدت ہی اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس مین کلام کرونگا ان سے کنارہ خندق کے پس ساتھ کیا اُسکے مالک اشتر نے اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی اُنکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوے وہ دونون بجانب اعزاز کے پس پایا اُنھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار تھے اپنی دیوارونپر اور رومی نرسنگھے اور قرنا بجاتے تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہی حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہی یہ مگر آثار لڑائی کے پھر خاموش ہو رہے وہ دونون اور کان رکھے آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہی جو طارق بن سنان نے کہا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اصل معاملہ اس آواز کا یہ تھا کہ دادرس حاکم اعزاز کا اکثر اوقات بھیجتا تھا اپنے بیٹے لاون کو ساتھ تحفون اور ہدیونکے پاس یوقنا کے اور لاون یوقنا کے پاس قلعہ مین مہینا دو مہینے مقیم رہتا تھا اور آیا تھا لاون پاس یوقنا کے ایک مرتبہ عید صلیب مین جو اُسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا تھا یوقنا کی مذبح کے پاس پس دیکھا تھا اُس نے یوقنا کی بیٹی کو ساتھ اُس کی لونڈیون اور پیش خدمتون کے اور وہ آراستہ تھی

لباس درزیور اور جواہرات سے اور صورت اُسکی مثل روشن چاند کے تھی پس درآئی محبت شدید اُسکی لاادن کے دل مین اور چھپایا
اُسنے اس امر کو تا اینکہ واپس آیا بجانب اعزاز کے اور شکایت کی اُسنے اپنی مان سے پس کہا اُسکی مان نے کہ اے میرے بیٹے ٹھنڈی
رکھ تو اپنی آنکھونکو کہ مین تیرے باپ سے اس امر کی گفتگو کرونگی اور کہونگی اُس سے کہ پیام بھیجے گا حاکم حلب کے پاس پس بیاہ
کر دیگا وہ تیرا اپنی بیٹی کے ساتھ پس خوش ہوگیا دل اُسکا جب سُنا اُسنے کلام اپنی مان کا اور اُنھین دنون مین آئے عرب
اور محاصرہ کیا اُنھون نے قلعۂ حلب کو پس مشغول ہوگئے دل اُنکے پس جب آئے یوقنا اعزاز مین اور ہوا معاملہ اُنکا جو ہوا اور قابض
ہوگیا دادریس بیٹا اُنکے چچا کا اُنپر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس رکھا دادریس نے اُن سب کو اپنے بیٹے
لاادن کے گھر مین اور نگہبان مقرر کیا اُسکو اُنپر اور لاادن نے کہا کہ قسم ہے اپنے دین کی کہ یہ بطریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ جانتے
ہین علم دین کو اور اگر وہ حق کو اُن عرب کے ساتھ نہ دیکھتے تو اُنکی تبعیت نہ کرتے سوائے اسکے بادشاہ لوگ اُن کا مقابلہ نہ کر سکے اور
اللہ تعالی نے مدد دی ہے اور غالب کر دیا ہے اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونیکے اور میرے دل کو تعلق ہے یوقنا کی بیٹی سے اور مین راستی کی
راے اور مستود امر یہ دیکھتا ہون کہ چھوڑ دون اس قوم کو قید سے اور رجوع کرون مین اُنکے دین کی طرف کہ حق وہی ہے اور ہوجاؤن گا مین
اُسکے سبب سے فوز عظیم کو ملک کریم کی طرف سے اور بیاہ کرونگا مین یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دونگا مین اپنی محبت دل کو اُسکے
سبب سے پس جب کہی اُسکے دل نے اُس سے یہ بات متوجہ ہوا وہ یوقنا کی طرف اور بیٹھا اُسکے سامنے اور کہا اے چچا مین نے ارادہ
اور حیل کیا ہے تمھارے چھوڑ دینے کا قید سے اور چھوڑ دینے تمھارے ساتھیونکا اور مین نے برگزیدہ اور اختیار کیا ہے تمکو اپنے باپ
اور بادشاہ پر اور تم جانتے ہو کہ جدائی گھر بار اور یگانون کی امر دشوار ہے ولیکن ایمان زیادہ توفیق دینے والا ہے کفر سے اور مین نے جان لیا
ہے اس امر کو کہ اُس قوم کا دین صحیح اور عقل اُنکی غالب ہے اور ذکر اُنکا تہلیل اور تسبیح ہے اور مین چاہتا ہون تمھارا اور تمھارے ساتھیون کے رہا کرنیکو
اس شرط پر کہ تم میرا بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کر دو اور مہر اُسکا جو تم لوگے میرے نزدیک یہی تمھارا اور تمھارے ساتھیون کا چھوڑ دینا ہے
یوقنا نے کہا کہ اے میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ اور میل بجانب اسلام کے ہے پس چاہیے یہ امر بسبب کسی غرض دنیا کے نہو بلکہ خالص واسطے اللہ کے
ہو اسواسطے کہ اللہ تعالی قائم اور ثابت رکھے گا تجھکو اس کام پر جو تو کریگا اور مین انشاء اللہ تعالی تجھکو تیری مراد کو پہونچاؤنگا اور حاصل ہوگی تجھکو عزت
دنیا اور آخرت کی پس کہا لاادن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر چھوڑ دیا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیونکو
اور دیدیے اُنکو ہتھیار اُنکے اور کہا اُسنے کہ چلو اور تیزی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر اور آگاہ ہو تم کہ مین جاتا ہون اپنے باپ کے پاس اسواسطے
کہ وہ سوتا ہے اور بیہوش ہے شراب سے پس مار ڈالونگا مین اُسکو اللہ غالب اور بزرگ کی رضامندی مین پھر جلدی گئے لاادن اپنے باپکے
گھر کی طرف پس پایا اُسنے اپنے باپ کو مردہ بدون مرنے کے اور پایا اپنی مان اور بہنون کو اُسکے پاس پس کہا لاادن نے کہ کسنے میرے باپکے
ساتھ یہ امر کیا ہے پس کہا اُن عورتون نے کہ ہم نے کیا ہے پس کہا لاادن نے کہ تمنے کسواسطے کیا ہے پس کہا عورتون نے کہ ارادہ کیا ہم نے
اس کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور تحقیق سنا ہم نے تیری بات چیت کو یوقنا اور اُسکے ساتھیون سے پس خوف کیا
ہمنے تیری جان پر اس امر کا کہ نہ پورا ہوسکے گا تیرے لیے وہ امر کہ جو تو چاہتا ہے اور غلبہ کرے گی قوم مسلمانون پر جب ساعت

ف ذکر قتل والد لاادن ... ۱۲

رومیون کی اور پہونچیگی تیری خبر میرے باپ تک پس مار ڈالیگا وہ تجھکو پس حملہ کیا ہمنے اور سخت گیری کی اوسپر بیشتر تجھسے بسبب دیکھنے
تیری تیزی عقل و فہم کے پس خوش ہوے لاون اس حال سے اور پھر گئے وہ بجانب یوقنا اور انکے ساتھیون کے اور آگاہ کیا اُن کو
حقیقت حال سے اور بلند کیا اُنھون نے آوازون ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور مارا اور رکھا تلوارون کو رومیون مین پس جنبش مین آیا قلعہ اُنکی تکبیرون سے اور جست کی اور نکل پڑے
رومی اپنی جگہون سے اور وہ حیران اور بھول گئے تھے آپس مین ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ مین اور دوڑ پڑے رومی
اپنی پس پشت پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیون سے اور اُسیوقت آئے طارق بن سنان اور مالک اشتر کے چچا کے بیٹے پس جب جب
ہوے اور کان لگایا اُنھون نے آواز پر اور جانا اُنھون نے حال لڑائی کو پھرے وہ دونون بجانب مالک اشتر کے اور بیان کیا
اُسنے جو کچھ کہ سنا تھا دونون نے اعزاز مین پس کہا مالک اشتر نے اپنے ساتھیون سے کہ دوڑاؤ تم گھوڑونکو رات کی تاریکی مین اور نہین
ہوتی ہے قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پس اُسیوقت چھوڑ دین مسلمانون نے باگین گھوڑون کی اور راست کر لیا نیزونکو تا اینکہ پہونچے
وہ اعزاز کے دروازے پر اور پائی آہٹ اُنکی لاون بن وادریس نے پس حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو کھولدینے پوشیدہ دروازے کا پس
ایسا ہی کیا غلامون نے بعد اسکے کہ کہا تھا لاون نے اُنسے کہ حاکم راوندان ہماری مدد ہی کو آیا ہے پس جب آئے مالک اشتر اور ہمراہی اُنکے
اعزاز مین اعلان کیا اُنھون نے ساتھ اور تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر و نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیکھا اہل اعزاز نے اُس
معاملہ کو جو در آیا اُنپر اور جانا اُنھون نے کہ ہم لوگ ہلاک ہونگے پس پھینکدیا اُنھون نے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے الغوث الغوث
پس اُٹھا لیا مالک اشتر نے تلوار کو اُنکے اوپر سے اور لیلیا جو کچھ اس قلعہ مین تھا مال اور لوگون اور لڑکیان اور لڑکون اور قیدیون سے اور
شکر ادا کیا یوقنا اور اُنکے ساتھیونکا پس کہا یوقنا نے کہ شکر ادا کرو تم اللہ تعالی کا اور اس لڑکے کا پھر بیان کیا سب حال اُسکا
پس کہا مالک اشتر نے اذا اراد اللہ امرا ھیا اسبابہ **واقدی** رحمۃ اللہ نے عبدالرحمن بن جمیر سے روایت کی ہے کہ میں نے پوچھا میں نے
ابو لبابہ بن المنذر سے جو شام کی سب لڑائیون مین ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سبب قتل وادریس کا کیا تھا کہ میرا دل انکار کرتا ہے اس حال سے
اور مین صحت اسکی چاہتا ہون پس کہا ابو لبابہ نے کہ جب کھدیا اہل عرب نے پوچھا اور ہتھیارونکو اور لیلیا کیا مالک اشتر نے قیدی
اور مال اور کپڑے اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا اُنھون نے اُس سب کے نکال لینے کا باہر اعزاز سے اور مقرر کیا اُسپر قیس بن سعید کو
اور قیس بن سعید حاضر ہوے تھے یرموک کی لڑائی مین اور پہونچا تھا اُنپر ایک تیر پس یک چشم کر دیا تھا اُسنے اُنکو اور یہی حال ابو لبابہ بن
المنذر کا ہوا تھا اور یہ دونون صحابی حاضر ہوے تھے جنگ بدر مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب باقی نہ رہا کوئی
اعزاز مین اُٹھ کھڑے ہوے مالک اشتر دیا تھا لیکن چلتے تھے اور پھرتے تھے وہ قلعہ مین اور اُسکو دیکھتے بھالتے تھے پس مقتول دیکھا
اُنھون نے وادریس کو اور کہا اُنھون نے کہ کسنے قتل کیا ہے اس ملعون کو پس کہا لاون نے کہ میرے بھائی لوقا نے اُسکو قتل کیا ہے
اور وہ مجھسے سن مین بڑا ہے اور عقل مین مجھسے زیادہ اور پورا ہے پس طلب کیا اُسکو مالک اشتر نے اور کہا اُس سے تو نے کیون اُسکو
قتل کیا حالانکہ وہ تیرا باپ تھا اور ہم نے نہین سنا ہے کہ قوم رومیون مین کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مار ڈالا ہو سوا تیرے لوقا نے کہا کہ اُٹھایا

اور برانگیختہ کیا مجھکو اس کام مین تمھارے دین کی محبت نے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسہ مین ایک قسؒ زیادہ سن کا ہوا تھا ہم اُس سے انجیل پڑھتے تھے اور وہ تعلیم کرتا تھا ہمکو مسائل حلال اور حرام کے اور لکھدیتا تھا ہمکو رومی خط سے اور مین ایک دن اُسکے نزدیک کنیسہ مین تھا اور سواے میرے اُسکے پاس اور کوئی نہ تھا پس در آئی میرے دل مین یہ بات کہ سوال کرون مین اُس سے کچھ چیزون اور حالات کا پس کہا مین نے اُس سے کہ اے باپ ہمارے آیا دیکھتا ہی تو کہ ملک شام پر کیونکر عرب غالب ہوگئے ہین اور بہت ملک شام کے وہ مالک ہوگئے ہین اور شکست دی ہی اُنھون نے ہرقل بادشاہ کے لشکرون کو اور مٹادیا ہی فوجون کو اور ہم اس امر کا نہین گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پر قدرت حاصل کرینگے اسواسطے کہ کوئی گروہ اُنسے زیادہ ضعیف نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے مدد دی اور غالب کردیا اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونیکے پس آیا پڑھا ہی تو نے اس حال کو کتب روم اور اُنکے ملاحم پر ٹائین مین یا نہین پس کہا قس نے کہ اے میرے بیٹے ہان مین نے اس حال کو پڑھا ہی اور تحقیق کہ آگاہ کیا تھا بیٹنے ہرقل بادشاہ کو قبل واقع ہونے اس حال کے اور قبل آنے عرب کے بجانب شام کے اس امر سے کہ عرب بالضرور مالک ہوجاوینگے اُسکے تختگاہ تک اور بیشک سُنا ہی کہ اُس قوم کے نبی نے یہ فرمایا تھا کہ زویت لی الارض فرایت مشارقھا و مغاربھا و سیبلغ ملک امتی ما زوی لی منھا پس کہا مین نے قس سے کہ اے باپ ہمارے تو کیا کہتا ہی مسلمانون کے نبی کے باب مین پس کہا اُسنے اے بیٹے میرے ہماری کتابون مین یہ لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ بھیجیگا ایک نبی کو حجاز سے اور تحقیق کہ بشارت دی ہی انکی مسیح نے اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی ہین یا نہین پس جانا مین نے اس امر کو وہ قس چھپاتا ہی حال کو بخوف ظاہر اور پراگندہ ہونے اس خبر کے اُس سے پس چھپایا مین نے اس حال کو شب گذشتہ تک پس جب کہا مین نے یوقنا اور اُنکے ساتھیون قیدیون کو کہا مین نے کہ یہی یوقنا ہین کہ جنھون نے مار ڈالا اپنے بھائی کو اور سختی کی عرب پر اور لڑے اُنسے پھر رجوع کیا اُنکے دین کیطرف اور یہ امر نہین ہوا مگر اسوجہ سے کہ جانا اُنھون نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ مار ڈالون مین اپنے باپ کو اور چھوڑدون یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو اور پھر جاؤن مین بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ وہی دین حق ہی اسمین کچھ شک نہین ہی پس جب سوگیا باپ میرا اور وہ بیہوش تھا شراب سے پس مار ڈالا مین نے اُسکو اور آیا مین واسطے چھڑانے یوقنا کے پایا مین نے اپنے بھائی لاون کو کہ بیٹی کی تھی اُسنے مجھپر اس کام مین پس کہا اُس سے مالک اُشتر نے کہ اے لڑکے کسواسطے تو نے یہ کام کیا لاون نے کہا بسبب محبت تمھارے دین اور تمھارے نبی کی اور مین گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس کہا اُس سے مالک اُشتر نے کہ قبول کیا تجھکو اللہ تعالیٰ نے اور توفیق دی تجھکو پھر باہر نکلے مالک اُشتر قلعہ سے اور حاکم کیا قلعہ کا سعید بن عمرو الغنوی کو اور چھوڑا اُنکے ساتھ ایک سو مسلمانونکو جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے یوقنا کے ساتھ بھیجا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اعزاز کی فتح اسی صورت سے واقع ہوئی اور جو بیان کیا گیا ہی کہ دارپس کی زوجہ اور اُسکی لڑکیون نے اُسکو مارا صحیح نہین ہی پھر مالک اُشتر نے بعد مقرر کرنے سعید بن عمرو الغنوی کی خدمت اعزاز پر ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیون اور مال اور غنائم کے پھر شمار کیا اُنھون نے قیدیان اعزاز کا پس تھے وہ ایک ہزار مرد جوان رومیون سے اور دو سو پینتالیس مرد بڈھے اور راہب تھے اور ایک ہزار عورتین اور لڑکیان کنواری وغیرہ تھین اور ایک سو اسی بڑھیان تھین اور دیکھا مالک اُشتر نے

ف‌ل ذکر کلام قس کا بمقام اعزاز کے ۱۲ سلہ لپیٹی گئی میرے واسطے زمین پس دیکھا مین نے پورب اور پچھم اسکا اور قریب ہی کہ پہونچیگا مالک میری امت کا وہان تک کہ لپیٹی گئی میرے واسطے وہ زمین ۱۲

ایک بڈھے راہب کو جو خوشنما پیر ہین اور صاحب وقار تھا پس کہا اُنھون نے کہ اگر سچا ہی گمان میرا پس یہ راہب وہی ہی جسکا حال لوقا برلور لادن نے مجھ سے بیان کیا تھا پھر بُلایا مالک اشتر نے لوقا کو اور کہا کہ آیا یہ وہی ہی جسکا حال تمنے مجھسے بیان کیا تھا لوقا نے کہا ہان پس کہا مالک اشتر نے اُس بڈھے سے کہ ہرگاہ ہی تو علما راپنے دین سے پس کیون چھپاتا ہی تو امر حق کو اُسنے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین چھپایا مین نے اُسکو اُسکے مستحق سے ولیکن ڈرتا تھا مین رومیون سے اس امر کو کہ وہ مجکو مار ڈالینگے اسواسطے کہ امر حق بھاری اور بوجھ ہوتا ہی پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ آیا پھریگا تو ہمارے دین کیطرف قس نے کہا کہ پھرونگا مین تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ مین سوال کرتا ہون تمسے چند مسائل کا جنکو پایا ہی مین نے لوقا کی انجیل مین پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کر تو مسائل اپنے تاکہ مین سنون اُسکو پس جب چاہا قس نے کلام کرنا ساتھ اُن مسائل کے واقع ہوئی آواز او پر قلعہ کے پس متوجہ ہوے مسلمان اُسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے تاکہ دیکھین وہ کہ مسلمانونکا کیا حال ہی اور گمان کیا اُنھون نے کہ رومیون نے مسلمانون کے ساتھ غدر اور بیوفائی کی ہی پس اُسیوقت دیکھا ایک جماعت مسلمانون کو کہ شور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ احتیاط کرو تم اپنی جانونکو اور ہوشیار ہو جاؤ اسواسطے کہ ہم دیکھتے ہین ایک گروہ کو منبج اور براعہ کی راہ پر اور ہم نہین جانتے ہین کہ اس گروہ کے پیچھے کیا ہی پس سوار ہوے مالک اشتر اور دلیران مسلمین ہمراہی اُن کے اور متوجہ ہوے درانحالیکہ وہ دیکھتے تھے کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہی اور اُسیوقت دور ہوئی گرد اور دکھائی دیے اُسکے نیچے سے عربی گھوڑے اور سیدھے نیزے اور عادی خود اور ہندی تلوارین اور لوگ عرب کے اور اُنکے آگے قیدی اور مال اور بندھے ہوے لوگ ہین پس جب دیکھا مالک اشتر نے اس لشکر کی طرف تو وہ ایک ہزار سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ ہر ایک اُنمین کے دلیر نیزہ باز اور شیر سخت جھگڑنے والے ہین اور وہ لہو مین ڈوبے ہوے ہین اور پیشرو اُنکے فضل بن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بھیجا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اس لشکر کے تاکہ تاخت تاراج کرین وہ منبج اور اُسکے سواد اور دیہات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونون گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اشتر سے حال اُنکا پس بیان کیا اُنھون نے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل وخوار کیا ہر شخص کو جو اُسمین تھا اور بیان کیا سب حال مسلمانون اور یوقنا کا اور کہا اُنسے کہ نہین باز رکھا مجکو کوچ کرنے سے بجانب حلب کے مگر اس قس اور اُسکے سوال کرنے نے پس کہا فضل بن عباس نے اس قس سے کہ کہہ جو تجکو کہنا ہی کہا اُسنے اخبرنی ای شی خلق اللہ من مخلوقاتہ قبل السموات والارض قال اول ما خلق اللہ اللوح والقلم ویقال العرش والکرسی ویقال الوقت والزمان ویقال العدد والحساب ویقال خلق اللہ ولاجوھرا فصیرہ ماء ثم خلق منہ العرش لقولہ فی کتابہ وکان عرشہ علی الماء ویقال اول ما خلق اللہ العقل لانہ اراد ان ینتفع بہ الخلق وقیل اول ما خلق اللہ نورا وظلمۃ ثم دعاھما الی الاقرار بربوبیتہ فانکر الظلمۃ واقر النور فخلق الجنۃ من النور لرضائہ منہ والنار من الظلمۃ لسخطہ علیھا وخلق ارواح السعداء من النور وارواح الاشقیاء من الظلمۃ لاجل ذلک یرجع کل واحد منھما الی مستقرہ ویقال اول ما خلق اللہ نقطۃ

فنطق الیهما بالهیبة فتدنعضعت و مالت فصیرها الفا فجعلهما مبتداء کتابہ فسبحان من الف کتابہ من نقطة وخلق الخلق من نطفة ثم یمیتهم بقبضة ثم یحییهم بنفخة پس جب سُنا قس اعزاز نے یہ کلام فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہا اُس نے اشهد ان هذا العلم الذی بشر به الانبیاء وانا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و ان محمدا عبده و رسوله پس جب دیکھا اہل اعزاز نے اپنے قس کیطرف کہ مسلمان ہوگیا وہ اسلام اختیار کیا سبھون نے مگر تھوڑے لوگ اپنے دین پر رہے

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب اہل اعزاز نے بوجہ مسلمان ہوجانے قس کے اسلام قبول کیا میل کیا کوچ کا فضل بن عباس اور مالک اُشتر اور اُنکے ہمراہی مسلمانون نے بجانب حلب کے پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی خدا کی مین تو مسلمانون کو منھ نہ دکھاؤنگا اسواسطے کہ مین نے ایک بات کہی تھی اور ایک حیلہ تجویز کیا تھا لیس نہین پورا ہوا وہ دشمنان خدا پر اور مین ارادہ اور میل رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا شاید کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے اور دشمنون پر مجکو فتحیاب فرماوے پس کہا اُنسے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہی لیس لک من الامر شیٔ پس تم اس امر کا اپنے دل مین بار نہ اُٹھاؤ پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے دین پر مین ہون کہ نہ پھر جاؤنگا مین مگر ساتھ ایسے کام کے کہ روشن اور سپید کریگا اللہ تعالیٰ اُسکے سبب سے میرے منھ کو نزدیک مسلمانون کے پھر دیکھا یوقنا نے کہ فضل بن عباس کے ساتھ دو سو آدمی یوقنا کے یک جدی اور قرابتی اور گھر والے ہین جنکے دلون مین ایمان نے جگہ پکڑی تھی اور وہ لوگ رئیس حلب کے ہین اور اُنکے لڑکے بالے حلب مین ہین پس لیا اُنکو یوقنا رحمہ اللہ نے اور روانہ ہوئے وہ اُنکو ساتھ لیکر بارادہ انطاکیہ کے اور پھرے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب رات ہوئی روانہ ہوے یوقنا اور کچھ تھوڑی رات گذرے منتخب کر لیا اُنہین سے چار یا چالیس شخصون کو اپنے یگانون سے اور باقی لوگون سے کہا کہ تم راہ عم اور ارتاج سے جاؤ اسطرح سے کہ گویا تم بھاگنے والے ہو اہل عرب سے اور مین اور یہ چار شخص اس راہ سے روانہ ہوتے ہین اور وہ راہ حارم کی ہی اور ایک جا ہونگے ہم تم سب انطاکیہ مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس ایسا ہی کیا قوم نے اور یوقنا برابر چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دیر سمعان پر جو قریب تھا بحر اسود سے پس پایا یوقنا نے اُس مقام مین ایک گروہ کو کہ وہ حفاظت راہون کی کرتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے یوقنا اور چار شخص اُن کے ساتھیون کو دوڑے اُن کی طرف اور پوچھا حال اُنکا پس کہا یوقنا نے کہ مین حلب کا سردار ہون اور بھاگا ہون اہل عرب سے اور آیا ہون مین ہرقل بادشاہ کے پاس اُن لوگون نے کہا کہ یہ ہمراہی تمھارے ساتھ کون ہین یوقنا نے کہا کہ میرے قرابتی اور قبیلے کے لوگ ہین پس سچا جانا اُنھون نے کلام یوقنا کا اور مقرر کیا یوقنا کے ساتھ مالک اُس جماعت محافظین راہ نے چند سوارون کو اپنے ہمراہیون سے اور کہا اُن سے کہ لیجاؤ تم ان کو سامنے بادشاہ کے پس لائے وہ لوگ یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو بادشاہ کے پاس پس پایا اُنھون نے بادشاہ کو اُسکے کنیسہ مین اور وہ نماز پڑھتا تھا پس ٹھہرے وہ یہانتک کہ فراغت پائی اُسنے اپنی نماز سے اور ٹھہرایا ان سوارون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کو بادشاہ سے

صوبہ اختیار نہین ہوا ف ۱ ذکر روانگی یوقنا کا بجانب انطاکیہ کے مقام اعزاز سے بارادہ مکر و فریب کے ۱۲

پاس اور سجدہ تعظیمی کیا اُسکا اور کہا اُس سے کہ بطریش سردار محافظ راہ نے جو دیر سمعان کے نزدیک ہی تیرے پاس بھیجا ہی
ان لوگون کو اور یہ شخص کہتا ہی کہ مین سردار حلب کا ہون پس جب سُنا ہرقل نے یہ کلام متوجہ ہوا بجانب یوقنا کے اور کہا کہ تم
یوقنا ہو پس کہا اُنھون نے ہان مین یوقنا ہون بادشاہ نے کہا کسوجہ سے تم یہان آئے ہو حالانکہ مین نے یہ سُنا کہ تم پھر گئے ہو بجانب
دین عرب کے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تو نے حق بات سُنی ہی لیکن مین نہین مسلمان ہوا تھا مگر اس ارادے سے کہ فریب اور مکر
کرون مین اُنکے ساتھ اور رہائی پاؤن اُنکی بُرائیون اور اُنکی زبون صورتون سے اور اُنکی بو باس سے اور مین نے اُن سے کہا تھا
کہ مین سپرد کرونگا تمکو اعزاز کو اور مار ڈالونگا وہان کے حاکم کو اور لیا تھا مین نے عرب سے ایک سو مرد اُنکے رئیسون سے اور
روانہ ہوا تھا مین اُنکو لیکر اور کہا تھا مین نے مسلمانون کے سردار سے کہ بھیجین وہ میرے پاس ایکہزار عرب کو تاکہ جسوقت پہونچینگے
وہ اعزاز مین سختی اور بلا ڈالونگا مین اُنپر یہانتک کہ اُنکو ساتھ لیکر چڑھ جاؤنگا مین قلعہ مین پس جب پہونچ جاوینگے وہ اعزاز مین
قبضہ کرونگا مین اُنپر اور بھیجونگا مین اُنکو تیرے پاس پس جلدی کی میرے ساتھ واذریس نے اور نہ آگاہ ہوا وہ اُس امر سے جو میرے دل مین تھا
اور اعتماد کیا اُسنے اپنے جاسوس پر اور نہ معتمد جانا اُسنے مجکو اور گرفتار کر لیا مجکو اور جب جا پہونچے عرب عزاز کے قلعہ مین مارا اور رکھا اُنھون نے
تلوار اُنکو وہان کے لوگون مین اور لوقا نے مار ڈالا اپنے باپ کو اور داخل ہوے عرب اور چھڑایا اُنھون نے ہم سب کو قید سے پس جب مشغول
ہوے وہ لڑائی اور لوٹ مین بھاگا مین اور یہ چار شخص جو ہمارے دین مین ہین تیری طرف کو اور اگر مجکو اپنے دین کے ساتھ محبت نہوتی تو
مین اپنے بھائی یوحنا کو نہ مار ڈالتا اور نہ صبر کرتا مین عرب کی لڑائی اور اُنکے محاصرہ کرنے پر اپنے تئین ایکسال تک پس جب یوقنا نے
بادشاہ کے سامنے یہ کلام کیا مساعدت اور اعانت کی یوقنا کی بطارقہ اور ملوک نے اور کہا اُنھون نے ہرقل بادشاہ سے کہ یوقنا سچے
ہین اور ہم مین کوئی شخص مثل یوقنا کے اخلاص قلبی اور راستی اور عبادت اور دیانت مین نہین ہی یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ قریب تر
ظاہر ہو جاوینگے کوشش اور کام میرے اور وہ کچھ جو مسلمانون کے ساتھ مین کرونگا اور یہ کہ کیونکر صرف کرونگا مین کوشش کو امین پس
جب سُنا ہرقل بادشاہ نے یہ کلام یوقنا کا خوش ہوا وہ اور خلعت دیا اُسنے یوقنا کو وہ لباس شاہی جو پہنے تھا اور تاج اور ٹیکا دیا اُنکو اور کہا
کہ اگر حلب تمسے لے لیا گیا ہی تو مین تمکو انطاکیہ کا سردار کرونگا کہ تم انطاکیہ سکندریہ اور دمشق یعنی سبح اور والی ہمارے ہو گے پس تعظیم کی اور
دعا دی اُسکو یوقنا نے اور بیٹھ رہے اُسکی خدمت مین پس وہ اس حال مین تھے کہ اُسیوقت محافظ لوہے کے پل کا آیا ہرقل کے پاس اور کہا کہ
ای بادشاہ آئے ہین ہمارے پاس دو بطریق شہسواران حلب سے کہ وہ اپنے تئین ایک ہی خاندان دمیہ سے بیان کرتے ہین اور وہ
قرابتی اور یگانے یوقنا کے ہین اور وہ بھاگے ہین عرب سے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال کہا یوقنا سے کہ سوار ہو تو ای سکندر دمشق اور جا تو اُس قوم پر
پس اگر وہ تیرے قرابتی ہین پس پہونچ گئے تم اپنے یگانون مین اور مین اُنکو تم مین ملا دونگا اور وہ تمھارے ساتھ رہینگے اور اگر وہ تمھارے قرابتی
نہین ہین پس لاؤ تم اُنکو میرے پاس تاکہ مین اُنکے باب مین رائے زنی کرون اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ وہ بھیجے ہوے عرب کے اور ان لوگون سے
ہون جنھون نے رجوع کی ہی اُنکے دین کیطرف اہل شیزار اور حماۃ اور رستن اور بعلبک و دمشق اور حوران سے پس کہا یوقنا نے کہ ای
بادشاہ مین ایسا ہی کرونگا پھر اُسیوقت سوار ہوے یوقنا اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ہرقلبہ اور ہرمدیہ پہونچے لوہے کے پل تک پس ٹھہر

وہ وہان اور حکم کیا اُنھون نے اُن دوسو کے سامنے لانے کا پس جب دیکھا یوقنا نے اُنکو انکار کیا اُنکی شناسائی سے گویا کہ اُنھون نے
قبل اسکے اُنکو نہین دیکھا تھا پھر پوچھا یوقنا نے حال اُنکا پس آگاہ کیا اُنھون نے اس امر سے کہ ہم لوگ بھاگے ہوے ہین اہل عرب سے
آئے ہین بادشاہ کے شہر ونمین تاکہ اقامت کرین اُنمین پس مرحبا کہا یوقنا نے پس جب دیکھا اُن لوگون نے حشمت اور خلعت بادشاہ
کو یوقنا پر تو پیادہ ہوگئے وہ یوقنا کے سامنے اور بوسہ دیا اُنکی رکاب کا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ کیونکر رہائی پائی تمنے اہل عرب کے
ہاتھ سے پس کہا اُنھون نے کہ ہملوگ نکلے تھے اُنکے ضرار کے ساتھ بارادہ منبج اور براعہ کے پس جب پھرے ہم بارادہ حلب گئے
لیلیا ہمنے اپنی راہ کو بجانب اعزاز کے پس پایا ہمنے اعزاز کو ملکیت اہل عرب مین پس جب رات ہوئی بھاگے ہم اور طلب کیا ہمنے
بادشاہ کے شہرونکو راوی نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ کے مصاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا اُنکو یوقنا نے سوار ہونیکا پس
سوار ہوے وہ اور روانہ ہوے یوقنا اُنکو ساتھ لیکر اور بیان کیا بادشاہ سے اُسکے مصاحبون نے جو سُنا تھا پس خلعت دیے بادشاہ
نے اُنکو اور اُتارا اُنکو ساتھ بزرگی اور بخشش نیک کے اور دیا یوقنا کو ایک گھر اپنے قصر کے سامنے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تو جانتا ہی
کہ اس دنیا کی نعمتین ہمیشہ نہین باقی رہتی ہین اور مسیحؑ نے دنیا کو ساتھ مردار کے تشبیہ دی ہی اور اُسکے طالب کو بمنزلہ کتون کے
بیان کیا ہی کہ کھینچتے ہین اپنی طرف اُسکو جیسا روایت کی گئی ہی کہ بتحقیق دیکھا مسیحؑ نے ایک چڑیا کو کہ وہ بہت خوش وضع تھی اور پر
اُسکے بہت اچھے رنگ برنگ کے تھے پس دور کیا مسیحؑ نے اُسکے پوست کو پس دیکھا اُسکو بہت بُری صورت سے پس کہا مسیح نے کہ تو کون
ہی پس کہا اُسنے کہ مین دنیا ہون ظاہر میرا اچھا ہی اور باطن میرا بُرا ہی اور مین نے یہ مثل تجھسے اسواسطے بیان کی ہی کہ کوئی جسد حسد سے خالی
نہین پس جب متوجہ ہوتی اور آتی ہی دنیا کسی کے پاس تو بہت ہوجاتے ہین حاسد اُسکے اور مین ڈرتا ہون تیرے واسطے حسد کرنیوالون سے
اس امر کو کہ کلام کرین حاسد میرے باب مین اور دور کرین مجکو ایسے کامون کے اظہار سے جو مجھسے نہوے ہون پس اگر تیرا دل مجھسے نفرت
کرتا ہی پس دور کر تو مجھسے اس کام کو جسپر تو نے مقرر کیا ہی اور مین تیرے ہمراہی سے جدا نہونگا ہرقل نے کہا کہ ای دوست مین نے نہین مقرر
کیا تمکو اس کام پر مگر یہ کہ میرے دلکو تمپر اعتماد ہی اور جو شخص تمھارے باب مین کچھ کلام کریگا مین اُسکو تمھارے سپرد کرونگا کرنا تم اُسکے
بارہ مین جو تمکو منظور ہوگا پس بوسہ دیا یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا نکلنے کا اپنے اُس کام پر جسپر بادشاہ نے اُنکو مقرر
کیا تھا اور اُسیوقت ایک گروہ قاصدونکا ہرقل کے پاس مرعش سے آیا اور بیان کیا اُنھون نے کہ ہم بادشاہ کی بیٹی زیتون کے بھیجے ہوے
ہین اور وہ خوفناک ہی اہل عرب سے اور چاہتی ہی تیرے پاس آنیکو تاکہ دیکھے وہ تیرا معاملہ مسلمانون سے کیا ہوتا ہی اور طلب کیا ہی اُسنے ایک
لشکر تجھسے تاکہ بیدر ہوجاوے دل اُسکا پس جب سُنا اس حال کو بادشاہ نے کہا اُسنے کہ ای دوستی یوقنا سوائے تمھارے اور کوئی اس کام کا اہل نہین ہی
پس بوسہ دیا یوقنا نے بادشاہ کے ہاتھ کو اور کہا کہ تیرا حکم بخوشی و اطاعت منظور ہی اور ساتھ اُنکے بادشاہ نے دو ہزار سوار لوندجیہ اور نیاصرہ
مقرر کیا پس روانہ ہوا یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اور اپنے ہمراہیونکے اور بلند کی گئی تھی صلیب اُنکے سر پر اور ہمراہ تھے اُنکے کوتل گھوڑے اور بیدے
لوگ جو آراستہ تھے ساتھ زیورون اور لباس حریر اور دیباج اور موتی کی لڑیون سے گندھے ہوے سنہری تارونسے اور روانہ ہوے وہ ساتھ
کوشش اور جلدی کے تا اینکہ پہونچے وہ مرعش مین اور لیا اُنھون نے زیتون دختر ہرقل کو جو اُسکی چھوٹی بیٹی تھی اور ہرقل نے اُسکو

اس زمین اور معافل کا حاکم اور اُسکا بیاہ نسطورس کے ساتھ کر دیا تھا اور نسطورس کو لوگ سیف الصرابتہ کہتے تھے بسبب اُنکی شجاعت کے
اور وہ مرگیا تھا یرموک کی لڑائی مین بسبب زخمی ہونیکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ لیا یوقنا نے ہرقل کی بیٹی کو اور پھرے وہ بطلب انطاکیہ کے
پس لیا اُنھون نے بڑی شاہراہ کو اس خیال سے کہ شاید ملے اُنکو کوئی جاسوس مسلمانون کا یا کوئی شخص معاہدین سے پس بھیجین وہ خبر اپنی بجانب
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس شرح سے کہ بحکومت قرار پکڑا ہی اُنھون نے انطاکیہ مین پس پہونچے وہ ایک رات مین بمقام مرج
الدیباج کے اور وہ وقت آدھی رات کا تھا اور اُسیوقت چونکنے ہوے گھوڑے رومیون کے اور وہ گروہ جو بطور طلیعہ کے تھا مثل برق کے پیچھے کو
پھرا پس کہا یوقنا نے اُن سے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ ای دستق ہم قریب پہونچے مرج کے پس دیکھا ہمنے ایک اترے ہوے
لشکر کو پس جاسوسی کی ہمنے اُنپر تو معلوم ہوا کہ وہ عرب ہین اور سوتے ہین اور جانور اپنا دانہ چارہ کھاتے ہین وہ بیشک مسلمان ہین پس
جب سُنا یوقنا نے اس حال کو خوش ہوے وہ اپنے دلمین اور کہا اپنے ساتھیونسے کہ احتیاط کرو تم اپنی جانونپر اور ہوشیار کرو تم اپنے
دلون کو اور آگاہ کرو تم اپنے بھائیون کو اور کوشش کرو اور لڑو اپنے دشمنونسے اور لڑو بادشاہ کی آبرو کے واسطے اور نہ سپرد کرو تم اُسکو اپنے
دشمنونکے اور ہو جاؤ تم بہترین گروہ کے اور لڑو تم اپنے مالک کی نعمت کی طرف سے پس جب در آوے لڑائی ہمارے اور اُنکے بیچ مین پس
قصد کرو تم اُنکے گرفتار کر لینے کا اور احتیاط کرو مار ڈالنے سے اور جان لو تم اس امر کو کہ اہل عرب مع اپنے ہزار کے کل ضرور بادشاہ کا مقابلہ
کرینگے پس اگر گرفتار ہو جاویگا کوئی شخص ہم مین سے تو سبکو قیدیون سے معاوضہ کی گنجائش ہوگی اور بعض کتب حکما مین یہ بات لکھی ہی جو
انجام کار مین نظر کریگا وہ امان مین رہیگا اور جو چھوڑیگا اپنے کام کو اپنے حال پر تنگی مین پڑیگی جان اُسکی اور جو غدر اور بیوفائی کریگا آویگا
اُسپر مکر و فریب دوسرے کا چلو تم ساتھ برکت اور اعانت مسیح کے پس بلند کیا ان لوگون نے نیزونکو اور ڈھیلا کر دیا باگونکو اور قصد
کیا اُن لوگونکا جو مرج الدیباج مین تھے پس جب آہٹ پائی رومیونکی نگاہبانان لشکر نے جگایا اُنھون نے اپنے ساتھیونکو اور کہا اُنسے کہ
ہم آواز لگامون اور گھوڑونکی سُنتے ہین اور ہم نہین جانتے ہین کہ وہ کون قوم ہین پس بیدار اور سوار ہوئی قوم اور استقبال کیا
اُنھون نے یوقنا کا اور پکارا اُنھون نے کہ ہملوگ تابع مریم اور صلیب اور مسیح کے ہین پس تم کون ہو دور ہو جاؤ قبل اسکے کہ حکم کرین
تلوارین تمھارے سرون پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام انکا کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم ہرقل بادشاہ کے
ہمراہی ہین اور ہم تابع بادشاہ حرب ایہم بن جبلہ الغسانی کے ہین اور بشیر و ہمارا اُسکا بیٹا ایہم ہی پس جب سُنا یوقنا نے یہ کلام
پاپیادہ ہوگئے وہ واسطے تعظیم پسر جبلہ کے اور پاپیادہ ہوگئے وہ سب دو ہزار و سو ہمراہی یوقنا کے ایک ہی ساتھ اور سلام کیا اُسپر اور سلام کیا
رومیون نے متنصرہ پر اور کہا ایہم بن جبلہ نے یوقنا سے کہ تم کہان سے آتے ہو یوقنا نے کہا مین مرعش سے ہمراہ دختر بادشاہ کے آیا ہون پس تو کہان
سے آتا ہی اُسنے کہا کہ مین حمرہ اور غمہ سے آتا ہون لیا تھا مین نے رسد کو وہانکے لوگونسے پس جب پھرا مین بارادے بادشاہ کے گذر گیا مین تے مرج
وادی مین پس ملاقی ہوا مین ایک گروہ سوارونسے اور وہ قریب دو سو کے تھے اور نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سواے نیلی آنکھ کے پس جب ہم قریب
پہونچے اُنکے دوڑے وہ ہماری طرف بقصد لڑائی شدید کے اور بشیر وُ انکا نہین چلتا تھا لڑائی کی آگ سے اسواسطے کہ وہ سوار حملہ کنندہ اور ڈرانیوالا
اور شہر شکار نیوالا تھا پس بتحقیق ہلاک کیا اُسنے ہمارے مردونکو اور زمین پر گرا دیا دلیرونکو اور ہین بجماعت ایکہزار سوار دلیر نیزہ باز اور شیر خصومت کرنیوالون کے تھا

پس نہین بچا وہ شخص ہم مین مگر مثل آگ کے لکڑیون مین پس برابر ہم اُنپر حملہ کرتے تھے اور وہ ہمپر حملہ کرتے تھے یہانتک کہ گرفتار کرلیا ہمنے ان سب کو بعد اسکے کہ مار ڈالا اُنھون نے ہم مین سے اپنے دو چند کو اور کوئی سوار اُنکا نہین مارا جاتا تھا مگر یہ کہ مار ڈالتا تھا وہ ہم مین سے دو تین سو اور اُنکو اور باقی رہا سردار اُنکا سکے پیچھے پس نہین قدرت ہوئی ہمکو اُسپر اور نہین پہونچا ہم مین کا کوئی اُن تک پس قصد کیا ہمنے اُنکے گھوڑے کا ساتھ تیرونکے اور مار ڈالا ہمنے گھوڑے کو پس جب گر پڑا وہ شخص اپنے گھوڑے سے ناگہان در آئے ہم اُسپر اور گرفتار کرلیا ہمنے اُسکو اور جب پوچھا نسب اُنکا تو معلوم ہوا وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او بشیر اس گروہ کے ضرار بن الازور بن طارق ہین اور وہ سب ہمارے ساتھ قید اور بندھے ہوے ہین لیجاتے ہین ہم اُنکو بجانب بادشاہ کے پس جب سُنا یوقنا نے کلام ابہم بن جبلہ غسانی کا بیقرار ہوا اور دھڑکنے لگا دل اُنکا لیکن صبر دلایا اُنھون نے اپنے دل کو اور مضبوط کیا خوشی اور سرور کو اور کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ ہر آئینہ پہونچا تو ساتھ بڑی بزرگی اور عزت کے بسبب گرفتار کرنے اُس جوان یعنے ضرار کے اور مین نے سُنا ہی جو کچھ کیا ہی اُنھون نے ساتھ دلیران شام اور شہسواران روم کے پھر روانہ ہوئی قوم بارادۂ ہرقل بادشاہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا مسلمانون نے اعزاز کو اور چھوڑا وہان مالک اشتر نے سعید بن عمرو الغنوی کو اور ملاقی ہوے وہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور پھرے مسلمان ساتھ مال غنیمت کے بجانب حلب کے اور خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بسبب سلامتی لوگون اور فتح اعزاز کے اور پوچھا حال یوقنا کا پس بیان کیا مالک اشتر نے بر سبیل اخفا کے حال اُنکا اور یہ کہ روانہ ہوے ہین بجانب انطاکیہ کے تاکہ سختی اور بلاد الیہ رسوخ دین پر اسوجہ سے وہ تمھارے پاس پھر نہین آئے کہ اُنھون نے تجویز کیا تھا ایک حیلہ اور فریب کو اور نہین پورا ہوا مطلب اُنکا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اللہ تعالیٰ اُنکو مدد دیگا اور فتح یاب کریگا اُنکے دشمنون پر اور نگاہ رکھیگا اُنکو پھر لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح عاملہ بالشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ اما بعد فان للہ علینا منۃ یستوجب بھا الشکر والحمد من جمیع المسلمین اذ فتح علینا ما استصعب من اقالیم الکفار و بلاد الاشرار واذل لنا ملوکھم واورثنا ارضھم ودیارھم واموالھم وان اللہ عز وجل قد فتح علینا قلعۃ حلب واعزاز فعاد الی الاسلام یوقنا وان بطریق یوقنا اسلم وحسن اسلامہ وقد رجع عونا للمسلمین الی الکافرین وقد کتبت ھذا الکتاب ونحن معولون علی المسیر الی انطاکیۃ لنقصد طاغیۃ الروم فما سواہ من اقالیم اعدائنا ونحن طامعون من اخذ سریرہ وکنوزہ لما وعدنا نبینا صلوات اللہ وسلامہ علیہ فرزدنا بالدعاء فانہ سلاح المومن ودمار الکافر والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پانچوین حصہ کو مال غنیمت سے اور سپرد کیا رباح بن غانم الیشکری کے اور ساتھ کیا اُنکے ایکسو سوار مہاجرین و انصار سے جسمین قتادہ بن العمرو اور سلمہ بن الاکوع اور عدی بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور مثل ان لوگونکے تھے پس لیا اُنھون نے مال خمس کو اور روانہ ہوے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضرار کو اور ساتھ کیا اُنکے دو سو سوار و نکو اور حکم کیا اُنکو اس امر کا کہ قصد کرین وہ بجانب شام کے اور تاخت

ابن الازور اور ان کے ہمراہیون پر بمقام مرج دابق اور گرفتار ہوجانا ضرار اور ان کے ہمراہیون کا۔

تاراج کرین پس سوار ہوے ضرار بن الازور اور دو سوار آئے اور روانہ ہوے ساتھ اُنکے سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور برابر
چلے جاتے تھے ضرار بن الازور اور ساتھی اُنکے اور آگے اُنکے ایکمرد معاہد تھا جو اُنکو راہ بتلاتا تھا پس جب پہونچے وہ مرج وابق تک کہا معاہد نے اُنسے کہ
دانہ چارہ دو تم اپنے گھوڑونکو اور آرام کرو تم ایک ساعت پس جب صبح ہوگی قصد کرنا تم اللہ تعالیٰ کی قوت اور اطاعت سے پس اُترے وہ لوگ
وہان اور دانہ چارہ دیا اپنے گھوڑونکو اور سو رہے پس نہین آگاہ اور خبردار ہوے وہ مگر اُسوقت کہ ایہم بن جبلہ ناگہان آپڑا اُنپر پس جب
واقع ہوئی آواز سوار ہوے ضرار بن الازور اپنے گھوڑے پر اور ایکسپاہی اُنکے اُنسے نزدیک تھے اور ایکسو باقی ماندہ نہین بیدار
ہوے مگر اُسوقت کہ چھپا لیا اُنکو گھوڑون نے اپنی ٹاپون سے اور بھاگ گئے گھوڑے اُنکے شور وغل سے پس لڑے
وہ پیدل ہوکر اور نہین پہونچے اُن تک دشمن اُنکے تا انکہ مار ڈالا ہر ایک نے اُنمین سے اپنے خصم کو اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ
پکارا اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اور کہا کہ ای جوانمردان عرب یہ دشمن تمھارے ہین کہ ناگہان در آئے ہین تمپر بوقت تمھاری غفلت کے
اور وہ عرب ہین مثل تمھارے اور یہ اچھا وقت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پس آگے کرو تم اپنے ارادون کو اور نہ بزدلی کرو اسواسطے کہ تم جانتے
ہو کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت
فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین سمرہ بن عامر سے جو مرج وابق مین ضرار بن الازور کے ساتھ تھے بیان کیا ہی کہ ربیعہ بن معبر بن ابی
عون ہمارے ساتھ تھے اور تھے وہ فصحاے عرب سے اور نہین کلام کرتے تھے وہ مگر ساتھ خوش اسلوبی اور وزن اور قافیہ کے اور جب وہ
بدیہہ کلام کرتے تھے تو سننے والے متحیر ہوتے تھے اُنکی خوش کلامی سے اور ہم اُنکے کلام مسجع کو سنتے تھے اور اُسکو یاد کر لیتے تھے پس جب
سُنا اُنھون نے ضرار بن الازور کو کہ وہ ترغیب دیتے ہین لڑائی پر اور گشت کرتے ہین ہمارے بیچ مین کہا ربیعہ نے یا فتیان ربیعۃ
ومضر ہذا الیوم لہ ما بعدہ وقد علمتم قربہ وبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ وللہ فی عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ اعدہا
اللہ لمجاہد درجۃ الشہادۃ فارضوا عالم الغیب والشہادۃ فہذا الجہاد قام علی ساقہ وبدا النفاق فی اسواقہ واختفی نفاقہ فی سواقہ انما انتم صحابۃ
نبی لصبرا فایسوا بالثبات والنصر بشیر وارواح المصطفیٰ تبہاتکم وقدسموا العزم بصفاء نیاتکم وایاکم ان تولوا الادبار فتستوجبوا غضب الجبار
واعلموا ان الصبر والثبات جند ان منصوران فمن طلب دار البقاء ہان علیہ ما یلقی فسیحوا الطلبکم تنالوا ارزاقکم وحققوا املکم تنالوا بغیتکم واعتقوا
الصدور تنالوا الحور وشرعوا الالمعۃ تنالوا الجنۃ واعتمد والصبر تنالوا النصر وایاکم ان توافقوا الکفار من جہلہم واعدلوا عن طریق تولہم
ولعلہم قال اللہ تعالیٰ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ثم قال معلنا
ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ثم بین من یعلم السر المکنون قال یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر
بعد ذلک فاولٰئک ہم الفاسقون سیروا فقد سبق المعدون وجیشہم واتقدوا فان المجتہد ویایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون

ہو اور کوشش کرو تم پس تحقیق کوشش کرنیوالے وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین اور ڈرو تم اللہ کو جیسا کہ چاہیے اور نہ مرو تم مگر مسلمان باایمان ۱۲

ابن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ تحقیق کھل گئے دل ہمارے اُنکے کلام سے اور حملہ کیا ہمنے متنصرہ پر اور ضرار بن الازور ہمارے آگے تھے اور وہ یہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پھر حملہ کیا ضرار بن الازور نے اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور خرچ کیا ہمنے اپنے نیزون اور تلوارون کو متنصرہ مین اور پیش آئی ہمکو ایسی لڑائی جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی اور ضرار بن الازور شل آگ کے لکڑی مین تھے اور ابہم بن جبلہ تعجب کرتا تھا اُنکی لڑائی اور حملون اور شمشیر زنی سے پس حکم کیا اُسنے اپنی قوم سے اس امر کا کہ قصد کرین اُن کے گھوڑے کا اپنے تیرون اور نیزون سے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پس گر پڑا گھوڑا اور گر پڑے ضرار بن الازور رض اُسکی پشت سے اور ہجوم کیا اُنپر متنصرہ نے پس لیلیا اُنکو اور مشکین باندہ لین اور باقی اُنکے ہمراہیون کو بھی قید کر لیا اور روانہ ہوے بارادہ انطاکیہ کے پس ملاقی ہوا وہ یوقنا اور بادشاہ کی بیٹی سے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضرار بن الازور کے ساتھ موجود تھے جسوقت وہ قید کیے گئے تھے پس جب رات ہوئی چلے اور بھاگے سفینہ بامید پہونچنے کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس سامنے آیا اُنکے ایک بڑا شیر اثنائے راہ مین پس کہا اُنھون نے کہ ای ابو الحارث مین سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور یہ میرا حال ہی پس متوجہ ہوا شیر درانحالیکہ ہلاتا تھا وہ اپنی دم کو یہانتک کہ کھڑا ہوا سفینہ کے پہلو مین اور ڈکارا اُسنے سفینہ نے بیان کیا ہی کہ چلا مین اور وہ شیر میرے پہلو مین تھا تا اینکہ آیا مین اپنی صلح کی جگہ مین پھر چھوڑا اُسنے مجکو اور چلا گیا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پہونچے سفینہ صرف اپنی ذات سے لشکر مین اور آگاہ کیا اُنھون نے مسلمانون کو حال قید ہونے ضرار بن الازور اور اُنکے ہمراہیون سے پس سخت دشوار گزرا یہ امر مسلمانون پر اور روئے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما ضرار بن الازور کے قید ہونے پر اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس کہا اُنھون نے انا للہ وانا الیہ راجعون نیا ام لیت شعری ہی السلاسل ذتقوث او بالحدید قید دک بھی وہ بیان کرتی تھین رنج واندوہ اپنا اشعار مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تھی کچہ عورتین عربیہ خولہ کے گھر مین جنکے یگانے ضرار بن الازور کے ساتھ قید ہوے تھے پس وہ روتی تھین اپنی اولاد پر اور منجملہ اُنکے مزروعہ بنت عملوق حمیریہ تھین اور وہ بڑی فصیح تھین اپنے زمانہ مین لوگون سے اور وہ روتی تھین اپنے بیٹے صابر بن اوس پر جو قید ہو گئے تھے پس پکارتی اپنے بیٹے کا نام لیکر

اور وہ اشعار مصیبت کے پڑھتی تھین پس جب فراغت پائی اُنھون نے گریہ اور بکا اور اشعار سے کہا اُنسے سلمہ بنت سعید نے جو بڑی
زاہدہ اور عابدہ تھین کہ آیا اسی کام کا تمکو اللہ تعالی نے حکم دیا ہی نہین حکم دیا ہی اُسنے مگر صبر کرنیکا اور صبر پر وعدہ اجر کا تمسے کیا ہی آیا نہین سُنا
ہی تمنے جو اللہ تعالی نے فرمایا ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبة قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولٰئک علیھم صلوات
من ربھم ورحمة واولٰئک ھم المھتدون اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالی کے ثواب مین عوض ہی تمھاری مصیبتون کا اور مصیبات
دنیا کے گذر جانے سے تمھارے نزدیک ٹھری ہوئی ہی اُسمین یہ معاملہ تمھارے رنج او ساندوہ کا پند اور نصیحت ہی پس خاموش ہوئین
عورتین اور تعزیت کی آپسمین ایک نے دوسری کی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا مال خمس کا اور خط ابو عبیدہ بن
الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ابن غانم الیشکری کے پس جب آئے وہ مدینہ طیبہ مین واقع ہوا شور اُنکے
آنیکا پس یکجا ہوے لوگ مسجد شریف مین تاکہ سُنین وہ حال حلب و رباجراو ہانکے محاصرہ اور لڑائی اور فتح کا پس جب آئے رباج سلام کیا
اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھون کا اور دو رکعت نماز پڑھی روضۂ مقدس مین اور سلام کیا قبر نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمرؓ کے اور سپرد کیا خط اُنکو پس جب پڑھکر سُنایا خط حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے مسلمانون کو شور کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اور لکھا حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہؓ بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باز رکھے تمکو کوئی چیز وہان کے جانے سے اور روانہ کیا خط
ساتھ رباج بن غانم کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا جواب خط کا پاس ابو عبیدہؓ بن الجراح کے روانہ ہو
وہ اُسی دن بطلب انطاکیہ کے اور حال یوقنا رحمہ اللہ اور ایہم بن جبلہ اور اُنکے ساتھیو نکا یہ گذرا کہ روانہ ہوے وہ بجانب انطاکیہ
اور پیشتر روانہ ہوا خوشخبری دینے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اُسکی بیٹی او رایہم بن جبلہ اور یوقنا اور دو سو قیدی کے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل نے کنیسہ کے آراستہ کرنے اور اُسمین فرش بچھانے کا اور دین
خیرات اور خلعتین غربا ے روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے اُنکی ملاقات کے ہمراہ اُسکے بھتیجے فورین کے اور داخل ہوئی
قوم اپنے لباس اور زینت مین اور پا پیادہ ہوگئے بادشاہ کے لوگ سامنے دختر بادشاہ کے اور نکلے سب رہنیوالے انطاکیہ
اور تھا وہ دن مجمع عام کا اور آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بندھے ہوے تھے اور رومی گالیان دیتے تھے
اُنکو اور گرد اُنکے تھے لوگ ایہم بن جبلہ کے اور گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر مین اور داخل ہوے لوگ بادشاہ کے پاس اور
جھکے وہ بجانب زمین کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دی اُسنے ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور بڑے لوگون کو اور بلایا

ذکر سوال ہرقل کا قیس بن عامر الانصاری سے ۱۲

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے اپنے اور وہ رسیونمین بندھے تھے پس جب ٹھہرے وہ لوگ سامنے اُسکے چلاکر کہا
اُسنے مصاحبون اور خادمون سے کہ زمین بوسی کرین وہ واسطے بادشاہ کے پس نہین التفات کیا صحابہ نے اُنکی طرف کو اور نہین آمادہ ہوئے
اُنکے کلام مین پس کہا اُسنے سرورند نے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تھا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ نہین تعظیم کرتے ہو تم بادشاہ
کے فرش کی ساتھ سجدے کے اُسکے سامنے پس کہا ضرار بن الازور نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ کرنا نہین جائز رکھتے ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے
ہرقل کے گفتگو کی اُسنے صحابہ سے بدون واسطہ مترجم کے اور ارادہ کیا اُسنے اس گفتگو بلا واسطے سے اس امر کا کہ بطارقہ اور مصاحب
اُسکی سنین جو اُنہین سمجھین وہ باتین جو باتین کی تھین اُسنے بطارقہ سے جب فرمان بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے پاس اور حال یہ
گذرا تھا کہ ہرقل نے کلمہ کیا تھا اپنے بطارقہ اور مصاحبین کو اور کہا تھا کہ یہ وہی نبی مبعوث ہین جنکی بشارت مجھکو مسیح نے دی ہی اور
حاکم وقت کے ہونگے اور بہت اُنکی بہترین اُمتون کی ہوگی کہ باقی رہیگی اس زمانہ مین اور آگاہ ہو کہ دین اُنکا بدلا نجائیگا اور ضرور دین اُنکا ظاہر
ہوگا یہانتک کہ پھر لیگا یورپ دہجیم کو پھر کہا تھا اُسنے ہرقل نے واسطے ادائے جزیہ کے پس جب سُنا اُنھون نے اس کلام کو گھبرائے
اُسکے قول سے اور ارادہ کیا تھا اُسکے مار ڈالنے کا پس چاہا اُسنے اُسدن اس امر کو ظاہر کرے اُنکے واسطے حقیقت اپنے کلام
سابق کی اور اُسنے اس امر سے سوائے اصلاح اور بہتری اُنکے حال کے اور کچھ نہین چاہا تھا پس کہا اُسنے صحابہ سے کہ کون شخص جواب
دیگا تم مین سے میرے سوالات علمی کا پس اشارہ کیا صحابہ نے بجانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ بڑے حسن اور واقف کل
حالات اور معجزات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس جب اشارہ کیا صحابہ نے بطرف قیس بن عامر کے پس کہا اُنھون نے بادشاہ
سے کہ کہہ تجھکو جو کہنا ہو پس کہا ہرقل نے کہ کیونکر نازل ہوئی تھی اُنپر وحی ابتدائے کار مین پس کہا قیس بن عامر نے کہ پوچھا تھا اس سوال کو ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرد نے اہل مکہ سے جنکا نام حارث بن ہاشم تھا اور مین اُسوقت حاضر تھا پس کہا حارث نے کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر آپ پر وحی آتی ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہی مجھپر وحی مثل نرم آواز شہد کی مکھیون کے
اور اُسکی گرانی مجھکو معلوم ہوتی ہی پھر منقطع ہوجاتی ہی وہ آواز مجھسے اور تحقیق مین یاد کرلیتا ہون جو کچھ وہ آواز کہتی ہی اور کبھی آدمی کی صورت پر
فرشتہ میرے پاس آتا ہی اور مجھسے کلام کرتا ہی پس یاد کرلیتا ہون مین جو وہ کہتا ہی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہی کہ آتی تھی وحی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاڑے کیدن مین پس منقطع ہوتی تھی وحی آنسے اور اُنکی پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا پھر
قیس بن عامر نے کہا کہ ابتداے وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ اچھے خوابون کے تھی اور نہین دیکھتے تھے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر
ہوتا تھا مثل سپیدی صبح کے پھر دوست رکھتے تھے آپ اپنی تنہائی کو پس تنہا جاتے تھے آپ غار حرا مین اور متواتر راتین وہان گذارتے تھے پس
وہ برابر اسی حالت مین تھے یہانتک کہ آیا امر حق اور وہ غار حرا مین تشریف رکھتے تھے پس آیا اُنکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اُسنے کہ پڑھو تم پس فرمایا آپنے
کہ مین پڑھنے والا نہین ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ لیلیا اُس فرشتہ نے مجھکو دوبارہ یہانتک کہ مشقت اُسکی مجھکو معلوم
ہوئی پھر چھوڑ دیا اُسنے مجھکو اور کہا کہ پڑھو تم مین نے کہا کہ مین نہین پڑھنے والا ہون پس لیلیا اُسنے سہ بارہ مجھکو اور ڈھانپ لیا مجھکو پھر چھوڑ دیا

اور کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم پس پھرے وہان
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درانحالیکہ جنبش کرتا تھا گوشت میان کتف اور گردن مبارک کا پس داخل ہوئے خدیجہ بنت خویلد
کے پاس اور فرمایا کہ کپڑا اڑھاؤ مجھپر پس کپڑا اڑھایا لوگون نے آپ پر تا اینکہ جاتا رہا خوف آپسے پس آگاہ فرمایا آپ نے خدیجہ کو حال سے
اور کہا مجھکو اپنی جان کا بڑا خوف ہی پس خدیجہ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ اللہ تعالیٰ آپکو کبھی رسوا نہین کریگا اسواسطے کہ آپ پاس لگانگت کا
کرتے ہین اور بار اٹھاتے ہین یتیم کا اور تیمارداری کرتے ہین محتاج کی اور مہمانی کرتے ہین مہمان کی اور بیان کیا قیس نے تمام اس حدیث
کو اور کہا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اسی حال مین کہ مین چلا جاتا تھا دفعۃ سنا مین نے ایک آواز کو آسمان سے
پس بلند کیا مین نے اپنی نگاہ کو پس تھا وہ ایک فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس غار حرا مین اور وہ بیٹھا تھا ایک کرسی پر آسمان اور زمین کے
بیچ مین پس خوفناک ہوا مین اس سے اور واپس آیا مین اور کہا مین نے کہ کپڑا اڑھاؤ مجھکو پس نازل فرمایا اللہ غالب و بزرگ نے
اس آیت کو یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر پس آئی وحی اور پے در پے آنے لگی اور کہا قیس بن عامر نے
بادشاہ روم سے کہ تھا مین ایک روز ہمراہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مسجد شریف مین کہ اسیوقت آیا آپکے پاس ایک مرد شتر
سوار پس بٹھایا اسنے شتر کو صحن مسجد مین اور رسی مین باندھ دیا اسکو پھر کہا اسنے کہ تملوگون مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون شخص ہین اور
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ دیے بیٹھے تھے پس کہا ہمنے کہ روشن اور سپید رنگ تکیہ دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس کہا
اس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا ابن عبد المطلب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین نے منظور کیا تیرے
جواب دینے کو پس کہا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مین آپ سے سوال کرونگا اور بار گران ڈالونگا آپ پر مسائل مین پس نہ بگڑیا
کرین آپ میرے اوپر اپنی ذات مبارک کو پس فرمایا آپ نے سوال کر تو اس چیز سے جو ظاہر ہوی تجھکو پس کہا اس مرد نے کہ سوال
کرتا ہون مین بہ قسم آپکے پروردگار اور پروردگار سابقین کے کہ آیا اللہ تعالیٰ نے آپکو سب آدمیون پر بھیجا اور نبی کیا ہی آپ نے فرمایا
کہ ہان پھر اسنے کہا کہ قسم دلاتا ہون مین آپکو خدا کی کہ آیا اللہ تعالیٰ نے پنجگانہ نماز پڑھنے کا آپکو حکم دیا ہی حضرت نے ارشاد فرمایا ہان
اسنے کہا کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بہ قسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالیٰ نے حکم ایک مہینے کے روزے کا تمام سال مین دیا ہی آپنے
ارشاد فرمایا ہان کہا اسنے کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بہ قسم آپکے پروردگار کے آیا اللہ تعالیٰ نے حکم اس امر کا آپکو دیا کہ لیوین صدقے کو
ہمارے دولتمندون سے پس تقسیم کرین آپ اسکو محتاجون پر آپ نے فرمایا ہان اس مرد نے کہا کہ ایمان لایا مین ساتھ اس
چیز کے جسکو آپ لائے ہین اور مین ایلچی ہون اور میرے پیچھے ایک قوم ہی اور مین ضمام بن ثعلبہ ہون ایک شخص قوم بنی سعد
بن بکر سے ہرقل نے قیس بن عامر سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے دین کی کہ کیا معجزات تمنے انکے دیکھے ہین قیس نے کہا کہ تھا مین ہمراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس آیا ایک اعرابی اور نزدیک ہوا اسنے پس فرمایا اس سے مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اس اعرابی نے کہا کہ کون شخص اس کلام کا گواہ ہی آپنے فرمایا یہ درخت
بلایا اس درخت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ کنارے میدان مین تھا پس آیا وہ درخت درانحالیکہ پھاڑتا تھا زمین کو تا اینکہ کھڑا

سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس طلب گواہی کی آپنے اُس سے پس کہا اُسنے انت محمد رسول اللہ پھر واپس گیا وہ اپنی جگہہ پر تب پس کہا قیس سے ہرقل نے کہ پاتے ہین اپنے علم اور کتابون مین اس امر کو کہ ایک مرد اُنکی اُمت سے جسوقت ایک گناہ کریگا تو لکھا جاویگا اُسپر ایک ہی گناہ اور جسوقت وہ ایک نیکی کریگا لکھی جاوینگی اُسکے واسطے دس نیکیان پس کہا اُس سے قیس بن عامر نے کہ یہی صفت اُمت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اسواسطے کہ ہمارے قرآن مین مذکور ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا پس کہا ہرقل بادشاہ نے کہ جانو تم اس امر کو کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسی مسیح نے دی ہے وہ گواہ ہونگے دنیا مین اور گواہ ہونگے لوگونپر قیامت کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے کہ وہ گواہ ہین دنیا مین جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے انا ارسلنک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اور گواہی اُنکی عالم آخرت مین ہے پس کہا ہے ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا اور گواہی اُنکی اُمت کی ہے پس اللہ تعالی نے فرمایا لتکونوا شہداء علی الناس پس کہا ہرقل نے کہ وہ شخص جنکا تمنے وصف بیان کیا ہے آیا حکم کیا ہے اللہ تعالی نے بندونکو اس امر کا کہ جاوین وہ اُنکی حیات مین اُنکی طرف اور درود بھیجین اُنکی حیات مین اور بعد اُنکی موت کے اُنپر پس کہا قیس نے ہان اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہرقل نے کہا کہ وہ نبی جنکا وصف عیسی مسیح نے بیان کیا ہے جاوینگے آسمانپر اور کلام کریگا اُنسے پروردگار اُنکا پس کہا قیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے اللہ غالب و بزرگ نے کہا ہے سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا قیس بن عامر نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ کا ایک بطریق تھا اور وہ سنتا تھا ہمارے کلام کو اور وہ اصل تھا اُنکے دین مین پس کہا اُس بطریق نے کہ اے بادشاہ جس نبی کا تو نے ذکر کیا وہ بعد ازین مبعوث ہونگے ضرار بن الازور نے کہا کہ جھوٹا ہے تو یہ داڑھی ناپاک تیری اے کتے روم کے اور نہی ہے نبی عربی مبعوث اور مشہور توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان مین ہین اور وہ ہمارے نبی ہین مگر یہ وہ کفر نے باز رکھا ہے تمکو اُنکے پہچاننے سے پس کہا ہرقل نے کہ تمنے بے ادبی کی ہے بلکہ کاٹا تمنے ہمارے کلام کو ہمارے دین مین پس تم کون ہو قیس بن عامر نے کہا کہ یہ ضرار بن الازور بن طارق المجادی صاحب معرکہ ہاے مشہور ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ وہی ہین جنکا حال مین نے یون سُنا ہے کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہین اور کبھی سوار ہو کر لڑتے ہین اور کبھی برہنہ تن بغیر کپڑے کے لڑتے ہین قیس نے کہا کہ ہان وہی ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجھکو روایت اس امر کی پہونچی ہے کہ جب سُنا بطریق نے قطع کرنا ضرار کا اُسکے کلام کو سامنے بادشاہ اور مصاحبین اور بطارقہ کے چھپایا اُسنے غصے اور خشم کو اور اُٹھ کھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پس خشمناک ہوئے بطارقہ اور مصاحبین بسبب بطریق کے پس جب دیکھا ہرقل نے اُن لوگونکے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جان پر اُن لوگونسے پس کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم ضرار کو اپنی تلوارونسے پس لیلیا ضرار کو تلوارون نے ہر طرف سے اور پہونچے اُنپر دار تلوار کشون کے پس مارے اُنھون نے چودہ وار تلوار کے مگر وہ کارگر نہین ہوے تھے بسبب اُسکے کہ چاہا اللہ تعالی نے نجات ضرار کی پس جب دیکھا بطریق نے یہ حال بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم اُنکی زبان کو پس جب سُنا یوقنا رحمہ اللہ نے یہ کلام کہا اُنھون نے اپنے بیٹے سے جو ایکسو جماعت مین تھے کہ قسم ہے خدا کی نہ چھوڑونگا مین اس لعین کو کہ جگہہ پکڑے وہ کسی مرد پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس آگے

بڑھے یوقنا اور بوسہ دیا زمین کو اور کہا کہ ای بادشاہ یہ بات بہتر نہین ہی بلکہ راے مناسب چھوڑ دینا اس جوان کا اُسکے حال پر ہی پس اگر زندہ رہیگا جوان کل کی صبح تک تو لٹکا لینگے ہم اُسکو شہر کے دروازے پر اُسکی گردن مارینگے ہم سب برو لوگ نکے پس آرام حاصل کرینگے اس امر سے دل رومیونکے اسواسطے کہ انکے دلونپر وہ امر ہی جو بیان نہین ہو سکتا ہی بسبب رنڈا کے اس جوان سے کہ اُنکے پدران اور پسرانکے علاوہ برین پہونچیگی خبر عرب کو پس بڑی سستی مین ڈالینگے ہملوگونکو اس معاملہ سے اور نہین چاہا تھا یوقنا نے اس کلام سے مگر نجات ضرار بن الازور کی اسوقت مین اور کہا تھا یوقنا نے کہ جب گذریگی رات ٹوٹ جائیگا غصہ قوم کا اُنسے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ بہتر جانا بادشاہ نے یوقنا کی راے کو اور کہا اُسنے یوقنا اور اُنکے بیٹے سے کہ لو تم دونون اس شخص کو اپنے پاس اور نگاہ رکھو تم رات بھر اسکو پس لیا یوقنا اور اُنکے بیٹے نے ضرار بن الازور کو اور لائے وہ دونون اُنکو اپنے گھر مین برہنہ کیا اُنکے بدن کو اور دیکھا نشان زخم تلوارونکو کہ نہین کاٹا تھا کسی رگ اور پٹھے کو بسبب لطف اور مہربانی اللہ کے اُنکے حال پر پس ٹانکے لگائے یوقنا اور اُنکے بیٹے نے اُنکے زخمونپر اور ڈالا انمین دوا کو اور کھانا کھلایا اور پانی پلایا انکو پس کھولا ضرار نے اپنی آنکھونکو اور نہین جانتے تھے کہ یوقنا نے برائی اور بلا ڈالی ہی رومیونپر بلکہ وہ جانتے تھے کہ یوقنا مرتد ہو گئے ہین پس کہا ضرار نے اُنسے کہ اگر تم دونون کافر ہو پس تحقیق اللہ تعالی نے فرمانبردار کیا ہی تمکو میرے واسطے تا اینکہ علاج کیا تمنے اس چیز کا جو رنج دیتی تھی میری بدنکو اور اگر تم دونون مسلمان ہو پس خوشحالی اور مبارکی ہو تمکو اور شاید کہ اللہ تعالی جمع کرے میری پریشانی کو ساتھ ایک ضعیفہ بزرگ کے حجاز مین کہ بلند ہوتی تھی اُنکے آواز نالہ اور رونیکی اور دعا کرتی تھین وہ دن رات حالانکہ وہ جانتی تھین میرے انداز اور پیش آنے ایسے معاملات کو اسواسطے کہ مین ایک باقی ماندگان اُنکے دوستون سے ہون اور میری ایک بہن ہی ہمارے لشکر مین تحقیق پوشیدہ ہی حال میرا اُنپر پس اگر ممکن ہو تمسے تو پہونچاؤ تم میری بہن کو سلام اور آگاہ کرو تم اُنکو میری جگہ اور حال سے اور کیونکر ہو سکتا ہی کفار سے کلام میرا پس بہن میری آگاہ کرینگی میری مان کو اور لکھین گی وہ حال میرا اُنکو اور کہا کہ لکھو تم میری طرف سے میری بہن کو پھر لکھایا اُنکو اور پڑھے اُنھون نے یہ **اشعار**

الا ایہا الشخصان باللہ بلغا
آگاہ ہوا ای دو شخص واسطے اللہ کے پہونچاؤ تم دونون

سلامی الی اطلال مکة والحجر
میرے سلام کو بجانب آثار اور تودہ ہاے مکہ اور حجر کو

ولقیتما ماعشتما الف نعمة
اور ملو تم دونون جبتک زندہ رہو تم ہزار نعمت کو

بعز واقبال یدوم مع النصر
ساتھ بزرگی اور اقبال کے ہمیشہ رہے وہ اقبال ساتھ مدد اور

ولا ضاع عند اللہ ما تصنعانہ
اور نہین رائگان ہوا نزدیک اللہ کے جو کچھ کیا ہی تم دونون نے نیکی سے

فقد خف عنی ما وجدت من الضر
پس تحقیق سبک ہو گئی اور جاتی رہی مجھسے وہ چیز جو پایا تھا مین نے سختی اور بدحالی سے

بفعلکما بی تلت خیرا ورحمة
بسبب نیکی کرنے تم دونونکے میری ساتھ پہونچا مین بہتری اور آرام اور مہربانی کو

کذلک فعل الخیر بین الوری یجری
اسیطرح کار نیک درمیان خلائق کے جاری اور یادگار رہتا ہے

ومالی وبیت اللہ موتی وانما
اور وہ خواہش اور آرزو جو مجھکو ہی وہ بیت اللہ مین مرنا میرا ہو اور نہین ہے وہ آرزو

ترکت عجوزا فی المہامة والقفر
کہ چھوڑا تھا مین نے ایک ضعیفہ کو بیچ بیابان اور زمین بے آب وگیاہ کے

ضعیفة حبل لیس فیها مبلادة
سست اور ضعیف ہین وہ تدبیر کی زمین ہیں انمین مضبوطی

علی الشیح القیصوم والعشب والزهر
اور شیح (نام گیاہ) اور قیصوم (نام گیاہ) اور عشب (گیاہ تر) اور زہر کے (شگوفہ تر)

واطعمها من صید ستة ارانبا
اور کھلاتا تھا مین انکو اپنے ہاتھ کے شکار سے خرگوش

مع البقر الوحش والمقیمات فی البر
ساتھ گاؤ دشتی اور رہنے والے دشت کے

وانی اردت الله لا شیء غیره
اور مین نے چاہا تھا اللہ کو نہ کسی چیز کو سوائے اسکے

لعلی انال الفوز فی موقف الحشر
شاید کہ پہونچون رستگاری اور نیکی کو قیامگاہ محشر مین

کذلک اختی جاهدت کل کافر
اسی طرح میری بہن نے جہاد کیا ہر کافر سے

الا یا اخی مالی علی البین من صبر
آگاہ ہوا اے میرے بھائی نہین ہے مجھکو جدائی پر صبر

اذا سافر الانسان من ارض اهله
جسوقت سفر کرتا ہو آدمی اپنے گھر بار کی زمین سے

وفولا غریب مات فی قبضة الکفر
اور کہو تم غریب بیکس مر گیا بیچ اختیار کافرون کے

الا یا حمامات الاراک تحملی
آگاہ ہوا ای کبوتران سبز شور مزہ کے اٹھاؤ تم لیجاؤ تم

الی عسکر الاسلام والسادة الغر
طرف لشکر اسلام اور رئیسان بزرگ کے

الی ناعمات الحانات التی تجری
اور مستیون و تانع کے جو آتی اور جاری ہوتی ہین

وکنت بها ارکنا ارود رضاء ها
اور تھا مین انکے واسطے خادم و رکارکن چاہتا تھا مین

من الوحش والیربوع والضب والعفر
دشتی و وحوش صحرائی اور سوسمار اور گوشت خشک کیا ہوا

واحمی حماها ان تقام فلم یزل
اور نگاہ رکھتا مین انکی نگاہ رکھنے کی چیز کو اکر کھڑی

وجاهدت فی جیش الملاعین باسم
اور جہاد اور کوشش کیا مین بیچ لشکر ملعونون کے

فمن خاف یوم الحشر ارضی الهه
پس جو شخص ڈریگا قیامت کے دن راضی کریگا وہ اپنے پروردگار کو

وما برحت فی الطعن فی الکر والفر
اور نہین جدا ہوتی وہ نیزہ بازی مین بیچ حملہ اور دبدبہ کے

الا یا اخی هذا الفراق فمن لنا
آگاہ ہوا اے میرے بھائی اس نے ای کون شخص ہو واسطے

فاما هلاک او رجوع الی الدهر
یعنی ہلاکی ہوتی ہو یا پھرنا بجانب موافقت زمانہ کے

صریع طریح بالسیوف مقطع
خستہ اور افتادہ ساتھ تلوار سے کاٹا گیا

رسالة صب لا یفیق من السکر
پیام ایسے عاشق کا جو نہین آرام پاتا بیہوشی سے

وقولی ضرار فی القیود مکبل
اور کہو تو ضرار بیچ بیڑیون کے قیدی ہین

معودة سکنی الفقار مقیمة
عادت رکھنے والی ہین وہ سکونت بیچ بیابان کے قیام کرنیوالی ہین

واکرمها جهدی وانی فقرها
اور بزرگداشت کرتا تھا مین بقدر اپنی کوشش کے انکو ...

مع الظبی والغزلان والنبق بعدها
ساتھ آہو اور بچگان آہو اور نبق بعد اسکے

لها ناصرا فی موقف الشر والضر
تھا مین مددگار انکا جگہ ٹھہرنے بدی اور تنگی کی

وارضیت خیر الخلق اعنی محمدا
اور راضی کیا مین نے بہترین خلایق یعنی محمد صلی اللہ علیہ

وقاتل ابناء الصلیب ذوی الکفر
اور قتل کرے گا ابناے صلیب کافرون کو

لقول وقد جاء الفراق بحینه
آئی تحقیق وہ کہ بہ تحقیق نزدیک ہوئی جدائی اپنے وقت پر

لیحسن رجوع قادم منک بالبشر
اچھے پھرنیوالے اچھے آنیوالے تمہارے پاس سے

الا ابلغا عن اخیها تحیة
آگاہ ہو پہونچاؤ تم دونون انکے بھائی کیطرف سے

علی نصرة الاسلام والطاهر ال...
اوپر مددگار اسلام اور پاک سب پاکون

حمائم نجد بلغی قول شائق
اے کبوتر زمین بلند کے پہونچاؤ تو پیام آرزو...

بعید عن الاوطان فی بلد ...
دور ہین وطن سے بیچ ...

وشوار کے

حمائم نجد اسمعی قول مفرد
ای کبوتر زمین بلند کے سن تو پیام تنہا اور بیکس کا
بان دموعی کالسحاب دکالمطر
اسطور پر کہ آنسو میرے جاری ہین مانند بارانکے اور
حمائم نجد ان اتیت خیامنا
ای کبوتر زمین بلند کے اگر آوے تو ہمارے خیمون مین
له علة بین الجوانح والصدر
اسکو بیماری ہے درمیان استخوانہاے پہلو اور سینہ کے
فی خده خال محته مدامع
اور اسکے رخسارہ پر ایک تل تھا جسکو بہا دیا آنکھون
فوافاه انباء اللئام علی غدر
پس پہونچ گئے اسپر لوگ ناکس اوپر بیوفائی کے
الا یا حمامات الحطیم وزمزم
آگاہ ہو اے کبوتر حطیم اور زمزم کے
بقبر غریب لا یزاد من النکر
واسطے قبر بیکس کے کہ نہین زیارت کیجاتی زبونی

غریب کئیب فی ذلة الاسر
و دور از وطن ایسا کہ نہ دیکہے بیچ خواری قید کے
حمائم نجد غردی عند موطنی
ای کبوتر زمین بلند کے خوش آوازی کر اور اچہی بولی بول تو
فقولی لک الله صبرا علی یسر
پس کہہ تو اسیطرح رہیگا زمانہ دشواری کا اوپر
له من عداد العمر عشر وسبعة
واسطے اسکے شمار عمر کی اٹھارہ برس ہے
علی فقد اوطان وکسر بلا جبر
اوپر جدائی اور دوری کے وطن اور شکستگی دریا بے جدوتن کرنیکے
الا فادفانی بارک الله فیکما
آگاہ ہو پس چہپا دو تم دونون مجہکو ذات مین برکت دے تمکو
الا فاخبری امی ودلی علی امری
خبر دے تو میری مان کو اور مطلع کر تو میرے حال پر

وان سالت عنی الاحبة فاخبری
اور اگر پوچہین میرے حال کو تجہسے دوست لوگ
وقولی ضرار قد یحن الی الوکر
اور کہہ تو ضرار نالہ دردناک کرتا ہو بیچ آشیانہ قیدی کے
وقولی لهم ان الاسیر بحسرة
اور کہہ تو انسے کہ تحقیق قیدی بیچ گرمی بیقراری کے ہے
و واحسرتاه من الحساب بلا فکر
و وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے
مضی سائرا یبغی الجهاد بکربها
روانہ ہوا تہا خواہش جہاد مین واسطے نیکوکاری کے
والکتاب هذا الغریب علی قبوری
اور لکہہ دو تم دونون یہ مسافر اور بیکس ہے میری قبر پر
عسی تسمح الایام عنها بزورة
شاید کہ موافقت کرے زمانہ انکو ساتھ ایکبار زیارت

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب لکہا یوقنا نے ضرار کے اشعار کو ختم کیا اُنھون نے خط کو اور سپرد کیا خط ایک شخص کو معاہدین سے جسپر وہ اعتماد رکہتے تھے پہونچا دینے خط کو بجانب مسلمانون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور اُنھون نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا آگاہ ہو کہ تھا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اُس زمین مین تھے جسکا نام بلاط تھا کہ اُسیوقت آئے سعین بن اوس قبیلہ مخزوم سے اور چہوڑا اور مقرر کیا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے مقدمہ لشکر پر پس لائے وہ ایک مرد رومی کو کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح سے کہ تو تم اُس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتا ہی پس پوچہا اُس سے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون میرے پاس ایک خط ہی تمہارے نام کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کس کی طرف سے ہی اُسنے کہا کہ تمہارے ایک قیدی کی طرف سے ہی جوانطاکیہ مین ہین اور نام اُنکا ضرار بن الازور ہی پس لیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے خط اور پڑہکر سُنایا مسلمانون کو پس روئے مسلمان اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس آئین وہ ابو عبیدہ بن الجراحؓ کے پاس اور کہا اُسنے کہ یا امین الامة سُناؤ تم مجہکو شعر میرے بھائی کی پس سُنایا پڑہکر خولہ کو بعض اشعار اور نہین تمام کیا اُسکو پس انا للہ پڑہا خولہ نے اور کہا لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم واللہ لا آخذن ثاری **واقدی** رحمہ اللہ نے

بیان کیا ہی کہ یاد کر لیا لوگون نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پھرا یا اُن اشعار کو لوگون مین اور سب سے زیادہ غمگین اُن پر
خالد رضی اللہ عنہ تھے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اہل حازم اور دندان اور عم اور ارتاج اور سواسے
اُسنکے اور مقامات کے قلعون کو مسلمانون نے از روے صلح فتح کیا اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانون کے
تا اینکہ پہونچے اُنکو لیکر لوہے کے پُل تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دل مین اور حکم کیا اُسنے اپنے بطارقہ کو
واسطے آمادگی لڑائی عرب کے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب پُل لوہے کے اور کھڑا کیا بادشاہ نے اپنے خیمون کو اور کھولدیا بادشاہ نے
خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا ہتھیارون کو اپنے لوگون لشکرون پر اور خلعت دیا یوقنا کو اور کہا اُن سے کہ اے دستق حاکم کیا
مین نے تمکو اس سب لشکر پر پس بندوبست کرو تم اُسکا پھر سپرد کی اُسنے یوقنا کو ایک صلیب کو کہ جو قسون کے کنیسہ مین
تھی اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اُسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اُسنے کہ اے دستق اپنے آگے کرو تم اس صلیب کو اور
اعتماد کرو تم اُسپر پس وہ مدد دیگی تمکو پس لیا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور حکم کیا اُسکے اُٹھانے کا سامنے اپنے
پھر ہرقل نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اُسیوقت بجانب کنیسہ قسیسین کے اور سوار ہوے اُسکے ساتھ ملوک اور
بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکہ پڑھی اُنھون نے نماز مدد کی پس جب پڑھ چکے وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوے اُسکے
حجاب حکم کیا اُسنے اپنے سامنے لائے جانے مقیدین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تا کہ قربانی اُنکی کرے پس بوسہ دیا یوقنا
نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا کہ ای بادشاہ نہین حکومت اور نصرت دیا تجھکو اللہ تعالیٰ نے بندون اور شہرون پر مگر اسوجہ سے کہ معلوم
کیا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو حلم اور بردباری تیری اُٹھاویگی اس بوجھ کو اور حکیم دلیسورقورس نے کہا ہی کہ عقل پایۂ نردبان
بزرگ ہی اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہی اسواسطے کہ عقل عزت ہی جسمون کی اور چراغ ہی خلائق کی اور جان تو اے
بادشاہ اس امر کو عرب نے قصد کیا ہی ہمارا ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرور ہمکو اُنسے لڑنا ہی اور ہم نہین جانتے ہین کہ غلبہ
کسکے لیے ہی پس اگر مار ڈالیگا تو ان عرب کو اور پڑ جاویگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتھون مین تو وہ نہ باقی رکھینگے اُسکو اور بہتر ہی
چھوڑ دینا اُنکا اُنکے حال پر یہانتک کہ دیکھین ہم کہ کس جانب کو رجوع کرتا ہی کام ہمارا پس اگر گرفتار ہوجاویگا کوئی شخص ہمارا یہان بادشاہ
سے تو معاوضہ کرینگے ہم اُنسے ارباب دولت نے کہا کہ ای بادشاہ سچا ہی یہ دستق اپنے قول مین پس کلام کیا اور کہا ایک
بطریق نے کہ ای بادشاہ حکم کر تو قیدیون کے لانیکا اس کنیسہ مین اسواسطے کہ یہ کنیسہ سب کنیسون سے اچھا ہی اور بھرا ہی عورتون
اور لڑکیون سے اور پیش کر تو اُنسے سوال نصرانی ہونے کا اسواسطے کہ جب وہ دیکھینگے ہماری عورتون اور لڑکیون کی خوبصورتی اور
اُنکی بوے خوش شاید کہ جھکین دل اُنکے بجانب دنیا اور اُسکی زینت اور آسائش کے اور پھر وہ ہمارے دین کی طرف اور ہووے یہ امر
باعث ضعف اور سستی مسلمانون کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لانے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ مین بلند کیا قسون نے آوازون کو
ساتھ پڑھنے انجیل کے اور دھونی کی خوشبودار چیزونکی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازون کو
ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر اور کہا اُنھون نے کذب العادلون باللہ وضلوا ضلالاً بعیداً

سلہ [illegible] ۱۲

بکفرہم و انعمرانا مبینا ما اتخذ اللہ من ولد وما کان معہ من الہ اور تھے صحابہ مین ایک مرد فصحاے مین اور اُنکے علماء سے جو جانتے تھے کتب
حمیریہ کو اور آگاہ تھے گذری ہوئی کتابون سے اور نام اُنکا رفاعہ بن زہیر تھا کہتے تھے وہ شعر کو اور آراستہ کرتے تھے کلام کو اور اُنھون نے جب
دیکھا کنیسہ اور اُسکے کافرونکو اور دیکھا اُنکو کہ بزرگداشت کرتے ہین وہ صلیبا نکی اور سجدہ کرتے ہین تصویرونکو کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کذب حزب الشیطان ولا الٰہ الا الرحمن الذی لیس فی عدد محسوب وانہ فرد لا الی شی منسوب
لیس لہ ضد ولا ند ولا مثل ولا حد + اوجد الموجودات + وصور المصنوعات + وخلق المخلوقات + ودبر امر الکائنات + اول لا ابتداء لوجودہ +
واخر لا عدم لشہودہ + لا یموت ولا یفنی ولا یزول ولا یبلی + لا شریک لہ ولا وزیر + ولا صاحبۃ ولا مشیر لیس کمثلہ شیء وہو السمیع البصیر
راوی نے بیان کیا ہی کہ جنبش مین آیا کنیسہ اُنکے قول سے اور جھکے راہب لوگ ساتھ اپنے عصاؤن کے اُنکی طرف پر اشارہ
کیا بادشاہ کے دربانون نے راہبون کی طرف کہ چھوڑ دو اُس شخص کو اُسکے حال پر پس جدا ہوے راہب اُن سے پس کہا ہرقل نے
رفاعہ بن زہیر سے کہ ای برادر عربی تمھارا کیا نام ہی رفاعہ نے کہا کہ اے بادشاہ تو میرے نام سے کیا چاہتا ہی حالانکہ مین تمھاری جنس سے
نہین ہون جو مجھسے تم پوچھوگے پس کہا بطریق نے کہ اے بادشاہ یہ شخص سچ کہتا ہی کہ ہماری جنس نہین ہی اور نہ وہ علم و مسائل حکمت سے
آگاہ ہی کہ پوچھین ہم اُس سے بلکہ وہ بدوی ہی کہ نہین جانتا ہی مگر سکونت جنگلون او صحبت بدودن کی و حکمت ہمارے شہرون مین
ظاہر اور ہمارے حکما مین مشہور ہوئی ہی جوش مارا حکمت نے یونانین سے اور بھر لیا ہی اُسکو سُریانین کے سینون نے پس کہان ہی اہل عرب مین
حکمت اور علوم جو پہونچاوین اور پڑھین اُسکو آپس مین اسواسطے کہ بزرگیان سب ہمارے عالمون مین ہین اور عدالت ہمارے بادشاہون
مین ہی ہماری قوم سے اسکندر اور بطلیموس اور ارمول اور جرجیس اور ارسطاطالیس اور فیثاغورس تو چند سے جسنے انطاکیہ کو بنایا تھا
اور ہمین مین بادشاہ تھے وطاطاغورس اور اُسنے بنایا تھا رہا دیمنج کو اور اطنیس کو اور یہ شخص کاہن تھا اور خبر دی تھی اُسنے بادشاہ عہد کو
کہ پیدا کیا جاویگا اُسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے اور اُسکے واسطے ایک حال اور مرتبہ بزرگ ہوگا اور ہلاک
کیا جاویگا اُسکے ہاتھون پر فیلاطون یعنی فرعون اور منا فطیش حکیم اور معنی اس لفظ کے دریاے علوم ہین اور ہماری قوم سے ہی وہ تھا
جس نے بنایا تھا مدینہ کبری اور اُسی کے نام پر اُسکا نام رکھا گیا اور ہمین لوگون سے تھا سیطانیوس اور وہی بنانے والا اُس پہلی کتاب کا ہی جس میں
صورتین زمین کی مع اُسکے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور جانورون کے ہین اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کا حال مع
اُن کی رنگتون کے اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کی معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہی اُسی نے
سب زمین کی نہرون کو اُن کے نامون سے اور اسی طرح بیان کیا ہی اُس نے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور
گھاٹیون اور آبادیون اور اُس کے عجائبات کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین کہا بطریق نے اس
کلام کو سامنے ہرقل بادشاہ کے مگر بطور طعن اور طنز کے عرب پر تاکہ سنے جبلہ بن الایہم اُس کلام کو اور وہ

اُس مقام مین موجود تھا اور سبب عداوت کا اُس بطریق اور جبلہ کے بیچ مین یہ تھا کہ بطریق نے ایک بڑا دیر بنایا تھا اور ہر سال مین
اُسکے واسطے ایک میلہ مقرر کیا تھا کہ آتے تھے رومی ہر جگہ سے ساتھ نذرون اور بالون اور جانورون اور موم کے اور یہ سبب باہم
بطریق کے تھا بس دی ہرقل نے وہ زمین جبلہ کو پس غالب ہوگیا جبلہ دیر پر اور بنایا اُسنے گرد اُسکے ایک شہر اور اپنے نام پر اُسکا
نام رکھا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا رفاعہ بن زہیر نے قول بطریق کا ہنسے وہ اُسکے کلام سے اور کہا کہ ای
ترک تحقیق تعریف کی تونے ایسی قوم کی کہ اُنکے واسطے کوئی راہ بزرگی کی نہین ہی اور نہ کوئی اُنمین فاضل اور بزرگ ہی اور نہ کوئی
اُنمین سے ایسے اللہ بزرگ کی توحید کا قائل ہوا ہی جسکا مثل اور مانند نہین ہی اور نہین ہی بزرگی مگر واسطے ولد اسمٰعیل بن خلیل کے
جنکے واسطے بیت الحرام اور زمزم اور مقام اور مشعر الحرام ہی اور اُنمین سے تبابعہ اور اقبال اور رحماق اور انسال ہین جو مالک
ہوے زمین کے طول اور عرض مین اُنھین سے ملک الصعب ذو مراثد (اسکندر اول) تھے جو مالک ہوے تھے دنیا کے
اور گئے تھے ظلمات مین اور داخل ہوے تھے اُنکی طاعت مین زمین کے لوگ اور پہونچے تھے جاے طلوع اور غروب آفتاب تک
اور ذلیل وخوار کیا تھا اُنھون نے زمین کے ملوک کو اور کیا تھا اپنے واسطے اُنکو مددگار اور لشکر اللہ تعالیٰ نے اُنکا نام ذو القرنین
رکھا اور اُنھین سے شداد بن عاد اور شدید بن عاد اور ذو المنار اور لقمان ابن عاد اور ہد ہاد اور عمرو ذو الاذعار اور ہزار بن
سکسک اور ہازیل بن عیان تھے اور یہ شخص کلام حکمت کا کرتے تھے اور ہم مین سے سبا بن یشجب اور وہ پہلے پہننے والے تاج کے
ہم مین تھے پھر والی ہوے بعد اُنکے حمیر بیٹے اُنکے پھر اور اُنکے تبع ہوے اور وہ بھی پہننے والے تاج کے تھے پھر مالک بن حمیر پھر عاد
بن حمیر ہوے پھر ہم مین سے نبی اللہ خنظلہ بن صفوان نبی اہل الرس ہوے پھر ہم مین سے نفیلہ بن عبد المزان بن جشرم پانسو برس
زندہ رہے اور انھین نے بنایا تھا قلعہاے مضبوط اور نکالا تھا اُنھون نے خزانون کو اور تابع کیا تھا لشکرون کو اور وارث
کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُنکو نبی خنظلہ بن صفوان کے علم کا اور ختم کیا اللہ نے ہماری بزرگی کو اور بلند کیا ہمارا مرتبہ جسوقت
کہ کیا اُسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم مین سے پس ہملوگ رئیس ہین اور تم غلام ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ مجکو روایت پہونچی ہی کہ یہ شخص رفاعہ بن زہیر بن زیاد بن تبلیدہ بن سہر تیرا ہجری ہی جاننے والے تھے عرب کے نسلون
اور اُنکے حالات اور اُنکے بادشاہون کے اور پڑھا تھا اُنھون نے کتب ہود اور صالح اور خنظلہ علیہم السلام کو پس جب کلام کیا
اُنھون نے سامنے فلیطس یعنی ہرقل بادشاہ کے ان کلمات سے ارادہ کیا تھا ترک نے اس امر کا کہ عاجز کرے اُنکو کسی سوال
مین پس کہا ترک نے کہ ساتھ ہمت بلند اور طبایع پاک کے پہونچتے ہین دل بجانب ہواے خوش اور نرم اس عقل روحانی
کے اور پہونچتی ہین بجانب ترقی یہ مقام ملکوت روشنی اُن صورتون کی جو آنکھون سے پوشیدہ ہین وہ آنکھین جو گھیرنے والی ہین جد
کی اور پہونچتے ہین بجانب ترقی ایسی ریاضات عقلیہ کے جو صاف ہین پلیدی اور نجاست سے اور بجانب افکار اور خیالات
باطنیہ کے بسبب صاف اور روشن ہوجانے اُن عادات کے جو محیط بافکار ہین صورتہاے جسمانیہ سے پس بحالت حاصل ہونے
روشنی اور صفائی اور جدا ہونے تیرگی کے ایسی زندگانی ابدی روح اُنکو حاصل ہوتی ہی جسمین کوئی نقصان اور نیستی نہین لاحق ہوتی ہی پس مرتفع

ملجاتا ہی ایک عنصر دوسرے سے اور بے لیتی ہی روشنی کو اور نیچے بیٹھ جاتی ہے تیرگی اور ملجاتی ہی تیرگی مین پس رفاعہ بن زہیر رحمہ اللہ نے
کہا کہ اے قس نہین صواب کو پہونچا تو اپنے اس کام مین قیس نے کہا کیونکر ہی یہ بات رفاعہ نے کہا کہ کیونکر میل کرینگے دل بجانب علام
الغیوب کے درانحالیکہ چھپائی گئی ہی اُن سے راہ پہونچانیوالی اور کیونکر رہائی پاویگی اور جدا ہوگی روشنی تاریکی سے بدون پاک ہونیکے
کفر سے اور کیونکر یاد ہونگے افکار مشکل بعیدون پوشیدہ کو درانحالیکہ وہ افکار پردۂ غفلت مین ہین جبکہ پہونچتی ہین خواہشین اپنے پہونچنے کی
جگھون تک اور نزدیک ہوتی ہین ہمتین اپنے مقر اور مسکن تک اور پھرتی ہی فکر اپنے عناصر تک اور پھرتی ہین چیزین جنبش دینے والی
زیرکی اور دانائی کی اپنے سکنون تک اور پہونچتے ہین اذہان بلند اپنی جگھون تک اور جدا ہوتے ہین اشکال سے بسبب تاثیر خواہش کے
زمین اور اوندھی گرتی ہین اپنی صورتون پر گرانا اپنے عناصر سے پھر کہا رفاعہ نے کہ اے تبرک یہ کلام اُن عرب کا ہی کہ گمان کیا تھا تو نے کہ
حکمت اُنکے اخلاق سے نہین ہی اور اُنکی بازارون مین نہین بکی جاتی ہی اور تھا ایک بادشاہ ملوک یمن سے جسکا نام سیف بن
ذی یزن تھا کہ اُسنے خوشخبری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی تھی سات سو برس قبل اُنکے ظہور کے اور وہ کلام کرتا تھا ساتھ مشکلات
علوم کے اور اچھی طرح سے نثر اور نظم کو قافیہ دار کرتا تھا کلام کیا ہی اُسنے اپنی زبان پر ساتھ حکمت اور شکر نعمت کے اور منجملہ اُسکے جو کچھ کہا ہی ایک
فصیح نے ہمارے فصحا سے جسکا نام قس بن ساعدۃ الایادی تھا اُنکے اشعار ہین واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عبداللہ بن ربیعہ سے
روایت کی ہی کہا عبداللہ نے کہ کہا مین نے رفاعہ بن زہیر سے جب چھوٹے وہ روم کی قید سے کہ اے چچا کیونکر سمجھا تھا تبرک تمہارے قول کو اور تم
اُسکے کلام کو رفاعہ نے کہا کہ اے میرے بیٹے نہین دیکھا مین نے زیادہ فصیح ملعون سے کلام عربی مین اور پوچھا تھا مین نے اس حال کو بوقتا سے پس کہا
بوقتا نے کہ آیا نہین جانتے ہو تم کہ ملک بادشاہان روم اور بطارقہ کا نہین قائم اور پایدار رہتا ہی مگر اُس حال مین کہ کلام کرین وہ ساتھ زبان
عرب کے اسواسطے کہ وہ قریب ہین عرب سے حجاز مین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیان کی رفاعہ نے مسلمانون سے کیفیت اپنے مناظرے کی
تبرک سے تو لکھا اُسکو اکثر لوگون نے واقدی علیہ الرحمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ بن زہیر کے ایک بیٹے تھے جو اُنکے ساتھ گئے تھے اور دل
اُنکا میل کرتا تھا بجانب کفر کے اور باپ اُنکے دعا کرتے تھے اُنکے واسطے اور جب داخل ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کنیسہ مین اور مشغول ہوے رفاعہ ساتھ تبرک کے مناظرہ مین متوجہ ہوے تھے بیٹے اُنکے عامود رانحالیکہ وہ تیز نظر سے دیکھتے تھے بجانب کنیسہ
اور اُسکی آرائش اور تکلفات اور تصویرون اور صلبان کے اور تماثیل دیکھتے تھے وہ رومیون کی عورتون اور اُنکے لباس اور خوبصورتی کو پس
اُسیوقت فریب کیا اُنکے ساتھ شیطان نے پس دوڑے وہ بجانب بوسہ دہی صلبان اور تصویرونکے اور اختیار کیا شرک کو ساتھ اللہ پاک کے پس جب
دیکھا اُنکی طرف اُنکے باپ رفاعہ نے رو دئے اور کہا کہ سختی ہو تجھپر آیا کافر ہوگیا تو بعد ایمان کے سختی ہو تجھپر دور کیا گیا تو درو آ سے رحمان سے
سختی ہو تجھپر آیا کفر کیا تو نے ساتھ بادشاہ عوض لینے والے کے اے راندے گئے قدرت کے اے دور کیے گئے حضوری کے اے سختی ہو تجھپر
کیونکر ناسپاسی کی تو نے ساتھ صاحب قدرت کے قسم ہی کہ نہ غمگین ہونگا مین تجھپر تیری جدائی سے دنیا مین کہ چھوڑتا دنیا کا

لصادنیا مین قیام کرنے کو اور اختیار کیا اُنھون نے حقیقۃ معقول و جلت عن المثل حقیقت پیکر ہاں ہر پاکو در بر تر اور برتر گئی مین وہ … ذکر رفاعہ

ضرور ہی اور ہوگا غم میرا تیری جدائی سے مگر عالم آخرت مین جبکہ ملیگا تو ایک راہ مین اور مین ایک راہ مین جبکہ تو جائیگا شیطان کے گھر کی طرف
اور اُٹھایا جائیگا تو ان راہبون اور قسون کے ساتھ اور ہوگا تو چھٹوین طبقے آگ مین اور مین جاؤنگا ساتھ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اپنے گھر مین جسمین ازواج اور نعمتین باقی ہونگی ای بیٹے نہ طلب کر تو زندگانی دنیا کو ای بیٹے نہ اختیار کر عالم آخرت پر خواہش نفس کو جو نیست ہونیوالی
ہو افسوس ہوگا مجھپر تیری ندامت کا تیرے کامون سے جبکہ ٹھہریگا تو سامنے ذات بزرگ اور مالک کے ای بیٹے میرے تحقیق تو نے رسوا کیا
اپنے باپ کے بڑھاپے کو جبکہ کفر کیا تو نے ساتھ جاننے والے پوشیدہ و ظاہر کے ای بیٹے میرے تحقیق زیان کار ہوئی اُمید میری تیرے باب مین
ای بیٹے میرے کیونکر خوش ہو دل تیرا دوری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ ایسے ہین کہ کل کے روز لوگ اُن سے شفاعت طلب کرینگے پھر
پڑھے اُنھون نے اشعار پند و نصیحت کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ کے بیٹے نے اُنسے کہا کہ تحقیق ای باپ پڑ گیا ہی پردہ
اور بند کیا گیا ہی دروازہ راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بطریق نے چھوڑ دینے رفاعہ کے بیٹے کا قید سے اور اُنکے نہلانے کا اور محمود یہ سب
اور گرد ہوے قس اور شماسہ اور رہبان اور پہنائی گئین اُنکو خلعتین بطارقہ اور ملوک کی طرف سے اور نصرانی کیا اُنکو اور دیا بادشاہ نے
ایک گھوڑا خاص اپنی سواری کا اور دی ایک عورت جوان اُنکو اور کر دیا اُنکو ہمراہیان جبلہ بن الایہم الغسانی مین پس کہا بطریق نے
صحابۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ای عرب کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ پھرو تم ہمارے دین کی طرف جیسا کہ تمھارے
ساتھی نے کیا ہی در انحالیکہ حاصل کروگے تم نعمتہاے دنیا اور رضامندی ہرقل بادشاہ کو پس کہا صحابہ نے کہ باز رکھا ہی ہمکو اس امر سے
صحت اور حقیقت ہمارے دین اور پائداری ہماری یقین نے اور ہم لوگ اُن لوگون مین نہین ہین کہ ایمان کو کفر سے بدل ڈالین اگرچہ مار ڈالے
جاوین ہم تلوارون سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق نے کہ دور کیا ہی تمکو مسیح نے اپنے دروازے اور درگاہ سے پس کہا رفاعہ ابن زہیر نے
کہ اللہ تعالے اُس امر کو خوب جانتا ہی کہ ہم مین اور تم مین سے کون راندا گیا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ مسیح علیہ السلام بری ہین تمسے اور تم اُنکے دشمن
اور اُنپر جھوٹی تہمت کرتے ہو اور وہ دشمن ہونگے تمھارے میدان قیامت مین سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے اسواسطے کہ مسیح بزرگ اور
جوانمرد بندے ہین اور بھیجا تھا اللہ تعالی نے اُنکو تمھارے پاس پس مخالفت کی تمنے اُنکی اور بدل ڈالا تمنے اُنکی شریعت کو اور نہین سمجھے تم اُس
چیز کو جو وہ تمھارے پاس لیکر آئے تھے اور ہمارے نزدیک تم گمراہ ہو بسبب اپنے جہل کے اور ظلم کرتے ہو مسیح پر بسبب کہنے اپنے اختلاف
واقع کے اُنپر اسواسطے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی والکافرون ھم الظالمون پس کہا ہرقل نے رفاعہ سے کہ کم کرو تم بات چیت کو ای
شیخ اسواسطے کہ اللہ تعالی خوب آگاہ اور دانا ہی اپنے بندونکے حال سے اور کلام بہت ہی اور نہین سست دور رکھتے ہین ہم تمکو اور تم ہمکو پھر کہا ہرقل نے کہ ہمکو خبر
پہونچی ہی کہ تمھارے خلیفہ اور سردار کا لباس مرقع ہی حالانکہ پہونچا ہی اُنکے پاس ہمارا مال اور خزانہ اسقدر جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی پس کس چیز نے باز رکھا ہی اُنکو اس
امر سے کہ وہ ساتھ تکلفات اور لباس شاہانہ کے رہین رفاعہ بن زہیر نے کہا کہ باز رکھا ہی اُنکو اس امر سے خوف خدا اور عالم آخرت نے پس کہا ہرقل نے

کہ اُنکے دارالامارۃ کا حال کیا ہو رفاعہ نے کہا کہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہو ہرقل نے کہا کہ اُنکے مصاحب اور دربان کون ہین رفاعہ نے
کہا کہ دربان اُنکے محتاج اور غریب مسلمان ہین ہرقل نے کہا کہ فرش اُنکا کیا ہو رفاعہ نے کہا کہ فرش اُنکا عدالت کرنا اور تمکین ہو
ہرقل نے کہا کہ تخت اُنکا کیسا ہو رفاعہ نے کہا کہ تخت اُنکا پاکدامنی اور یقین ہو ہرقل نے کہا کہ خزانہ اُنکا کیا ہو رفاعہ نے کہا کہ خزانہ
اُنکا اعتماد رکھنا ساتھ پروردگار عالم کے ہو ہرقل نے کہا کہ لشکر اُنکا کون ہو رفاعہ نے کہا کہ لشکر اُنکا دلیران موحدین اور شہسواران
مسلمین ہین آیا نہین جانا اور سُنا تو نے ای بادشاہ کہ ایک جماعت نے اُنسے کہا تھا کہ یا عمر تحقیق مالک ہوگئے تم خزانہ سلاطین
روم کے اور ذلیل و خوار کیا تمنے بطارقہ اور اکاسرہ کو پس تم کیون لباس اچھا نہین پہنتے ہو پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ تم لوگ آرایش اور تکلفات دنیا کو چاہتے ہو اور مین رضامندی پروردگار دنیا و آخرت کی چاہتا ہون اسیواسطے جب
اُنھون نے ظاہر کیا اس کام کو تو اشارہ کیا اس کلام کیطرف پکارنے والے مالک اندازے ہر چیز نے الذین ان مکنا ہم فی الارض
اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر راوی نے بیان کیا ہو کہ حکم کیا بادشاہ نے مسلمانون کو قید خانہ مین
لیجانے کا پھر نکلا وہ کنیسہ سے اپنے لشکر کیطرف تاکہ آوے خیمون مین پس دیکھا اُسنے کہ خیمے بطارقہ کے کھڑے کیے گئے ہین اور سامنے
ہر خیمے کے کنبے لکڑی کے تھے جنپر سونے کا کام بنایا گیا تھا اور گھنٹے اُنکے دروازون پر تھے راوی نے بیان کیا ہو کہ وہ گھنٹے کبھی
کے نہین دھونکتے تھے اور آپسمین فخر کرتے تھے اُنکی خوبی ساخت کا رہتے تھے ساتھ اُنکے سفرون مین اور لشکرون مین پس گشت کی
ہرقل نے اپنے تمام لشکر مین اور قصد کیا انطاکیہ کے جانیکا کہ اُسیوقت چند سوار گھوڑے دوڑاتے ہوے اُسکے پاس آئے پس کہا
بادشاہ کے دربانون نے اُنسے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہو کہا اُنھون کہ آگئے عرب لوہے کے پل پر اور مالک ہوگئے اُسکے راوی
نے بیان کیا ہو کہ اس کلام کے سُننے سے یقین ہوا ہرقل کو اپنے ملک کے زوال کا اور کہا اُسنے کہ کیونکر لیلیا عرب نے دونون برجونکو
حالانکہ اُسمین تین تین سو مرد لڑنے والے ہین سوارون نے کہا کہ ای بادشاہ جو اُن تین سو کا پیشرو ہو اُسی نے سپرد کیا دونون برجونکو
مسلمانونکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ اچھا کام اللہ غالب اور بزرگ کا مسلمانون کے ساتھ یہ تھا کہ دربان پلونکا
کہ ہر روز اپنے لشکر مین جاتا تھا پل تک اور تاکید اور وصیت کرتا تھا اُن لوگونکو جو دونون برجون مین تھے حفاظت اور نگہبانی کی پس گیا تھا
وہ ایک دن وہان موافق اپنی عادت کے پس پایا اُن لوگونکو حالت شراب نوشی مین اور اُن لوگون میں خیلاہ اور مدہوشی تھی پس مارا
اُسنے ہر ایک کے اُنمین سے پچاس کوڑے اور قصد کیا اُنکے پیشرو کے مار ڈالنے کا پھر باز رہا اُس سے ازروے احتیاط اور خوف کے
ستم بادشاہ سے پھر چھوڑ دیا اُنکو اور پھر آیا بادشاہ کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اور در آیا کینہ اُن لوگونکے دلونمین
پس جب آئے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمان دونون برجون تک لیلیا ان لوگون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے اپنے واسطے امان کو
اور کھولدیا اُنکے واسطے دروازے کو پس داخل ہوا لشکر مسلمانون کا برجون مین پس داخل ہوا ہرقل بادشاہ اپنے خیمے مین اور حکم
کیا اُسنے اپنے ہمراہیونکو مسلح اور آمادہ ہونیکا واسطے لڑائی کے پس ایساہی کیا اُنھون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب نہ پہونچے
بجانب ارض انطاکیہ کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہ ای ابا سلیمان تحقیق چلتے ہین ہم کلب روم کے شہر میں اور ابھی پہونچو گے

تم اُنکے لشکر پر پس تمھاری کیا راے ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای امین الامۃ جانتے ہو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی واعدوا لھم
ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور اب حکم کرو تم اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ آمادہ اور باسامان
ہوجاوین وہ اور ظاہر کرین زینت اسلام اور قوت ایمان کو اور روانہ کرو تم ہر سردار کو ساتھ اُسکے لشکر کے اور ایک لشکر ایک کے پیچھے ہو او
بلند کرین وہ اپنے نشانون کو اور ظاہر کرین اپنے ہتھیارونکو پس ایسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سبکے پہلے بنایا ایک
نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص ہین منجملہ اُن دس کے جنسے اللہ تعالی نے اپنی رضامندی رشاد
فرمائی تھی اور ساتھ گئے اُنکے تین ہزار سوار مہاجرین اور انصار سے اور روانہ کیا اُنکو آگے اپنے لشکر کے پھر بنایا دوسرا نشان اور سپرد کیا رافع
بن حمیرۃ الطائی کے اور ساتھ گئے اُنکے دو ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے اور بھیجا اُنکو پیچھے سعید بن زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا میسرہ
بن مسروق کے اور ساتھ گئے اُنکے تین ہزار سوار مین سے اور بھیجا اُنکو پیچھے رافع بن حمیرۃ الطائی کے پھر بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مالک
بن اشتر نخعی کے اور ساتھ گئے اُنکے تین ہزار سوار قوم نخع وغیرہ سے پھر بھیجا اُنکو پیچھے مسروق عبسی کے پھر بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا اُسکو
خالد بن الولید کے اور وہ نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جبکہ بھیجا تھا اُنکو بجانب الیہ کے اور ر
ہوے خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے جو مشہور بہ جیش الزحف تھا پیچھے مالک اشتر کے پس جب کچھ دور جا چکے خالد بن الولید کوچ کیا ابو عبی
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر کے اور اُن باقیماندہ مین عمرو ابن معدیکرب الزبیدی ور ذوالکلاع الحمیری ور عبدالرحمن بن
ابو بکر الصدیق اور عبداللہ بن عمر الخطاب اور ابان بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس اور ابو سفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعی
اور رافع بن سہیل ور زید بن عامر اور عبداللہ بن ظفیر اور عبید بن اوس اور ابو لبابہ بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس
اور عابد بن علیہ اور رافع بن عنجدہ اور عبداللہ بن قرحا الازدی اور واجد بن ابی العون اور مہاجر بن اوس اور کعب بن ضم
اور مسعود بن عون اور مثل اُن رئیسون کے تھے رضی اللہ عنہم اور پیچھے اُنکے وہ عورتین تھین جنکے یگانے قید مین تھے اور ان مین خولہ بنت ا
اور عفیرہ بنت غفار اور مزروعہ بنت عملوق الحمیرۃ اور ام ابان بنت عتبہ تھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ان سب عورتون مین خولہ بنت
الازور سے زیادہ کوئی غمناک ور اندوہگین نہ تھا اور اُنھون نے اپنے بھائی کے قید کے باب مین شعار کہے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوئے ا
بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہمنے پس اُسی حال مین کہ رومی اپنے پڑاؤ اور خیمون مین تھے کہ دفعتًا واقع ہوا شور عرب کے آنے
پس سوار ہوے رومی اپنے گھوڑون پر اور آراستہ کیا اُنھون نے اپنی صفون کو پس جو سبکے پہلے دکھائی دیے اور بلند ہوے رمیون پر سعید بن زید بن عمرو
نفیل العدوی تھے مع اپنے نشان کے پھر پیچھے اُنکے رافع بن حمیرۃ الطائی پھر بعد اُنکے میسرہ بن مسروق العبسی تھے بعدہ مالک اشتر بعد اُنکے خالد بن الولید پھر بعد
بن الجراح مع اپنے لشکر کے تھے پس اُترا ہر سردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر پس جب دیکھا ہرقل بادشاہ نے مسلمانون کے لشکر

اُترے وہ گرد اُنکے چھوڑا اُسنے اپنے لشکر کی حفاظت کیواسطے اپنے بڑے مصاحب بطاردس کو اور وہ بہادر اور دلیر لڑائی کا تھا پھر داخل ہوا ہرقل کنیسہ قسیس مین اور بکہا کیا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور حجاب کو اپنے پاس اور کھڑا ہوا اُنکے بیچ مین بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا ای اہل دین نصرانیہ اور بنی معمودیہ کے بتحقیق نزدیک ہوا وہ امر جو بیان کیا تھا مین نے تمسے درباب زوال تمھارے ملک اور جانے تمھاری عزّت اور بزرگی کے زمین سوریہ سے اور ڈرایا تھا مین نے تمکو اس معاملہ سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو اور قصد کیا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ قوم بتحقیق درآئے ہین تمھارے ملک اور تمھارے تاج بزرگی کے گھر مین پس لڑو تم اُنسے واسطے اپنے گھر بار اور مال اور جانون کے اور احتیاط کرو تم خوف اور بد دلی سے اور نہ لاحق ہو تمکو لڑائی مین سستی اور کاہلی پس بتحقیق بہت کوشش کی مین نے تمھارے واسطے اور تلف کیا مین نے مال اور خزانہ اور لوگونکو تمھارے دین اور ملک کے واسطے پس نہ مساعدت اور یاری کی نیکبختی نے اور نہ پہونچا مین اس قوم سے کسی ارادے کو پس اگر بد دلی کروگے تم اور پھروگے اپنی جگھون پر اور نہ قصد کروگے واسطے اپنے ملک کے اور نہ کوشش کروگے اب عرب کے واسطے تلوار ارادے سے تو ہوگی ننگ اور عار تمپر اور پہونچیگی ذلت تمکو کہان ہین باپ تمھارے اور گذرے ہوے کہ مرگئے وہ بحالت بزرگی اور جوانمردی کے اور وہ ناکس نہ تھے اور سکونت کی اُنکے گھرون مین عرب فرومایہ نے پس اُنکے کنیسونکی مسجدین بنائین اُنھون نے اور ویران کردیا اور کھود ڈالا اُنکے دیرون کو اور ذلیل و خوار کردیا تمھارے بادشاہون کو اور لونڈی اور غلام بنایا تمھاری عورتون اور لڑکون کو مالک ہوگئے وہ تمھارے پناہ کی جگھون کے اور غالب ہوگئے وہ تمھارے قلعون اور شہرون پر اور بتحقیق گذرا جو گذرا پس اب سرنو سے احتیاط کرو تم کام مین اور لڑو تم پس بہت گروہ ہلاک ہوے ہین بشتر تمھارے اپنے ملک اور حکومت کی حمایت اور اپنے گھر بار کی غیرت پر اور میری دانائی کا نتیجہ تمھارے واسطے یہ تھا کہ مصالحہ کرلو تم اپنے اور اُن عرب کے بیچ مین انکار کیا تمنے اس امر سے اسواسطے کہ تمھاری تاریکی جہل نے نہین قبول کیا روشنی حکمت اور دانائی کو آیا نہین جانا اور سُنا تمنے اس امر کو کہ پایا گیا تھا ایک تختہ سبز تپھر کا صماودت کی قبر پر جسمین کلمات حکمت کے اس مضمون سے لکھے تھے جسنے کھو دیا عالم اعلی کے چڑھنے کی سیڑھی کو پس بتحقیق کھو دیا اُسنے مرتبہ قُرب اور نزدیکی کو اپنے پیدا کرنے والے سے حکمت اور دانائی زندگانی ہی عقل کی اور دولت ہی ذہنون کی اور دُور رکھنے والی ہی جانون کو پلیدی سے اور روشنی عقلون کی ہی جو شخص حکیم اور دانا نہین ہی وہ ہمیشہ بیمار اور بدحال رہتا ہی جو کوئی انجام کار سوچیگا وہ دیکھیگا اور جو دیکھیگا پہچانے گا وہ اپنے خالق کو اور جو پہچانے گا وہ عمل نیک کریگا اور جو عمل نیک کریگا تیز ہوجاویگی بوجھ اور عقل اُسکی اور وہ شخص آراستہ اور پاک ہوجاویگی عقل اُسکی صاف اور روشن ہوجاویگی روح اُسکی پس اُٹھ کھڑا ہوا جبلہ بن ابہم اور کہا اُسنے کہ ای عظیم روم نہین ہی لڑائی اُس قوم کی مگر بسبب ہونے اُنکے خلیفہ عمرؓ کے مدینۂ منورہ مین پس اگر اجازت دے تو مجکو تو بھیجون مین ایک شخص کو قوم غسان سے کہ جاکر ناگہان مار ڈالے اُنکو پس جب سُنینگے یہ لوگ حال اُنکے مارے جانیکا بیٹھ پھیرینگے ہمسے اور ہوگا یہ امر سبب اُنکے ہٹجانے اور نکلجانے کا ملکون شام کا جسکے وہ مالک ہوگئے ہین اُنکے ہاتھون سے پس کہا ہرقل نے کہ یہ خواہش اور آرزو ہی کہ نہین صحیح ہی اُمید اُسکی اور نہ کھلیگا کسی سے وقت اُنکا اسواسطے کہ اوقات مقرر اور اندازہ کیے گئے ہین اور جان اور دم معین ہین مگر یہ

ایک بات ہی کہ خوش کرتی ہی دلونکو سننے کے وقت پس کہ تو جبرا مرکا تو نے ارادہ کیا ہی پس مقرر کیا جبلہ نے ایک شخص کو اپنی قوم سے
جسکا نام واثق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنیوالا تھا لڑائی مین پس کہا اُس سے جبلہ نے کہ جا تو یثرب کو پس حیلہ
تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمرؓ کے اور قتل کرے تو اُنکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اسقدر مال اور اس سے زیادہ ملک تجکو پس
چلا واثق بن مسافر بجانب مدینۂ طیبہ کے اور پہونچا وہان بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
ساتھ لوگون کے اور دعا مانگی اور پڑھی اُسقدر جسکی اُنکو اجازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ کے تاکہ دریافت کرین وہ خبر
مجاہدین شام کی پس سبقت کر گیا اُنپر باہر جانے مین وہ متنصّر اور بیٹھا وہ اُنکے واسطے ایک درخت پر جو اُنکی راہ مین سامنے
باغ ابی الدحداح انصاری کے تھا اور چھپایا اُسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتون سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ٹھہرے باہر مدینۂ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر معاودت کی اُنھون نے تنہا اور نزدیک پہونچے
اُس درخت سے اور سو رہے ابی دحداح کے باغ مین پس جب سو رہے وہ قصد کیا متنصّر نے درخت سے اُترنے کا اُنکی طرف اور
نکالدیا اُسنے اپنے خنجر کو کہ اُسی وقت شیر آیا سر سے جنگل سے اور وہ چلتا تھا جھومتا ہوا نگرانی کرتا تھا اپنے گرد و پیش کی اور نالہ
کرتا تھا وہ مثل تُند رعد کے اور زیادہ کرتا تھا اپنی لا یعقلی کو تا اینکہ آیا اور گھوما گرد حضرت عمرؓ کے اور چاٹے اُسنے اپنی زبان سے
دونون قدم حضرت عمرؓ کے اور نگاہبانی کرتا رہا یہانتک کہ بیدار ہوے حضرت عمرؓ پھر چھوڑا اُس شیر نے نگاہبانی کو اور چلا گیا پس
اُترا متنصّر درخت سے اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُنسے یا عمرؓ عدلت وامنت فنمت یابی والله من الکائنات محفظه وسباع
تحرسه والملائکة مکتنفه والجن تعرفه پھر بیان کیا اُس متنصّر نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوگیا واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسمون کے کنیسہ مین اور قسم طلب کی اُنسے اُسپر کہ نہ شکست اُٹھاوین
وہ مرجاوین سبکے سب پس قسم کھائی اُنھون نے پس آیا ہرقل اپنے لشکر مین اور بلند ہوئین صلیبان اور پڑھنے لگے قسیس اور رہبان
اور بلند ہوا شور و غل اہل کفر اور طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے پس اُسیوقت سوار ہوے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پھرا ہر سردار مسلمانون کا اپنی جگہ پر اور ظاہر کیا نشانہاے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی
آوازون کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے تھے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اُس صورت اور وضع سے جو وضع سے پہلے دن آئے تھے اور ارشاد کیا اُنھون نے ربیعہ بن
عمرو اور یا ابو عمرو بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان دان تھے کہ نہین بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہم نے
بیشتر ذکر کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم نیزہ ہاے اپنے وعظ اور نصیحت کو بجانب ولہاے مسلمین کے
اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا و مشرکین پر پس بڑھے اور آئے ربیعہ آگے صفون کے اور تھے وہ بلند آواز
کہ سنتے تھے اُنکی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا اُنھون نے ایہا الناس لی شئی هذه المهلة فناهیوا
للحملة فهذه طیور الارواح قد عولت علی فراق اقفاص الاشباح وقد اعتاضت الی باریها واجابت

صوت منادینا وما هو مخاطبنا بصوت اشارتها من نطلق عبارتها هذا التوقف من بذل انفسکم وقد اشتریها مویدکم فاخلدتم الی الحیوة
الفانیة لاانفس لمواہبة وهذه اوقاتکم بالنصر مویدة وهمتکم عن طلب زینة الدنیا متجیدة والمواعظ الصادقة بکلام الحق مقیدة اینما تکونوا یدرککم
الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة وهذه طوالع صعودنا الاقبال لها لعة وشجرا مالنا بالتائید یالغة فلله درهم قد زهرت نجوم المحبة
فی افلاک ارادتهم ویتبلج فجر الغسق فی سماء شوقهم واشرقت شموس المعرفة من مشارق عشقهم فما هموا بالجملة وحققوا قد موا
همم النفوس الی رضاء الله ومن استبقوا زاحم بعضهم بعضا ولم یرفقوا فنودوا من صفاء سرائرهم من المؤمنین رجال صدقوا

واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے صابر ابن اوس سے بیان کیا ہے کہ کہا صابر بن اوس نے کہ مین موجود تھا ابو عبیدہ بن الجراح کی لڑائی اور صف بندی مین انطاکیہ پر جسوقت کہ وعظ اور نصیحت کی تھی ربیعہ بن معمر نے پس سبکے پہلے جو نکلا واسطے مقابلے کے رومیون سے بہادر رومیون کا بسطورس بن رمندر تھا اور گویا وہ برج لوہے کا تھا پس جب آیا وہ میدان مین طلب کیا اُسنے لڑنیوالے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو دامس ابو الہول غلام بنی طریف کے جنھون نے قلعہ حلب کو فتح کیا تھا اور وہ آجکے دن گھوڑے پر سوار تھے پس بونا حملہ کیا ایک نے دوسرے پر پس جب روشن ہوئی آگ لڑائی کی دونون کے بیچ مین لڑکھڑایا اور ٹھوکر لی دامس کے گھوڑے نے پس گر پڑے دامس اُسکی پشت سے پس جھکا انکی طرف بسطورس اور گرفتار کر لیا اُنکو اور کھینچتا ہوا لے گیا اُنکو بحالت حقارت کے اپنے خیمے تک اور سپرد کیا اپنے بعض ہمراہیونکے پھر واپس آیا بسطورس اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو ضحاک بن حسان الطائی اور ضحاک مشابہ خالد بن الولید کے تھے سوارکاری اور حالت اور درازی قد اور صورت مین پس جب نکلے وہ کہا ایک شخص نے رومیون سے جسنے دیکھا تھا خالد بن الولید کو لڑائیون مین اور پہچانتا تھا اُنکو یہ کہ وہ شہسوار مسلمانون کے ہین جنھون نے فتح کیا ہی ہمارے شہرونکو اور مالک ہوگئے ہین ہمارے قلعون کے اور مار ڈالا ہی ہمارے بطارقہ کو اور گرفتار کر لیا ہی ہمارے حامیونکو پس ہر شخص لشکر انطاکیہ کا دوڑا تھا اور دیکھتا تھا لڑائی کو اور وہ ضحاک بن حسان کو خالد بن الولید سمجھتے تھے پس بھیڑ کی لوگون نے اور ٹوٹ گئین رسیان خیمون کی اور منجملہ اُن خیمون کے جنکی رسیان ٹوٹ گئی تھین خیمہ بسطورس کا تھا پس گر پڑا خیمہ اُسکے تخت پر پس ڈرے فراش لوگ اس وہم سے کہ اگر بسطورس واپس آویگا اور دیکھیگا اپنے خیمے کو اس حال سے مار ڈالیگا اُنکو اور نہ پایا اُنھون نے کسیکو جو اعانت کرے اُنکی خیمے کے بلند کرنے مین اسواسطے کہ ہر شخص لشکر کا مشغول تھا بسطورس اور اُسکے خصم کی لڑائی دیکھنے مین پس متفق ہوئی تجویز فراشون کی جو تین آدمی تھے دامس کے کھولدینے پر قید سے اور کہا اُنھون نے دامس سے کھولدینگے تمکو تمھاری قید سے اس شرط پر کہ ہماری اعانت کرو تم اس خیمے کی چوب اُٹھانے مین پھیر دینگے ہم تمکو بیچ اُسی قید کے جیسے کہ تم تھے اور جسوقت بطریق آویگا ہم درخواست کرینگے اُس سے تمھارے باب مین پس چھوڑ دیگا وہ تمھاری راہ کو پس کہا دامس نے کہ ہان مجکو یہ شرط منظور ہی پس کھولدیا فراشون نے اُنکو قید سے پس جب پایا دامس نے آرام اور رہائی قید سے ناگہان ٹوٹ پڑے وہ فراشون پر اور لیا ایک کو داہنے ہاتھ اور دوسرے کو بائین سے اور ڈرآیا تیسرا فراش بسبب اُن دونوکے

پس غالب ہوگئے دامس اُسپر اور گر پڑا وہ شدت صدمہ سے اور مارا دامس نے فراش کو دوسرے پر پس مار ڈالا اُسکو اور قصد کیا تیسرے کا پس مار ڈالا اُسکو پھر کھولا اُنھون نے ایک صندوق کو صندوقون سے اور دیکھا تو اُسمین بسطورس کے کپڑے تھے پس پہن لیا اُنھون نے اُن کپڑون کو اور سوار ہوے وہ ایک تیز رو گھوڑے پر اُسکے گھوڑون سے اور بدل دیا اپنی وضع کو اور قصد کیا لشکر متنصرہ کا اور ٹھہرے سامنے حازم بن یغوث الغسانی کے او بشیر و کیا تھا جبلہ نے حازم کو اپنے لشکر متنصرہ پر اور جبلہ ٹھہرا تھا مع اپنے بیٹے ایہم بن جبلہ اور اپنے مرتبے والے یگانون کے بائین جانب لشکر بادشاہ کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ برابر ہوتی رہی لڑائی بسطورس اور ضحاک بن حسان کے بیچ مین تا اینکہ تھک گئے دونون گھوڑے حملے اور پھرنے پھرانے سے پس نہ قدرت باقی رہی کسی نے اُنمین سے اپنے دشمن پر پس جدا ہوے وہ دونون اور پھر بسطورس بطلب اپنے خیمے کے تا اینکہ آرام حاصل کرے اُسمین اُس مشقت اور محنت سے جو کہ لاحق ہوئی تھی اُسکو پس پایا اُسنے خیمے کو پڑا ہوا زمین پر اور فراشون کو مردہ دیکھا اور نہ پایا دامس کو پس جانا اُسنے کہ یہ مصیبت اُنھین کے ہاتھ سے ہی پس گیا اور آگاہ کیا اُسنے بادشاہ کو اس حال سے اور کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ نہین ہین یہ عرب مگر شیطان اور جنبش مین آیا لشکر ابو الہول کے کام سے اور کہا اُنھون نے کہ نہین گئے ہین وہ مگر متنصرہ کے لشکر مین اسواسطے کہ وہ اُنکے ہمجنس ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا دامس نے لشکر اور اُسکی جنبش کو پس جانا اُنھون نے کہ یہ امر اُنکے سبب سے ہی اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے بر سبیل غفلت کے اور لیا تھا اُنھون نے اُس تلوار کو بسطورس کے خیمے سے اور وہ تلوار روان تھی اور مارا اُس سے حازم بن عبد یغوث کو پس جدا کر دیا اُسکے سر کو اُس کے دھڑ سے راوی نے بیان کیا ہی یہ گھبرا گئے متنصرہ دامس کے کامون سے اور رد کیا اور باز رکھا اللہ تعالیٰ نے غسانیکے ہاتھون کو دامس سے پس بحالت خوف اور دہشت قوم غسان کے چھوڑ دی اور ڈھیلی کر دی دامس نے باگ اپنے گھوڑیکی اور طلب کیا مسلمانو کے لشکر کو پس جب دیکھا مسلمانون نے اُنکو بلند کیا آواز تہلیل اور تکبیر کو اور ٹھہرے دامس آگے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سلام کیا اُنکو پس جب بیان کیا اُنھون نے اپنے حال کو ساتھ قوم کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور دعا کے کہ نہ تھکین تمھارے ہاتھ راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا ہرقل بادشاہ اور جبلہ نے حال مارے جانے اپنے بھتیجے حازم بن عبد یغوث کا پس خشمناک اور متوجہ ہوا جبلہ طرف بادشاہ کے اور زمین بوسی کی اُسکے واسطے اور کہا کہ ای عظیم الروم مین نہین طاقت رکھتا ہون صبر کی اور ضرور ہی ہمکو حملہ کرنا ان عرب پر کہ تجاوز کیا اُنھون نے اپنی حد اور طریق سے اور بھول گئے ہین وہ اپنے مرتبے کو پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ حکم کرے اپنے بطارقہ اور حجاب کو حملہ کرنیکا مسلمانو نپر کہ دفعۃً آیا ایک گروہ گھوڑے دوڑاتا ہوا اُسکے پاس پس کہا بادشاہ نے کہ تمھارے پیچھے کیا خبر ہی اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ تیری کمک کو فلیطانوس حاکم رومۃ الکبریٰ کا آیا ہی اور اس شہر کا نام فلیطانوس کے دادا کے نام پر رکھا گیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ بنایا گیا تھا رومۃ الکبریٰ مین ایک مکان ترسایان کا جسکا نام ابو سوفیا رکھا گیا تھا اور بنائی گئی تھی ایک تصویر تانبے کی جسپر سونے چاندی کا کام تھا اور اُس مکان کے سات دروازے سونے کے تھے اور ہر دروازے پر ایک بنا تھی جسکے سر پر گھومتا تھا ایک مرد اور اُس مرد کے ہاتھ مین سات تختیان سونے کی تھین کہ ہر سال مین بلند کرتا تھا وہ مرد یہ

تختی کو اُس بنا پر جانب آفتاب کے پس دیکھتا تھا وہ ہر چیز کو جو اُس بنا سے ثابت ہوتی تھی اُس تختی مین پس معلوم کرتا تھا وہ اُس چیز کو جو واقع
ہوتی تھی اُس اقلیم مین جو خاص اُوس سے متعلق تھی اُس تختی سے اور یہی حال ہر بنا کا تھا اُن ساتون سے پس معلوم کر لیتے تھے رومۃ الکبریٰ
کے لوگ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی عالم مین بسبب علوم اپنے اگلے حکیمون کے اور اُن مکانون کے بیچ مین ایک گنبد ہشت پہل تانبے
کے ستونون پر تھا جسپر سونے کا کام تھا اور اُسکو ایک دیوار گھیرے تھی پھراتا تھا اُس دیوار کو اُس قبہ پر بڑا فسان اُسکا جس کے
سر پر ایک صورت پتھر کی تھی کہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا ہی بلکہ وہ پتھر سیاہ تھا پیوند کیا ہوا ساتھ سفیدی کے پس ہوتا تھا موسم اعتدال
اور بہار زیتون کا یورپ اور بجہیم کی زمین مین سنتے تھے لوگ فسان سے آواز ڈرانیوالی کو کہ قریب تھا کہ عقلین جاتی رہین اُس آواز کے صدمہ
سے پس جب ہوتا تھا دوسرا دن آتی تھین اُس تینون کی طرف زراز یرجنگلی چونچون اور پاؤن مین زیتون ہوتا تھا پس ڈالتی تھین وہ چڑیان
اُس زیتون کو اُس شخص کے سر پر پس وہ برابر ڈالتی جاتی تھین تاوقتیکہ پر ہو جاتا تھا وہ فسان عظیم جو پھراتا تھا اُس دیوار کو پس نچوڑ لیتے
تھے لوگ زیتون سے اُسکے روغن کو اُسقدر کہ کفایت کرتا تھا اُنکو سال سے دوسرے سال تک اور تھا اندر اُس مکان بلند کے ایک
مقفل گھر کہ نہین کھولا گیا تھا وہ جبسے کہ شہر رومۃ الکبریٰ بنایا گیا تھا اور جب قصد کیا تھا فلیطانوس بادشاہ نے کوچ کا واسطے مدد ہی
ہرقل کے ضرورت ہوئی تھی اُسکو مال کی تاکہ کھلاوے وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ اُس بند گھر کی طرف اور قصد کیا اُسکے کھولنے کا پس کہا
اُس سے علماؤن نے جو اُس مکان بلند اور کنیسے کا مہتمم اور بہ بار کھنے والا تھا کہ ای بادشاہ اس گھر مین جبسے قفل لگایا گیا ہی اُسکو سات سو
سال گذرے ہین ایک سو ستر برس پیشتر ظہور مسیح عیسٰے سے اور نہین تھا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تھا اہتمام اس مکان سے مگر یہ کہ وصیت
کرتا تھا اس گھر پر اس امر کی کہ نہ کھولا جاوے وہ اور نہ دور کیجاوے وہ دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تھا اُسکو اُن لوگون نے جو
تجھسے پیشتر تھے حکما اور بادشاہون سے اور بنایا تھا اس شہر کو اور مضبوط کیا تھا ان مکانون کو تیرے دادا رمسونے اور باقی رہا وہ
اپنے ملک در سلطنت مین تین سو سال اور وصیت کرتا تھا وہ اُس گھر کے نہ کھولنے کی پھر حکومت کی بقطانیہ مین تیرے باپ نے
تین سو ستر سال اور وصیت کی تھی اُسنے مثل وصیت اپنے باپ کے اور اسیطرح سو برس سے تو اس ملک مین حاکم ہے
پس نہ دور کر تو اُس حکمت اور طلسمون کو جسکو اُن لوگون نے بنایا تھا پس اصرار کیا فلیطانوس نے اُسکے کھولنے کا پس جب
کھولا اُس گھر کو نہ پایا اُس گھر مین کسی چیز کو مگر یہ کہ پایا ایک گھر کو جسمین تصویرین بنی تھین پس دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس گھر مین صورت
بیت المقدس اور بلاد شام اور صفت اور شمار ملوک شام کی ہی اور آخر مین صورت ہرقل کی ہی اور گویا وہ دیکھتا ہی ایک تختی مین
جو اُسکے سامنے ہی اور اُس مین بزبان یونانی یہ مضمون لکھا ہی کہ ای ڈھونڈھنے والے علم کے تجھپر لازم ہی بہت پڑھنا علم اسواسطے کہ
جب بار بار ہو گا گذرنا اچھی اور باریک باتون کا کانون مین اور رہینگے کان اُن باتون کو تو ہو گا یہ امر سخت کرنیوالا واسطے قوت علم کے
اور بڑا حکم کرنے والا واسطے دست اندازی علم کے اسواسطے کہ سب علوم نکلتے اور باہر لائے گئے ہین عقل سے اور اندازہ کرنا تمیز
ہوتا ہی مگر بسبب کثرت محنت اور کوشش کے علم مین اور علم زیرکی اور دانائی پایان کار دیکھنے کی ہی اور پایان کار دیکھنا جگہ اور
محل علم کا ہی اور علم جگہ عقل کی ہی اور عقل پوری کرنے والی صورتون علم کی ہی اور تحقیق ہمنے دیکھا ہی حکمت اور اسرار پوشیدہ مین

یہ امر کہ ابر کوری اور سایہ گمراہی کا جسوقت چھا جائیگا صفحۂ زمین پر تو ظاہر ہوگا اور نکلیگا چراغ ہدایت کا زمین تہامہ سلہ سے پس لیجائیگا اور دور کریگا وہ چراغ تاریکی نادانستگی کو جو تاریک کرنیوالی حس اور ادراک کی ہی اور بلا دینگے وہ صاحب چراغ ہدایت کے لوگون کو اپنے دین کی طرف واسطے توحید خالق کے اور وہ صاحب شتر کبود چشم کے ہونگے پس دور کرینگے وہ دینون اور مالک کو اور اطاعت کریگی انکی زمین نرم اور پہاڑ پس جب بلند ہوگی بانگی اُنکے نور کی ہر موٹی اور زبون چیز پر اور جائیگی روح انکی بجانب عالم روحانی کے تو حکومت کرینگے بعد اُنکے ایک مرد لاغر جسم کہ دل انکا روشن ہوگا ساتھ نور راستی کے مضبوط کرینگے یہ شخص اُنکے دین اور شریعت کو سختی ہوگی شام پر جب در آویگی وہ سختی اُسپر ایک مرد سیاہ دور کرنے والے ملک قیصر سے سخت اور زبردست ہوگا اور دیدہ علیہ اُس مرد کا کشادہ اور فراخ ہوگا صورت اُنکی عدالت کرنا صفت اُنکی ہوگی اور پابندی حق کی ہنر اُنکا ہوگا آرایش دیویگی انکو گدڑی اُنکی اور تلوار اُنکی درہ اُنکا ہوگا اُنکے زمانے مین دور کیجاوینگی دولتین اور بدل جائینگی اور نیست ہو جائینگے اکاسرہ اور دور کیے جائینگے وہ اور وقت اس معاملہ کا وہی ہوگا کہ جب کھولا جائیگا یہ گھر جسمین تصویرین حکمت کی گھیرنے والی نعمت کی ہین پس پاکی اور خوشی ہو جیو اُس شخص کو جسکے دل مین حکمت نے بہ مضبوطی قیام کیا ہی اور روشن ہوئے ہین چراغ حکمت کے اُسکی خالص عقل مین اور پیروی کی ہو اُسنے حق کی اور پہچانا ہی اُسکو اور کنارہ اور خلاف کیا ہی اُسنے باطل سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب پڑھا فلیطاؤس نے اُس چیز کو جو تختی مین تھا لاحق ہوا اُسکو تعجب اور کہا اُسنے عطاؤس سے جو مہتمم اُس مکان کا تھا کہ ای پدر مہربان تو اس حکمت کے باب مین کیا کہتا ہی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ نہین قریب ہی امر کلام کردن مین اُس حکمت مین جسکو علما اور حکمانے بنایا اور کہا ہی اور نہین بوجھتے ہین علوم مشکلہ مگر اُس ادراک تک جو قائم کی گئی ہی ساتھ روشنی عقل کے اور تحقیق مین جانتا اور دیکھتا ہون اس امر کو کہ دولت ہرقل کی گذر گیئی اور ستون اُسکی عزت کے گر پڑے اور کھود ڈالا گیا قبہ اُسکے ملک کا زمین سوریہ سے اور گیا ملک روم کا اس زمین سے بجانب استنبول یعنے قسطنطنیہ کے اور اسی حال سے آگاہی اور خبر دی ہی مہراس حکیم نے اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب مین جسکا نام اُسنے اسلاروس یعنے جوہر الحکمۃ رکھا تھا اور بعض اُسکے کلمات حکمت کا مضمون یہ ہی کہ جب ظاہر ہوگا نور یتیم کا جو پاک اور صاف ہوگا فاران سلہ کے پہاڑون سے اور روشن ہونگے اذہان تاریک اُس نور کی حکمت سے اور روشن ہوگی تاریکی خیمے والے آسمان نادانستگی کی بسبب قوت عزم اور ارادے صاحب اُس نور کے اور بلا دینگے وہ لوگون کو اللہ تعالیٰ کی طرف ساتھ اچھے اور نرم بلانیکے اور کھینچینگے انکو اپنی طرف ساتھ پہاڑون نیکی اور نرمی کے اور بلند ہونگے اور جائینگے وہ آسمانون پر سختی ہوگی زمین ایلیا پر دبدبہ اُنکے صحابی اور ساتھی سے جو آراستہ ہونگے ساتھ حائل ہیبت کے اور تاج دینے والے ہونگے ساتھ بزرگی کے مالک فتوحات زمین کے اور ذلیل کرنیوالے اُسکے سلاطین کے ہونگے عدل ترازو اُنکا ہوگا اور مرقع لباس اُنکا ہوگا اُنکے زمانے مین اوندھی ہو جائینگی صلیب اور ویران ہو جاوینگی تصویرین اور گھر ترسایان کے اور ناپدید ہو جائینگی جگہین قربانی کی اور خوار و ذلیل ہونگے لوگ مار معمودیہ کے پس نہ نجات ہوگی اُنکے حملہ اور دبدبہ سے مگر ساتھ پیروی کرنی شریعت

سلہ تہامہ نام مشہور ہے در مکہ منظر ۱۲ سلہ فاران نام پہاڑیکا در بیچ میں در حوالی مکہ معظمہ ۱۲

اُنکے مالک اور سردار سکے راوی نے بیان کیا ہو کہ جب سُنا فلیطانوس نے یہ حال مہتمم مکانات اباسوفیا سے پوشیدہ کیا
اُسنے حال کو اپنے دل مین اور کہا کہ ضروری ہی مجکو دیکھنا عرب کا اور جانا واسطے مدد دہی ہرقل بادشاہ کے اور تحقیق پہونچا ہی مجکو خط
بطارق اسطولس کا جو قائم اور پایدار رکھنے والا ہی شریعت مسیح کا اور اُسنے بلایا ہی مجکو بجانب مدد دہی دین کے پس اگر توقف کرونگا
مین اور پیچھے رہونگا مین نا اُمید کریگا وہ مجکو پھر اختیار کیا اُسنے لشکر روم سے تیس ہزار کو اور وہ قوم کراجیہ تھی اور حاکم مقرر کیا
اپنی جگہ پر اپنے بیٹے اسقیلوس کو اور نکالا اُسنے بیت الحکمۃ سے نشان اسکندر یونانی کو جو زینت دیا گیا تھا ساتھ سونے اور
چاندی اور موتیون سکے اور نشان وہ تھا جسکو ظاہر اور بلند کیا تھا اسکندر نے بروز فتح راحات کے ارض بلیوس سے اور
وہ نہین ظاہر کیا جاتا تھا مگر دو دن سال مین بیچ کنیسہ باسوفیا کے اور وہ ایکدن عید صلیب کا تھا اور ایکدن شعائین کا تھا
اور جب وہ بلند کیا گیا وہ نشان فلیطانوس کے سر پر روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا انطاکیہ مین اور اُترا باب دادرس پر معنی اس لفظ کے
باب فارس ہین پس جب حاکم ہوگئے عرب ثقیل جانا اُنھون نے اس کلمہ کو اور پوچھے معنی اُسکے پس کہا گیا کہ فارس ہین پس اُنھون دروازہ
کا نام باب فارس رکھا راوی نے بیان کیا ہو کہ سوار ہوا ہرقل واسطے ملاقات فلیطانوس کے اور کھڑا کیا گیا خیمہ اُسکا سامنے بادشاہ
کے اور خوش ہوے رومی اور شگون نیک جانا اُنھون نے واسطے مردم کے اور بجائے گئے گھنٹے اور پھونکے گئے ناقوس اور واقع ہوا
شور بادشاہ کے لشکرون مین اور بلند ہوئین آوازین رومیون کی انطاکیہ مین اور متحیر ہوے مسلمان وقت سُننے آوازدن رومیون
کے اور اُسیوقت جاسوس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے جو معاہدی لوگ تھے آئے اُنکے پاس رومیون کے
لشکر سے اور آگاہ کیا اُنکو فلیطانوس ملک روم اور اُسکے ہمراہیون کے آنے سے پس بلند کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے اپنے دونون ہاتھون کو اور کہا اللّٰھم شتت شملھم و فرق کلمتھم و مزق جموعھم و زلزل اقدامھم واجعل
کلمتنا العلیا وکلمتھم السفلی وانصرنا کنصرک لنبیک یوم الاحزاب اللھم رد کیدھم فی نحورھم وانصرنا علیھم
اور آمین کہا مسلمانون نے اُنکی دعا پر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہو کہ جب آیا فلیطانوس مع اپنے لشکر
کے تو خوفناک ہوے مسلمان مگر اللہ تعالی نے ثابت قدم رکھا اُنکو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور اُنکے ساتھ تین ہزار قوم سطے وغیرہ سے تھے اور کہا اُنسے کہ اے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بتحقیق کہ رومی یکجا ہوتے ہین کنارے دریاے شام سے واسطے مدد دہی اپنے دین کے پس کوچ کرو تم اور تاخت و تاراج کرو شہرہاے
واقع کنارہ دریا کو اور نگاہ رکھو آنے اور حفاظت کرو تم مسلمانونکی اور نہ لائے جاوین لوگ تمھارے سامنے سے راوی نے بیان کیا ہو کہ
روانہ ہوے معاذ رضی اللہ عنہ جبلہ اور لاذقیہ پر پس گھیر لیا اُنھون نے اُسکے مالونکو اور لیا اُسکے غنائم کو اور پایا اُنھون نے باب جبلہ پر اُسکے
حاکم عنان بن جرہم الغسانی بن عم جبلہ بن الایہم کو اور اُسکے ساتھ ایکہزار جانور بار گیہون اور جو کے تھے واسطے لشکر بادشاہ کے اور یکجا کیا تھا
اُسنے غلہ کو طرابلس اور عکہ اور صور اور بلاد قیساریہ سے اور بھیجتا تھا اُسکو قسطنطین بن ہرقل نے ساتھ اپنے مصاحب کے بجانب ہرقل
کے پس جب وہ مصاحب شہر جبلہ تک پہونچا تو سپرد کیا اُسنے وہ غلہ متنصرہ کو اور واپس گیا پس جا پڑے اُسپر معاذ بن جبل اور وہ غلہ

شہر کے دروازے پر تھا اور وہ لوگ راہ دیکھتے تھے بادشاہ کے لشکر کی تاکہ روانہ کرین اُسکو بجانب انطاکیہ کے پس لیلیا اُس غلہ کو معاذ بن جبل نے اور پھر سے وہ بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور خچرون اور غلہ کے پس بلند ہوا شور مسلمانون کا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سُنا بادشاہ نے شور موحدین کا پس بھیجا اُسنے اپنے جاسوسون کو واسطے لانے خبر کے پس غائب رہے جاسوس کچھ دیر اور لائے اُسکے پاس خبر کو پس دشوار گذرا بادشاہ پر لے لینا مسلمانون کا اُس رسد کو جسپر اُسکو اپنے لشکر کے واسطے اعتماد تھا اور کہا اُسنے اپنے بطارقہ سے کہ نہین باقی رہی ہمارے اس قوم کے بیچ مین مگر لڑائی اور دیگا اللہ تعالے مدد اور یاری جسکو وہ چاہیگا پس حکم بھیجا اُسنے سرداران صاحب نشان اور بطارقہ اور ہرقلیہ اور قیاصرہ اور ارمن کو ساختگی اور آمادگی کا اور سوار ہوا ہرقل اور آئے اُسکی طرف قلیطانوس حاکم رومہ اور حاکم مرعش اور حاکم قلعہ اسکبا برس اور حاکم طرسوس اور مصیصہ اور انطاکیہ اور دراس اور ... قبیہ اریہ اور فاغنہ اور مارحہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آئے یوقنا در انحالیکہ مرتب اور آراستہ کرتے تھے وہ صفون کو بطور آراستگی لڑائی کے پس جب ٹھہرا ہر بادشاہ ساتھ اپنے لشکر کے اور ہر بطریق مع اپنے ہمراہیون کے اور قصد کیا اُنھون نے جہاد اور لڑائی کا واسطے مسلمانون کے پس ارادہ کیا قلیطانوس ملک شہر رومہ نے نزدیکی اور تقرب حاصل کرنے کا ہرقل سے بسبب اپنے لڑنے کے عرب سے پس جھکا وہ اپنی کوہنہ زمین پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ نہین چھوڑا ہے مین نے اپنی سلطنت کو اور آیا مین تیری خدمت مین دو سو فرسخ سے مگر بوجہ تیری تعظیم اور رضاجوئی مسیح کے اور جو حجاب دربطارقہ وغیرہ تیرے سامنے ہین وہ سب لڑ چکے اور کوشش کر چکے ہین اور مین چاہتا ہون کہ لڑنے کو نکلون مین آج کے دن بجانب ان عرب کے اور تسکین دون مین اپنے دل کو اُنسے پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اُسکے دل کو اور کہا اُسنے کہ ٹھہر تو اور لازم پکڑ اپنی جگہ اور نہ بہادر تو دبدبہ ملوک کو اسواسطے کہ تو مقدم ہے مجھسے سلطنت مین اور چھوڑ تو اپنے سوا دوسرے کو اس کام کے واسطے کہ نہین پہونچا ہے حال اور مرتبہ عرب کا یہانتک کہ تو بذات خود اُنکے مقابلہ کو نکلے قلیطانوس نے کہا کہ کون دبدبہ ہمارے واسطے باقی رہا ہے ساتھ ان عرب کے حالانکہ بیکار اور مہمل کر دیا ہے اُنھون نے ہمارے کام کو اور ذلیل و خوار کیا ہے اُنھون نے ہمارے بزرگان دین کو اور جہاد سب چھوٹے بڑے پر فرض ہے اور بادشاہ اور بازار ہی امین برابر ہین آیا نہین جانا تو نے اے بادشاہ اس بات کو کہ جو شخص دیکھیگا طرف دنیا کے محبت کی آنکھ سے کھینچیگا اُسکو قصد خواہش ہائے جسمانی کا بجانب تعلق محبت دنیا اور آمادگی اُسکی آرائش کے پس جب وہ ایسا کرے گا اور آوےگی بدلی گندگی اور زیادتی جہل کی اُسکے کنارہ سینہ پر پس بادر کھیگا یہ امر طلب آخرت سے اور جو شخص دوڑے گا بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دینے تلاش خواہش ہائے جسمانی کے ترقی اور بلندی حاصل کریگا وہ طرف گھر دائرے پاک کے بیچ جگہ محبت کے اور جب جائیگا قدیم ازلی میلان تمھارے دلونکا جو چھپے ہوئے پردہ ہائے غفلت سے ہین بجانب طلب ان چیزون کے جو نیست اور معدوم ہوتی ہین مسلط اور غالب کریگا ضعیف ترین گروہ کو پس دور کر دینگے وہ تمکو تمھارے ملکون اور گھرون سے اور نہین ہے یہ امر مگر بسبب ہمیشہ رہنے تمھارے کے بجانب

ف [illegible]

خواہشون کھینچنے والی کے طرف نفار ہا کی کے اسواسطے کہ تمنے ظلم کیا خلاف حق کے اور ظلم تمنے رعیت پر بیچ لینے انکے مالون اور تباہ
کرنے انکی جانون کے اور کثرت زنا اور تبعیت بیہودگیون کے پیدا ہی سبب سے نہ مدد دیے گئے تم اور نہ ہوا احاطہ بڑا ایکا تمپر پس
کلام کیا بادشاہ کے بڑے حاجب نے اور چلا یا وہ فلیطانوس پر کہ ای سردار نہ بار ڈال تو بادشاہ کے دل پر محنت اور مشقت کا
مقدار کہ وہ نہین طاقت رکھتا ہی کہ تجھسے زیادہ لوگون نے اُسکو نصیحت کی تھی پس نہین سُنا اُسنے قول ناصح کا واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سخت اور دشوار گذرا فلیطانوس پر چلانا حاجب کا اُسپر اُسوقت مین سامنے بادشاہ کے اور بُرا معلوم ہوا
اسکو یہ امر جبکہ نہ باز رکھا بادشاہ نے اُس حاجب کو اس کلام سے اور چھپایا فلیطانوس نے معاملے کو رات تک پس گذری تھوڑی
رات بلایا اُسنے اپنے ساتھیون اور خاص لوگون کو اپنی قوم سے جو مرتے تھے اُسکے مرنے مین اور جیتے تھے اُسکے جینے مین اور کہا
کیا پسند کرتے ہو تم اس امر کو کہ ذلت دے مجکو حاجب ہرقل کا اور حقیر کرے مجکو ذلیل تر ہو میرے مرتبے کو بادشاہون کے بیچ مین اور تم لوگ
جانتے ہو اس امر کو کہ میرا گھر اور نسب اُسکے گھر اور نسب سے بڑا ہی اور میرا ملک اُسکے ملک سے مقدم ہی اور تحقیق کہا ہی اسلیس
حکیم نے کہ بڑھا تو اپنے قدم کو واسطے اُس شخص کے جو دیکھے تجکو کم اور پست اپنے سے پس ہو جاویگا تو حقیر اور کم نزدیک اُسکے اور
عزیز کر تو اپنے نفس کو بمقابلہ بڑائی اُسکے غرور کے اسواسطے کہ عزت نفوس کی مقابلہ کرتی ہی مرتبے بادشاہون کا ور نہ کر تو کوئی نیکی ساتھ
غیر مستحق نیکی کے اسواسطے کہ کھینچیگی وہ تجھپر بُرائی کو اُسکی طرف کسواسطے کہ احسان بہتر ہوتا ہی نزدیک بڑے مرتبے والون کے
اور عیب جانا ہی نزدیک احمقون فرومایہ کے اور نہ دوستی کر تو اپنے دوست ناکس کا اسواسطے کہ تو طلب کرتا ہی اُسکی منفعت کو
اور وہ چاہتا ہی خواہش اپنے نفس کو ساتھ تیری اذیت دینے کے اور تحقیق آئے ہین ہم دو سو فرسخ بلکہ زیادہ اس سے طرف ایک وکے
اور نکالا ہمکو ہمارے قصد نے دار السلطنت اور تاج عزت اُسکا اور ہم منجملہ اُسکے توابع کے این پس تحقیق نور عقل کا جو بلند کیا گیا ہی ساتھ جوہر ادراک
کے باز رکھتا ہی مجکو تبعیت جہل تاریک کرنے والی حواس سے اور میرا دل انکار کرتا ہی اس امر سے اسواسطے کہ بزرگی کی جگہ بڑی ہی
اور مقام اُسکا بزرگ ہی اور ذلت دشواری گران اور ناگوار ہی اور صاحب ذلت کا حقیر ہی اور تحقیق مین نے قصد اور میل کیا ہی اس امر
کا کہ جا ملون مین ان عرب کی طرف اور مدد دون مین اُنکے دین کو پس تحقیق در آیا ہی میرے دل مین یہ امر کہ دین انکا صحیح اور درست
اور شریعت اُنکی مضبوط اور ثابت ہی ساتھ حق کے تائید کی گئی ہی ساتھ راستی کے پس جو شخص ہوگا اُس شریعت پر بےخوف ہو جاویگا وہ اپنی
جائے بازگشت مین بڑے ڈر اور دہشت سے پس تم لوگ اس بات مین کیا کہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ کیونکر پاک ورہ
ہین کریگا تو اپنے دل کو ساتھ چھوڑ دینے اپنے دین اور ملک کے اور تبعیت کریگا تو ایسے قوم کی جنکے واسطے بزرگی نہین ہی اور
نہین حکمت ہی کہ بلند کرے اُنکی قدر کو فلیطانوس نے کہا کہ حکمت کامل کا ٹھکانا انھین کے نزدیک ہی اور انھین کے دل مین اُسکا
ٹھہراو اسواسطے کہ نور اُنکی توحید کا بسبب صفائی اُنکے ذہنون کے ہی اور نور اُنکے ایمان کا بہ برکت اُنکے سردار کے ہی جو نام رکھے گئے
ہین ساتھ علام الغیوب کے اسواسطے کہ مقناطیس اُنکی حکمت ربانیہ نے کھینچ لیا قوم کے جوہر عقلون کو بجانب اپنی تبعیت اور پیروی اپنی
شریعت کے اور جو شخص ارادہ کریگا ترقی کا بجانب اعلی علیین کے پس نہ بیٹھیگا وہ کنارے زمین جہل پر آیا نہین جانا تمنے اس امر کو کہ نور روشن

فائدہ اگر کسی سردار کو ... [illegible] ... فلیطانوس [illegible]

کرنے والے تاریکی کا ہی اور مرجانا انتہائے زندگانی ہی پس جب سُنا اُنھون نے کلام اُسکا کہا کہ ای بادشاہ نہین تبعیت کی ہمنے تیری
اس غرض سے کہ طلب کرین ہم اُس بزرگی کو کہ جسکا انجام اور نہایت کار ذلت اور غلبہ ہی پس اگر تلاش کرتا ہی تو ایسی راہ کو جو پہونچا دیگی بیچ
بقا کے اور دور کریگی بدبختی کو پس سزاوار ہی تبعیت کرنا امر حق اور درست کا اور یہ لوگ تیرے تابع ہین اور تیرے سامنے ہین پس کہا
فلیطانوس نے اُنسے کہ نہین برگزیدہ اور اختیار کیا ہی مین نے تمہارے واسطے مگر اُس چیز کو کہ اختیار کیا ہی مین نے اُسکو اپنی ذات کے
واسطے اور وہ امر حق ہی اور اگر نہ موافقت کروگے تم میرے اس امر پر چلا جاؤنگا مین تنہا اسواسطے کہ مین نے جان لیا ہی اس امر کو کہ وہی راہ
سلامتی اور بہتری کی دنیا اور آخرت مین ہی پس آیا خوش ہوتے ہین دل تمہارے اس کلام پر پس کہا اُنھون نے کہ ہان فلیطانوس نے
کہا پس تم ہشیار ہو جاؤ تم پس جب ہوگی رات سوار ہونگے ہم سب اسطرح کہ گویا گھومتے ہین گرد لشکر کے اور نگہبانی کرتے ہین ہم اُسکی اور طلب
کرتے ہین لشکر عرب کو قوم نے کہا کہ ہم کرینگے اور متفرق اور جدا ہوگئے وہ لوگ اور لیا فلیطانوس نے اپنے مال و اسباب وغیرہ کو اور قصد کیا
اُسنے اس امر کا جو ہمنے بیان کیا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ارادہ کیا فلیطانوس نے جانیکا بجانب لشکر عرب کے آگے یوقنا بھیجے
ہوے ہرقل بادشاہ کے پس جب ادا کیا اُنھون نے پیام کو اور ارادہ کیا کھڑے ہونیکا کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ تم کون ہو حجاب بادشاہ سے اُنھون نے
کہا کہ مین یوقنا حاکم حلب کا ہون فلیطانوس نے کہا کہ کیونکر چھوڑ دیا ہی تمنے اپنے ملک کو اور غالب ہوگئے عرب سب پس بیان کیا یوقنا نے سب گذشت
اپنے قلعے اور محصور ہونیکی اور نہین آگاہ کیا اُسکو اپنے اسلام سے پس کہا فلیطانوس نے اُنسے کہ مجکو خبر پہونچی تھی کہ حاکم قلعہ حلب کا پھر گیا ہی دین عرب کیطرف
پس کہا اُس سے یوقنا نے کہ پہلے ایسا ہی تھا پھر رجوع کی بجانب بادشاہ اور اُسکے دین کے پس کہا فلیطانوس نے کہ کیا حال ظاہر ہوا تھا تمکو اس قوم سے
یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ مین پھرا تھا اُنکے دین کیطرف جبکہ اُنکو تامل کی مین نے اُنکے حال پر اور ظاہر ہوگیا تھا مجکو امر پوشیدہ اُنکا اور دیکھا تھا
مین نے اُنکو کہ نہین تبعیت کرتے ہین وہ باطل کی اور نہین میل اور کنارہ کرتے ہین وہ حق سے اور نہین سوتے ہین وہ رات کو بسبب
مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہین کلام کرتے ہین بغیر یاد کرنے اپنے پروردگار کے داد دلاتے ہین مظلوم کی ظالم سے اور سلوک اور غمخواری
کرتے ہین دولتمند اُنکے ساتھ اُنکے محتاجون کے سردار اُنکے لباس عوام کا پہنتے ہین اور بزرگ و کمتر اُنکے نزدیک امر حق مین برابر ہین پس
کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ ہرگاہ تم اُنکے بھید پر واقف ہوگئے تھے اور دیکھی تھی تمنے بزرگی اُنکی پس کس چیز نے باز رکھا تمکو اس امر سے کہ مقیم
رہتے تم اُنکے بیچ مین یوقنا نے کہا کہ باز رکھا مجکو اس امر سے محبت میرے ساتھ اور صحبت میری قوم نے اسواسطے کہ مین نے نہ چاہی جدائی اُنکی
فلیطانوس نے کہا کہ بتحقیق نفوس پاک اور عقلین احتیاط کرنیوالی جسوقت دیکھتے ہین امر حق کو کھینچتے ہین اُنکو یقین بجانب تلاش خالص نجات اور
رہائی کے بُری زندگانی سے تا اینکہ ترقی کرتے ہین وہ نفوس اور عقول اعلی علیین کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلے یوقنا فلیطانوس کے پاس سے
اور تحقیق در آیا اور مضبوط ہوگیا تھا اُنکے دلمین قول فلیطانوس کا اور کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین کہی اُسنے کوئی بات مگر یہ کہ لگی گئی
وہ بات کنارے اُسکے سینے پر اور کلام اُسکا گواہی دیتا ہی ساتھ قبول کرنے اُسکی عقل کے صحت دین اسلام کو اور گذرا نا یوقنا نے بحمد اللہ
بے آرامی کے اس امر سے تا اینکہ آئی تاریکی رات کی پھر کیا ای سبب گردانا اُنھون نے بحالت پوشیدگی کے اور آئے فلیطانوس کے پاس سے
پایا اُسکو بہیئت سواری کے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرے یوقنا سامنے اُسکے کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ ای یوقنا دیکھتے ہو تم کس پر دے۔

ذکر کلام فلیطانوس کا ساتھ یوقنا کے

ڈھانپ لیا ہی گمراہونکو تبعیت کرنے مسلمانون سے اور حق ظاہر ہوتا ہی اُس شخص پر جو تلاش اور طلب کرتا ہی اُسکو اور باطل گھیر لیتا ہی
اُس شخص کو جو اُسکی پیروی کرتا ہی پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ کیا معنی اس کلام کے ہین جو تو نے مجھسے کہا فلیطانوس نے کہا کہ
اگر دیکھتے تم اُس چیز کو جو دیکھا مین نے ساتھ آنکھ دلیل اور حجت کے نہ پھرتے تم اُنکے طریقے اور شریعت سے اور نہ طلب کرتے تم
عوض کو اُنکے غیر سے اور نہین طلب کیا تم نے مگر اُس نعمت کو جسکی بازگشت بجانب زوال کے ہی اور ہو بجاتی ہی وہ اپنے صاحب کو
طرف عذاب کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سکوت کیا یوقنا نے اور نکلے وہ فلیطانوس کے پاس سے اور دریافت کرتے رہے وہ حال
فلیطانوس کا اور ٹھہرے اُسکے انتظار مین مسلمانونکی راہ مین پس جب سوار ہوا فلیطانوس اور نکلا وہ اپنے خیمے سے پایا اُسنے اپنے یگانون کو کہ
باساز و سامان ہو گئے تھے وہ لوگ اور وہ چار ہزار آدمی تھے یگانے اور رئیس قوم فلیطانوس سے اور آگے کیا اُنھون نے اپنے قصد کو اور چلے وہ
سبکے سب در انحالیکہ طلب اور تلاش کرتے تھے موحدین کے لشکر کو اور تحقیق چھوڑ دیا تھا اپنے ملک اور عزت کو پس جب نزدیک ہوئے
مسلمانون کے لشکر سے ظاہر ہوئے اُنکو یوقنا اور اُنکے ہمراہ دو سو آدمی تھے اُنکے یگانون سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ قصد
کیا ہی تو نے اس امر کا کہ آپڑے تو مسلمانون کے لشکر پر فلیطانوس نے کہا نہین قسم ہی ذات بزرگ کی نہین جاتا ہون مین اُنکی طرف مگر
اس غرض سے کہ داخل ہون مین اُنکے دین مین اور ہو جاؤن مین اُنکے زمرے سے اسواسطے کہ جو شخص دیکھیگا بجانب دنیا کے ساتھ آنکھ
نیست اور معدوم ہونیکے کام کریگا وہ آخرت کا پس کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ موافقت کرو تم ہماری اُسکام پر جسکا ہمنے
قصد کیا ہی پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تحقیق کھینچ لیا ہی تجھکو کھینچنے والے حق نے گمراہی کی راہ سے پھر بیان کیا اُس سے یوقنا نے سارا
سب حال اور یہ کہ وہ قصد غدر اور فریب کا رومیون کے ساتھ رکھتے ہین پس کہا فلیطانوس نے کہ تم کیونکر اس امر پر قدرت پاؤگے
اور مین نہین دیکھتا ہون تمھارے ساتھ مگر چند لوگونکو تمھاری قوم سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تحقیق شہر کے اندر دو سو مرد
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین کہ وہ بیس ہزار کا مقابلہ رومیونکے لشکر سے کر سکتے ہین یہ امر مناسب دیکھتا ہون کہ
تو مع اپنی قوم کے پھر جا اپنی جگہ پر اور نہ جلدی کر تو اور بھیجینگے ہم ایک مرد کو سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آویگا وہ شخص آگے
اُس راہ سے جسکا ہم قصد رکھتے ہین پس جب ہوویگا کل کا دن ٹھہرنا تو مع اپنے لشکر کے گرد ہرقل کے اور داخل ہونگا مین شہر مین اور
چھوڑ دونگا مین قید سے دو سو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدونگا مین اُنکو اُنکے ہتھیار ونسے اور حملہ کریگا سب لشکر عرب کا اور
حملہ کرنا تو مع اپنے لشکر کے ہرقل کے لشکر پر اور قصد کرنا تو بذات خود ہرقل کا اور قابض ہو جانا اُسپر پس ہوگا تو ایسا کہ گویا تو نے جہاد کیا اور
درجست کرونگا مین اور یگانے میرے اور دو سو صحابی اندر شہر کے پس مالک ہو جاینگے ہم اُسکے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر چاہتا تو
تو اس امر کو پھیر جاوے تو بجانب اپنی دار السلطنت کے اور معاملہ تیرا پوشیدہ ہے رومیون سے پس سپرد کر تو کام اپنے لشکر کا اُس شخص کو جسپر تو
اعتماد رکھتا ہی اپنی قوم سے فلیطانوس نے کہا کہ نہین کیا ہی مین نے اس کام کو اس خیال سے کہ میری نیت ہو دنیا کی حکومت میں اور جبکہ گذر جایگا
یہ معاملہ اور مدد دونگا مین اسلام اور اُسکے لوگون کو تو جاؤنگا مین بیت المقدس کو اور مقیم رہونگا مین وہان یہانتک کہ مرونگا پس کون شخص سا
جایگا بجانب عرب کے ساتھ ہمارے پیام کے اور آگاہ کرے گا اُنکو ہمارے عزم سے پس کہا یوقنا نے کہ جان تو اس امر کو کہ عرب سے

ذکر گرفتار ہونے فلیطانوس کا بعوض دو سو

جاسوس ہین ہمارے نزدیک اہل حلب سے جو داخل ہین ذمہ داری ہین اور مین آگاہ کرونگا اُنکو ساتھ اس حال کے اور خبر دیوینگے وہ ابو عبیدہؓ
بن الجراح کو اس حال سے راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی حال مین کہ یوقنا اور فلیطانوس اور سا اُنکے ہمراہی اسی گفتگو مین تھے رات کے پردے مین
کہ اُسیوقت قصد کیا ایک مرد پیر نے اُنکی طرف پس جب نزدیک آئے وہ مرد پیر دیکھا اُنکو یوقنا نے اور وہ عمرو بن امیۃ الضمیری تھے صحابی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس سلام کیا اُنھون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون پر اور کہا کہ سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو تمھارے دین کیطرف اور اُنھون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا اُنسے حال حاکم رمہ اور بات چیت کا اپنی قوم سے اور اُسکے قصد اور
ارادے کا اور خوشخبری دی ابو عبیدہؓ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہو جائیگا شہر انطاکیہ کا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور دور
ہو جاوینگے رومی اُس سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے دیکھا تھا
شب فتح انطاکیہ مین کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہین اُنپر اور ارشاد فرماتے ہین یا ابا عبیدۃ البشر برضوان
اللہ ورحمتہ غداً تفتح المدینۃ صلحا علے یدیک ان صاحبۃ مۃ الکبری قد جری من امرہ مع یوقنا کذا وکذا ادعھم بالقرب
من جیشک فتنفذ الیھم بایجاز الامر راوی نے بیان کیا ہی کہ بیدار ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح اور بیان کیا اُنھون نے اپنے
خواب کو خالد بن الولید سے اور بھیجا عمرو بن امیۃ الضمیری کو جیسا کہ بیان کیا ہمنے پس جب سُنا فلیطانوس نے یہ حال کانپنے اور تھرانے
لگا بدن اُسکا اور کہا اُنھون نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس امر کی کہ یہی دین پائدار اور وہ راہ راست ہی پھر معاودت کی اُنھون نے اور گھومے وہ گرد لشکر
بادشاہ کے گویا وہ نگاہبانی کرتے تھے لشکر کی پس اسی حال مین کہ یوقنا جدا ہوے تھے مع اپنے ساتھیون کے فلیطانوس سے
اور مضبوط کیا تھا اُنھون نے اپنے ارادے کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی کہ اُسیوقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے اُنکے اور شعلین اُسکے ساتھ
تھین اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اُسکے ضرار بن الازور اور رفاعہ بن زہیر اور دو سو قیدی تھے اور میل کیا تھا بادشاہ نے
اُنکے قتل پر اُس رات مین پس جب دیکھا اُنکو یوقنا نے کہا اُنھون نے حاجب سے کہ کیا کام کرنیکا ارادہ کیا ہی بادشاہ نے اُنکے ساتھ حاجب
کہا کہ میل کیا ہی اُسنے اُنکے قتل کا اور ڈالیگا کل اُنکے سرونکو بجانب مسلمانون کے پس جب سُنا یوقنا نے یہ حال اندھیرا ہو گیا دن اُنکی
آنکھون مین اور کہا اُنھون نے کہ اے حاجب کبیر تو جانتا ہی اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہونیوالی ہی ہمارے اور عرب کے بیچ مین پس جب
مار ڈالوگے تم ان لوگون کو اور پھینکوگے اُنکے سرونکو عرب کی طرف پس نہ پا دینگے وہ ہم مین سے کسیکو مگر یہ کہ مار ڈالینگے وہ اُسکو پس
ڈر تو اللہ کو اور نہ جلدی کر تو اور پھیر تو بادشاہ کو اُنکے معاملے مین اور چھوڑ دے تو اُنکو میرے پاس یہانتک کہ دیکھے تو کہ کس چیز پر
بازگشت ہوتی ہی ہمارے اور اُنکے معاملہ کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیون کو نزدیک یوقنا کے اور گیا وہ بادشاہ کے پاس
تنہا اور بات چیت کی اُسکے ساتھ اُنکے مقدمہ مین بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دے تو اُنکو دمستق کے ہاتھ مین پس پھرا حاجب یوقنا کے
پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم نگاہ رکھو اُنکو کہ تمھین مہتمم ہو اُنکی حفاظت کے پس لیا اُنکو یوقنا نے اور لیگئے اُنکو اپنے خیمے مین
دشوار گذرا اُنپر نکلنا اُنکا انطاکیہ سے اسواسطے کہ یوقنا نے قصد کیا تھا اُنکے سبب سے مالک ہو جانے شہر کا پس جب آئے وہ یوقنا کے نزدیک

رو اہیونے کام کے ۱۲

سپاہ کر دیا اُنکو قید سے اور دیے اُنکو ہتھیار اور بیان کیا اُنسے حال قصد فلیطانوس کا بادشاہ پر قابض ہو جانے کے باب مین پس کہا ضرار بن الازور نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ راضی کرینگے ہم پروردگار کو کل وقت اپنے جہاد کرینگے اُسکی راہ مین اور نہین رکھا اور چھوڑا یوقنا نے اُنکو اپنے شہر مین بلکہ متفرق اور جدا کر دیا اُنکو اپنے گانون کے پاس اور ہر مرد کے پاس اُنمین سے ایک کو بھیجدیا

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جسنے حکم دیا نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قید خانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل تھا اور ہرقل نے لیلیا تھا اُنکو اور ڈالدیا تھا اُنکو اپنے قید خانہ مین اور نہین جانتا تھا یوقنا کہ بعد اُسکے بادشاہ نے اُنکے ساتھ کیا معاملہ کیا اور نہین حکم کیا تھا اُنکے نکالنے کا قید خانے سے واسطے قتل کے مگر بالیس بن ربوس غلام بادشاہ نے اور دیکھا تھا اُسمین بادشاہ نے اپنے خواب مین یہ کہ گویا ایک شخص اُترا ہی آسمان سے اور پلٹ دیا اُس شخص نے اُسکو تخت سے اور گویا تاج اُسکا گر گیا اُسکے سر سے اور گویا ایک شخص کہتا ہی کہ نزدیک ہوا زوال تیرے ملک کا سورہ سے اور بتحقیق دور ہوئی دولت بدبختی اور دور ہوئی سختی اور لایا اللہ تعالیٰ مذہب اہل اتفاق کو اور گویا اُس شخص لے پھونکا اُسکے لشکر مین پس روشن کر دیا اُسنے آگ کو پس بیدار ہوا ہرقل بحالت خوفناکی کے اور تعبیر بیان کی اُسنے اس خواب کی ساتھ زوال اپنے ملک کے اور یکجا کیا تھا اُسنے خزانے اور اسباب اور اُن چیزون کو جسپر وہ اعتماد رکھتا تھا اور ڈالدیا تھا اس سبکو کشتیون مین قبل اُترنے مسلمانونکے اُسکی طرف اور بہت جمع کیا تھا کھانے اور سامان اور لڑائی کو پس جب دیکھا اُسنے اس بات مین وہ معاملہ جو دیکھا اُسنے اپنے خواب مین بھیجا اُسنے اپنی بیٹی اور سب عورتونکو بجانب کشتیونکے بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب دولت سے اور بُلایا اُسنے اپنے گھر والونکو اور آگاہ کیا اُنکو معاملے خواب سے اور بیان کیا اُسنے اُنسے قصد اپنے فرار کا اور حکم کیا اُن کو اپنے ساتھ نکلنے کا پھر بلایا اُسنے اپنے خاص غلام بالیس کو اور بہت مشابہ تھا ساتھ ہرقل کے صورت مین اور پہنایا اُسکو لباس اور پٹکہ اور تاج اپنا اور کہا اُس سے کہ تو کل میری جگہ پر ٹھہرنا اسواسطے کہ مین ارادہ مکر و فریب کا عرب کے ساتھ رکھتا ہون اور بطور گادیکی بھونگا مین پیچھے اُنکے پھر سوار ہوا ہرقل اور نکلا وہ مع اپنے گھر والونکے بعد اُسکے کہ پہنایا تھا اپنے غلام کو لباس اور پٹکہ اور تاج اپنا اور چلا بجانب دریا کے اور سوار ہوا کشتی مین اور روانہ ہو گیا پس اُسیوقت حکم دیا تھا بالیس نے ساتھ نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ملاقی ہوے تھے اُسنے یوقنا اور ہوا معاملہ اُنکا وہ جو بیان کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ نہین نکلا ہرقل انطاکیہ سے مگر یہ کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اور سبب اُسکا یہ ہوا تھا کہ اُسنے لکھا تھا امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بحالت پوشیدگی کے اپنی قوم سے بعد اسکے میرے سر مین درد رہتا ہی نہین ساکن ہوتا ہی اُسمین پس روانہ کرو تم میرے واسطے کسی دوا کو پس روانہ کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس جب رکھا ہرقل نے اُسکو اپنے سر پر ٹھہر گیا درد اُسکا اور جب اُتار لیا اُسنے کلاہ کو پھر لاحق ہوا وہ درد پس تعجب کیا اُسنے اِس حال سے اور حکم کیا اُسکے اُدھیڑنے کا اور دیکھا تو اُسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا اُسنے کہ کیا اچھا اور بزرگ ہی یہ دین کہ شفا دی اللہ تعالیٰ نے مجھکو ایک آیت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ہوا دوسرا دن سوار ہوا لشکر مسلمانونکا اور آگے بڑھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے اور سوار ہوا سب لشکر کافرونکا اور گرد اُنکے فلیطانوس کا اور سوار ہوئے یوقنا اور اُنکے ساتھ اُسکے عزیز اور یگانے اور وہ دوسو صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیماً کثیراً مباہ گا فیہ اور

فـ ذکر خواب ہرقل کا اور بھاگ جانا اُسکا انطاکیہ سے اور ذکر اُسکے اسلام کا اور چھوڑنا اُسکا اپنے غلام بالیس کو بجاے اپنے انطاکیہ مین ۱۲ فـ ذکر حملہ کرنے مسلمانون کا لشکر بالیس پر اور ہزیمت رومیونکی بمقام انطاکیہ کے اور یکجا ہونا فلیطانوس وغیرہ کا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ۱۲

وہ چھپائے ہوئے تھے اپنے تئین تیغ ہتھیار رنگے ایک جداگانہ جماعت مین سوا اُنکے اور کوئی ساتھ نہ تھا پس سبکے پہلے حملہ کیا
خالد بن الولید نے ساتھ لشکر زحف کے اور بیعت کی انکی سعید بن زید بن عمر بن نفیل العدوی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ربیعہ بن قیس بن ہبیرہ نے اور
حملہ کیا بعد اُنکے میسرہ بن مسروق العبسی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ذوالکلاع الحمیری
نے اور حملہ کیا بعد اُنکے فضل بن عباس بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حملہ کیا بعد اُنکے مالک اشتر نخعی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے
عمرو بن معدیکرب الزبیدی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ باقی لشکر کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور ڈھانپ لیا لوگون نے
بسبب کثرت کے بعض کو پس ہلگئی لڑائی حملہ کیا یوقنا اور اُنکے عزیزون یگانون نے اور حملہ کیا ضرار بن الازور اور اُنکے ساتھیون نے
پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری ضرار بن الازور کی کہ دیا تھا اُنھون نے تلوار کو حق اُسکا اور لیا تھا اپنے عوض کو رومیون سے اور
جب مار ڈالتے تھے وہ کسی رومی کو پکارتے تھے وا ثارات ضرار اور تھا قصد اُنکا واسطے لشکر عرب متنصرہ کے اور مسلمان ہمراہی اُنکے
نہین جدا ہوتے تھے اُنسے اور رفاعہ زبیل الحمیری نصیحت کرتے تھے اور شجاعت دلاتے تھے اور کہتے تھے احملوا وایاکم ان تفشلوا واعلموا ان
الجنۃ قد زخرفت قصورہا واشرقت حورہا وسرح ولدانہا وتجلی دیانہا پھر پکارا اُنھون نے یا فتیان العرب ایکم یرغب فی تزویج
الحور ومجمل بذل نفسہ المہر لو بد عروسا فی الجنان من یحب ان یقوم مع الولدان من یرغب فیہا قال اللہ یان متکئین علی رفرف
خضر وعبقری حسان ایکم یوافو بعقۃ من شہرہا راحتین پس اسی حال مین کہ ضرار بن الازور حملہ کرتے تھے دشمنون پر اور چکھاتے تھے اُنکو
شراب تباہی کی کہ دفعۃً ملاقی ہوئے وہ ایک سوار سے جو توڑتا اور پریشان کرتا تھا لشکرون کو اور وہ چلا کر کہتا تھا وا ثارات ضرار پس
بتامل نظر دیکھا ضرار نے اُس سوار کو تو وہ اُنکی بہن خولہ تھین پس کہا اُنسے کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمھاری اے بیٹی ازور کی مین قسم ہے
خدا کی تمھارا بھائی ضرار ہون پس متوجہ ہوئین خولہ اور سلام کیا اُنپر اور کلام ڈالنا چاہا اُنکی طرف پس کہا ضرار نے اُنسے کہ الگ ہو تم مجھسے
اسواسطے کہ مار ڈالنا ان کافرونکا بہتر اور بزرگ ہے بات چیت سے اے بیٹی میری مانکی ملاؤ تم اپنی باگ کو میری باگ سے اور اپنے نیزیکو میرے
نیزے سے اور جہاد اور کوشش کرو تم اللہ تعالی کی راہ مین پس اگر مریگا ایک ہم مین سے تو ملیگا اُسکو دوسرا قیامت کے دن
نزدیک حوض سید البشر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی حال مین کہ ضرار بن الازور کلام کرتے تھے اپنی
بہن سے کہ دفعۃً لشکر رومیون کا اپنے پیچھے کو پھرا اور گروہ اُنکے بھاگ نکلے اور باعث اُسکے فلیطانوس حاکم رومہ ہوئے اسواسطے
کہ جب دیکھا اُنھون نے لڑائی کو کہ بھڑکایا ہے اُسنے آگ کو اور اونچی ہوئی ہین چنگاریان اُسکی حملہ کیا اُنھون نے مع اپنے ساتھیونکے اور قابض
ہوگئے بائیں پلہ پر وہ اُسکو ہرقل بادشاہ جانتے تھے اور پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ پکڑ لیا ہرقل کو اُسکے دشمن حاکم رومہ نے
پس پیٹھ پھیری رومیون نے اور میل کیا اُنھون نے بجانب فرار کے اور قتل عظیم کیا مسلمانون نے اُن مین کہ نہین مارے
گئے تھے رومی اُسقدر مگر اجنادین اور یرموک مین اور مارے گئے متنصرہ سے قریب بارہ ہزار کے اور تلاش کیا مسلمانون
نے جبلہ بن الایہم اور اُسکے بیٹے ایہم کو پس نہ دیکھا کوئی اثر و نشان اُنکا اور نہ پائی کچھ خبر اُنکی راوی نے بیان کیا ہے کہ
بھاگ گئے وہ دونون اور پھر سے لوگ اُنکی قوم کے بجانب دریا کے اور سوار ہوئے ہرقل بادشاہ کی کشتیون پر اور منجملہ اُن متنصرہ کے

جو جبلہ اور اُسکے بیٹے کے ساتھ بھاگے پانسو آدمی اور رئیس اُسکی قوم کے تھے کہ منجملہ اُنکے عرفظہ بن عصمہ اور عروہ بن واثق اور مرہف بن واقد اور ہجام بن سالم اور سوا ے اُنکے اور لوگ تھے اور اُنھین کی نسل سے افریخ ہین اور لے لیا مسلمانون نے خیمون اور گھوڑون اور ساز و سامان کو جسکی شمار اللہ تعالی کو معلوم ہو اور بیس ہزار آدمی رومیون سے گرفتار ہوے اور ستر ہزار مارے گئے اور بھاگے رومی اور متنصرہ پس بعض اُنمین سے گئے بجانب انطاکیہ کے اور بعض نے طلب کیا قیساریہ کو بجانب قسطنطین پسر ہرقل کے اور بعض اُنمین سے جا لگے کنارے دریا کی طرف پس جب رکھا اہل عرب نے اپنے ہتھیارون کو اور ٹھنڈی ہوئی آگ لڑائی کی یکجا کیا مال اسباب قیدی سامنے ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب دیکھا اُنھون نے اُسکو سجدہ شکر ادا کیا واسطے اللہ تعالی کے اور بشارت دی بعض مسلمانون نے بعض کو آئے ضرار بن الازور و ساتھی اُنکے اور یوقنا اور لگانے اُنکے پس سلام کیا مسلمانون نے اُنپر اور خوش ہوے اُنکی رہائی پر اُنکے دشمنونکے ہاتھ سے اور آئے فلیطانوسؓ اور ہمراہی اُسکے بجانب ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس استقبال کیا اُنکا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے ساتھ فروگذاشت کے اور اُٹھ کھڑے ہوے مسلمان واسطے اُنکی ملاقات کے اور آگے بڑھے واسطے اُنکی صاحب سلامت کے بڑے بڑے صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا فلیطانوس نے اُنکی تواضع اور صفات پسندیدہ کو پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی یہ وہی قوم ہین جنکی بشارت مسیح نے دی تھی پھر مسلمان ہوے وہ ابوعبیدہؓ بن الجراح کے ہاتھ پر اور مسلمان ہوے ساتھی فلیطانوس کے راوی نے بیان کیا ہی کہ لائے فلیطانوس سامنے ابوعبیدہؓ بن الجراح کے بالیس کو پس پیش کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اُسپر اسلام کو اور انکار کیا اُسنے اور ماری گئی گردن اُسکی راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے بجانب مضبوطی انطاکیہ اور اُن لوگونکے جا رہے تھے یہ دعا مانگی اُنھون نے اللّٰھم اجعل لنا الیھم سبیلا وافتح لنا فتحا مبینا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ انطاکیہ مین بادشاہ کیطرف سے ایک حاکم تھا جسکا نام صلب بن قطس تھا اور وہ جاہل اپنی قوم مین تھا پس ارادہ کیا اُسنے لڑائی کا شہر پناہ کی دیوار کے اوپر سے پس یکجا ہوے رئیس لوگ رانکو بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ جا تو بجانب ان عرب کے اور مصالحہ کر تو ہمارے اُنکے بیچ مین جسقدر رہ تجھسے ہو سکے پس نکلا بطریق طرف ابوعبیدہؓ بن الجراح کے اور بات چیت کی اُسنے صلح کی پس قبول کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے صلح کو اور مقدار اُسکی اہل انطاکیہ نے صلح کی تھی تین لاکھ دینار تھے پس جب قرار پائی صلح کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہ قسم کھا تو ہمارے واسطے اس امر کی کہ نہ غدر اور بیوفائی کرو تم لوگ ہمارے ساتھ اسواسطے کہ شہر تمھارا مضبوط اور باز رکھنے والا اور بہت پہاڑون اور ٹیلون والا ہی اُسنے کہا ہان ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ کون شخص قسم دے گا اُسکو پس کھایا یوقنا نے اپنا ہاتھ بطریق کے ہاتھ پر پس کہا اُسے کہ کہہ تو واللہ چالیس مرتبہ ورنہ کاٹ ڈالون مین اپنے زنار کو اور توڑ ڈالون مین اپنی صلیب کو اور لعنت کرون مین مجبر شماسہ اور دیر کے لوگ اور مخالفت کرونمین دین نصرانیہ کی اور ذبح کرون مین اونٹ کو مار معمودیہ مین اور نجس کرون مین اُسکو ساتھ پیشاب لڑکے کے اور مار ڈالون مین ہر سامنے آنیوالیکو ورنہ پھاڑ ڈالونمین کپڑے مریم کے اور سر بند اُسکا بناؤن مین ورنہ ذبح کرون مین قسون کو اور رنگون اُسکے خون سے دلھن کے کپڑے کو ورنہ رکھونمین بیچ مین زعفران کو اور تکذیب کرونمین مضمون انجیل کی

ورنہ جلوں میں مسیح کو ایسا مردہ کہ نہ اٹھ کھڑا ہو ورنہ جانوں میں مریم کو زنا کرنیوالی ورنہ رکھوں میں ذبح میں خون حیض یہودیہ کو ورنہ بجادوں میں قندیلوں کنیسہ مارجرجس کو ورنہ بیاہ کروں میں ساتھ یہودیہ حائضہ کے یہانتک کہ نہ پاک ہو نہیں کبھی ورنہ دعووں میں اپنے کپڑوں کو جمعہ کی صبح کو ورنہ کھودڈالوں میں کنائس اور دیروں کو اور قبول کروں عیدوں اور جماعت کو ورنہ عبادت کروں نہیں لاہوت کی اور انکار کروں میں ناموس کا ورنہ کھاؤں میں اونٹ کے گوشت کو عید شعانین میں ورنہ روزہ رکھوں میں رمضان کا بحالت پیاس کے ورنہ کھاؤں میں اونٹ کے گوشت کو بحالت پکڑنے کے دانت سے ورنہ نماز پڑھوں میں یہود کے کپڑوں میں اور کموں میں عیسی بنانیوالے چمڑوں کے تھے اگر غدر اور بیوفائی کروں میں تمھارے اور تمھارے ہمراہیوں کے ساتھ اور واقع ہوا داخل ہونا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ میں اور اُنکے سامنے وہ نشان تھا جو حضرت صدیق رضی اللہ نے اُنکے واسطے بنایا تھا اور دائیں جانب تھے اُنکے خالد بن الولید اور بائیں جانب میسرہ بن مسروق تھے اور قاری پڑھتا تھا سورۂ فتح کو اُنکے سامنے اور برابر چلے جاتے تھے تا اینکہ پہونچے وہ باب الخان تک پس اُترے وہاں اور بنایا اُسکی جگہ پر ایک مسجد کو کہ اب تک دیکھی اور پہچانی جاتی ہے اور رسولی پر چڑھایا وہاں کے حاکم کو پس لیا وہاں کے والی نے صلیب کو پس مار ڈالا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اُسکو میسرہ بن مسروق بن عمرو الخزاعی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا ہمنے بجانب شہر کے پاک اور صاف اور بہت پانی اور اچھی چیزیں کے پس نہیں تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ خوش اور پاک معلوم ہوا شہر اُسکو اور دوست رکھا ہمنے اس امر کو کہ اگر ٹھہرتے ہم اُسمیں ایک مہینہ تو آرام حاصل کرتے ہم اپنی مشقتوں سے پس نہیں چھوڑا ہمکو ابوعبیدہ بن الجراح نے وہاں ٹھہرنے کو مگر تین دن پھر لکھا اُنھوں نے ایک خط فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدہ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو علی اما رزقنا من الفتح والغنیمۃ والنصر اعلمک یا امیر المومنین ان اللہ قد فتح علی المسلمین کرسی النصرانیۃ ومدینۃ الطاغیۃ العظمی انطاکیۃ وقتلت والیھا وکسرت عساکرھم ونصرنا اللہ علیھم وھرب ھرقل الی بحر مراکبہ وانی لم اقم بھا لطیبھا وانی خشیت علی المسلمین ان یوافقھم حسن ھواھا وان یغلب حب الدنیا علی قلوبھم فیقطعھم ذالک عن طاعۃ ربھم وانی معول علی المسیر الی حلب انا منتظر امرک فان امرتنی ان اسیر الی آخر الدروب فعلت ان امرتنی بالمقام اقمت واعلم یا امیر المومنین ان العرب لطعام قد نظروا الی نساء الروم وبناتھم فدعتھم انفسھم الی التزویج فمنعتھم من ذالک لانی خشیت علیھم الفتنۃ الا من عصمۃ اللہ وشرح صدرہ فعجل امرک وسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ پھر لپیٹا خط اُنھوں نے اور مہر کی اُسپر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانوں کے کون شخص تم میں کا لیجاویگا اس خط کو پاس امیر المومنین کے بیس جلدی کے ساتھ منظوری کی زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا اُنھوں نے کہ ای سردار میں پہونچاؤنگا اسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہ اے زید تم مختار اپنے کام کے نہیں ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہرگاہ تمھارا ارادہ جانے کا ہے تو پوچھو تم اپنے مالک عمرو سے کہ اجازت دیویں وہ تمکو اس امر کی پس جلدی گئے زید اپنے مالک عمرو کے پاس اور جھکے اُنکے سر پر اور بوسہ لیا سر کا پس باز رکھا اُنکو اس کام سے عمرو نے اور سبب اسکا یہ تھا کہ عمرو مرد پرہیزگار تھے اور نہیں مالک تھے وہ دنیا کی چیزوں سے مگر ایک تلوار اور ایک نیزہ اور ایک اونٹ

مہرو۔ گا یہ اور میں قصد کرنے والا ہوں دائمی کا بجانب حلب کے اور میں منتظر تمھارے حکم کا ہوں پس اگر حکم کروگے تم مجھکو کہ جاؤں میں انتہا بدروں تک تو کرونگا میں کام کو اور اگر حکم دوگے تم مجھ

اور ایک گھوڑا اور ایک توشہ دان اور ایک کاسہ اور ایک مصحف کے اور جب پاتے تھے وہ اپنے حصے کو مال غنیمت سے نہیں جمع کرتے تھے اُسمین سے کسی چیز کو اور نہین لیتے تھے اُسمین سے مگر بقدر کھانیکے اور دیدیتے تھے اپنے گھر والون کو اور بھیجتے تھے باقی کو بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے تھے غرباے مہاجرین اور انصار کو پس جب آئے زید بن وہب پاس عمرو بن سعید کے تاکہ بوسہ لیوین اُنکے سر کا باز رکھا اُنھون نے زید کو اس امر سے اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو زید نے کہا کہ اے میرے مالک اجازت دو تم مجھکو اس امر کی کہ ہوؤین قاصد مسلمانون کا ساتھ خوشخبری کے بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس کہا عمرو بن سعید نے آیا چاہتے ہو تم اس امر کو کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے مسلمانون کے اور مین باز رکھون تمکو اس امر سے تو مین اس حال مین ناکس اور بخیل ہونگا جاؤ تم جسطرح سے چاہو تم آزاد ہو واسطے خوشنودی اللہ تعالیٰ کے اور مین اُمید رکھتا ہون بسبب تمھارے آزاد کرنیکے اس امر کی کہ حرام کرے مجھپر میرا پروردگار آتش کو پس خوش ہوے زید بن وہب اور لیا اُنھون نے خط کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بعد اسکے کہ بیان کیا اُنھون نے حال اجازت دینا اپنے مالک کا پھر سوار ہوے وہ اونٹنی پر جو دی تھی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شتر ہاے مین سے اور وہ تیز رو اونٹنی تھی اور زید چلے جاتے تھے اور طلب کرتے تھے راہ نزدیک کو زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ آیا مین مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور باقی تھے ذیقعدہ کے مہینے مین پانچ دن اور دیکھا مین نے مدینہ منورہ مین انقلاب اور وہان کے لوگون مین ایک شور عظیم اور وہ لوگ دوڑتے تھے بجانب دروازے بقیع کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ اُنکے واسطے کوئی معاملہ درپیش ہے پس تبعیت کی مین نے اُنکی تاکہ دیکھون مین کہ اُن کا حال کیا ہے اور مین کہتا تھا کہ وہ کسی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین پس سلام کیا مین نے ایک مرد مسلمان پر تاکہ حال پوچھون مین اُس سے پس جواب دیا اُسنے مجھکو سلام کا اور جب دیکھا اُنھون نے میری طرف پہچانا مجھکو اور کہا کہ تم زید بن وہب ہو مین نے کہا ہان اُس مرد نے کہا اللہ اکبر اے زید تمھارے پیچھے کیا خبرین ہین پس کہا مین نے بشارت اور فتح اور غنیمت ہے پس کیا کام کیا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اُس مرد نے کہا کہ امیر المومنین باہر مدینہ منورہ کے ہین ارادہ رکھتے ہین حج بیت اللہ الحرام کا اور نکلے ہین وہ ساتھ ازواج نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ حج ادا کرین اُنکے ساتھ اور لوگ اُنکو رخصت کرتے ہین زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ اُترا مین اونٹنی سے اور باندھدیا مین نے اُسکو ساتھ بندھی ہوئی اُسکی مہار کے اور گیا مین دوڑتا ہوا تا اینکہ ٹھہرا مین سامنے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور وہ جاتے تھے پاپیادہ اور پیچھے اُن کے غلام بر قا چلاتے تھے اُن کے اونٹ کو اور بتحقیق اُسکو آراستہ کیا تھا ساتھ گلیم قطوانیہ کے اور توشہ اور کاسہ اُن کا اُسی پر تھا اور ہودج سواری کے اُنکے سامنے چلنے والے تھے اور دائین جانب اُن کے حضرت علیؓ اور بائین جانب حضرت عباسؓ تھے اور پیچھے اُن کے ایک جماعت مہاجرین تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے اُنکو واسطے حفاظت مدینہ منورہ کے پس جب ٹھہرا مین سامنے اُنکے پکار کر کہا مین نے السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت عمرؓ نے کہا وعلیک السلام تم کون ہو اور کہانسے آئے ہو پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنین مین وہب مولیٰ عمرو بن سعید کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے حضرت

عمرؓ نے کہا خوش رکھے اللہ تمکو ساتھ نیکی کے کیا خوشخبری ہی تمھارے پاس کہا مین نے یہ خط تمھارے عامل ابو عبیدہؓ کا ہے خبر دیتے ہین وہ تمکو اس امر کی کہ اللہ تعالی نے فتح کیا اُبر انطاکیہ کو پس جب سُنا حضرت عمرؓ نے ذکر انطاکیہ اور اُسکی فتح کا گر پڑے وہ واسطے اللہ کے بحالت سجدے کے درانحالیکہ رگڑتے تھے اپنے مُنھ کو مٹی مین پھر اُٹھایا اُنھون نے اپنے سر کو اور خاک آلودہ ہوگیا تھا منھ اُنکا اور داڑھی اُنکی اور وہ کہتے تھے اللھم لک الحمد والشکر علی نعمتک البالغة پھر کہا اُنھون نے لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس سپرد کیا مین نے خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے مضمون خط کو روئے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ جس چیز سے ہی رونا تمھارا حضرت عمرؓ نے کہا اُس چیز سے جو کیا ابو عبیدہؓ نے ساتھ مسلمانون کے تحقیق اُسپر بڑا حکم کرنیوالا ہی بُرائی کا پھر دیا حضرت علیؓ کو پس پڑھا اُنھون نے اُسکو انتہا تک زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ پھر دیکھا مین نے حضرت عمرؓ کو بعد اُسکے کہ سکون ہوا اُنکو رونے سے زیادہ ہوئی خوشی اُنکی پھر متوجہ ہوے وہ میری طرف اور کہا کہ اے زید اگر پھر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم روغن زیتون اور انجیر اور انگور انطاکیہ کے کھانے سے پس شکر کرو تم اللہ تعالی کا پس کہا مین نے یا امیر المومنین یہ ایام میوہ جات کے نہین ہین پھر بیٹھے حضرت عمر زمین پر اور منگایا دوات اور کاغذ کو اور خط لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس عبارت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر الی عامله بالشام سلام علیك فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیه واشکره علی ما وھب من نصر المسلمین وجعل العاقبة للمتقین ولم یزل معینا لطیفا واما قولك انك لم تقسم بانطاکیة لطیبها فان اللہ عز وجل لم یحرم الطیبات علی المتقین الذین یعملون الصالحات فقال فی کتابه یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما یعملون علیم فکان یجب علیك ان تریح المسلمین من تعبھم وتدعھم یرغدون فی مطعمھم ویریحون الابدان بما قد نصبت فی قتال من کفر باللہ واما قولك انك منتظر امری الذی امرك ان تدخل الدروب خلف العدو فانك شاھد وانا غائب وقد یری الشاھد ما لا یری الغائب وانت بحضرة عدوك وعیونك یاتیك بالاخبار فی کل وقت فان رایت ان دخولك الی الدروب بالمسلمین صواب فابعث الیھم السرایا وادحل معھم الی بلادھم وضیق علیھم المسالك وابعث السرایا من یدل بھم علی الطریق ممن تثق به من المتنصرة وان طلبوا منك الصلح فصالحھم واوف بما تقدم واما قولك ان العرب البحرت نساء الروم وبناتھم فرغبت فی التزویج فمن احب ذالك فدعه ان لم یکن له اھل بالحجاز ومن اراد ان یشتری الاماء فدعه فلن لك امنون لم یحجبھم والسلام علیك وعلی من معك ورحمة اللہ وبرکاته اور لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اُسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدیا زید بن وہب کو اور کہا اُنسے روانہ ہو تم اُسکو لیکر رحمت کرے اللہ تمپر اور شریک کرو تم عمر کو اپنے ثواب مین پس لیا زید بن وہب نے خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور قصد کیا اُنھون نے چلنے کا پس متوجہ ہوے اُنکی طرف حضرت عمر اور کہا کہ ٹھہرو تم اپنی روش یک نرم پر اے زید تا اینکہ توشہ دین تم کو عمر اپنے کھانے سے پھر حضرت عمرؓ نے بٹھایا اپنے اونٹ کو اور منگالا اُنھون نے زید کے واسطے

اور بھیجو تم ساتھ لشکر کے اُس شخص کو جو اُنکو راہ بتلا سکے اُنمین سے جسپر تم اعتماد رکھتے ہو متنصرہ سے اور اگر طلب کرین دشمن تمسے صلح کو تو صلح کرو تم اُنسے اور پورا کرو تم اُنکا

صاع خرمے اور ایک صاع ستو کا اور کہا اُنسے کہ لو تم اُسکو اور معذور جانو عمرؓ کو واسطے کہ اسی قدر اُن کے امکان مین تھا پھر بوسہ لیا
حضرت عمرؓ نے زید کے سر کا پس رو دئے زید اور کہا کہ یا امیر المومنین نہین پہونچا مین اس حد کو کہ بوسہ لو تم میرے سر کا حالانکہ تم سردار
مسلمانون کے اور ساتھی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو اور تمھین پر ختم کیا تھا اللہ تعالی نے اربعین کو پس
رو دئے عمرؓ اور کہا اُمید رکھتا ہون مین یہ کہ بخشے اللہ عمرؓ کو بسبب تمھاری گواہی دینے کیواسطے عمرؓ کے زید بن وہب نے بیان
کیا ہو کہ سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور قصد کیا مین نے چلنے کا پس سُنا مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ یہ کہتے تھے
اللّٰھم احمل علیھا واطوله البعید وسھل له القریب انک علی کل شئ قدیر پس خوش ہوا مین حضرت عمرؓ کی دعا سے اسواسطے
کہ اللہ تعالی نہین رد کرتا تھا حضرت عمرؓ کی دعا کو اور چلتا تھا مین اور زمین لپٹی جاتی تھی پیچھے قدمون میری اونٹنی کے اور تھا مین
تیرھوین دن نزدیک ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تھا اُنھون نے انطاکیہ سے اور اُترے تھے وہ حازم
مین پس جب آیا مین مسلمانون کے پاس پایا مین نے اُنمین ایک بڑا شور جو ہوتا تھا داہنی جانب لشکر سے اور پوچھا
مین نے اُن سے کہ کیا سبب اس شور کا ہو پس کہا گیا مجھسے کہ یہ شور بسبب خوشی اور سُرور اُس چیز کے ہو جو فتح کیا
اللہ تعالی نے مسلمانون پر اور حال اسکا یہ ہو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تھے بجانب کنارہاے دریاے فرات
کے اور تاخت کی تھی اُنھون نے لپنے گروہ اور لوگون سے منبج اور براعہ اور نابلس پر اور لیلیا تھا اُنھون نے مال اور
غنائم کو وہان کے اور مصالحہ کیا تھا اُن لوگون نے خالد بن الولید سے اس امر پر اور اقرار کہ پھیر دیوین خالد بن الولید اُن کے
مال اور غنائم اور لوگون کو اور تحقیق پھیر دیا یہ سب خالد بن الولید نے اُنکو اور فتح کیا خالد بن الولید نے اُن مقامات کو اور دے
صلح کا اور واقع ہوئی فتح منبج اور براعہ اور نابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک پل تھا منبج کا بیچ کے عشرہ ماہ محرم سنہ
اٹھارہ ہجری مین مصالحہ کیا تھا وہان کے لوگون نے بعد اُسکے کہ پھیر دیا تھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے مالون کو ڈیڑھ
لاکھ دینار پر اور چھوڑ دیا تھا خالد بن الولید نے وہان کے حاکم جرفاس کو کہ چلا جاوے وہ مع اپنے مال اور اسباب اور لونڈی اور
غلام اور گروہ کے بجانب شہرہاے روم کے اور حاکم کیا تھا خالد بن الولید نے منبج پر عبادہ بن رافع یمنی کو اور پل پر نجم بن مفرج
النھری کو اور نام اس پل کا اُنھین کے نام سے رکھا گیا اور حاکم کیا براعہ پر اوس بن خالد ربعی اور نابلس پر بادر ابن عون
النمیری کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک قلعہ اور اُنھین کے نام پر اُسکا نام رکھا اور پھرے تھے خالد بن الولید مع مالون کے
روز آنے زید بن وہب کے مدینۂ طیبہ سے زید بن وہب نے بیان کیا ہو کہ آیا مین بجانب خیمہ ابو عبیدہؓ بن الجراح
کے اور وہ بیٹھے تھے اور اُنکے پہلو مین خالد بن الولید تھے اور آگے لایا گیا تھا اُنکے واسطے مال صلح کا پس بٹھایا مین نے
اونٹ کو اور آیا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح کی طرف اور سلام کیا مین نے اُنپر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور دیدیا مین نے
ابو عبیدہؓ بن الجراح کو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا اور آگاہ کیا مین نے اُن کو حضرت عمرؓ کے کلام سے
پس توڑا اور کھولا اُنھون نے خط کو اور پڑھا اپنے دل مین پھر اعادہ کیا مسلمانون پر اُس کے پڑھنے کا پس آئے

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بذات خود مسلمانون پر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے بتحقیق امیر المومنین نے چھوڑ دیا ہی معاملہ داخل ہونے ان پہاڑون کے دروں مین مجھپر اور کہا ہی اُنھون نے کہ تم حاضر اور دیکھنے والے اور مین پوشیدہ اور دور ہون اور مین نہین کرتا ہون کسی چیز کو مگر تمھاری رائے سے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس چپ رہے مسلمان اور کچھ جواب نہین دیا انکو پس اعادہ کیا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے اپنے کلام کو اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے اس شام کا اللہ تعالیٰ نے تمکو مالک کردیا اور باہر کردیا تمھارے دشمنونکو اُس سے ساتھ ذلت اور خواری کے اور وارث کردیا تمکو اللہ تعالیٰ نے انکی زمین اور گھرون اور مالون کا جیساکہ وعدہ فرمایا تھا ہمسے اللہ اور اُسکے رسول نے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم اس امر مین آیا داخل ہوگے تم ان دروں مین بجانب اپنے دشمنونکے پس سکوت کیا لوگون نے اور کچھ جواب نہین دیا پھر اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام کو تیسری مرتبہ اور کہا کہ یہ کیا خاموشی ہی آیا بد دلی لاحق ہوئی ہی تمکو بعد شجاعت کے یا کاہلی ہی بعد خوشی کے یا اکتفا کیا ہی تمنے کارہاے نیک سے آیا نہین باقی رہین تمپر بُرائیان اور نیکیان تمھاری بہت نہین تمپر کوئی گناہ اور بُرائی پس خواہش اللہ غالب در بزرگ کی توجہ پس خواہش کرو تم اُسکی طرف اور سوال کرو تم اُس سے اس امر کا کہ اعانت کرے وہ تمھاری جہاد پر کہ یہ امر بہتر ہی تمھارے واسطے دُنیا اور اُس چیز سے جو دنیا مین ہی پس سب کے پہلے جواب دیا انکو میسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا کہ ای سردار ہم نہین چپ رہے بسبب کسی خوف کے جو لاحق ہو ہمکو یا بسبب کسی بے صبری کے کہ چھپا لیا ہو ہمکو بلکہ بعض ہم مین دیکھتے تھے بعض کو اور جہان تو تم ای سردار اس امر کو کہ ہمارے واسطے کوئی سوداگری نہین ہی اور نہ کوئی کام سواے جہاد کے واسطے دشمنان خدا کے اور طلب کرنے اُس چیز کے جو اللہ کے نزدیک ہی اور ہم تمھارے سامنے ہین پس جس کام کا تم حکم کروگے ہم اُسکو کرینگے پس تمھارا حکم دینا ہی اور ہمارا کام اطاعت کرنا واسطے اللہ تعالیٰ اور واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور واسطے سردار کے ہی آیا نہین ہی یہ امر کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا پس متوجہ کرو تم مجکو جہان کہین چاہو کہ پاؤگے تم فرمانبرداری کرنیوالا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای گروہ مسلمانونکے جس کسی کی کوئی راے ہو اور موجود ہو اُسکے پاس کوئی مشورہ پس بیان کرے وہ اُسکو اور ظاہر کرے اُس امر کو جو اُسکی راے ہو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ قسم ہی خدا کی کہ پھر جانا ہمارا طلب اور تلاش قوم سے سُستی اور عاجزی ہی ہمپر اور سرزنش ہی ہمارے دین پر اور طلب اور تلاش کرنا دشمنونکا مال غنیمت اور تائید ہی اور جس امر کا مین تمکو مشورہ دیتا ہون ای مرد امین وہ یہ ہی کہ بھیجو تم لشکر کو ہر گھاٹی اور درے کیطرف ان دروں سے پس یہ امر باعث ضعف اور سُستی دشمن کے دل کا ہوگا اور پھوٹ ہوگی اُسکے سبب سے انکمین مسلمانونکی پس دُعاے خیر دی انکو ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے اور کہا اُنھون نے کہ یا ابا سلیمان مین یہ مناسب دیکھتا ہون کہ بناؤن مین اک نشان واسطے ابن مسروق العبسی کے اور روانہ کرون مین انکو اور اُنکے ساتھ یمن کے لوگ ہون اسواسطے کہ سب پہلے انھین نے جلدی کی ہی اس راے مین اور منظور کیا اور مشورہ چاہا ہی اُنھون نے اُسکا پس وہ آوین وہ دروں مین اور غارت اور تاخت کرین وہ اُن مقامونپر جو نزدیک ہین دشمن کے شہرونسے اور پھر آوین ہمارے پاس اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ آگہی حال شہرونکے پس عمل کرینگے ہم موافق

ف ذکر مشورہ کرنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا مسلمانون سے اور بھیجنا لشکر کا میسرہ بن مسروق کو جانب دروں پہاڑون کے ۱۲

اُسکے خالد بن الولید نے کہا کہ پہونچے تم اچھی رائے کو رحم کرے اللہ تعالی تمپر پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ نے ایک پورے نیزہ کو اور بنایا اُسکے سر پر ایک نشانکو مثل نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برنگ سیاہ کہ لکھا تھا اُسپر سفیدی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جنبش دی نشانکو اپنے ہاتھ مین اور سپرد کیا اُسکو میسرہ بن مسروق العبسی کے اور کہا کہ ای میسرہ تھے تم پہلے مشورہ دینے والے مسلمانو نپر ساتھ روانگی کے بجانب شہر روم اور در آنے درونکے انکی طرف پس لو تم نشانکو اور ہو تم انجام دینے والے اس کام کے اور ایسی فتح کرو تم اسمین کہ ہو اُس فتح مین نام اور ذکر تمہارا دنیا مین اور ذخیرہ اندوختہ عالم آخرت مین اور منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ نے گروہ یمن اور وہانکے دلیرونسے تین ہزار مرد کو اور ایکہزار غلام کو پس جو قبائل یمن کے تھے وہ کندہ اور کہلان اور طی اور نبہان اور سنبس اور آر فراد اور بذحج اور ذبیان اور احمس اور خولان اور عک اور ہمدان اور لخم اور جذام سے تھے اور اسمین رئیس اور بزرگ لوگ تھے او پہنا تھا انھون نے اپنے پورے ہتھیار ونکو اور ظاہر کیا تھا اُنھون نے اپنے اس لباس کو جو قبائل یمن پہنتے تھے اور تھا انپر چادرین لوحمی اور عمامی عدنی تھے اور کمر بند جسمین بند چمڑے کے تھے اور جو غلام تھے پس پہنا انھون نے سرخ رنگ کپڑونکو اور اُنکے سر و نپر زرد عمامے تھے حمائل کیئے تھے وہ تلوار ونکو اور اُنکے ہاتھ مین حربے اور تازیانے چمکنے والے تھے اور ہر غلام اُنمین کہتا تھا اپنے دل مین کہ وہ ایک لشکر پر حملہ کریگا اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دامس ابو الہول کو مقدم اور سردار غلامونپر اور کیا ابو الہول کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور کہا کہ ای ابو الہول ہو تم آگے اُن غلامونکے کہ وہ تحت اطاعت تمہارے ہین اور تم تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور مخالفت نکرو تم انکی جسمین وہ تمکو مشورہ دوین اسواسطے کہ وہ اچھے ہین مشورہ دینے مین وہ بزرگ ہین اور وہ راستی پر ہین کام مین دامس نے کہا کہ مجکو رغبت اور اطاعت یہ منظور ہے اور یکسو ہوئے ابو الہول اور ساتھ اُنکے غلام تھے اور قبول کیا گروہ عرب نے قول ابو عبیدہ بن الجراح کو لیکن کچھ لوگ قوم طی نے ناپسند کیا روانگی کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے پس کہا بعض اُن لوگون نے بعض سے کہ کیونکر بنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے نشانکو واسطے ایک مرد کے قوم عبس سے اور چھوڑ دیا اُنھون نے رئیسون اور بادشاہون یمن کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس بلایا اُنھون نے اُنکو اور کہا کہ ای آل طی کے تم تعریف کیئے گئے ہو نزدیک مسلمانونکے اور لڑنا تمہارا نہیں ہی مگر مسلمانون کیطرف سے پس نہ آوے تمہارے دلونمین برائی اور بزرگی کہ ہلاک ہو تم اسکے سبب سے اور جانو تم اس امر کو کہ نہین مدد اور غلبہ ہوتا ہی بسبب کثرت شمار کے اور نہ بسبب شدت مضبوطی کے بلکہ نہین عاجز اور مغلوب تے ہین دشمنان خدا اگر ساتھ مدد ہی اللہ تعالی کے فرمایا ہی اللہ تعالی نے ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اور بزرگ ہم مین کا اللہ تعالی کے نزدیک بڑا پرہیزگار اور ڈرنیوالا ہم مین کا ہی قسم ہی خدا کی کہ میسرہ مقدم ہین تمسے از روے سبقت کے بجانب اسلام اور ہجرت طرف دار اسلام اور صحبت رسول علیہ اکرم الصلوۃ والسلام کے پس جب ہو رہی قوم طی وقت سننے اس کلام کے اور جلدی کی اُنھون نے قبول کرنے مین تا اینکہ ٹھہرے وہ تحت نشان میسرہ بن مسروق کے پس جب پورے اور آمادہ ہوئے وہ سب چلنے پر آئے میسرہ ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین نہین جانتا ہون راہ کو اور اس ملک مین ناواقف ہون اور نہین جانتا ہون کہ مین کہان داخل ہون اور کہان کو متوجہ ہون اور زمین ہلاک کرنیوالی ہی اُس شخص کو جو نہین جانتا ہی اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا ہی تمکو اپنے خط مین اس امر کا کہ مقرر کرو اور بھیجو تم ہمارے ساتھ رہبرونکو اور ضروری ہی ہمکو راہبر سے کہ راہ بتاوے اور کر دیوے وہ ہمکو ایسی راہ پر کہ چلین ہم اُسپر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہر آئینہ یاد دلایا تمنے مجکو وہ امر جو مین

بھولا تھا اور ضرور ہی تمکو راہبر پس سامنے کیا اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ہر جگہ کے معاہدین کو جو داخل ذمہ تھے اور جانتے تھے بھلائی اور بُرائی
کو اُنکو اور خیر خواہی اُنکی واسطے مسلمانونکے پس اختیار کیا میسرہ نے اُنمین سے چار شخص کو اور ذمہ داری کی اُنکے واسطے مزدوری کی اور دور کر دیا اُنسے
جزیہ کو اور مشورہ کیا اُنسے کہ کس رستے مین ہوگا داخل ہونا مسلمانونکا بطلب اور تلاش دشمن کے پس سبھون نے مشورہ دیا انکو بڑے دریکا
شہر قورص سے اور کہا ہر ایک نے کہ اے سردار یہ شہر مثل ان شہرونکے نہین ہین جنکو تمنے فتح کیا ہی اور وہ شہر بہت بڑے پتھرون والا
اور سخت جاڑے والا ہی اور راہین تنگ اور گھاٹیان اور غار اور جنگل ہین پس کہا اہل ہین نے راہبر سے کہ چل تو آگے ہمارے پس تحقیق
تو دیکھیگا ہمسے کارہائے عجیب انگیز کو پس اُسیوقت جنبش دی میسرہ بن مسروق نے نشانکو اپنے ہاتھ مین اور چلے وہ نشان لیکر آگے اپنی
قوم کے بعد اسکے کہ سلام کیا اُنھون نے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح اور مسلمانونپر اور وہ لوگ شور کرتے تھے ساتھ تہلیل اور تکبیر اور قرآن مجید
پڑھنے کے عطا ابن جد انفسانی نے بیان کیا ہی چلے ہم درانحالیکہ ہم کوشش کرتے تھے چلنے مین اور راہبر ہمارے آگے آگے تھا
تا اینکہ آئے ہم بقعہ جندر اس تک پھر چلے ہم یہانتک کہ عبور کیا ہمنے نہر ساجور کو اور متوجہ ہوے ہم طرف قورص کے پس اُترے ہم وہان
اور رات گذاری ہمنے پس جب صبح کی ہمنے اور روانہ ہوے بجانب روم کے اور برابر چلتے تھے ہم بیچ راہون گھیرنیوالی دشوار گذار اور درختون
باہم درآئے ہوے اور پانیون بہتے ہوے اور تنگ گلیونکے کہ نہین تھی اُسمین سوار کی جگہ پھرنیکی پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ اگر بُرا ہوا
ہمپر معاملہ ان جنگلونکا تو ڈرتا ہون مین مسلمانونپر اس امر سے کہ فتحیاب ہو جائے اُنپر دشمن انکا اور چلے راہبر لوگ آگے مسلمانونکے
اور لیگئے وہ مسلمانونکو اونچے لانبے پہاڑون پر پس دشوار گذرا مسلمانونکے گھوڑون پر چڑھنا پہاڑون کا پس نہین باقی تھا کوئی شخص مگر یہ
کہ پاپیادہ ہو گیا وہ اپنے گھوڑے سے اور کھینچا اُسکو اپنے پیچھے سے عبد الرحمن ابن عبید نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ساتھ میسرہ بن مسروق
کے اُنکے سفر مین اور تحقیق ورآئے اور بیمار ہوا تھا اُنھون نے ہمارے ساتھ درونکو پس دیکھا مین نے اونچے اور موٹے پہاڑون
اور باہم درآئے ہوے درختونکو اور میرے پاس موزے تھے مین کے چمڑے سے پس جب اُترا مین گھوڑے سے پہن لیا مین نے اُس کو
اور روانہ ہوا پس قسم ہی خدا کی تھوڑے سے عرصہ مین تلے اُسکے اُڑ گئے اور باقی رہے پانون میرے درانحالیکہ بہاتے تھے وہ خون
کو دشواری راہ اور اُسکی شدت سے اور برابر راہبر لوگ چلتے تھے ہمارے ساتھ اور ہم اُنکے پیچھے تھے تین دن تک اور نہین
تھا کوئی ایسا دن کہ چلتے تھے ہم اُسدن مگر راہبر کہتا تھا مسلمانونکو کہ ہوشیار ہو اور احتیاط رکھو تم اپنے دشمن سے اسواسطے کہ اگر لیوے گا
دشمن تمپر جگہ گذرنیوالی کو تو ہلاک ہو جاؤ گے پس جب ہوا چوتھا دن نکلے ہم ایک بلندی کشادہ کی طرف اور تھا داخل ہونا ہمارا
در و زمین آغاز گرمی مین اور نہین تھا کوئی شخص مسلمانون سے مگر یہ کہ نکال ڈالا تھا اُسنے اپنے پوستین کو اپنے بدن سے پس
جب نکلے ہم زمین کی طرف پھر اہر مرد مسلمانون سے درانحالیکہ پہنا تھا اُسنے اُس لباس کو جو پہنتا تھا وہ جاڑون مین اور
طلب کرتا تھا گرمی کو اور ہم دیکھتے تھے برف کو کہ چمکتی وہ ہمارے دائین اور بائین جانب سے اور داخل ہوا الہول داخل
ہوے تھے ہمارے ساتھ اور تھی اُنپر زرہ لڑائی کی اور نہین لیا تھا اُنھون نے مگر خفتان اور دو چادر دن اور جبی کو پس جب
داخل ہوے وہ زمین بلند پر مس کیا انکو شدت جاڑے نے اور پہونچی انکو سردی اور نہین تھی اُنکے ساتھ وہ چیز جو کفایت کرے

انکو واسطے گرم ہوینگے پس کہا اُنھون نے کہ بُرا کرے اللہ کافرون بے حقیقت بریلہ کا ہر گاہ اسقدر سردی اُنکے شہر مین گرمی کے موسم مین ہی
پس کیونکر ہوگی وہ جاڑے مین آیا نہین ہی کہ مارڈالے انکو اللہ تعالی اس طرف اور جاڑے سخت سے پھر دیکھتے تھے اور کانپتے تھے وہ پس دیکھا
اُنکی طرف ایک مرد نے مسلمانون سے پس کہا اُسنے کہ ای ابو الہول کیا ہوا ہی تمکو کہ رونگٹے تمھارے بدن کے کھڑے ہوتے ہین اس مرد نے کہا
کہ لاحق ہوئی ہی مجکو سردی مسلمانون نے کہا کیا سبب ہی کہ نہین گرملتے ہو تم اس نے کہا کہ سواے اسکے جو پہنے ہون میرے پاس اور کچھ
نہین ہی اور یہ مجکو نہین گرماتا ہی پس آگاہ کیا اُس مرد نے میسرہ بن مسروق کو اس حال سے پس دیا میسرہ نے اس کو ایک پوستین جو وہ پہنے
ہوئے تھے پس جب پہنا اُسکو ابو الہول نے اور گرم ہوا بدن اُنکا کہا اُنھون نے کہ ای میسرہ پہنا دے اللہ تعالی تمکو ایک قطیفہ قطیفہا بہشت سے
پس کہا اُنسے میسرہ بن مسروق نے کہ یا ابو الہول بخل کیا تمنے مجھپر ساتھ حُلل کے حالانکہ حلہ اچھا ہوتا ہی قطیفہ سے اور چلا راہبر لوگونکو ساتھ لیکر
اور نشان قدم پر چلتے تھے اور برابر وہ لوگ چلتے رہے شہر ہاے روم مین تا اینکہ پہونچے زمین پاک بہت پانی تھوڑے درختون والی مین پس حکم کیا
میسرہ نے لشکر کو اُترنے کا اور سبب یہ ہوا کہ ہمنے نہین دیکھا کسیکو رومیونسے اپنی راہ مین پس اُترے لوگ اُس مقام مین تا اینکہ پورا ہوا لشکر پس جب
پورے اور یکجا ہوے لوگ کوچ کیا انکو لیکر میسرہ بن مسروق نے اور چلے وہ آگے لشکر کے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ہم نہین دیکھتے تھے کسیکو راہ
مین اسواسطے کہ رومیون نے اختیار کیا تھا احتیاط اور خوف کو ہمسے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین دیکھا ہمنے کسیکو رومیونسے
پس جب ہوا پانچوان دن اور ہم چلے جاتے تھے کہ دفعةً ظاہر ہوئی مسلمانونکو ایک سیاہی بیچ شگاف جڑ پہاڑ کے پس جلدی کی گروہ مسلمانون نے
بجانب سیاہی کے پس جب نزدیک ہوے وہ اُس سے دیکھا کہ ایک گانون ہی دیہات رومیونسے پہاڑ کی جڑ کی شگاف مین خالی ہی لوگونسے نہین ہی
اُسمین کوئی مگر یہ کہ سُنی مسلمانون نے بانگ مرغونکی اور آواز بکریونکی اور نہین تھا کوئی اُسمین دُور کرنے والا اور نہ مانع تھا پس جب دیکھا ہمنے یہ حال
جانا ہمنے کہ وہ لوگ بھاگ گئے ہین ہمسے پس پکارا ہمکو میسرہ نے اور کہا اُنھون نے ہوشیار ہو جاؤ اور احتیاط کرو تم سواسطے کہ مین گمان کرتا ہون
کہ قوم نے جانا ہی ہماری جگہ کو پس وہ بھاگ گئے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دوڑے لوگ بجانب گانون کے پس لیا اُنھون نے جو کچھ اُسمین تھا
غلہ اور اسباب وغیرہ کو سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مینے ابو الہول کو کہ وہ اُٹھائے ہوے تھے اپنے کاندھے پر تین کملا اور دو چادرونکو
پس کہا مین نے اُنسے کہ یا ابو الہول یہ کیا تمھارے پاس ہی اُنھون نے کہا کہ ای سعید یہ واسطے جاڑے اس شہر کے ہی پس کہا مین نے اُنسے آیا نہ کفایت
کریگا تمکو پس کہا اُنھون نے کہ باز رہو تم مجھسے پس تحقیق ہلاک کیا ہی مجکو اس شہر کے جاڑے نے کہ مین اُسکو کبھی نہ بھولونگا ای بیٹے عامر کے راوی نے
بیان کیا ہی کہ لیلیا مسلمانون نے جو کچھ اُس گانون مین غلہ وغیرہ تھا پھر روانہ ہوے میسرہ اور مسلمان اُنکے ساتھ تھے تا اینکہ پہونچا یا ہمکو راہبر نے
ایک مرج مین جسکو مرج القبائل کہتے تھے اور وہ مقام ڈرانیوالا اور بہت لانبا اور دراز تھا پس جب پہنچے ہم مرج پر پھیل گئے گھوڑے مسلمانونکے
اُسمین داہنے اور بائین کو پس اُترے میسرہ اُس مقام مین اور مشورہ کرتے تھے اپنے دلمین پھر جانیکا بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سبب اُسکا
یہ تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا اُنکو اس امر کا کہ نہ دور ہون وہ اُنسے اور نہ ناگہان درآوین کسی شہر مین اور ہوشیار اور
احتیاط کرنیوالے رہین پس وہ اس حالت مین تھے اور گھوڑے پھیلے ہوے اور لوگ بیدار تھے ایسے دشمن سے کہ درآوے اور ہجوم کرے
اُنپر کہ دفعةً لئے ایک مرد مسلمانون سے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا جسکو چلاتے تھے اپنے پیچھے سے وہ مثل چوپائے کے تا اینکہ

ٹھہرایا اُسکو سامنے میسرہ کے پس کہا اُنسے میسرہ نے کہ اس گبر کا کیا حال ہی اور کہان سے تم اسکو لائے ہو پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین نے سبقت کی تھی اپنے ساتھیو نپر چلنے مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ ظاہر ہوتا تھا وہ کبھی اور چھپ جاتا تھا کبھی پس جلدی گیا مین اُسکی طرف اس وہ یہی شخص تھا مین نے اُسکو پکڑا پس بلایا میسرہ بن مسروق نے ایکمرد کو معاہدین سے جو اُنکے ساتھ تھے جب کہ یا وہ معاہدی کہا میسرہ نے کہ سوال کر تو اس گبر سے کہ کیا خبر ہی اُسکے نزدیک خبر رومیون سے پس متوجہ ہوا معاہدی درآنحالیکہ سوال کرتا تھا وہ رومی سے اور زیادہ کیا معاہدی نے اُسکے ساتھ کلام کو اور لوگ چپ تھے پس جب طول دیا معاہدی نے گفتگو کو ساتھ رومی کے کہا اُس سے میسرہ بن مسروق نے کہ سختی ہو تجھپر یہ گبر کیا کہتا ہی معاہدی نے کہا کہ ای سردار یہ کہتا ہی کہ جب بادشاہ درآیا اور سوار ہوا دریا مین قصد کیا اُسنے قسطنطنیہ کا مع اپنے گھر والون کے اور قصد کیا اُسکے پاس کے بھاگے ہوے رومی اور سواے اُنکے اورون نے ہر جگہ سے اور خبر پہنچی بادشاہ کو یہ کہ انطاکیہ فتح ہوگئی ازروے صلح کے اور مارا گیا حاکم اُسکا سوپی پرپس دشوار گذرا بادشاہ پر یہ امر اور رویا اور کہا اُسنے السلام علیک یا ارض سوریۃ الے یوم القیامۃ پھر لکھا کیا اُسنے اپنے بطارقہ اور حجاب کو اور کہا مین ڈرتا ہون عرب سے اس امر کو کہ داخل ہوین وہ ہماری تلاش کو بجانب درون کے پھر تیار اور آمادہ کیا بادشاہ نے ایک لشکر تئیس ہزار کا ہمراہی مین بطریق کے کہ حفاظت کرتے ہین وہ اُسکی واسطے درون کے پس کہا میسرہ نے معاہدی سے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین کسقدر فاصلہ ہی معاہدی نے کہا کہ یہ رومی بیان کرتا ہی کہ تمھارے اور اُنکے بیچ مین دو فرسخ ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا میسرہ نے یہ حال جھکالیا اُنھون نے سر کو بجانب زمین کے درآنحالیکہ نہین پھیرتے تھے وہ کسی جواب کو اور نہین آغاز کرتے تھے بات چیت کو پس کہا اُنسے ایک مرد نے قوم سہم سے جسکا نام عبداللہ بن حذافہ سہمی تھا اور وہ دلیران اور بہادران مسلمین سے تھے اور اُنکے پاس ایک عمود لوہے کا تھا کہ اُس سے لڑتے تھے لڑائی مین اور اُٹھاتے تھے وہ سوا اُسکے اور تھے وہ نرم اور مہربان لوگون مین پس اُنھون نے میسرہ سے کہا کہ کیا ہوا ہی مجکو کہ مین دیکھتا ہون تمکو ای سردار سر جھکائے ہوئے بجانب زمین کے مثل سر جھکائے گھوڑے کے آواز لگام سے حالانکہ ایک مرد ہم مین کا لڑیگا ایکہزار رومی سے پس کہا میسرہ نے کہ قسم ہی خدا کی یا عبداللہ کہ نہین سر جھکایا مین نے ازروے خوف اور بے صبری کے ولیکن ڈرتا ہون مین مسلمانون پر اس امر کو کہ مبتلاے بلا و مصیبت ہوین میرے نشان کے نیچے اور وہ پہلا نشان ہی کہ داخل ہوا ہی درون مین پس ملامت اور سرزنش کرینگے مجھپر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور جو جرم واسطے ہی پوچھا گیا ہی وہ اپنی رعیت سے پس کہا مسلمانون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا کرتے ہین ہم موت کی اور نہین اندیشہ کرتے ہین ہم درگذرنے مین ماسواسطے کہ ہمنے بیچڈالا ہی اپنی جانونکو اللہ تعالی کے ہاتھ مین اور جو شخص جانتا ہی اس امر کو کہ وہ جانے والا ہی اس دنیا کے گھر سے بجانب گھر آخرت کے پس نہین پروا کریگا وہ اُس چیز کی جو پہونچیگی اُسکی طرف کافر دن سے پھر کہا میسرہ نے کہ ای لوگو آیا مناسب دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ ہم ملاقی ہون اور بھڑین اُنسے اپنی اسجگہ پر یا چلین ہم بجانب اُنکے پس کہا مسلمانون نے کہ پوچھو تم اس گبر سے کہ اگر ہو وسے یہ جگہ ہمارے لیے زیادہ کشادہ قوم کی جگہ سے تو ٹھہرین ہم پس پوچھا معاہدی نے گبر سے پس کہا اُسنے کہ نہین بعد عموریہ کے کوئی جگہ زیادہ کشادہ اس مرج سے پس اگر قصد کیا ہی تمنے لشکر کی لڑائی کا

پس ٹھہرو تم اور اگر پھر جاؤ گے تم اپنے پیچھے کو تو یہ بہتر ہوگا تمھارے واسطے بیشتر ازینکہ آوے تمپر دشمن تمھارا پس عرض کیا میسرہ بن مسروق نے
اس گبر پر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے پس حکم کیا میسرہ نے اُسکے قتل کا پس لوگ اس حال میں تھے کہ دفعۃً بلند ہوے اور دکھائی دیے
نشان اور صلیبان رومیون کے پس اُترے وہ لوگ نزدیک جگہ میں مسلمانونسے اور تھے وہ مثل پھیلی ہوئی ٹڈی کے پس روشن کیا اُنھون
نے اپنی آگون کو رات میں پس جب دوسرا دن آیا نماز صبح کی پڑھی میسرہ بن مسروق نے ساتھ لوگون کے پس جب فارغ ہوے
مسلمان نماز سے کھڑے ہوے اُنمین میسرہ بن مسروق بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا اُنھون نے ایھا الناس ھذا الیوم لہ ما بعدہٗ
لان رایتکم ھذا اول ایۃ دخلت الدروب اعلموا ان جیش اخوانکم متطاول بفعلکم واعلموا ان الدنیا دار حرم والاخرۃ دار مستقر و
اسمعوا اما قال نبینا صلی اللہ علیہ والہ وسلم الجنۃ تحت ظلال السیوف فلا تنظروا الی قلتکم وکثرۃ اعدائکم فقال عز وجل کم
من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین پس کہا مسلمانون نے کہ اے میسرہ سوار ہو تم ہمکو لیکر بجانب اُنکے
ٹھہرنے کے پس بتحقیق ہم اُمید رکھتے ہین مدد اور غلبہ کی اُنپر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس خوش ہوے میسرہ اُن کے کلام سے اور اُسیوقت
وہ سوار ہوے اور اُن کے سوار ہونے سے سب لشکر سوار ہوا اور جدا ہوے غلام عرب سے اور ٹھہرے وہ نیچے نشان ابو الہول
کے اور اُسکے گرد مجتمع ہوے مسلمان نیچے نشان میسرہ بن مسروق کے اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانونپر واسطے اپنے دشمنون کے
اور طلب مدد کی اُنھون نے اللہ تعالی سے جو بہترین مدد کرنے والونکا ہی اور کہا میسرہ بن مسروق نے قبل اپنے حملہ کرنے کے
بطور وصیت کے ایھا الناس انی اوصیکم بتقوی اللہ وحدہ لا شریک لہ وکونوا کقوم اشرف علیھم الموت فلم یجدوا امنہ مہرباً ولا لھم
الجنۃ بعد افیرھا وانظروا الی ما اعد اللہ لھم فیھا فاحبوا السرعۃ لدخول الیھا وھذہ الجنۃ امامکم وانتم الیوم جیش الاسلام
پھر آراستہ کیا میسرہ نے اُنکو میمنہ اور میسرہ اور قلب ور دونون بازو میں پس مقرر کیا اُنھون میمنہ پر عبد اللہ بن حذافہ السہمی کو اور
میسرہ پر سعد بن سعید الحنفی کو اور آگے غلامونکو اور وہ ایکہزار غلام تھے ساتھ لباس رنگین سرخ کے اور اُنکے ہاتھونمین حربے اور تلوارین تھین
اور ٹھہرایا اُنکو آگے فوج قلب کے اور نشان ابو الہول کے ہاتھ مین تھا اور کان لگائے تھے میسرہ ابو الہول پر پس نہین سُنا گیا ابو الہول
سے کوئی کلمہ بلکہ خاموش تھا اور کچھ نہین بولتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا لشکر رومیون کا اور بڑھایا اُنھون نے
اپنی صفون کو تین صف مین کہ ہر صف مین دس ہزار تھا اور آگے اُنکے صلیبان اور اُن لوگون کا لباس ریشمی تھا اور اچھے سامان سے
تھے پس جب برابر ہوئین صفین اُنکی نکلا ایک مرد رومیون کے لشکر سے جو سمجھتا تھا کلام کو زبان عربی مین اور تھا وہ متنصرہ
عرب غسان سے پس نزدیک ہوا وہ مسلمانون کے لشکر سے اور کہا اُسنے کہ ظالم کو اُسکا ظلم ہمیشہ پھیرتا ہی اور رد کرتا ہی
آیا نہین کفایت کی تمکو اُس چیز نے جسکے مالک ہو گئے تم بڑے ملک شام سے تا اینکہ در آئے ان درون اور بلند پہاڑون
مین ہماری طرف کو نہین لائی ہین تمکو مگر موتین تمھاری اور یہ تیس ہزار بانگین اُن لوگون سے ہین جنھون نے قسم کھائی
ہر صلیب کی اس امر پر کہ نہ شکست اُٹھاوینگے وہ کبھی یا مار ڈالے جاوینگے پس اگر چاہتے ہو تم کہ باقی رکھین ہم تمکو پس منظور کرو

تم قید ہو جانے کو تاکہ لیجاوین ہم تمکو بجانب ہرقل بادشاہ کے پس حکم کرے وہ تمھارے بارے مین جس حکم کا وہ ارادہ کرے پس نکلے بجانب اُس منصرہ کے ابوالہول دامس اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا کہ جنبش دیتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ سچا ہے تو اپنے کلام مین کہ ظالم کو ہمیشہ روکتا ہے ظلم اُسکا اور یہ تیر اُلٹا ہے کہ ڈالین ہم لوگ اپنے ہاتھون کو تمھاری طرف تاکہ باقی رکھو تم ہمکو پس اُسوقت مین تو ہی ظالم ہے بسبب اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تو نے بدون ہمارے آزمانے کے اپنی طرف سے اور مین ایک غلام ہون غلامان عرب سے کہ میرے واسطے رہنے والون کے نزدیک کوئی مرتبہ نہین ہے پس نزدیک ہو تو مجھسے تاکہ ڈالدون مین تجکو زمین پر بحالت بیہوشی کے تیرے خون مین پھر دامس نے آگے کیا نیزے کو اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور نیزہ مارا اُسکے پس گرا دیا اُسکو گھوڑے سے بحالت مردگی کے پس جب وہ گرا مردہ ہو کر خوش ہوئے ابوالہول اپنی نیکوکاری سے اور جنبش دی اُنھون نے اپنے نیزے کو اور کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر پھر گرا دیا اُنھون نے ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور ظاہر کیا اور چمکایا اپنے نشان کو پس دیکھا رومیون نے بجانب ابوالہول کے کہ مار ڈالا ہے اُنھون نے اُنکے ساتھی کو اور خشمناک ہوئے وہ اس حال سے پس نکلا بجانب ابوالہول کے دوسرا شخص گبران روم سے پس نہین چھوڑا دامس ابوالہول نے اُسکو کہ نزدیک آوے وہ تا اینکہ نیزہ مارا اُسکے سینے مین پس مار ڈالا اُسکو پس ڈرا بار رومیونکو ابوالہول کے کام سے اور دیکھا اُنھون نے ابوالہول کو اور کہا اُنھون نے کہ یہ شخص ایک غلام ہے غلامان عرب سے کہ کیا ہے اُسنے ہمارے ساتھ وہ چیز جو تم دیکھتے ہو پس کیونکر ہوگا حال ساتھ اُنکے رئیسون اور بہادرون کے پس نہین دلیری کی کسی رومی نے دامس کے مقابلے مین نکلنے کی پس اُسیوقت حملہ کیا اُنپر ابوالہول نے ساتھ نشان کے اور تھے وہ پاپیادہ پس مار ڈالا اُنھون نے ایک کو فوج قلب سے اور پھرے وہ پس اُسیوقت سرزنش کی بعض رومیون نے بعض کو اور قصد کیا اُنھون نے حملہ کا مسلمانون پر اور مسلمانون نے بھی تعجب کیا دامس کے کام سے پس اُسی حال مین کہ دامس پھرتے تھے دونون صفونکے بیچ اور پکارتے تھے لڑنے والے کو اور ڈراتے تھے اور ڈکارتے تھے وہ مثل شیر کے کہ دفعۃً حملہ کیا اُنپر ایک صلیب والے نے رومیون سے جسکے نیچے دس ہزار رومی تھے اور ناگہان ہجوم کیا اُنھون نے دامس کے ساتھ لشکر کے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب مشرکین کے کہ حملہ کیا اُنھون نے اُنکے ساتھی پر پس پکارا میسرہ بن مسروق نے مسلمانونکو الحملۃ الحملۃ پس حملہ کیا مسلمانون نے مشرکین پر اور ملگئی قوم میسرہ بن مسروق نے بیان کیا ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے ہی نیکوکاری غلامونکی کہ سخت لڑائی لڑے وہ اور چھوڑا دیا اُنھون نے دامس ابوالہول کو عین ہلاکی سے اور ساتھ لیا اُنھون نے دامس کو بجانب لڑائی مشرکین کے اور کہتے تھے نحن عبید اللہ وضربنا مثل الحریق فی اللّٰہ نقتل من کفر باللّٰہ راوی نے بیان کیا ہے کہ برابر جاری رہی انمین لڑائی دن اُنکے لڑنے کے بلا فصل کہ نہین جدا ہوا بعض اُنمین کا بعض سے تا اینکہ ٹھہرا آفتاب درمیان آسمان مین گرم ہوا اور تیز ہوئی لڑائی اور سخت ہوئی مار دھاڑ اور بے علمی مسلمان یقین رکھنے والے تھے ساتھ تائید خدا کے اور کافر یقین رکھنے والے تھے ساتھ خرابی اور خواری کے اور جدا ہوئے دونون لشکر بانند گی سخت اور لڑائی سے اور مارے گئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوئے مسلمانون سے دس آدمی اور وہ عامر بن طفیل اور بشر بن زہیر اور مالک بن حاتم اور سالم بن مفرج اور دارم بن صابر اور عون بن قارب اور مشعر بن حسان اور مفرج بن وہم اور نبہان بن عمرہ اور عدی بن شہاب تھے اور مارے گئے پچاس مرد منجملہ اُنکے حرث بن یربوع اور سہم بن جابر اور عبداللہ بن صاعد اور

ف ذکر لڑائی دامس ابوالہول کا بمقام مرج القبائل کے ۱۲ ط ترجمہ ہم بندے اللہ کے ہین اور تلوار مارنا ہمارا مثل سوزش آگ کے ہے اللہ کی راہ مین قتل کرینگے ہم اُسکو جسنے کفر اور ناسپاسی کی ساتھ اللہ کے ۱۲

جریر بن صالح اور عید بن باہر اور نعمان بن بجیر اور زید بن ارقم اور ضرار بن حاتم اور رواحہ بن سہیل اور مثل ان رئیسون کے اور
پکڑلیے گئے رومیونسے نوسو آدمی اور مار پکڑے اُنمین سے قریب گیارہ سو کے پس جب جدا ہوے دونون لشکر تلاش کیا مسلمانون نے
دامس کو پس نہ دیکھا اُنکو اپنے بیچ مین پس بڑا رنج کیا مسلمانون نے اُنپر اور بے آرام ہوے لوگ بسبب اُنکی پوشیدگی کے پس تلاش کیا اُنکو
مقتولون مین پس نہین دیکھا اُنکو پس زشت جانا مسلمانون نے اس امر کو اور کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اگر ابوالہول مارے گئے پس
بتحقیق مبتلاے رنج و مصیبت کیے گئے مسلمان اُنکے سبب سے اور اللہ تعالی سے شکایت کرتے ہین ہم اُس چیز کی جو پہونچی ہمکو
گم ہونے ابوالہول دامس اور پکڑے جانے مسلمانونسے پھر کہا میسرہ بن مسروق نے کہ کون شخص تم مین سے چلیگا اور طلب کریگا وہ ہمارے
واسطے خبر ابوالہول دامس اور اُنکے ہمراہی مسلمانونکی جو گرفتار ہو گئے ہین پس نہین جواب دیا اُنکو کسی نے اس امر مین راوی نے
بیان کیا ہے کہ پھر حملہ کیا رومیون نے مسلمانونپر اور سخت لڑائی لڑے وہ تا اینکہ ایک مرد مسلمان پر دس اور ایک سو رومی تک
جمع ہوتے تھے پس مار ڈالتے تھے اُسکو یا گرفتار کر لیتے تھے اور تھے میسرہ بن مسروق کی جماعت چار ہزار عرب اور غلامون کے اور رومی
تیس ہزار تھے پس بتحقیق جہاد اور کوشش کی مسلمانون نے اللہ تعالی کی راہ مین جیسا کہ چاہیئے تھا اور میسرہ بن مسروق
پکارتے تھے اُس درمیان مین اور کہتے تھے ایّھا الناس اذکروا الاخرۃ واعلموا انھا اقرب الی احدکم من رجوعہ الی اہلہ
فاستقبلوا الآخرۃ استقبال الوالدۃ لولدھا ولا تدبروا عنھا وتولوا لما تولی المرء من فزع الاسد فان اصاب القوم منا
خشیت ان یکون ذلک وھنا منا وجرءۃ منھم علینا پھر پکارا میسرہ نے بلند آواز سے احطموا اجفون سیوفکم واقبضوا علی
انما لھا بایمانکم فذلک طریق النجاۃ زید بن وہب نے کہا ہے کہ نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے جبکہ سنا اُسنے کلام اپنے
سردار کا مگر یہ کہ ڈالدیا تھا اُسنے میان اپنی تلوار کا پس نام رکھا گیا اس لڑائی کا ساتھ دو نامونکے وقعۃ مرج القبائل اور دوسرا نام وقعۃ
الحطمۃ بسبب اُسکے کہ توڑ ڈالے تھے مسلمانون نے میان اپنی تلوارون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ لڑے مسلمان
تلوارون سے یہانتک کہ جانا اُنھون نے کہ وہ نہ لوٹینگے اور مسلمان بھروسا رکھتے تھے اللہ غالب و بزرگ پر اور رومی چلاتے تھے
اپنے کلمۂ کفر سے اور باین ہمہ وہ کہتے تھے کہ غالب ہوئی صلیب اور مسلمان طلب کرتے تھے کشود کار کو اُنپر اور غلام لوگ سخت کی
لڑائی لڑتے تھے اور مسلمان کا شعار اُسدن النصر النصر اور غلام کا شعار یا محمدؐ یا محمدؐ تھا عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ
قسم ہے خدا کی لاحق ہوا مجھکو مسلمانونپر اندوہ اور ہم پڑے رنج اور سختی مین تھے کہ دفعۃً سُنی مین نے واسطے رومیون کے ایک آواز
ڈرانیوالی پس متوجہ ہوا مین تو وہ ایک غبار تھا پس بتامل نظر دیکھا مین نے اُس غبار کو تو دفعۃً دو ہوا اور پراگندہ ہو گیا وہ غبار اور ہوا وہ
غبار پیچھے لشکر رومیون کے پس کہا مین نے کہ یہ کوئی لشکر ہے اُنکی طرف آیا ہے پس چھوڑدی مین نے باگ اپنے گھوڑے کی اور دوڑ آیا مین
غبار مین تاکہ دریافت کرون مین کہ وہ کیا ہے اور تھے وہ رومی بیچ لڑائی مین ساتھ ایک گروہ مسلمانون سے اور مسلمان اُنکے بیچ لشکر مین
تھے اور شور اُنکا بلند اور سُنا مین نے ایک کہنے والیکو کہ وہ کہتا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا مین نے کہ یہ آوازین فرشتونکی
ہین یا بنی تعیت کی ہین نے آواز کی تو وہ آواز دامس ابوالہول کی تھی اور وہ ٹھہرے تھے نیچے اپنی سپر کے اور گرد اُنکے دس مسلمان تھے کہ بیٹھے تھے وہ

اپنی مالون کے بعل اور رومیون نے ہجوم کیا تھا اُنپر اور نہین سستی کرتے تھے وہ مسلمانونکی لڑائی مین اور ابوالہول جہاد اور کوشش کرتے تھے اُنپر تنہا اور بازنہ رکھتے تھے اپنے ساتھیون سے جب حملہ کرتا تھا مسلمانونپر کوئی گروہ مارتے تھے ابوالہول ایک وار تلوار کا اُنمین اور آزمایش کرتے تھے اُنہا اور سُنا مین نے اُنکو کہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پس پکارا مین نے کہ ای دامس تمھارے پیچھے کیا ہی اور تم کہان تھے کہ تحقیق رنج اُٹھاگئین ہوے ہین لوگ اور سردار میسرہ بن مسروق تمھارے سبب سے پس کہا اُنھون نے کہ ای بھائی نہین تھا مین مگر سخت لڑائی مین اور گرفتار ہوگیا اور ناامید ہوگیا تھا مین اپنی جان سے یہانتک کہ چھڑایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ وقت پوچھنے کا نہین ہی عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ دوڑا مین بجانب سردار میسرہ بن مسروق کے اور اُنھون نے رنگین کردیا تھا نشان کو کفار کے خون سے پس پکارا مین نے اُنکو کہ ای سردار خوشخبری ہو تمکو اُنھون نے کہا کیا خوشخبری ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر آیا آئی ہی ہمکو مدد اور کمک تمھارے ساتھیون کے پاس سے پس کہا مین نے کہ نہین ولیکن آئی ہی ہمکو مدد باری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے اور تحقیق رہائی پائی دامس ابوالہول نے اور اُنکے ساتھی مسلمانون نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین کہ مین بات چیت کرتا تھا میسرہ بن مسروق سے کہ اُسیوقت آئے ابوالہول اور ساتھی اُنکے اور وہ گویا درآئے اور تیر سے تھے خون مین دریا مین عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ جُدا ہوے دونون لشکر پس قسم ہی خدا کی کہ نہین مارے گئے ہم مین سے زیادہ پچاس مرد سے یا دو کم پچاس سے اور مارے گئے تھے مشرکین سے تین ہزار اور کچھ زیادہ سوائے اُنکے کہ مار ڈالا تھا ابوالہول اور اُنکے ساتھیون نے اُس لشکر سے جنھون نے گھیر لیا تھا اُنکو پس ابوالہول کیطرف میسرہ بن مسروق آئے اور قصد کیا اُنھون نے پاپیادہ ہونیکا اپنے گھوڑے سے تاکہ سلام کرین ابوالہول پر پس قسم دلائی اُنکو ابوالہول نے اس امر کی کہ نکرین وہ ایسا اور آئے میسرہ اُنکی طرف اور مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اُسکے ہاتھ کا اور کہا کہ ای دامس کیونکر تھا حال تمھارا دامس نے کہا کہ ای سردار جانو تم اس کو کہ رومیون نے مجھکو گرفتار کیا تھا اور در لائے تھے ہمکو بیڑیون مین اور ایسا ہی کیا تھا اُنھون نے میرے ہمراہیونکے ساتھ اور ناامید ہوگئے تھے ہم اپنی جانون سے پس جب چھپایا رات نے سوگیا مین پس دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور گویا آپ یہ ارشاد فرماتے ہین کہ لاباس علیک یا دامس اعلم ان منزلتی عند اللہ عظیما پھر کھینچا آپنے اپنے بزرگ ہاتھ سے بیڑیونکو پس کھلگئین بیڑیان اور طوقونکو پس دور ہوگئے وہ ایسا ہی کیا آپنے میرے ہمراہیون کے ساتھ اور فرمایا البشرو ابنصر اللہ فانا محمد رسول اللہ پھر پوشیدہ ہوگئے آپ ہم سے پس لیا ہمنے اپنی تلوار دنکو اور کھینچ لیا ہمنے اُنکو قوم کے بیچ سے اور حملہ کیا ہمنے قوم پر پس مدد دی ہمکو اللہ نے اُسپر اور رسول اللہ نے اور یہ حال اور بیان ہمارا ہی پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور درود بھیجا بشیر و نذیر پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بطریق قوم سے کہ جسکا نام جارس تھا جب دیکھا اُس چیز کو جو در آئی تھی اُنکے ساتھیونپر بلایا کیا اُسنے اُنکو اپنے پاس اور کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی تحقیق زیانکار ہوا بادشاہ اور تم اُسکی حمایت کرنیوالے ہو اور اگر نہ لڑوگے تم ساتھ سچی قصد اور ارادہ کے ہر آئینہ مار ڈالونگا مین تمکو بیشتر اُسکے کہ آگاہ کرونگا مین بادشاہ کو تمھارے حال سے پس قسم کھائی اُنمین قوم نے اس امر کی کہ شکست اُٹھاوینگے وہ کبھی یا مار ڈالے جاوینگے پس جب عہد لیلیا اُسنے حکم کیا آگ کے روشن کرنیکا پس روشن کی آگ رات کو پہاڑون اور جابجا سے خوف پڑا اور پھیلکر بلایا اُسنے تمام اُن شہر کے لوگونکو اور رومی آتے تھے ہر طرف اور ہر جگہ سے مثل

پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس نہین گذرے تھے اس امر کو دو دن تا اینکہ آگئے رومی اور مسلمانون نے نہین پروا کی اُنکی پس جب ہوا دوسرا دن نماز خوف
کی پڑھی میسرہ نے ساتھ مسلمانون کے اور وہ پہلے اُن لوگونکے ہین جنھون نے نماز خوف پڑھی تھی اندر سرحدون کے اور پہلا نشان جو داخل ہوا
تھا ادھر ان مین وہ نشان میسرہ بن مسروق کا تھا جب فارغ ہوئے میسرہ اپنی نماز سے کھڑے ہوے وہ لوگونمین بحالت خطبہ خوانی کے اور
کہا ایہا الناس احبس والمانزل بکم فان الصبر عند نزول المصائب وھذہ رحمۃ من اللہ انا حلق فی صدور الاعداء وقد
دارھنا جیش عظیم ونحن لا نقاتلھم الا بنصر اللہ وان الامیر ابا عبیدۃ کان قد امرنی ان لا ابعد بکم وبیننا وبین الجیش سبعۃ
ایام وما کان ظن الامیر انا ملاقی فی مثل ھذا الجیش العرمرم پس کہا اُسنے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے کہ ای میسرہ
کس چیز کو تم چاہتے ہو اس کلام سے اگر تم رغبت دلاتے ہو ہمکو لڑائی پر پس ہم زیادہ مشتاق ہین بجانب ملنے اللہ تعالیٰ کے سخت پیاسی
سے طرف ایکبار پینے پانی کے پس کہا میسرہ نے کہ نہین ارادہ کیا ہی مین نے اس کلام سے مگر تمھارے مشورہ کو اور مین مناسب دیکھتا ہون
اس امر کو کہ روانہ کرو نہین کسی کو بجانب امین الامۃ کے شاید کہ مدد اور یاری کرین وہ ہماری پس کہا اُسنے سعید بن زید نے کہ ہان یہی امر ہی
جو کہا اور مناسب دیکھا تمنے پس بلایا میسرہ نے ایک مرد کو اہل ذمہ سے اور وعدہ کیا اُس سے ہر طرح کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب
سردار ابو عبیدہ رضی بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین اور آگاہ کر اُنکو کہ گروہ دشمن کے آملے ہین ہم مین قلعون
اور زمینون اور سب اُنکے شہرون نے اور اُترے ہین وہ ہمارے مقابلے مین اور بیان کر تو حال ہمارا راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا معاہد نے
لباس رومیون کا اور جدا ہوا مسلمانون کے لشکر سے بوقت غفلت کے اور چلا بطلب لشکر ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے اور کوشش کی
اُسنے اپنی جان سے چلنے مین اور نہین پھرا تھا وہ طرف کسی آرام کے تا اینکہ پہونچا لشکر مین اور اُترے ہوے تھے ابو عبیدہ بن الجراح
حلب مین پس قصد کیا اُسنے سردار کے خیمہ کا اور نہین باز رکھا اُسکو کسی نے تا اینکہ ٹھہرا وہ سامنے ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے
مثل بوسیدہ خنجر کے بسبب اُسکے کہ پہونچی تھی اُسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس جب دیکھا اُسکو ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے اس حال
مین جانا اُنھون نے کہ اُسکے واسطے کوئی معاملہ ہی پس منگایا اُسکے واسطے کھانے اور پانی کو پس کھایا اور پیا اُسنے
پس جب راحت پائی اُسنے کہا اُنھون نے اُس سے کہ تیرے پیچھے کیا ہی ای بھائی ذمی آیا ہلاک ہوا لشکر اُسنے کہا نہین
خدا کی قسم ای سردار ولیکن روانہ کیا ہی مجھے دشمن نے ہر قلعہ اور شہر سے لوگونکو اور گھیر لیا اُنکو لشکرون نے ہر طرف سے پھر آگاہ کیا
اُنکو اُس حال سے جو گذرا تھا اُنکے واسطے معاملہ لڑائی کا اور توڑ ڈالنا اُنکا تلوارون کے میانون کو اور گرفتار ہو جانا ابو الہول کا
اور گلجانا اُنکے اور اُن کے ساتھیون کی قید کا اور ہونا اُن کا شدت اور سختی مین پس بے آرام ہوئے ابو عبیدہ رضی بن الجراح
وقت سننے حال کے معاہد سے اور اُٹھ کھڑے ہوے وہ بحالت جلدی کے تا اینکہ وہ خالد بن الولید کے خیمے مین آ گئے
پس پایا اُنکو اُس حال مین کہ درست کرتے اور دیکھتا اور بھالتے تھے وہ اپنی زرہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ رضی بن الجراح کو اُٹھ
کھڑے ہوے وہ واسطے اُنکی تعظیم کے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور کہا خیر ہی ای سردار پس لیلیا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے
ہاتھ اُنکا اور لے گئے اُنکو قیامگاہ کی طرف اور کہا معاہدی سے اُٹھ کھڑا ہو اور بیان کر اُنسے جو کچھ تو نے دیکھا ہی پس کھڑا ہوا معاہدی اور

بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے تا اینکہ تمام کیا اُسنے اپنے کلام کو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اللّٰہم اِن اللہ سبحانہ
امدنا بنصرہ ولم یخذلنا فلہ الحمد علی ذلک وقد امرنا بالصبر علی الشدائد فقال یا ایہا الذین امنوا اصبروا و
صابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون بعد اُسکے فرمایا اللہ تعالی نے ان اللہ مع الصابرین اور مین نے تحقیق
قید کیا ہی اپنے نفس کو اللہ کی راہ مین اور نہ بخل کرونگا مین ساتھ اپنی جان کے اللہ غالب و بزرگ اور اُسکے رسول پر پس شاید کہ دیوے
میرے تئین اپنی بہشت کو اور شاید کہ روزی کرے مجکو شہادت اپنی راہ مین پھر جلدی سے گئے وہ جانب اپنے خیمے کے اور پہن لیا اپنی
زرہ کو اور ڈال لیا کلاہ مبارک کو اپنے سر پر اور گردن مین لٹکایا اپنی تلوار کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے نیزے کو
رکاب مین اور بلایا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آواز مسلمانون مین اور متوجہ ہوے وہ بحالت جلدی
کے دوڑتے تھے ہر سمت اور جگہ سے واسطے اللہ اور رسول اللہؐ کے پس اگر نہ باز رکھتے اُنکو ابو عبیدہؓ بن الجراح تو ہر آئینہ جاتے وہ سب کے
سب پس منتخب کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنمین سے تین ہزار سوار کو اور پیچھے اُنکے مقرر کیا عیاض بن غانم کو ساتھ ایکہزار سوار کے واقدی نے
سلسلۂ راویون سے بیان کیا ہی کہ جب چلے خالد بن الولید بجانب مدد ہی بیسرہ بن مسروق العبسی کے کہا اُنھون نے اللّٰھم اجعل لنا الیوم سبیلا
واطولنا البعید ولا تسلط علینا من لا یرحمنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ اور دوا آئے وہ دوڑتے اور حال بیسرہ رضی اللہ عنہ کا یہ
تھا کہ گھیر لیا تھا اُنکو رومیون نے ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تھے پس نہین جدا ہوتے تھے وہ لڑائی سے اور ہر روز تعداد رومیون کی
بڑھتی جاتی تھی حالانکہ قتل اُنمین واقع ہوا تھا گویا وہ قوم تھی کہ باز رکھی تھی اُسنے موت واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ
ہوے خالد بن الولید تاکہ ملجاوین وہ بیسرہ سے سجدہ طولانی کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا انھون نے اللھم انی اسالک
بمن قربت اسمک باسمہ وعرفت فضلہ لانبیائک ورسلک الا طویت لھم البعید وسھلت علیھم الصعب لتشدید فخلصھم
باصحابنا یا الہ العالمین راوی نے بیان کیا ہی کہ بیسرہ اور ہمراہی اُنکے منتظر تھے کسی کشود کار کے کہ آوے اُنکے واسطے یا کسی مدد کے
کہ اُترے اُنپر عبد اللہ بن الولید الانصاری نے ثابت بن عجلان اور اُنھون نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہم سے روایت
کی ہی کہا سلیمان نے کہ تھا مین ساتھ بیسرہ بن مسروق کے مرج القبائل کی لڑائی مین اور اُسدن کہ ہمنے توڑ ڈالا تھا تلوارونکے میانون کو
اور رومی آتے تھے ہر طرف سے بجانب مسلمانون کے اور ہم صبح کو لڑتے تھے اور شام کو راحت اور آسائش حاصل کرتے تھے پس نکلا ایک
دن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بطارقہ سے اور پہنے تھا وہ دو زرہین اور اُسکی دونون کہنیون پر دو بازو لوہے کے تھے اور اُسکے
سر پر ایک خود تھا گویا وہ چمکتا ہوا سونا تھا اور اوپر اُسکے صلیب جوہر کی تھی اور اُسکے ہاتھ مین ایک عمود لوہے کا تھا گویا اونٹ کا
ہاتھ پس گرادیا اُسنے دونون صفون کے بیچ مین اور بلایا اُسنے بجانب نکلنے کیواسطے لڑائی کے اپنی رومی زبان مین اور یہ بطریق اُن
بطارقہ سے تھا جنکو ہرقل نے رومیون کے ساتھ بھیجا تھا پس گرادیا اُسنے اپنے گھوڑے کو اور بُلاتا تھا ہمکو واسطے لڑائی کے
اور تولاین کرتا تھا اپنے کلام مین بیسرہ بن مسروق نے مترجم سے کہا کہ یہ گبر ملعون کیا کہتا ہی مترجم نے کہا کہ وہ اپنی بڑائی بیان
کرتا ہے اور بُلاتا ہے واسطے لڑائی کے اور کہتا ہی کہ نکلین میرے مقابلہ کو بہادر اور دلیر لوگ تمھارے پس کہا بیسرہ بن مسروق نے

...تم سے اور شناسا کر دیا تو نے انکی بزرگی اپنے پیغمبرون اور رسولون کو کہ لپیٹے تو اُنکے لیے راہ کو اور آسان کر اُنپر سخت راہ کو اور ملادے تو ہمکو ہمارے ساتھیون مین اے معبود عالم کے ۱۲

ای گروہ مسلمانونکے کون شخص جائیگا بجانب لڑائی کے اور کفایت کریگا اُسکی بدی کو اور دور کریگا اُسکی بدی کو پس جلدی کی قبول کرنے مین ایک مرد مسلمان نے قبیلہ نخع سے جو زرہ اور کپڑے رومیونکے پہنے تھے پس جب نکلے مرد مسلمان بطریق کیطرف جانا اُسنے کہ وہ بعض متنصرہ عرب سے ہین اور منظور کیا ہی اسلام کو اور مسلمان ہوگئے اور نکلے ہین بارادہ لڑائی کے پس کلام کرتا تھا گبر اُسنے رومی زبانمین اور وہ جانتا تھا کہ وہ اُسکے کلام کو سمجھتے ہین پس جب دیکھا اُسنے کہ وہ نہین سمجھتے ہین اس کلام کو جو وہ کہتا ہی حملہ کیا اُنپر بحالت درشتی کے اور مارا اُنپر ایک وار عمود کا جو اُسکے ہاتھ مین تھا پس اپنے پیچھے کو پھیرے نخعی اور دبا آیا گھوڑا اپنے پیچھے کو پس پڑا عمود گھوڑے کے سر پر پس گر پڑا گھوڑا اُسکے سبب سے اور جست کی نخعی نے اپنے پاؤنکے بھل اور قصد کیا اس امر کا کہ در آوین وہ گبر پر ساتھ وار تلوار کے پس مہربانی کی میسرہ بن مسروق نے اور کہا کہ ای میرے بھائی نخعی پھیر و تم اپنے پیچھے کو اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھ کو بجانب ہلاکی کے پس فوراً پھیرے نخعی اپنے پیچھے کو اور تعاقب کیا اُنکا گبر نے بہ ارادے مارنیکے اور نخعی پیدل تھے اور گبر سوار تھا پس جب قصد کیا گبر نے اُنکے مارنیکا دوڑے اُسکی طرف عبداللہ بن حذافہ السہمی اور چلا کر ڈانٹا گبر کو پس متحیر ہوگیا وہ اُسکے سبب سے اور متوجہ ہوا بجانب حذافہ کے اور سلامت رہے نخعی اور داخل ہوے وہ مسلمانونکے لشکر مین اور حملہ کیا عبداللہ بن حذافہ نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اُنپر لڑائی کے میدان مین اور سخت ہوا ن دونونکے بیچ مین گرد اور عبداللہ بن حذافہ جسوقت مارتے تھے بطریق پر کچھ نہین کام کرتی تھی تلوار اُنکی گبر مین بسبب کثرت اُسکے ہتھیار دنکے اور گبر جب مارتا تھا عبداللہ بن حذافہ پر لیتے تھے وار کو اپنی ڈھال پر تا اینکہ سست کردیا اُسکو بوجھ لوہے اور گرانی اُسکے بارنے اور بڑھ گئی اُن دونونکے بیچ مین لڑائی اور بلاقی ہوے وہ دونون وارون سے کہ جلدی کی اُسپر عبداللہ بن حذافہ نے ساتھ وار کے پس پڑی تلوار اُسکی ڈاڑھی کے نیچے اور طلب کیا اُسنے سینے کو اور لگ گیا اُسکی بنی ہوئی چھوٹی زرہ مین اور پہونچی اُسکی گردن تک پس اُڑگیا سر اُسکا اُسکے بدن سے اور قصد کیا گھوڑے نے نکلجانے کا اُسکے نیچے سے اور پھر جانیکا اُسکے ساتھیونکی طرف پس دوڑے اُسکی طرف عبداللہ بن حذافہ پس لیلیا اُسکو اور اُترے وہ جانب کافر کے اور لیلیا اسباب اُسکا اور پھرے بجانب مسلمانونکے پس دشوار گذرا یہ امر رومیونپر عبداللہ بن حذافہ نے بیانکیا ہی غمگین کیا رومیون کو مارے جانے اُنکے بطریق نے اُس بطریق کا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک بڑا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ لڑنیکو نکلا دوسرا بطریق اور کہا اُسنے کہ ساتھی بادشاہ کا مارڈالا گیا اور ضرور ہی مجھکو اُسکا بدلا لینا اور اب مین جاتا ہون اُس شخص کی طرف جسنے مارڈالا ہی بطریق کو پس گرفتار کرونگا اُس شخص کو اور لیجاؤنگا مین اُسکو ہرقل بادشاہ کے پاس اور کہونگا مین اُس سے کہ یہی مارنیوالا تیرے بطریق کا ہی پس کر تو اُسکے ساتھ جو تو چاہتا ہی پھر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑے ڈیل کے شہری پر اور آمادہ تا اینکہ ٹھہرا وہ بطریق مقتول کی جگہ گرنے پر حالانکہ لیلیا عبداللہ بن حذافہ نے اسباب اُسکا اور سر اُسکا جدا تھا اُسکے بدن سے پس رویا بطریق بہ نظر مہربانی کے اُسکے واسطے اور قسم کھائی اُسنے مسیح اور صلیب و انجیل کی اس امر پر کہ ضرور ہی اُسکو اُسکا بدلا لینا اور چلتا تھا وہ یہانتک کہ نزدیک ہوا مسلمانونکے لشکر کے اور کہا اُسنے زبان عربی فصیح مین کہ ای گروہ مسلمانونکے قریب ہی کہ اللہ غالب و بزرگ ہلاک کریگا تمکو بسبب تمہارے ظلم اور زیادتی کرنیکے ہمپر اور بوجہ تمہارے کامونکے ہمارے ساتھ پس نکلے میرے مقابلے کو مارڈالنے والا اُس بطریق کا تاکہ لون مین اُس سے عوض کا اور مجھپر لازم ہی یہ امر کہ نہ باقی رکھون مین کسی کو بعد اُسکے ساتھیون سے پس جب سُنا عبداللہ بن حذافہ

فصل ذکر لڑائی عبداللہ بن حذافہ کا ایک بطریق سے بھاگنا ... اور مارڈالنا اُنکا بطریق کو اور گرفتار ہوجانا عبداللہ بن حذافہ کا

سہمی نے کلام اُسکا قصد کیا اُنھون نے نکلنے کا اُسکی طرف پس منع کیا اُنکو میسرہ بن مسروق نے نکلنے سے واسطے لڑائی کے بسبب مہربانی کے اُنکے حالپر اسواسطے کہ اُنھون نے ماندگی اور مشقت اُٹھائی تھی پہلے بطریق کی لڑائی سے اور قصد کیا میسرہ بن مسروق نے اس امر کا کہ نکلین وہ اُسکی طرف اور نگاہ رکھین وہ عبداللہ کو بسبب اپنی ذات کے پس کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ اے سردار ہر گاہ بُلاتا ہے مجھکو میرا نام لیکر اور پھر جاؤن مین نکلنے سے تو مین ہونگا اس حال مین ناتوان نامضبوطی کرنیوالا میسرہ بن مسروق نے کہا کہ مین مہربانی کرتا ہون تمپر بسبب تمھاری مشقت اُٹھانیکے عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ آیا مہربانی کرتے ہو تم مجھپر مشقت اُٹھانے سے دنیا مین اور نہین مہربانی کرتے ہو مجھپر آگ سے عالم آخرت مین اور جلتی ہوئی آگ دوزخ سے قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ لڑنیکو نکلیگا اُسکی طرف کوئی شخص واسطے میرے پھر عبداللہ بن حذافہ اور اُنکی سواری مین گھوڑا بطریق کا تھا جسکو اُنھون نے مارڈالا تھا اور نہین بدلا تھا اُنھون نے سامان اپنی لڑائی سے کسی چیز کو اور اُنکے ہاتھ مین تلوار اور ڈھال تھی پس جب نکلے وہ بجانب بطریق کے اور دیکھا بطریق نے اپنے ساتھی کے گھوڑے کو جانا اُسنے کہ عبداللہ بن حذافہ یہی قاتل ہین اُسکے ساتھی کے پس نہین مہلت دی اُسنے عبداللہ کو اس امر کی کہ وہ گرداوا دین تا اینکہ جست کی اُسنے ساتھ اپنے گھوڑے کے بجانب عبداللہ کے اور حملہ کیا اُنپر گویا وہ پہاڑ تھا کہ ٹوٹ پڑا تھا اوپر سے اور چنگل مارا اُنپر اور کھینچا اُنکو اپنی طرف اور جدا کرلیا اُنکو زین سے اور گرفتار کرلیا اور رلایا اُنکو اپنی قوم کے پاس اور سپرد کیا اُسنے اُنکو اور بُلایا کچھ لوگون کو اپنی قوم سے اور کہا اُسنے کہ مضبوط کرو تم اُنکو ساتھ لوہے کے اور لیجاؤ تم اُنکو طرف قسطنطنیہ کے اور ٹھراؤ اُنکو بادشاہ کے سامنے اور آگاہ کرو اُسکو کہ یہی قاتل فلیص بن جریح کے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ قید کیے گئے عبداللہ ساتھ لوہے کے اور روانہ کیے گئے وہ ڈاک کے گھوڑے پر بجانب قسطنطنیہ کے اور پھر اوہ بطریق اپنی لڑائی کی جگہ مین اور وہ ناز کرتا تھا اپنے کام پر اور پھر اوہ بجانب لڑائی کے پس نکلے اُسکی طرف تین شخص مسلمانون سے پس کہا میسرہ بن مسروق نے اپنے دل سے کہ اے بیٹے مسروق کے آیا نہین شرماتے تم اللہ تعالیٰ سے اس امر کو کہ ٹھہرو تم ساتھ نشان مسلمانون کے اور تم کشادہ ہو کر دیکھو اُنکو حالانکہ گرفتار ہوگئے عبداللہ بن حذافہ اور نکلے ہین اس ملعون کیطرف تین شخص مسلمانون سے اور تم پھرتے ہو لڑائی سے پس کیا عذر ہوگا تمھارا نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے بروز حساب اور پرسش کے پھر بُلایا اُنھون نے سعید بن زید بن عمر بن نفیل العدوی رضی اللہ عنہ کو اور سپرد کیا اُنکو وہ نشان جو بنایا تھا اُنکے واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور کہا سعید سے کہ لیے رہو تم اس نشان کو تاکہ جاؤن مین طرف اس ملعون کے پس اگر مار ڈالیگا وہ مجھکو پس اجر میرا اللہ غالب اور بزرگ پر ہے اور اگر مار ڈالونگا مین اُسکو ہوگا وہ عوض واسطے عبداللہ بن حذافہ کے پس لیلیا سعید نے نشان کو اور نکلے میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ بجانب بطریق کے گویا وہ شیر ڈکارنیوالے تھے پس گرداوا دیا اُنھون نے بطریق پر اور اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور حملہ کیا اُنھون نے بطریق پر اور بطریق نے حملہ کیا اُنپر اور گرداوے دیے دونون نے دیر تک اور بڑھ گیا اور دشوار ہوگیا کام اُن دونون کے بیچ مین پھر نزدیک ہوے دونون آپس مین اور جست کی ایک نے دوسرے پر اور چھپ گئے دونون نیچے گرد کے اور ہر گروہ لشکر کا گردن اُٹھائے ہوے دیکھتا تھا اُن دونون ساتھیون کی طرف اور دعا کرتا تھا اپنے ساتھی کے واسطے

مدکی تا اینکہ ظاہر ہوے وہ دونون غبار کے نیچے سے حالانکہ وہ دونون واسطے جدا ہونیکے آپس مین نزدیک تھے پس کہا گبر نے یسرہ بن مسروق سے کہ ای مسلم قسم ہی تمکو تمھارے دین کی کہ آگاہ کرو تم مجھکو کہ یہ کیا نشان ہی جو نکلا ہی ہمارے لشکر کے پیچھے سے پس نہین التفات کیا یسرہ بن مسروق نے اُسکے کلام پر اور کہا اُنھون نے وما ذالک علی اللہ بعزیز پس کہا گبر نے کہ قسم ہی مجھکو میرے دین کی کہ نہین کہا ہی مین نے تسے مگر سچی بات پس متوجہ ہوے یسرہ بن مسروق بسبب آرزومند ہونے اپنے کے اس امر پر کہ لاوے اللہ تعالی مسلمانون پر کشود کار کو طرف دیکھنے حقیقت اُس امر کے جو بطریق نے اُنسے کہا تھا پس حملہ کیا بطریق نے اُنپر اور ٹھہرایا اپنے ہاتھ کو اُنپر تا کہ جدا کر یوے اُنکو جگہ سے کہ دفعۃً ظاہر ہوا نشان اور وہ چمکتا تھا خالد بن الولید مخزومی کے ہاتھ مین پس جب دیکھا اُسکی طرف مسلمانون نے تکبیر کہی سبھون نے پس بسبب بزرگی اور دبدبہ اُنکی تکبیر کے ڈھیلا ہو گیا ہاتھ بطریق کا یسرہ بن مسروق سے اور متوجہ ہوا وہ درانحالیکہ دیکھتا تھا وہ کہ کیا حال مسلمانون کا ہی پس ہاتھ مارا صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قصد کیا اُنھون نے اُسکے جدا کر لینے کا اُسکے زین سے پس نہین پائی اُنھون نے کوئی راہ اس امر کی اسواسطے کہ وہ جکڑا ہوا تھا اسپے مین پس کھینچتے تھے وہ اپنے ہاتھ کو بقصد اُسکے گرا دینے کے اور دیکھا گبر نے نشان خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ نزدیک ہوا ہی اُس سے اور وہ ارادہ رکھتے ہین اُسکی طرف کا پس جانا اُسنے کہ وہ بالضرور ہلاک ہونیوالا ہی پس بلند کیا اُسنے تلوار کو بارادے مارنے یسرہ بن مسروق کے پس چھوڑا اُسنے تلوار کو اپنے ہاتھ سے پس اُتری اُسپر تلوار اور پڑی اُسکے بائین ہاتھ پر اور کاٹ ڈالا اُسکو اور پھرے یسرہ اپنے زین کیطرف اور پھر البطریق بجانب اپنے ساتھیونکے حالانکہ ہاتھ اُسکا کٹا ہوا تھا اور سخت نالہ کرتا تھا بسبب پہونچنے رنج اور درد کے پس ملے اُسکو غلام اور مصاحب اُسکے اور لادا اُسکو اپنی گردنونپر اور لائے اُسکے خیمے مین اور داغ دیا اُنھون نے اُسکے ہاتھ کو اور خالد بن الولید ملاقی ہوے یسرہ بن مسروق سے اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور بیان کیا اُنسے یسرہ بن مسروق نے جو گذرا تھا اُنپر رومیون سے اور حال گرفتار ہو جانے عبد اللہ بن حذافہ کا پس ہاتھ پر ہاتھ مارا خالد بن الولید نے اور کہا کہ گرفتار ہو گئے مثل عبد اللہ بن حذافہ سے شخص قسم ہی خدا کی کہ نہ جدا ہونگے اُنسے خالد یا چھڑا دینگے عبد اللہ بن حذافہ کو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور توقف کیا خالد بن الولید نے باقی دن پس جب دوسرا دن ہوا دیکھا اُنھون نے ایک بوڑھا مرد کہ نکلا وہ رومیونکے لشکر سے اور وہ لباس بال کا بنا ہوا پہنے تھا پس آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا سامنے خالد بن الولید کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنیکا طرف خالد بن الولید کے پس باز رکھا اُسکو خالد بن الولید نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ بطریق لشکر کا قصد رکھتا ہی واسطے اطاعت کے اور کسنے جب سے کہ دیکھا ہی اس لشکر کو جو آیا ہی تمھاری طرف کو جانا ہی اُسنے اس امر کو کہ نہین طاقت ہی اُسکو تمھارے مقابلے اور لڑائی کی اور وہ کہتا ہی کہ آیا منظور ہی تمکو صلح کرنا اور چھوڑ دیوین ہم تمھارے قیدی کو اور دیوین ہم تمکو اُسقدر مال جو تم چاہو اور پھر جاؤ تم ہمارے شہرون اور ہماری لڑائی سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ پھر جانا ہمارا تمسے پس نہ جدا ہونگے ہم تمسے مگر تین باتونکے فیصلے پر اور مقدم قیدیکا پس اگر چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روے اطاعت اور فرمانبرداری کے تو بہتر ہی ورنہ چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روی سختی ور ناپسندیدگی کے پس کہا اُس مرد نے کہ آیا تم سردار عرب کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان پس کہا اُسنے کہ اگر مناسب دیکھو تم اس امر کو توقف کرو تم لڑائی مین آج کے

سلم تیغ یسرہ بن مسروق ۱۲

دن اور رات پس کرو تم اس کام کو تا کہ فکر کرین ہم رات مین آپسمین اور آرام پاوے یہ بطریق اپنے ہاتھ کے درد سے اور آویگا تمھارے پاس پس منظور کریگا اُس چیز کو جو تم چاہو گے خالد بن الولید نے کہا ہمنے منظور کیا تمھاری اس درخواست کو پس پھر گیا وہ بوڑھا اپنی قوم کی طرف اور کہا بطریق سے کہ اُنھون نے منظور کیا اور رکھدیا لڑنیوالون نے اپنے ہتھیارون کو اور اُترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پس جب رات ہوئی حکم کیا بطریق نے اپنے ساتھیون کو روشن کرنے آگ کا خیمون کے دروازون پر اور زیادتی کرنے کا اُسکے روشن کرنے مین پس ایسا ہی کیا قوم نے اور کھولڈالا اُنھون نے اپنے بوجھ اور اسباب کو اور چھوڑ دیا خیمون کو اُن کی حالت پر اور آگ شعلہ زن تھی خیمون کے دروازون پر اور روانہ ہوے وہ ابتداے شب سے پس جب صبح ہوئی کوئی خبر اور نشان اُن کا نہ تھا پس جب دوسرا دن ہوا سوار ہوے خالد بن الولید اور مسلمان اور انتظار کیا اُنھون نے اس امر کا کہ نکلے اُنکی طرف کوئی شخص رومیون مین سے پس نہ دیکھا اُنھون نے کسی کو پس جانا مسلمانون نے کہ رومی بھاگ گئے پس کاٹا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیون کو غصے سے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی اُنھون نے اُنکے ناگہان نکلجانے پر اپنے ہاتھون سے اور قصد کیا چلنے کا اُنکی جستجو مین پس باز رکھا اُنکو میسرہ بن مسروق نے اس ارادے سے اور کہا اُنھون نے کہ یہ شہر دشوار گزار اور دور رہین مسافت مین اور بہتر یہ ہو کہ پھر چلو تم بجانب لشکر مسلمانون کے پس لیا مسلمانون نے خیمون اور باقی اسباب قوم کو اور پھر لشکر مسلمانون کا بحالت فتحمندی کے اور لوگ غمگین تھے عبد اللہ بن حذافہ پر تا اینکہ پہونچے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس ملاقات کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے اور خوش ہوے اُنکی سلامتی پر اور سامنے آئے میسرہ بن مسروق اور سلام کیا اُنھون نے امیر لاتہ پر پس معانقہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے اور مرحبا کہا اُنکو اور بیان کیا میسرہ نے حال اپنا اور جو کچھ گزرا تھا رومیون سے اور جسقدر مارے گئے تھے رومی اور نہین مارے گئے تھے مسلمانون سے مگر پچاس آدمی پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتاری عبد اللہ بن حذافہ کا دشوار گزرا اُنپر یہ امر اور کہا اللّٰھم اجعل لہ من امرہ فرجا و مخرجا پھر لکھا اُنھون نے خط امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مشعر حال پہونچنے لشکر کا بجانب دروب اور سرگشت مسلمانون اور حال گرفتار ہونے عبد اللہ بن حذافہ کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کا بجانب حضرت عمرؓ کے اور پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی حال مسلمانون اور اُنکے غالب ہونیکے اُنکے دشمنون پر مگر اندوہ ناک ہوے وہ بسبب گرفتار ہونے عبد اللہ بن حذافہ کے پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی بیعت کی کہ لکھونگا مین خط ہرقل کو تا اینکہ روانہ کرے میرے پاس عبد اللہ بن حذافہ کو اور بھیجونگا مین اُسکی طرف لشکرون اور فوجون کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ہرقل کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا وصلی اللہ علی نبیہ ورسولہ محمد علیہ السلام ھذا الکتاب من عمر بن الخطاب امیر المومنین اما بعد فاذا وصل الیک کتابی ھذا فابعث الی بالاسیر الذی فی اسرك وھو عبد اللہ بن حذافہ فان فعلت ذالك رجوت لك الھدایۃ وان ابیت بعثت الیك رجالا لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ والسلام علی من اتبع الھدی اور لپیٹا خط کو اور بھیجا اُس کو

حتی تیری طرف ایسے لوگونکو کہ نہین باز رکھتی ہے اُنکو کوئی سوداگری نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے یاد کرنے سے اور سلام ہو اوپر جسنے تبعیت کی راہ راست کی ۱۲

ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور حکم کیا انکو اسکے روانہ کرنیکا بجانب ہرقل بادشاہ روم کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے پاس بلایا انھون نے ایک مرد کو معاہدین سے اور ذمہ دار ہوے اسکے واسطے اجرت کے اور دیا اسکو خط اور روانہ ہوا
معاہدی خط کو لیکر بجانب قسطنطنیہ کے پس جب پہونچا وہ مرد اطلاع دی گئی اسکے حال سے بادشاہ کو اور کہا گیا کہ وہ ایلچی عربکا ہے
پس کہا ہرقل نے کہ نگہداشت کرو تم اسکی پھر بلایا ہرقل نے عبداللہ بن حذافہ کو اپنے پاس عبداللہ بن حذافہ نے
بیان کیا ہے کہ داخل ہوا مین ہرقل کے پاس اور تاج اسکے سر پر تھا اور بطارقہ اسکے گرد تھے پس جب ٹھہرا مین سامنے
اسکے کہا اسنے مجھسے کہ تم کون ہو مین نے کہا مین ایک مرد ہون قبیلہ قریش سے پس کہا اسنے کہ تم اپنے نبی کے گھرانے
سے ہو مین نے کہا کہ نہین بلکہ انکے بنی عم سے ہون اسنے کہا کہ آیا ہو سکتا ہے تمسے کہ تبعیت کرو تم ہمارے دین کی اور بیاہ دون مین
تمھارے ساتھ بیٹی ایک بطریق کی اپنے بطارقہ سے اور کردون مین تمکو اپنے بڑے مصاحبون سے پس کہا مین نے کہ مین نہین چھوڑنیوالا اور
جدا ہونیوالا ہون دین اسلام سے اور اس چیز سے جسکو لائے ہین محمد علیہ الصلوۃ والسلام پس کہا بادشاہ نے کہ قبول کرو تم میرے دین کو
تاکہ دون مین تمکو اسقدر مال سے اور منگوایا اسنے ایک جامہ وان جواہرات کا اور کہا کہ اگر داخل ہوگے تم میرے دین مین
مین تو دیدونگا مین یہ جواہرات تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہے خدا کی مین کبھی جدا نہونگا اپنے دین اسلام اور اہل اسلام سے اگرچہ دیدیوے
تو مجھکو سب وہ چیز جسکا تو مالک ہے کہا اسنے کہ اگر نہ پھروگے تم بجانب میرے دین کے ہر آئینہ مار ڈالونگا مین تمکو بری طرح سے پس
کہا مین نے کہ مین کبھی ایسا نکرونگا پس کر تو جس امر کا کرنیوالا ہے پس خشمناک ہوا وہ میرے کلام سے اور کہا اسنے کہ ایک سجدہ کرو تم
صلیب کے واسطے اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ مین نہ کرونگا پس کہا اسنے کہ کھالو تم گوشت سوئر کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس
کہا مین نے کہ قسم ہے خدا کی مین وہ نہین ہون کہ یہ کام کرون اسنے کہا کہ پیلو تم ایک کاسہ شراب کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے
کہ قسم ہے خدا کی مین ایسا کبھی نکرونگا پس کہا اسنے قسم ہے اپنے دین کی ہر آئینہ کھاؤگے تم اس گوشت کو اور پیوگے تم اس شراب کو
پھر کہا اسنے اپنے غلامون سے کہ بند کرو تم انکو ایک گھر مین اور کرو انکے نزدیک گوشت سوئر کا اور شراب اسواسطے کہ جب تنگی مین
انکو بھوک ہوگی تو کھاوینگے اس گوشت کو اور جب پیاسے ہونگے پیوینگے وہ شراب کو راوی نے بیان کیا ہے کہ وہی مرکیا غلامون
نے جو بادشاہ نے حکم کیا تھا اور اکیلا کر دیا انھون نے عبداللہ بن حذافہ کو ایک گھر مین اور انکے ساتھ گوشت خنزیر اور شراب بھی اور
بند کر لیا انھون نے دروازہ کو اور چھوڑ دیا انکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہرقل مر گیا تھا بعد بھاگنے کے انطاکیہ سے
بسبب رنج کے جو در آیا تھا اسکے دل پر جدائی زمین سوریہ سے اور روایت کیا گیا ہے یہ امر کہ وہ مسلمان مرا اور جس نے یہ معاملہ
عبداللہ بن حذافہ کے ساتھ کیا تھا وہ ہرقل کا بیٹا قسطنطین تھا اور بجاے اسکے باپ کے لقب اسکا ہرقل مقرر کیا گیا تھا پس جب
ہوا جو تھا دن کہا ہرقل نے کہ کیا کام کیا قیدی نے لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ یہ مرد بزرگ ہے اپنی قوم مین کہ نہین اختیار کریگا ذلت کو
اور جو کچھ ہم کرینگے اس قیدی کے ساتھ مسلمان بھی وہی کرینگے ساتھ اس شخص کے جسکو گرفتار کرینگے اور پڑ جاویگا انکے ہاتھون مین پس دوبارہ بلایا اسنے
عبداللہ بن حذافہ کو اور کہا کہ کیا کیا شراب اور گوشت کو لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ اپنے حال پر ہے بادشاہ نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا انکو اسکے

کھانے سے عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ بخوف نافرمانی خدا اور اُسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُس چیز سے اور حرام کیا ہی
اُسکو پھر علاوہ برین وہ حلال ہوگیا پھر بعد تین دن کے ولیکن چھوڑ دیا مین نے اُسکو تاکہ مورد طعن مسلمانون کا نہون راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب آیا ہرقل کے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اُسنے خط کو پس دیا اُسنے عبداللہ بن حذافہ کو بہت مال اور
کپڑے اور چھوڑ دیا اُسنے اُنکی راہ کو اور دیا اُنکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اُسنے ایک گروہ کو
ساتھ عبداللہ بن حذافہ کے پہاڑون کے درون تک اور پھر آئے وہ اُنکے ہمراہی سے اور پہونچے عبداللہ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش ہوے وہ اُنکے آنے سے اور بھیجا اُنکو مدینۂ طیبہ مین پس جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
پاس اور دیکھا حضرت عمرؓ نے اُنکو تو سجدۂ شکر کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور مبارکباد و سلامتی کی دی عبداللہ کو اور دیا عبداللہ نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو موتی پس جب دیکھا حضرت عمرؓ نے موتی کو پیش کیا اُسکو سوداگران مدینۂ طیبہ پر پس نہین جانا اُنھون نے
اُسکی قیمت کو اور کہا اُنھون نے کہ ہمنے ایسا موتی نہین دیکھا ہی پھر کہا اُنھون نے کہ یا امیر المومنین تحقیق اللہ تعالیٰ نے دیا ہی تمکو پس
تو تم اُسکو برکت دے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمین پس حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکے یکجا ہونیکا اپنے پاس جمع ہوے وہ تا اینکہ بھر گئی
مسجد لوگون سے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اُنھون نے یا ایھا الناس ان کتب لہم قد وجہ الی بھذا اللؤلؤ
ھدیۃ وقد جعلنی المسلمون منہا فی حل فما تقولون مسلمانون نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمین ای سردار مسلمانونکے پس کہا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان کنتم جعلتمونی منہا فی حل فکیف اصنع بمن غاب من المسلمین بمن فی البطون
والاصلاب من اولاد المہاجرین والانصار والمجاھدین فی سبیل اللہ واللہ لا طاقۃ لی بمطالبتھم یوم القیامۃ پھر بیچا اُسکو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اور رکھ دیا اُسکی قیمت کو مسلمانونکے بیت المال مین عمرو بن سالم نے روایت کی ہی کہ جب فتح کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح
نے انطاکیہ ازروے صلح کے اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہی ہمنے اقامت کی اور ٹھہرے ابو عبیدہؓ بن الجراح
حلب مین بانتظار اُسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیساریہ مین کیا ہوتا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے
روایت اس امر کی پہونچی ہی کہ اہل معرات اور کفر طاعت اور رقامیہ اور وہ جبل ابی قبیس جو شام مین ہی اور اُسکے نزدیک کے قلعون
اور شہرونکو فتح کیا تھا مسلمانون نے ازروے صلح کے اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب قیساریہ
کے پانچ ہزار مسلمان تھے جنمین عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سبیع بن حمزہؓ نے
بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ عمرو بن العاص کے پس دیکھا مینے انگور کے ایک درخت کو ایک گھر مین دیہات کے گھرونسے اور اُسمین خوشے
انگور کے لٹکتے تھے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا مین نے اُسمین سے ایک انگور اور کھایا مین نے اُسکو پس سردی کی اور لاحق ہوا سخت جاڑا
مجکو پس کہا مین نے بُرا کرے اللہ تعالیٰ ان بے ختنہ بُریدہ کافرون کا شہر اُنکا سرد ہی اور اُنکے انگور سرد ہین اور پانی اُنکا سرد ہی اور ہم ڈرتے
ہین ہلاک ہوجانے کو بسبب سردی اُنکے شہرونکے پس سُنا ایک مرد نے نصارای ملک شام سے میرے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ میری طرف کو
بارادے نزدیکی حاصل کرنیکے مجھسے اپنے کلام سے تاکہ باقی رکھونمین یا ورنہ مار ڈالونمین اُسکو پس کہا اُسنے کہ ای برادر عربی اگر یہان کے

اندر مین تمکو سردی معلوم ہوئی ہی پس پیلو تم پانی یہان کا پس راہ بتلائی اُسنے مجکو ایک بڑی مٹھور پر جسمین پانی تھا پس پیا مین نے
اور ایک جماعت نے عرب سے پانی کو اور آئے ہم اپنے لشکر مین در انحالیکہ جھکتے تھے ہم نشے سے پس جانا اور سُنا عمرو بن العاص نے
ہماری خبر کو اور لکھ بھیجا اُنھون نے یہ حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکھا ابو عبیدہ نے اُنکو اُس عبارت سے اما بعد
پس شرب فحد لا علیہ وا قیموا حدود اللہ تعالی لکا امر ولا تخشی فی اللہ لومة لائم پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کے پاس بُلایا اُنھون نے
سبیع بن حمزہ اور اُنکے ساتھیونکو جنھون نے شراب پی تھی پس تازیانے سیاط کے مارے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ نے
بیان کیا ہی کہ جب تازیانے لگائے میرے عمرو بن العاص نے اور درد آگئین کیا اُنھون نے مجکو کہا مین نے قسم ہی خدا کی پہر آینہ مار ڈالونگا
مین اُس گبر کو جسنے راہ بتلائی تھی مجکو شراب پر یہانتک کہ پیا مین نے اُسمین سے اور لیا مین نے اپنی تلوار کو اور گیا مین اُس گانون مین اور
تلاش کیا مین نے گبر کو اور پایا مین نے اُسکو پس جب پڑی نگاہ میری اُسپر نکال لیا مین نے تلوار کو اور قصد کیا مین نے اُسکے مار ڈالنے کا
پس پھیری اُسنے مجسے بحالت بھاگنے کے اور پوچھا کیا مین نے اُسکا اور وہ کہتا تھا کہ مین نے تمھارا کیا گناہ کیا ہی پس کہا مین نے کہ
تھی ہو تجپر سواسطے کہ تو نے راہ بتلائی مجکو اُس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہی پس کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے نہین جانا تھا
اس امر کو کہ وہ تمپر حرام ہی سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ پکارا مجکو عبادہ بن صامت نے اور کہا احتیاط کرو تم اُسکے مار ڈالنے مین
کہ وہ داخل ذمہ داری مین ہی پس چھوڑ دیا مین نے اُسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور جوز کو اور کہا کہ اُس نے کہ
کہاؤ تم اُسکو اُسکے ساتھ کہ وہ گرم کر دے گا تمکو پس کھایا مین نے اُسکو اور پایا مین نے اُس مین پانی اور خوشبو کو پس کہا مین نے
اُس سے کہ بُرا کرے تیرا اللہ تعالی کہان تھا تو ان چیزون سے ابتدا سے حال مین یہانتک کہ مارا جاؤن مین تازیانون سے سبیع بن
حمزہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر یہانتک کہ اُترے ہم ایک گانون مین جسکا نام نخل تھا اور پہونچی خبر قسطنطین
پسر ہرقل کو اور پناہ لی تھی اُسکے پاس اُن لوگون نے جو بھاگ گئے تھے اُسکے باپ کے لشکر سے اور تمام رومیون اور بطارقہ نے اور پورا ہوا تھا
لشکر اُسکا اسی ہزار کی تعداد مین اور بُلایا اُسنے ایک مرد متنصرہ کو پس کہا اُس سے کہ جا تو اور دریافت کر خبر عرب کی اور تعداد اُنکے لشکر کی
کسقدر ہی اور لا تو میرے پاس خبر کو پس چلا وہ جاسوس یہانتک کہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکھا اُسنے اول سے آخر لشکر کو یہانتک کہ
گذرا وہ ایک قوم مین پر اور وہ آگ کے گرد تھی پس رجوع کی اُسنے اُنکی طرف اور بیٹھا اُنکے بیچ مین در انحالیکہ سُنتا تھا وہ اُنکی باتونکو پس جب ارادہ کیا
اُسنے اُٹھنے اور کھڑے ہونیکا لڑکھڑایا وہ اپنے دامن کے سبب سے اور کہا اُسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کو کہ لڑکھڑایا اُسکی زبان پر پس جب سُنا
اہل یمن نے اُسکے قول کو جانا اُنھون نے کہ وہ متنصرہ اور جاسوس روم کا ہی پس جست کی اُن لوگون نے اُسکی طرف اور مار ڈالا اُسکو
اور غل واقع ہوا لشکر مین یہانتک کہ سُنا عمرو بن العاص نے ایک شور ڈالنے والے کو پس پوچھا اُنھون نے کہ کیا حال ہی پس بیان کیا لوگون نے
اُس حال جاسوس اور اُسکے مارے جانیکا پس خشمناک ہوئے عمرو بن العاص اس معاملے سے اور بلایا اُنھون نے اہل یمن کو اپنے پاس
اور کہا کہ ای لوگو کس چیز نے اُٹھایا تمکو جاسوس کے مارنے پر کسواسطے کہ نہ لائے تم اُسکو میرے پاس کہ خبر پوچھتا مین اُس سے پس کتنے ہین جاسوس ہم
پر سے ہین جو واسطے ہمارے اسواسطے کہ دل لوگونکے اللہ تعالی کے اختیار مین ہین پھیر دیتا ہی اُنکو جسطرح چاہتا ہی پھر لگا رہا عمرو بن العاص نے اپنے

لشکر مین کہ جو شخص پاوے کسی غریب یا جاسوس کو پس لاوے اُسکو میرے پاس راوی نے بیان کیا ہی جب دیر کی جاسوس کی خبر
نے قسطنطین پر جانا اُسنے کہ وہ مارڈالا گیا پس روانہ کیا اُسنے دوسرے کو تاکہ خبر لاوے اُسکے واسطے پس آیا جاسوس گانون مین
اور دیکھا اُسنے مسلمانونکے لشکر کو اور نگاہ کی اور اندازہ کیا اُسکا اور پھر گیا وہ بادشاہ کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ قریب اور
بلند ہوا مین مسلمانونکے لشکر سے اور اندازہ کیا مین نے اُنکا تو وہ پانچہزار سوار ہین وہ شیر دلیر اور کرگس پیر اور بزرگ ہین کہ چاہتے
اور دیکھتے ہین وہ موت کو بجاے مال غنیمت کے اور سمجھتے ہین زندگی کو تاوان پس جب سُنا قسطنطین نے یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہی
مسیح اور صلیبان اور انجیل اور قربان کی ہر آئینہ خرچ کرونگا مین اُنکی لڑائی مین اپنی کوشش کو اور لڑونگا مین اُنسے سخت اراده ایسے
پس یا پہونچونگا مین مطلب کو یا مر جاؤنگا مین بحالت صبر کے پھر بلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور اراحیہ اور دیدبہ کو اور اختیار کیا اُنمین سے
دس ہزار سوار کو کہ وہ سب ہتھیار بند تھے اور بنایا ایک نشان چاندی کے نیزے پر اور اُسکے سر پر ایک صلیب سُرخ سونیکی تھی اور سپرد کیا اُس نشانکو
ایک بطریق کے جسکا نام سکان ذکر تھا اور وہ افسر اُسکے لشکر کا تھا اور کہا کہ تحقیق حاکم اور سردار کیا مین نے تجکو ان لوگوں پر پس روانہ ہو تو
اُنکے ساتھ اور تو طلیعہ ہی میرے لشکر کا پس لیا بطریق نے نشان کو اور نکلا وہ ساتھ دس ہزار سوار کے اور اُسیوقت روانہ ہوا وہ پھر
قسطنطین نے بنائی دوسری صلیب اور سپرد کیا اُسکو لشکر کے دمشق کے نام نام اُسکا حرسہ تھا اور ساتھ کیا اُسکے دس ہزار کو اور حکم
کیا اُسکو ملجانیکا پہلے بطریق سے پس جب ہوا دوسرا دن نکلا قسطنطین ساتھ باقی لشکر کے اور چھوڑا اُسنے قیساریہ کی حفاظت پر اپنے چچا
کے بیٹے نسطاویل کو اور چھوڑا اُسکے نزدیک بیس ہزار فوج کو یسار بن عون نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین کہ ہم نخل گانون مین تھے کہ
دفعتہ قریب اور بلند ہوا ہمپر پہلا بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے پس نزدیک ہوا وہ ہمسے اور دیکھا ہمنے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا
ہمنے اُسکا تو وہ دس ہزار تھے پس خوش ہوے ہم اور کہا ہمنے کہ ہم پانچہزار سوار ہین اور دشمن ہمارے دس ہزار ہین اور ہر مرد ہم مین کا
لڑیگا دو رومیوں سے پس ہم اُسی حال و خوشی مین تھے کہ دفعتہً ظاہر ہوا دوسرا بطریق اور اُسکے ساتھ دس ہزار سوار تھے
پس کہا عمرو بن العاص نے اعلموا انه من اراد الله تعالى واليوم الآخر فلا يرتاع من كثرة العدد ولا من تزائد المدد فان
الجهاد ادنى اجر اماى اجر اعلى ممن تقيل فى صفوف الكفار ويكون حيا ابدا ويرتع فى مروج الجنة وينال من الله سابغ النعمة
قال الله عز وجل ولا تحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون وليان الجاسوس
الذى قتلتموه لم تعجلوا عليه لكان قد اخبرنا بميرة هذه الجيوش وكثرتها الينا ولكنا قد اخذنا على الغفلة بالاحوط و
لكن امر الله عز وجل لا يغلب پھر بلایا عمرو بن العاص نے اپنے پاس لیرونکو اور کہا اُنھون نے کہ تحقیق مناسب دیکھتا ہون مین
اس امر کو کہ کہلا بھیجون مین امین الامۃ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس کہ مدد کرین وہ ہمارے ساتھ لشکر کی اسواسطے کہ یہ بڑا لشکر ہی اور کہا
اُنھون نے کہ ای لوگو کون شخص سوار ہوگا اور جائیگا بجانب امین الامۃ کے اور آگاہ کریگا اُنکو اُس چیز سے جسمین ہم واقع ہوئے ہین شاید کہ
وہ ہماری مدد اور یاری کرین جیسا کہ مدد دی اُنھون نے ہمکو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور وہ قنسرین کے حاضر ہین اور اجر
اُنکا اللہ غالب و بزرگ پر ہی کہا ربیعہ بن عامر نے کہ ای عمرو ملاقی ہوا جعفر و تم ہمکو لیکر دشمن سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب و بزرگ پر اسواسطے

کہ جسنے مدد دی تھی ہمکو بہت جگہون مین حالانکہ ہم تھوڑے تھے وہ قدرت رکھنے والا اسکا ہی کہ مدد دیوے اور غالب کرے ہم کو باقی کافرون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ نفع حاصل کیا عمرو بن العاص نے ربیعہ بن عامر کی وصیت سے اور کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی سچ کہا تمنے پھر حکم کیا اُنھون نے لوگونکو آمادہ ہونیکا واسطے ملاقی ہونے دشمن کے پس سوار ہوے مسلمان اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر و نذیر پر پس قبول کیا اور جواب دیا اُنکی تہلیل اور تکبیر کا پہاڑون اور ریگون اور ڈھیلون اور درختون نے اور سکنا اُس زمین نے آبادی لینے اور خوفناک ہوے مشرکین وقت سننے آواز مسلمانونکے اور گویا زمین ہلنے والی اور چلنے والی تھی ساتھ اپنے لوگونکے اور دیکھا قسطنطین نے مسلمانونکے لشکر کو پس زیادہ معلوم ہوا اُسکی آنکھ مین اور کہا اُسنے کہ قسم ہی اپنے دین کی جب آیا اور بلند ہوا تھا مین اس لشکر پر تو نہین تھے وہ زیادہ پانچہزار سے اور اب بڑھگئی ہی تعداد اُنکی اور زیادہ ہوئی مدد اُنکی اور نہین شک ہی کہ اللہ تعالیٰ نے مدد دی ہی اُنکو ساتھ فرشتونکے اور باپ میرا دانا اور بینا تھا ان عرب کے حال کا اور نہین ہی میرا لشکر زیادہ ان ارمنی کے لشکر سے جبکہ ملاقی تھا وہ اُنسے یرموک مین دس لاکھ سے اور تحقیق مدد حاصل کی مین نے اپنے نکلنے پر اُنکے مقابلے کو اور مین قریب تر فکر کرونگا کسی مکر اور فریب کا ان عرب پر پھر بلایا اسنے ایک بڑے مرتبے والے کو اپنے نزدیک اور وہ شخص قیسارِیہ کا قسیس اور عالم تھا اور کہا اُس سے کہ سوار ہوکر جا تو اس قوم کی طرف اور اچھی بات چیت کر تو اور کہہ تو اُنسے کہ بادشاہ چاہتا ہی تمسے اس امر کو کہ روانہ کرو تم بادشاہ کے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان کا اور بڑا مضبوط دل کا ہو اور نہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پس سوار ہوا وہ قسیس اور کپڑے دیباج سیاہ کے اور ایک کلاہ بالونکی پہنے تھا اور سوار ہوا سبز استر پر اور لی اُسنے اپنے ہاتھ مین ایک صلیب جواہر کی اور چلا تا اینکہ پہونچا قریب لشکر مسلمانون کے پس ٹھہرا وہ اس حیثیت سے کہ سنتے تھے مسلمان کلام اُسکا اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس بادشاہ رحیم قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے اور وہ چاہتا ہی تمسے صلح کرنیکو اور نہین خواہش رکھتا ہی تمھاری لڑائیکی اسواسطے کہ وہ عالم ہی اپنے دین کا اور وہ دانا ہی اپنے کام مین اور نہین دوست رکھتا ہی خونریزی اور تباہ کرنے صورتونکو پس ظلم اور نہ زیادتی کرو تم ہمپر اسواسطے کہ ظالم مغلوب کیا جاتا ہی اور مظلوم مدد دیا جاتا ہی اور مسیح نے ہمارے واسطے یہ کہا ہی کہ نہ لڑو تم مگر اُس شخص سے جو ظلم اور زیادتی کرے اور بادشاہ تمسے یہ چاہتا ہی کہ بھیجو تم اُسکے پاس ایک مرد کو جو بڑا فصیح زبان اور مضبوط دل ہو اور نہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پھر سکوت کیا اُس قسیس نے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا عمرو بن العاص نے کلام اُسکا کہا اُنھون نے کہ اے لوگو تحقیق سنا تمنے جو کچھ کہا اُس ختنہ ناکردہ نے پس کون شخص تم مین سے دوڑیگا بجانب رضامندی اور پسندیدگی اللہ تعالیٰ اور رسول کے اور دیکھے اور دریافت کریگا اُس چیز کو جو سگ رومی بیان کریگا پس کہا بلال بن حمامہ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تھے وہ جوان سیاہ رنگ اور دراز قد لوگونمین مثل درخت بلند کے چمکتی تھی سیاہی رنگ کی اور دونون آنکھین اُنکی سرخ تھین مثل خون بستہ کے اور وہ بلند آواز تھے پس کہا اُنھون نے کہ اے عمرو مین اسکے پاس جاؤنگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے بلال تحقیق شکستہ حال کردیا ہی تمکو تمھارے رنج نے مفارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علاوہ برین تم جنس حبش سے ہو اہل عرب سے نہین ہو اور اہل عرب کے کلام بزرگ درست فصیح اور مسجع اور مقفیٰ ہین پس کہا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی تمکو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اے عمرو

[illegible]

کہ چھوڑ دو تم مجکو کہ جاؤن مین اُسکی طرف کو پس کہا عمرو بن العاص نے کہ تمنے بڑی اور بزرگ قسم مجکو دلائی جاؤ تم اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اور نہ ڈرو تم اس سے کلام کرنے مین اور فصاحت بیانی کرو تم جواب مین اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم شریعت اسلام کی بلال نے کہا کہ قریب تر پاؤگے تم مجکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو پس نکلے بلال رضی اللہ عنہ اور تھے وہ مثل درخت بلند کے چوڑے تھے دونون شانے اُنکے گویا وہ قوم شنوہ کے لوگ سے تھے اور اُنکے ڈیل ڈول کی بڑائی سے دیکھنے والے ڈرتے تھے اور اُسدن وہ قمیص کرابیس شام کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے عمامہ صوف کا تھا لٹکائے ہوے تھے اپنی تلوار اور توشہ دان کو اپنے شانے پر اور عصا اُنکا اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلے وہ مسلمانون کے لشکر سے اور دیکھا اُنکی طرف قسطنطین نے زشت ورنبون جانا اُسنے اُنکو اور کہا اُسنے کہ مسلمانون کی آنکھو نمین مرتبہ ہمارا سُست اور ضعیف دکھائی دیا ہی پس جب بُلایا ہمنے اُنکو کہ آپسمین بات چیت کرلین تو بھیجا اُنھون نے ہمارے پاس ایک مرد کو اپنے غلامون مین سے بسبب ہمارے اندک اور حقیر ہونیکے اُنکی آنکھو نمین پس کہا اُسنے کہ ای غلام پھر جا تو اور کہدے اپنے مالک سے کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہی کسی سردار کو تم مین سے تا کہ وہ کلام کرے جو ارادہ رکھتا ہی پس کہا اس سے بلال نے کہ ای مرد مین بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اور نہین ہون عاجز تمھارے سردار کی جوابدہی سے پس کہا اُسنے بلال سے کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر تا کہ آگاہ کرون مین بادشاہ کو تمھارے حال سے پھر واپس گیا وہ اور ٹھہرا سامنے قسطنطین کے اور کہا کہ ای بادشاہ قوم نے بھیجا ہی میرے پاس ایک غلام کو اپنے غلام سے تا کہ وہ بات چیت کرین تجھسے اور نہین ہی یہ امر مگر اسوجہ سے کہ ضعیف اور سُست معلوم ہوئے ہین ہم اُنکی آنکھو نمین اور وہ غلام سیاہ رنگ دراز قامت بھاری ڈیل ڈول کے ہین اور بیان کی اُسنے صفت بلال بن حمامہ کی تا اینکہ در آیا اُسمین خوف بلال کی صفت سے پس کہا قسطنطین نے پھر جا تو اُنکی طرف اور کہہ تو اُسنے کہ بھیجا تھا نصرانیہ بادشاہ کے بیٹے نے تمھارے پاس بارادہ طلب بعض تمھارے سردارونکے جس سے وہ بات چیت کرے اور تم بھیجتے ہو اُسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلامونسے پھر آیا مترجم بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تم سے کہتا ہی کہ ہم غلام سے بات چیت کرنا نہین چاہتے ہین بلکہ ہم چاہتے ہین کہ تمھارے لشکر کے مالک اور تمھارے سردار سے بات چیت کرین پس پھرے بلال درانحالیکہ وہ شکستہ دل تھے اور آگاہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص کو اس حال سے پس کہا عمرو بن العاص نے شرجبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اُسکے پاس مین جاتا ہون پس کہا اُسنے شرجبیل بن حسنہ نے کہ ای ابا عبداللہ ہر گاہ کہ تم خود جاؤگے پس کس شخص پر چھوڑوگے تم اس تمام گروہ مسلمانونکو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہی اپنے بندونپر اور وہ بڑا مہربانی کرنیوالا ہی اپنی خلقت پر مگر لو تم نشان کو اور بطور میرے خلیفہ کے ٹھہرو تم میری جگہ پر پس اگر قوم غدر اور بیوفائی کریگی پس اللہ تعالیٰ مالک اور خلیفہ ہی تمپر پس ٹھہرے شرجبیل بن حسنہ عمرو بن العاص کی جگہ پر اور لیا نشان کو اور نکلے عمرو بن العاص اور چلے بجانب قوم کے اور وہ زرہ کے اوپر جبہ صوف کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے زرد رنگ عمامہ یمنی تھا کہ پھیر لیا تھا اُسکو اپنے سر پر بطور پیچ کے اور لٹکا دیا تھا اُسکی چوٹی کو کمر مین اُنکی پٹکا دوال کا تھا اور لٹکا لیا تھا اُنھون نے اپنی تلوار کو اور رکاب مین لگایا تھا اپنے نیزہ کو پس برابر وہ چلے گئے تا اینکہ ٹھہرے وہ سامنے اُس ترجمان کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا پس جب دیکھا اُنکو ترجمان نے ہنسا وہ پس کہا اُس سے عمرو بن العاص نے

فصل ذکر قصہ اور جانا عمرو بن العاص کا پاس قسطنطین پسر ہرقل کے اور بات چیت کرنا اون کا قسطنطین سے ۱۲

اگر کس چیز سے تو ہنستا ہی اے برادر نصرانیہ نے اُنسے کہا کہ تمھارے لباس اور تمھارے اُٹھانے اور لینے سے ان ہتھیارونکو کیا کام کروگے
تم اُنسے اور کیا ارادہ کروگے تم لڑائی کا عمرو بن العاص نے کہا کہ اُٹھانا اور لینا ہتھیارونکا لباس اہل عرب کا ہی اور وہی بچھونا اُن کا
اور اوڑھنا اُنکا ہی اور نہین لیا ہین نے ہتھیارونکو ساتھ اپنے مگر واسطے طلب قوت کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا جاؤن مین
تمھارے نزدیک لڑائی مین پس ہونگے ہتھیار جاے پناہ میرے واسطے میرے دشمن سے اور بچاؤنگا مین اُسکے سبب سے اپنی جان کو
کہا ترجمان نے اُنسے کہ ہم لوگ اہل بیوفائی اور مکر سے نہین ہین تم دل کو مطمئن رکھو پھر پھرا ترجمان بجانب قسطنطین کے جبکہ سُنا اُسنے
مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ اے بادشاہ سردار عرب کے تیرے پاس آئے ہین اور وہ ایسا لباس پہنے ہین پس ہنسا یا بادشاہ قسن
کے کلام سے اور کہا اُس سے کہ کہہ تو اُسنے کہ آوین وہ میرے پاس اور داخل ہون جیسے کہ ہین وہ اپنے لباس مین پس لیا بادشاہ نے
ساختگی کو بسبب آنے عمرو بن العاص کے اُسکے پاس اور آراستہ کیا اُسنے اپنے ملک کو اور بٹھرایا بطارقہ اور مذبحہ کو داہین باہین اور
حجاب کو گرد اپنے اور آیا ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا اُسنے کہ اے برادر عربی چلو تم کہ بادشاہ نے اجازت دی ہی تمکو پس سوار ہوے
عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر اور لشکر قیساریہ کا تعجب کرتا تھا اُنکے لباس سے تا اینکہ ٹھہرے وہ بادشاہ کے خیمے کے دروازہ پر پھر
پا پیادہ ہوے وہ اور چلے بطارقہ اور حجاب آگے اُنکے تا اینکہ پڑی آنکھ اُنکی قسطنطین پر پس سلام کیا اُنھون نے ساتھ دعاے عرب کے
پس نزدیک بلایا اُنکو بادشاہ نے اور مرحبا کہی اور تازہ روئی کی اُنسے اور کہا کہ مرحبا اے سردار اپنی قوم کے حکم کیا اُنکو تخت پر بیٹھنے کا
پس انکار کیا عمرو بن العاص نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ فرش اللہ تعالی کا پاک ہی تیرے فرش سے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی
زمین کو اور کیا اُسکو بچھونا ہمارا اور مباح کیا اُسنے ہمارے واسطے اُسکو پس ہم سب اُسمین برابر ہین اور مین نہین چاہتا ہون بیٹھنے کو مگر اُس چیز پر جو مباح کیا ہی
اللہ تعالی نے ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص مین پر بحالت چار زانو کے اور رکھ لیا اپنے نیزہ کو آگے اپنے اور اپنی تلوار کو اپنی ران پر اور کہا
قسطنطین سے کہ کہہ تو جو چاہتا ہی اے عظیم روم کے اور سوال کر تو جس چیز سے تجکو منظور ہی پس کہا اُنسے قسطنطین پسر ہرقل نے تمھارا نام
کیا ہی اُنھون نے کہا کہ میرا نام عمرو ہی مین عرب بزرگ و ارباب بیت الحرم سے ہون جسکی قوم تعظیم کرتے ہین قسطنطین نے کہا کہ تم جوان بزرگ ہو
عرب بزرگ سے اے عمرو اور اگر تم عرب سے ہو تو ہم روم سے ہین اور ہمارے تمھارے بیچ مین نسبت اور قرابت اور یگانگیت نزدیک ہی اور
ہم تم نسبت مین ملتے ہوے ہین پس جو لوگ کہ نسب مین متصل ہین نہین چاہئیے اُنکو کہ خونریزی کرین بعض اُن مین سے بعض کی عمرو
بن العاص نے کہا کہ ہمارے نسب ملے ہین ہمارے باپ دادونسے اور بڑا النسب ہمارا دین اسلام کا ہی اور جب بھائی بھائی کے ساتھ
ہو اور وہ دونون جدا ہون دین مین پس حلال ہی بھائی کو کہ مار ڈالے اپنے بھائی کو اور منقطع ہوگیا النسب اُن دونو کے بیچ مین اور جو تو نے کہا کہ
تیرا نسب ہمسے ملتا ہی پس کیونکر ہمارا تمھارا نسب ایک ہو سکتا ہی حالانکہ ہم قریش بزرگ سے ہین اور تم لوگ روم سے اُسنے کہا کہ اے
عمرو آیا نہین ہین باپ ہمارے آدم پھر نوح پھر ابراہیم اور عرب نسل اسمعیل سے ہین اور روم نسل عیص بن اسحاق سے ہین اور وہ دونون اولاد
ابراہیم کی ہین اور نہین دوست رکھتا ہی بھائی اس امر کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی پر اور ظلم کرے اُسپر اُس تقسیم مین جو بانٹ دی ہی اُنکے
لئے باپون نے اُنکے بیچ مین عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے اس کلام مین کہ عیص بیٹے اسحاق کے ہین اور اسمعیل چچا عیص کے ہین اور ہم ایک

باپ کی اولاد ہین اور باپ ہمارے نوح علیہ الصلوۃ والسلام ہین اور اگرچہ نوح نے تقسیم کر دیا تھا زمین کو اپنی اولاد مین لیکن اُنھون نے تقسیم کیا تھا
اُسکو بحالت درگزر کرینکے اُنسے جبکہ خشمناک ہوے تھے وہ اپنے بیٹے حام پر اور رجان تو اس امر کو کہ اولاد نوح کی نہین راضی تھی اس تقسیم پر مدت
تک اور غالب ہوگئے بعض اُنکے بعض پر اور یہ زمین جسمین تم ہو تمھاری نہین ہی بلکہ عمالقہ کی ہی جو تمھارے پیشتر تھے اسواسطے کہ نوح نے
تقسیم کیا تھا زمین کو اپنے تینون بیٹون سام اور حام اور یافث پر پس دیا تھا اُنھون نے اپنے بیٹے سام کو شام کا ملک اور جو
گرد اُسکے ہی یمن اور حضرموت سے عمان بحرین تک اور سب اولاد سام سے ہین اور وہ قحطان اور طسم اور جدیس اور عملاق اور
ابو العمالیق جہان کہین تھے شہرونمین اور یہ ہی جبابرہ ہین جو شام مین تھے پس یہ عرب خالص ہین اور دی تھی نوح نے حام کو زمین
عرب و سواحل کی اور اُترے تھے یافث اُس زمین پر جو چین پورب و ترکچم کے تھی اور زمین خالص ملکیت اللہ تعالی کی ہی وارث کرتا ہی جسکو چاہتا ہی
وہ اپنے بندونسے اور نیکوئی عاقبت کیواسطے پرہیزگارونکے ہی اور ہم چاہتے ہین کہ پھر دیوے تو اُس تقسیم کو اور کرے تو اُسکو تقسیم برابری کی پس لیوین
ہم اُس چیز کو جو تمھارے ہاتھونمین ہی شہرون اور محلون مضبوط اور پانی جاری اور زمین فراخ سے اور لو تم اُس چیز کو جو ہمارے ہاتھونمین ہی
درخت خاردار اور پتھرون اور ملک خالی نہرون اور آبادی سے پس جب سُنا قسطنطین نے کلام عمرو بن العاص کا جانا اُسنے کہ یہ مرد
بزرگ ہین پس کہا اُسنے سچے ہو تم ای عمرو اپنے کلام مین مگر یہ تقسیم تو جاری ہو چکی اور اگر نہ راضی ہوگے تم اُسپر تو ہوگے تم ظلم کرنیوالے ہمپر اور ہم
جانتے ہین اس امر کو کہ نہین برانگیختہ کیا اور اُٹھایا ہی تمکو اس امر پر اور نکالا ہی تمکو تمھارے شہرونسے مگر بڑی کوشش نے پس کہا اُس سے عمرو بن
العاص نے کہ ای بادشاہ جو تونے گمان کیا ہی کہ کوشش نے نکالا ہی ہمکو ہمارے شہرونسے پس ہان ایسا ہی ہی جیساکہ تونے بیان کیا ہی اسواسطے
کہ ہم کھاتے تھے روٹی چنے اور جو کی پس جب دیکھا ہمنے تمھارے کھانیکو اور کھایا ہمنے اُسکو پس نہ جدا ہونگے ہم تمسے یہانتک کہ چھین لینگے
ہم شہرونکو تمھارے ہاتھونسے اور بناوینگے ہم تمکو غلام اپنا اور سایہ طلب کرینگے ہم بیچ اس درخت بلند اور شاخون سبز پتے دار اور اچھے
پھلون والے کے پس اگر باز رکھوگے تم اُس چیز سے جو چکھی ہی ہمنے تمھارے شہرونمین چیزین مزہ دینے والی زندگانی سے پس نہ پیش آوینگے
اور نہ لینگے تمکو مگر وہ مرد کہ دوست رکھتے ہین موت اور طلب آخرت کو اور زیادہ مشتاق ہین تمھاری لڑائی کے تمھارے دوست
رکھنے سے دنیا کی زندگی کو اسواسطے کہ وہ دوست رکھتے ہین لڑائی کو جیساکہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس پیاسا ہوا اور باز
رہا وہ اُنکے جواب سے اور بلند کیا اُسنے اپنے سر کو اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ عربی سچے ہین اپنے قول مین قسم ہی حق کنائس
اربعہ اور قربان اور مسیح اور صلبانکی کہ ہمارے واسطے اُنکے مقابلے مین استواری اور پائداری نہین ہی عمرو بن العاص نے بیان کیا ہی کہ پائی
مین نے راہ اُنکی نصیحت کرینکی اور کہا مین نے کہ جان لو اس امر کو ای گروہ روم کے اللہ غالب و بزرگ نے نزدیک کر دیا ہی تمپر اُس چیز کو
جسکو تم طلب کرتے ہو پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہرونکو داخل ہو تم ہمارے دین مین اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کی ساتھ مقولات ہمارے
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسواسطے کہ دین اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی پس کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان
محمدا عبدہ و رسولہ قسطنطین نے کہا کہ ای عمرو ہم نہ جدا ہونگے اپنے دین سے حالانکہ اُسی پر مر گئے ہین باپ دادے ہمارے عمرو
بن العاص نے کہا کہ اگر یون جانتا ہی تو اسلام کو پس دے تو ہمکو جزیہ اپنے اور اپنی قوم کی طرف سے بجالتی کہ تم حقیر ہو قسطنطین نے کہا کہ نہین منظور

کر سکتا ہون مین تمھارے واسطے اس امر کو اسواسطے کہ رومی ادا ے جزیہ پر میری اطاعت نہ کرینگے حالانکہ میرے باپ نے
اُنسے جزیہ کیواسطے بیشتر کہا تھا پس ارادہ کیا تھا اُنھون نے اُسکے مار ڈالنے کا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ یہ کچھ میرے پاس تھا
عذر خواہی اور ڈرانیسے اور بتحقیق ڈرایا مین نے تم لوگونکو جہانتک ممکن ہوا اور نہین باقی ہی مگر تلوار ہمارے تمھارے بیچ مین حکم کرنیوالی
اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی اس امر کو کہ مین نے بلایا تمکو ایسے کام کیطرف جسمین تمھاری نجات تھی پس نافرمانی کی تمنے اُس سے جیسا کہ
نافرمانی کی تھی تمھارے باپ عیص نے اپنی مان کی پس نکل گئے قرابت سے آگے اپنے بھائی یعقوب کے اور تم جانتے ہو اس
امر کو کہ تم لوگ نزدیک تر ہو نسب مین اور ہم بیزاری ظاہر کرتے ہین طرف اللہ غالب کے اور بزرگ کے تمسے اور تمھاری قرابت سے
جس حال مین کہ تم ہو حالانکہ تم ناسپاسی اور کفر کرتے ہو ساتھ اللہ مہربان کے اور تم اولاد عیص بن اسحاق سے ہو اور ہم اولاد
اسمعیل علیہ السلام سے ہین اور اللہ غالب اور بزرگ نے اختیار اور برگزیدہ کیا ہمارے نبی کیواسطے نسلون کو پشت آدم سے تا اینکہ نکلے
وہ اپنے باپ عبد اللہ کی پشت سے پس کیا اوسنے بہترین لوگونکا اولاد اسمعیل کو اور سکھلایا اُسنے اسمعیل کو عربی مین کلام کرنیکو اور چھوڑا
اُسنے اسحاق کو اُنکے باپ کی زبان پر پس اولاد اسمعیل کی عرب ہین پھر کیا اللہ تعالیٰ نے بہترین عرب کا کنانہ کو پھر بہترین کنانہ کا قریش کو پھر
بہترین قریش کا بنی ہاشم کو پھر بہترین بنی ہاشم کا بنی عبد المطلب کو پھر بہترین بنی عبد المطلب کا ہمارے نبی کو صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ پس
بھیجا اُنکو رسول اور کیا اُنکو نبی اور اُترے اُنپر جبرئیل ساتھ وحی کے اور کہا جبرئیل نے کہ پھرا مین پورب اور پچھم مین پس نہین پایا مین نے
بزرگ زیادہ تمسے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرو بن العاص نے بیان کیا ہی کہ کھڑے ہوے رونگٹے اُنکے بدن کے اور فروتنی کی اُنکے اعضاے
بدن نے جسوقت کہ ذکر کیا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جنبش مین آئے دل اُنکے اور داخل ہوا خوف قسطنطین کے دلمین اور
کہا اُسنے عمرو بن العاص سے کہ تم سچے ہو اپنے کلام مین اسی طرح انبیا بھیجے جاتے ہین بزرگ خاندان اپنی قوم سے آگاہ کرو تم مجکو اس
امر سے کہ آیا تمھارے ان ساتھیون مین کوئی مثل تمھارے ہی کہ جلد جواب دے وہ جسوقت کہ مخاطب کیا جاوے مثل تمھارے جواب دینے
کے کہ جب سوال کیا گیا جواب دیا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ سب ہمراہی میرے ایک ہی زبان پر ہین اور اُنمین سے ایسے لوگ ہین کہ
اگر کلام اور سوال کرے گا تو جانے گا اس امر کو کہ مین نہین اندازہ کیا جاتا ہون اُنکے ساتھ مقابلے مین پس کہا بادشاہ نے کہ محال ہی یہ
امر کہ ہو دین تمھارے ساتھیون مین مثل تمھارے اور نہ تمام عرب مین عمرو بن العاص نے کہا ہان قسم ہی خدا کی اور اگر دوست رکھے گا بادشاہ
اس امر کو تو لاؤنگا مین اُنکو تاکہ واقف ہو جائیگا بادشاہ میرے صحت کلام پر پھر جست کیا عمرو بن العاص نے اور چلے اپنے گھوڑے
کیطرف اور سوار ہوے اور آئے اپنے لشکر مین پس شکر کیا اللہ تعالیٰ کا مسلمانون نے اُنکی سلامتی پر اور رات گذرانی اُنھون نے
بحالت نگہبانی کے پس جب صبح کی اُنھون نے نماز صبح کی پڑھی عمرو بن العاص نے ساتھ مسلمانون کے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونیکا واسطے
لڑائی اُنکے دشمن کے پس جلدی کی مسلمانون نے اس امر مین اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑونکی پشتون پر اور صف بستہ ہوگئے واسطے
لڑائی کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب لڑائی کا دن ہوا قسطنطین نے اپنے لشکر کی تین صفین کین اور آگے کیا اُسنے تیر اندازونکو
اور آراستہ کیا میمنہ اور میسرہ کو اور بلند کیگئی صلیب آگے اُسکے اور پیشقدمی کی اُسنے آگے اپنے لشکر کے اور دیکھا عمرو بن العاص نے

ف [illegible]

بجانب قسطنطین کے حالانکہ اُسنے مرتب کیا تھا اپنے لشکر کو اور قصد کیا تھا لڑائی کا پس آراستہ کیا اُنھون نے مسلمانون کو اور ایک صف کی اُنکی اور مقرر کیا میمنہ مین حامیان دین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُنکے ساتھ شرجبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صابر بن حنانۃ اللیثی اُنکے بائین جانب تھے اور صابر بن حنانہ شہسواران مسلمین مین فرد تھے پس اسی حال مین کہ تقسیم کیا عمرو بن العاص نے لوگونکو اس حیثیت سے کہ دفعۃً نکلا ایک سوار مشرکین سے اور وہ کپڑے ریشمین اور زرد اور زرہ جوشن پہنے تھا اور اُسکے گلے مین ایک صلیب سونیکی تھی پس حملہ کیا اُسنے تا اینکہ خط کھینچ دیا اُسنے زمین پر اپنے نیزہ سے میمنہ سے میسرہ تک اور میسرہ سے میمنہ تک پھر قلب تک اور ٹھہر وہ بمقابلہ لشکر مسلمانون کے اور گاڑ دیا اُسنے اپنے نیزہ کو سامنے اپنے اور لیا کمان کو اپنے ہاتھ مین اور بلند کیا اور چڑھایا اُسنے اُسمین تیر کو اور چلایا تیر کو ایک مرد پر میمنہ مین پس پڑا تیر اُسپر اور زخمی کیا اُسکو اور چلایا اُسنے دوسرا تیر میسرہ مین اور مار ڈالا ایک کو پس جب دیکھا اُسکو اور اُسکے کامونکو عمرو بن العاص نے پکار کر کہا اُنھون نے مسلمانونسے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس گبر ملعون اور اُسکے کام کو جو اُسنے اپنی کمان سے کیا ہی پس کون شخص کفایت کریگا ہمکو اُسکے کام مین اور پھیریگا مسلمانون سے اُسکی بدی اور برائی کو پس نکلے اُسکی طرف ایک مرد قوم ثقیف سے اور وہ میلی پوستین اور پُرانا عمامہ پہنے تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک کمان عربی تھی کہ چڑھایا اُنھون نے اُسمین ایک تیر کو اور نکلے وہ بارادے گبر کے پس دیکھا گبر نے ثقفی کو اس حالمین کہ نہین ہی اُنکے جسم پر کوئی چیز لوہے کی جو چھپاوے جسم کو مگر پوستین میلی اور نہین ہی کوئی ہتھیار مگر ایک کمان پس حقیر جانا گبر نے اُنکو اور اُنکے تیر کو اور چھوڑا اُنکی طرف ایک تیر اپنی کمان سے پس پڑا تیر اُسکا ثقفی کے سینہ مین اور در آیا تیر پوستین مین اور کارگر نہوا اور وہ ملعون بڑا تیرانداز اپنے زمانے کا تھا نہین چلایا تھا اُسنے تیر کو کسی چیز پر مگر یہ کہ در آیا تیر اُسکا اُسمین اور رہو چکیا تھا اُسپر پس خشمناک ہوا وہ اپنے تیر کے نہ کارگر ہونے سے اور قصد کیا اُسنے دوسرے تیر کے چلانے کا پس کھینچا ثقفی نے تیر کو اور چلایا اُسکو بجانب گبر اور نہین دیکھا گبر نے تیر کو بسبب اُسکی چھٹائی کے اور پوشیدہ ہونے جگہ اُسکی رکھنے کے پس در آیا وہ تیر گبر کے حلق مین اور نکلا اُسکی گردن کے پیچھے سے پس نہ قدرت اور طاقت پائی مشرک نے بیہوش ہو کر گر پڑنے سے پس دوڑے ثقفی اُسکے گھوڑے کی طرف اور لیلیا اُسکو اور سوار ہوے اُسکی پشت پر اور رکھ لیا اُنھون نے مشرک کے خود کو اپنے سر پر اور کھینچتے ہوے لائے اُسکو جانب مسلمانون کے پس استقبال کیا ثقفی کا اُنکے چچا کے بیٹے نے اور کلام کیا اُنسے پس نہین جواب دیا اُنکو ثقفی نے بسبب خوشی اور سرور کے اپنے کام سے پس کہا اُنکے چچا کے بیٹے نے کہ اے بھائی میرے مین تمسے کلام کرتا ہون اور تم مجکو جواب نہین دیتے ہو گویا تم اولاد قیصر سے ہو پس آے ثقفی مع ہتھیار گبر کے پاس عمرو بن العاص کے اور دیدیا ہتھیار اُنکو اور دیکھا مشرکین نے ثقفی کا کام پس خشمناک کیا اُنکو اس امر نے اور نہین جانا اُنھون نے کہ کیونکر مار ڈالا ثقفی نے گبر کو پس اشارہ کرتے تھے وہ بجانب آسمان کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ کہتے ہین کہ ملائکہ نے مار ڈالا اُنکے ساتھی کو اور دیکھا قسطنطین نے اس حال کو پس خشمناک ہوا وہ اور سخت گذرا یہ امر اُسپر اور کہا اُسنے بعض بطارقہ سے کہ نکل تو اِن عرب کے مقابلے کو اور حمایت کر تو صلیب کی پس نکلا ایک بطریق اور وہ دیباج سُرخ پہنے تھا اور اُسکے نیچے زرہ مضبوط اور زرہ کے نیچے جوشن استوار تھے اور اُسکی گردن مین سونیکی صلیب جڑاؤ تھی اور اُسکے ساتھ ایک غلام اور اُسکے پیچھے ایک گھوڑا کوتل تھا اور

اُسکے پاس ڈھال تلوار بھی پس نکلا وہ بطریق تا اینکہ ٹھہرا وہ دونون صفون کے بیچ مین اور درخواست کرتا تھا لڑائی کی پس جب دیکھا
مسلمانون نے اُسکی طرف متوجہ ہوے وہ درآنحالیکہ دیکھتے تھے وہ اسکے گرداوے اور حملے اور سوارکاری کو پس کوئی اُسکے مقابلے کو نہ نکلا پس
کہا عمرو بن العاص نے کہ اے لوگو کون شخص نکلیگا اُسکے مقابلے کے واسطے اور کفایت کردیگا لوگون کے واسطے اُسکی بُرائی کو اور نذر کریگا
اپنی جان کو واسطے اللہ غالب اور بزرگ کے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک مرد عرب سے اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ کام مین کرونگا پس کہا
عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالی تم مین اور تمھارے ارادے مین برکت دیوے اور اُسی وقت حملہ کیا اُس مرد مسلمان نے بطریق کیطرف
بحالت مضبوطی کے اور پیشی کی اُسکی جانب بطریق نے اور ایک ساعت وہ دونون گرداوے دیتے رہے اور شمشیر زنی کرتے رہے تا اینکہ
راست ہوے اُن دونون کے وار پس سبقت کیا مرد مسلمان پر بطریق نے اپنی تلوار کے وار سے اور پڑی تلوار ڈھال پر اور پھاڑ ڈالا اور
کردئے اُسکے ٹکڑے اور تھی وہ ڈھال چمڑے کی بغیر استر اور دوسری تہ کے اور نہین پہونچا کوئی اثر تلوار کا مرد مسلمان پر اور مارا مرد مسلمان نے
ایک تلوار کا وار پیچھے اُسکے پس کاٹا اور پھاڑ ڈالا خود کو پس اپنے پیچھے کو پھرا بطریق اور نہین پہونچا اُسپر اثر تلوار کا پس جب بطریق کی
جان مین جان آئی اور سکون اور آرام حاصل کیا اُسنے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُسکو حملہ کیا اُسنے مرد مسلمان پر اور مارا اُسنے مرد مسلمان پر
ایک ایسا وار کہ زخمی کیا اُنکو زخم نمایان سے پس پھرے وہ مرد مسلمان بجانب مسلمانون کے پس آواز دی اُنکو ایک مرد عرب نے اُنکی قوم سے اور کہا
مرد مسلمان سے کہ افسوس ہے تجھپر جو شخص ہبہ کرتا ہی اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے وہ پھرتا ہی اپنے دشمن کے سامنے سے پس کہا مرد مسلمان نے
کیا نہین کافی ہی تمکو وہ چیز جو دیکھی ہی تمنے اُس تلوار کے وار سے تا اینکہ سرزنش کرتے ہو مجھپر تحقیق اللہ تعالی نے نہین حکم دیا ہی ہمکو اس
امر کا کہ ڈالو مین اپنے ہاتھونکو بجانب ہلاکی کے پھر باندھا اُنھون نے اپنے زخم کو اور اصلاح کی زخم کی جگہ کو اور پھرے وہ طرف لڑائی کے
اور دشوار گذرا تھا ابیز جو اُنکے چچا کے بیٹے نے کہا پس جب نکلے وہ واسطے لڑائی کے کہا اُسنے اُنکے چچا کے بیٹے نے جنھون نے پہلے گفتگو کی
تھی کہ پھر آو اور لے لو تم اس خود کو اور رکھ لو اُسکو اپنے سر پر واسطے حفاظت اور نگہبانی کے اور لے لو تم اس سپر کو پس کہا مرد مسلمان نے کہ
چپ رہو تم اعتماد اور بھروسا میرا ساتھ اللہ تعالی کے بڑا ہی بھروسہ ہے تمھارے لوہے پر پھیر دوڑے وہ مرد مسلمان بجانب بطریق کے
اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے راوی نے بیان کیا کہ دعا کی مسلمانون نے اُنکے واسطے مدد اور غلبے کی اور کہا اُنھون نے اللھم اعطه ما تمنی اور
حملہ کیا اُنھون نے مشرکین پر اور مار ڈالا لوگونکو اور برابر ایسا ہی کرتے رہے تا اینکہ مارے گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر عمرو بن العاص نے کہا
ہذا رجل اشتری الجنة من اللہ تعالی بنفسه اللھم اعطه ما تمنی واقدی رح نے بیان کیا ہی کہ ہرقل نے جب اپنے بیٹے قسطنطین کو
جانب قیساریہ کے روانہ کیا تھا تو بھیجا تھا اُسنے اُسکے ساتھ ایک بطریق کو بطارقہ سے جسکا نام قیدمون تھا اور وہ شہسواران روم مین
سے تھا اور بادشاہ کا مامون تھا اور وہ بڑا بھڑا تھا لشکر فارس در ترک اور جرامقہ سے اور وہ ملعون تمام نعمتین یاد رکھتا تھا پس کہا
قسطنطین سے کہ ضرور ہی مجکو لڑنا ان عرب سے ہو واسطے کہ جہاد مجھپر فرض کیا گیا ہی پس نہ قادر ہوا قسطنطین اُسکے باز رکھنے پر پس قیدمون نے

زرہ اپنی لڑائی کی پہنی اور نکلا وہ دوڑتا ہوا پس جب دیکھا اُسکو مسلمانون نے کہ نکلا ہی وہ مثل پہاڑ کے اور جو چیز اُسکے جسم پر تھی وہ چمکتی تھی روشنی جواہر سے شور کیا مسلمانون نے درآنحالیکہ وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جب ٹھہرا وہ میدان مین پیش آیا وہ درانحالیکہ توتلا پن کرتا تھا اپنی زبان مین اور طلب کرتا تھا لڑنے والے کو پس متوجہ ہوے شہسواران عرب درآنحالیکہ دوڑتے تھے اُسکی جانب ہر طرف سے ہر شخص چاہتا تھا اُسکے مار ڈالنے کو بسبب اُس لباس اور اسباب کے جو اُسکے جسم پر تھا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالے کا ثواب بہتر ہی تمہارے واسطے اُس چیز سے جو اُسکے جسم پر ہی پس نہ نکلے کوئی شخص درآنحالیکہ طالب کرتا ہوا اُسکے اسباب کو پس ہوگا نکلنا اُسکا اسباب کے سبب سے پس اگر مار ڈالا جاویگا وہ شخص تو مارا جاویگا اُس چیز کی راہ مین جسکی طلب مین وہ نکلا ہی اور تحقیق سُنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی الدنیا یصیبہا او امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ھاجر الیہ راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلا تھا ایک جوان اور اُسکی مان اور بہن اُسکے ہمراہ تھین درآنحالیکہ وہ سب ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا اور بہن اُسکی اُس سے کہتی تھی کہ ای بھائی کوشش کرو تم ہمارے ساتھ چلنے مین تاکہ پہونچین ہم بجانب شہرہاے فراخ حال کے اور کھائین ہم اچھی چیزین شام کی بسبب اچھے ہونے اُسکے اور اُسکی نعمتونکے پس کہا تھا اُس سے اُسکے بھائی نے کہ نہین جاتا ہون مین مگر اس سبب سے کہ لڑون مین واسطے رضامندی اللہ تعالی اور اُسکے رسول کے اور جہاد اور کوشش کرون مین اُسکی راہ مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور تحقیق سُنا ہی مین نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے ان الشہداء احیاء عند ربہم یرزقون پس کہا اُسکی بہن نے کہ کیونکر روزی پاتے ہین حالانکہ وہ مرگئے ہین اُسنے کہا کہ سُنا ہی مین نے صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی معاذ بن جبل کو کہ وہ کہتے تھے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ان اللہ تعالی یجعل ارواحہم فی حواصل طیور خضر من طیور الجنۃ فتاکل تلک الطیور من ثمار الجنۃ وتشرب من انہارہا فتغذوا الارواح فی حواصل الطیور فہو الرزق الذی جعل اللہ لہم پس جب ہوا اول لڑائی لشکر قسطنطین کا قیساریہ مین نکلا وہ جوان واسطے لڑائی کے بعد ازینکہ رخصت کیا اُسنے اپنی مان اور بہن مثل رخصت موت کے اور کہا اُسنے کہ یکجائی ہماری تمھاری نزدیک حوض مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی اور نکلا وہ طرف لڑائی کے اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ جوڑا ہوا اگرچہ ہون کا تھا اور اُسکی سواری مین گھوڑا کمیل تھا پس جب نکلا وہ جوان حملہ کیا اُسنے بطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے پس درآئی نوک نیزہ کی بطریق کی زرہ مین پس نہ قادر ہو سکا وہ جوان اُسکے نکالنے پر بطریق کی زرہ سے پس تلوار ماری بطریق نے جوان کے نیزہ پر اور کاٹ ڈالا اُسکو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کردیا سر کو اور گر پڑا وہ جوان مردہ رحمت کرے اللہ تعالی اُسپر اور کیا کرداد قیدمون نے اُسکے گرنے کی جگہ پر پھر طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو پس نکلے اُسکے مقابل ابن تمیم پس مار ڈالا بطریق نے اُنکو پس جب دیکھا اس حال کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے درآنحالیکہ خشم کرتے تھے وہ

نفس پر اور کہا اُنھون نے کہ ای نفس بدتو کشائش اور سیر کرتا ہی مسلمانون کے قتل پر پھر نکلے وہ اور اُنکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جسکو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے بروز روانگی کے بجانب شام کے بنایا تھا پس جب دیکھا اُنکو عمرو بن العاص نے کہ میل کیا ہی اُنھون نے نکلنے کا کہا عمرو بن العاص نے کہ ای عبداللہ گاڑدو تم نشان کو تاکہ نہ مشغول کرے وہ تمکو پس گاڑدیا اُسکو شرحبیل بن حسنہ نے پس ٹھہرا وہ نشان مثل درخت کے اور درآیا پتھر مین گویا وہ اُسی سے نکلا تھا پس شگون لیا اُنھون نے اِس امر سے مدد اور غلبہ کا اور نکلے وہ بجانب بھڑنے قیدیون کے اور مسلمان دعا کرتے تھے اُنکے واسطے مدد اور غلبہ کی اُنکے دشمن پر پس جب دیکھا اُنکو بطریق نے ہنسا وہ اُنکے نباس سے اُس ملعون کی آواز مثل رعد تند تھی اور وہ موٹا تھا لوگون سے اور شرحبیل بن حسنہ لاغر جسم تھے بسبب کثرت روزہ رکھنے کے اور شب بیداری کے پس جب برابر ہوا بطریق میدان مین حملہ کیا ہر ایک نے ان دونون سے اپنے ساتھی پر اور سبقت کی دونون نے دو وار تلوارون سے اور پہلا وار شرحبیل بن حسنہ کا تھا پس کچھ کارگر نہوئی اُنکی تلوار دشمن خدا کی زرہ پر اور اُچھل آئی تلوار اپنے پڑنے کی جگہ سے اور پڑی تلوار قیدیون کی شرحبیل بن حسنہ پر پس توڑا اُسنے اُنکے سر کو پھر پاپیادہ ہوگئے وہ دونون گھوڑون سے سعید بن روح نے بیان کیا ہی کہ وہ دن بہت بدلی اور جاڑے کا تھا پس اُسی حال مین کہ وہ دونون لڑ رہے تھے کہ دفعۃً نازل ہوا پانی مانند موہنون مشکون کے اور اُترے وہ دونون گھوڑون سے اور کشتی کرتے تھے دلدل اور مٹی مین اور سولے اُسکے کہ دشمن خدا نے حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ پر پس مارا اُسنے اپنے ہاتھ کو اُنکے پیٹ کی نرم جگہ پر پس اُٹھا لیا اُنکو زمین سے اور ڈالدیا اُنکو بیٹھ کے بل پھر ور آیا وہ اُنکے سینہ پر اور قصد کیا اُنکے ہلاک کرنیکا پس پکارا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے یاغیاث المستغیثین پس نہین تمام کیا تھا اُنھون نے اپنے کلام کو تا اینکہ نکلا ایک سوار رومیون کے لشکر سے اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اسکی سواری مین اصیل گھوڑا تھا پس قصد کیا سوار نے بطریق کی جگہ کا اور شرحبیل بن حسنہ نے گمان کیا تھا نسبت کافر کے اس امر کا کہ نہین نکلا وہ سوار مگر واسطے دینے گھوڑے کے بطریق کو اور اُسکی اعانت کریگا قتل شرحبیل بن حسنہ پر پس جب نزدیک ہوا وہ اُن دونون سے پاپیادہ ہوگیا وہ اپنے گھوڑے سے اور جھکا طرف بطریق کے اور کھینچ لیا اُسکو اپنے پیر سے شرحبیل بن حسنہ کے سینے سے اور کہا اُسنے کہ ای بندۂ خدا اُٹھ کھڑے ہو تم پس بتحقیق آئی تمکو مدد فریاد رس فریاد کرنیوالیکے پاس سے پس دیکھتے تھے شرحبیل بن حسنہ اُسکی طرف در آنحالیکہ وہ تعجب کرنیوالے تھے اُس سے اور اُسکے کلام اور اُسکے کام سے اور دیکھا تو اُسکی کمر دٹھاٹا باندھے تھا اور نکال لیا اُسنے اپنی تلوار کو اور مارا بطریق پر ایک وار پس کاٹ ڈالا اُسکے سر کو اور کہا شرحبیل بن حسنہ سے کہ ای بندۂ خدا لیلو تم اُسکے اسباب کو پس کہا اُس سے شرحبیل بن حسنہ نے کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا مین نے زیادہ تر تعجب انگیز معاملہ تیرے کام سے اور دیکھا مین نے تجکو کہ آیا تو مشرکین کے لشکر سے پس تو کون شخص ہی اُسنے کہا مین وہ بدبخت راندہ گیا طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون کہ دعوی کیا تھا مین نے نبوت کا بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جھوٹھ باندھا تھا مین نے اللہ تعالی پر اور گمان کیا تھا مین نے اس بات کا کہ میرے اوپر آسمان سے وحی اُتری ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ ای میرے بھائی اللہ تعالی کی رحمت فراخ اور کشادہ ہی ہر چیز پر اور جو شخص توبہ کرتا ہی اور باز رہتا ہی گناہ سے اور رجوع کرتا ہی اللہ تعالی اُسکی توبہ کو قبول کرتا ہی بخش دیتا ہی اُسکے گناہ کو اور نبی صلوۃ اللہ علیہ نے ارشاد کیا ہی التوبۃ تمحو ما قبلھا آیا نہین جانا تو نے

ای بیٹے خویلد کے اللہ پاک اور برتر نے جب اُتارا اپنے نبیؐ اور رسولؐ پر اس آیت کو ورحمتی وسعت کل شیء اُمید کی ہر شخص نے یہانتک
کہ ابلیس نے پس جب اُتری یہ آیت فسا کتبھا للذین یتقون ویوتون الزکوۃ کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم صدقہ اور زکوۃ دیتے ہین اور
جب اُتری یہ آیت والذین ھم بآیتنا یؤمنون کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم ایمان لائے ہین اُس چیز کا جو اُتارا ہی اللہ تعالیٰ نے صحف اور
توراۃ اور انجیل مین پس چاہا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ آگاہ کردیوے وہ یہود اور نصاریٰ کو کہ یہ امر خاص اُمت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیواسطے ہی اس کلام سے الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل
یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر آخر تک طلیحہ نے کہا قسم ہے خدا کی کہ میرے واسطے ایسا منھ نہین ہی کہ رجوع کرونمین بجانب اسلام کے
اور قصد کیا اُسنے چلنے کا اپنی طرف کو پس باز رکھا اُسکو شرحبیل بن حسنہ نے اور کہا کہ ای طلیحہ مین نہ چھوڑونگا تجکو کہ چل تو میرے
ساتھ بجانب لشکر مسلمانون کے پس کہا اُسنے کہ نہین باز رکھا ہی مجھ کو تمھارے ساتھ چلنے سے مگر اُس بدخواہ اور سخت دل یعنی
خالد بن الولید نے اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجکو مار ڈالینگے پس کہا مین نے اُس سے کہ ای میرے بھائی وہ ہمارے ساتھ نہین ہین
اور یہ لشکر عمرو بن العاص کا ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہے کہ چلا وہ اور رجوع کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونون
نزدیک ہوے مسلمانون کے دوڑے لوگ ہماری طرف کو اور کہا اُنھون نے کہ ای عبداللہ یہ کون شخص تمھارے ساتھ ہی کہ تحقیق
اُسنے نیک کام تمھارے ساتھ کیا ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ نہین پہچانا مسلمانون نے اُسکو اسواسطے کہ وہ ڈھاٹا
باندھے تھا اپنے بڑے ہوئے عمامہ سے پس کہا مین نے کہ یہ طلیحہ بن خویلد الاسدی ہی مسلمانون نے کہا کہ آیا توبہ اور رجوع
کی ہی اُسنے بجانب اللہ تعالیٰ کے پس کہا اُسنے کہ مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ تعالیٰ کے اُس چیز سے جو مجھ سے واقع ہوئی ہی
شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ لیگیا مین اُسکو بجانب عمرو بن العاص کے پس سلام کیا اُنھون نے اُسپر اور مرحبا کہی واقدی
رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجکو کہ جب طلیحہ نے دعوی نبوت کیا تھا اور واقع ہوئی تھی اُس سے
لڑائیان ساتھ خالد بن الولید کے اور سُنا تھا اُسنے اُس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب اور سجاح کو
جنھون نے دعوی نبوت کیا تھا مار ڈالا اور اسود عنسی کو بھی مار ڈالا کہ اُسنے اپنے کو نبی کہا تھا پس ڈرا طلیحہ اپنی جان پر اور
بھاگا رات کو مع اپنی زوجہ کے بجانب شام کے اور طلب ہمسایگی کی اُسنے ایک قوم کلب سے اور وہ شخص مسلمان
تھا پس ہمسائگی مین لیا اُس مسلمان نے اور بٹھایا اُسکے نزدیک تا اینکہ پوچھا اُسکے حال کو پس بیان کیا اُس سے
طلیحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیون کی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعوی کرنے نبوت کا پس خشمناک ہوا وہ مرد
کلبی کلام اُسکے سے اور کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی نہین کیا تو نے اس امر کو مگر بسبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کردیا اللہ تعالیٰ
نے تجھ سے اُس مال کو لیکن واجب ہی دولتمند و نپر یہ امر کہ مواسات کرین اُس چیز سے جو اُنکے پاس ہی ساتھ فقرا کے کہ یہ امر بزرگون
اخلاق سے ہی پھر دور کردیا اُس مسلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسائگی سے پس قامت کی طلیحہ نے شام مین اور توبہ کی اُسنے اپنے
کلام سے پس جب سُنا اُسنے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اُسنے کہ گئے وہ شخص جنپر مین نے تلوار کو تیز کیا تھا

پس کون شخص کارفرما ہوے ہین بعد اُنکے لوگون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اُسنے کہا کہ یہ بڑے بدخو اور سنگدل ہین اور ڈراوہ حضرت عمرؓ سے اس امر کو کہ روانہ کرین وہ کسی کو اُسکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ دیکھین کے اُسکو شام مین اور مار ڈالینگے اُسکو پس ارادہ کیا اُسنے قیساریہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی مین اور ڈالے اپنے تئین بعض جزائر دریا مین پس جب دیکھا اُسنے قسطنطین کے لشکر کو کہ نکلا ہی وہ بجانب لڑائی مسلمانونکے کہا اُسنے کہ جاؤنگا مین ساتھ اس لشکر کے پس شاید کہ ڈالونگا اس لشکر کو کسی رنج مین اور دھوڈالونگا اُسکے سبب کسیقدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجکو قرب بجانب اللہ تعالی اور مسلمانونکے پس جب دیکھا اُسنے شرجبیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت مین کہا اُسنے کہ نہین صبر ہی مجکو اس حالمین اور نکلا اُنکی طرف اور چھڑایا اُنکو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کے شکرگزاری کی اُنھون نے اُسکے کام کی اور بشارت دی اُسکو توبہ کی پس کہا اُسنے کہ ای عمرو بن العاص مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکھینگے وہ مجکو پس مار ڈالینگے وہ میرے تئین عمرو بن العاص نے کہا کہ مین تجکو ایک چیز کا مشورہ دیتا ہون کہ کر تو اُسکو اور بیڈر ہو جا تو اپنی ذات پر دنیا و آخرت مین اُسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ لکھدونگا مین تجکو ایک دستاویز مشعر اُس کام کی جو تونے کیا ہی اور اُسمین گواہی مسلمانونکی ہوگی اور لیجا تو اُسکو بجانب عمرؓ بن الخطاب کے اور دیدے اُنکو اور ظاہر کر تو اُنسے توبہ کو پس وہ قبول کرینگے تجھسے توبہ کو اور قریب تر مقرر کرینگے اور بھیجینگے وہ تجکو بجانب مشرکین کے پس مٹ جائینگے اُسکے سبب سے گزرے ہوے گناہ تیرے پس منظور کیا اس امر کو طلیحہ نے اور لکھدیا اُسکو عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشعر اُس کام کے جو اُسنے کیا اور لی اُسکے واسطے گواہی مسلمانونکی پس خط کو لیا طلیحہ نے اور روانہ ہوا اُسکو لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس نہین پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو مدینہ منورہ مین اور کہا گیا اُس سے کہ وہ مکہ معظمہ مین ہین پس روانہ ہوا طلیحہ تا اینکہ پہونچا مکہ مین پس پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو کعبہ مین پکڑے ہوے تھے وہ پوشش اور پردہ ہاے کعبہ کو پس پکڑا اُسنے پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ غالب اور بزرگ پروردگار اس مکان کے اُس چیز سے جو واقع ہوئی مجھسے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہی اُسنے کہا کہ مین طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون پس ہٹے اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ سختی ہو تجپر مین تو معاف کرونگا تجھے پس کیونکر اور کیا کام کرونگا مین کل کے دن سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے بمقدمہ خون عکاشہ محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا ای امیر المومنین عکاشہ ایک مرد تھے کہ نیکبخت کیا اُنکو اللہ تعالی نے میرے ہاتھ پر اور بدبخت ہوا مین اُنکے سبب سے اور مین اُمید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کی کہ وہ بخشدیوے میرے اُس گناہ کو بسبب اُس کام کے جو کیا ہی مین نے پس نکالکر دیا اُسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط عمرو بن العاص کا پس جب پڑھا اُسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور سمجھے اُسکے مطلب کو خوش ہوے اُسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خوشی ہو تجکو اسواسطے کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربانی کرنیوالا ہی اور حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اپنے ساتھ رہنے کا مکہ مین تا مراجعت بجانب مدینہ منورہ کے پس ٹھہرا وہ حضرت عمرؓ کے ساتھ چندروز پس جب پھر آئے مدینہ طیبہ مین بھیجا اُسکو بجانب ملک فارس کہ واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی

کہ رجوع کرتے ہین ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قیدمون بطریق طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ سے اور نجات پائی شرجیل بن حسنہ نے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُنکو پھرے وہ دونون بجانب عمرو بن العاص کے اور تھا سخت پانی اور بڑا جاڑا کہ باز رکھتا تھا لوگونکو لڑائی سے اور مسلمانونکو اُسکے سبب سے اذیت لاحق ہوئی اسواسطے کہ اکثرون کے پاس خیمہ وخرگاہ نہ تھے پس پناہ لی اُنھون نے طرف جابیہ کے اور چھپے وہ اُسکی دیوارونکی آڑ مین اور ہوا رحمت اللہ سے مسلمانون کے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی دہشت اور کاہلی اور سُستی قسطنطین کے دلمین بسبب مارے جانے قیدمون کے اور تھا وہ باعث اُسکی قوت کا پس مشورہ کیا اُسنے اپنے ساتھیون سے درباب پھرنے کے بجانب قیساریہ کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ رومیون کے تم جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر یرموک نے نہین ثابت قدمی کی اس قوم کے مقابلے مین اور میرے باپ نے منہ پھیرا بجانب قسطنطنیہ کے اُنکے اس خوف سے کہ سختی مین ڈالا جاویگا وہ اُنکے آنے سے اور بتحقیق مالک ہوگئے وہ تمام ملک شام کے اور نہین باقی رہا اُنکے واسطے سوائے اس حال کے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ سختی اور دشواری آوے اُنکے آگے سے اور مالک ہو جاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب ور موافق تر ہی یہانکے مقام سے پس منظور کیا اُنھون نے اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی برستا تھا سعید بن جابر راوی نے بیان کیا ہو کہ یہ سب اللہ غالب اور بزرگ کی مہربانی تھی ہمارے حال پر جب جو تھا دن ہوا دور ہوا پانی اور ظاہر ہوا آفتاب پس نکلے ہم لوگ جابیہ سے بطلب لڑائی کے رومیون سے پس نہ دیکھا ہمنے کوئی اثر اور نشان اُنکا پس قسم ہی خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تھی قوم کے کوچ کر جانے سے پس لکھا عمرو بن العاص نے خط اس حال مین بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ کے بجانب حلب کے اس مضمون اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص السہمی الی امیر جیوش المسلمین بالشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واشکرہ علی ما منحنا من نصرہ اما بعد یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فان قسطنطین بن ہرقل خرج الی لقائنا فی ثمانین الفا وکان لقاؤنا معہم علی نخل واہر شرجیل بن حسنۃ وکان الذی اسرہ قیدمون ثم خلصہ اللہ علی ید طلیحۃ بن خویلد الاسدی وقتل قیدمون وقد وجہتہ بکتابی الی امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد انہزم عدو اللہ قسطنطین وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین اور بھیجا خط ہمراہ جابر بن سعید الحضرمی کے پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی مسلمانون اور شکست اُٹھانے دشمن کے مسلمانون سے اور لکھا عمرو بن العاص کو اما بعد فقد وصلنی کتابک وقد حمدت اللہ علی سلامۃ المسلمین فاذا قرأت الکتاب فانزل علی قیساریۃ وانا فی اثر الکتاب متوجہ الی صور وعکۃ وطرابلس والسلام پھر سپرد کیا خط جابر بن سعید کو اور حکم کیا اُنکو پھر جانیکا اور قصد اور میل کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کوچ کرنیکا بجانب ساحل کے پس گئے اُنکے پاس عبداللہ یوقنا رحمہ اللہ اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے ہلاک کیا مشرکین کو اور بلند کیا نشان موحدین کو اور مین چاہتا ہون اپنے

قصد کرنے والا ہون روانگی کا بجانب صور اور عکہ اور طرابلس کے اور سلامتی ہو تم سب پر ۱۲

جانے کو قبل تمہارے بجانب ساحل کے پس بر کہ پہونچون مین قوم سے ساتھ کسی فریب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای عبداللہ اگر تم ایسا
کوئی کام کروگے کہ وہ نزدیک کریگا تمکو اللہ تعالیٰ سے پس بتحقیق پاؤگے تم اسکو اللہ تعالیٰ کے سامنے پس اُٹھ کھڑے ہوے یوقنا اور لیا
اُنھون نے اپنے ہمراہیون کو اور بُلایا تھا اُنھون نے اپنے ساتھ اُن شخصون کو جو اُنکی خدمت کرتے تھے حلب مین جب وہ سردار حلب کے تھے
اور اُن سبھون نے رجوع کیا تھا بجانب اسلام کے اور وہ لڑتے تھے ساتھ ہمت اور قوی ارادے کے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور
تھے مسلمانون کے لشکر مین اور لوگ بھی بطارقہ سے جو مسلمان ہوے تو زیادہ تین ہزار سے سواے ہمراہیون یوقنا کے **واقدیؒ** نے
بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب شکست اُٹھا کر گیا قسطنطین پسر ہرقل بجانب قیساریہ کے اور پناہ لی اُسنے تُمین کہہ ابھیجا اُسکے پاس
اہل طرابلس نے کہ روانہ کرے وہ اُنکے پاس ایسی کمک کو کہ وہ حاصل کرین فتح مسلمانون پر اُسکے سبب سے پس روانہ کیا قسطنطین نے اُنکے
پاس تین ہزار سوار بطارقہ با سامان کو اور پیشرو اُنکا جرفاس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرفاس بطلب طرابلس کے مع اپنے ساتھیون کے پس نزدیک
ہوا طرابلس سے اُترا وہ ایک چراگاہ مین تاکہ دانہ چارا دیوے اپنے گھوڑونکو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگون کو مسلح ہونیکا تاکہ ظاہر کرین وہ اپنی آرایش
کو واسطے اہل طرابلس کے پس وہ لوگ اُسی حال مین تھے کہ اُسیوقت پہونچے اور بلند ہوے یوقنا اور ہمراہی اُنکے رومیون پر اور یوقنا کے ساتھ فلیطانوس
حاکم رومۃ الکبریٰ اور اُنکے ہمراہی تھے اور ارادہ اور میل کیا تھا اُنھون نے زیارت بیت المقدس اور ٹھہرنیکا اُس مقام مین پس بلند ہوے
یہ لوگ چراگاہ پر حالانکہ وہ اپنے اُسی لباس مین تھے نہین بدلا تھا اُنھون نے اُس لباس سے کسی چیز کو اور جب دیکھا اُنکی طرف جرفاس
نے سوار ہوا وہ بذات خود تاکہ دریافت کرے وہ اُنکے حال کو پس جب قریب ہوا جرفاس اُنسے سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور پوچھا
کہ تم کون ہو پس کہا یوقنا نے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ پناہ لی تھی ہمنے بجانب اُن عرب کے اور طلب کفایت کی ہمنے اُنکی بُرائی سے اور گمان
کیا تھا ہمنے کہ وہ کچھ ہین اور دیکھا تو وہ لوگ فرومایہ ہین کہ نہین دین ہی اُنکے نزدیک پس بھاگے اپنے دین کیطرف ہم لوگ اور
اصحاب قنسرین اور حلب اور اعزاز عم اور تاج اور انطاکیہ کے اور ہم جاتے ہین بادشاہ قسطنطنیہ کے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اُسکے
بازو کے سایہ مین پس جب سُنا جرفاس نے یہ حال قوم سے اُنس حاصل کیا اُسنے اور مرحبا کہی اُنکو اور کہا اُسنے کہ اُترو تم ہمارے پاس
تاکہ آرام حاصل کرو ایک ساعت مشقت سے کہ بیشک تم رات دن چلے اور ڈرے ہین دل تمھارے عرب سے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ کہان
جاتے ہو اُسنے کہا بھیجا ہی ہمکو قسطنطین بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل طرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو
اسواسطے کہ وہ سردار عرب کا جنکا نام ابو عبیدہؓ کہا جاتا ہی چھوڑا ہی ہمنے اُنکو بیچ ارادے آنے کے بجانب ساحل کے پس کہا جرفاس نے کہ کیا چیز
نفع دیگی ہمارے احتیاط کرنے کو حالانکہ دولت ہماری معدوم ہو گئی اور زمانہ ہمارا جاتا رہا اور نہین دیکھتا ہون مین صلیب کو کہ بے پروا کرے وہ اپنے
لوگونکو کسی چیز سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اُترے یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیونکے نزدیک ایک ساعت اور پیش کیا رومیون نے
اُنکے واسطے اپنی زادراہ کو پس کھایا اُنھون نے پھر چھوڑا رومیون کو اور سوار ہوے وہ اور قصد کیا جرفاس اور اُسکے ساتھیون نے
سوار ہونیکا بسبب اُنکے سوار ہونے کے پس کہا یوقنا رحمہ اللہ نے کہ مشغول رہ تو اپنے ساتھیون مین اور پہنا تو اُنکو اچھا لباس اور آراستہ کر
اُنکو اسواسطے کہ یہ کام ڈالیگا دہشت اور خوف کو تمھارے دشمنون کے دلونمین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین داخل ہوے تھے

کنارہ دریا مین تا اینکہ مضبوط کر لیا تھا اُنھون نے مکر اور فریب کو اور حال یہ گزرا کہ لیا تھا اُنھون نے اپنے ارادہ کو وادی بن احمر کیطرف کہ مسلمانونکی صلح مین داخل تھا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا وہان حارث بن سلیم کو مع اُنکے اعمام کے کہ چلاتے تھے وہ اپنے اونٹونکو اور وہ دو سو مرد تھے اہل عرب سے پس تاخت کی اُنپر یوقنا نے اور لے لیا اور مشکین باندھلین اُنکی اور اُنکو لیکر پہونچے بلاد ساحل مین پس جب ہوئی تاریکی رات کی کہا اُسنے یوقنا نے اُس حال مین کہ یکجا کیا تھا اُنکو اپنے پاس پوشیدگی مین کہ نہ گمان کرو تم اس امر کا کہ مین پھر گیا ہون دین اسلام سے اور نہین کیا ہی مین نے تمھارے ساتھ اس امر کو مگر اسواسطے کہ سُنین رومی اور ساحل کے لوگ یہ بات کہ مین نے فریب اور مکر کیا عرب پر اور لے لیا مین نے اُنکو پس مطمئن ہوے مسلمان یوقنا کے کلام سے اور کہا اُنھون نے کہ اگر تم ارادہ اور قصد قائم کرنے دین خدا کا رکھتے ہو پس خدا مدد کریگا تمھاری دشمنون پر اور فتحیاب کریگا تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا یوقنا نے لوگون کو کہ چلاتے تھے جانورون کو اور نہین مطمئن ہوا تھا جرفاس اور ساتھی اُسکے یوقنا پر مگر جبکہ دیکھا تھا اُنھون نے یوقنا کے ساتھ قیدیون کو عرب سے اور اونٹون اور بکریونکو پس جب سوار ہوے یوقنا اور ہمراہی اُنکے دیکھا اُنھون نے رومیون کو کہ وہ طلب کرتے ہین کنارہ دریا کو پھر طلب کیا اُنھون نے راہ طرابلس اور عرفہ کو اور چھپ رہے وہ رات کو قوم کی راہ مین اور جرفاس نے جدا کیا اور بانٹ دیا تھا اس سامان کو جو اُسکے ساتھ سلاح خانہ مین تھا اپنے ساتھیون پر ٹھہرا وہ یہانتک کہ آئی تاریکی رات کی اور رکھا یا گھوڑون نے اپنے دانہ چارے کو پھر برابر ہوے وہ راہ پر پس جب برابر ہوے وہ گارے کی جگہ مین آپڑے اُنپر یوقنا اور ساتھی اُنکے اور فلیطانوس اور ہمراہی اُنکے اور گھیر لیا اُنکو اور نہ مہلت دی اُنکو لڑنے کی اور لے لیا اُنکو از روے غلبہ اور پکڑ لینے کے ہاتھ مین اور پھیل گئے گروہ اُسمین تاکہ نہ نکلجاوے کوئی شخص رومیون سے پس جب آئے رومی اُنکے قبضے اور نیچے مضبوطی اُنکے قید کے ارادہ کیا اُنھون نے چھوڑ دینے حارث بن سلیم اور اُنکے ساتھیون کا حارث نے کہا کہ مین تمھارے واسطے یہ مناسب دیکھتا ہون کہ چھوڑ دو تم ہمکو ہمارے حال پر اسواسطے کہ ثواب اللہ تعالیٰ کا نیک اور بہتر ہی اور صبح کرو تم ہمکو دشمن کے شہرون مین پس تحقیق تم نہ پہونچو گے کسی شہر مین شہرہاے کنارہ دریا سے مگر فتح کریگا اللہ تعالیٰ تمھارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچھی راے دی تمنے راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتھیون کو کہ مضبوط باندھین وہ قیدیان جرفاس اور اُسکے ساتھیونکو اور پوشیدہ کرکے بٹھایا یوقنا نے اپنے اور فلیطانوس کے ساتھیون سے ہمراہ قیدیون کے اور وہ تین ہزار تھے اور کہا اُسنے کہ جب آوے تمھارے پاس پیام میرا پس آؤ تم پھر پہنایا یوقنا کے ہمراہیون نے لباس اُن اہل قیساریہ کا جنکو گرفتار کر لیا تھا اُنھون نے اور روانہ ہوے بجانب طرابلس کے پس جب پہونچے وہ طرابلس مین نکلا ہر شخص شہر کا اُنکی ملاقات اور دیدار کو اور پہونچا تھا خط قسطنطین کا اُنکے پاس اس مضمون سے کہ اُسنے روانہ کیا اُنکی طرف کو تین ہزار سوار ہمراہ جرفاس بن صلبان کے اور داخل ہوے یوقنا مع اپنے ہمراہیون کے تا اینکہ ٹھہرے وہ دارالامارہ مین اور وہ لوگ منتظر تھے آنے کمک کے آراستہ ہونیوالے تھے واسطے لشکر کے اپنے لشکر سے اور نہین شک کی اُنھون نے اس امر مین کہ وہ لشکر بادشاہ کا ہی پس نہین باز رکھا اُنکو کسی نے پس آئے یوقنا کے پاس بوڑھے لوگ طرابلس کے اور بطارقہ اور دولتمند لوگ اُسمین سے پس جب ٹھہرے وہ یوقنا کے پاس

ف ۱۰ ذکر لڑائی قیساریہ اور گرفتار کرنا یوقنا کا جرفاس بطریق اور اُسکے ساتھیون سمیت ۱۳

لڑائی قیساریہ اور فتح کرنا یوقنا کا طرابلس کو ۱۳

حکم دیا اُنھون نے اپنے ساتھیون کو پس قبضہ کر لیا یوقنا کے ہمراہیون نے اُنپر اور کہا اُنھون نے کہ ای اہل طرابلس کے تحقیق اللہ پاک نے مدد دی اسلام اور اہل اسلام کو اور بزرگ کیا اُسنے اپنے دین کو اور غالب کیا اُسکو سب دینونپر اور تحقیق تھے ہم لوگ کہ ہاتھ بیر مارتے تھے شب کوری اور تاریک کرنیوالی مین سجدہ کرتے تھے ہم صلیبان کا اور تعظیم کرتے تھے ہم تصویرون اور قربان کی اور گردانتے تھے ہم واسطے اللہ تعالی کے زوجہ اور بیٹے کو تا اینکہ مقرر کیا اور بھیجا اللہ تعالی نے ہمارے واسطے اُس قوم کو پس ہدایت کی اللہ تعالی نے اُنکے سبب سے اور ملا دیا ہمکو اُنکے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین اور وہ نبی اُمّی بھیجے گئے ہین جنکا ذکر انجیل مین ہی اور بشارت دی ہی اُنکی مسیح بن مریم نے اور بتحقیق دین اسلام حق ہی اور قول اہل اسلام کا سچا ہی امر کرتے ہین وہ ساتھ معروف کے اور باز رکھتے ہین امور زشت سے اور پڑھتے ہین نماز اور دیتے ہین زکواۃ کلام حق کرتے ہین اور تبعیت کرتے ہین راستی کی اور توحید کرتے ہین اللہ غالب اور بزرگ کی اور پاکی اُسکی بیان کرتے ہین زن ہمنشین اور اولاد سے اور کوشش جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جانون سے اور یہ وہ دین ہی کہ حکم کیا اللہ تعالی نے ساتھ اُسکے اپنے انبیا اور رسولونکو پس یا پھر و تم بجانب دین اسلام کے یا ارادہ کرو جزیہ کو ورنہ بھیجدونگا مین تمکو غلام بناکر واسطے عرب کے اور میرے پاس یہی ہی والسلام راوی نے بیان کیا کہ جب سُنا قوم نے قول یوقنا کا جانا اُنھون نے کہ یوقنا نے حیلہ اور مکر کیا اُنپر اور لے لیا اُنھون نے ہمراہیان بادشاہ کو راہ مین پس کہا اُن لوگون نے کہ ای سردار ہم ایسا ہی کرینگے جیسا کہ تمنے حکم دیا ہی پس بعض اُنمین سے مسلمان ہوگئے اور بعض راضی ہوے ادائے جزیہ پر اور پھرے یوقنا اور کہلا بھیجا اُنھون نے اپنے ہمراہیان پوشیدہ ٹھہرنے والونکے پاس پس آئے وہ لوگ ساتھ مالون اور قیدیون کے پس عرض کیا یوقنا نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا اُنھون نے پس حکم دیا یوقنا نے اُنکے مار ڈالنے کا اور لکھا خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشعر خبر اور سرگذشت کے اور بھیجا خط حارث بن سلیم کے ہاتھ جنکو وادی بن الاحمر سے لیا تھا اور کہا کہ ہو تم واسطے سردار کے خوشخبری پہونچانے والے ساتھ اس فتح کے حارث نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا مین اگر چاہا اللہ تعالی نے اور روانہ ہوے وہ ساتھ خط کے تا اینکہ پہونچے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور دیا خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو اور جانا اُسکے مطلب کو بہت خوش ہوے اور کہا اُنھون نے حارث بن سلیم سے کہ آیا نہین اجازت دی تھی مین نے تمکو اور تمھارے بنی اعمام کو جانیکی بجانب وادی بن الاحمر کے اُنھون نے کہا ہان ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا پس کسنے پہونچایا تمکو طرابلس مین حارث نے کہا کہ پہونچایا مجکو حکم خدا نے اور حال یہ گذرا کہ یوقنا نے تاخت کیا ہمپر اور گرفتار کر لیا ہمکو پھر سب حال مفصل بیان کیا پس متعجب ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضہ اور کہا اُنھون نے اللّٰھم بثبتہ وایدہ بنصرک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص جب کُھلگیا پانی جابیہ سے تو اُترے اوپر قیساریہ کے دروازونپر یوقنا رحمہ اللہ کا حال اور قصہ یہ ہی کہ جب مالک کیا اُنکو اللہ پاک اور برتر نے طرابلس کا اور حاوی ہوگئے وہ اُسپر اور مضبوط کر لیا اُسکے دروازون اور شہر پناہ کو اور چھوڑا اُنھون نے اپنے ہمراہیونکو دروازونپر اور کہا اُنسے کہ نہ چھوڑو تم کسی کو کہ نکلجائے شہر سے اور آئے اُنھین مقام گھاٹ مین بہت سی کشتیان پس لے لیا اُنکو یوقنا نے اور چڑھائی اور رکھی اُنپر ہر چیز احتیاج کی اور سیاہ بندر دریا سے بحالت پوشیدگی کے اہل شہر سے تا کہ نجانے کوئی اہل ساحل سے اس کام کو جو کیا اُنھون نے واقدی رحمہ

بیان کیا ہی کہ پھر امین بعد چند ایام کے بہت کشتیان قریب پچاس کے لیکر پس چھوڑا اُنکو یوقنا نے یہانتک کہ اُترین اکثر انمین طرف شہر کے اور حکم کیا یوقنا نے اُنکی نسبت پس لائی گیئین وہ سامنے یوقنا کے اور پوچھا یوقنا نے اُنکے حال کو اور کہا کہ تم کہانسے آئے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم جزیرہ قبرس اور جزیرۂ افریطش بن لاوُن سے آتے ہین یوقنا نے کہا کہ تمھارے ساتھ کیا چیز ہی اُنھون نے کہا کہ ہمارے ساتھ لوگ اور غلہ اور ہتھیار ہین واسطے بادشاہ قسطنطین پسر ہرقل کے پس ظاہر کی یوقنا نے اُنکے واسطے خوشی اور تازہ روئی کو اور خلعت دیا اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھارے ساتھ اُنکی خدمت مین پھر حکم کیا اُنکو مہمان خانے مین لیجانیکا اور نگہبان مقرر کیا اُنپر لوگونکو اپنے ساتھیون سے اور بھیجا اُن لوگون کے پاس جو کشتیون مین تھے پس اُتارا اُنکو ساتھ رئیسونکے اور لایا گیا اُنکے واسطے کھانا رنگارنگ اور بہت قسمونکا پس کھایا اُنھون نے پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھارے ہمراہی مین ساتھ توشے اور دانے چارے اور سامان ہتھیارون کے بجانب ملک قسطنطین کے ولیکن چاہتا ہون مین تمسے صبر کرنے کو میرے واسطے تین دن تک پس کہا اُنھون نے ای بطریق ہم اپنے کام مین بہت جلدی پر ہین اور ڈرتے ہین ہم بادشاہ کی سرزنش اور ملامت سے اپنے واسطے اور ہم اس امر پر قدرت نہین رکھتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ برابر یوقنا رحمہ اللہ اُنسے درخواست کرتے رہے تا اینکہ منظور کیا اُنھون نے اس امر کو اور اقرار یوقنا سے ٹھہرنیکا کیا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ کرو تم اپنا کام رات مین اور مین چاہتا ہون کہ خوش کرو تم میرے دل کو اور میل کرو نمین بجانب تمھاری بات چیت کے اور اُتارو تم بادبانون اور مستولون کو اور رہو تم میرے نزدیک شہر مین تا اینکہ روان کرون مین اپنے حاجات اور کامون کو پس منظور کیا اُنھون نے اس امر کو اور ملا دیا اُنھون نے کشتیون کو شہر پناہ کی دیوار سے اور اُترا ہر شخص جو کشتیون مین تھا اور نہین باقی رہے ہر کشتی مین سوا اُنکے جو نگہبانی کرتے تھے اُنکی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب درست ہوگئی یہ تدبیر قبضہ کیا یوقنا نے اُن سب پر پس جب رات ہوئی سپرد کیا طرابلس کو بنی عم حارث بن سلیم اور رفلیطالونس کے اور بھر اکشتیونمین اسباب کو اور قصد کیا چڑھنے کا پس اس حال مین کہ وہ کشتیون کے چڑھنے کی نیت مین تھے وقت چھپ جانے آفتاب کے کہ اُسی وقت آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ ایکہزار سوار لشکر زحف کے پس جب دیکھا اُنکو یوقنا نے سجدہ شکر خدا کا ادا کیا اور سلام کیا خالد بن الولید پر اور سپرد کیا شہر کو اُنکے اور بیان کیا ماجرا اور وہ حال جس پر قصد اور میل کیا تھا اُنھون نے پس کہا اُنسے خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالیٰ امداد اور تائید کریگا تمھاری پھر یوقنا سوار ہوے اُسی رات مین اور روانہ ہوے وہ ہمراہی اُنکے بجانب شہر صور کے اور تھا شہر صور مین ایک بڑا دشمن پیشرو لشکر قسطنطین کا جسکا نام ارمویل بن قسطہ تھا اور اُسکے ساتھ چار ہزار سوار تھے پس نہین صبح کی یوقنا نے مگر یہ کہ پہونچ گئے تھے وہ صور کے مینار پر پس حکم کیا نرسنگھونکا پس بجائے گئے وہ اور حکم کیا نشانونکا پس ظاہر کیے گئے وہ اور ٹھہرا دشمن اُسکے باب البحر پر اور چڑھ گئے شہر پناہ پر عوام الناس شہر کے پس بھیجا دشمن نے کسی کو واسطے دریافت کرنے اُنکی خبر کے پس پھر آیا وہ شخص اُسکے پاس اور کہا اُس سے کہ یہ لوگ اہل قبرس اور جزیرہ افریطش بن لاون کے ہین کہ متوجہ ہوے ہین وہ بجانب بادشاہ کے ساتھ لوگون کے اور دانہ چارہ اور غلات کے قصد رکھتے ہین قیساریہ کا طرف خدمت ملک قسطنطین کے پس خوش ہوے اہل صور اس حال سے پھر حکم کیا اُنکو دشمن نے اُترنیکا پس اُترے

ف ۱ ذکر لڑائی قیساریہ اور قید کرلینا یوقنا کا کشتیون کے لوگون کو اور پہونچنا یوقنا کا صور مین ۱۲

مع اپنے ساتھیون اوران لوگون کے جنکو خاص کرلیا تھا اپنی ذات کیواسطے پس بنایا اور تیار کیا دمشتق نے اُنکے واسطے بڑا کھانا اور بچھایا دستر خوان مختلف الالوان کو اور دیا اُنکے سردارونکو خلعت اور بزرگداشت کی اُنکی اور یوقنا راہ دیکھتے تھے رات کی اور اُسکی تاریکی کی تاکہ تیزی اور حملہ کرین وہ مع اپنے ساتھیون کے اور وہ سب جو اُترے تھے یوقنا کے ساتھ نو سو تھے اور چھوڑا تھا اُنھون نے باقی لوگونکو اور کہا تھا بیشتر اُترنے کشتی سے اگر نہ پورا ہوئے قوم پر مکر اور فریب میرا جیسا کہ ہم چاہتے ہین اور نہ قرار اور قدرت پاوین ہم اُنپر پس جدا ہو تم اپنی کشتیونسے اور روانہ کرو تم کسی کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور آگاہ کرو تم اُنکو سرگذشت سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین سنا مین نے زیادہ تعجب انگیز اس قصہ سے کہ جب آئے یوقنا اور نو سو ہمراہی اُنکے شہر صور مین اور کھایا اُنھون نے کھانا دمشتق کا اور خلعت دیا گیا اُنکے بڑے لوگونکو آیا اہل صور کے پاس حالت پوشیدگی مین ایک مرد بنی عم یوقنا سے جسکے دل پر گمراہی حاکم ہوگئی تھی اور گھیر لیا تھا کفر نے اُسکے جسم کے ملک کو اور سبقت کیا تھا اُسکے واسطے بدبختی نے اُسکے بنانیوالے کیطرف سے کہا اُسنے کہ ای دمشتق مین بنی عم یوقنا کا ہون جنکی تعظیم اور بزرگداشت کی تونے اور بٹھایا تونے اُنکو اپنے دستر خوان پر اور اُس سے نزدیک کیا تونے اُنکو پس نہ میل کر تو اُنکی طرف اور نہ فریب مین آ تو اُنکی بات پر اور قریب تر ظاہر ہوگی تجکو وہ چیز جسکا اُنھون نے ارادہ کیا ہی اور جان تو ہی امر کو کہ نہین آئے ہین وہ مگر اسواسطے کہ مار ڈالین گے وہ تجکو اور مالک ہو جاوین وہ صور کے پس بیان کیا اُسنے حال یوقنا کا اور وہ امر جسکا قصد کیا تھا اُنھون نے مکر و فریب سے اور آگاہ کیا اُسنے دمشتق کو کہ یوقنا مسلمان ہین اور وہ عرب کے ہمراہی ہین بادشاہ کے ساتھ لڑے ہین اور اُنھون نے فتح کیا طرابلس کو اور گرفتار کیا ہی بطریق جرفاس بن صلیبا مصاحب بادشاہ اور اُسکے ساتھیون کو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا دمشتق نے یہ حال اُس مرد سے نہین چھوٹا جانا اُسنے کسی چیز کو سوائے اُسکے کہ سوار ہوا ساتھ اپنے ہمراہیون کے اور قابض ہوگیا یوقنا اور اُنکے نو سو ہمراہیونپر اور بلند ہوئین آوازین اور بہت ہوا شور پس سُنا اُسکو ہمراہیان یوقنا نے جو کشتیون پر تھے اور جانا اُنھون نے کہ یہ شور آواز کا بسبب اُنکے ہمراہیونکے ہی پس بہت غمگین ہوے وہ لوگ اس حال سے اور ڈرے وہ جانون پر دشمن سے کہ آوے وہ اُنکی طرف کو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مضبوطی سے قید کر لیا اُنکو دمشتق ارمویل بن قسطہ نے نگاہبان مقرر کیا اُنپر ایکہزار سوار کو اور کہا اُسنے کہ لیجاؤ تم اُنکو بجانب بادشاہ کے تاکہ کرے وہ اُنکے ساتھ جو کچھ اُسکو منظور اور بہتر معلوم ہو پھر متوجہ ہوے وہ لوگ درانحالیکہ سرزنش کرتے تھے وہ یوقنا پر اور کہتے تھے اُسنے کہ کیا چیز دیکھی تمنے عرب کے دین مین تا اینکہ تبعیت کی تمنے اُنکی اور چھوڑ دیا تمنے اپنے اور اپنے باپونکے دین کو تحقیق راندا تمکو مسیح نے اپنے دروازیسے اور دور کر دیا تمکو اپنی درگاہ سے اور چھپایا تمکو اپنے پردیسے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قصد کیا اُنھون نے اُنکو لیکر چلنے کا واقع ہوا شور شہر کے دروازیسے اور چلے اور بھاگے گانون والے لوگ جو نزدیک تھے صور کے بسبب خوف عرب کے پس سوال کیا اہل صور نے اُنسے پس کہا اُنھون نے کہ ہجوم کیا اور سختی ڈالی اور آگئے عرب تمپر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے تھے عمرو بن العاص قیساریہ پر تو بھیجا تھا یزید بن سفیان کو ساتھ دو ہزار سوار کے بجانب صور کے تاکہ محاصرہ کرین وہ اُسکا پس جب سُنا دمشتق نے یہ حال بند کر لیا اُسنے شہر کے دروازونکو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگون کو چڑھ جانیکا شہر پناہ کی دیوار پر پس چڑھ گئے لوگ دروازونپر اور ٹھہرے وہ برجونمین اور دھڑکا اور بلند کیا اُنھون نے ڈھیلوا سیون لو نخرانا [illegible]

اور حکم کیا دمشق نے بہ نسبت یوقنا اور اُنکے نو سو ہمراہیون کے اس امر کا کہ بیجاوین اُنکو صور کے قصر مین اور مضبوطی سے قید کرین اُنکو تا کہ پوری
ہووے اُسپر اُنکے ہاتھون سے وہ چیز جسکو وہ زبون جانتا تھا اور رات گذرانی قوم نے در انحالیکہ وہ نگہبانی کرتے تھے اور روشن کیا تھا اُنھون
نے آگ کو شہر پناہ کی دیوار پر پیتے تھے شراب اور ناچتے تھے باجونکی آوازون پر تمام رات واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دوسرا
دن ہوا بلند اور ظاہر ہوا اُسپر دمشق پس دیکھا اُسنے لشکر یزید بن ابی سفیان کو پس سبک اور خفیف جانا انکو اور اُمید کی اُسنے
اور کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی ضرور ہی مجکو نکلنا اُنکے مقابلے مین اور ہین یہ گروہ اندک اور ناچیز پھر پہنایا دمشق نے اپنے لوگونکو
اچھا لباس اور تلوارین اور زرہین اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا اور چھوڑا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی حفاظت پر اپنے چچا کے
بیٹے باسیل بن منجائیل رحمہ اللہ کو اور تھے یہ باسیل کہ پڑھا تھا اُنھون نے کتب گذشتہ اور اخبار ماضیہ کو اور دیکھا تھا اُنھون نے
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحیرا راہب کے دیر مین جبکہ نکلا تھا بحیرا اُنکی طرف در آنحالیکہ زیارت کرتا تھا وہ اُنکی اور اتفاق یہ ہوا کہ قافلہ
قریش کا آیا تھا اور اونٹ خدیجہ رضی بنت خویلد کے قافلے کے ساتھ تھے اور اُس قافلے مین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور دیکھا اس نے
ابر کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب کی گرمی سے اور ڈھیلے اور پتھر سجدہ کرتے تھے انکا پس جب ظاہر ہوا
اُنکو یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی یہی صفت اُن نبی کی ہی جو مبعوث ہونگے تہامہ سے پھر دیکھا اُسنے کہ قافلہ اُترا ہی اور اُترے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نزدیک درخت خشک کے اور تکیہ دیا اُسپر پس پھوٹ آئی کونپل اُسکی اور جھک پڑین شاخین اُسکی اور پختہ ہوگئے
پھل اُسکے اور بحیرا راہب دیکھتا تھا اُنکو اور باسیل نے زیارت کرینوالا بھی دیکھتا اور اُمید رکھتا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب
دیکھا یہ حال بحیرا راہب نے تیار کیا اُسنے قریش کیواسطے کھانے کو اور بُلایا اُنکو واسطے کھانے کے پس داخل ہوے وہ لوگ دیر مین اور
باقی رہی سید الموجودات اور وہی جو مقصود تھے ساتھ اونٹونکے در انحالیکہ چراتے تھے اُنکو پس دیکھا بحیرا نے ابر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سر پر تھا کہ وہ اپنے حال پر ہی اور سایہ کرتا ہی اُنپر آفتاب سے باقی ہی ساتھ اُنکے جانا اُسنے کہ وہ نہین آئے ہین پس کہا اُسنے قوم قریش سے
بر سبیل سرزنش کے اے گروہ قریش کے آیا باقی ہی کوئی شخص تم مین سے اُنھون نے کہا ہان ایک جوان ہم مین سے باقی ہین جو
پیچھے رہے ہین واسطے نگہبانی قافلہ اور چرانے اپنے اونٹون کے بحیرا نے کہا کہ اُنکا نام کیا ہی لوگون نے کہا محمد بن عبد اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
بحیرا نے کہا آیا مان باپ اُنکے مر گئے ہین لوگون نے کہا کہ ہان بحیرا نے کہا کہ آیا کفالت اور پرورش کی ہی اُنکے دادا اور چچا نے لوگون نے کہا
ہان پس کہا بحیرا نے کہ اے قریش بزرگداشت اور تعظیم کرو تم اُنکی اسواسطے کہ بتحقیق قسم ہی خدا کی کہ وہ سردار تمھارے ہین اور اُنکے سبب سے
زیادہ ہوگی دنیا مین بزرگی تمھاری اُنھون نے کہا کہ کہان سے جانا تو نے اس امر کو بحیرا نے کہا کہ جب تم ظاہر ہوے تھے مجھپر میدان سے نہین
باقی تھا کوئی درخت اور پتھر نہ ڈھیلا مگر یہ کہ منہ کے بھل گرا تھا وہ اُنکے واسطے سجدہ مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ باقی رہا باسیل
متحیر اپنے معاملہ مین اُس چیز سے جو دیکھا تھا اُسنے اور اُس چیز سے جو آگاہ کیا تھا اُسے بحیرا نے اور جانا تھا اُسنے کہ بحیرا نہین کہتا ہی مگر کلام حق
اور راست پس چھپایا اُسنے اپنے معاملہ کو تا اینکہ گرفتار ہوے یوقنا اور ہمراہی اُنکے اور مقرر کیا باسیل کو دمشق نے اُنکی نگہبانی پر کہا اُنھون نے
قسم ہی خدا کی کہ دین اسلام دین مضبوط اور راہ راست ہی اور یہ وہی دین ہی جسکی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہی اور شاید کہ اللہ تعالیٰ

بخشدیوی مجکو جبکہ چھوڑ دینین اسدین استوار کے لوگونکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیاہی کہ اچھی اور عمدہ تدبیر اللہ غالب اور بزرگ کی اپنے
مسلمان بندون کے واسطے یہ تھی کہ جب نکلا تھا دمشق واسطے لڑائی کے یزید بن ابی سفیان سے نہین چھوڑا تھا اوسنے کسی جوان شہرکو
مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا تھا اُسنے اور باقی رہے تھے عوام اور بوڑھے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی دیوار پر درآنحالیکہ دیکھتے تھے وہ اس امر کو کہ
انجام کار کیا ہوتا ہی اُنکے اور سردار مسلمانون کے بیچ مین دیکھا باسیل بن منجائیل نے شہر اور اوسکے خالی ہونے کو لوگون سے اور مشغول
ہونے شہر کے لوگونکے اُس چیز مین جو نازل ہوئی تھی اُنپر اور شہر صور خالی ہی آدمیونسے جمع کیا اُنھون نے اپنی راے کو یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے
چھوڑ دینے پر پس آئے باسیل اُنکے پاس رات کو پھر متوجہ ہوے یوقنا کیطرف اور کہا اُسنے کہ ای بطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے باپ و داد
کے دین کو جو بیشتر تمہارے تھے اور پھرے تم بجانب دین ان عرب کے اور وہ کیا چیز ہی جو دیکھی ہی تمنے اُنکے نزدیک حق سے تا اینکہ تبعیت
کی تمنے اُنکی حالانکہ رومی اور سلاطین اُنکے تمکو اپنی قوت اور پشت پناہ گردانتے تھے پس کہا یوقنا نے کہ ای باسیل ظاہر ہوئی میرے واسطے
امر حق سے وہ چیز جو ظاہر ہوئی تمکو پس پہچانا تمنے اُسکو اور پکار کرکہتا تھا مجھ سے غیب کا پکارنیوالا کہ تحقیق اللہ تعالی نے ہدایت کی ہی باسیل کو
بجانب دین اسلام کے اور سب تعریف ثابت ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے ہدایت کی تمکو اور ہمکو اور چھوڑایا اُسنے ہمکو راستے ہلاکی سے اور کیا ہمکو
ہمکو اپنے دین کے لوگونسے اور آسان کیا اُسنے ہماری رہائی کو تمہارے ہاتھو پر راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا باسیل نے قول یوقنا کا زیادہ
ہوا یقین اُنکا اور راست اور درست ہوا ایمان اُنکا اور مضبوط ہوئی تصدیق اُنکی پھر کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی ای یوقنا تحقیق جاری
کیا اللہ تعالی نے تمہاری زبان پر حق کو اور گویا کیا اُسنے تمکو ساتھ کلام راست کے اور اللہ تعالی نے اور اُسی کیواسطے تعریف اور شکر ہی
دور کر دیا تھا پردہ غفلت کا میرے دل سے جبکہ دیکھا تھا مین نے ان عرب کے نبی کو بحیرا راہب کے دیر مین اور وہ مکہ کے قافلے مین تھے
اور دیکھا تھا مین نے اُنکی پہچان سے یہ امر کہ نہین چلتے تھے وہ زمین پر مگر یہ کہ درخت اُنکے ساتھ چلتے تھے پھر دیکھا تھا مین نے ابر کو اُنکے سر پر
کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب سے اور اُنھون نے تکیہ دیا تھا ایک درخت خشک پر پس وہ سبز ہو گیا تھا اور پھل لایا تھا اور پختہ ہو گئے تھے
پھل اُسکے اور خبر دی تھی مجکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اُسنے پڑھا اور پایا تھا علم سابق اور کتاب ناطق مین اس امر کو کہ ایک جماعت
نے انبیا سے تکیہ دیا تھا اُس درخت پر اور بیٹھے تھے وہ اُسکے نیچے پس جب تکیہ بنایا تھا اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تیے وار ہوئین
تھین شاخین اُسکی اور پختہ اور رسیدہ ہو گئے تھے پھل اُسکے تعجب کیا تھا مین نے اس امر سے اور سُنا تھا مین نے بحیرا سے درانحالیکہ وہ کہتا تھا
کہ قسم ہی خدا کی یہ وہی نبی صلعم ہین جنکی بشارت مسیح نے دی ہی پس پاکی اور خوشی ہو اُس شخص کو جو تبعیت کریگا اُنکی اور ایمان لاویگا اونپر
اور تصدیق کریگا اُنکی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر آگاہ کیا باسیل نے یوقنا کو اس امر سے کہ نہین باز رکھا تھا اُنکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پھرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا اُنھون نے بجانب قسطنطینیہ
کے اور درآئے دریا مین واسطے تجارت کے شہر روم کے اور کہا باسیل نے کہ ٹھہرا مین جبتک چاہا اللہ تعالی نے پھر واپس آیا مین
قیساریہ مین اور دیکھا مین نے رومیونکو آشوب اور فتنہ مین پس پوچھا مین نے اُنکے حال کو پس کہا گیا مجھ سے کہ تحقیق ظاہر
ہوئے ہین نبی حجاز مین جنکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہی اور نکالا ہی اُنکو اُنکی قوم نے مکہ سے اور ہجرت کی اُنھون نے

بجانب مدینہ کے جسکو تیغ نے بنایا تھا اور بتحقیق غالب ہوے ہین وہ اپنی قوم پر اور شکست دی ہے اُنکو اور اُنکی مدد کی ہے اللہ تعالیٰ نے قوم پر پس برابر مین پوچھتا رہا اُنکے حال اور اخبارات کو اور وہ اخبار ہر روز زیادہ ہوتے تھے اور بڑھتے تھے تا اینکہ بلایا اسد تعالیٰ نے اونکو اپنی طرف اور اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے واسطے اُس چیز کو جو اللہ کے نزدیک ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر متولی اور سردار ہوے اُنکے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پس روانہ کیا اُنھون نے اپنے لشکر کو بجانب شام کے پس نہین ٹھہرے وہ مگر تھوڑی مدت تک اور انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے پھر متولی ہوے اُنکے بعد یہ مرد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پس فتح کیا اُنھون نے ہمارے شہرونکو اور ذلیل کیا ہمارے بادشاہونکو اور شکست دی ہمارے لشکر دنکو اور مین باینہمہ اُمید رکھتا تھا اُنکے آنیکی اس ساحل کیطرف تا اینکہ لایا اللہ تعالیٰ اُنکو پس کہا اُسنے یوقنا نے کہ کس امر کا تمنے ارادہ کیا ہے پس کہا باسیل نے کہ قصد کیا ہے مین نے قسم ہے خدا کی اس امر کا کہ چھوڑدونگا مین اپنے باپ دادے کے دین کو اور تبعیت کرونگا مین تمھاری اسواسطے کہ حق ظاہر ہے پھر کھولدیا باسیل نے یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو اور سپرد کیا اُنکو اُنکے سامان اور ہتھیار کو اور کہا یوقنا سے کہ جانو تم اس امر کو کہ کنجیان شہر کی میرے پاس ہین اور لشکر سب شہر کے باہر ہے اور مشغول ہے عرب کی لڑائی مین اور نہین ہے شہر مین کوئی ایسا شخص جسکو ڈرین ہم پس اُٹھو تم اللہ تعالیٰ کا نام لیکر پس کہا اُسنے یوقنا نے کہ جزاے خیر دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اے باسیل بتحقیق ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے تمکو بجانب دین اسلام کے اور چلایا اُسنے تمکو راہ نجات پر اور ختم کیا تمھارے واسطے نیکی کو اور واجب ہوا تمپر اب اور ہمپر یہ کہ قوی ہوجاوین ہم اپنی جانو پر اور بھیجین ہم کسی کو اُن لوگون کیطرف جو کشتیو نمین ہین تا کہ اُترآوین وہ ہمارے پاس پس ہوجاوین ہم اور وہ ایک قوت اور جماعت باسیل نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا پھر نکلے باسیل بحالت پوشیدگی کے اور کھولا اُنھون نے باب البحر کو اور تھے اُس دروازے پر ایک مرد بنی عم یوقنا سے پس بیان کیا باسیل نے اُنسے حال کو اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ایک چھوٹی کشتی پر اور جا پہونچے وہ دولون بجانب کشتیونکے اور بیان کیا اہل کشتیون سے حال کو پس متوجہ ہوئی ہر کشتی بجانب گھاٹ کے اور اُترے وہ کشتیون سے بدون پراگندگی کے اور درآئے وہ سب شہر پناہ کے اندر سے اور اندھا کردیا اللہ تعالیٰ نے ظالمین کی آنکھونکو پس جب قصد کیا باسیل نے حملہ کا اور حکم کیا اُنکو کہ تیزی اور حملہ کرین وہ لوگ شہر مین کہا یوقنا نے کہ یہ امر میری راے کے موافق نہین ہے اور مین چاہتا ہون تمسے ایسے شخص کو کہ بہہ کرے وہ اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور چھپاوے اپنے کام کو اور نکلے وہ باب مینا سے اور جاوے بجانب لشکر مسلمانون کے اور پہونچے سردار یزید بن ابی سفیان کے پاس آگاہ کرے اُنکو ہماری حال سے پس ہوجاوین ہم اپنے ساز اور آمادگی پر پس جب سُنینگے مسلمان ہماری آواز کو نہ خوفناک کریگا یہ امر اُنکو پس کہا ایک مرد نے قوم سے کہ اس کام کو مین کرونگا پھر نکلا وہ بحالت تبدیل وضع کے اور بند کرلیا باسیل نے اُس مرد کے پیچھے شہر کے دروازےکو پس پہونچا وہ مرد یزید بن ابی سفیان تک اور بیان کیا اُنسے حال یوقنا اور باسیل کا اور آگاہ کیا اُنکو اُس چیز سے جسپر عزم کیا تھا اُن دونون نے پس سجدۂ شکر کیا یزید بن ابی سفیان نے اور روانہ کیا اُسی وقت بجانب مسلمانون کے ایک خط کو تا کہ ہوشیار ہوجاوین اپنی جانو پر واسطے ناگہان درآنے کے قوم پر ایسا ہی کیا اُنھون نے۔ اور یوقنا رحمہ اللہ نے جب جانا اس امر کو کہ ہوچکی ہے خبر مسلمانونکو کہا اُنھون نے اپنے ساتھیون سے

کو چڑھ جاوے اُنمین سے ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر پس شروع کرین وہ ان لوگون سے جو اُسپر ہین کہا باسیل نے انسے یہ
میری راے نہین ہی اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہر پناہ پر ہین اُنکا اعتبار نہین ہی اور شاید کہ اللہ تعالی ہدایت کر دیوے اُنکو بجانب
اسلام کے ولیکن حکم کرو تم اپنے ساتھیون کو اس امر کا کہ لازم پکڑین وہ جگہ اُترنے اور آنے شہر پناہ کو تاکہ نہ اُترے تیر کوئی شخص اُمین سے
یا یہ کہ وہ امان طلب کرے پس بہتر جانا یوقنا نے اُنکی راے کو اور مقرر کیا تھا اُنھون نے لوگون کو شہر پناہ کے آنے کی جگہ پر پھر شور کیا یوقنا
نے جنبش دینے والا شور ساتھ قول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اللہ اکبر کے پس جب ظاہر کیا اُنھون نے کلمۂ توحید کو سُنا اُسنے
جو شخص شہر مین تھا اور دیوار پر تھا پس جانا اُنھون نے کہ یوقنا اور اُنکے ہمراہیان نے رہائی پائی قید سے اور تیزی اور حملہ کیا اُنھون نے
شہر مین پس متحیر ہوئین عقلین اُنکی اور جنبش مین آئے دل اُنکے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار پر اور ٹھہرے وہ حیرت مین پس
جو شخص تھا اپنے گھر مین نہین قدرت پائی اُسنے نکلنے کی پھر یزید بن ابی سفیان نے جب سُنا شور کو شہر مین جانا اُنھون نے اس امر کو
کہ مسلمان ٹھہرے اور راست ہوے شہر مین پس تکبیر اور تہلیل کی یزید بن ابی سفیان اور مسلمانان موحدین نے **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ سُنا دمشقی نے شور کو شہر سے پس جانا اُسنے کہ یوقنا اور ہمراہی اُنکے چھوٹ گئے قید سے اور انھین لوگون نے
یہ امر کیا ہی پس واقع ہوا خوف مشرکین کے دلون مین اور دیکھا اُنھون نے کہ آگ شعلہ زن ہی مسلمانون کے لشکر مین اور وہ آمادہ
ہوے ہین حملہ کرنے کو پس نہ باقی رہا اُنمین صبر اسواسطے کہ دل اُنکے متعلق تھے اپنے مال و اولاد اور گھر بار پر شہر کے اندر اور شہر
قیساریہ محصور تھا اور نہ تھی اُنکے واسطے یاری اور مددگاری قسطنطین پسر ہرقل کیطرف سے پس پھیرا اُنھون نے پیٹھو نکو اور میل
کیا بجانب فرار کے اور پیچھا کیا مسلمانون نے اُنکا اور ہلاک کیا اُن سبھونکو اور مالک ہوگئے وہ خیمون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ جب صبح کی اللہ تعالی نے کھولدیا یوقنا نے مسلمانون کے واسطے دروازہ شہر کا پس داخل ہوے یزید بن ابی سفیان
اور ہمراہی مسلمان اُنکے شہر صور مین اور گھیر لیا اُنھون نے رومیونکے مالونکو اور پکارا اُن لوگون نے جو دیوار پر تھے لفون لفون
یعنی امان امان پس امان دی اُنکو مسلمانون نے پس اُترے وہ دیوار سے پس کہا اُنسے یزید بن ابی سفیان نے کہ جانو تم اس امر کو
کہ تحقیق اللہ تعالی نے اور اُسی کیواسطے تعریف ہی فتح کیا ہمپر اس تمھارے شہر کو از روے قہر اور غلبہ کے ساتھ تلوار کے اور تم لوگ
اب ہمارے غلام ہو پس جیسا ہم چاہین کرین تمھارے ساتھ اور تمپر ولیکن ہم وہ قوم ہین کہ جب عہد کرتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین
اور جب ہم بات کہتے ہین تو سچی بات کہتے ہین اور تحقیق دی ہمنے تمکو امان اور ذمہ داری جانون کی ولیکن لے لیوینگے جزیہ
اُس شخص سے جو نہ داخل ہوگا ہمارے دین مین ہر سال مین اور جو تم مین سے مسلمان ہوگا پس ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا
پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور مسلمان ہوے اکثر انمین کے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ شہر
صور لے لیا گیا اور داخل ہوگئے مسلمان اُسمین پس جانا اُسنے کہ وہ نہین برابری کر سکتا ہی عرب کی پس نگاہ رکھا اُسنے
فرصت کو اور لے لیا اُسنے اپنے خزانے اور مال اور گھر والون اور مصاحبون کو اور سوار کرایا اُنکو رات مین اور چلا وہ بارادہ
ملجانے کے اپنے باپ سے بجانب قسطنطنیہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا اہل قیساریہ نے اُس کام کو جو

قسطنطین پسر ہرقل نے کیا تھا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالحہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص سے شہر قیساریہ کے سپرد کردینے پر پس مضبوط ہوئی صلح اُنکے بیچ مین دو لاکھ درم اور تمام اُس چیز پر جو چھوڑا تھا قسطنطین پسر ہرقل نے مال و اسباب اور کپڑے اور جانور اپنے اُس لشکر کے جو اُسکے ساتھ تھے کشتیون مین سوار ہو گئے تھے پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور لکھدی دست آویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہوئے عمرو بن العاص اور مسلمان قیساریہ مین اور لین اُنھون نے وہ چیزین کہ عاجز ہوا تھا بادشاہ اُسکے اُٹھانے سے کشتی مین پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے اُنپر جزیہ کو آیندہ سال سے ہر مرد پر چار دینار اور اسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے بجانب شہر صور کے ایک حاکم کو اُسپر جسکا نام باسیل بن عون ابن مسلمہ تھا اور وہ مرد بڈھے مسن صالح تھے حاضر ہوے تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوۂ حنین اور نضیر مین اور مارے گئے بھائی اُن کے حنین کے دن اور بھائی اُنکے سخت لڑے تھے پس مارا تھا اُنکو مالک ابن عون النضیری نے پس بھیجا اُنکو عمرو بن العاص نے بجانب صور کے اور اُنکے ساتھ ایک سو سوار اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا تھا عمرو بن العاص نے اُنکو عدالت کرنے کا اُن لوگون مین اور ڈرنے کا اللہ پاک اور برتر سے ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو از روے صلح کے دو لاکھ درہم اور اُس چیز پر جو چھوڑا تھا بادشاہ کے بیٹے قسطنطین نے اپنے مال اور اسباب سے داخل ہوے وہ قیسارۃ مین بدھ کے دن عشرۂ اوسط شہر رجب مین اور یہ امر سن اونیس عین ہجرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور چھ مہینے زمانہ خلافت مین واقع ہوا تھا **واقدی** رحمہ اللہ کے بیان کیا ہی کہ پہونچی خبر اہل رملہ اور رینہ وعکہ اور یافا اور عسقلان اور غزوہ اور نابلس اور تبریہ مین پس داخل ہوے ان مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالحہ کیا اُنھون نے مسلمانان سے اور اسیطرح اہل جبلہ اور بیروت اور لاذقیہ نے اور مالک کردیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو کل ملک شام کا برکت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم ورضی اللہ من اصحابہ الاخیار وآلہ الابرار وازواجہ الاطہار وهذا اما انتهى الينا من فتوح الشام على التمام والكمال ونعوذ بالله من الزيادة والنقصان

فہرست مضامین فتوح المصر

بعون خلاق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

فتوح المصر

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مزین بہ طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من المسلمین فی نصر الانصار و المہاجرین علی اعداء الدین و فضلنا علی اممہ السابقین بان امسنا بخاتم النبیین والصلوۃ والسلام علی رسولہ و حبیبہ محمد سید المرسلین و شفیع المذنبین و آلہ الذین ہم سفینۃ النجاۃ عن تلاطم امواج الابتلاء فی الدنیا والدین و اصحابہ الذین بذلوا جہدہم فی ترویج احکام الشرع المبین اما بعد مخفی نہ رہے کہ یہ فاقد الادراک والتمیز اضعف عباد اللہ رب المشرقین سید مہدی حسین النقوی المداری السید نپوری ابن منشی محمد حسین صانہ اللہ عن کل شین خدمت ارباب صدق و صفا مین التماس کرتا ہی کہ اس خاکسار کو بسا اوقات یہ امر جاگزین خاطر تھا کہ کوئی ایسی کتاب خاص زبان عربی کی دیکھنا چاہیے جس سے فی الجملہ استعداد اور مناسبت ترجمہ و علم لغات و محاورات عرب حاصل ہو بالفعل کہ حسن اتفاق سے کتاب فتوح الشام عن مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمہ مع فتوح المصر مطبوعہ کلکتہ جناب عم معظم قبلہ گاہی منشی سید عنایت حسین صاحب مدظلہ العالی تک پہونچی اس حقیر نے جناب ممدوح کی خدمت مین گذارش کیا کہ اگر ترجمہ اسکا عربی سے بہ زبان اُردو ہوجاوے تو ہم کم سواد قلیل الاستعداد اُسکے مضامین کثیر المنفعت سے حظ وافر اُٹھاوے نظر برآن جناب موصوف نے باوجود ضیق فرصت بوجہ مشاغل دنیاوی کے ترجمہ فتوح الشام کا بہ زبان اُردو تحریر فرمایا اور ترجمہ فتوح المصر کا اس احقر کی تحریر پر محول فرمایا چنانچہ حقیر نے امتثالاً للامر ترجمہ فتوح مصر کا بطرز و روش ترجمہ فتوح الشام کے لکھکر جناب موصوف کیخدمت مین گذرانا اور جناب معظم الیہ نے اسکو پسند فرمایا اب ناظرین انصاف پسند کی خدمات مین عرض یہ ہی کہ اگر کسی مقام مین کوئی سقم اور غلطی پاوین تو عیب جوئی سے اغماض فرماوین کہ احقر واقعی کم استعداد ہی اور غرض خاص اس ترجمے سے نفع عام پیش نہاد ہے۔ و الآن اشرع فی البیان راجیا برحمۃ اللہ المنان و علیہ التکلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے یحیٰی بن شاکر المدنی سے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ غالب اور بزرگ نے سواحل شام کو عمرو بن العاص اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون پر لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امین الامۃ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص بن وائل السہمی الی امین الامۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ الذی اخبرنا الا میران اللہ جل وعلا فتح علینا ما کان بقی من الساحل ففتحنا قیساریۃ صلحا وہرب منہا قسطنطین بن الملک ہرقل باموالہ وذخائرہ تربۃ فی مراکب ما فی البحر ونحن بقیساریۃ منتظرا مرک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو راوی نے بیان کیا ہی کہ لکھا یزید بن ابی سفیان نے بھی ایک خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح کے مشعر خبر فتح صور کے اپنے اور بندہ نیک یوقنا کے ہاتھون پر اور لکھا اُس خط مین حال یوقنا کا اور رہائی دینا اللہ تعالیٰ کا اُنکو قید سے باسیل بن میخائیل کے ہاتھ پر اور مسلمان ہونا باسیل کا اور روانہ کیا اُس خط کو بجانب ابوعبیدہ بن الجراح رضی کے پس پہونچے وہ دونون خط اُنکے پاس اُس حالت مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے حلب سے بارادہ طبریہ کے اور ملے اُنکو خط راہ مین جبکہ اُترے تھے وہ زراعہ مین پس جب پڑھا اُنھون نے خطون کو روشن ہوگیا چہرہ اُنکا بسبب خوشی کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور اُسیوقت لکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب کے ورانحالیکہ بشارت دیتے تھے اُنکو اُس چیز کی جسکو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے ہاتھون پر اور لکھا اُسمین حال یوقنا کا اور روانہ کیا خط کو ساتھ عرفجہ بن مازن کے پس سوار ہوئے عرفجہ اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوئے وہ بارادہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چلتے رہے رات دن تا اینکہ پہونچے مدینہ مین عرفجہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین مدینہ مین اور میرے پاس ایک کپڑا ریشمی رومی تھا کہ فخر کرتا تھا مین اُسکے سبب سے اور میرے سر پر ایک چادر ریشمی بہت اچھی سونے کے تارون کی بنی ہوئی تھی اور

حضرت عمرؓ نکلے تھے مدینہ منورہ سے بارادہ خود کے پس جب بغور دیکھا مین نے اُنکو پہچانا مین نے اُنکو اور اپنی اونٹنی کو چار زانو بٹھا کر باندھ دیا مین نے اُسکو اور جلدی سامنے آیا مین اُنکے اور سلام کیا مین نے اُنپر پس جواب سلام دیا اُنھون نے مجکو اور دیکھا میری طرف پس نہین پہچانا مجکو اور کہا کہ کون شخص ہی مین نے کہا کہ مین عرفجہ بن مازن ہون پس کہا اُنھون نے کہ ای بیٹے مازن کے آیا نہین تھی تمکو اچھی پیروی ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بتحقیق یہ کپڑا ریشمی حرام ہی ہم مردون پر کسواسطے کہ اس کپڑے کی صلاحیت اور زیبائش سوائے عورتون کے اور کسی کو نہین ہی اور یہ تمہارے پاس ہی اُسکو تصدق کردو تم فقرائے مدینہ طیبہ پر آگاہ ہو قسم ہی کہ داخل ہوا تھا مین ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین اُس حالت مین کہ آپ آرام فرماتے تھے ایسے تخت پر جو بُنا گیا تھا خرمے کے پوست سے اور نہین تھی درمیان بدن مبارک اور اُس تخت کے کوئی چیز اور نشان بن گیا تھا بسبب اُسکے آپکی جلد نرم اور نازک مین پس رویا مین یہ حال دیکھکر تب آپ نے فرمایا کہ اے عمرؓ کس چیز نے رولایا تمکو مین نے کہا کہ قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ بیشک مین جانتا ہون اس امر کو کہ آپ بزرگ ہین نزدیک اللہ کے کسریٰ اور قیصر سے اور وہ دونون عیش کرتے ہین مملکت دنیا مین اور آپ اللہ کے رسول ہوکر اس حالت مین ہین پس فرمایا آپنے کہ اے عمرؓ آیا نہین راضی ہو تم اس امر سے کہ دنیا اُن لوگون کے واسطے ہو اور آخرت ہمارے لیے عرفجہ نے بیان کیا ہی کہ دیا مین نے خط حضرت عمرؓ کو پس اُنھون نے اُسکو لیکر پڑھا اُسکو پس جب پڑھ چکے خط چمکنے لگا چہرہ اُنکا اور بہت خوش ہوکر حمد اور شکر اللہ کا بجالائے پھر گیا مین اپنی خالہ کے گھر مین جنکا نام عفیرہ بنت ابی ایوب الانصاری تھا پس شب گذرانی مین نے وہان اور جب صبح ہوئی برا جانا مین نے اس امر کو کہ جاؤن مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اسحالت سے یعنی وہ کپڑا ریشمی پہنے ہوے پس دے دیا مین نے وہ کپڑا اور عمامہ اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے اُنکو کہ اُسکو بیچکر تصدق کردین فقرائے مدینہ طیبہ پر اور نکلا مین بارادہ جانے کے حضرت عمرؓ کے پاس پس جب آیا مین اُنکے پاس سلام کیا مین نے اُنپر پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجکو اور دیکھکر ہنسے اور کہا کہ اے بیٹے مازن کے وہ ریشمی کپڑا کیا کیا تم نے مین نے کہا کہ یا امیر المومنین دیدیا مین نے اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے واسطے بیچنے اور تصدق کرنے اُسکے فقرا اور مساکین مدینہ طیبہ پر پس پڑھا حضرت عمرؓ نے یہ آیہ تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم بعد اُسکے حکم کیا مجکو بیٹھنے کا پس بیٹھ گیا مین اور منگایا اُنھون نے قلم اور دوات اور کاغذ اور لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من عبد اللہ امیر المومنین الی ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ وقد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین مما وعدنا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنوز قیصر وسیفتح علینا کنوز کسری ان شاء اللہ تعالی وقد بلغنی ان بادیۃ الاعراب قد استندوا الی الدنیا وزینتہا وتمسکوا بذیل غرورہا ونسوا الجنۃ وقصورہا ونزلوا فی فیافی ارض الشام والمسوا الحریر واکلوا الحلوا وخبز الحنطۃ والحلوا ذلک عن الاخرۃ حتی تہاونوا بالصلوۃ ونسوا المفروضات فحدر الیہم عنان الامر واغلظ علیہم ولا تکن لہم صاحبا فیطمعوا فیک ومن خل شیئا مما افترضہ اللہ علیہ

فاتموفیه حدود الله عزوجل واعلم انك راع وكل راع مسئول عن رعیته وكونوا من الذین ذكرهم الله عزوجل فی كتابه العزیز اذ یقول الذین ان مكناهم فی الارض اقاموا الصلوٰة وآتوا الزكوٰة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر ولله عاقبة الامور وقد قال فیك رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ابوعبیدة امین هذه الامة فاعط الامانة حقها ومن ترك صلوٰة فاضربه علیها ولقد كان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یحدثنا ونحدثه فاذا حضرت الصلوٰة فكانه لم یعرفنا ولم نعرفه اشتغالا بعظمة الله تعالی وعنه صلی الله علیه واله وسلم قال ان الله تعالی یقول ان بیوتی فی الارض المساجد وان زواری عمارها فطوبی لعبد تطهر فی بیته ثم زارنی فحق علی المزور ان یكرم زائره وقال صلی الله علیه واله وسلم اتقوا الله واعلموا ان الله عزوجل فترض جمیع المفروضات علی من فی الارض الا الصلوٰة وان الله عزوجل فترضها علی اهل السماء واذا قرأت كتابی هذا فامر عمرو بن العاص ان یتوجه الی مصر بعسكره وابعث معه عامر بن ربیعة العامری ومشائخ من اصحاب رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لیتعضد بهم عند مشورته وابعث من تعتمد علیه الی ارض ربیعة ودیار الحارث بن صالح والله اسال ان یكون لكم عوناً ومعیناً والسلام علیك ورحمة الله وبركاته علی جمیع المسلمین راوی نے بیان کیا ہی کہ لپیٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو اور مُہر کرکے عرفجہ بن مازن کے حوالے کیا اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بعد اُسکے کہ حکم کیا اُنکو واسطے دینے زاد راہ کے بیت المال سے عرفجہ نے بیان کیا کہ لیا مین نے خط کو اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا مین تمار کی راہ سے پس ملی مجکو نزدیک ایار لخم کے ایک قوم اہل وادی القریٰ سے پس پوچھا مین نے اُنسے حال ابوعبیدہ بن الجراح کا اُنھون نے کہا کہ ٹھہرے ہین وہ غباغب مین بارادۂ روانگی طبریہ کے پس چلا اور گذرا مین ابار لخم سے بطلب غوبر اور جولان کے اور قصد کیا مین نے طبریہ کا پس ملاقی ہوا مین بعد چند دن کے ابوعبیدہ بن الجراح سے اردن مین اور سامنے آکر سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجکو پھر دیا مین نے اُنکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کھولکر پڑھا اُسکو باواز خفی اور جب پڑھ چکے سب مسلمانون کو جمع کیا اور پڑھا اُنکے سامنے خط کو باواز بلند پس جب فارغ ہوے اُسکے پڑھنے سے کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے جب مجکو معلوم ہوگا کہ چھوڑا ہی کسی شخص نے نماز کو یا چھوڑا ہی اُسنے اُس چیز کو جسکو فرض کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اُسپر تو دُرّے لگاؤنگا مین اُسکے پس جب ہوا دوسرا دن پہونچے خط سے آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے طرابلس سے پس اُنکو بھی پڑھکر سُنادیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط امیر المومنین رضؓ کا پھر روانہ کیا اُس خط کو پاس عمرو بن العاص کے اور وہ اُسدن قیساریہ مین تھے پس جب پہونچا اُنکو خط کھول کر پڑھا اُنھون نے اُسکو اور جب مطلع ہوئے وہ اُس امر سے جو اُسمین لکھا تھا حکم روانگی کا بجانب مصر کے احتیاط کی اُنھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوے واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہی کہ جب پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضؓ کا عمرو بن العاص کے پاس بحکم روانگی مصر کے احتیاط کی اُنھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوکر چلے وہ مع اپنے لشکر کے اور ہمراہ اُسکے

یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعہ العامری اور ایک جماعت صحابہ کبار کی تھی اور عبداللہ یوقنا بھی بجمعیت چار ہزار سوار کے اپنے صحابہ اور بنی عم سے اُنکے ہمراہ تھے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ یوقنا اور اُنکے ساتھیون نے نہین کوچ کیا تھا ساتھ عمرو بن العاص کے طرف شہر پناہون کے بلکہ اپنے دائین جانب چھوڑ دیا اُنھون نے جنگل اور قلعجات رفح اور عریش اور عداد اور بکارہ اور قرمہ کو جو مصر کی راہ مین تھے اور روانہ ہوئے وہ بجھم کو گویا وہ حجاز کا ارادہ رکھتے تھے اور عنقریب ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح ہونے اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس جب دور نکلگئے یوقنا تا اینکہ پہونچے وہ اس موضع مین جسکو مارغوبر اور عقبہ ابلا کہتے تھے میل کیا اُنھون نے بطلب زمین مصر کے اور تھی زمین مصر کی حدود نوبہ سے ساحل بحر اسکندریہ اور عقبہ کبیرہ اور کنایس اور دیر زجاج تک اور یہ تمام مواضع بادشاہت قبط مین تھے اور اُس زمانے مین بادشاہ قبطیون کا مقوقس بن راعیل تھا اور یہ بادشاہ صاحب عقل اور بزرگی اور تدبیر اور شاگرد حکیم تاذمون کا تھا اور حکیم تاذمون وہ شخص ہی جسنے بنایا تھا ایک جھانجھ اس ضرورت سے کہ غالب ہو گئے تھے سانپ مصر کی زمین مین اور خراب کر دیا تھا اُسکو پس بنایا اُس حکیم نے ایک جھانجھ کہ جب حرکت دیتا تھا اُسکو تو سُنی جاتی آواز اُسکی بفاصلہ ایک پرتاب تیر کے پس نکلتے تھے سانپ سوراخون سے اور جو بھاگ جاتا وہ بچ جاتا تھا اور جو ٹھہر جاتا تھام جاتا تھا اور مقوقس اپنے زمانے کا بڑا عالم تھا اور اُسکی سلطنت مین قبطی لوگ عیش پسندیدہ اور مراتب بلند مین تھے اور مقوقس متوقع ظہور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہتا تھا اور اُسکے عہد مین شہر مصر مین ایک حکیم تھا جسکا نام عطماوس تھا اور اُسنے بنایا تھا چرخ اور چکی ہوا کی بہت مدت مین اور پہونچگیا تھا وہ حکمت کے بھیدون پر اور جانتا تھا وہ خواص سونے اور چاندی کے اور آگاہ تھا اُن حرکات سے جو جنبش دیتے ہین ہوا کے چلنے کو اور جانتا تھا اقسام ہوا کو اور آگاہ ہوا تھا اُن علوم کے پڑھنے سے جو کتب گذشتہ مین تھے اس امر پر کہ اللہ غالب اور بزرگ مبعوث کریگا ایک نبی عربی کو زمین تہامہ سے جو بلاوینگے لوگون کو بجانب اقرار وحدانیت اللہ تعالیٰ اور اُسکی عبادت کے اور ظاہر کرینگے کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اور پھیل جائیگا دین اُنکا روے زمین پر اور بلند ہوگا کلمۂ اُنکا اور مالک ہو جائینگے اصحاب اُنکے شہرون عجم سے یورپ تک اور بنایا تھا حکیم عطماوس نے بزور اپنی حکمت کے زمانہ راعیل بن قطماوس بن مقوقس مین ایک بڑا حظیرہ تانبے کے ستونون پر موضع عین شمس مین اور بنائی تھین اُس حظیرے پر کئی تصویرین خود دار اور رکھے تھے منھ اُن تصویرون کے بجانب مصر کے اور لکھی تھی اُسپر زبان اور خط قبطی مین یہ عبارت اذا ادرت هذه الاشخاص وجوهها الى الحجاز فقد ذهب ملك العرب **راوی** نے بیان کیا ہی اُسی حال مین کہ مقوقس بعض ایام مین سوار ہوا تھا بارادہ شکار کے اور یہ سوار ہونا اُسکا زمانہ ہجرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا پس جب پہونچا مقوقس موضع مین عین شمس تک بلند ہوئین آوازین اُن تصویرون سے اور پھر گئے منھ اُنکے بجانب حجاز کے پس یقین کیا بادشاہ نے اپنی عزت وملک کے زوال کا پس پھر اوہ اپنے سے اور باز رہا شکار سے اور داخل ہوا اپنے محل مین اور تخت پر جلوس کرکے جمع کیا قسیسون اور راہبون اور اکابر

قبطہ کو اور کہا اُنسے کہ اے لوگو دین نصرانیہ کے آگاہ ہو تم کہ زمانہ تمھارا گذر گیا اور بادشاہت تمھاری جاتی رہی اور یہ زمانہ اُن نبی کا ہی جو مبعوث ہونگے آخر زمانے مین اور اُنکے بعد کوئی نبی نہوگا اور وہ مبعوث ہونگے ساتھ تلوار اور ڈرانے کے اور ضرور ایک شخص اُنکے صحابہ سے مالک ہوجائیگا شہرونکا اور ذلیل کریگا بندون کو اور مقہور کریگا بادشاہون کو اور مالک ہوجائیگا میرے پائے تخت تک پس فکر کرو تم اپنے کام مین اور صلح رکھو آپسمین اور مہربانی کرو اپنی رعیت پر اور ظلم نہ کرو تم اپنے احکام مین پیروی ظلم سے پس بتحقیق ظلم گران اور ناگوار ہی مظلوم پر اور خبر آگاہ اُسکی زیان کاری ہی اور دو تم حق لینے ذمہ کا اور نہ دست درازی کرے قوی تمھارا تمھارے ضعیف پر اور جانو تم اس بات کو کہ دُنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے پاس قبل تمھارے تاکہ ہمیشگی کرے وہ تمھارے ساتھ اور جسطرح کہ تمنے ملکیت دنیا حاصل کی ہی ان لوگون سے جو تمھارے قبل تھے اسیطرح ملکیت اُسکی حاصل کرینگے اور قوم جو تمھارے بعد ہونگے پس نیک اور درست رکھو تم اپنی نیتون کو اُن امور مین جو تمھارے اور تمھارے پیدا کرنے والے کے بیچ مین ہین پس اگر تم ایسا کروگے تو امید رکھونگا مین تمھارے واسطے فتح کی تمھارے دشمنون اور اُن لوگون پر جو تمسے لڑنیکا ارادہ کرینگے اور اگر تابع ہوگے تم خواہش نفسانی کے تو ظاہر ہوگی تمھارے لیے ہلاکی تمھاری واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے حمید بن طویل سے اور اُنھون نے ابن اسحاق راوی غیر ذات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب ہجرت فرمائی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے بجانب مدینہ طیبہ کے اور بیعت کی آپ سے قبیلۂ اوس اور خزرج نے لکھے آپنے خطوط تمام بادشاہان زمین کے نام اور لکھا آپنے بشمول اُن خطوط کے ایک خط بنام مقوقس بن راعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور سکندریہ کے اور کاتب اُس خط کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور وہ خط اس عبارت سے تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی صاحب مصر و الاسکندریۃ اما بعد فان اللہ تعالی ارسلنی رسولہ وانزل علی قرانا مبینا وامرنی بالاعذار والانذار ومقاتلۃ الکفار حتی یدینوا الناس بدینی ویدخلوا فی ملتی وقد دعوتک الی الاقرار بوحدانیۃ اللہ تعالی فان فعلت سعدت وان ابیت شقیت والسلام پھر لپیٹا آپنے خط کو اور ثبت کی اسپر مُہر اپنی پھر پہن لیا اُسکو اپنی انگشت مبارک مین اور تھی وہ مہر چاندی کی اور اُسپر تین سطرین تھین پہلی سطر مین لفظ محمد اور دوسری مین لفظ رسول اور تیسری سطر مین لفظ اللہ تھی پس نہین کندہ ہوسکتی ہی یہ عبارت کسی شخص کی انگوٹھی پر ثمرہ بن عوف نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے حمید بن طویل سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مین رنگ تھا یا نہین اُنھون نے کہا مجھکو نہین معلوم اور پوچھا ایک شخص نے جابر بن عبد اللہ الانصاری سے کہ کس ہاتھ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی پہنتے تھے اُنھون نے کہا کہ داہنے ہاتھ مین ابن عباس نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہوے داہنے ہاتھ مین اور فرماتے تھے کہ داہنا ہاتھ زیادہ مستحق ہی واسطے زینت کے بائین ہاتھ سے اور پہن لی آپ نے انگوٹھی داہنے ہاتھ مین پھر پھیر لیا اُسکو آپ نے بائین ہاتھ مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ پہنتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین اور جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر رض اور عمر رض

اور عثمانؓ اور علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہم پہنتے تھے انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین راوی نے بیان کیا جب چھاپا آپ نے خط کو اپنی مہر سے فرمایا کہ اے لوگو کون شخص تم مین کا جائیگا یہ خط میرا لیکر بجانب حاکم مصر کے اور مزدوری اُسکی اللہ تعالی کے ذمہ ہوگی پس جلد اُٹھ کھڑے ہوے آپکے حضور مین حاطب بن ابی بلتعہ القریشی اور کہا اُنھون نے کہ مین جاؤنگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ تم مین حاطب نے بیان کیا ہی کہ لیا مین نے خط کو اور روانہ ہوا مین بجانب اپنے گھر کے اور کسا مین نے اپنی سواری کو اور رخصت کیا مین نے اپنے اہل وعیال کو اور سوار ہوکر اپنی اونٹنی پر چلا مین مصر کی راہ پر پس جب دور ہوا مین مدینہ منورہ سے تین دن کی راہ پر پہونچا مین ایک چشمۂ پانی پر قوم بدر سے پس چاہا مینے ورلانا اپنی اونٹنی کا پانی مین کہ ناگہان دکھائی دیے مجکو تین شخص دو شتر سوار اور ایک تیسرا جو ابلق گھوڑے پر سوار تھا پس جب دیکھا مین نے اُنکو ٹھہر گیا مین واسطے اُنکے دریافت حال کے کہ اُسی وقت وہ اسپ سوار نزدیک ہوا مجھ سے اور کہا کہ ای شخص تو کہانسے آیا ہی اور کہان کا ارادہ رکھتا ہی پس کہا مین نے کہ ای شخص سوال نکر تو مجھ سے اُس چیز سے جس سے پڑے تو رنج مین اور مین ایک مرد مسافر اور چلنے والا ارادہ کا ہون پس کہا سوار نے کہ تو خوف نکر ہمنے تیری طرف کا قصد نہین کیا ہی بلکہ ہم ایک قوم ہین کہ جاتے ہین محمد عبداللہ کیواسطے لینے اپنے عوض کے اور حلف کی ہی ہمنے آپسمین اس بات کی کہ داخل ہووین ہم شہر یثرب مین وقت غفلت کے اور ناگہان درآوین ہم اُنپر پس شاید کہ پاوین ہم اُنھین غفلت مین اور مار ڈالین ہم اُنکو پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ قسم ہی خدا کی کہ اگر قدرت دیتا مجھکو خدائیتعالی ان لوگون پر تو جہاد کرتا مین اُنین اگرچہ یکہ ہوتا کسواسطے کہ سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے الحرب خدعۃ پس مین اُس سوار سے باتین کرہی رہا تھا کہ ناگاہ دو شتر سوار میری طرف متوجہ ہوئے اور سختی اور ترشروئی سے کہا مجھسے کہ افسوس ہی تمپر تم اصحاب محمدؐ سے ہو مین نے کہا کہ قریب تھا کہ بھٹک جاتے تم دونون راہ راست سے حالانکہ مین ایک مرد ہون مثل تمھارے اور چاہتا ہون مین بھی اُس چیز کو کہ جسکو تم طلب کرتے ہو اور قصد یثرب کا رکھتا ہون اور تحقیق خواہش کی ہی مین نے تم دونون کی صحبت کی تاکہ ساتھ رہون مین تمھارے لیکن مینے بھی اُس راہ مین سُنا ہی معتمد شخص سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہی ایک ایلچی کو اپنے صحابہ سے بجانب حاکم مصر کے مع اپنے خط کے اور مین راہ اُسکی دیکھتا ہون کہ شاید کہ دیکھ پاؤن مین اُسکو اور میرے گمان مین وہ شخص اس جنگل مین پوشیدہ ہی حاطب نے بیان کیا ہی کہ اشارہ کیا مینے بجانب ایک جنگل کے جو مجھ سے نزدیک تھا جسکو وادی الاراک کہتے تھے اور اکثر مین اُسمین ٹھہرتا تھا پس کہا مین نے کہ بھیجو تم میرے ساتھ کسی کو جو بڑا مضبوط دل تم مین کا اور بڑا تیز ہو نیزہ بازی مین تاکہ گھسین اور ڈھونڈین ہم اس جنگل مین پس جا پڑین ہم اُسپر تو مار ڈالین اُسکو پس کہا پس اسپ سوار نے مجھ سے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا پھر آگے ہوا وہ میرے اور چھوڑا اپنے دونون ساتھیون کو بحالت سواری کے اپنی اونٹنیون پر اور آیا مین اور وہ سوار اُس جنگل مین اور چھپ گئے ہم اُسمین پس جب دور لے گیا مین اُسکو اُسکے دونون ساتھیون سے سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا کہ میرا نام سیلاب بن عاصم الہمدانی ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو اس امر سے کہ نہین قدرت رکھتا ہی داخل ہونے کی شہر یثرب مین مگر وہ شخص جو بڑا

مضبوط اور قوی دل ہو سیلاب نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی مین نے کہا اس سبب سے کہ وہان سردار روے زمین اور جوانمرد ون
عرب کے ہین مثل عمرؓ اور علیؓ اور فلان فلان کے مگر تلوار تیری کیسی ہی اُسنے کہا کہ تلوار میری تیز اور روان ہی مین نے کہا کہ دکھا تو
مجکو پس کھینچ لیا اُسنے تلوار کو میان سے اور حوالے کیا مجکو پس لیا مین نے تلوار کو اُسکے ہاتھ سے اور جنبش دی مین نے اُسکو
اور کہا مین نے کہ اے سیلاب یہ تلوار روان ہی پھر پڑھا مین نے اِس شعر کو ۔ سیوفٌ حداد یالوی بن غالب ٭ حداد ولکن این
بالسیف ضارب ٭ اُسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنی ہین مین نے کہا کہ اے بیٹے عاصم کے تلوار تیری بنائی ہوئی قوم عاد کی
ہی اور نہین پائی ہی عرب نے کسی تلوار کو زیادہ روان مثل اِس تلوار کے لیکن واجب ہی مجھپر بزرگی تیری اور مین چاہتا ہون تجھ سے
نزدیکی تو بسبب ایک کسی حیلے کے کہ آگاہ کرون مین تجکو اُس سے تاکہ قتل کرے تو بسبب اُسکے اپنے دشمن کو اُسنے کہا قسم ہی تکو دینداری
عرب کی کہ ایسا ہی کرو تم مین نے کہا جسوقت ہووے تو لڑائی کی جگہ مین اور لڑے تو اپنے دشمن سے اور چاہتا ہی اُسکے قتل کو
پس جنبش دے تو اِس تلوار کو تاکہ چمکنے لگے باڑھ اُسکی اور مار تو اُسکے کنارے سے اپنے دشمن کو کہ وہ جلد کارگر ہوگی واسطے مارنے اور
کاٹ ڈالنے دشمن کے پھر پکارا حاطب نے اُسکو اور کہا کہ ای سیلاب دیکھتا ہی تو اِس سوار کو جو آتا ہی ہماری طرف جنگل کے سرے سے
کہ میرے گمان مین وہ ہمارے دشمنون سے ہی پس متوجہ ہوا سیلاب درانحالیکہ بتامل نظر دیکھتا تھا بجانب جنگل کے پس مارا حاطب نے
تلوار کو اُسکی گردن پر اور اُسیوقت سر اُسکا اُڑ گیا اُسکے بدن سے اور مردہ ہو کر گر پڑا وہ دشمن خدا زمین پر حاطب کہتے ہین کہ دوڑا مین بجانب
اُسکے گھوڑے کے اور لیکر باندھ دیا مین نے اُسکو ایک درخت مین تاکہ نہ بھاگ جاوے وہ اُسکے ساتھیون کے پاس پھر چھوڑا مین نے
اُسکو بندھا ہوا اور جلد آیا مین بجانب اُن دونون ساتھیون سیلاب کے اور وہ دونون دیکھتے تھے پس جب دیکھا انھون نے مجکو آیا میرے
نزدیک ایک شخص اُن دونون کا اور کہا کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے اور سیلاب کہان ہی پس کہا مین نے اُن دونون سے کہ بشارت
ہو تکو بسبب عوض لینے اور دور ہو جانے ننگ و عار کے آگاہ ہو تم دونون کہ تحقیق پایا ہی ہمنے دو شخصون کو صحاب محمد صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم سے اور دونون سوتے ہین اور بھیجا ہی مجکو تمھارے ساتھی یعنی سیلاب نے تمھارے پاس تاکہ چلے ایک شخص تم مین کا میرے
ساتھ کہ قوت اور قدرت حاصل کرین ہم اُن دونون پر اور ٹھہرے ایک شخص تم دونون کا یہان کسواسطے کہ یہ جنگل اصحاب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے خالی نہین ہی پس کہا اُن دونون نے کہ کیا اچھی رائے ہی یہ اور چلا دوسرا شخص ساتھ میرے اور جلدی کی مین نے
اُسکے ساتھ چلنے مین اور پھر گیا مین راہ مقتول یعنی سیلاب سے اور لیا مین نے اُسکے ساتھ جنگل کی راہ کو پھر سامنے آیا مین اوسکے اور
کہا مین نے اُس سے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ عبداللات مین نے اُس سے کہا کہ ہو جا تو پاپیادہ اور احتیاط کر خوف سے پس جسوقت ناگہان
دراوین ہم اُن دونون شخصون پر پس تو ہوشیار رکھنا اپنے دل کو پھر مین اپنے داہنے بائین دیکھنے لگا پس کہا اُسنے کہ کیا ہوا ہی تمکو
مین نے کہا کہ مین غبار دیکھتا ہون اور بیشک اُسمین وہ قوم ہین جنھون نے میل کیا ہی بجانب دین محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے پس
بتامل نظر دیکھنے لگا وہ بجانب غبار کے مثل بیخود اور حیران کے پس ماری مین نے اُسکو ایک ضرب تلوار کی بحالت غفلت کے اور جدا کیا مین نے
سر اُسکا جدا کر کے اُسکے بدن سے پس گر پڑا وہ زمین پر مردہ ہو کر اور پھر امین تیسرے شخص کیطرف پس جب اُسنے اکیلا دیکھا مجکو یقین کیا

اُسنے ساتھ بُرائی کے اور سامنے آیا میرے پس مارکوٹ کی اُسنے مجھپر اور مین نے اُسپر اور صدمہ پہونچایا اُسنے مجھکو اور مین نے اُسکو مگر یہ کہ خدا تعالےٰ نے اعانت کی میری اور غالب کردیا مجھکو اُسپر پس مارڈالا مین نے اُسکو اور لیا مین نے دونون اونٹون اور گھوڑے کو اور چھوڑا مین نے کل اسباب کو نزدیک ایک شخص کے عبد الشمس سے اور وہ میرا بڑا دوست تھا زمانۂ جاہلیت مین اور سوار ہوا مین اپنے اونٹ پر اور متوجہ ہوا مین بجانب مصر کے اور شب و روز چلا جاتا تھا مین تا اینکہ پہونچا مین مصر مین پس جب دیکھا قبطیون نے مجھکو متوجہ ہوے بجانب میرے اور کہا مجھ سے کہ کہانسے آیا ہی مین نے کہا کہ بطور ایلچی کے آیا ہون تمھارے حاکم کے پاس اُنھون نے کہا کہ تو کسکا ایلچی ہی مین نے کہا کہ مین ایلچی محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس جب سُنی اُنھون نے یہ بات مجھسے گھیر لیا مجھکو ہر طرف سے اور چلے مجھکو ساتھ لیکر تا اینکہ لائے وہ مجھکو بادشاہ کے محل تک اور مجھکو دروازے پر ٹھہراکر اجازت طلب کی اُن لوگون نے مقوقس سے پس حکم کیا اُسنے میرے حاضر لانیکا پس جب گیا مین سامنے اُسکے تو دیکھا مین نے اُسکو بیٹھے ہوے اپنے تخت پر جو مرصع بجواہر تھا اور یاقوت کے نگینے اُسکی دیوارون مین چمکتے تھے اور حجاب اُسکے سامنے کھڑے تھے پس ٹھہرا مین سامنے اُسکے اور متوجہ ہوا مین بجانب اُسکے ساتھ دعاے سلام کے پس کہا ایک حاجب[۱] نے اُسکے حجّاب سے کہ اے برادر عربی کہان ہی خط تمھارے سردار کا پس دیا مین نے خط اپنے ہاتھ سے بادشاہ کے ہاتھ مین اور لیا اُسکو بادشاہ نے مجھ سے ساتھ توجہ کے اور بوسہ دیکر رکھا اُسکو اپنی آنکھون پر اور کہا کہ فراخی اور مبارکی ہو خط نبی[۲] عربی کو پھر دیا اُسنے وہ خط اپنے وزیر کو کہ جسکا نام باکلین تھا اور کہا اُس سے کہ پڑھکر سنا تو مجھکو پس پڑھا وزیر نے خط کو آخر تک پس کہا بادشاہ نے اپنے غلام سے کہ لا تو اُس جامۂ دان کو جو مین نے تجکو سپرد کیا ہی پس لے آیا اُسکو غلام اور رکھا اُسکو سامنے بادشاہ کے پس کھولا اُسکو بادشاہ نے اور نکالا اُسمین سے ایک جامۂ نگارین کو جسمین تصویر اور تعریف آدم اور تمام انبیا علیہم السلام کی تھی اور سب کے اخیر مین تعریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی پس کہا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہ کہہ تو اس عربی سے کہ بیان کرے وہ ہمسے تعریف اپنے نبی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسطور سے کہ گویا مین اُنکو دیکھتا ہون پس کہا وزیر نے حاطب رض سے کہ اے برادر عربی بادشاہ تمسے کہتا ہی کہ تعریف کرو تم مجھ سے اپنے سردار کی حاطب نے کہا کہ کس شخص کی طاقت ہی تعریف کرنے ایک عضو کی اعضاے مبارک ہمارے سردار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس کہا وزیر نے کہ ضرور ہی تمکو جواب دینا سوال کا حاطب نے بیان کیا کہ کھڑا ہوا مین قدمون کے بل اور بیان کیا مین نے اُن[۲] صاحبی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم وسیم قسیم معتدل القامة بعید الهامة بین کتفیه شامة وهی علامة کالقمر اذا بزغ صاحب خشوع و دیانة وصفة وصیانة صادق اللهجة واضح البهجة اشم العرنین واضح الجبین سهل الخدین دقیق الشفتین براق الثنایا بعینیه دعج وبحاجبیه زجج وباسنانه فلج انف غیر ذی عوج وصدره یترجرج وبطن کطی الثوب اللد لجر ولسان فصیح ونسب صحیح صلے اللہ علیه وآله قد حسن جماله راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنی بادشاہ نے تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہا اُسنے کہ سچے ہو تم اے عربی اُس امر مین جسکو تم نے بیان کیا ایسی ہی تعریف اور حلیہ اُن کا ہمارے پاس ہی راوی کہتا ہی کہ اُسی حالت مین کہ حاطب

تھے بادشاہ سے مخاطب اور بادشاہ اُن سے کہ بچھایا گیا دسترخوان اور لایا گیا کھانا حاطبؓ کہتے ہین کہ حکم کیا مجھکو بادشاہ نے آگے آنے کا واسطے کھانا کھانے کے پس باز رہا مین اُس سے ہنسا بادشاہ اور کہا اُسنے کہ اے برادر عربی مین جانتا ہون اُس چیز کو جو تم پر حلال اور جو حرام ہی اور حکم کیا ہی مین نے کہ لایا جاوے تمھارے سامنے گوشت چڑیا کا پس کہا مین نے کہ اے بادشاہ ہم ان چاندی اور سونے کے برتنون مین نہین کھاتے ہین کسواسطے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وعدہ کیا ہی ہم سے ان برتنون مین بہشت مین کھانے کا پس اُسی وقت حکم کیا بادشاہ نے رکھنے کھانیکا میرے واسطے مٹی کے برتنون مین تب آگے بڑھا اور کھانے لگا مین پس پوچھا مجھ سے بادشاہ نے کہ اے برادر عربی کون کھانا دوست رکھتے ہین سردار تمھارے مین نے کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ کدو کو پس جب آتے تھے ہم کھانے پر اور ہمارے سامنے کدو ہوتا تھا تو ہم اُسکو آپ کے نزدیک کر دیتے تھے اور ایکبار تشریف لے گئے تھے آپ ایک گھر مین اپنی قوم کے پس سامنے لایا گیا آپ کے ایک بڑا کاسہ جسمین ثرید تھا اور اُسکے اوپر کدو رکھا تھا پس آپ نے اُسکے ساتھ کھایا کدو پس ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین کدو کو کسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُسکو دوست رکھتے تھے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی کس چیز مین آپ پانی پیتے ہین مین نے کہا کہ پانی پیتے ہین آپ ایک پیالے مین جو لکڑی کا ہی اُسنے کہا کہ آیا قبول کر لیتے ہین آپ ہدیے کو مین نے کہا کہ ہان اور فرماتے تھے آپ لو دعیت الی کراع لاجبته ولو اهدی الی ذراع لقبلته بادشاہ نے کہا کہ قبول کرتے ہین آپ صدقے کو مین نے کہا نہین بلکہ قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو اور سُنا ہی مین نے آپکو کہ فرماتے تھے لو سلم الناس لتهادوا من غیر جوع اور بہ تحقیق دیکھا ہی مین نے آپکو جسوقت کہ آتا ہی آپ کے پاس ہدیہ اقسام کھانے سے تو نہین کھاتے ہین آپ اُسکو جبتک کہ آپ کے اصحابؓ نہین کھاتے ہین مقوقس نے کہا کہ آیا سُرمہ لگاتے ہین آپ مین نے کہا ہان سُرمہ لگاتے ہین آپ داہنی آنکھ مین تین بار اور بائین آنکھ مین دو بار اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص چاہے سرمہ لگانا زیادہ لگاوے اُس سے یا کم اور سُرمہ آپکا سنگ اثمد کا ہی اور دیکھتے ہین آپ آئینے کو اور برابر کرتے ہین اور لٹکاتے ہین موہاے مبارک کو کنگھی سے اور نہین جدا ہوتی ہین آپ سے یہ چند چیزین آئینہ اور سُرمہ دان اور کنگھی اور مسواک سفر مین نہ حضر مین اور دیکھا مین نے آپ کو کہ زینت اور آراستگی کرتے ہین آپ واسطے ملاقات اپنے ساتھیون کے سواے زینت اور آراستگی کے واسطے اپنی اہل کے اور کہا ایک دن آپ سے آپ کی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس حالت مین کہ دیکھا تھا آپ نے بیچ ایک رکابی کے جسمین پانی تھا اور برابر کیا آپ نے بالون کو کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے مان اور باپ پر تصدق ہون پانی مین دیکھکر برابر کرتے ہین آپ بالون کو حالانکہ آپ بہترین مخلوقات خدا کے اور اُسکے رسول ہین آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ بہ تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہی اپنے بندے کے

واسطے جسوقت نکلے اپنے بھائیون کی طرف اُس امر کو کہ زینت کرے وہ واسطے اُن لوگون کے مقوقس نے کہا کہ جسوقت سوار ہوتے ہین آپ ساتھ کسی لشکر کے تو کون چیز اُٹھائی جاتی ہو آپکے سر پر مین نے کہا کہ سیاہ و سفید نشان جسمین یہ لکھا ہی لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مقوقس نے کہا کہ آپ کے پاس کوئی تخت ہو جسپر آپ جلوس فرماتے ہین یا قبہ جسمین بیٹھا کرتے ہین آپ مین نے کہا ہان ایک تخت ہی کہ پائے اُسکے لوہے کے ہین اور دیکھا ہی مین نے آپکے پاس ایک قبہ مدور چمڑے کا جسمین قریب چالیس آدمی کے بیٹھ سکتے ہین مقوقس نے کہا کہ گھوڑون مین سے کس قسم کے گھوڑے کو آپ دوست رکھتے ہین مین نے کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ اُس گھوڑے کو جسکے اوپر کے لب مین سفیدی ہو اور ہاتھ پیر اُسکے سفید ہون اور ایال اور دم اُسکی سُرخ اور آگے دوڑنے والا ہو چھوڑا ہی مین نے آپ کے پاس ایک گھوڑا جسکا نام مرتجع ہی پس جب سُنا مقوقس نے کلام حاطب رض کا منتخب کیا اُسنے اپنے گھوڑون سے ایک گھوڑا جو بہت اچھا اور مشہور تھا اُسکے گھوڑون مین جسکا نام مامون تھا اور زین پوش اور لگام سے درست کر کے آپ کے واسطے نامزد کیا اور ایک حمار جسکا نام عفیر تھا اور استر موسوم بہ دلدل اور ایک لڑکی سیاہ رنگ کی جسکا نام بریرہ تھا اور ایک لڑکی خوبصورت سفید رنگ کی قبط کی لڑکیون سے جنکا نام ماریہ تھا اور ایک غلام موسوم بہ محبوب اور مشک اور عود اور چیزین خوشبو کی اور عمامے قبطی سفید باریک کتان کے جو مصر مین بنے جاتے تھے اور حکم کیا اپنے وزیر کو لکھنے جواب خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس عبارت سے بسمک اللھم من المقوقس الی محمد صلعم اما بعد فقد بلغنی کتابک وقرأتہ وفھمت ما فیہ وانت تقول ان اللہ تعالی رسلک رسولا وفضلک تفضیلا وانزل علیک قرانا مبینا وقد کشفنا یا محمد فی علمنا عن خبرک فوجدناک اقرب داع دعا الی اللہ واصدق من تکلم بالصدق ولولا انی ملکت ملکا عظیما کنت اول من سار الیک ولا نعلمہ انک خاتم الانبیاء وسید المرسلین وامام المتقین والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الی یوم الدین حاطب نے بیان کیا ہی کہ دیا بادشاہ نے خط مجکو مع ہدیے کے اور بوسہ دیا درمیان میری دونون آنکھون کے اور کہا کہ قسم ہی اللہ کی تم کو اے حاطب اسی طرح بوسہ دینا تم درمیان دونون آنکھون محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میری طرف سے بعد اُسکے حکم کیا اُسنے ایک گروہ کو اپنے ہمراہیون سے چلنے کا ساتھ میرے پس روانہ ہوا مین اور رات دن چلتا تھا مین اور قبطی لوگ میرے ساتھ تھے تا اینکہ داخل ہوا مین عرب کے شہرون مین اور پایا مین نے ایک قافلے کو شام سے آتے ہوئے بارادے مدینہ طیبہ کے پس پھیر دیا مین نے ہمراہیان بادشاہ کو اور روانہ ہوا مین ساتھ قافلے کے تا اینکہ پہونچا مین مدینہ منورہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس متوجہ ہوا مین بجانب مسجد شریف کے اور بٹھا کر اپنی اونٹنی کو باندھ دیا مین نے اور ہدیے کو مسجد کے دروازے پر رکھکر اندر مسجد کے داخل ہوا اور آیا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین اور سلام کیا مین نے آپکو اور اُن لوگون کو جو سامنے آپ کے تھے اصحاب سے اور رکھا مین دونون قدمون کے بل اور پڑھنا شروع کیا مین نے ان اشعار کو

أنعم صباحا يا وسيلة أمتي
ساتھ نازو نعمت کے صبح کرین آپ ہر روز اے وسیلہ امت کے

أطوي المهامه كالجميل المتعسف
لپٹنے والا تھا مین بیابان کو مثل کوشش کرنے والے سخت کے

فقرأ كتابك حين فك ختامه
پس پڑھا اسنے آپ کے خط کو جب کہ توڑا اور جدا کیا اسنے اسکی مُہر کو

ماذا يُدِيعُكَ من كتاب مشرف
کس چیز نے تازہ کیا تجکو اس خط بزرگ سے

قالوا فهمت فقال لست بواهم
کہا انھون نے کہ غلط سمجھا ہے تو پس کہا اسنے کہ نہین ہون مین غلط سمجھنے والا

خط يلوح لناظر متوقف
خط روشن اور چمکنے والا ہے واسطے دیکھنے والے امید رکھنے والے کے

ترجوا النجاة غدا الامة يوم الموقف
امید رکھتی ہے امت نجات کی کل دن قیامت کو

حتى رأيت بمصر صاحب ملكها
تا اینکہ دیکھا مین نے مصر مین وہان کے سردار کو

فاظل يرعد كاهتزاز المرهف
پس ہوگیا وہ در آنحالیکہ کانپتا تھا مثل جنبش تلوار تنک اور باریک کے

قال سكتوا يا ويلكم وتيقنوا
کہا اسنے کہ چپ ہو تم برا ہو تمہارا اور یقین جانو تم

لكن قرأت بيان خط الأحرف
لیکن پڑھا اور پایا مین نے آپ کے خط لکھے ہوئے کو

هذا الكتاب كتابه لك جامعا
یہ خط اسکا ہے آپ کے نام در آنحالیکہ جامع ہے آپکے فضائل کا

أني مضيت إلى الذي أرسلتني
تحقیق گیا مین اسکی طرف جہان کو بھیجا تھا آپ نے مجکو

فبدا إلي بمثل قول المنصف
پس آغاز کلام کیا اسنے میرے ساتھ مثل کلام شخص انصاف کنندہ کے

قال البطارقة الذين تحملوا
کہا ان افسرون نے جو لیجاتے تھے

هذا الكتاب ألا كمن مصحف
کہ یہ خط ہے روشن مجمع خط اور کتابون سے

في كل سطر من كتاب محمد
بیچ ہر سطر کے نامہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

يا خير مبعوث بفضلك نكتفي
اے بہتر بھیجے گئے ساتھ تیری بزرگی کے اکتفا کرتے ہین ہم

پھر دیا مین نے خط مقوقس کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس دیا آپ نے وہ خط امام برحق علی کرم اللہ وجہہ کو اور فرمایا کہ یا علی پڑھو تم اسکو پس جب پڑھ چکے حضرت علیؑ فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ قبطیون کو انکی دنیا مین پس تحقیق پہچانا ان لوگون نے امر راست کو اور ظاہر کیا خطاب کو پھر حکم کیا آپ نے لانے ہدیہ کا پس لایا گیا سامنے آپ کے وہ ہدیہ سب تب آپ نے فرمایا کہ ہر ذی روح خاص ہے میرے واسطے پس خاص کیا آپ نے ماریہ قبطیہ کو اپنے واسطے اور مقرر کیا مہر انکا آزادی اور پیدا ہوئے انسے ایک بیٹے جنکا نام مبارک ابراہیم تھا علیہ السلام الی یوم القیام اور زندہ رہے وہ دو سال تک خواہ کم ہی سے پھر وفات پائی پس جب وفات پائی انھون نے گہن لگا سورج مین پس کہا مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ یہ گہن لگنا آفتاب کا نہین ہے مگر بسبب وفات آپکے بیٹے ابراہیمؑ کے آپ نے فرمایا کہ نہین گہن لگتا ہے چاند اور سورج مین بسبب وفات کسی شخص کے اسواسطے کہ یہ نشانیان ہین اللہ تعالیٰ کی نشانیون سے پس جب گہن لگے اندنون مین رجوع کرو تم بجانب نماز کے پھر لیا آپنے اس سیاہ رنگ لڑکی اور غلام اور استر اور گھوڑے اور حمار کو اور باقی ہدیے کو برابر تقسیم کر دیا آپ نے اپنے اصحاب کرام کو صلے اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ جب جدا ہوئے عمرو بن العاص ساحل شام سے تو چلے وہ بارادے مصر کے پس پہونچے وہ ایک موضع مین جسکو برنج کہتے تھے جدا ہوئے یوقنا مع اپنے لشکر کے اہل عرب سے اور کہا انھون نے عمرو بن العاص سے کہ تم ارادہ اس امر کا رکھتے ہو کہ ناگہان آؤ تم زمین مصر مین مع اپنے لشکر کے شاید کہ لیلو تم اسکو بہجوم اور سختی سے اور مالک ہو جاؤ اسکے بسبیل غفلت کے اور مین یہ چاہتا ہون کہ تم سے علیحدہ ہو

اکیلا ہوکر تمھارے پیشتر جاؤن شاید کہ پہونچ جاؤن مین اپنے مقصد کو جسکا ارادہ کیا ہی مین نے اور ملکیت حاصل کرون مین اُسکی تمھارے واسطے ساتھ فریب اور مکر کے عمرو بن العاص نے کہا کہ روانہ ہو اور جاؤ تم توفیق دے اللہ تعالی تمکو اور اعانت اور حفاظت کرے تمھاری پس چلے یوقنا مع اپنے لشکر کے رفح سے وقت شب کے اور نہین متعرض ہوے وہ عریش اور واردہ اور بلقارہ سے اور یہ تینون مقام شہر پناہ مضبوط اور آباد تھے اور رہنے والے یہان کے ایک قوم عرب منفرہ سے تھے جو خراج گذار مقوقس بن اعیل کے تھے اور جلد ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالی نے راوی نے بیان کیا ہی کہ یوقنا دن رات چلے جاتے تھے تا اینکہ پہونچے وہ قرمہ مین اور وہان ایک حاکم مقوقس کیطرف سے تھا جسکا نام دونیدان تھا اور قرمہ کنارے دریاے تنیس کے بسمت مشرق اُسکے واقع تھا پس جب آئے اسپر یوقنا مع اپنے لشکر کے دیکھا اُنھون نے بڑے خیمونکو کھڑے ہوے پس جب قریب ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے واقع ہوا شور اور سوار ہوا حاکم وہانکا مع لشکر بادشاہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ اخبار ملک شام کے اور وہ کام جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان کرتے تھے ہر روز اُنکو وہان پہونچتے تھے پس جب مالک ہوگئے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سواحل شام اور قیساریہ کے اور بھاگا وہان سے قسطنطین بن ہرقل پہونچی یہ خبر بھی اہل مصر کو اور بہت غمگین ہوے وہ لوگ اس باعث سے اور سبب اس رنج کا یہ تھا کہ قسطنطین بن ہرقل نے نکاح کیا تھا مقوقس کی بیٹی ارمانوسہ کے ساتھ اور مقوقس نے ارمانوسہ کو مع مال و اسباب اور لونڈیون کے آراستہ کرکے روانہ کیا تھا بجانب بلبیس کے تاکہ وہ اپنے شوہر قسطنطین کے پاس جاوے پس جب پہونچے وہ قاقوس تک خبر پہونچی اُنکو اس امر کی کہ عرب لوگ آکر اُترے ہین شام کے سواحل پر اور مالک ہوگئے ہین وہان کے شہرون اور قلعجات کے اور بادشاہ وہانکا قسطنطین پسر ہرقل مع لونڈیون اور اہل وعیال و خزانے کے کشتیون مین سوار ہوکر بارادۂ قسطنطنیہ کے روانہ ہوا ہی پس جب پہونچی اُنکو یہ خبر پھرے وہ بجانب بلبیس کے اور بھیجا اُسنے ایک اپنے حاجب کو جسکا نام مثیلاوش تھا مع دو ہزار سوار کے واسطے نگاہبانی قرمہ کے اور حکم کیا اُسکو وہانکی حفاظت کا اہل عرب کے خوف سے واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے ایک مرد قبطی سے جو داخل اسلام اور رہنے والا بادشاہ کے لشکر کا تھا روایت کی ہی کہ پوچھا مین نے اُس سے کہ کیا حال تھا تمھارا جسوقت پہونچی تھی تمکو یہ خبر کہ عرب مالک ہوگئے شام اور شہرون اور قلعون کے اور مار ڈالا اُنھون نے وہان کے جوانمردان اور بطارقہ کو اور بھگایا اور شکست دی وہان کے بادشاہونکو اُسنے کہا کہ جب پہونچی یہ خبر مقوقس کو بھیجا اُسنے اپنے قاصدون کو بطرف اُن شہرون کے جو قریب ہین شام سے پاس اپنے عاملون کے واسطے اس ڈر کے کہ نہ اُترنے اور داخل ہونے دین وہ کسی آدمی اور نہ کسی اور کو مکتا سے بلاد شام سے زمین مصر اور شہرہاے مالک مقوقس مین اور یہ سب باتین اس خوف سے تھین کہ بیان کرینگے وہ لوگ معاملات عرب کو ساتھ لشکر شام کے اور کیفیات اُنکی جنگ اور قتال کی پس داخل ہوگا خوف عرب کا قبطیون کے دلون مین اور سست اور ڈھیلے ہوجائینگے وہ بسبب خوف کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب متوجہ ہوے یوقنا بجانب زمین مصر کے اور پہونچے وہ عریش تک کے لوگ آگئے اور کہا کہ اے بطریق آگاہ کرو تم ہمکو اپنے حال سے کہ کیا باعث ہی

تمھارے آنیکا یوقنا نے کہا کہ ہم قوم روم اور لشکر ہرقل بادشاہ سے ہین اور عرب لوگ مالک ہو گئے ہین ہمارے شہرون کے
اور پراگندہ کر دیا ہی اُنھون نے تمام بادشاہون کو نکالدیا اُنکو اُنکے شہرون سے اور قلعون سے اور سکونت اختیار کی ہی اُنکے
ملکون مین اور ہم ایک قوم ہین کہ آئے ہین بارادہ مصر کے اور رہینگے ہم ہمراہ اور تحت رکاب بادشاہ کے اور زندگی بسر کرینگے ہم اُسکی نعمتون
سے اُن لوگون نے پوچھا کہ قسطنطین پسر ہرقل حاکم قیساریہ نے کیا کام کیا یوقنا نے کہا کہ اُسکے حال پوچھنے سے تمھارا کیا مطلب ہی
اُنھون نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی اُسکو اپنی زوجہ ارمانوسہ بیٹی مقوقس بادشاہ سے حالانکہ مقوقس اُسکے باپ نے اُسکو مع مال اور
اسباب اور نوکرون اور لونڈیون وغیرہ کے آراستہ کیا ہی تاکہ بھیجے اُسکو بجانب قسطنطین کے یوقنا نے کہا کہ اسکا علم مجکو نہین ہی راوی
کہتا ہی کہ جب سُنا یوقنا نے اس بات کو کشادہ ہو گیا دل اُنکا اور مضبوط ہو گیا ارادہ اُنکا بسبب اُس چیز کے جو سُنی اُنھون نے اور تجویز کیا
ایک فریب کو اپنے دلمین اور روانہ ہوے وہ اُس حالت مین کہ کھل گئے تھے اُنکے واسطے دروازے مکر اور فریب کے پس جب پہونچتے
تھے وہ کسی قلعہ پر اپنی راہ مین اور لوگ وہانکے پوچھتے تھے حال اُنکا اور سبب اُنکے آنیکا تو کہتے تھے وہ اُنسے حال بنا اور جواب دیتے تھے
بمقتضاے حیلہ کے اور تھے یوقنا مرد عاقل پہچاننے والے ہر چیز کے واقف تھے لڑائی کے کامون اور اُسکے مواقعات سے صاحب تدبیر
اور مکر اور فریب تھے پس جب اُن قلعجات کو طے کر کے فرمہ مین پہونچے تو دیکھا وہان خیمون کو نصب کیے ہوے پس واقع ہوا شور
بسبب اُنکے آنیکے اور والی فرمہ کا مع اپنے حجاب اور کل لشکر کے جو وہان تھا سوار ہو کر آیا پاس یوقنا کے اور پوچھا حال اُنکا یوقنا نے
حاجب سے کہا کہ ای سردار جان تو اس بات کو کہ بادشاہ قسطنطین نے بھیجا ہی مجکو واسطے لیجانے ملکہ ارمانوسہ کے تاکہ اُسکو لیکر روانہ
ہون مین کشتیون مین اور جالون مین بادشاہ سے قسطنطینہ مین پس جب سُنا حاجب نے کلام اُنکا اور دیکھا بجانب حشمت
اور دبدبے اور کثرت اُنکے لشکر کے سچا جانا اُنکو اور ڈر آیا اور چل گیا اُسپر مکر اور فریب یوقنا کا اور کہا اُسنے کہ ملکہ ارمانوسہ کو اُسکے باپ نے
آراستہ کر کے مع مال اور اسباب وغیرہ کے بھیجنا چاہا تھا لیکن نہین باز رکھا اُسکو روانگی سے مگر خوف اہل عرب نے اور معلوم ہوا ہی
اُسکو بھی کوچ کرنا اپنے شوہر کا قیساریہ سے بجانب قسطنطینہ کے آیا تمکو اُسکی روانگی کا علم ہی یوقنا نے کہا کہ مین روانہ ہوا تھا اُسکے
پاس سے اُس حال مین کہ وہ نیت روانگی اور سواری کی رکھتا تھا اور حکم کیا تھا اُسنے مجکو لے آنے اپنی زوجہ کا تاکہ اُسکو لیکر روانہ
ہون مین براہ دریا کے اور جالون اُس سے قسطنطینہ مین پس جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے کہ ٹھہرو تم یہان مع اپنے
لشکر کے تا اینکہ جاؤن مین پاس ملکہ ارمانوسہ کے آگاہ کرون اُسکو تمھارے حال سے پھر تاکید کی اُسنے وہان کے حاکم کو دربارۂ یوقنا
کے اور مضبوط کیا تاکید کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا ملکہ کے پاس اور زمین مین جھکا واسطے اُسکی تعظیم کے بعدہٗ بیان کیا اُسنے حال
یوقنا اور اُنکی گفتگو کا ملکہ نے کہا کہ لاؤ اُسکو میرے پاس پس سوار ہوا مثل طوس اور یوقنا کے پاس آکر حکم کیا اُنکو سوار ہو کر چلنے کا
پاس ملکہ کے پس سوار ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے اور پہونچے وہ ارمانوسہ کے لشکر مین اور تھا وہ بڑا لشکر زیادہ دس ہزار سوار سے
پس پیادہ ہو گئے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور جا کر ٹھہرے خیمے کے دروازے پر تا اینکہ اجازت طلب کی اُنکے واسطے حاجب نے
پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے آنیکا پس جب گئے یوقنا سامنے اُسکے جھکے زمین مین واسطے تعظیم کے پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے واسطے ایک کرسی لانیکا

پس لائی گئی کرسی لوہے کی اور حکم کیا اُنکو بیٹھنے کا پس بیٹھے وہ اور ٹھہرے حجاب سامنے ملکہ کے اور نوکر چاکر داہین بائین تب
کلام کیا ملکہ نے بلا واسطہ کسی مترجم کے اور تھی زبان قبطہ کی غیر مشابہ زبان روم سے ولیکن بادشاہ لوگ یاد کرتے تھے اکثر
زبانون کو واسطے استعمال وقت حاجت کے پس کہا ملکہ نے رومی زبان مین کہ کتنی مدت ہوئی تمکو بادشاہ سے جدا ہوے اُنھون نے کہا
کہ ایک مہینہ گذرا ملکہ نے کہا کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوا تھا یا نہین یوقنا نے کہا نہین بلکہ جدا ہوا مین اُس سے اُسوقت کہ
بھیجا اُسنے مجکو ملکہ کی خدمت مین پس چلا مین اور وہ ارادہ سوار ہونیکا دریا مین رکھتا تھا پس جب پہونچا مین مقام غزہ مین تو معلوم
ہوا مجکو یہ امر کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوکر روانہ ہوا بارادہ قسطنطینہ کے اور اُسنے بیان کی تھی مجھ سے تخلیے مین یہ بات کہ نہین طاقت
ہی مجھ کو عرب سے لڑنے کی اور باپ میرا بھاگ گیا انطاکیہ سے بخوف عرب کے اور جانو تم ای یوقنا کہ باپ میرا لڑا عرب سے مع اپنے
لشکر کے اور مدد طلب کی اُسنے اُن لوگون پر ہر بندہ صلیب رہنے والے شہر ہاے نصرانیہ سے اور بھیجا اُسنے ہاہان ارمنی کو چھ لاکھ
سوار سے سواے عرب متنصرہ کے بجانب یرموک کے پس شکست دی عرب نے میرے باپ کے لشکر کو اور قتل کیا اُن لوگون نے میرے
باپ کے سردارون اور ہاہان کو اور مین نے قصد کیا ہی اس امر کا کہ اپنے اہل و عیال اور خزانہ اور نوکر چاکر لیکر جالون مین اپنے باپ سے
دور ہون مین قسطنطینہ مین پناہ سے اپنی جان اور اہل و عیال اور مال پر اور بعد اس گفتگو کے بھیجا ہی مجکو بادشاہ قسطنطین نے تیرے
پاس کہ تجکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جالون مین اُس سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا ارمانوسہ نے کلام یوقنا کا رجھکا لیا
اُسنے پھر سر اُٹھا کر کہا کہ مجکو کسی کام کرنے کی طاقت بغیر حکم بادشاہ کے نہین ہی اور بہت جلد لکھکر آگاہ کرتی ہون مین اُسکو اس حال سے
پھر حکم کیا ارمانوسہ نے یوقنا کے پلٹ جانیکا پس زمین چوم کر باہر آئے یوقنا اُسکے سامنے سے پس پایا اُنھون نے اپنے لوگون کو کہ
کھڑے کیا تھا اُنھون نے اپنے اور یوقنا کے خیمون کو پس اُترے یوقنا اپنے خیمے مین اور آئین اُنکے لیے ضیافتین ملکہ کی طرف سے
اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کے لیے ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ پہونچی ہی مجکو یہ روایت کہ جب آئی تاریکی رات کی اُسی دن
پہونچے جاسوس ارمانوسہ کے اُسکے پاس اور بیان کیا اُس سے کیفیت فتح قیساریہ اور بلاد شام اور روانگی عمرو بن العاص
بجانب مصر اور گفتگو یوقنا کی اور جدا ہونا اُنکا عمرو بن العاص کے پاس سے بہ قصد فریب کے اور ڈرایا جاسوسون نے ارمانوسہ کو
یوقنا سے اور کہا کہ یوقنا حاکم حلب کا ہی اور وہ داخل ہوا ہی عرب کے دین مین اور وہ ایسا شخص ہی کہ فتح کیا ہی اُسنے طرابلس اور صور کو
مکر سے پس جب سُنی ارمانوسہ نے یہ بات اپنے جاسوسون سے در آیا خوف اُسکے دل مین اور یقین کیا اُسنے اس امر کا کہ کہنا انکا سچ ہی
اور بیشبہ یوقنا ارادہ فریب کا رکھتے ہین پس بلایا اُسنے اپنے حاجب کو اور بیان کی اُس سے تمام گفتگو جاسوسونکی اور حکم کیا
اُسکو آراستگی لشکر اور پہننے ہتھیارون اور ہوشیار رہنے کا اور کہا اپنے غلامون اور نوکرون چاکرون سے کہ جسوقت آوے یہ
رومی اور مصاحب اُسکے پس قبضہ کرو تم ان سب پر اور جب مالک اور قابض ہو جاؤنگے ہم اُنپر تو ذلیل اور خوار ہو جائینگے ساتھی
اُنکے پس جب درست کیا ملکہ نے اس ترتیب کو بھیجا اُسنے اپنے ایک خادم کو یوقنا کے پاس خادم نے آکر کہا کہ ای بطریق کبیر
ملکہ ارمانوسہ بلاتی ہی تمکو کہ بات چیت کرے تمسے اس مقدمے مین جو کہلا بھیجیگی اپنے باپ کے پاس یوقنا نے کہا کہ پھر جاتو

اُسکے پاس اور کہہ اُس سے کہ بخوشی منظور ہی ابھی مین سوار ہوتا ہون مع اپنے مصاحبون کے اور چلتا ہون اُسکے پاس پھر جمع کیا
یوقنا نے اپنے اکابر اصحاب کو اور کہا اُنسے کہ اے اولاد میرے چچا کی آگاہ ہو تم اس امر سے کہ اُس قوم کی ملکہ نے بھیجا ہی میرے پاس
ایک شخص کو اور بُلایا ہی مجکو اور نہین بھیجا اُسنے میرے پاس مگر یہ کہ جان لیا ہی اُسنے ہمارے کام اور ارادے کو اور
جان لو تم اس امر کو کہ اگر پڑ جاوینگے ہم اُنکے ہاتھون مین تو پکڑ کر مار ڈالینگے وہ ہمکو اور کرینگے ہمکو ضرب المثل اُن مسلمانون کے واسطے
جو بعد ہمارے آوینگے پس مرو تم حالت بزرگی مین اور نہ پڑو تم اپنے ہاتھون سے قتل مین اور مرین ہم مددگاری اُس دین مین
کیونکہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگے اور نہین قریب ہی یہ بات کہ اُمید بہتری کی رکھین ہم اس دُنیا سے فریب دہندہ سے جسکا حال
یہ ہی کہ نہین صاف اور خالص کیا اُسنے اپنی دوستی کو ساتھ کسی کے کہ بدل ڈالا اُسکو ساتھ کدورت اور رنج کے اور بتحقیق دیکھا
ہی اُن چیزونکو جسپر تھے تم امر اور نہی سے پھر جاتی رہی وہ بات تمسے پس بناؤ تم اب آخرت کے گھر کو جہاد کرو قوم پر شاید کہ راضی
کرو تم بسبب اپنے جہاد کرنے کے اپنے پروردگار کو اور مٹا ڈالو تم اُن چیزونکو جو گذر گئی ہین تمھارے کفر سے راوی نے بیان کیا ہی
کہ جب سُنا قوم نے اپنے سردار یوقنا سے وعظ کو کھل گئین آنکھین اُنکی اور قوی ہوگیا ایمان اُنکا اور عزم مصمم کیا اُنھون نے
اپنے دشمنون سے جہاد کرنے پر اور لیا اُنھون نے ہتھیارون اور سامان لڑائی کو اور بھروسا کیا اُنھون نے سب کامون مین اپنے
پروردگار پر راوی کہتا ہی کہ جب پھر گیا خادم ملکہ اربانوسہ کا اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کے جواب سے انتظار کی اُسنے انکی اور اُنکے
ساتھیون کے آنے کی اور آمادہ ہوئی اُنکے پکڑ لینے پر لیکن یوقنا اُسکے پاس نہین آئے پس جب دیر ہوئی اُنکے آنے مین بھیجا اُسنے
ایک اور خادم کو دوسرے بار جو برانگیختہ کرتا تھا اُنکو آنے پر پاس ملکہ کے پس کہا یوقنا نے کہ پھر جاؤ اور کہہ ملکہ سے کہ نہین جاری
ہی عادت بادشاہونکی اس بات مین کہ برانگیختہ کرین اور بُلاوین وہ ایلچیون کو مگر واسطے کسی بڑے کام کے اور دن کو تو مین اُسکے
پاس تھا پس کیا چاہتی ہی وہ مجھ سے آدھی رات کو پس پھر گیا خادم بجانب ملکہ کے اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کی گفتگو سے پس
اُسی وقت ظاہر ہوئی اُسکو سچائی اپنے جاسوسونکی اور ثابت ہوئی اُسکو یہ بات کہ نہین آئے ہین یوقنا مگر بارادہ ہلا ڈالنے کے
شہر اور گرفتار کرلنے اور قابض ہوجانے کے اُسکے باپ اور اُسکے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اُسی وقت مع اپنے لشکر کے اور
گھیر لیا یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو تا اینکہ دور ہوئی تاریکی رات کی اور روشن ہوا دن پس اُسیوقت آیا ایک حاجب ملکہ کا پاس
یوقنا کے اور کہا کہ اے بطریق کبیر کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اور تمھاری قوم کو چھوڑ دینے دین مسیح اور اُس چیز پر جسپر تھے تمھارے
باپ دادا اُٹھے اور چھوڑ دیا تمنے مسیح اور اُنکی مان کو اور آئے تم اُس حالت مین کہ حیلہ اور فریب کرلے ہو سو ہم یہ گو یہ کہ مسیح برہم
ہوئے تم پر اور مسلط کیا ہمکو تم پر پس نہ باقی رکھین گے ہم تم مین سے کسی کو یوقنا نے کہا کہ مسیح بندے اللہ کے ہین نہین طاقت
اور قدرت رکھتے ہین وہ کسی چیز پر بدون حکم اللہ تعالی کے سواسطے کہ وہ بندہ محکوم اور مکلف ہین اور بتحقیق گویا کیا تھا
اُنکو اللہ نے اس کلام سے گہوارے مین اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَّجَعَلَنِي مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِي بِالصَّلٰوةِ
وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ

وَيَوْمَ أَمُوْتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور جسکو حکم کیا جاتا ہی نماز اور زکوٰۃ کا اور جو مرجاتا ہی وہ خدا نہین ہے اور نہین ہی وہ مگر بندہ مکلف واسطے عبادت کے مثل ایک شخص کے ہم مین سے اور بیشک اللہ تعالیٰ کی نہین مثال ہی کسی مخلوق سے اسواسطے کہ وہ ایسا خالق ہی کہ پیدا کیا ہی اُسنے تمام دنیا کو اور شیطان نے بھٹکایا ہی تمکو اور پولس نے گمراہ کیا ہی اور باز رکھا ہی تمکو راہ حق سے بسبب کہنے کے مسیح پر غیر حق کو اور رہم بھی مثل تمھارے تھے کہ بوسہ دیتے تھے ہم صلیبون کو اور بزرگ جانتے تھے ہم تصویرون اور قربانی کرنے کو اور مسیح کو خدا کا بیٹا جانتے تھے اور گردانتے تھے ہم ساتھ اللہ کے دوسرا خدا تا اینکہ ظاہر اور معلوم ہوا ہمکو حق اور جانا ہمنے کہ دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہی دین ہی جسپر قبل اُس کے انبیا علیہم السلام تھے پس ہدایت کی ہم کو اللہ تعالےٰ نے بجانب اُس دین حق کے اور آگاہ ہوے ہم اس بات سے کہ عیسیٰ مسیح بیٹے مریم کے اور روح اللہ کے اور کلمے اُسکے اور نبی اُسکے اور رسول اُسکے بجانب خلق کے ہین اور اسیطرح پر قول اللہ تعالیٰ کا اُسکی کتاب مین جسکو اُتارا ہی اُسنے اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بطور خبر کے واقع ہی مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ اور ہم بھی کہتے تھے کہ ابراہیمؑ و اسحاقؑ یہ دونون نصرانی تھے پس جھٹلایا ہم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ مین اس عبارت سے اور بزرگ ہی کہنے والا اُسکا مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور بھی فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ مین واسطے ثبوت دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور اب ہم آئے ہین تاکہ جہاد کرین تمپر مگر یہ کہ کہو تم لوگ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ راوی کہتا ہی کہ جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ لو تم ان شخصون کو جو آئے ہین بارادے تمھارے قتل اور مالک ہوجانے تمھارے شہرون اور لوٹنے تمھارے مال اور لونڈی غلام بنانے تمھاری عورتون اور لڑکون کے پس حملہ کیا قبطیون نے یوقنا اور اُسکے ساتھیون پر اور شور کرکے گھیر لیا اُن کو پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُن کے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه کے اور لڑے وہ سخت لڑائی لیکن قبطی دس ہزار تھے اور یوقنا اور ساتھی اُنکے چار ہزار سوار تھے اور مبتلا ہوے یوقنا ایسی آزمائش مین جسکی اُنکو طاقت نہ تھی اور ایک جماعت اُن کے ساتھیون سے شہید ہوئی اور بہت لوگ زخمی ہوے لیکن قبطی بہت مارے گئے اور صبر کیا یوقنا نے مثل صبر کرنے بزرگ لوگون کے اور اسی طرح وہ سخت لڑائی لڑ رہے تھے کہ دور ہوئی روشنی دن کی اور آئی تاریکی رات کی پس متفرق ہوگئے دونون لشکر اور پھر گئی ملکہ ارمانوسہ بجانب اپنے خیمے کے درالحالیکہ خوفناک ہوگئی تھی وہ بسبب دیکھنے ثابت قدمی یوقنا اور شدت اور سختی اُنکے ساتھیون کی لڑائی مین

واقدی رحہ نے بسلسلہ راویون کے عبداللہ بن حفص سے روایت کی ہی کہ جب خبر دی تھی جاسوسون نے
ملکہ کو حال یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص سے بجانب مصر کے تو لکھا تھا ملکہ نے اُسیوقت ایک خط بنام اپنے
باپ مقوقس کے اور لکھا تھا اسمین قصہ یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص کا مع لشکر کے بجانب مصر کے اور قصد اپنا
اُنکی لڑائی پر اور طلب کی تھی کمک اور لکھا تھا کہ مین منتظر جواب اور کمک کی ہون اور بھیجا تھا خط اور کہا تھا
قاصد سے کہ جلد جانا اور جواب لیکر جلد آنا پس روانہ ہوا وہ قاصد اور جب پہونچا وہ بادشاہ کے پاس براہ
اطاعت کے سلام کر کے دیا وہ خط بادشاہ کو اور بادشاہ نے کھولکر پڑھا اُسکو جب پڑھ چکا اور مطلع ہوا وہ اُسکے
مضمون پر بُلایا اُسنے اپنے ارباب دولت کو اور کہا اُنسے کہ کام تمام ہوگیا اس اسطرح پر پس تمھارا مشورہ کیا ہی اُن سبھون نے
کہا کہ اے بادشاہ کمک کر اور بھیج تو ملکہ کے پاس ایک لشکر کو بعد اُسکے روانہ کر خط کو اطراف بلاد مین اپنے ایلچیون کے ہاتھ
اور طلب کر اُنسے کمک کو پس وہ روانہ کرینگے لشکر کو کہ اُنمین سے حاکم بجاۃ اور حاکم برابر کے ہین اور بھیج تو کسی کو بجانب اپنے نائب
کے جو اسکندریہ مین ہی تا کہ وہ روانہ کرے تیرے واسطے اُن لوگون کو جو اُسکے پاس ہین لشکر سے اور اسی طرح پر بجانب
اپنے نائب کے جو صعید الاعلیٰ پر ہی کہ مدد کرے وہ تیری پس جسوقت یہ لشکر جمع ہو جاوے تو پیش آ اور جا پڑ تو ان
عرب پر ساتھ اُس لشکر کے اور نہ چھوڑ اُنکو اُنکے حال پر تا کہ سختی کرین وہ تجھپر اور طمع کرین تیرے ملک مین جسطرح پر
سختی کی اُنھون نے تیرے غیر پر اور مالک ہو گئے اُنکے شہرون کے اور بھگا دیا وہان کے بادشاہون کو مقوقس نے
کہا کہ اے لوگ دین نصرانیہ اور بنی ماءمعمودیہ کے جانو تم اس بات کو کہ بادشاہ محتاج ہوتا ہی بطرف سیاست کے
اور جو شخص غالب ہوگیا اپنی عقل پر غالب ہوگیا وہ اپنی تجویز کام مین اور جو شخص غالب ہوا اپنی تجویز پر بے ڈر ہوگیا
وہ مکروہات زمانے سے اور نہین ہوتا ہی غلبہ بسبب کثرت کے بلکہ بسبب خوبی اور حسن تدبیر کے ہوتا ہی اور قسم ہی خدا کی
ہرقل بادشاہ روم کا بہت بڑا تھا مجھ سے لشکر مین اور وسیع تھا شہرون مین اور بزرگ تھا سامان مین اور جمع
کیا تھا اُسنے بادشاہان روم کو یونان سے بلاد خیوہ اور اندلس تک اور مدد طلب کی تھی اوسنے ہم لوگون اور غیر ہم لوگون سے
پس نہین نفع کیا اُسکو اُسکی کثرت نے کسی چیز سے اور نہ قادر ہو سکا وہ اس امر پر کہ پھیر دے قضا و قدر کو اور جانو تم سب
اس بات کو کہ عقل جڑ اور بنیاد آدمی کی ہی جو مامور ہ اطاعت اور بزرگی دیا گیا ہی بسبب عقل کے تمام مخلوقات
زمین پر پس جو شخص مالک اور غالب ہوگا اپنی عقل پر مالک ہوگا وہ اپنے کام کا اور جو شخص نہ پہونچے گا اپنے
کام کو تو اپنی جہل پر بہت راضی رہیگا اور جانو تم اس امر کو کہ نہین پہونچتا ہی کوئی شخص حکمت کو مگر بسبب عقل کے
اور حکیم مامیوس نے کہا ہی کہ حکمت کی سیڑھی بزرگ ہی اور خواہشمند اُسکا ہوشیار اور چھوڑنے والا اُسکا خوار ہی کسواسطے
کہ حکمت بزرگی خاتون اور قوت دلون کی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ مین نہین کلام کرتا ہون ساتھ کسی خواہش
نفسانی کے لیکن مجھ کو لایق ہی کہ سچ کہون مین اور صدق کے ساتھ بات کرون مین اور تم جانتے ہو اس امر کو

کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے نبی نے بھیجا تھا میرے پاس نامہ اپنا در انحالیکہ بلاتے تھے وہ مجکو بجانب اپنے دین کے پس طلب راہ کی مین نے اُنکے قول کی سچائی پر بسبب اُنکے خط کے اور اُس چیز پر جو ظاہر ہوئی لوگون کو اُنکے معجزات سے اور تحقیق سُنی ہی مین نے یہ بات کہ جب وہ مبعوث ہوے تھے تو نہین سُنا تھا کسی شخص نے ذکر اُنکا مگر یہ کہ ڈر گیا تھا اُسنے اور قبول کیا تھا اُنکی دعوت کو اور معلوم ہوئی ہی مجکو اُنکے بعض معجزات سے یہ بات کہ ماہتاب دو ٹکڑے ہوا تھا اُنکے واسطے اور قبول کیا تھا اُسنے اُنکے بُلانے کو اور سلام کیا تھا اُنپر اور ایک معجزہ اُنکا یہ ہی کہ گوشت دست زہر دار بکری نے بات کی اور کہا اُنسے کہ یا رسول اللہ مجکو آپ نہ کھائیے کہ مین زہر دار ہون اور منجملہ اُنکے معجزات کے یہ ہی کہ کلام کیا ہی اُنسے سوسمار نے اور پتھر نے اور سجدہ کیا اُنکا درخت نے اور گواہی دی اُنکی رسالت کی اور گئے تھے وہ آسمان پر اور دراٰئے اور داخل ہوے تھے پانی کی موج پر اور پہلے اُنھین کی قوم نے اُنسے دشمنی کی تھی اور اُنکے یگانے اُنسے لڑے تھے اور انکار کی تھی اُنکے کلام اور احکام دین کی اور وہ یہی لوگ ہین جنھون نے فتح کیا ہی ملک شام کو پس جب جانا لوگون نے کہ وہ آئے ہین ساتھ حق کے اور کلام اُنکا سچا ہی ایمان اُنکا لائے وہ لوگ اور مدد دی اُنکو اور جہاد کیا سامنے اُنکے اور اب یہ وہی لوگ ہین کہ نکالدیا ہی رومیون کو اُنکے ملک سے اور مالک ہوگئے ہین اُنکے شہرون اور قلعون کے اور بیشک آئے ہین وہ ہماری طرف باراده کرنے اُس کام کے جو کیا ہی اُنھون نے ہمارے غیر کے ساتھ اور اب جو تم انکار کرتے ہو اور زبون جانتے ہو اُنکے کام کو تو نہین ہین وہ لوگ مگر یہ کہ حکم کرتے ہین اچھے کامونکا اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور قائم رکھتے ہین اُن احکام خدا کو جنکا حکم اُنکو ہی اور نہین ہی اُنکی کتاب مین کوئی حکم یا کوئی چیز مگر یہ کہ انجیل مین بھی مثل اُسکے ہی اور بیشک گمراہ کیا ہی تم کو بولس نے اور بھٹکایا ہی تم کو بسبب کہنے اپنے کے کلام ناراست کو اور فریفتہ کیا ہی تمکو اور بدل ڈالا ہی اُسنے تمھاری شریعت کو ساتھ ایسے نام کے جو نہین لائق ہی اور یکسو کیا ہی تمکو راہ سے اور حلال کیا ہی تمپر اُن سب چیزون کو جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے تمپر تمھاری اُس کتاب مین جسکو اُتارا تھا تمھارے نبی پر اور یہ بات عین محال اور اندھے پن کی خواہش ہی کہ تابع ہو تم بولس کے کہنے کے اور چھوڑ دو تم اُس چیز کو جو کہا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین جسکو اُتارا تھا اُسنے تمھارے نبی پر اور کیونکر لائق ہی عیسیٰ بن مریم کو یہ کہ حکم کرین وہ تمکو خلاف اُس چیز کے جسپر اُنکو اللہ تعالیٰ نے تمھاری طرف بھیجا اور ہرگز نہین لائق ہی یہ امر کہ بولس تمسے یہ کہے کہ مسیح نے مجھ سے خواب مین کہا ہی کہ حلال کیا ہی اُنھون نے تمھارے لیے گوشت سور کا اور وہ حکم کرتے ہین تمکو گناہ ظاہری اور باطنی کرنیکا پس اطاعت کی تمنے اسکی اور سچا جانا تمنے قول اُسکا حاشا کہ مسیح اسطرح کرتے ہون یا بات بھی کی ہو بولس سے اور تمام نبی اُسی طریقے پر تھے جسپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین اور نہین تھا کوئی حکماے سابقین سے مگر یہ کہ کلام کرتا تھا وہ ساتھ وحدانیت اللہ غالب اور بزرگ کے اور تحقیق کہا ہی حکیم دمویا نے اور وہ ایسا شخص تھا کہ بنایا تھا اُسنے دیر ابراہیم کو اور گردانا تھا اُسکو مثل واسطے استون آیندہ کے اسوقت سے آخر زمانے تک اور بنایا تھا اُسنے تصویرون کو حکما کی اور ایک تصویر بنائی تھی جسکے سر پر چار سطرین زبان

یونانی مین لکھی تھین پہلی سطر یہ تھی مَنْ خَافَ الْوَعِيدَ سَلَا عَمَّا يُرِيدُ اور دوسری سطر یہ تھی مَنْ خَافَ مِمَّا بَيْدَيْهِ صَادَ مَانِي يَدَيْهِ اور تیسری سطر یہ تھی اِنْ كُنْتَ تَطْلُبُ الْجَزِيلَ فَلَا تَنْمُ وَلَا تَقِلْ اور چوتھی سطر یہ تھی بَادِرْ قَبْلَ نُزُولِ مَا تُحَاذِرُ پس جن لوگون کا ایسا کلام ہووہ کیونکر خلاف اُس کے کرین گے اور یہ کلام ایک فریضہ ہی فرایض مذہب محمدیہ سے پس جھکا لیا قوم نے اپنے سرون کو زمین کی طرف بادشاہ مقوقس پر برہم ہوکر بسبب کہنے مقوقس کے ایسے کلام کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نہین یہ کلام کیا تھا مقوقس نے تا اینکہ عہد لے لیا تھا اُسنے اپنے نوکرون اور حجاب سے اور بھر الیا تھا اُسنے ایک ہزار ہتھیار بند غلامون کو اپنے سر پر اسواسطے کہ پہونچی تھی اُسکو خبر ماجرا ے ہرقل کی وقت وعظ اور نصیحت کرنے اُس کے اپنے بطارقہ کو اور یہ کہ ہرقل کے مارڈالنے کا ارادہ کیا تھا اُن لوگون نے پس اسی سبب سے عہد لے لیا مقوقس نے اپنے ساتھیون سے تا اینکہ ایسی گفتگو کی تھی اُسنے پھر متوجہ ہوا مقوقس بجانب اپنے وزیر کے اور کہا اُس سے کہ لکھدے تو میری بیٹی کو ایک خط اس مضمون سے کہ مہربانی کرے قوم کے ساتھ اور اُنکو امان دیوے اور روانہ کر اُنکو میری طرف کو تاکہ آرام پاوین دل اُنکے اور خلعت دون مین اُنکو اور رہینگے لوگ ساتھ ہمارے اور لڑینگے ہمارے دشمنون سے اور اُس سے جو ہمارے ملک کا قصد کرے گا اور نہین تھا قصد بادشاہ کا اس مضمون سے مگر رہائی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی قبطیون کے ہاتھ سے اسواسطے کہ بادشاہ جانتا تھا کہ مسلمان لوگ حق پر ہین پس لکھا وزیر نے خط بنام ملکہ کے اور روانہ کیا اُسکو اور قاصد سے کہا کہ جلد جا تو پس روانہ ہوا قاصد مع خط کے اور بہت جلد چلتا تھا تا اینکہ پہونچا وہ ملکہ ارمانوسہ کے پاس اُس حالت مین کہ دن گذر گیا تھا اور لوگ لڑائی سے باز رہے تھے اور قبطی لوگ اپنے خیمون مین پھر گئے تھے اور یوقنا بھی مع اپنے ساتھیون کے اپنے خیمون مین آئے تھے پس جب پہونچا قاصد مع خط کے ملکہ ارمانوسہ کے پاس براہ اطاعت سلام کیا اُسنے اور خط دیا ملکہ کو پس لیکر دیا ملکہ نے وہ خط اپنے حاجب کو اور پڑھا اُسنے ملکہ کے سامنے پس جب سُنا ملکہ نے مضمون خط کا لے لیا خط اُسکے ہاتھ سے اور لپیٹ کر سپرد کیا اپنے خادم کو اور حکم کیا اُسکو بیجا نے خط کا پاس یوقنا کے پس روانہ ہوا خادم خط لے کر اور آیا پاس یوقنا کے اور دیا خط اُنکو اور کھولکر پڑھا اُسکو یوقنا نے پس جب آگاہ ہوے وہ اُسکے مضمون سے متوجہ ہوے بجانب خادم کے اور کہا اُس سے کہ پھر جا تو بجانب ملکہ کے اور کہہ اُس سے کہ بہتر ہی کہ مشورہ کرلین ہم اپنے دلون سے خط کے مطلب مین پس جب لوٹ گیا قاصد متوجہ ہوے یوقنا بجانب اکابر اپنی قوم کے اور کہا اُنسے کہ قسم ہی اللہ کی بیشک دور کیا اللہ تعالیٰ نے پردہ غفلت اُس بادشاہ کے دل سے اور ظاہر ہوئی اُسکو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تھی ہمپر حق سے پس کیا رائے تم لوگون کی ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہم سوا ے تمھارے قول کے اور کسی کی بات نہین سنتے ہین یعنی جو تم کہتے ہو وہ ہمکو منظور ہی یوقنا نے کہا کہ مہلت دو تم مجھکو تاکہ رائے زنی کرون مین پس چھوڑا اُنھون نے یوقنا کو بموجب اُن کے ارادے کے پس جب رات ہوئی اور خوش

ہوگیا تھا دل انکا اور بے ڈر ہوگئے تھے ساتھی اُنکے اپنی جانون پر بسبب پھر جانے قبطیون کے اُنکی لڑائی سے تو کھڑے
ہوے یوقنا واسطے اداے اُس نماز کے جو فوت ہوگئی تھی اُسنے پس اُسی حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے کہ دفعتہً آیا
اُنکے پاس ایک شخص اور جب آگاہ ہوے یوقنا اُس شخص سے اور دیکھا اُسکو کھڑے ہوے اپنے پاس مختصر کیا
اُنھون نے اپنی نماز کو پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے سلام کیا اُنکو اُس شخص نے پس جواب سلام کا دیا یوقنا نے اور پہچانا اُنکو
تو وہ عمرو بن امیۃ الضمیری تھے اور دیکھا تھا اُنکو یوقنا نے انطاکیہ کی لڑائی مین اُس وقت کہ آئے تھے بطور ایلچی کے
ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس سے پس جب پہچانا اُنکو یوقنا نے خوش ہوے اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا خبر ہے اے مرد
بزرگ اُنھون نے کہا کہ اے یوقنا سردار عمرو بن العاص نے بھیجا ہی مجکو تمھارے پاس کہ دریافت کرون مین خبر تمھاری
اور لوٹ جاؤن مین اُنکے پاس یوقنا نے کہا کہان چھوڑا ہی تمنے اُنکو اُنھون نے کہا کہ نزدیک ہین وہ تمسے تمھارے اُنکے بیچ
مین تین کوس یا کم اس سے فاصلہ ہی پس بیان کیا یوقنا نے حال اپنا اور کیفیت اپنی ساتھ ملکہ ارمانوسہ کے اور کہا کہ اے
عمرو پھر جاؤ تم بجانب سردار کے اور کہو اُنسے کہ جلد آؤ تم ہماری طرف کو پس پھرے عمرو بن امیۃ الضمیری بجانب سردار
عمرو بن العاص کے حالت جلدی مین اور آگاہ کیا اُنکو یوقنا کے قصے سے پس چھوڑا عمرو بن العاص نے کل اسباب
اور باربرداری اور غنائم وغیرہ کو جو اُنکے ساتھ تھی غنیمت روم اور ساحل سے اور نگہبان چھوڑا ان سب پر ربیعۃ العامری کو
بجمعیت ایکہزار سوار کے اور خود روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے رات کو پس تھے وہ قریب طلوع فجر کے نزدیک یوقنا اور اُنکے
ساتھیون کے اور آفتاب نہین طلوع ہونے پایا تھا کہ گھیر لیا اُنھون نے قبطیون کو اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر اور
تہلیل کے اور آپڑے قوم پر اور گرد ہوگئے قبطیون کے اور رکھا اُنمین تلوار کو پس نہین بلند ہوا تھا آفتاب تا اینکہ مار ڈالا
اُنھون نے قبطیون سے پس کچھ زیادہ ایک ہزار سوار کو اور قید کر لیا ایک بڑی جماعت کو اور پیٹھ پھیری باقی لوگون نے بحالت
بھاگنے کے بارادہ مصر کے اور مالک ہوگئے مسلمان خیمون وغیرہ کے اور قابض ہوگئے بادشاہ کی بیٹی ملکہ ارمانوسہ پر اور
لے لیا تمام مال و رلونڈی اور اسباب اُسکا پھر آئے عمرو بن العاص یوقنا کے پاس اور سلام کرکے مبارکباد دی اُنکو بسبب
اُنکی سلامتی کے پس ٹھہرے وہان سب مسلمان اُس حال مین کہ بہت بڑی غنیمت حاصل کی تھی اُنھون نے اور آملے
عمرو بن ربیعۃ العامری بھی مع ہودج سواری زنان اور اموال غنائم کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مالک ہوگئے مسلمان
ملکہ ارمانوسہ اور اُسکے مال اسباب و رلونڈی غلام کے اور قرار پکڑا اپنے اپنے خیمون مین حکم کیا عمرو بن العاص نے اکابر صحابہ
کو اپنے پاس جمع ہونے کا پس جب آگر بیٹھے وہ لوگ سامنے اُنکے کہا اُنھون نے کہ اے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
جانو تم اس بات کو کہ بیشک اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی کہ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ
راوی کہتا ہی کہ وہ اکابر اصحاب جو جمع ہوے تھے عمرو بن العاص کے پاس یہ تھے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم
بن سعید الطائی اور قعقاع بن عمرو التمیمی اور خالد بن سعید السہمی اور عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم اجمعین

پس کہا اُن لوگون نے کہ اس کہنے سے تمھارا کیا مطلب ہی **عمرو بن العاص** نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ کشایش اور خوشی دی تھی اللہ تعالیٰ نے اُس بادشاہ کو کہ لکھا تھا اُسنے خط ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بھیجا تھا آپکے واسطے تحفہ جات اور ہم زیادہ مستحق ہین معاوضے کے اپنے نبی کی طرف سے اور میرے نزدیک یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہی کہ بھیجون مین بادشاہ کے پاس اُسکی بیٹی کو مع تمام مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام کے جو ہمنے لے لیا ہی اور ہم ایسی قوم ہین کہ تبعیت کرتے ہین سنت اپنے نبی کی جبکہ فرماتے تھے آپ ارحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر پس اچھی اور بہتر جانی سب لوگون نے راے **عمرو بن العاص** کی اور کہا کہ بہتر ہی جو حکم تمھارا ہو پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے ملکہ ارمانوسہ کو بجانب اُسکے باپ مقوقس کے بحالت تعظیم کے مع مال اور اسباب کے ہمراہ قیس رضؓ بن سعید کے **راوی** کہتا ہی کہ یہ حال تو سردار **عمرو بن العاص** کا تھا لیکن قبطی لوگ پس جب بھاگ کر پہونچے وہ مصر مین اور آئے بادشاہ کے پاس بڑے لوگ قوم کے اور بیان کیا حال تمام ہونے لشکر اور مقتولین اور اسیر ہونے اور قید ہو جانے اُسکی بیٹی کا تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب اس سانحے کے اور متفکر ہوا وہ اپنے کام مین کہ کیا تدبیر کرے حالانکہ عرب سے لڑنے کو اُسکی نیت نہ تھی پس وہ اسی حال مین تھا کہ آیا اُسکے پاس خوشخبری دینے والا ساتھ آنے اُسکی بیٹی کے مع مال و اسباب وغیرہ کے پس خوش ہوا وہ اور دور ہو گیا کسی قدر ملال اور رنج اُسکا اور جانا اُسنے اس بات کو کہ قوم مسلمان فتح پاوینگے پس جب داخل ہوئی ارمانوسہ اپنے باپ کے محل مین حکم کیا بادشاہ نے حاضر لانے قیس رضؓ بن سعید کا پس جب آئے وہ سامنے بادشاہ کے بزرگداشت اور تعظیم کی اُسنے اُنکی امرا کابر دولت اور حجاب آئے تھے اُسکے پاس واسطے مبارکباد سلامتی اور آنے اُسکی بیٹی کے پس اُسوقت متوجہ ہوا بجانب قیس رضؓ کے اور سوال کیا اُسنے چند چیزونکا تا کہ سُنین ارباب دولت اُسکے اور نرم ہو جائین دل اُنکے اور وہ لوگ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے قیس کے لباس سے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی تمھارا کیا نام ہی اُنھون نے کہا قیس اُسنے پوچھا کہ تم لوگ اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن لوگون سے ہو جنھون نے جہاد کیا تھا سامنے اُنکے قیس رضؓ نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ بیان کرو تم مجھسے حال اپنے سردار محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ کس گھوڑے پر سوار ہوتے تھے قیس رضؓ نے کہا کہ سوار ہوتے تھے آپ اُس گھوڑے پر جو سُرخ اور سپید تھا اور پیشانی اُسکی سپید تھی اور چارون ہاتھ پاؤن اُسکے سفید تھے اور اُن اوصاف کا ایک گھوڑا تھا آپکے پاس جسکا نام مرتجل تھا اُسنے کہا کہ اے برادر عربی معلوم ہوتی ہی مجکو یہ بات کہ آپ صرف حمار اور اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور ارادہ کیا بادشاہ نے اس کلام سے ثبوت عاجزی اور انکساری کا قیس رضؓ پر اسواسطے کہ حمار اُن لوگون کے نزدیک نچلے کمینے کے تھا قیس نے کہا کہ بیشک اللہ نے بزرگی دی ہی اونٹ کو جبکہ کہا اُس سے کہ ہو جا پس ہو گیا وہ اور نکالا اور پیدا کیا اونٹنی کو سنگھاے بزرگ سے اور خاص کیا اُسکو عرب کے لیے سواے اورون کے اور آپ اُسپر اس جہت سے سوار ہوتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو مبارک پیدا کیا کہ قناعت کرتا ہی وہ اسقدر پر کہ پاتا ہی اور صبر کرتا ہی کوشش وا اُٹھانے بوجھ اور سختی چلنے پر اور صبر کرتا ہی پانی پر اور ذکر کیا ہی ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ اور فرمایا ہی اللہ نے وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ اور یہی

لڑائی جو آپ دشمنان دین کے ساتھ لڑے وہ لڑائی دین کی تھی بس تھے آپکے ساتھ ایکسو اونٹ آبکش اور دو گھوڑے کہ سوار تھے
ایک پر مقداد بن اسود الکندری اور دوسرے پر مصعب بن عمرو التیمی اور ٹھہرے ہم لوگ قریش سے باوجود کثرت اور باسامانی اُن لوگون
کے پس بھگادیا اللہ تعالی نے اُن لوگون کو بسبب برکت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقوقس نے کہا آیا حمار پر آپ نہین
سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ آپ اُس حمار پر سوار ہوتے تھے جسکو تو نے آپکے واسطے بطور ہدیہ کے بھیجا تھا اور پیچھے بٹھلاتے تھے اپنے
اپنے یار کو جنکا نام معاذ بن جبل ہی اور تھا اُس حمار پر ایک چارجامہ پوست خرمے کا اور لگام پوست خرمے کی اور آپ کے عادات سے
یہ امر تھا کہ پارہ دوزی کرتے تھے موزون مین اور پیوند لگاتے تھے قمیص مبارک مین اور فرماتے تھے آپ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ
اور آپکے پاس ایک قمیص روئی دار تھا جسکا طول کم تھا اور دو آستین بھی کم تھین اور آستین راہ گریبان کی نہ تھی ہدیہ بھیجا تھا آپکے واسطے
دیر دومہ نے اور ایک حلہ اور تھا جو مول لیا گیا تھا آپکے واسطے بعوض تینتیس اونٹون کے اور ایک ہی بار آپ نے اسکو پہنا تھا اور ایک جبہ
شام کا بطور ہدیے کے آیا تھا آپکے واسطے پس سیا آپ نے اسکو تا اینکہ پھٹ گیا وہ اور دو موزے تھے آپ نے انکو یہانتک پہنا کہ وہ دونون
پھٹ گئے اور ایک چادر تھی جسکا طول چار گز اور عرض ڈھائی گز تھا کہ اسکو آپ اوڑھتے تھے اور ایک کپڑا تھا جسکو پہنتے تھے آپ وقت آنے
وفود کے اور تھے آپ شیرین ترین آدمیون کے وقت کلام کرنے کے اور جب کلام کرتے تھے آپ ساتھ کسی کلمے کے تو تین بار اسکو فرماتے تھے اور جب
گذرتے تھے کسی قوم پر تو سلام کرتے تھے اُنپر اور جب بات کرتے تھے تو تبسم کرتے تھے اور جب بیٹھے ہوے ہوتے تھے آپ کسی جماعت مین اور ارادہ اُٹھنے کا
کرتے تھے تو فرماتے تھے آپ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ہم لوگون نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ یہ کلمات آپکی عادات ہو گئے ہین آپ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے انھین کلمات سے میری زیارت کی ہی اور جان تو
اے بادشاہ کہ جب انتقال فرمایا آپ نے تو نکالا تھا آپکی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر اور ایک ازار پرانی اور کہا کہ
اسی مین انتقال فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس نے کہا کہ قسم ہی خدا کی یہی اخلاق انبیا کے ہین پس خوشی اور کشایش
ہو اسکو جسنے بیعت کی آپکی اور بیشک اُمت آپکی وہی امت ہی جسکا وصف انجیل مین ہی پس بول اُٹھا ایک قس کہ بشارت ہو تجکو اے
بادشاہ کہ جو اُمت اللہ کے نزدیک افضل ہی وہ اُمت ہم مین ہیں پس برہم ہوا بادشاہ اور کہا کہ کس چیز سے تم لوگ افضل ہو نزدیک اللہ کے
آیا بسبب حرام کھانے کے اور گناہ کرنے کے اور کرنے کامون بد کے اور دور ہونے کے نیکیون سے اور رعیت پر ظلم کرنے کے اور خواہش
کرنے کے بجانب دنیاے دینہ کے اور کہان ہو تم اُن قوم سے کہ گذرا تھا اُنپر اسکندر پس دیکھا اُن کو کہ نہ کوئی اُنمین حاکم ہی نہ کوئی
قاضی ہی اور نہ کوئی امیر ہی ساتھ امارت کے نہ اور کوئی ایسا شخص ہی کہ خاص ہو ساتھ مالداری کے اپنے دوسرے بھائی سے اور
نہ کوئی مبتلاے محتاجگی ہی جو رسوا کرے اسکو برابر ہین وہ لوگ ہر چیز مین کھانا پینا اُن لوگون کا ایک ہی نہ ایک دوسرے کی نفی کرتا ہے
اور نہ ضد کرتا ہی بلکہ آپسمین محبت اور دوستی رکھتے ہین پس تعجب کیا اسکندر نے اُس امر سے جو دیکھا اور پوچھا اُنکے عقلمندون سے حال اُنکا
پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ ہم لوگون نے پایا تھا ایک کاسہ سر کا جسپر یہ لکھا تھا یا ابن آدم الهاك الملك حتى كانك خلل
من عملك فاعجلك اجلك فصرت الى التراب مختانا واعليك لاجابك يخلو تبما قدمت اما صما العاشر واما غير صالم فمن حيث لا ينفعك ندمك

وتمنيت ان يكون لك الى الدنيا مرجع لترجع عن الذى الهالك و قلع فلو ترجع فطوبى للكيس اما قال الذى ليس
بوان ولا غافل فتزود الى ما ليس لك عنه مصير قبل بكارك على التقصير و بادر الى الخير قبل الفوت و اغتنم حياتك قبل الموت
فكانك يا الحى قد هلك وفارق كل ما املك پس عبرت حاصل کی ہمنے اے بادشاہ ان نصیحتوں کامل اور پہونچنے والی پر اور پہنا
ہمنے اُسکے پورے اور ٹھیک لباس کو اسکندر نے پوچھا کہ کیا حال ہی تمھارے مسجدون کا کہ متفرق اور دور ہین اور قبرین
تم لوگون کی نزدیک اور قریب ہین اُن لوگون نے کہا کہ مسجدین ہماری پراگندہ اور دور اسواسطے ہین کہ بہت اجر ہو
بسبب چلنے کے اُنکی طرف اور قبور ہماری اسوجہ سے نزدیک ہین کہ یاد رکھین ہم موت کو تاکہ باز رہین ہم گناہون سے
اسکندر نے پوچھا کہ کیا ہی مجکو کہ دیکھتا ہون مین تمھارے دروازون کو بغیر زنجیر ونکے اُن لوگون نے کہا اسواسطے کہ ہم مین
کوئی چور نہین ہی اسکندر نے کہا کہ کیا ہی مجکو نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی امیر اور نہ حاکم اُنھون نے کہا اسواسطے کہ
نہین پاتے ہین ہم اپنے مین کسی زبردست اور ظالم کو اسکندر نے کہا کیا ہی مجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی فقیر اور
غریب اُنھون نے کہا اسواسطے کہ روزی اللہ کی ہم لوگون مین برابر ہی سب چھوٹے بڑے کو بعد اُسکے نکالے اُن لوگون
نے اسکندر کے لیے دو بڑے پُرانے کاسے سر کے اور کہا کہ ان دونون مین سے تو کسی کو جانتا ہی ایک کاسہ سر مرد ظالم کا ہی اور
ایک مرد عادل کا ہی اور یہ دونون ہی بازگشت کی طرف گئے ہین اور نہین بے پروا کیا ان دونون کو بڑی جماعت نے لیکن
عادل خوش ہی اور ظالم شرمسار اور حیران ہی پہونچے گا مطلب کو پرہیزگار اور محروم رہیگا بدکار پس طلب آگہی کی کر تو اس چیز سے
جو تو دیکھتا ہی تو قبل خبردار ہونے کے کہ تو پیچھے ان دونون کاسہ سرون کے ہی مالک ہوا تو اے بادشاہ پیشانیون کا اور
جاری ہوا حکم تیرا البست اور بلند پر اور خلیفہ کیا تجکو اللہ تعالی نے زمین پر اور علم کیا تجکو استعمال عقل اور فرض کا پس یاد کر تو
اپنی جاے بازگشت اور قبر کی مٹی کو اور عمل کر تو واسطے اپنی ذات کے اور جان تو یہ کہ نہ نفع دیگا تجکو لشکر تیرا جسوقت
کہ روح تیری قبض کیجاویگی اور رکھدیگی تجکو زمین پس چھوڑدے تو احکام اور خواہش شیطان کو اور لے تو حکم رحمان کو اور
پرہیز کر اُسکی منہیات سے اور نہ فریفتہ کرے تجکو شیطان مردود پس پھرے تو ساتھ گناہ عظیم کے اور یاد کر تو اے بادشاہ جن چیز کو
جو کیا تھا شیطان نے تیرے باپ آدم کے ساتھ جسوقت کہ مقرر کیا تھا اپنے مکر کو اور گھیر لیا تھا اُنکو ساتھ اپنے حیلے کے اور
مقرر کیا تھا اُنکے لیے خرخراہٹ عداوت کو اور فریفتہ کیا تھا اُنکو ساتھ دوستی ایک دانے گندم کے پس کہا قیس نے کہ اے
بادشاہ آیا جانتا ہی تو کہ وہ لوگ کون تھے مقوقس نے کہا نہین قیس نے کہا کہ وہ لوگ ایک قوم مومن تھے قوم موسی بن عمران
علیہ السلام سے اور بیشک خبر دی ہی اللہ تعالی نے قرآن مجید مین انھین لوگون کی اس عبارت مین ومن قوم موسی امة يهدون
بالحق وبه يعدلون اور دیکھا تھا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس رات مین کہ گئے تھے آپ آسمان پر پس جب
پھرے آپ تو گذرے اُنپر اور آگاہ کیا ہمکو اُنکے اس حال سے پس عرض کیا ہمنے کہ یا رسول اللہ قوم ایمان لائے ہین ساتھ نبی کے
آپ نے فرمایا ہان اور ارادہ کیا اللہ تعالی نے اس بات کا کہ آگاہ کرے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے کہ وہ لوگ فضل اُن

قوم موسیٰ سے تو کہا اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین ومِمّن خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون پس کہا مقوقس نے قیس سے کہ اے برادر عربی لوٹ جاؤ تم اپنے ساتھیونکی طرف اور آگاہ کرو اُنکو اُس چیز سے جو سُنا تمنے اور دیکھو تم اُس چیز کو جو قرار پائے ہمارے اور تمہارے بیچ مین قیس نے کہا کہ جان تو اے بادشاہ اس بات کو کہ ضرور ہی ہمکو مقابلہ کرنا تمسے اور نہ نجات دیگی کوئی چیز ہمسے تمکو مگر مسلمان ہونا یا جزیہ دینا یا لڑائی مقوقس نے کہا کہ عنقریب بیان کرونگا مین اپنی قوم سے وہ چیز جو بیان کی تمنے اور مین جانتا ہون کہ وہ لوگ اس باتکو منظور نہ کرینگے اسواسطے کہ دل اُنکے سخت ہوگئے ہین بسبب کھانے حرام کے محمد بن اسحاق الاموی نے بسلسلہ راویون کے سلیمان بن یحیٰی سے روایت کی ہے کہ مقوقس بادشاہ مصر و اسکندریہ نے مقرر کیا تھا اپنے واسطے ایک اچھے طریقے کو رمضان کے مہینے مین پس جب دیکھا جاتا تھا چاند رمضان کا یکسو اور علیحدہ ہوتا تھا وہ اپنی رعیت سے بطلب تنہائی کے ایک مکان مین جسکو بنایا تھا اُسنے اس رسم کے واسطے پس نہین ظاہر ہوتا تھا وہ کسی پر اپنے ارباب دولت سے اور نہین جاتا تھا کوئی اُسکے پاس سوائے اُن لوگون کے جو کھانا کھلاتے تھے اور پانی پلاتے تھے اُسکو اور خدمت پر مقرر تھے پس جب گذر جاتا تھا مہینہ رمضان کا نکلتا تھا وہ اور بیٹھتا تھا تخت بادشاہت پر اور یہ گفتگو مقوقس اور قیس رضی بن سعید سے آخر ماہ شعبان مین واقع ہوئی تھی پس روانہ ہوئے قیس رضی بادشاہ کے پاس سے بجانب **عمرو بن العاص** کے اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کی گفتگو سے **راوی** نے بیان کیا ہے کہ آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ اپنے اُس گھر خلوت مین جسکو مقرر کیا تھا رمضان کے مہینے مین اور تھا میل اُسکا بجانب اسلام کے اور نہین منظور تھا لڑنا اُسکو عرب سے اور بیٹھا بیٹا اُسکا ارسطولیس تخت پر اسواسطے کہ ولیعہد اسکا وہی تھا **راوی** نے بیان کیا ہے کہ جب بیٹھا ارسطولیس تخت پر اور تھا وہ سخت اور باطل کوش اور جب سُنی تھی اُسنے گفتگو اپنے باپ کی ساتھ قیس رضی بن سعید کے جانا تھا اُسنے کہ میل اُسکے باپ کا بجانب اسلام کے ہے اور وہ عرب سے نہ لڑیگا اور قریب ہے کہ سپرد کر دیگا ملک اپنا اُنکو پس اسیوقت جمع کیا اُسنے اپنے ارباب دولت اور روساے قبطیونکو اور کہا اُسنے کہ جانو تم اس بات کو کہ مالک ہوئے تم اس ملک کے بعد غرق یعنی طوفان نوح کے اور باپ میرا ارادہ رکھتا ہے سپرد کرنے ملک کا عرب کو اور یہ بات اُسطرح ہے کہ سُنا ہے مینے کلام اُسکا اور وہ جو گفتگو کی اُسنے پس جانا مینے کہ گفتگو اُسکی نزدیک ہے اس امر سے اُن لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ جان تو اس بات کو کہ حکومت تیرے اختیار مین ہے اور تو ہی ولیعہد اسکا اور حاکم ہے بعد اُسکے پس کر تو وہ امر جو بہتر ہو تیرے اور ہمارے اور رعیت کے حق مین بعد اُسکے رخصت ہوئے وہ سب لوگ اور بادشاہ کے بیٹے نے عزم مصمم کیا اپنے باپ کے مار ڈالنے کا پس آیا وہ پاس اُس شخص کے جو پانی پلاتا تھا اُسکے باپ کو اور دیا اُسکو ایکہزار دینار اور مقرر کی اُسکے واسطے کچھ زمین بطور جاگیر کے اور قسم لی اُس سے اس بات پر کہ پلاوے زہر اُسکے باپ کو پس قبول کیا اُس شخص نے اس بات کو اور زہر پانی مین ملا کر پلا دیا اُسکو پس اُسیوقت مر گیا وہ پھر آیا ارسطولیس کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے باپ کی موت سے پس گیا ارسطولیس اپنے باپ کی نعش پر اور بہت رویا بعد اُسکے حکم کیا اُسکے خادمون کو دفن کرنیکا اُسکے لباس شاہی مین جو پہنے تھا اور قتل کیا اُن لوگون کو بھی جنھون نے زہر پلایا تھا اور بیٹھا ارسطولیس تخت سلطنت پر مثل اپنی معمولی عادت کے جبکہ باپ اُسکا پوشیدہ ہوتا تھا اپنی رعیت سے اور کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہوا کہ بادشاہ مر گیا **راوی** کہتا ہے کہ یہ حال ارسطولیس و رائس اکا تھا جسکو

اُنے اپنے باپ کے ساتھ کیا لیکن حال عمرو بن العاص کا پس گئے قیس بن سعید اُنکے پاس اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کے ارادے اور گفتگو
سے تو قصد کیا اُنھون نے لڑائی اور محاصرہ مصر کا بشرط نہ جواب دینے بادشاہ کے حسب خواہش مسلمانون کے اسلام لانے یا جزیہ
دینے سے پس کوچ کیا اُنھون نے مع تمام لشکر کے اور اُترے وہ ایک موضع مین جو مشہور ہے قلیوب تھا اور وہان ٹھہر کر بھیجا اُنھون نے
قاصدون کو بجانب دیہاتی لوگون کے اور اُن لوگون کے دلون کو مطمئن کر کے کہلا بھیجا کہ تم لوگ خوف نہ کرو اور ہماری طرف سے
تمکو امان ہی اور ہم قناعت کرینگے اُتنے ہی پر جو بھیجو گے ہمارے پاس اپنے غلے سے پس منظور کیا اُن لوگون نے اس بات کو اور کوچ
کیا **عمرو بن العاص** نے قلیوب سے تا اینکہ پہونچکر اُترے وہ مقام حجر الحصا مین جو خاص مصر سے تھا پس جنبش مین آیا شہر مصر بسبب
اُترنے عرب کے وہانکے لوگون پر اور واقع ہوئی تشویش اُنمین اور بلند ہوا شور اور بند کر لیا اُن لوگون نے دوکانونکو اور چلے گئے بہت
لوگ درون قلعہ مین اور قیام کیا ہر درے والے نے اپنے درے مین مع اپنے ساتھیون کے مسلح ہو کر واسطے بچانے مال و اسباب و لڑکے
بالون کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے **عمرو بن العاص** رضہ مع اپنے لشکر کے مقام حجر الحصا مین حکم کیا اپنے ساتھیون کو کھودنے
خندق کا گرد لشکر کے پس ایک خندق کھودی گئی اور آئین اُنکے واسطے اچھی چیزین اور خورش جانورونکی دیہات سے اور مضبوط
ہو گیا ٹھہرنا **عمرو بن العاص** کا مصر مین پس ٹھہرے رہے وہ برابر وہان اور نہ دیکھا وہان کے بادشاہ کی طرف سے کوئی ایلچی اور نہ کچھ
خبر پس قصد کیا **عمرو بن العاص** نے بھیجنے ایلچی کا پاس مقوقس بادشاہ مصر کے اور تھا اُنکے پاس ایک غلام جو مقام رملہ مین اُنکو ہاتھ
لگا تھا اور وہ زبان قبطی جانتا تھا پس متوجہ ہوئے **عمرو بن العاص** اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ اے دروان تو ایسا شخص ہی کہ جانتا
ہی زبان قبطیون کی اور مین ارادہ رکھتا ہون کہ بھیجون تجکو بادشاہ مصر کے پاس بطور ایلچی کے دروان نے کہا کہ اے مولا میرے
مین تابع تمھارے حکم کا ہون اور کسی بات مین خلاف تمھارے کہنے کے نکرونگا **راوی** نے بیان کیا ہی کہ **عمرو بن العاص**
چاہتے تھے کہ بھیجین ایک خط ارسطولیس بادشاہ مصر کے نام دروان کے ہاتھ کہ اُسیوقت ایک شخص قبطی کنارے خندق پر کھڑا
ہوا بزبان عربی فصیح یہ کہتا تھا یا معاشر العرب ان ولی عهد الملك ولد لا ارسطولیس یرید منکم ان تبعثوا الیه رجلا من
عندکم لیخاطبه بلفظ نفسه لعل الله تعالی ان یصلح الامر بینکم و بینه پس جلدی گیا ایک مرد اہل عرب سے **عمرو بن العاص** کے پاس اور آگاہ
کیا اُنکو اس بات سے پس کہا **عمرو بن العاص** نے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور عبد اللہ بن جعفر طیار اور اکابر
صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو اُنکے نزدیک موجود تھے کہ مین جانتا ہون بات چیت ملوک روم کی اور اپنے سوا اور کسی کو نہین دیکھتا ہون جو جاوے
بجانب قبطیون کے اور مین چاہتا ہون کہ دیکھون اُنکے حاکم کو اور بات چیت کرون اُس سے جس انداز سے کہ وہ بات چیت کرے اور
معلوم کرون مین اُنکی تجویز اور ارادے کو شاید کہ نہ چھپی رہے کوئی بات اُنکی مجھپر سبھون نے کہا کہ اے سردار مضبوط اور قوی کرے اللہ
تعالی تمھارے ارادے کو اور کشادہ کرے تمھاری راہ کو ہم لوگون نے نہین دیکھی تمسے کوئی بات سوائے خیرخواہی مسلمانون کے اور فکر اُنکے
حال مین ساتھ ایسی چیزونکے جو اُنکے لیے آسان ہون پس اگر دیکھو تم کہ تمھارے جانے مین بجانب اس قوم کے نیکی اور بہتری ہی تمھاری
اور مسلمانون کے واسطے پس قصد کرو تم اللہ تعالی توفیق دینے والا ہی اور دیکھو تم اُس چیز کو جو دکھاوے تم کو اللہ تعالی پس بُلایا

عمروبن العاصؓ نے شرجیلؓ بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور عہدہ دار کیا اُنکو مسلمانون کے کام کا اور وصیت کی اُنکو حفاظت لشکر کی اور کہا کہ لازم پکڑو تم میری جگہہ کو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُس بادشاہ کے اور معلوم کرون مین اُس چیز کو جو اُسکے پاس ہی اور لاؤن مین خبرین وہانکی شرجیل نے کہا کہ جاؤ تم اللہ راہ نمائی کرے اور مضبوط رکھے تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا عمروبن العاص نے ایک کپڑے کو یار چہاے شام سے اور نیچے اُسکے ایک جبہ بنا ہوا بالونکا تھا اور لٹکا لیا اپنی تلوار کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور روانہ ہوے وہ اور غلام اُنکا دروان آگے آگے تھا پاراوے مصر کے اور گرد شہر کے نہ کوئی دیوار تھی اور نہ کوئی خندق جو مانع ہوتی لیکن مضبوط کیا گیا تھا درون سے پس پایا ہر درے پر سوارون اور پیدلون کو پس دروان نے آگے بڑھکر گفتگو کی اُنکی زبان مین اور کہا کہ لے قوم یہ شخص ایلچی عرب کا آیا ہی بجانب تمھارے پس کشادہ کردو تم اُسکے لیئے راہ کو اُن لوگون نے کہا کہ ہم کسی کو بغیر حکم بادشاہ کے نہ آنے دینگے پس یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آیا ایلچی ارسطولیس کا اور وہ وہی شخص تھا جو پہلے عمروبن العاص کے پاس آیا تھا پس حکم کیا اُسنے مالک درون کو کھولنے راہ کا اُنکے واسطے اور کہا کہ نہ منع کرے کوئی شخص اُنکو آنے سے پس کشادہ کردیا اُن لوگون نے عمروبن العاص اور اُنکے غلام کے لیے راہ کو اور چلے وہ مع اپنے غلام اور ایلچی بادشاہ کے بجانب قصر شمع کے تو دیکھا اُنھون نے کہ چیدہ اور منتخب لشکر اور حجاب اور اکابر دولت نے ظاہر کیا تھا اپنے کو ساتھ اچھے لباس اور زرہون اور جوشنون اور بنی ہوئی زرہون کے اور ہاتھون مین اُنکے چڑھی ہوئی کمانین تھین اور ظاہر کیا تھا لشکر مصر نے جو کچھ ممکن ہوا اُنکو حشمت اور ہتھیار اور آراستگی سے پس جب پہونچے عمروبن العاص محل کے دروازے تک اجازت طلب کی اُنکے واسطے حاجب نے ارسطولیس سے پس اجازت دی اُسنے آنے کی اور حجاب باہر آئے اور حکم کیا عمروبن العاص کو گھوڑے سے اُترنیکا سو اُترپڑے اور جب چلے وہ تو حجاب نے چاہا کہ نکال لین وہ تلوار کو اُنکی گردن سے پس کہا اُنھون نے کہ نجاؤنگا مین بغیر اپنی تلوار کے اور اگر چاہتا ہی بادشاہ تمھارا اس بات کو کہ نکلوالے تلوار کو میری گردن سے تو پھر جاؤنگا مین جس حیثیت سے کہ آیا ہون اسواسطے کہ ہم ایک ایسی قوم ہین کہ عزت دی ہی اللہ تعالی نے ہمکو اسلام کی اور مدد دی ہمکو ساتھ ایمان کے اور تائید کی ہماری بسبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا ہمنے مشرکین کو اور اسوقت تمھین نے ہمکو بلایا ہی اور ہمنے تمھاری خواہش کی پس آگاہ کیا حجاب نے بادشاہ کو عمروبن العاص کی گفتگو سے اُسنے کہا کہ چھوڑدو تم اُنکو آوین وہ جسطرح سے چاہین پس اُسوقت داخل ہوئے عمروبن العاص اور غلام اُنکا دروان اور آئے سامنے ارسطولیس بادشاہ کے ایسی حالت مین کہ وہ بیٹھا تھا تخت بادشاہت پر اور حجاب سامنے اُسکے اور غلام اُسکے دائین بائین کھڑے تھے اور ہاتھ اُنکے تلوارون کے قبضون پر تھے اور وہ قبائین ریشمین رنگین پہنے تھے اور اُنکی کمرون مین پٹکے جڑے ہوے ہر قسم کے نگینون سے اور اُنکے ہاتھون مین سونے کے کنگن تھے پس جب دیکھا عمروبن العاصؓ نے اُن چیزون کو ہنسے وہ اور پڑھی یہ آیت فما اوتیتم من شیٔ فمتاع الحیوۃ الدنیا وما عند اللہ خیر وابقی للذین اٰمنوا وعلی ربھم یتوکلون راوی نے بیان کیا ہی کہ اس محل کو بنایا تھا اولاد بادشاہ ریان بن الولید بن السلام نے جسنے خلیفہ کیا تھا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو مصر پر بعد عزیز کے پھر ویران ہوگیا تھا اور پانچسو برس تک

ویران پڑا رہا تا اینکہ کوئی نشان اُس سے نہیں باقی رہا اور مالک ہوا بعد اُسکے فرعون بادشاہت مصر کا اور دعوی کیا اُسنے
جو دعوی کیا اور بنایا اُسنے اِس محل کو اسطرح پر جیسا کہ تھا وہ اور مبعوث کیا اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو اور ہلاک کیا فرعون کو
اُنکے ہاتھون پر پھر ویران ہوگیا وہ محل تا اینکہ مبعوث کیا اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کو اور پھیلی دعوت اُنکی اور ہوا
اُنکا کام جو ہوا اور اُٹھا لیا انکو اللہ تعالی نے آسمان پر اور پراگندہ ہوگئی امت اُنکی کئی فرقون پر اور دعوی کیا اُن لوگون نے جو دعوی
کیا جھوٹ باتون سے اور مالک ہوا ملک مصر کا بادشاہ ارجالیس بن مرقالیس اور بنایا اُسنے اُس محل کو اور کیا اُسکو اچھا
جیسا کہ تھا اور نام رکھا اُسکا قصر شمع اسواسطے کہ شمع سے وہ خالی نہین رہتا تھا جب بنا چکا وہ بلایا اُسنے اُن علما کو جو شہر انہیم
مین تھے اور سب سے بڑا اُنمین حکیم فریالنس تھا ارجالیس نے سب سے کہا کہ جانو تم اِس بات کو کہ پڑھا ہی مین نے بہت
کتابون کو جو آسمان سے اُتری ہین انبیا علیہم السلام پر پس پایا مین نے اُنمین یہ امر کہ اللہ غالب و بزرگ آخر زمانے مین مبعوث کریگا
ایک نبی کو عرب سے کہ کلام اُنکا سچ اور دین اُنکا حق ہوگا اور اخلاق اُنکے پاک اور شریعت اُنکی ظاہر اور روشن ہوگی اور
مسیح علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی اس بات کی پس اے حکما کیا کہتے ہو تم اس امر مین جسکا ذکر مین نے تمسے کیا
فریالنس حکیم نے کہا کہ جو کچھ پڑھا اور کہا تو نے وہ سب صحیح ہے کبھی نہ بدلے گا بادشاہ نے کہا کہ ضرور یہ بات ہوئی ہے اور پیچھے
کوئی مخالفت کرے حکما نے کہا ہان ایسا ہی ہوگا اور پیچھے کوئی مخالفت کرے پس کہا حکیم فریالنس نے کہ اے بادشاہ مین
چاہتا ہون کہ ایک تصویر بنا کر رکھون مین تیرے محل کے اوپر اور بناؤن مین اُسمین بزور حکمت کے ایک راہ اور رکھون مین
اُسکے منھ کو قریب اور طرف تیری کنیسہ دیر بالیس کے اور وہ کنیسہ بنایا گیا تھا واسطے بادشاہ کے اور نام اُسکا دیر بالیس
رکھا گیا تھا یعنی بیت العبادۃ اور بناؤن مین ایک دوسری تصویر اور رکھون مین اُسکو اُس پہلی تصویر کے مقابلے مین اور ہو منھ
اُسکا قریب اُس تصویر کے جو تیرے محل کے اوپر ہوگی پس جب ہوگا وقت بعثت اُن نبی عربی کا تو پھیریگی ہر تصویر اپنے منھ کو
اپنے مقابل کی طرف سے اور جب مبعوث ہونگے وہ نبی تو گر پڑیگی اپنے منھ کے بل وہ تصویر جو کنیسے کے اوپر ہوگی اور جان تو
اے بادشاہ کہ یہ مقام جگہ عبادت اُن قوم کا ہوگا جو تبعیت اُن نبی کی کرینگی اور دشمنی کے سبب سے قیام اُنکی شرع کا ہوگا
پس انعام دیا اُنکو بادشاہ نے اور شروع کیا اُنھون نے بنانا تصویرون کا جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس جب مبعوث ہوئے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پھیر لیا ہر تصویر نے اپنے منھ کو اپنے مقابل سے اور گر پڑی وہ تصویر بھی جو کنیسے کے اوپر تھی اپنے منھ کے بل اور اب ہوا ہے
اس کنیسے کے جامع مسجد ہے اور وہ تصویر جو محل کے اوپر تھی پس پھر گیا منھ اُسکا اُسکی جانب مقابل کی طرف سے اور ہمیشہ قائم رہی
وہ اپنی جگہ پر تا اینکہ داخل ہوئے عمرو بن العاص قصر شمع مین پس سنا لوگون نے اِس تصویر سے ایک بڑی آواز وحشتناک کو پھر
گر پڑی وہ اپنے منھ کے بل پس جنبش مین آگیا بادشاہ اور ارباب دولت اُسکے اور ہل گئے دل سب کے تب کہا اُن لوگون نے نہیں
قبطی مین کہ نہین گر پڑی یہ تصویر وقت داخل ہونے اِن عرب کے مگر بسبب کسی بڑے کام کے اور بیشک یہی شخص لیوے گا جو ہماری
دولت کی اور مالک ہوجائیگا ہمارے شہر کا راوی نے بیان کیا ہے کہ جسوقت داخل ہوئے عمرو بن العاص بادشاہ کے یہان اور

دیکھا بجانب اُنکی حشمت اور ارباب دولت کے جسمین وہ لوگ تھے زینت ظاہری سے تحیت ادا کی اُنھون نے بادشاہ کی اور بیٹھ گئے سامنے
اُسکے اور رکھ لیا تلوار کو اپنے زانو پر اور دیکھا بجانب محل کے کہ آراستہ تھا چاندی سونے سے اور جڑا تھا زنگا رنگ نگینون سے تمام محل اُنکا
پس پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالیٰ کا ولولا[۱] ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتھم سقفا من فضۃ ومعارج علیھا
یظھرون ولبیوتھم ابوابا وسررا علیھا یتکؤن وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیوۃ الدنیا والاخرۃ عند ربک للمتقین ۝
پھر کہا اُنھون نے کہ اُٹھائے جاؤ گے تم ننگے بدن ننگے پاؤن پھر پڑھی یہ آیت کما[۲] بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین
قسم ہی خدا کی ہر آئینہ پوچھے جاؤ گے قیامت کے دن اُس چیز سے جو تم کرتے ہو پس ڈرو تم اللہ سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہی اور
جانو تم اس بات کو کہ دنیا گھر زوال و فنا کا ہی اور آخرت گھر بقا کا ہی آیا نہین سُنا تھا اُس چیز کو جسپر تھے تمھارے نبی عیسیٰ علیہ السلام
پرہیزگاری سے لباس اُنکا بالونکا تھا اور بچھونا اُنکا بیٹھ کا تھا چراغ اُنکا ماہتاب تھا اور سنا ہی ہمنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو کہ فرماتے تھے آپ کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وحی کی بجانب اپنے نبی عیسیٰ کے یا عیسیٰ[۳] نح علی نفسک فی الشھات وعاتبھا فی
الخلوات وسارع الی الصلوۃ واستعمل الحسنات وتجنب السیات وانک علے نفسک بکاء من ودع الاھل والاولاد واضحی
وحیدا فی البلاد وکن یقظانا اذا نامت العیون خوفا من امر لابد ان یکون پس جبکہ عیسیٰ جو روح اللہ
اور اُسکے کلمے تھے ڈرائے گئے اس دھمکی سے تو بندہ مکلف اور ضعیف کی کیا حقیقت ہی اور جانو تم اس بات کو کہ اُنھون نے
گہوارے مین بات کی اور کہا کہ مین اللہ کا بندہ ہون پس جبکہ عیسیٰ نے اپنی عبدیت کا اقرار کیا تو تم لوگ کیونکر اعتقاد رکھتے ہو اُنکی
نسبت ربوبیت کا اور بیشک اللہ غالب و بزرگ پاک ہی شرکت سے اور تنہا ہی ساتھ وحدانیت کے اور بزرگ ہی ساتھ الوہیت کے
اور کیا بزرگ ہی وہ شخص جسنے یہ کلام کیا ہی ما اتخذ اللہ من ولد ولا یشرک فی حکمہ احدا پاک ہی اللہ تعالیٰ دوستون اور
اولاد سے اور شرکت اور اضداد سے نہ اُسکے کوئی ہمنشین ہی نہ کوئی اُسکا بیٹا ہی نہ کوئی اُسکا شریک ہی اور نہ کوئی وزیر ہی نہ اُسکے
پہلے ہونے کی ابتدا ہی اور نہ اُسکے پچھلے ہونے کی انتہا ہی کوئی جگہ اور مکان اُسکو نہین گھیرے ہی لیکن وہ ہر جگہ اور مکان مین بغیر حلول
کے موجود ہی نہ اُسکے جسم ہی جو مس کیا جاے اور نہ جوہر ہی جو حس کیا جاے کوئی شخص اُسکی تعریف ساتھ حرکت اور سکون
اور نفع اور نقصان کے نہین کرتا ہی بعد اُسکے پڑھی اُنھون نے یہ آیت شریف ان[۴] کل من فی السموات والارض
الا اتی الرحمن عبدا لقد احصاھم وعدھم عدا وکلھم اتیہ یوم القیمۃ فردا ۝ پس بعد اس گفتگو کے ارسطولیس
بادشاہ نے کہا کہ یہ بات تمھارے نزدیک بھی صحیح ہو چکی کہ مسیح نے گہوارے مین بات کی تھی عمرو بن العاص رضؓ نے
کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ یہ ایک فضیلت تھی مخصوص عیسیٰ علیہ السلام کو جمیع انبیا پر عمرو بن العاص نے کہا کہ اُنکے سوا اورون
نے بھی کلام کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ سواے اُنکے اور کسنے کلام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ساتھی جریج اور ساتھی اخدود نے
کلام کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ بنی اسرائیل مین جریج نام ایک شخص تھا ایک دن وہ

اپنے صومعے مین نماز پڑھتا تھا کہ آئی ماں اُسکی اور بلانے لگی اُسکو اپنے پاس اُسنے کہا کہ اے پروردگار مین نماز پڑھتا ہون اور
ماں بلاتی ہی پھر مشغول رہا وہ اپنی نماز مین اور کچھ جواب نہ دیا اُسکو تب اُسکی ماں چلی گئی پس جب دوسرا دن ہوا پھر آئی ماں
اُسکی اور اُسدن بھی وہی حال گذرا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب اُسکی ماں نے کہا کہ اے اللہ میرے نہ موت دے اُسکو تا اینکہ
دیکھے وہ چہرہ ہائے منحوس کو راوی کہتا ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا تذکرہ ہونے لگا اور اس زمانے مین بنی اسرائیل مین
ایک عورت زانیہ فاحشہ تھی جسکے حسن کا شہرہ شالون مین زبان زد تھا اُسنے لوگون سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اس شخص کی
آزمایش کرون پس گئی وہ عورت پاس جریج کے اور پیش کیا اپنے تئین اُسکے سامنے مگر اُسنے کچھ التفات نہ کیا وہ ایک چرواہے کے
پاس آئی جو جریج کے صومعے کے نیچے رہتا تھا اور اُس سے مرتکب فعل شنیعہ کی ہوکر حاملہ ہوئی پس جب جنی وہ بیان کیا اُسنے
کہ یہ لڑکا جریج کا ہی پس آئے وہ لوگ جریج کے پاس اور اُتارا اُسکو اُسکے صومعے سے مارتے ہوے جریج نے کہا کہ تم لوگون کا
کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ تونے اس عورت فاحشہ کے ساتھ زنا کی ہی کہ اُسکے ایک لڑکا تجھ سے پیدا ہوا اُسنے کہا کہ تم اُس
لڑکے کو میرے پاس لے آؤ پس لے آئے وہ لوگ لڑکے کو جریج نے کہا کہ ٹھہراؤ اُسکو تا اینکہ نماز پڑھ لون مین پس ٹھہرایا لوگون نے
اُسکو تب جریج نے نماز پڑھکر دعا مانگی پس جب نماز اور دعا سے فارغ ہوا لڑکے کے سامنے آکر اپنے ہاتھ کو اُسکے پیٹ مین چبھویا اور کہا
کہ اے لڑکے کون شخص تیرا باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلان چرواہا میرا باپ ہی تب بنی اسرائیل نے جریج کی بہت تعظیم کی اور مبارک
جانا اُسکو اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے چاندی سے بنا دیوین اُسنے کہا نہین بلکہ مٹی سے اُسکو بنا دو جیسا کہ وہ تھا پس
ایسا ہی کیا اُنھون نے پھر عمرو بن العاصؓ نے کہا کہ دوسرا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک عورت بیٹھی تھی اور اُسکی گود مین ایک
لڑکا دودھ پی رہا تھا کہ اُسی وقت ایک مرد سوار خوبصورت رودار اُدھر ہوکر نکلا لڑکے کی ماں نے کہا کہ اے اللہ میرے لڑکے
کو تو مثل اُسکے کردے پس چھوڑ دین لڑکے نے چھاتیان اپنی ماں کی اور کہا کہ اے میرے اللہ نکرنا تو مجکو مثل اُسکے یہ کہکر دودھ
پینے مین مشغول ہوا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی اس حدیث کے بعد روایت حدیث کے کہتے تھے کہ گویا مین اُسوقت دیکھتا ہون
بجانب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درانحالیکہ آپ بیان فرماتے ہین کیفیت دودھ پینے اُس لڑکے کی اپنے کلمے کی انگلی کو
دہن مبارک مین رکھکر اور چوستے ہین اُسکو صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قدر حسنہ وجمالہ پھر عمرو بن العاص نے کہا کہ نکلی اُس لڑکے کی ماں کی
طرف ایک لڑکی اور اُسکے ساتھ بہت سے آدمی اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ زنا اور چوری کی تونے اور وہ لڑکی کہتی تھی
حسبے اللہ ونعم الوکیل یہ حال دیکھ لڑکے کی ماں نے کہا کہ اے اللہ تو میرے لڑکے کو مثل اسکے نہ کرنا تب لڑکے نے اپنی
ماں کی چھاتیان چھوڑ دین اور کہا کہ اے اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا پس اُسوقت لڑکے کی ماں نے اُس سے کہا کہ نکلا ایک
خوبصورت مرد پس دعا مانگی مین نے کہ اے اللہ میرے بیٹے کو مثل اسکے کرنا پس تو کہتا ہی کہ اے اللہ مجکو تو مثل اُسکے نہ کرنا بعد اُسکے
نکلی ایک لڑکی اُس حالت سے کہ لوگ اُسکو مارتے ہین اور کہتے ہین کہ چوری اور زنا کی تونے مین نے دعا کی کہ اے اللہ میرے
بیٹے کو مثل اُسکے نہ کرنا پس کہا تونے کہ اے اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا لڑکے نے کہا ہان سچ ہی وہ مرد ظالم اور سرکش تھا مین نے

کہا کہ اے اللہ مجکو مثل اُسکے نہ کرنا اور اس لڑکی نے نہ زنا کی تھی اور نہ چوری مین نے کہا کہ اے اللہ مجکو مثل اُسکے کرنا انتہی تب ارسطولیس نے کہا کہ اے برادر عربی آیا اللہ تعالی نے تمھارے نبی کو سوائے زبان عربی کے ساتھ اور زبان کے کبھی گویا کیا تھا عمرو بن العاص رضی نے کہا نہین اور خبر دی ہی اللہ تعالے نے اپنی کتاب بزرگ مین اسطرح سے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم فیضل اللہ من یشاء ویھدی من یشاء ارسطولیس نے کہا کہ آیا بھیجا اللہ تعالی نے کوئی اور نبی عربی سوائے تمھارے نبی کے عمرو بن العاص رضی نے کہا ہان ہود اور صالح اور شعیب اور محمد علیہم الصلوۃ والسلام کو بادشاہ کے وزیر نے عمرو بن العاص سے کہا کہ کیا کہتے ہو تم ستارون اور اُنکی تاثیر کے بارے مین اور وہ وزیر حکیم اور نام اُسکا قبطلس تھا جسکے معنی بحر العلوم ہین اور وہ راہب دیر عدس کا تھا پس جب ارسطولیس تخت پر بیٹھا تھا بجائے مقوقس کے طلب کیا تھا اُسکو دیر سے اور مقرر کیا تھا وزیر اپنا اور تھا وہ بڑا جاننے والا علم حکمت اور نجوم کا عمرو بن العاص نے کہا کہ ستارون کے واسطے نہ کوئی تاثیر ہی اور نہ کوئی حکم ہی اسواسطے کہ وہ محکوم ہین اُنسے خدمت لیجاتی ہی کوئی حکم اور اختیار اُنکو نہ اپنے اور نہ غیر کے امور مین ہی ولیکن ضرور ہی ہمکو شناخت اور معرفت منازل کی اسواسطے کہ ضرور ہی ماہتاب کے واسطے کوئی ایسی جگہہ اور منزل جسکی طرف وہ جاتا ہی اور بتحقیق خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالی نے اس بات کی اپنی کتاب بزرگ مین والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم اور منزلین وہی بارہ برج ہین حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت اور ستارے سات ہین زحل اور مشتری اور مریخ اور قمر اور شمس اور زہرہ اور عطارد پس جو شخص کہ قائل ہوا ساتھ قطع اور تاثیرات کے پس نکلگیا وہ ہماری ملت سے اور معنی قطع اور تاثیر کے یہ ہین کہ ستارہ جسوقت قطع کریگا ساتھ تاثیر کے تو ضرور پانی برسے گا پس ہوگی گرانی اور ارزانی اور یہ علم ایسا ہی کہ نہین خاص کیا اُسکے ساتھ اللہ تعالی نے کسی کو اپنی خلق سے مگر یہ کہ ستارہ جسوقت نزدیک دوسرے ستارے کے ہوگا تو یہ امر باعث احتراق و انعکاس کا ہوگا پس صاحب اس ستارے کو انعکاس پہونچے گا اور یہ بات ہوتی ہی اور نہین بھی ہوتی ہی اور اسی واسطے فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من صدق کاھنا او منجما فقد کفر بما جاء بہ ابو القاسم اور بھی فرمایا ہی اذا انشاءت شامیۃ یعنی سحابۃ فتلک غیقۃ اور اسی طرح پر برق بھی ہی جسوقت چمکی بجانب یمن کے تو کہتے ہین ھذا برق خلب یعنی پانی نہ برسے اور اسواسطے فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ وآلہ وسلم نے اصبح من الناس مومن وکافر فمن قال برحمۃ اللہ مطرنا فھو مومن باللہ کافر بالکواکب ومن قال بالکواکب لفلانی مطرنا فھو کافر باللہ مومن بالکواکب بعد اُسکے پڑھی عمرو بن العاص نے یہ آیت ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر پس جب سنا قبطلس وزیر نے کلام عمرو بن العاص کا اور دیکھا اُنکی فصاحت بیانی کو کہا اُسنے

زبان قبطی مین بادشاہ سے کہا اے بادشاہ بتحقیق یہ بدوی فصیح زبان ہی اور مضبوط ہی دل کا اور میری دانست مین یہی شخص بہتر
عرب کا اور مالک اُس لشکر کا ہی جو ہمارے یہان آیا ہیں اگر قبضہ کریوین ہم اُسپر تو بھاگ جائینگے ساتھی اُسکے اور چلے
جائینگے وہ لوگ ہمارے یہان سے راوی کہتا ہی کہ دروان غلام عمرو بن العاص کا سُنتا تھا گفتگو وزیر کی بادشاہ
سے پس کہا بادشاہ نے وزیر سے کہ نہین جائز اور سزاوار ہی ہم کو کہ غدر کرین ہم ایلچی کے ساتھ خصوصًا اس حالت مین
کہ جب ہمنے خود بُلایا ہو پس اُسی وقت دروان نے عمرو بن العاص سے کہا کہ کیا ہی مجکو جو مین تمکو ہشتناک دیکھتا ہون
آیا گمان کرتے ہو تم کہ ارسطولیس بادشاہ تمپر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی حالانکہ تم اُسکی امان مین ہو وہ ایسا نکریگا
پس جب سُنا عمرو بن العاص نے کلام دروان کا جان لیا اُنھون نے مطلب اُسکے مشورے کا اور پہچان گئے کہ وہ ڈراتا
ہی اُنکو تب بیدار اور ہوشیار کیا اُنھون نے اپنے دل کو پس کہا ارسطولیس بادشاہ نے کہ اے برادر عربی کیا چیز چاہتے ہو تم
لوگ ہمسے تا اینکہ ہمارے یہان آکر اُترے ہو تم ہماری زمین مین اور ہم قوت اور طاقت اور دبدبے کے لوگ ہین اور
نہین قصد کیا ہماری طرف کسی نے بادشاہون سے مگر یہ کہ ہمراہ ساتھ زیانکاری کے اور نوبت اور بجاہ کا لشکر ہماری کمک
کریگا اور مین نے اُنکو بُلایا ہی گویا کہ تم اُنکے سامنے ہو اور وہ متوجہ ہوے ہین میری طرف کو عمرو بن العاص نے کہا کہ
ہم ایسی قوم ہین کہ نہین ڈرتے ہین لشکرون کو اگرچہ وہ بہت ہون پس نہ ڈراؤ تم لوگ ہم کو اسواسطے کہ اللہ پاک اور برتر نے
وعدہ کیا ہی ہمسے مدد کا زبان مبارک ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہی مضمون نازل کیا ہی اپنی کتاب بزرگ
مین اور فرمایا ہی ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون اور ہم بلاتے ہین تم کو
بجانب اس بات کے کہ کہو تم لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس اگر انکار کروگے تم لوگ
اس بات سے تو غالب ہوگی تمپر بدبختی پس ادا کرنا ہوگا تمکو جزیہ درانحالیکہ تم ذلیل ہوگے اور اگر اس سے بھی انکار کروگے تو
حکم کرو تم لڑائی کا اللہ سے پس جب سنی بادشاہ نے یہ بات عمرو بن العاصؓ کی کہا اُسنے کہ اے برادر عربی جانو تم اس بات کو
کہ نہین ممکن ہی ہمسے یہ امر کہ کرین ہم کوئی کام بغیر صلاح اور مشورے بادشاہ مقوقس کے اور اب وہ خلوتخانہ مین ہی جو مقرر کیا
ہی اُسنے اپنے واسطے رمضان کے مہینے مین لیکن جب گذرے گا مہینا رمضان کا اور بادشاہ نکلے گا تو کام کریگا وہ اپنی
رائے سے لیکن اے برادر عربی میرے گمان مین تمھارے ساتھیون مین کوئی شخص مثل تمھارے تیز زبان اور مستقل اور
مضبوط دل کا نہین ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ مین گونگا ہون بہ نسبت اپنے ساتھیون کے اور بعض اُنمین ایسے ہین کہ
اگر کلام کرے تو اے بادشاہ اُسنے تو جانے کہ قیاس میرا اُن پر نہین ہوسکتا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ بات محالات سے ہی کہ
تمھارے ساتھیون مین مثل تمھارا ہو عمرو بن العاص نے کہا ہان اے بادشاہ اور اگر تو چاہتا ہی تو بلاؤن مین تیرے سامنے
دس آدمیون کو اُنمین سے تا کہ جانے تو صحت میرے کلام کی بادشاہ نے کہا کرو تم اس کام کو پھر اس نے اپنے وزیر
سے زبان قبطی مین کہا کہ جسوقت منظور ہوا ہم کو کہ اس شخص کو قید کرین تو قید کرنا دس شخصو نکا بہتر ہی پھر عمرو بن العاص

سے کہا کہ بھیجو تم اُنکے پاس کسی کو تاکہ لے آوے اُنکو اُنھون نے کہا کہ اے بادشاہ وہ لوگ قاصد کے بلانے سے نہ آوینگے پس اگر تو چاہتا ہی تو خود مین جاؤن اور لے آؤن اُنکو بادشاہ نے کہا کہ ایسا ہی کرو پس اُٹھ کھڑے ہوے عمرو بن العاص اور نکل کر جلدی سے سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اُس حالت مین کہ اُنکو اپنے بچنے کا یقین نہ تھا اور چلے اور غلام اُنکا دروان آگے آگے تھا تا اینکہ نکل کر باہر ہوے مصر سے اور جب چلے گئے عمرو بن العاص اور غلام اُنکا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی اگر لے آئے گا یہ شخص اپنے ساتھیون کو تو سب کو مین قتل کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب نکلے عمرو بن العاص مع اپنے غلام کے آگاہ کیا اُنکو دروان نے اس بات سے جو سُنی تھی اُس نے وزیر سے کہ وہ کہتا تھا بادشاہ سے اُنکے قید کرنے کو عمرو بن العاص نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی مین نہ پھرونگا ایسی بات کی طرف قسم ہی خدا کی اے دروان مین تیرے ساتھ اُسکے عوض مین نیکی کرونگا کہ عوض نیکی کا نیکی ہی اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے اپنے لشکر مین پس جب دیکھا اُنکو مسلمانون نے کہ آتے ہین جلد چلے سب لوگ واسطے اُنکی ملاقات کے اور سلام کرکے مبارکباد دی اُنکو اُنکی سلامتی کی اور کہا کہ اے سردار بتحقیق پڑے ہوے گمان سبھون کے بہ نسبت تمھارے اسلیے کہ دیر کی تمنے تب عمرو بن العاص نے بیان کیا سبھون سے وہ امر جو گذرا تھا اُنپر بادشاہ کی طرف سے کہ کیونکر ارادہ کیا تھا اُنکے قید کرنے کا اور آگاہ کرنا دروان کا اُنکو اُس حال سے اور بیان کی یہ بات کہ نہ نجات پاتے وہ اگر نہ ذمہ دار ہوتے بادشاہ سے وہ لانے دس آدمیون کے اپنے ساتھیون سے پس متعجب ہوے سب لوگ اور شکر کیا اللہ تعالی کا اُنکی سلامتی اور رہائی پر قبطیون کے ہاتھ سے اور کاٹی اُنھون نے وہ رات پھر جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی عمرو بن العاص نے مسلمانون کو اور جب نماز سے فارغ ہوے حکم کیا مسلمانون کو درستی سامان اور ہتھیارون اور سوار ہونے کا لڑائی پر کہ اسیوقت ایلچی ارسطولیس بادشاہ کا کھڑا تھا کنارہ خندق پر اور کہتا تھا کہ اے گروہ عرب کے ارسطولیس بادشاہ منتظر ہی تمھارے ایلچی کا مع اُسکے دس ساتھیون کے پس خبر دی لوگون نے عمرو بن العاص کو اس بات کی اُنھون نے سامنے آکر کہا کہ اے شخص بیشک غدر اور فریب ہلاک کرتا ہی شخص کو جو غدر کرتا ہی اور باغی پر گھومتے ہین دائرے ہزیمت کے بُرا ہو تیرا طلب کیا تیرے مالک نے ایلچی کو پس جب گیا مین اُسکے پاس چاہا اُسنے مجکو قید کرنا اور ایسا ایسا کچھ کہا بُرا ہو تیرا کون شخص بچا سکتا ہی تجکو جسوقت کہ ارادہ کرین ہم تیرے مار ڈالنے کا و لیکن ہم ایسا نہ کرینگے سواسطے کہ ہم لوگ وفا کرتے ہین وعدے کو اور نہین توڑتے ہین ہم عہد و پیمان کو لوٹ جا تو اپنے مالک کے پاس اور کہہ اُس سے کہ سُنا مین نے جو کلام کیا اُسنے اپنے وزیر سے دربارہ میرے قید کرنے کے اور بیشک نجات دی مجکو اللہ تعالی نے اُسکے مکر سے اور اب کبھی مین اُسکے پاس نجاؤنگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اسطرح تھا ماجرا عمرو بن العاص کا ساتھ ارسطولیس بن مقوقس بادشاہ مصر کے اور بعد اس معاملے کے جب پیش آتا کوئی امر عمرو بن العاص کو اور چاہتے تھے وہ حلف کرنے کو تو کہتے تھے کہ قسم ہی اُسکی جسنے نجات دی مجکو قبطیون کے بادشاہ سے راوی کہتا ہی کہ پھر گیا قاصد بجانب ارسطولیس کے اور بیان کیا اُس سے مقولہ عمرو بن العاص کا پس جانا اُسنے کہ جان لئے وہ اس رائے کو جبکہ بیان کیا تھا وزیر نے

اُس سے پھر کہا اُسنے وزیر سے کہ کہان سے جانتا ہے یہ شخص ہماری زبان کو حالانکہ وہ بدوی ہو وزیر نے کہا کہ گمان
کرتا ہون مین کہ یہ شخص ساتھ اُنکے تھا وہ جانتا تھا ہماری زبان کو پس ڈرایا اُسنے اپنے ساتھی کو ہم سے بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کیا
راے ہے تیری ان عرب کے بارے مین اور بیشک یہ قوم ہشیار اور بیدار ہین اپنی جانون پر پس کوئی شخص مکر اور فریب سے
اُن تک نہ پہونچے گا وزیر نے کہا کہ معلوم ہوا ہی مجکو یہ امر کہ قوم کے واسطے ایک ایسا دن ہی کہ تعظیم کرتے ہین وہ اُسکی
اور وہ دن جمعے کا ہی جسطرح کہ تعظیم کرتے ہین ہم لوگ اتوار کی اور میری راے یہ ہی کہ گاڑا بٹھلاؤن اُن کے واسطے قریب
جبل مقطم کے پس جب شروع کرین قوم اپنی نماز کو نکلے گاڑا اُنپر اور رکھے تلوار ان کو انمین پس نہ بچے گا کوئی شخص ان مین کا
پس بہتر جانا بادشاہ نے اُس کی راے کو اور توقف کیا بانتظار آنے دن جمعے کے تا کہ بٹھلائے اُنکے واسطے گاڑے کو
جسطرح سے کہ وزیر نے بیان کیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب رہائی پائی سردار عمرو بن العاص نے بادشاہ
قبطیون کے ہاتھ سے اُس دن تو دوسرے دن اُسکے بلایا اُنھون نے عبداللہ یوقنا کو اور کہا اُسنے کہ اے عبداللہ جانو تم
اس بات کو کہ اس قوم نے تاخیر کی ہی لڑائی مین اور ہم مقیم اور منتظر اُنکی لڑائی کے ہین اور اب ہمارے پاس نہ کھانا
رہا ہی نہ دانہ چارہ جو ہم کو اور ہمارے جانورون کو کفایت کرے پس جاؤ تم مع اپنے لشکر اور بنی عم کے بجانب دیہات کے
اور مول لو تم توشے اور دانے چارے کو جو کافی ہو ہمارے اور ہمارے جانورون کے واسطے ان ایام مین یوقنا نے
کہا کہ بخوشی اور اطاعت مجکو منظور ہی پھر سوار ہوے یوقنا مع اپنے بنی عم اور لشکر کے اور اُسدن وہ چار ہزار سوار سے تھے اور
ساتھ لیا اُنھون نے نوکرون اور غلامون اور خچرون کو اور روانہ ہوے وہ سب ایک ہی ساتھ بطرف جوف کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ بل گئے تھے مسلمانون مین کچھ لوگ جاسوس قبط کے اور سُن لیا اُنھون نے اُس مشورے
کو جو مسلمانون نے آپس مین کیا تھا درباب اپنے جانے کے بجانب جوف کے واسطے لانے رسد کے پس گئے وہ لوگ
بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اس بات سے پس خوش ہوا وہ اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے دن
جمعے کے اور جب ہوا دن پنجشنبے کا بُلایا ارسطولیس نے اپنے چچازاد بھائی کو جسکا نام ماسیوس اور وہ کل لشکر کا سردار
تھا پس چار ہزار سوار کو لشکر مصر سے منتخب کر کے اُسکے ساتھ کیا مطابق شمار ہمراہیان یوقنا کے اور حکم کیا اُسکو ساتھ
لینے جانورون اور خچرونکے جنپر بوجھ اور رسد اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑونکا بھی ہو تا کہ نہ شبہہ کرے کوئی شخص اس امر کا
کہ یہ وہ مسلمان نہین ہین جو رسد لینے کو گئے تھے اور کہا کہ جانورات کو اور گاڑے مین بٹھلائے لوگون کو پیچھے جبل مقطم
کے اور کچھ لوگ بطور نگاہبانی کے مقرر کرنا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب مسلمانون کے پس جب مشغول ہون وہ لوگ نماز مین آگاہ
کرین وہ لوگ تم کو اُنکے حال سے پس نکلو تم مسلمانون پر اور جانور اور خچر وغیرہ تمھارے ساتھ ہون اسلیے کہ مسلمان اُنکو
دیکھ کر شبہ مین نہ پڑین تمھاری نسبت جبکہ نکلو تم اور متوجہ ہو اُنکی طرف راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا ماسیوس رات کو
مع اپنے لشکر کے بجانب پشت جبل مقطم کے اور چھپ رہا وہان اور بندوبست کیا اُسنے اپنے کام کا جیسا کہ حکم کیا تھا اُسکو بادشاہ

کیا ہی کہ اسطرح پر بندوبست کیا اور مقرر کیا نگاہبانون کو بجانب فارسودان کے راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ اسطرح پر بندوبست کیا
بادشاہ قبط ارسطولیس نے مسلمانون کے واسطے اور بیٹھلایا اُسنے گاڑے کو ناحیہ حراسے ٹیلہ نور تک اور اب وہان مسجد موسیٰ
ہی اور باقی رہے کچھ لوگ پہاڑ مقطم کی پشت پر اور درمیان پہاڑ اور مقام محجر الحصا کے نصف میل سے کم مسافت تھی اور
رات گذرانی قوم نے گاڑے مین اور مسلمانون کو کچھ اس امر کی خبر نہ تھی پس جب صبح ہوئی اور ہوا دن جمعہ کا اور آفتاب
بلند ہوا اور قریب ہوا وقت نماز کا اور جمع کیا مسلمانون نے چار جامے اور شلیطے جانورون اور اونٹون کے اور تلے
اوپر رکھا اُنکو واسطے خطبہ پڑھنے کے اور جمع ہوے سب لوگ واسطے نماز کے اور وہ مکر اور فریب اپنے دشمن سے
بیخبر تھے اور عمرو بن العاص باتین کرتے تھے مسلمانون سے لڑائی کی اور ترغیب دیتے تھے سبکو جہاد کی تا اینکہ اذان کہی
مسلمانون کے موذنون نے پس جب اذان سے فراغت ہوئی چڑھ گئے عمرو بن العاص اُن شلیطون پر اور اچھا خطبہ پڑھا
اور بیان کین اُسمین بزرگیان جہاد کی اور وہ چیز جو مقرر کی ہی اللہ تعالیٰ نے واسطے مجاہدین کے اجر اور ثواب سے اور پڑھی اخیر
مین یہ آیت یاایّھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ؁ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی
سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ؁ پھر بیان کین بزرگیان جہاد اور ماہ رمضان کی
راوی نے بسلسلۂ راویون کے شداد ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا شداد نے کہ ہم لوگ جمع تھے واسطے نماز کے
جمعے کے دن اور عمرو بن العاص بیان کرتے تھے ہم لوگون سے معاملہ لڑائی کو ہمارے دشمن سے اور ذکر کرتے تھے بزرگیان جہاد
کی اور ترغیب دیتے تھے ہمکو اُسپر ہم لوگون نے کہا کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو ہمارے دشمن کی لڑائی سے اُنھون نے
کہا کہ قسم ہی اللہ کی نہین باز رہا ہون مین لڑائی سے بسبب بے صبری اور خوف کے ولیکن جانتے ہو تم لوگ قصہ اس بادشاہ
مقوقس اور اُسکی دانشمندی کا اور وہ مقر ہی رسالت ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اب وہ اپنے اُس
خلوت خانے مین ہی جو بنایا ہی اُسنے اپنے واسطے مہینے رمضان مین اور اس مہینے کے پانچ دن باقی رہ گئے ہین پھر نکلے گا
وہ اور اپنے تخت بادشاہت پر جلوس کریگا تب بھیجین گے ہم اُسکے پاس ایک ایلچی اپنا اور دیکھین گے ہم کہ وہ کیا
جواب دیگا صلح اور لڑائی سے شداد بن اوس کہتے ہین کہ ہم سب سُن رہے تھے باتین عمرو بن العاص کی کہ اُسی وقت
آیا ایلچی ارسطولیس لعین کا اور خندق کے کنارے پر ٹھہر کر اجازت آنے کی مانگی پس عمرو بن العاص نے اجازت
دی اُنکو اور چکر کھا کر آیا وہ زمین ہموار کی طرف سے سو اسطے کہ تھی خندق گرد مصر اور اُسکے درون کے قریب جبل مقطم کے
پس جب آیا وہ سامنے عمرو بن العاص کے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ اے سردار عرب کے بادشاہ کے ولیعہد نے تمکو سلام کہا ہی اور
یہ پیغام دیا ہی کہ مین طاقت اور قدرت نہین رکھتا ہون کسی کام کرنے کی صلح اور لڑائی سے بغیر حکم بادشاہ کے اور اُسکو جانتے ہو
تم کہ خلوت مین ہی اور باقی رہے ہین اُسکے نکلنے کو پانچ دن بعد اُسکے بیٹھے گا وہ اپنے تخت بادشاہت پر اور بندوبست
کرے گا اپنی رعیت کا جیسا وہ چاہے گا عمرو بن العاص نے کہا کہ منظور کیا ہمنے اس بات کو اور اگر نہوتا بادشاہ اس حالتمین

اور وہ امر جو معلوم ہے ہمکو اُسکے یقین سے نسبت اقرار نبوت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو نہ چھوڑتے اور نہ مہلت دیتے ہم تم کو ایک دم کی والسلام تب ایلچی چلا گیا راوی کہتا ہے کہ نہین بھیجا تھا ارسطولیس ابلیس نے قاصد کو مگر اس غرض سے کہ خوش اور مطمئن ہو جائین دل مسلمانون کے تا کہ جاری کرے اللہ تعالی اُس کام کو جو ہونے والا تھا پس بعد چلے جانے قاصد کے اذان کہی مؤذن نے اور خطبہ پڑھا عمرو بن العاص نے اور ڈرایا لوگون کو دوزخ کی آگ سے اور ترغیب دی بجانب جہاد کے اور اشتیاق دلایا جنت کا پس جب فارغ ہوے وہ خطبے سے کھڑے ہوے اسواسطے نماز کے اور مسلمانون نے حکم کیا تھا غلامون کو اس بات کا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب شہر مصر کے بخوف دشمن کے اس بات سے کہ ناگہان آپڑین وہ حالت نماز مین شداد کہتے ہین کہ ہمنے نہین دیکھا تھا کسی کو اہل مصر سے جو ظاہر اور معلوم ہوتا نہ کوئی سوار نہ کوئی پیدل پس درست کیا ہمنے صفون کو اور برابر ہوے ہم پیچھے عمرو بن العاص کے واسطے نماز کے اور ہمکو کوئی دشمن نہین نظر آیا جس سے ہم ڈرتے پس جب پیش امام ہوے عمرو بن العاص ہمارے اور سبھون نے اُنکے پیچھے نیت باندھی اور پہلی رکعت پڑھکر عمرو بن العاص نے رکوع کیا اور رکوع مین گئے ہم سب اُنکے ساتھ اور بعد رکوع کے قصد سجدے کا کیا کہ اُسی وقت ظاہر ہوے اونٹ اور خچر بوجھ کے لدے ہوے اور لشکر اُنکے پیچھے تھا اور وہ سب ہی لوگ تھے جنکو گاڑے مین چھپایا تھا دشمن خدا ارسطولیس نے اور وہ ہم عدد ہمراہیان یوقنا کے یعنی چار ہزار سوار تھے پس جب دیکھا اُنکی طرف ہمارے غلامون نے گمان کیا اُنھون نے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھیون مین سے ہین کہ رسد لیے آتے ہین پس خوش ہوے وہ اور کہا کہ آئے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور اسی طرح چلے آتے تھے وہ تا اینکہ قریب ہوے ہمسے بطرف زمین ہموار کے اور آملے ہم مین اُس حالت مین کہ ہم نماز مین تھے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو ہم مین جبکہ ہم سجدہ کرتے تھے دوسری رکعت مین سامنے اللہ تعالی کے اور تلوار برابر کاٹتی تھی مسلمانون کے گوشتون کو اور کوئی مسلمان سجدے سے نہ اُٹھا اور نہ نماز کو چھوڑا اور تھا یہ حملہ اخیر صف مین اور اُس صف پر جو اُنکے قریب تھے اور اُنمین قوم مین اور بجیلہ کے اور کچھ لوگ وادی القرے اور طائف اور وادی نخلہ کے تھے اور عباد بن مصعب نے بیان کیا ہے کہ شہید ہوے لوگ دونون صفون کے قبطیون کی تلوار سے اور ہمنے بھی پروا نہ کی لڑائی کی اسلیے کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے نماز سے منہ پھیرا ہو کہ دفعتًا آئے عبد اللہ یوقنا اور ساتھی اُنکے مع رسد کے پس دیکھا اُنھون نے ہماری طرف کو کہ تلوارین چمکتی ہین پس زبون جانا یوقنا نے ہمارے معاملے کو اور پھینکدیا اُس چیز کو جو اُنکے سر پر تھی اور چلائے اپنے ساتھیون اور بنی تمیم مین اور کہا قسم ہے اللہ کی مصیبت سخت مین پڑے ساتھی ہمارے آگاہ ہو کہ جو شخص باز رہیگا تم مین سے دشمن کے جہاد سے اور خرچ کریگا وہ اپنی جانب کو خدا کی راہ مین تو مواخذہ کیا جاویگا اُس سے دن قیامت کے آگاہ ہو کہ بیشک دشمن خدا نے فریب کیا ہمارے یارون کے ساتھ کہ گھیر لیا اُنکو اور تنگ پکڑا اور رکھا تلوار کو انمین اور احتیاط کرو تم لوگ اس بات کی کہ رہائی پاوے انمین سے کوئی پھر حملہ کیا یوقنا اور اُنکے ساتھیون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو پس جب دیکھا قبطیون نے ناگہان در آتے مسلمانون کو اُٹھا لیا اُنھون نے تلوار کو

نمازیون سے اور متوجہ ہوے وہ بجانب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے راوی نے بیان کیا ہو کہ فارغ ہوے عمرو بن العاص نماز
سے اور بہت جلد اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور سب مسلمان بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور بہت سخت حملہ کیا اُنھون نے
دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو اور حائل ہو گئے اُنکے اور مصر کے بیچ مین اور رکھا اُنپر تلوار کو بس قسم ہی اللہ کی کہ نہین
نجات پائی اُنمین سے کسی نے گویا وہ چڑیان تھین کہ صیاد کے جال مین پھنسی تھین بس چھوڑا اُن سب کو مردہ زمین پر اور
کسی مخبر نے بھی نجات نہین پائی اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بھائی بادشاہ ارسطولیس کا اور جب لڑائی ختم ہو چکی مبارک باد
دی بعض مسلمانون نے بعضون کو بسبب سلامتی کے اور شکر کیا اُنھون نے اللہ تعالیٰ کا اُس چیز پر جو عطا کیا مسلمانون کو
فتح سے اور تعریف کی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی اور لے لیا قبطیون کے گھوڑون اور اُنکے ہتھیارون اور جانورون وغیرہ کو مع
اُس رسد کے جو بار کر لائے تھے اور ایک بڑی غنیمت ہاتھ لگی اور تعداد شہیدونکی چار سو چھتیس شمار کی گئی خاتمہ کیا انکا اللہ تعالیٰ نے
شہادت پر بس خاص لوگ انمین سے یہ ہین حمزہ[1] بن سالم الیشکری اور ربیعہ[2] بن صابر السہمی اور مسیب[3] بن خویلد الیشکری اور نسیب[4] بن
غالب الیشکری اور نصر[5] الیشکری اور سائق بن[6] مزید العجلی ور مزید[7] بن سعید الیشکری اور خزام[8] بن عمرو العجلی ور قیس[9] بن ماجد التنوخی اور طلحہ[10]
بن ثابت المخزومی اور نصر بن[11] الاخیل مولی عیاض بن غانم الطائی اور تھے یہ بڑے چڑھنے والے گھوڑے پر اور نصر عبد مناۃ[12] اسلمی
چچازاد بھائی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کامل[13] بن سعید بن عازم النجیبی اور مقدام[14] بن سارتہ النجیبی اور سعید[15] بن مرشد الحضرمی
اور رفاعہ[16] بن مسروق الکعبی اور جعفر[17] بن وانیہ جو اپنی مان کی ابنیت سے مشہور تھے اور ایک شخص قوم بنی عامر بن صعصعہ[20] سے
تھے اور عروہ[18] بن شامل الثقفی اور معمر[19] بن طاعن الزبیدی العامری اور عائش بن سمرۃ العامری اور رافع[21] بن سہیل العامری اور
عبد اللہ[22] بن قاہر الکلابی اور مالک[23] بن نفیط العامری اور بکرم[24] بن غالب العامری اور معمر[25] بن خلیفہ الداری اور ماجد[26] بن مرۃ النخعی
اور دہمان[27] ابن عوض بن مسلم العجلی اور طارق[28] بن معلن السلمی اور لبابہ[29] بن طاغن العبسی اور ریاج[30] بن عمرو التمیمی ورساہم[31] بن مفرج
التمیمی اور احوص[32] بن یربوع التمیمی اور یاسر[33] بن مفرج النبہانی اور ہلال[34] بن خویلد الغطفانی اور ہجام[35] بن عتبہ الغطفانی اور رطود[36]
بن حبیب الکلبی کل ساٹھ آدمی بزرگترین قوم کے تھے کہ خاتمہ کیا اُنکا اللہ تعالیٰ نے شہادت پر اور نماز پڑھی اُنپر عمرو بن العاص نے
ساتھ جماعت مسلمانون کے اور دفن کیا سب کو وہین بجانب پورب حجر الحصا کے اور قبرین اُنکی اس جگہ مشہور ہین اور رہینگی
دن قیامت تک راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچی ارسطولیس کو خبر مارے جانے اُسکے چچازاد بھائی اور چار ہزار سوار کی بس سخت
گذرا یہ معاملہ اُسپر اور یقین کیا اُسنے اپنی زوال سلطنت کا اور بلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کو اور مشورہ کیا اُسنے
اس امر مین اُن لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ جانتا ہی تو اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے ساتھ قبل تیرے
ہمیشہ رہے تیرے ساتھ اور اسی طرح ہمیشہ بادشاہ لوٹتے اور شکست کھاتے ہین پھر عود کرتے ہین اور تو اول اُن لوگون
نہین ہی جنھون نے ہزیمت پائی ہی بادشاہون زمین سے اور سُنا ہی ہمنے اس بات کو کہ دارئیوس بن اردلیس بن
ہرمز بن کیقباد بن یزدجرد فارسی کو سکندر نے ستر بار ہزیمت دی اب تجکو چاہیئے کہ نکل تو ہم لوگون کو ساتھ لیکر

لڑائی اس قوم کے اور شروع کر تو اُنکے ساتھ لڑائی کو اور نہ نا امید ہو تو فتح سے کہ مسیح یتری مدد کرینگے اور یہ قس اور راہب
اور شماسہ اور مطران یترے واسطے دعاے مدد کرینگے پس قبول کیا بادشاہ نے مشورہ اپنے ساتھیون اور اکابر دولت
اور حجاب کا اور اپنے باپ کا خزانہ کھولکر کھانا دیا لشکر کو اور ہتھیار تقسیم کئے اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا واسطے پیش آنے اور لڑائی
کے عرب سے پس نکلے وہ اور خیمے اُن کے نصب کیے گئے اور آراستہ ہوے سب لوگ واسطے لڑائی دشمن کے
اور لکھا ارسطولیس نے خطوط اور روانہ کیا بجانب حاکم نوبہ اور حاکم بجاۃ کے بہ طلب کمک کے اور توقف کیا اُسنے
بانتظار آنے کمک کے محمد بن اسحاق بسلسلہ راویون کے عبدالرحمن بن صبیب سے اور اُنھون نے اپنے باپ سے
روایت کی ہے کہ جب ہوا کام مسلمانون کا وہ جو بیان کیا ہمنے مقدرات سے ناگہان درآئے دشمن سے اُپنر تو لکھا
عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم الله الرحمن الرحيم
والعاقبة للمتقين من عمرو بن العاص بن وائل السهمي الى امير المومنين عمر بن الخطاب سلام عليك فاني احمد الله الذي
لا اله الا هو واصلي على نبيه اما بعد فاني وصلت الى مصر سالما وجرى لنا على بلد بلبيس مع ابنة الملك المقوقس كذا وكذا
ونصرت عليهم ودخلت منها الى مصر ونزلت بحجر الحصا وخندقنا حولنا خندقا وصالحت اهل القرى والاطراف وهي
ارض يقال لها الجوف ليعينونا ويميرونا بالزاد والعلوفة ويجيئوا النا من خيرات بلادهم ما عودنا شيئا من المؤنة
والعلوفة نبعثنا بوقنا وبنى عمه وجنده الى تلك القرى ليشتروا النا منهم طعاما وسرت انا رسولا بنفسه الى ملك القبط
ارسطوليس بن المقوقس فكلمني وحاوبته وهم بالقبض على فنجاني الله تعالى وكمن لنا كمينا واشغلنا برسول الى منه مكرا
وخديعة فلما كان يوم الجمعة واصطففنا للصلوة واخذنا في صلاتنا وركعنا وسجدنا فلم نشعر الا والخيل السيف
ونحن في السجود وبذلوا فينا القبط السيوف ونحن مقبلون على ربنا في صلاتنا فقتلوا منا اربع مائة و
ستة وثلاثين رجلا وما فينا من الوى عن صلاته وان الله عز وجل ليمن بالفضل منه في تلك الساعة
بيوقنا وجنده فاقبلوا علينا والسيوف تعمل فينا فصاح يوقنا في جنده وحمل على القبط واحاط بهم فرفعوا السيف عنا واشتغلوا
بيوقنا فبذل فيهم السيف فقتل القبط جميعا فلم ينج منهم احد من سيفه وسيوف جنده وقتل مقدم القوم
ماسيس وهو ابن عم الملك ارسطوليس وغنمنا الله تعالى خيلهم وسلاحهم واسلابهم وما كان معهم من مال ودواب

دبغال ونحن کالآن یا امیرالمؤمنین فی بحو تیلاطم امواجه من کثرۃ العدو فانجد تایٰا امیرالمؤمنین وادرکنا بعسکو من المسلمین لیعیننا علی قتال المشرکین والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط کو اور مہر کرکے سپرد کیا عبد اللہ بن قرط الازدی کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پس سوار ہوے عبداللہ بن قرط اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوے درانحالیکہ کوشش کرتے تھے وہ چلنے میں رات اور دن تا اینکہ وارد ہوے مدینہ منورہ مین اور اونٹنی کو دروازہ مسجد پر باندھ دیا اور داخل ہوے مسجد نبوی مین اور دو رکعت نماز پڑھی پھر متوجہ ہوے بجانب قبر مطہر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سلام کے اور امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نزدیک قبر شریف کے بیٹھے تھے عبداللہ نے روایت کی ہو کہ سلام کیا مین نے قبر شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد اُسکے متوجہ ہوا مین بجانب عمر رضی اللہ عنہ کے اور سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور دیر تک میری طرف دیکھا کیے اور جب پہچانا مجکو کہا کہ عبداللہ ہو مین نے کہا ہان یا امیرالمومنین رض فرمایا شاباش ہو تم کو پس بوسہ دیا مین نے اُنکے ہاتھ کو اور دیا خط تب فرمایا کہ تم کہان سے آتے ہو اے عبداللہ مین نے کہا کہ یا امیرالمومنین مصر سے آپ کے عامل عمرو بن العاص کے پاس سے آیا ہون مین فرمایا مرحبا ہو تمکو لے بیٹے قرط کے بعد اُسکے کھولکر پڑھا خط کو پس جب پہونچے اخیر تک کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا من ترک الحزم وراء ظہرہ تباعدت عنہ تبعات الخطاء قسم ہے اللہ کی نہین جانتا ہون مین عمرو بن العاص کو مگر ہوشیار عقل مین اور اچھا تدبیر مین ضابط اپنے کام مین اچھا سیاست مین لیکن جب آتا ہی حکم پروردگار کا تو آنکھین اندھی ہو جاتی ہین بعد اُسکے لکھا اُسی وقت ایک خط بنام سردار لشکر مسلمانون کے ملک شام مین یعنی ابوعبیدہ بن الجراح کو اور لکھا اسمین ماجرا عمرو بن العاص کا اور حکم کیا اُنکو بھیجنے بہت لشکر کا پاس عمرو بن العاص کے اور روانہ کیا خط کو ہاتھ سالم مولی ابوعبیدہ بن الجراح کے عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ توقف کیا مین نے مدینہ منورہ مین دو دن پھر اجازت چاہی مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے روانگی کی پس زاد راہ دیا اُنھون نے مجکو بیت المال سے اور لکھا ایک خط بنام عمرو بن العاص کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلے علی نبیہ وقد وصلنی کتابک وقرأتہ وعلمت ماجری علیکم من عدوکم وغدرہ لکم فذلک لما سبق فی ام الکتاب وکان یجب علیک یا ابن العاص ان لا تطمئن الی عدوک ولا تستمع لہ کلاما وما اعرفک یا ابن العاص الا حسن الرای والتدبیر ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا فاستعمل النشاط فی امرک ولا تغترن فی مصالح المسلمین واعلم ان کل راع مسئول عن رعیتہ فدبر امرک ولا تامن عدوک واستعمل الحزم فیما استعملک اللہ

ولا تبت الا علی حذر ولا تکتب جبزاوالله یعیننا وایاك علی طاعته وقد نفذت الی امین الامة ابی عبیدة عامر بن الجراح لیسیر
الیک جیشا والسلام علیك وعلی من معك من المسلمین ورحمة الله وبرکاته اور خط لپیٹ کرکے مہر کی اُس پر اور حوالے
کیا عبداللہ بن قرط کے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا عبداللہ کہتے ہین کہ خط کو لیکر سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا در انحالیکہ
کوشش کرتا تھا مین روانگی مین رات اور دن پس پہونچا مین مصر مین بعد دس دن کے اور آیا پاس سردار عمرو بن العاص کے
اور سلام کرکے دیا مین نے اُنکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا پس کھولکر پڑھا آہستہ اُسکو اور خوش ہوے پھر
پڑھا اُس کو باواز بلند مسلمانون مین پس بہت خوش ہوے سب مسلمان مضمون خط سے اس لیے کہ اُسمین کمک
کا ذکر تھا اور توقف کیا عمرو بن العاص نے بانتظار آنے کمک کے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سے راوی کہتا ہے
کہ جب اوپر پڑی ماری لشکر ارسطولیس نے مسلمانون پر اُس حالت مین کہ وہ نماز مین تھے دن جمعہ کے اور پھر ادارہ
لڑائی کا کافرون پر اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بھائی ارسطولیس کا مع چار ہزار سوار اپنے لشکر کے اور نہین نجات
پائی اُن مین سے کسی نے تو برہم ہوا بادشاہ اور قسم کھائی اُسنے معتقدات اپنے دین کی کہ ضرور بدلا لونگا مین اُسکا
مسلمانون سے پس حکم کیا حجاب کو اس امر کا کہ جمع کرین وہ امرا اور اکابر دولت اور عظما بطارقہ کو کنیسہ علقہ مین جو قصر
شمع مین تھا حجاب نے ایسا ہی کیا اور رکھی واسطے بادشاہ کے ایک کرسی پس بیٹھا وہ اُسپر بعد اُسکے کھڑا ہوا وہ
بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا کہ اے لوگو دین نصرانیہ اور بنی مار معمودیہ کے خوب جانو تم اس بات کو کہ ملک تمھارا عظیم اور
شہر تمھارا عظیم ہی اور وہ شہر فراعنہ کا ہی اور دار السلطنت تھا واسطے اُن بادشاہون کے جو قبل تمھارے تھے آل حمیر سے مثل
نسبغان اور بستیق اور حلجان کے جو بنانے والا ان اہرام کا ہی اور مرثد بن عنیان اور شداد بن عاد اور لقمان بن عاد اور شدید
بن عاد اور ذو القرنین جو بادشاہ مالک شمشیر تھا اور جاتا رہا ملک اُن سب کا اُنسے اور گذر گیا زمانہ اُنکا اور پھرا بطرف غیر کے
ملک سبا اور بلاد یمن اور حضر موت اور قصر عمران وغیرہ سے بعد اسکے مالک ہوئی اُس سرزمین کی قوم قبطی آبا و اجداد تمھارے
اسطلیس اور سلیوس اور ریان بن ولید جسنے خلیفہ کیا تھا یوسف علیہ السلام کو بعد اسکے دوسرا ولید اور قیطیس تھا جسکی کنیت
فرعون تھی کہ ہلاک کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ ابن عمران علیہ السلام کے ہاتھ پر بعد اُسکے طیاوس بعد اُسکے دادا میرا دراعیل بعد اُسکے
باپ میرا مقوقس اور نہین مالک ہوا کوئی کسی زمین کا مگر یہ حسد کیا اُسنے ہماری سلطنت پر ملک مصر مین اور یہ عرب طمع ہی
کا امید کی ہی ہم مین اور آئے ہین ہمارے یہان بارادے مالک ہوجانے ہمارے شہرون کے اور نکال دینے ہمارے کے ہمارے
ملک سے جسطرح کہ طمع کی اُنھون نے ملک شام مین اور لے لیا اُسکو قیاصرہ کے ہاتھون سے اور مار ڈالا اُنکے بہادرون کو اور
لوٹ لیا اُنکے مالون کو اور لونڈی غلام بنایا اُنکی عورتون اور لڑکون کو پس اگر تم بھی باز رہوگے اُنکی لڑائی سے تو امید کرینگے وہ تم
مین اور قتل کرینگے تمھارے بہادرون کو لوٹ لینگے مال تمھارا اور لونڈی اور غلام بناوینگے تمھاری عورات اور لڑکون کو اور
سکونت اختیار کرینگے تمھارے مکانون اور ملکون مین اور تمھارے معبد گاہونکو اپنی مسجد بناوینگے اور اب بادشاہ مقوقس نے

حکم کیا ہی مجکو لڑائی کا ان عرب سے اور نہ نکلیگا وہ اپنے خلوت کے گھر سے جبتک کہ دیکھ لیگا وہ امر جو ہوگا تمھارے اور ان عرب کے بیچ مین پس کیا کہتے ہو تم اور کس بات پر متفق ہی رائے تم لوگون کی اُنھون نے کہا کہ اے بادشاہ آیا نہین ہین ہم لوگ غلام اس دولت کے ہم واسطے کہ اس دولت نے اپنا مطیع کیا ہی ہمکو اپنی بزرگی کے سبب سے اور نعمتین اُسکی ہمیر ہمیشہ ہین اور اب ہم اوینگے اُنکے بسبب اپنی محبت کے اس دولت سے پس شاید کہ مسیح ہماری مدد کرین یا مر جاوین ہم سب ایک ہی تلوار پر پس شکر ادا کیا بادشاہ نے اُنکی بات پر اور خلعت دیئے اُنکو اور کہا کہ نکلو تم سب اور نصب کرو اپنے خیمون کو باہر شہر کے اور طبول دو لڑائی کو قوم سے تا اُنکو بلاؤن مین کمک حاکم نوبہ اور بجاۃ کے پاس سے پس اُن سبھون نے کہا کہ بہتر ہی جو بادشاہ کہتا ہی بعد اُسکے نکلے وہ سب لوگ بادشاہ کے پاس سے اور حکم کیا اپنے غلامون کو خیمون کے نکالنے اور نصب کرنیکا قریب ٹیلہ نوا اور رصد کے پس ایسا ہی کیا اُن لوگون نے محمد بن اسحاق الاموی نے بیان کیا ہی کہ اُسیدن کہ باہر نکلے وہ لوگ آئے وہ ایلچی جنکو بھیجا تھا ارسطولیس نے بجانب حاکم نوبہ اور بجاۃ کے بہ طلب کمک کے اور بیان کیا اُنھون نے کہ واقع ہوئی لڑائی درمیان حاکم نوبہ اور بجاۃ کے اور پھر گئے وہ آپس سے اور کوئی اُن دونون سے ارسطولیس کی کمک نکریگا پس دشوار گذرا یہ معاملہ بادشاہ پر اور کھڑا کیا قبطیون نے اپنے اپنے خیمون کو گرد خیمون بادشاہ کے پس جب دیکھا مسلمانون نے کہ قبطیون نے نکل نکلکر خیمے نصب کیے ہین احتیاط کی اُنھون نے اپنی جانون پر اور آمادہ ہوئے وہ واسطے لڑائی دشمن کے اور باری باری نگاہبان مقرر کیے اپنے واسطے بسبب خوف مکر اور دیو فانی قوم کے تاکہ نہ پورا ہو اُنپر کوئی امر کہ جسطرح کہ واقع ہوا تھا پہلے مرتبہ ناگہان آپڑنے سے پس پہلے جو مقرر ہوا واسطے نگہبانی کے سردار عمرو بن العاص تھے پہلی رات کو بذات خود ساتھ ایک جماعت مسلمانون کے اور گھومتے رہے وہ گرد لشکر کے آخر رات تک غرض کہ اسی طرح کرتے رہے مسلمان بحالت خوف اور پرہیز کے اور نور چمکتا تھا اُنکے لشکر پر اور آوازین اُنکی بلند تھین ساتھ تہلیل و تکبیر اور درود اوپر بشیر و نذیر کے رات اور دن باری باری راوی کہتا ہی کہ یہ تھا حال قبطیون اور مسلمانون کے لشکر کا پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا عبیدہ عامر بن الجراح کو پس کھولکر پڑھا اُنھون نے اُسکو اور مطلع ہوئے اُسکے مضمون سے اور اُسی وقت آئے ابو عبیدہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے ابا سلیمان کیا رائے ہی تمھاری یہ خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا ہی حکم کیا ہی اُنھون نے مجکو بھیجے لشکر کثیر کا عمرو بن العاص کے پاس خالد نے کہا کہ جب امیر المومنین حکم کرتے ہین تم کو بھیجنے کمک کا پس کمک اور مدد کرو تم عمرو بن العاص کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان جانو تم اس بات کو کہ راہ مصر کی سخت اور دور اور بیابان لانے والی ہی پس اگر بھیجون مین بڑے لشکر کو تو ڈرتا ہون مین اُنکی ہلاکت کو خالد نے کہا کہ کتنے لوگون کے بھیجنے کا قصد کیا ہی تمنے ابو عبیدہؓ نے کہا کہ بھیجونگا مین ہزار سوار خالد نے کہا کہ اگر یہی ارادہ تمھارا ہی پس بھیجو تم چار شخصون کو مسلمانون سے کہ وہ برابر چار ہزار سوار کے ہون ابو عبیدہؓ نے کہا کہ وہ کون چار شخص ہین خالد نے کہا کہ ایک اُنمین کا مین ہون اور دوسرے مقداد بن اسود الکندی اور تیسرے عامر بن یاسر الکندی

اور چوتھے مالک بن اشتر النخعی پس جب سنی ابو عبیدہ نے خالد سے یہ بات روشن ہو گیا چہرہ اُنکا خوشی سے اور
کہا کہ اے ابا سلیمان کرو تم جو تمھاری رائے ہو کہ بیشک رائے تمھاری مبارک ہی پس بُلایا ان لوگون کو خالد نے اور
مطلع کیا اُنکو اپنے قصد سے اُن لوگون نے کہا کہ منظور رہی ہم کو بخوشی اور اطاعت واسطے اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے خالد نے کہا کہ آمادہ اور مستعد رہو تم لوگ واسطے روانگی کے پس جب گذر گیا دن اور ہوئی رات اور نماز
پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے مغرب کی مسلمانون کے ساتھ آئے تینون شخص خالدؓ کے پاس اُس حالت مین کہ درست
کیا تھا اُنھون نے سامان اپنا اور ٹھہرے تھے وہ اپنے خیمہ کے دروازے پر پس سوار ہوئے خالد اور روانہ ہوئے وہ سب
بطرف خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور جب خیمے کے قریب پہونچے تو نکلے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور سلام کر کے رخصت
کیا چارون شخصون کو اور ہمراہ کیا اُنکے ایک راہبر کو جو راہ بتاتا تھا اُنکو شونک اور وادی موسیٰ کی پس روانہ ہوئے وہ
بارادۂ مصر کے اور ہمیشہ کوشش کرتے تھے چلنے مین تا اینکہ نزدیک ہوئے عقبۂ ایلا کے کہ اُسوقت وہان گھوڑے
اور اونٹ زیادہ ایک ہزار اسپ سوار اور شتر سوار سے نظر پڑے پس خالد اور اُن کے رفیقون نے اُنکی طرف
جلد جا کر سلام کیا پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے تب خالد نے پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو اور کہان جاؤگے اُنھون نے
کہا کہ ہم قبیلۂ ثقیف اور طے اور مراد سے ہین بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے بطرف مصر کے ہمراہ
رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف کے واسطے کمک عمروؓ بن العاص کے پس خوش ہوئے خالد ان کے
آنے سے اور شکر ادا کیا اُنکے کامون کا اور وہ لوگ بھی بسبب خالد اور اُنکے رفیقون کے خوش ہوئے اور سب ایک
ساتھ ہو کر روانہ ہوئے اور خالدؓ نے بھی بیان کیا اُسنے کہ جاتے ہین وہ واسطے کمک عمرو بن العاص کے پس نزدیک گذا
کی عرب نے خالدؓ کی اور مبارک جانا اُنکو اپنی راہ مین راوی نے بسلسلۂ راویون کے نصر بن ثابت سے بیان کیا
ہی کہا نصرؓ نے کہ تھا مین ہمراہ اُس گروہ کے جسکو بھیجا تھا امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے ہمراہ رفاعہ بن قیس اور
بشار بن عوف کے پس ملے ہم خالد اور اُنکے ساتھیون سے قریب عقبۂ ایلا کے اور وہان سے ایک ہی ساتھ
بارادہ مصر کے روانہ ہوئے پس جب قریب پہونچے ہم مصر کے اور باقی رہا ہمارے مصر کے بیچ مین راستہ
دو دن کا پس اُسی حالت مین کہ ہم لوگ چلے جاتے تھے ایک رات کو اور رات اندھیری تھی کسی کو مجال نہ تھی کہ
اپنی ہتھیلی تک دیکھ سکے اور نہ اپنے ساتھی کو دیکھ سکتا تھا بسبب زیادتی اندھیرے کے دفعتہً سنی ہمنے
ایک آہٹ دور سے پس توقف کیا ہم نے واسطے سننے اُس آہٹ کے نصرؓ بن ثابت کہتے ہین کہ سوار تھا مین
اپنی اونٹنی پر پس اُترا مین اُسکی پشت سے زمین پر اور اُسکو اپنے ساتھی کے حوالہ کر کے پیادہ چلا مین بجانب
اُس آہٹ کے اور چھپایا مین نے اپنے تئین تا اینکہ نزدیک ہوا مین اُس آہٹ سے تو دیکھتا ہون مین
کہ وہ ایک بڑا لشکر ہی گھوڑون اور اونٹون کا پس چھپ کر بیٹھ گیا مین زمین مین اور دریافت کیا مین نے

قوم کو تو وہ لشکر عرب متنصرہ کا تھا زیادہ تین ہزار سوار سے اور سنتا تھا مین کہ کیا کہتے ہین وہ لوگ تاکہ ثابت ہو جاوے مجکو کام اُنکا پس نہین چلا مین ساتھ اُنکے مگر تھوڑی دیر تا اینکہ سُنا مین نے کہ کہتے تھے وہ یہ کہ ذلیل کرے اللہ ہمارے دشمنون کو لئے قوم کہ پہونچے او پہلے ہم سختی اور کوشش کو جسدن سے کہ نکلے ہم مدین سے اور نہین پایا ہم کسی کو اپنی راہ مین اب مصر قریب ہی ہم سے پس اُترو تم لوگ تاکہ چندے آرام کرین ہم اور گھوڑے ہمارے اور دانہ چارہ دیوین اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اس واسطے کہ بیشک ماندے ہوگئے ہین وہ چلنے اور بھوک سے پس کہا ایک مرد نے اُن مین سے جو سردار قوم کا تھا کہ قسم ہی حق مسیح کی نہین رنج پہونچا یا ہم نے اپنی جانون پر مگر واسطے آرام اور حصول مال کے بادشاہ ارسطوبیس سے لیکن جب قصد کیا تم نے آرام کا پس اُترو تم اور سو رہو رات بھر اور صبح کے وقت کوچ کرو تم پس اُتری قوم ایک چشمے پر جسکو غویر کہتے تھے اور متوجہ ہوئے وہ واسطے جمع کرنے گھاس وغیرہ کے تاکہ طیار کرین اپنے واسطے کھانے کو اور دانہ چارہ دین گھوڑون کو اور چھوڑ دیا اونٹون کو واسطے چرنے کے نفر بن ثابت کہتے ہین کہ جب جانا مین نے اُنکے کام کو اور آگاہ ہوا مین اُنکی خبر سے کہ وہ عرب متنصرہ ہین قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے تو پھرا مین بطرف اپنے ساتھیون کے اور آگاہ کیا مین نے خالد کو اُنکے ارادے اور اُس چیز سے جو سُنی مین نے اُنکی باتون سے پس خوش ہوئے خالد اور تعریف و شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لائے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خالد رضؓ ابن الولید کے پاس اور کہا کہ اے سردار ہماری راے یہ ہی کہ چھوڑ دو تم قوم کو تا اینکہ سو رہین وہ لوگ اور آرام لیوین واسطے اپنی جانون کے تب جا پڑین ہم اُنپر وقت غفلت کے اور شبخون مارین اُنپر پس نہ نجات پاویگا اُنمین سے کوئی خالد نے اُنکی راے کو بہتر جانا اور کہا کہ بہتر ہی جو تم کہتے ہو پس اُسی وقت آئے بشار بن عوف اور رفاعہ بن قیس اپنے ساتھیون کے پاس اور حکم کیا اُنکو درستی سامان اور پہننے ہتھیارون اور سوار ہونے کا اُن لوگون نے ایسا ہی کیا اور حکم کیا اپنے غلامون کو نگاہبانی اونٹون اور اسباب وغیرہ کا اور توقف کیا مسلمانون نے ناگہان آپڑنے مین اُنپر با نتظار بجھنے آگ مشرکین اور سو جانے اُن کے اور تاکید کی بعضون نے بعضون کو اس بات کی کہ ہوشیار رہین وہ اس امر سے کہ نہ نجات پاوے اُنمین کا کوئی تاکہ پہونچے وہ بجانب ارسطوبیس کے اور آگاہ کرے اُسکو مسلمانون کے حال سے پس ہوشیار ہو جاوے وہ مسلمانون سے راوی کہتا ہی کہ توقف کیا مسلمانون نے اپنے مشورے کے سبب سے تا اینکہ بجھ گئی آگ قوم کی اور سو رہے وہ لوگ اور موقوف ہوگئی آہٹ اُنکی پس جان گئے مسلمان یہ حال اُنکا اور پوشیدہ نکل کر چلے اُنکی طرف مثل قطار جانور کے تا اینکہ پہونچے اُن کے مقابلہ مین اور کچھ حس و حرکت اُن مین نہ پائی پس اُسی وقت ناگہان اُن پر آکر گھیر لیا اُن کو مسلمانون نے مثل گھیرنے سپیدی کے آنکھ کی

سپاہی کو اور رکھا تلواروں کو اُنہیں پس جھپٹی قوم اپنے سونے کی جگہوں سے اُس حالت مین کہ سُستی نیند کی اُنکی آنکھوں
مین بھری تھی اور حیران ہو گئے تھے دل اُنکے اور عقلین اُنکی دہشت مین پڑی تھین اور نکال لیا تھا اپنی تلوار دلاں
کو اور مارتا تھا بعض اُنہیں کا بعض کو اندھیری رات مین اور توقف کیا رفاعہ بن قیس اور بشارؓ بن عوف اور
خالد بن الولید نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے ساتھیوں سے راہ پس جو بھاگتا تھا اُنہیں سے با رادے
جان بچانے کے تو قبضہ کر لیتے اور گرفتار کر لیتے اور رسی مین باندھ لیتے تھے اُسکو نضر بن ثابت کہتے ہین
کہ برابر کام کرتی تھی تلوار اُنہین تا اینکہ صبح ہوئی اور تھی قوم درمیان مقتولین اور اسیرین کے اور مین نے مقتولون
کا شمار کیا تھا تو وہ ایک ہزار تھے اور باقی قیدی قریب دو ہزار کے پس قبضہ کر لیا خالد نے اکابر قوم پر
اور مار ڈالا سب قیدیون کو بعد اُس کے متوجہ ہوئے خالد بطرف اُن اکابر کے جنپر قبضہ کر لیا تھا اور کہا
اُنسے کہ آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے کہ کہان تک تمھارا قصد تھا اُنھوں نے کہا کہ ہم قوم عرب متنصرہ سے ہین
چچا زاد بھائی جبلہ بن الایہم کے خالد نے کہا کہ کہان تک جانے کا ارادہ رکھتے تھے تم اُنھوں نے کہا کہ ہم
شام مین تھے پس جب مالک ہوئے تم شہرون کے اور بھگا دیا تمنے ہرقل کو اور وہ مع اپنی اولاد اور خزانے کے
قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور جبلہ بن الایہم بھی اپنے بنی عم اور اکابر قوم کے ساتھ بھاگا اور وہ سب براہ دریا کشتیون
مین سوار ہو کر روانہ ہوئے جزائر مین تو ارادہ کیا ہم نے سرزمین مدین کا تمھارے خوف سے اور وہان پہونچکر
لکھا ہم نے بادشاہ مقوقس حاکم مصر کو تاکہ ہو وین ہم اُسکے لشکر سے اور مدد دیوین اُسکو اُسکے دشمن پر اور اجازت
چاہی ہمنے اپنی روانگی کی پاس اُسکے پس انکار کیا اُسنے تب بھیجا ہمنے تحفہ جات اور گھوڑے وغیرہ بجانب
اُسکے ولیعہد ارسطولیس کے اور لکھا ہمنے اُسکو دوست رکھتے ہین ہم کہ ہو وین تمھارے ساتھیون اور لشکر سے اور
زندگی گذرانین ہم زیر سایہ تمھارے پس جب پہونچے اُسکے پاس وہ تحفہ جات مرسلہ ہمارے اور پڑھا اُسنے
ہمارے خط کو بھیجا اُسنے خلعت وغیرہ ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو روانگی کا اپنی طرف کو پس روانہ ہوئے تھے ہم
با رادہ مصر کے کہ آپڑے تم لوگ ہم پر اور حکم کیا تمھاری تلوارون نے ہم مین پس ہنسے خالد بن ولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ مت حفر
لاخیہ المومن بیرا القاہ اللہ فیہ قریبا بعد اُسکے عرض کیا اُنپر اسلام کو مگر سبھون نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی
نضر کہتے ہین کہ لیکر جمع کیا ہم لوگون نے اُنکے گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیارون اور کپڑون وغیرہ کو جو از قسم مال و اثاثہ
و توشہ وغیرہ سے تھا اور لے لیا ہمنے ان خلعتون کو جنکو ارسطولیس نے بھیجا تھا واسطے بڑے سرداران کے لشکر کے اور خالد نے
اُن خلعتون کو لیکر رفاعہؓ بن قیس کو دیدیا تب روانہ ہوئے ہم با رادہ مصر کے اُسی دن قریب وقت عصر کے کہ ناگہان ہمکو
سامنے ایک دیر نظر پڑا جو مشہور بہ دیر قس تھا اور وہ دیر راہبون کی جہت سے آباد تھا پس قصد کیا ہمنے اسکا اور اُسکے گرد
اُترے ہم پس لوگ وہان کے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگ عرب سے کون قوم ہو ہم نے کہا کہ ہم لوگ ہمراہیان

بادشاہ ہرقل کے قوم عرب ساکنان شام سے ہمراہیان جبلہ بن الایہم غسانی سے ہین آئے ہین ہم بارادۂ مدد دہی ارسطولیس
تمہارے حاکم کے ہو اسطے کہ بھیجا تھا اُسنے ہمارے پاس قاصد کو ساتھ خلعتون اور اموال کے اور حکم کیا ہمکو آنے کا اپنے یہان تاکہ مدد
دین ہم اُسکو ان عرب محمدیون پر تب وہ لوگ بہت خوش ہوے اور دعوت کی ہماری اور دیکھا ہمکو اُنکے بڑے بطرک نے جو شام
کے قسون سے بڑا قس عالم اور دانا اور پہچاننے والا آل غسان کا تھا لوگون مین اسلیے کہ وہ شام کے قسون سے تھا اور
پرورش پائی تھی اُسنے ملک شام مین اور ہرقل بادشاہ نے جدا کردیا تھا کچھ زمین کو ایہم بن جبلہ کے واسطے پس مالک کردیا تھا
ایہم نے اُسکو قس بولیس بن لوقا کو اس زمین کے خراج لینے پر پس جب فتح کیا مسلمانون نے بعلبک اور حمص کو بھاگا یہ قس
بولیس بجانب طرابلس کے مصر تک اور جب مصر مین پہونچا تو پہونچی خبر اُسکی مقوقس بادشاہ کو پس طلب کیا بادشاہ نے اُسکو
اور جب سامنے آیا وہ حال اُسکا پوچھا بادشاہ نے پس اُسنے سب حال اپنا بیان کیا اور مقوقس بادشاہ نے اُسکو
خلعت دیا اور ٹھہرایا اُسکو کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا پس ٹھہرا وہ وہان اور ہوگیا بجاے بابیوس کے بسبب کثرت علم
اور دانائی کے اور بابیوس مصریون کے نزدیک ہی بطرک کبیر تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ ہوے مسلمان بجانب
مصر کے بارادے اُسکے مالک ہوجانے اور لڑنے وہان کے بادشاہ سے قبل ماہ رمضان کے پس جب اُترے وہ لوگ وہان
اور ہوا اُنکا کام جسکا ذکر کیا ہے اور آیا مہینہ رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ مقوقس اپنے اُس خلوت کے گھر مین جو اُسنے
اپنے لیے بنایا تھا اور بیٹھا بیٹھا اُسکا تخت بادشاہت پر اسواسطے کہ وہی ولیعہد اسکا تھا بعد اُسکے پس محتاج ہوا
وہ بجانب اُس شخص کے جو مشورہ دیوے اُسکو پس اُسی وقت بھیجا اُسنے قاصد کو بطرف دیر مرقس کے اور بلایا وہان
کے بطرک کبیر کو جو موسوم بہ بابیوس تھا پس جب آیا وہ سامنے متوجہ ہوا ارسطولیس اُسکی طرف اور مشورہ چاہا اُس سے
اُن کامون مین جو بیان کیا اُس سے اور مشورہ لیا اُن لوگون نے اُس کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا اور بھیجا
اُس قس ملعون بولیس بن لوقا کو بجانب دیر مرقس کے پس رہا وہ وہان تاآنکہ آئے اور اُترے عرب مسلمان گرد
دیر کے نصر بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے ہم دیر مین آیا اور دیکھا اُسنے ہم کو اور تھا وہ بڑا پہچاننے والا
خالد بن الولید کا کہ دیکھا تھا اُسنے اُنکو بہت جگہون مین ملک شام مین اور ہربیس حاکم حمص نے بھی بھیجا تھا اُسکو
بطور ایلچی کے پاس ابوعبیدہ بن الجراح کے جبکہ اُترے تھے مسلمان پہلی مرتبہ قبل اُسکی فتح کے پس وہ ملعون
تمیز کرتا تھا ہمارے چہرون کی اور دیکھتا تھا ہمارے لباس کو اور کہا اُسنے کہ کن عرب سے تم لوگ ہو اور تھا وہ
بڑا فصیح زبان عربی مین پس کہا ہمنے کہ ہم لوگ عرب متنصرہ شام کے اصحاب ہرقل سے ہین کہ آئے ہین واسطے
کمک تمہارے سردار کے لڑین گے ہم اُسکے دشمنون سے اور تحقیق بھیجا تھا اُسنے اپنے ایلچی کو ہمارے پاس
ساتھ خلعتون اور بخششون کے اور کمک چاہی اُسنے ہمسے پس کہا اُسنے کہ قسم ہے حق مسیح کی نہین ہو تم غسان اور
نہ عرب متنصرہ سے بلکہ تم عرب حجازی ہو اور نہین نکلے ہو تم اپنے شہرون سے مگر اسی مرتبہ اور نہین حاضر تھے

تم ملک شام اور نہ وہانکی لڑائی مین اور کہتا تھا وہ ملعون ہمراہیان رفاعہ بن قیس سے کہ کیونکر مشابہ ہوسکتا ہی لباس
تمھارا غسان کے لباس سے حالانکہ تھے غسان ملوک شام کے اور شراکت کی اُنھون نے رومیون کی اُنکے لباس مین
اور پہنے اُنھون نے کپڑے اطلس اور ریشم کے اور سوار ہوے جڑاؤ زین پوش والے گھوڑون پر اور کوتل رکھے سپید رو
گھوڑے اور بلند کرتے تھے اپنے سرون پر صلبان سونے اور چاندی کی اور بیشک تم عرب محمدی ہو کہ آئے ہو تم ساتھ اپنے
فریب کے تاکہ بلا ڈالو تم ارسطولیس بادشاہ پر اور مالک ہو جاؤ اُسکے شہرون کے جیسا کہ کیا تمنے ملوک شام کے ساتھ
اور چھین لیا تمنے ملک اُنکا اُنکے ہاتھون سے اور مار ڈالا تمنے بطارقہ اور ہرقلیہ کو اور مین دیکھتا ہون تمھارے
بیچ مین اُس شخص کو جسنے فتح کیا ملک شام کو اور ہلاک کیا وہان کے لوگون کو اور مار ڈالا بطارقہ اور بہادرون کو
اور بھگا دیا بادشاہون کو اور عنقریب لکھونگا مین بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا مین اُسکو تمھارے حال سے تاکہ قبضہ کر لیویگا وہ
تم پر عامر بن ہبار نے روایت کی ہی کہ کہا ہمنے اُس سے کہ ہمکو اس حال سے جو تو کہتا ہی کچھ خبر نہین ہی اور یہ تیرا خیال
خام ہی آیا نہین جانا تو نے اس امر کو کہ مسلمانون نے سب کچھ سامان ہمارا جو تو بیان کرتا ہی لوٹ لیا اور صبح کی ہمنے بعد
عزت کے ذلت مین اور بعد توانگری کے فقیری مین اور لکھ بھیجی تھی ہم نے ارسطولیس بادشاہ کو یہ بات کہ آوین ہم
اُسکے پاس اور ہو وین ہم اُسکے لشکر سے اور لڑین اُسکے دشمن سے اور بھیجا اُسنے ہمارے پاس خلعتون کو
اور خوش کیا ہمارے دلون کو عامر کہتے ہین کہ ہنسا وہ ملعون میرے کلام سے اور کہا کہ اکثر لوگ غسان کے زبان روم
کو جانتے ہین پس کون شخص تم مین ہی جو کلام کرے میرے ساتھ اُس زبان مین پس کہا ہم نے کہ ہم لوگ سوا
اپنی زبان کے اور زبان نہین جانتے ہین پس کہا ملعون نے کہ قسم ہی میرے دین کی کہ تم قوم غسان سے نہین
ہو اور اب ٹھیک ہوا کلام میرا تمھارے باب مین اور تم اصحاب محمد سے ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا ہم نے
کہ برا ہو تیرا اگر ہوتے ہم اُن لوگون سے جنکو تو کہتا ہی تو نہ طاقت ہوتی ہمکو اس امر کی کہ ظاہر ہوتے ہم دن کو بلکہ
چھپتے ہم دن کو اور چلتے ہم رات کو ولیکن طلب مغفرت کی کر تو مسیح سے اس بات پر کہ اُنکی اُمت کو تو نے اصحاب
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھہرایا اور یہ بڑا گناہ ہی پھر چھوڑا اُسنے ہم کو اور نہین کلام کیا ہم سے پس کہا اُس سے
راہبان دیر نے کہ اے باپ ہمارے اگر قوم اُنہین سے ہوتی جنکا تو نے ذکر کیا تو نہ آتے وہ مصر کو دن کی
روشنی مین اور نہ اُترتے آبادیون مین پس کہا اُسنے کہ قسم ہی اپنے دین کی مجھکو کہ مین بڑا پہچاننے والا اُنکا ہون اور یہ قوم
اصحاب محمد سے ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس باز رہو تم اُسنے اور نہ نکالو تم کھانا وغیرہ اُنکے واسطے اور قریب مین بھیجونگا
بادشاہ کو خبر اُن کی اور آگاہ کرونگا مین اُسکو اُنکے حال سے تاکہ ہوشیار رہین وہ لوگ اُن سے عامر بن
ہبار نے بیان کیا ہی کہ تھا مہربانی اور کرم اللہ تعالیٰ سے ہمارے ساتھ یہ امر کہ جب سنا راہبون نے بولیس
سے یہ حال کہا بعضون نے بعض سے اگرا جبی طرح سے پہچان لیا ہی قس نے اُنکو پس ضرور ہی ہم کو یہ امر کہ

صلح کر لیوین ہم اپنے واسطے اُسنے پس ہونگے ہم امن مین اُنکے فریب سے اپنے دیر مین پس کہا ایک راہب نے اُنمین سے جو بڑا دانا اور عالم اور عاقل تھا کہ اگر تم ایسا کروگے تو اچھا کروگے ولیکن نہین جانتے ہین ہم یہ امر کہ کس کے واسطے ہو دائرہ لڑائی کا اور فریقین سے کون شخص فتح پاوے ہمارے سردار کے واسطے تو ڈرتے ہین ہم اُس قیس لعین سے اُس امر کو کہ آگاہ کردیگا بادشاہ کو ہمارے حال سے پس مار ڈالے گا وہ ہم کو اور یہ ملعون ہمارے غیر مذہب پر ہی اور ہر روز کفر کرتا ہی ہمارے ساتھ اسواسطے کہ وہ نسطوری ہی اور ہم یعاقبہ ہین پس اگر قصد کیا ہی تم نے اس قوم سے مصالحہ کرنے کا اور چاہتے ہو اپنے لیے اُسنے امان کو پس قید کرلو تم اُس ملعون کو اور سپرد کردو تم اُسکو مسلمانون کے کرین وہ اُسکے ساتھ جو وہ چاہین اور مصالحہ کرو تم قوم سے پس اگر ہوگی فتح اُنکے واسطے تو یہی مطلب تمھارا ہی اور اگر ہوگی فتح واسطے ہمارے سردار کے پس بچ جاوینگے ہم اُس سے اور بادشاہ ہمارا حال نہ جانے گا پس اچھی جانی اُن لوگون نے راے راہب کی اور اتفاق کیا قیس کے قید کرلینے پر اُس حال مین کہ وہ نہین جانتا تھا پھر متوجہ ہوے وہ لوگ اُسکی طرف اور پکڑ لیا اُسکو اور مشکین باندھین اُسکی اور آئے عرب کے پاس اور کہا کہ قسم ہی تم کو اُسکی جسکے تم معتقد ہو اور جسکی طرف تم اشارہ کرتے ہو آیا تم صحاب محمدی ہو یا نہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس تحقیق ہمنے قبضہ کرلیا ہی قیس پر اور ہم چاہتے ہین کہ سپرد کرین اُسکو تمھارے اور صلح کرین ہم تم سے اور لے لیوین ہم اپنے لیے تم سے عہد اور امان کو سو اسطے کہ ہم ایسی قوم ہین جو نہین جانتے ہین لڑائی کو اور نہین پیدا کیے گئے ہم واسطے لڑائی کے پس کہا مالک بن اشتر نخعی نے کہ جب ارادہ کیا تم نے ہماری صلح کا پس نہین ہین ہم اُن لوگون سے جو چھپاوین اپنے حال کو تم سے اور نہین پسند کرتے ہین ہم جھوٹ بولنے کو کہ ہمارے نزدیک جھوٹ بہت بُری چیز ہی خصوصًا اسلام نے باز رکھا ہی ہم کو اُسکے استعمال اور تبعیت سے اگر ہووے تلوار کسی ایک کے سر پر ہم لوگون سے اور سوال کیا جاوے وہ اپنے دین سے تو اُس حالت مین مباح ہی اور ہم لوگ صحابِ محمد رسول اللہ سے ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھارے واسطے امان ہی امان اللہ اور اُسکے رسول کی پس جب سُنی راہبون نے مالک اشتر نخعی سے یہ بات اُترے وہ اور کھول دیا اُنھون نے دروازہ دیر کا اور نکالا بولیس قیس کو اور سپرد کیا اُسکو مسلمانون کے پس کہا خالد نے اُس سے کہ اے دشمن خدا ارادہ کیا تھا تو نے ہمارے ساتھ ایک کام کا اور چاہا اللہ غالب و بزرگ نے سواے اُسکے پھر عرض کیا اُسپر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے اور کہا کہ بھاگا مین شام سے مصر مین پھر ڈالدیا مجکو مسیح نے تمھارے ہاتھون مین نہین شک کرتا ہون مین اس بات مین کہ مسیح مسلم ہین اور مین کافر ہون تمھارے دین کے ساتھ پس ماری خالد نے گردن اُسکی عامر بن ہبار نے بیان کیا ہی کہ لے آئے راہب لوگ کھانا اور دانہ چارہ اپنے دیر سے پس کھایا ہم نے اور کھلایا اپنے گھوڑون کو اور ٹھہرے ہم وہان رات بھر پس کہا راہب کبیر نے جسنے مشورہ دیا تھا راہبون کو قید کرنے بولیس کا خالد بن الولید سے کہ اے سردار جانتا اور دیکھتا ہون مین تم مین شجاعت کو تم کون ہو

اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنھون نے کہا کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون پس کہا راہب نے کہ قسم ہی اپنے دین کی
کہ تم وہی ہو جسنے فتح کیا شام کو اور ذلیل کیا بادشاہون اور بطارقہ کو اور تعریف اور صفت تمھاری میرے نزدیک موجود
ہی پھر گیا وہ اپنے دیر مین اور غائب رہا تھوڑی دیر اور پھر آیا تو ساتھ اُسکے ایک جزدان تھا پس کھولا اُسکو اور نکالی
اُسمین سے ایک بڑی کتاب تو درمیان اوراق کتاب کے صفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور صورت اُنکی
اور لباس اُنکا اور صورت ابوعبیدہؓ اور صورت خالدؓ کی اور تلوار برہنہ اُنکے ہاتھ مین تھی پھر کہا اُسنے خالد سے کہ اے
سردار ہمیشہ امیدوار رہا مین تم لوگون کا اور سنتا تھا مین خبرین تمھاری تا اینکہ داخل ہوے تم ملک شام مین اور
فتح کیا تمنے شام کے بعض شہرونکو اُس حال مین کہ تم سردار تھے پس جب معزول کیا تمکو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
اور حاکم کیا سواے تمھارے دوسرے کو متعجب ہوا مین اس حال سے اور حال تمھارا ہمارے نزدیک اسطرح پر لکھا ہی کہ فتح
کرنے والے شہرون کے تمھین ہوگے پس کیا سبب تھا اُسکا خالد نے کہا کہ اے راہب جان تو اس امر کو کہ عمرؓ بن الخطاب امام
اور خلیفہ ہین اور جب جس کام کا حکم وہ ہمکو کرتے ہین تو ہم بجالاتے ہین اُسکو اور حکم اُنکا اطاعت کیا گیا ہی ہم لوگون مین پس
ہرگز نہین پھرتے ہین ہم اُس سے اور اسی بات کا حکم کیا ہی ہمکو اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ کہ فرمایا ہی
یاایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس اطاعت اُنکی ہمپر فرض ہی اور وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور
اچھے کامون کے اور منع کرتے ہین برُے کامون سے اور وہی مالک ہین بلاد مفتوحہ اور اُس چیز کے جو یکجا کیا ہمنے اُنکے واسطے
مالون سے اور ہمیشہ حکم اُنکا تعریف کیا گیا ہی اور ہمیشہ وہ طریقہ بے خواہشی دنیا پر ہین بحالت انکسار اور خاک نشینی کھا اور لباس
اُنکا گذری ہی اور پیدل چلتے پھرتے ہین وہ بازارون مین بسبب عاجزی کے واسطے اللہ تعالیٰ کے لباس اُنکا تقویٰ ہی اور بنیاد
اُنکی ذکر خدا ہی اور شعار اُنکا عدل ہی رعیت کے حق مین مہربانی کرتے ہین وہ یتیم پر اور نرمی کرتے ہین بیوہ عورتون اور
مسکینون پر اور اعانت کرتے ہین مسافرونکی سخت ہین وہ اللہ کے دین مین اور درشت ہین ہر شخص پر جسنے کفر کیا ساتھ
اللہ تعالیٰ کے قائم کرنے والے احکام اللہ کے ہین نہین شرم کرتے ہین وہ امر حق سے اور نہین چرب زبانی کرتے ہین خلق مین
راہب نے کہا کہ آیا یہی ہیبت اُنکی تمھارے نبیؐ کے زمانے مین بھی تھی خالدؓ نے کہا ہان سُنا ہی مین نے سعد بن ابی وقاص کو
کہتے تھے وہ کہ اجازت حضوری طلب کی ایک دن عمرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اُسوقت آپکی حضوری
مین قریش کی عورتین تھین جو کلام اور شکایت کرتی تھین آپ سے اپنے حال کی ساتھ آواز بلند کے پس جب اذن
دیا آپ نے عمر کو حضوری کا دوڑین وہ عورتین واسطے پردے کے پس ہنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس
کہا عمرؓ نے بطور دعا کے ہنستا رکھے اللہ تعالیٰ آپکے دندان مبارک کو کس چیز نے ہنسایا آپکو اے رسولؐ اللہ کے آپ نے ارشاد کیا کہ
اے عمر تعجب کیا مینے ان عورتون سے جو جھپٹ کر بھاگین واسطے پردے کے تمھارے خوف سے عمرؓ نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ آپ زیادہ مستحق ہین اس بات کے کہ ڈرین وہ آپ سے پھر کہا اُن عورتون سے عمرؓ نے کہ اے دشمن اپنی جانکی

ڈرتی ہو تم مجھ سے اور نہین ڈرتی ہو تم اللہ کے رسول سے اُنھون نے کہا ہان تم بہت درشت اور سخت ہو پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہے مجکو اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اے عمر نہ ملے گا تم کو شیطان کسی دن چلتا ہوا راہ مین مگر یہ کہ چلا جاوے گا وہ دوسری راہ کو راوی کہتا ہے کہ جب سُنی راہب نے یہ بات کہا اُسنے کہ رحمت اور برکت اور رسالت تمھارے نبی کی بھرآئی تمھارے امام اور تم لوگون پر پس کہا خالدؓ نے کہ کس چیز نے باز رکھا ہے تجکو داخل ہونے سے ہمارے دین مین اُسنے کہا کہ جب چاہے گا پروردگار آسمانون اور زمین کا خالدؓ نے کہا کہ چاہتا ہون مین تجھ سے یہ امر کہ نکالدے تو ہمکو صلیبان اپنے دیر کی اور زنار بھی پس نکال لایا وہ صلیب مذبح کو کہ وہ بڑی صلیب چاندی کی تھی اور اور صلیبان بھی چھوٹی چھوٹی اور زنار بھی پس خالدؓ نے اُنکو لیکر رفاعہؓ بن قیس اور بشارؓ بن عوف کے سپرد کیا پس لیا مسلمانون نے اُنکو اور آراستہ ہوے وہ ساتھ لباس عرب تنصرہ کے جنکو راستے مین مار ڈالا تھا اور سوئے رات بھر دیر مین پس جب صبح ہوئی کوچ کیا خالدؓ نے مع ساتھیون کے بعد ازین کہ ٹھہرایا دیر مین دس آدمیون کو وادی القری اسے تاکہ نہ نکلے اُنمین سے کوئی اور جا کر آگاہ کرے بادشاہ کو اُنکے حال سے اور کوچ کیا خالدؓ نے دیر سے مع اپنے ہمراہیون کے بہ لباس تنصرہ کے اور مضبوط کر لیا زناردن کو اپنی اپنی کمر مین اور بلند کیا صلیبانون کو اپنے سرون پر اور روانہ ہوے بارادہ مصر کے اور اُنکے مصر کے بیچ مین وہی دن تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ متوجہ ہوے خالد بن الولید نفر بن ثابت کی طرف اور کہا اُنسے کہ اے نفر جاؤ تم بادشاہ کے پاس اور خوشخبری دو اُسکو ہمارے آنے کی اور کہو اُس سے کہ عرب تنصرہ آئے ہین تیری مدد دہی کیواسطے پس جلد گئے نفر بن ثابت تا اینکہ قریب ہوے وہ قبطیون کے لشکر سے نفر کہتے ہین کہ جب قریب اور سامنے ہوا مین لشکر قبط کے دوڑے لوگ میری طرف اور کہا کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایلچی عرب تنصرہ کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے بادشاہ کو بسبب آنے عرب تنصرہ کے اُسکے پاس راوی نے بیان کیا ہے کہ لیا لوگون نے نفر کو اور لے گئے اُنکو ارسطولیس کے سامنے اور اجازت چاہی اُس سے پس اذن دیا اُسنے اور جب داخل ہوے نفر بادشاہ کے پاس ڈانٹا اُنکو حجاب نے واسطے اس بات کے کہ تعظیم کرین وہ مجلس بادشاہ کی سجدہ کرنے سے نفر کہتے ہین کہ قسم ہے اللہ کی نہین التفات کیا مینے بجانب اُنکی آوازون کے اور ارادہ کیا مینے یہ کہ سجدہ نکرون لیکن ڈرا مین اس امر سے کہ نفرت کرینگے دل قوم کے مجھ سے اور نہ پورا ہوگا ارادہ ہمارا اور یہ بات اُن لوگون کو ٹھیک معلوم ہوچکی تھی کہ جو شخص ہوگا اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ سجدہ نکریگا کسی بادشاہ روے زمین کو جو کفر کرتا ہے ساتھ اللہ کے پس کہا مینے اپنے دلمین کہ نیت کرتا ہون مین واسطے اللہ کے اور سجدہ کرتا ہون رب العالمین کیواسطے اور سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ انما الاعمال بالنیات و لکل امرء ما نوی پس سجدہ کیا مین نے پروردگار عالم کا اور جب اُٹھایا مینے اپنے سر کو سجدے سے کہا مجھ سے بادشاہ کے وزیر نے کہ اے برادر عربی پہونچ گئے ساتھی تمھارے مین نے کہا ہان اب وہ قریب جبل مقطم کے ہین راوی کہتا ہے کہ جب سُنی وزیر نے یہ بات حکم کیا اُسنے حجاب اور اکابر دولت کو نکلنے کا واسطے ملاقات عرب کے پس سوار ہو

قبطی ساتھ آراستگی کے اور کوتل رکھا غلامون نے گھوڑون کو اُنکے سامنے ساتھ بڑی زینت کے اور زین پوشون جڑاو کے ساتھ
نگینون جواہرات اور نگامون جلاکی ہوئی ساتھ سونے اور روپے بندھے ہوے ساتھ موتیون کے اور سوار ہوا اُنکے ساتھ
ارسلاوس قبطی سردار لشکر کا اور خلعت دیا بادشاہ نے نضر بن ثابت کو جبکہ آئے تھے وہ ساتھ خوشخبری کے اور روانہ ہوئی
قوم واسطے ملاقات عرب کے درانحالیکہ گمان کرتے تھے کہ وہ عرب متنصرہ ہین اور نہین جانتے تھے معاملہ تقدیر کو یہ تو حال
نضر بن ثابت اور نکلنے قبطیون کا واسطے ملاقات عرب کے تھا لیکن حال خالدؓ بن الولید کا پس روانہ ہوے وہ تا آنکہ پہونچے
جبل مقطم تک ابن اسحاق نے بسلسلۂ راویون کے نعیم بنؓ مرہ سے روایت کی ہی کہا نعیم نے کہ تھا مین منجملہ اُن لوگون
کے جنکو عمر بنؓ الخطاب نے بھیجا تھا اہل وادی القریٰ اور وادی نخلہ سے اور خالد بن الولید دوست رکھتے تھے مجکو سو اسطے
کہ میرے باپ شریک تھے عاصؓ بن وائل السہمی کے اور سفر کیا تھا اُنکے واسطے مالون کے بصریٰ کی بازار تک پس جب
جانا خالد بن الولید نے اس بات کو کہ قبطی اصحاب بادشاہ ارسطالیس کے اُنکے استقبال کیواسطے نکلے ہین ڈرے
وہ اس امر پر کہ تشویش مین پڑینگے دل مسلمانون کے اس حال سے جبکہ دیکھین گے مسلمان اُنکی طرف اور ڈرے
عمرو بن العاص پر بھی اس بات سے کہ سستی مین پڑینگے وہ پس آئے میرے پاس اور کہا مجھ سے کہ اے
ابن مرہ مین چاہتا ہون تمسے ایک بات کہنا پس سمجھو تم اُسکو مجھ سے مین نے کہا کہ اے ابا سلیمان وہ کیا بات ہی
اُنھون نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ عمرو بن العاص اور ساتھی اُنکے جب دیکھین گے ہمکو کہ آئے ہین ساتھ لباس متنصرہ کے اور
صلیبان ہمارے سرون پر ہین اور قبطی لوگ سوار ہوے ہین ہمارے استقبال کے واسطے تو تشویش مین پڑینگے دل اُنکے ہمارے
حال سے ولیکن مین چاہتا ہون تمسے اس امر کو کہ اُترو تم اپنے گھوڑے سے اور سپرد کرو تم اُسکو اپنے غلام کے اور چھپ رہو
تم اس پتھر کی آڑ مین پس جب دور چلے جاوین ہم لوگ تمسے اور تنہا رہو تم نکلو اور قصد کرو لشکر مسلمانون کا اور جاؤ تم
عمرو بن العاص کے پاس اور بیان کرو اُنسے حال ہمارا کہ قصد کیا ہی ہمنے فریب اور مکر کا ساتھ قوم کے تاکہ مطمئن ہو جاوے
دل اُنکا اور باسامان رہین وہ اپنے کام مین اسواسطے کہ وہ سولے تمہارے اور کسی پر مطمئن نہونگے کہ پہچانتے ہین وہ تمکو اور
کہو تم میری طرف سے اُنکو سلام اور یہ بات کہ باسامان رہین وہ اور لشکر اُنکا اپنے کام مین پس جب سنین وہ تکبیر ہماری قبطیون کے
لشکر مین بلند کرین وہ اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرین وہ قوم پر پس کہا مین نے خالد سے کہ بخوشی منظور ہی
مجھکو پھر اُترا مین اپنے گھوڑے سے اور سپرد کیا مینے اپنے غلام دارم کے اور چلا مین طرف پہاڑ کے اور چھپ رہا مین پیچھے
ایک بڑے پتھر کے اور چلے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیون کے درانحالیکہ آراستہ تھے وہ ساتھ لباس عرب متنصرہ
اور اُن خلعتون کے جنکو بادشاہ نے متنصرہ کے واسطے بھیجا تھا اور پہنین رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف نے
وہ دونون خلعتین جو بادشاہ نے بطریق پیشوائی کے بھیجا تھا اور بلند کیا صلیبانون کو اپنے سرون پر اور کھول دیا نشان
متنصرہ کو اور بلند کیا صلیبان سونے اور چاندی کی جو دیر رہبان سے لیا تھا اور بدل دیا خالدؓ نے بھی اپنے لباس کو اور

اسی طرح مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی نے بھی تبدیل لباس کیا تھا پس اسی حال مین کہ وہ چلے جاتے تھے کہ سامنے ہوا اُنکے لشکر قبطیون کا اور سردار لشکر کا ارسلاؤس اور حجاب بادشاہ کے پس متوجہ ہوئے رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف اپنے ساتھیون کی طرف اور کہا اُسنے کہ پیدل ہوجاؤ اور جھکو تم سامنے اُنکے کہ نہین ہی اس امر سے تمیر پیروی اور بدی عاقبت کی اور قسم کھاؤ مسیحؑ اور سیدہ کی اور نہ غلطی کرے کوئی تم مین کا کہ یاد کرے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پس آگاہ ہوجاوین قوم ہمارے حال سے اور کرو تم اپنی ہمتون کو اپنی آنکھون کے آگے اور بھروسا کرو تم اللہ تعالیٰ پر اپنے کامون مین پس ویسا ہی کیا قوم مسلمانون نے جو حکم کیا اُنکے سردارون نے اور پیدل ہوے اور جھکے وہ واسطے تعظیم حجاب و سردار لشکر ارسلاؤس کے اور رومائین دین اُنکو پس متوجہ ہوئے حجاب اُنکی طرف اور بزرگداشت کی اُنکی اور حکم کیا اُنکو سوار ہونیکا پس سوار ہوکر روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے سراپردے تک اور حکم کیا اُنکو حجاب نے اُترنے کا پس اُترے وہ اپنے گھوڑون پر سے اور ٹھہرے سراپردہ کے دروازے پر اور اجازت طلب کی بادشاہ سے پس اذن دیا اُسنے آنے سرداران لشکر اور اکابر کا پس داخل ہوے رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف اور نہین داخل ہوا کوئی سوائے اُنکے اور ٹھہرے خالدؓ اور مقدادؓ اور عمارؓ اور مالکؓ اور باقی عرب ہمراہی رفاعہؓ اور بشارؓ کے دروازے پر پس جب داخل ہوے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف سراپردے مین مبارکباد دی اور جھکے وہ واسطے تعظیم کے سامنے بادشاہ کے پس متوجہ ہوا بادشاہ اُنکی طرف اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے بتحقیق جان لیا تمنے محبت ہماری اپنے ساتھ اور قرب ہمارا اپنے واسطے اور بلایا ہمنے تمکو اسلیے کہ رہو تم ساتھ ہمارے اور لڑو ہمارے دشمنون سے اور ہووین ہم تم ایک ہی ساتھ اُن عرب محمدیون پر پس اگر تم خیرخواہی کروگے ہماری اور لڑوگے ہمارے دشمنون سے اور حمایت کروگے ہماری دولت کی تو ہونگے ہم موافق تمھارے حکم کے اور تقسیم کردینگے ہم تمکو ملک اپنا اور مالک کردینگے ہم تمکو اپنی نعمتون کا رفاعہؓ نے کہا کہ بشارت ہو تجکو اے بادشاہ قریب دیکھیگا تو وہ چیز جو خوش کریگی تجکو اور خرچ کرینگے ہم تیرے سامنے اپنی کوشش کو اپنے دشمن کی لڑائی مین پس شکریہ ادا کیا اُنکا بادشاہ نے اور بہت اچھی دو خلعتین دین رفاعہؓ بن قیس اور بشارؓ بن عوف کو اور پہنا اُنھون نے اُن دونون خلعتون کو اُن خلعتون پر جو پہلے سے پہنے تھے کہ اُنھین کو پہنکر وہ بادشاہ کے سامنے گئے تھے پس اسی وجہ سے مطمئن ہوگیا تھا دل بادشاہ کا کہ اُسی نے وہ خلعتین اُنکے واسطے بھیجی تھین اور اس سبب سے یقین کیا کہ وہ عرب متنصرہ ہین راوی نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب آئے خالد بن الولید اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور وہ لشکر جسکو امیرالمومنین عمر بن الخطاب نے اہل وادی القریٰ اور طائف اور وادی نخلہ سے بھیجا تھا اور ہوا معاملہ اُنکا اسطرح پر جیسا کہ بیان کیا تھا ہمنے اور متوجہ ہوے وہ بجانب لشکر بادشاہ ارسطولیس کے اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خلعتین پہنے تھے اور نشان اور صلبان اُنکے سرون پر تھے پس دیکھتے تھے مسلمان لشکر عمرو بن العاص کے اُنکی طرف اور تعجب کرتے تھے اُنکے حال سے پس کہا معاذ بن جبل نے عمرو بن العاص سے کہ قسم ہی خدا کی اے عمرو یہ لوگ عرب متنصرہ نہین ہین اور میرا جی نہین مانتا ہی اس بات کو اور بیشک وہ ہمارے ساتھیون سے ہین اور مینے

ذکر پہونچنے خالد وغیرہ کا مع اپنے لشکر کے مصر مین اور بھیجنا رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کا پاس بادشاہ کے اور خلعت دینا بادشاہ کا اُن کو ۱۲

ایک ایک کو اُنمین سے دیکھا پس دیکھا مین نے اُنمین بیاس وادی نخلہ اور طائف وادی القریٰ کے شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ مین اس سے زیادہ تر تعجب کی بات تمسے کہتا ہون کہ مین نے اُن سبھون کے بیچ مین خالد ابن الولید کو دیکھا ہی اور ظاہر ہوا مجکو عمامہ اور وہ کپڑے اُنکے جو پہنکر طرابلس مین داخل ہوے تھے یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ مین نے قسم ہی خدا کی مالک اشتر نخعی کو دیکھا ہی اور پہچانا مین نے اُنکو بسبب اُنکی درازی قد اور رکاب کے اور وہ گھوڑے کی زین پر مثل برج کے ہین عمرو بن العاص رض نے کہا کہ قریب تر تمکو حال معلوم ہو جاویگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی کہتا ہی کہ گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے کہ اُسی وقت آئے نعیم بن مرہ پہاڑ کی طرف سے بارادہ لشکر مسلمانون کے اور اس رات مین سعید بن زید بن نفیل واسطے نگہبانی کے مقرر تھے پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب ذات نعیم بن مرّہ کے کہ آتے ہین وہ اُنکے لشکر کی طرف جلد متوجہ ہوے مسلمان اُنکی طرف اور کہا کہ تم کون ہو مختصر کہو حال اپنا پس کہا اُنھون نے کہ مین نعیم بن مرّہ ہون پھر سلام کیا نعیم نے مسلمانون کو پس جب پہچانا مسلمانون نے اُنکو مرحبا کہی اُنکو اور پوچھا کہ تم کہانسے آئے ہو پس آگاہ کیا نعیم نے اُنکو سرگذشت سے پس لیگئے مسلمان اُنکو عمرو بن العاص کے پاس نعیم کہتے ہین کہ جب پہونچا مین عمرو بن العاص کے خیمے مین سلام کیا مینے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجکو اور کہا کہ کون شخص ہی مین نے کہا کہ مین نعیم ہون اُنھون نے کہا کہ مرحبا اے نعیم تمھارے پیچھے کیا حال ہی آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے اے بیٹے میرے بھائی کے بیٹھ جاؤ تم پس بیٹھ گیا مین اُنکے سامنے اور سب حال اول سے آخر تک بیان کیا مینے اُنسے پس بہت خوش ہوے وہ اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد اور غلبے کے اور سجدہ شکر اللہ تعالیٰ کا بجالائے اور اُسی وقت بلایا اُنھون نے معاذ بن جبل اور شرحبیل بن حسنہ کو پس جب آئے وہ لوگ اور بیٹھے سامنے اُنکے متوجہ ہوے عمرو بن العاص اُنکی طرف اور کہا کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نعیم بن مرّہ خبر لیکر میرے پاس آئے ہین اور ایسا ایسا کچھ مجھ سے بیان کرتے ہین پھر کہا نعیم سے کہ اے بیٹے میرے بھائی کے بیان کرو تم ان لوگون سے وہ چیز جو بیان کی تمنے مجھ سے پس نعیم نے ابتدا سے انتہا تک اُنسے بیان کیا پس بہت خوش ہوے وہ لوگ اور کہا کہ ہم اللہ غالب اور بزرگ سے اُمید اس بات کی رکھتے ہین کہ یہ معاملہ سبب ہووے ہمارے غلبے کا ہمارے دشمنون پر پھر نعیم نے عمرو بن العاص سے کہا کہ اے سردار سوار ہو تم اور حکم کرو سواران مسلمین اور لشکر کو سوار ہونیکا اور آمادہ اور باسامان رہو تم اپنے کام مین پس جب سنو تم تکبیر کو قبطون کے لشکر سے کہ بلند ہوئی ہی تو بلند کرو تم بھی اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرو تم دشمن کے سر پر ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ اللہ تعالے کو اپنی خلق کے کام مین نگرانی انجام کار کی ہی اور معاملہ اُسکا یون ہی کہ جب رات ہوئی تو جمع کیا ارسطولیس نے حجاب اور سرداردن کو اور کہا اُنسے کہ تنگی مین پڑا ہی سینہ میرا ان عرب کے سبب اور اُنکے قیام سے ہمارے یہان اور نرخ غلے کا ہمارے یہان گران ہوگیا ہی کہ حاکم ہو گئے ہین دیہاتون اور زمین والون پر اور بار رکھا ہی اُنھون نے اور شہر والون کو اس امر سے کہ پہونچاوین وہ ہمارے پاس کسی چیز کو پیداوار

شہرون سے اور اُنکے گروہ بھی جاتے ہین ریف اور صعید تک اس جانب سے اور اہل نوبہ اور بجاۃ کسی نے بھی ہماری کمک نہین کی اور اُنکے آپسمین فساد اور جھگڑا پڑ گیا ہی سو میری رائے تو یہ ہی کہ شروع کرون مین لڑائی کو ان عرب سے اور مدد اور غلبہ دیوین مسیح جسکو چاہین پس کہا حاجب اور سردارون نے کہ اے بادشاہ کر تو جو چاہتا ہی کہ ہم لوگ کسی امر مین تیرے خلاف نکرینگے پس کہا ارسطولیس نے کہ نکلو اور چلو تم لوگ اسی وقت اور آگاہ کردو لشکر کو کہ کل لڑائی ہوگی اور حکم دو انکو کہ پہنین وہ لباس حرب کا اور آمادہ ہون واسطے لڑائی کے اور آفتاب نکلنے یا دے کہ وہ لوگ پہاڑ پر پہونچ جاوین کہ شاید دفعتہً دراوین ہم عرب پر بوقت غفلت کے پس نکلے حاجب بموجب حکم بادشاہ کے اور نہ تھی بادشاہ کو آگہی اُس معاملے سے جو پورا ہو چکا تھا قصر شمع مین اور تھی اچھی تدبیر اللہ تعالی کی اپنے مسلمان بندون کے واسطے یہ کہ مقوقس کا ایک حقیقی بھائی تھا جسکا نام ارجالوس تھا اور مقوقس اُسکو بہت دوست رکھتا تھا اور کوئی کام بدون اُسکے مشورے کے نہین کرتا تھا اور دونون ساتھ ہی سوار ہوتے تھے اور ساتھ ہی اُترتے تھے اور نہین جدا ہوتے تھے آپس سے بسبب محبت ایک کی دوسرے سے موافق اپنی عادت کے اور مقوقس داخل ہو چکا تھا اپنے خلوت کے گھر مین رمضان کے مہینے مین جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین اور بھائی اُسکا نکلنے کی راہ دیکھتا تھا جسوقت کہ تمام ہوا مہینا یعنی جب پورا ہو گیا مہینا رمضان معظم کا اور مقوقس بادشاہ نہ نکلا تو سخت گذرا اُسپر یہ حال اور بُرا جانا اُسکے معاملے کو اور آیا وہ اپنے بھائی کے خلوت خانے کی طرف دراثنا لیکہ پوچھتا تھا اُن لوگون کو جو اُسکی خدمت مین مقرر تھے پس نہ دیکھا اُنمین سے کسی کو تاکہ پوچھے حال اپنے بھائی کا اور یہ کہ کیا سبب اُسکے دیر کرنے کا ہی نکلنے سے پس نہ پایا اُنمین سے کسی کو اور شک کی کام مین اور آیا بجانب ارسطولیس بیٹے اور ولیعہد اپنے بھائی کے پس پایا اُسکو بیٹھا ہوا تخت پر اور حکم اُسکا جاری تھا ملک مین پس نہایت بُرا جانا اُسکے معاملے کو اور متوجہ ہوا ارسطولیس کی طرف اور پوچھا اُس سے حال اُسکے باپ اور سبب اُسکے دیر کرنے کا پس کہا ارسطولیس نے کہ بادشاہ نے اپنے طالع کو بمقابلہ اُن عرب کے ضعیف دیکھا اور حکم کیا مجکو ٹھہرنے کا اپنی جگہ پر اور بندوبست کرنے معاملے کا اُسکے اور عرب کے بیچ مین مصالحہ کرلون مین اُنسے یا لڑون مین اُنسے پس جب سُنی ارجالوس نے یہ بات ارسطولیس سے چپ ہو رہا اور کچھ جواب اُسکو نہین دیا اور چھپایا معاملے کو اپنے دلمین اور جان گیا اس امر کو کہ ارسطولیس نے اپنے باپ کو مار ڈالا راوی کہتا ہی کہ ارجالوس بھائی مقوقس کا بھی اعتقاد رکھتا تھا نبوت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اور جانتا تھا کہ دعوت اُنکی پھیلے گی زمین مشرق اور مغرب تک اور بادشاہ لوگ شکست ہو جائینگے اُنکے صحابہ کے زمانہ مین اور وہ لوگ غالب ہو جائینگے شہرون پر پس نکلا وہ اپنے بھتیجے ارسطولیس کے پاس سے اور نہین ظاہر کیا اُسنے کسی سے وہ امر جو اُسکے دلمین تھا اور ارسطولیس نے ارادہ لڑائی کا عرب سے کل کے روز پر رکھا تھا پس نکلا ارجالوس اُسکے پاس سے رات کے وقت اور گیا قصر شمع مین اور یکجا کیا اُسنے اُن لوگون کو جنکو اُسکے بھتیجے نے اکابر دولت سے اُسمین چھوڑا تھا اور اُن لوگون کو جنپر اُسکو

اعتماد تھا اپنے کام اور اپنی حفاظت مین پس داخل ہوا ارجانوس اُنکے پاس کہا اُسنے اُنسے کہ جانو تم لوگ اس امر کو کہ عقل سبب پائداری بنی آدم کی ہی سواسطے کہ اللہ تعالی نے خاص کیا بنی آدم کو ساتھ عقل کے سواے اپنے اور سب مخلوقات کے اور مقوقس کو اُسکے بیٹے نے ضرور مار ڈالا ہی بسبب خواہش دنیا کے اور تھا مقوقس مہربان تم لوگون پر اور مطیع تھا تمھارا اور جانو تم اس امر کو کہ یہ عرب وہ ہین کہ پیش آنیوالا اُنکا وہ تھا جسکا مالک تمھارے مالک سے بڑا تھا اور لشکر اُسکا تمھارے لشکر سے زیادہ تھا پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ عرب کے سامنے اور نہین ہی زمانہ جاتے رہنے اور سست ہوجانے تمھاری دولت کا مگر اسقدر کہ ٹھہرین اور مقابل ہون دونون لشکر پس اگر فتح پائینگے تم پر عرب تو مار ڈالین گے وہ تمکو اور لوٹ لینگے وہ تمھارے مال کو اور لونڈی غلام بناوینگے تمھاری عورات اور لڑکون کو اور رہین گے تمھارے گھرون مین جسطرح کہ کیا اُنھون نے تمھارے غیر کے ساتھ اُن لوگون نے کہا کہ اے سردار کیا راے ہی اس معاملہ مین اُسنے کہا کہ راے یہ ہی کہ ہوشیار ہو جاؤ تم اپنی جانون پر اور بند کرلو تم دروازہ اپنے قصر کا اور نہ آنے دو تمین کسی کو بادشاہ کے لشکر سے اور نہ اُسکو سواسطے کہ اُسکو قوت تمھاری لڑائی کی نہوگی اس حال مین کہ عرب اُسکے پیچھے ہونگے اور وہ عبور کریگا بجانب غربی کے اور چلا جاویگا اسکندریہ کو اور مین بعد اُسکے صلح کرلونگا اپنے اور تمھارے واسطے ان عرب سے اور بے ڈر ہو جاوینگے ہم اپنی جانون اور مالون اور اولاد پر اور بعد اُسکے جو ارادہ کرے گا تبعیت کا اُنکے دین پر تو اُسکے واسطے کوئی مانع نہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر استقامت کریگا وہ اُنکو جزیہ دیگا اور محفوظ رہے گا خون اُسکا اور مال اُسکا اور لڑکے بالے اُسکے راوی کہتا ہی کہ جب سُنی اُن لوگون نے یہ بات اُسکی بہتر جانا اسکی راے کو اور سمجھے وہ کہ حق اسی کے ساتھ ہی پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ ارجانوس سوار ہوتا تھا ساتھ ایک ہزار سوار کے اپنے غلامون سے پس گھیر لیا ارجانوس نے قصر شمع اور اُس چیز کو جو اُسمین تھی خزانے اور مال اور اسباب اور غلے وغیرہ سے اور بند کرلیا اُسنے دروازے کو اور چڑھ گیا مع اپنے لوگون کے اوپر کے مکان پر اور بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے کچھ خبر نہ تھی راوی کہتا ہی کہ آئے بعض غلام ارسطولیس کے جو واقف ہوگئے تھے اس معاملہ سے اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے چچا ارجانوس کے حال سے پس جب سُنا ارسطولیس نے یہ حال یقین کیا اُسنے اپنے زوال ملک اور اُسکے نکل جانے کا اپنے ہاتھ سے اور حیران رہگیا اپنے کام مین اور قصد کیا اُسنے داخل ہونے قصر کا رات کو کہ اُسیوقت بلند ہوئی آواز تہلیل اور تکبیر کی اُسکے وسط لشکر سے اور عرب نے حملہ کیا راوی کہتا ہی کہ جب سُنی عمرو بن العاص نے آواز تکبیر کی کہ بلند ہوتی ہی قبطیون کے لشکر مین اور سوار ہوچکے تھے وہ اور سب لشکر اُنکا پس اُسیوقت تکبیر کہی عمرو بن العاص اور مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے قبط کے لشکر پر اور عمل کیا تلوار نے اُنمین پس جب دیکھا ارسطولیس نے بجانب اُس چیز کے جو نازل ہوئی اُسپر آپڑنے عرب سے اور ثابت ہوگیا اُسکو یہ امر کہ وہ عرب جو آئے تھے بطور کمک کے لباس تنمرو مین اُنھون نے حملہ کیا اُسکے لشکر پر پس جانا اُسنے کہ یہ بات فریب عرب سے تھی اور یہ کہ اُسکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور سوار ہوا وہ اُسیوقت اور سوار ہوئے حجاب اور بطارقہ اور امرا اور غلام اُسکے اور اُٹھا لیا خزانے اور مال اور اسباب کو اور اس سب کو اُن لوگون نے اپنے آگے کرلیا اور روانہ ہوے

ف ذکر حیلہ کرنے خالد بن الولید وغیرہ کے کو قبطیون [illegible] لشکر مین [illegible] کے وقت [illegible] عمرو بن العاص کا مع اپنے لشکر کے [illegible] اور [illegible] ارسطولیس بادشاہ کا مع اپنے لشکر کے بجانب اسکندریہ

کے اور فتح ہونا شہر مصر کا بطور صلح ارجانوس اور مقوقس کے اور امان دینا مسلمانون کا ارجانوس کو اور سلطنت مصر کو اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مصر مین ۱۲

وہ رات کو اور در آئے وہ اور قطع کی مسافت شہر مصر کی تا اینکہ پہونچے پہلے پُل پر اور اُسپر سے عبور کر کے چلے بجانب مربوط کے پس چھوڑا مرد مان باقی کو وہان مع تین ہزار سوار کے اور روانہ ہوے وہ سب بارادہ اسکندریہ کے راوی کہتا ہی کہ پکارا پکارنے والے نے کہ ارسطولیس بادشاہ بھاگ گیا نہ ٹھہر سکا کوئی شخص اُسکے لشکر کا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے وہ سب اور تلوار کام کرتی تھی اُنمین اور مدد اور غلبہ دیا اللہ غالب اور بزرگ نے اصحاب رضی اپنے نبی کو صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن اسحاق نے ثقات سے روایت کی ہی کہ مارے گئے اس رات مین لشکر قبطیون سے پانچہزار سوار اور غنیمت مین پایا مسلمانون نے اُنکے خیمون اور اُس چیز کو جو اُنمین تھی مال اور اسباب سے پس جب صبح ہوئی آئے خالد اور عمار اور مقداد اور مالک پاس عمرو بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو اور اُنکے ساتھیون کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض کو اور آئے رفاعہ رض بن قیس اور بشار بن عوف طرف عمرو بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو پس متوجہ ہوے عمرو بن العاص اُن سبکی طرف اور سلام کیا اُنکو اور مرحبا کہی اور دعا دی اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور بیان کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص سے تمام ماجرا جو گذرا تھا ساتھ عرب تنفرہ کے اور ہلاک کرنا اُن سب کا اور مالک ہوجانا اُس چیز پر جو ساتھ اُنکے تھی گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیار اور لباس وغیرہ سے اور گفتگو اہل دیر اور اُنکے رہبان کی اور مارا جانا مقوقس کبیر کا اور لینا اُن لوگون سے صلیبان اور زنارون کا اور داخل ہونا ارسطولیس کے یہان ساتھ مکر اور فریب کے پس خوش ہوے عمرو بن العاص اُنکی باتون سے اور شکر ادا کیا اللہ تعالی کا اس معاملے پر اور دعا دی خالد اور سب مسلمانون کو اور کوچ کیا مقام مجر الحصا سے مع اپنے لشکر کے اور روانہ ہوے تا اینکہ آئے سفر مین اور مالک ہوے اُسکے درون کے اور اُترے خالد اور عمار اور مقداد اور مالک اشتر قصر شمع پر پس ظاہر ہوا اُنپر ارجانوس بن راعیل بھائی مقوقس کا اور کہا اُسنے عربی زبان مین کہ اے جوانمردان عرب جانو تم اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے مدد کی تمھاری ساتھ غلبے کے اور مالک ہوے تم شہرون کے اور جانو تم اس بات کو کہ مین نے تمھارے حق مین نیکوخواہی سے ایسا ایسا کچھ کیا ہی اور اگر نہ فریب کرتا مین ساتھ بیٹے اپنے بھائی کے تو نہ شکست کھاتا وہ تمسے اور اب ہم صلح کرتے ہین تمسے اور سپرد کرتے ہین تمکو یہ قصر اس شرط پر کہ نہ تعرض کرو تم ہماری کسی چیز سے اور نہ دراز کرو تم اپنے ہاتھون کو ہماری طرف ساتھ کسی بُرائی کے اور جو شخص ہم مین کا چاہے کہ داخل ہو تمھارے دین مین پس کوئی اُسکو مانع نہوگا اور جو باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض کرو تم اُس سے اور ادا کریگا وہ جزیہ پس کلام کیا اُس سے معاذ بن جبل نے اور کہا کہ جان تو اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے غلبہ دیا ہمکو کافرون پر بسبب صدق ہماری نیتون اور اچھائی ہمارے کامون اور تبعیت کرنے ہمارے حق کی اور ہم لوگ نہین کہتے ہین کوئی بات مگر سچ اور نہین عہد اور اقرار کرتے ہین ہم کسی بات کا مگر یہ کہ پورا کرتے ہین ہم اپنے عہد کو اور نہین عمل مین لاتے ہین ہم بیوفائی اور فریب کو اور تمھارے واسطے امان ہی تمھاری جانون اور مالون اور اولاد پر اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے اور داخل ہوگا ہمارے دین مین تو قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو کوئی باقی رہے گا اپنے دین پر پس نہ تعرض اور بُرائی کرینگے ہم اُس سے اور اکتفا کرینگے ہم اُس سے جزیہ پر پس جب سُنا ارجانوس اور مشائخ مصر اور اُسکے سرداروں نے یہ کلام خوش ہوے دل اُنکے اور اُترا

ارجانوس اور کھول دیا اُسنے دروازہ قصر کا اور لیکر آیا اُنکے پاس کُنجیان اور سپرد کیا اُنکو پس لیا خالد اور اُنکے ساتھیون نے
ارجانوس اور مشائخ مصر اور وہان کے رئیسون کو ساتھ اپنے اور لیکر آئے پاس عمرو بن العاص کے اور ٹھہرایا اُن لوگون کو
سامنے اُنکے اور بیان کیا اُسنے خالدؓ نے حال صلح اور اُس چیز کا جسپر وہ لوگ متفق ہوے تھے پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس
حال سے اور متوجہ ہوے اُنکی طرف اور کہا کہ اے قوم جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے غالب کیا تمپر اور شکست دی اور
بھگا دیا ہمنے تمھارے بادشاہ کو اور اب تم لوگ ہمارے قبضے مین ہو اور ہو گئے تم غلام ہمارے اسواسطے کہ فتح کیا ہمنے تمھارے
شہر کو بزور تلوار کے اور اب تم ہمارے مغلوب ہو پس کہا ارجانوس نے کہ اے سردار آیا نہین ہی یہ بات جو سنی ہی ہمنے
تمسے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے ٹھہرایا مہربانی کو تمھارے دلون مین اور تم لوگ معاف کر دیتے ہو اُسکو جو تمپر ظلم کرتا ہی اور نیکی
کرتے ہو تم اسکے ساتھ جسنے تمسے برائی کی ہو اور تم جانتے ہو کہ ہم لوگ رعایا اور محکوم ہین اور اگر ہوتا حکم ہمارے اختیار مین
تو بیعت کر لیتے ہم تمھاری پس نرمی کرو تم اب ہمارے ساتھ اور دیکھو ہمارے حال کو پس کہا عمرو بن العاص نے صحابہؓ سے
کہ کیا کرون مین ان لوگون کے معاملے مین شرحبیلؓ بن حسنہ نے کہا کہ اے سردار کرو تم اُنکے ساتھ وہ امر جسکا حکم کیا ہی اللہ غالب
اور بزرگ نے عدل سے اور نیکی کرو تم اُنکے ساتھ اور خوش کرو تم اُنکے دلون کو کہ مالک ہو جاؤ گے تم اور شہرون کے بھی اسیواسطے
بسبب اسکے کہ سنینگے لوگ اور خبر پہنچیگی شہر والون کو اس کی پس سپرد کر دینگے وہ شہرون کو بغیر لڑائی جھگڑے کے اور اتفاق کیا
کی معاذ بن جبل اور اکابر صحابہؓ نے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار بات وہی ہی جو شرحبیل بن حسنہ نے کہی پس کہا عمرو بن
العاص نے کہ اے لوگ مصر کے تحقیق امان دی ہمنے تمکو تمھاری جانون اور مالون اور گھر بار اور اولاد پر بسبب لینے احسان کے
تمپر اور معاف کر دیا مین نے تمکو جزیہ اس سال کا اور سال آیندہ مین لینگے ہم تمسے جزیہ کہ ہر شخص بالغ سے جو یہودی ہو اور جو شخص
مسلمان ہوگا تم مین سے تو قبول کرینگے ہم اُسکو پس جب سُنا ارجانوس نے کلام عمرو بن العاص کا کہا اُسنے کہ عدالت کی
تمنے قسم ہی خدا کی اسیوجہ سے مدد اور غلبہ دیے گئے تم اور بڑھ گئی میرے دل مین ابھی محبت تمھارے دین کی اور مین گواہی دیتا ہون اس
بات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اور تحقیق چھوڑا ہی میرے بھائی کے بیٹے نے قصر شمع مین خزانے
اور مالون اور ہتھیار اور اسباب وغیرہ سے وہ سب ہدیہ ہی میری طرف سے تمکو عوض اُسکے جو تمنے میرے شہر والون کے ساتھ کیا
راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا اہل مصر نے بطرف اپنے سردار ارجانوس کے کہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا وہ داخل ہوے بہت لوگ اُنکے دین
اسلام مین راوی نے بیان کیا ہی کہ قصد کیا اور گئے عمرو بن العاص بجانب اُنکے کنیسے کے پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور اسی سبب سے مشہور
ہی وہ آجتک بنام جامع عمرو بن العاص کے اور یکجا کیا عمرو بن العاص نے سب مال کو جو لیا تھا اُنھون نے قبطیون کے خیمہ سے جو بھاگ
گئے تھے اور نکالا اُسمین سے پانچوان حصہ واسطے امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانون پر اور دیا ہر ذی حق کو حق اُسکا
پھر لکھوایا ایک خط بنام خلیفہ عمرو بن الخطاب کے مشعر فتح مصر کے اور حال وہان کا اور روانہ کیا خط اور خمس کو ساتھ علقمہ بن حارثؓ کے
کے اور ساتھ کیا اُنکے ایک سو سوار کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب مدینہ منورہ کے پس روانہ ہوے وہ دارالخلافہ کو

کرتے تھے چلنے مین رات دن تا اینکہ پہونچے وہ مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوے علم بن ساریہ امیر المومنین عمر بن الخطاب کے پاس اور سلام کرکے دیا خط اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنکو حضرت عمرؓ نے اور لے لیا خط کو اور کہا کہ تم کہان سے آئے ہو علم بن ساریہؓ نے کہا کہ مصر سے عمرو بن العاص کے پاس سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تمھارا کیا نام ہی اُنھون نے کہا کہ یا امیر المومنین مین علم بن ساریہ ہون حضرت عمرؓ نے کہا کہ شاباش ہو تمکو لے علم پھر کھولا خط اور پڑھا اسکو آہستہ تا اینکہ پہونچے آخر تک پس سجدہ شکر اللہ کا ادا کیا پھر اُٹھایا اپنے سر کو اور پڑھا خط کو باآواز بلند مسلمانون پر پس خوش ہوے وہ لوگ اس معاملے سے اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود اور بشیر و نذیر کے پھر حکم کیا حضرت عمرؓ نے لیجانے مال خمس کا مسلمانون کے بیت المال مین راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچی ہی مجکو یہ روایت لوگون سے کہ آئے علم بن ساریہ امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کے پاس اور کہا کہ یا امیر المومنین عمرو بن العاصؓ نے سلام کہا ہی آپکو اور کہا ہی کفارون نے دریاے نیل مین ہر سال ایک طریق مقرر کیا ہی اور وہ یہ ہی کہ جب دیر کرتی ہی روانی دریاے نیل کی اُن لوگون پر تو لیتے ہین وہ لوگ ایک لڑکی کو اور آراستہ کرتے ہین اُسکو ساتھ اچھی زینت کے اور ڈالتے ہین اُسکو دریاے نیل مین پس آجاتا ہی پانی جب سُنی یہ بات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اس عبارت سے بسم اللہ

الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ فاذا وصلک کتابی ہذا فاطلب اعداء اللہ حیث کانوا من البلاد وایاک ان تلین جانبک لھم وانظر فی احوال الرعیۃ واعدل فیھم ما استطعت واطلب العفو من اللہ بالعفو من الناس واجر المسلمین علی قوانینھم وقربھم واجبا فی دوانینھم واحی الرسوم العادلۃ بالعدل فی الرعیۃ فانما ھی ایام تمضی ومدۃ تنقضی فاما ذکر جمیل واما خزی طویل والسلام پھر لکھا دوسرا خط بنام نیل مصر کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فانک مخلوق لا تملک ضرا ولا نفعا فان کنت تجری بحولک وقوتک فانقطع فلا حاجۃ لنا فیک وان کنت تجری بحول اللہ وقوتہ فاجر کما کنت تجری والسلام

پھر لپیٹا دونون خطون کو اور سپرد کیا علم بن ساریہ کے اور کہا اُنسے کہ سلام کہنا تم عمرو بن العاص کو اور کہنا اُنسے کہ ڈال دو تم اس خط کو دریاے نیل مین بعد اُسکے حکم کیا اُنکو روانگی کا علم بن ساریہ نے بیان کیا ہی کہ لیا مین نے دونون خطون کو اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور سوار ہوے وہ ایک سو سوار بھی جو آئے تھے ساتھ میرے ہمراہ مال خمس کے اور روانہ ہوے ہم بارادہ مصر کے اور کوشش کی ہمنے روانگی مین رات اور دن تا اینکہ پہونچے ہم مصر مین اور آئے ہم پاس عمرو بن العاص کے اور سلام کرکے دیا مین نے دونون خط اُنکو پس کھولکر پڑھا آہستہ اُنکو اور مطلع ہوے اُسکے مطلب سے جو حکم کیا تھا اُنکو امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے ولیکن وہ خط جو دریاے نیل کے نام تھا پس ڈال دیا اُسکو عمرو بن العاص نے نیل مین حالانکہ ناامید ہوگئے تھے لوگ کھیتی سے اُس سال مین پس قسم ہی اللہ کی کہ نہین صبح ہونے پائی تھی اُس رات کی کہ بڑھا دریاے نیل اور چلا دریا بزور و شور

کرنے والے کے جسکی موجین تھپیڑ مارتی تھین راوی نے بسلسلۂ راویون کے یحییٰ بن عوف سے روایت کی ہی کہا یحییٰ نے کہ مجکو روایت پہونچی ہی اس امر کی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص رض نے مصر کو آئے وہ بجانب اُسکے بڑے کنیسے کے پس پایا اُنھون نے اُسمین ایک گھر مقفل اور کھولا اُسکو تو اُسمین ایک صورت چاندی کی تھی اور آگے اُس صورت کے دوسری تصویر تھی جسکے ہاتھ مین بُت تھے اور یہ صورت اور وہ تصویر مثل اس صورت اور تصویر کے تھی جسکو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے مین پایا تھا ہنگام فتح مکہ معظمہ کے پس فرمایا تھا آپنے کہ یہ صفت ابراہیم علیہ السلام اور صفت اُنکے باپ آزر کی ہی راوی کہتا ہے کہ پس عمرو بن العاص رض اور پڑھی اُنھون نے یہ آیت ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین معاذ بن جبل رض نے کہا کہ جب آیا تھا مین یمن سے سُنا تھا مین نے ابا ہریرہ رض کو کہتے تھے وہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یلقی ابراھیم اباہ آزر یوم القیمۃ وعلی وجھہ قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراھیم الم اقل لک لا تعصنی فیقول لہ ابوہ فالیوم لا اعصیک فیقول ابراھیم یا رب انک وعدتنی انک لا تخزنی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ھذا فیقول اللہ عز وجل انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ثم یقول یا ابراھیم انظر ما تحت قدمیک فینظر فاذا ھو بالذیخ متلطخ فیوخذ بقوائمہ فیلقی فی النار راوی نے بیان کیا ہی کہ اسیوقت حکم کیا عمرو بن العاص رض نے اُن دونون کے توڑنے کا پس توڑی گئین وہ دونون پھر حکم کیا عمرو بن العاص رض نے لشکر مسلمانون کو عبور کرنے کا بجانب غربی کے پیچھے دشمن کے پس عبور کیا لشکر نے اور آگے اُس لشکر کے خالد بن الولید اور رفاعہ بن قیس اور مقداد بن اسود الکندی اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی اور عبد اللہ یوقنا اور قوم اور لشکر اُنکے پیچھے اور چلے وہ سب بارادہ دمرلوط رض کے پس جب عبور کیا اُنھون نے بجانب غربی کے بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بطرف مرد بان ساقی کے اور اُنکے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور لشکر سے پس روانہ ہوئے یوقنا اُنکو لیکر تا اینکہ آئے وہ دمرلوط مین اور ٹھہرے سامنے شہر کے پس دیکھا اُنکو شہر والون نے آئے وہ مرد بان ساقی کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُنکے حال سے پس بھیجا اُسنے اُنکے پاس اپنے غلامون کو بغرض پوچھنے اُنکے حال کے پس جب پوچھا غلامون نے کہا یوقنا نے کہ مین ایلچی ہوکر آیا ہون تمھارے پاس سردار عرب کی جانب سے پس پھر گئے غلام اپنے سردار مرد بان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے پس حکم کیا اُسنے غلامون کو اُنکے لانے کا اپنے پاس پس آئے غلام اُنکے پاس اور کھول دیا اُنکے واسطے دروازے کو اور داخل ہوئے اُنکو لیکر پاس مرد بان کے پس جب ٹھہرے یوقنا اور ساتھی اُنکے سامنے اُسکے کہا اُسنے کہ کون چیز تم کو ہمارے پاس لے آئی ہی یوقنا نے کہا کہ مسلمانون کے سردار نے بھیجا ہی مجھکو تیرے پاس بطور ایلچی کے اور وہ اختیار دیتے ہین مجکو اس امر کا کہ عمل کرے تو اپنے اور اپنے توابعین قوم کی جان بچانے پر اور مین تجکو نیک مشورہ دیتا ہون کہ سپرد کرے تو

یہ شہر اُنکو اور تیرے واسطے امان ہوگی تیری جان اور مال اور اولاد پر اور تجکو یہان کے قیام مین اختیار ہوگا کہ اگر منظور ہوگا تجکو رہنا تحت حکومت اسلام کے پس کوئی تجھکو مانع نہ ہوگا اور اگر چاہے گا تو چلے جانے کو مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور قوم کے پس چلا جا تو جسطرح تجکو منظور ہو اور جس گاؤن کو تو جانا چاہے گا ہم تجکو پہونچا دینگے والسلام پس جب سُنا مردبان نے یہ کلام ہنسا وہ قہقہہ مار کر اور کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ بیوفائی عادت تمھاری ہی اور مکر لباس تمھارا ہی اور نہین فلاح پائی اُسنے جسنے پناہ لی تمھاری طرف اور نہ وہ جو داخل ہوا تمھارے دین مین اور مین اُن لوگون سے نہین ہون کہ رسوا کرون بادشاہ کو اور سپرد کردون شہر اُسکا اور مین اور وہ ایک ہی جگہہ مین ہون اور قریب تر بھیجونگا مین خط بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا اُسکو تمھارے حال سے اور قریب تر جانوگے تم اس امر کو کہ کس شخص پر دائرہ لڑائی کا پھرتا ہی اور آخر کون شخص نقصان رسیدہ ہوتا ہی پھر حکم کیا اُسنے اُن لوگون کے گرفتار کرلینے کا اور کہا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون سے کہ اے گروہ روم کے کفر کیا تمنے ساتھ مسیح کے اور انکار کی تمنے سیدہ مریم کی اور باہر ہوگئے تم طریقہ حواریین سے اور داخل ہوے تم ان عرب بھوکے ننگون کے دین مین پس قسم ہی حق مسیح کی ہر آئینہ بھیجونگا مین تمکو بادشاہ ارسطولیس کے پاس کہ مار ڈالیگا وہ تمکو اور مقابلہ کریگا تمھارا بسبب تمھارے کفر کے پھر حکم کیا اُسنے اُنکو قید خانے مین لیجانے کا بعد لے لینے اُنکے ہتھیارون کے اور لیگئے لوگ اُنکو ایک گھر مین جو دار الامارۃ مین تھا اور مضبوط کیا اُنکو ساتھ لوہے کے اور ارادہ کیا اُنکے بھیجنے کا بجانب اسکندریہ کے اور توقف کیا بانتظار غفلت کے تاکہ روانہ کرے اُنکو پھر مقرر کیا اُسنے اُپنر ایک لونڈی کو اپنی لونڈیون سے جسکا نام رنیا تھا بعد اسکے کہ اُتارا اُنکو ایک تاریک گھر مین جو دار الامارۃ مین تھا اور حکم کیا اُس لونڈی کو اُنکی حفاظت کا اور سپرد کی اُسکو کنجی اُس گھر کی اور کہا اُس سے کہ جایا کرے اُنکے پاس ساتھ اُس چیز کے جو سبب بقاے بدن اُنکا ہو کھانے اور پینے سے پس بجالائی وہ حکم اُسکا راوی نے بیان کیا ہی کہ مشغول ہوا دشمن خدا مردبان کھانے پینے مین تا اینکہ بیہوش ہوگیا وہ نشہ شراب سے اور غلام اُسکے بھی پس جب دیکھا رنیا لونڈی نے مردبان ساقی کو بیہوش ہے وہ اور غلام اُسکے پڑے ہوگئی وہ اپنی جان پر اور آئی اُس گھر کی طرف اور کھولا اُسکو اور داخل ہوئی یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کے پاس اور کہا اُسنے کہ تمھارے لیے کچھ خوف نہین ہی اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ نے ڈالدیا مہربانی کرنے کو تمھارے ساتھ میرے دل مین اور مین بہن ماریہ قبطیہ کی ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے تمھارے نبی کیواسطے ہدیہ بھیجا تھا اور جب مین رہا کردون تم لوگونکو تو مین تمسے یہ چاہتی ہون کہ تم مجکو اپنے نبی کے مدینے تک پہونچادو کہ شاید دیکھون مین اپنی بہن کو اور مین نے قصد کیا ہی اس امر کا کہ چھوڑا دون تم لوگون کو تمھاری قید سے اور سپرد کردون تمکو سامان تمھاری لڑائی کا یوقنا نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے اگر چاہا اللہ تعالی نے مگر یہ کہ ڈرتا ہون مین تجھپر دشمن خدا سے کہ آگاہ ہوجاوے وہ تیرے حال سے پس نہ پہونچ سکے تو اپنے قصد اور ارادے کو اور مار ڈالے ہمکو اور تجکو پس کہا رنیا نے کہ مین نہین آئی ہون تمھارے پاس مگر ایسے حال مین کہ دشمن خدا اور غلام اُسکے بیہوش ہوگئے ہین پس کہا یوقنا نے کہ عاقل کو ضرور ہی کہ ڈرتا ہے خوف کی جگہہ سے پس آگاہ کر تو ہمکو کہ کیونکر ہوگا نکلنا ہمارا

حالانکہ دروازہ شہر کا بند ہی اُسنے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ ہوگا نکلنا تمھارا سوائے دروازے شہر سے اور ہوگا نکلنا تمھارا وسط دار الامارۃ سے باہر شہر کے اُس راہ سے جو نکلی ہی زمین کے نیچے ہوکر طرف مقابر کے ایک قبے تک جو آٹھ کھنبون پر بنا ہی اور دروازہ نکلنے کا قبے کے نیچے ہی جاتا ہی اُسمین جانیوالا اور نکلتا ہی اُ زمین سے نکلنے والا اور دروازہ مثل قبر کے ہی پس جو کوئی دیکھیگا اُسکو گمان کریگا وہ کہ کسی بادشاہ کی قبر ہے اور جانو تم یہ بات کہ جسنے اس شہر کو بنایا تھا وہ ایک عورت تھی عاد بن کی مان جسکا نام قمقامات بنت عاد تھا اور اُسنے یہ مقابر بنائے تھے جسکو تم بصورت مضبوط محلون کے دیکھتے ہو پس کہا یوقنا نے کہ کر تو جو تجکو منظور ہو بہتری سے اور وہ چیز جو نزدیک کرے تجکو اللہ برتر سے اور شاید کہ نکالے تو ہمکو اس راہ سے اور نہ آگاہ ہو کوئی ہمارے حال سے اور پہونچین ہم اپنے لشکر تک اور آگاہ کرین ہم اُنکو اس کیفیت سے شاید کہ داخل ہوجاوین وہ شہر مین اس راہ سے اور مالک ہوجاوین شہر کے جبتک کہ مرد مان اور ہمراہی اور غلام اُسکے بیہوش ہین ریناؔ نے کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگی مین پھر نکلی وہ اور آئی طرف مردمان کے اور قریب ہوئی اور دیکھا اُسکو اور اُسکے غلامونکو کہ بیہوش ہین وہ شراب سے پڑے سوتے ہین پس جلد پھری وہ طرف دروازے تہ خانے کے تاکہ کھولے اُسکو کہ ناگاہ پشت دروازے سے ایک آہٹ پائی تہ خانے مین پس ڈری وہ اور ٹھہر گئی در انحالیکہ سنتی تھی وہ آہٹ کو راوی نے بسلسلہ راویون کے اوس بن ماجد سے روایت کی ہی اور تھے وہ اُن لوگون سے جو موجود تھے فتوح مصر اور اسکندریہ مین اور تھے یاد رکھنے والے حالات لڑائی مسلمانون کے اوس بن ماجد کہتے ہین کہ تھا مین ہمراہیان خالد بن الولید مین جبکہ بھیجا تھا اُنکو عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور جب اُترے ہم دمر بوط پر مع اپنے لشکر کے اور بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بجانب مرزبان ساقی کے اور یوقنا کے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور قوم سے اور پکڑ لیا اُنکو مرزبان ساقی نے اور ٹھہرے خالد بانتظار اُنکی واپسی کے پس دیر کی اُن لوگون نے آنے مین اور گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے اور نہ پھرے وہ جانا خالدؓ نے کہ شہر والون نے گرفتار کر لیا اُنکو پس رہے وہ رنج مین بسبب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور تھے خالد بڑے صاحب ارادہ اور ہمت والے کہ نہین سوتے تھے وہ رات کو بسبب خوف کے مسلمانون پر اور ساتھ رہتے تھے جاسوس اُنکے ہر شہر کے جسکے وہ مالک ہوئے تھے اور معاف کر دیا تھا اُنسے جزیہ کو اور دیتے تھے اُنکو پوری مزدوری تاکہ لاوین وہ اُنکے واسطے خبرین سلاطین اور لشکرونکی پس اُس حال مین کہ خالد اُس رات کو جسمین یوقنا اور ساتھی اُنکے قید ہو گئے بیچین اور رنج مین تھے بسبب اُنکے دیر کرنے کے اور دل اُنکا اُنسے طرح طرح باتین کرتا تھا کہ اُسی وقت آئے جاسوس اُنکے پس خبر دی اُنھون نے خالد کو اس امر کی کہ بیٹا مرزبان ساقی کا آیا ہی بادشاہ ارسطولیس کے پاس سے ساتھ خلعتون اور تحفون کے بجمعیت پانچ سو سوار کے بارادہ دمر بوط کے پس پہونچی اُسکو خبر تمھارے اُترنے کی شہر پر پس ڈرا وہ تمھاری طرف سے اور اُترا ہی ساتھ لشکر کے فاصلے پر شہر سے اور نکلا ہی وہ پا پیادہ تنہا مع دو نوکرون کے اور چلا ہی پوشیدہ بجانب شہر کے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسنے کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہی پس جب سُنا خالدؓ نے یہ حال اپنے جاسوسون سے جلد اُٹھ کھڑے ہوئے وہ اور ساتھ لیا اپنے غلام ہمام اور چار شخصونکو بنی مخزوم اور چار کو لشکر مسلمانون سے اور روانہ ہوئے وہ تا اینکہ نزدیک مقابر کے پہونچے اور بیٹھے وہ سب ایک ہی ساتھ پہاڑ کی جڑ مین اور لیٹ رہے وہ زمین پر دور راہ سے اور کر لیا راہ کو سامنے اپنے کہ اُسوقت بیٹا مرزباں کا

اور دو خادم اُسکے آئے اور برابر چلے جاتے تھے وہ تا اینکہ آئے وہ اُس قبے تک جو وہان تھا اور در آئے اُسمین پس نکلے خالد اور ساتھی اُنکے اور ہمام اور متفرق ہوگئے وہ گرد قبے کے اور آپڑے اُنپر قبے مین اُسوقت کہ وہ لوگ مٹی کو ہٹاتے تھے پس جب ناگہان در آئے خالد اور ساتھی اُنکے اُن لوگون پر ڈرے وہ لوگ اور مرد بان کا بیٹا اور خادم کنپتے تھے خوف سے پس کہا اُسنے خالد نے کہ تمھارا حال کیا ہی نہ ڈرو تم پس اگر آگاہ کروگے تم مجکو اپنے حال سے اور سچ کہدوگے مجھ سے تو تم کو امان ہی اور اگر جھوٹ بولوگے تو مین پھینکدونگا کاٹ کر سر تمھارے پس کہا لڑکے نے کہ مین بیٹا مردبان ساقی کا ہون اور مین ارسطوبیس بادشاہ کے پاس تھا اور بتحقیق روانہ کیا اُسنے میرے ساتھ پانچ سو سوار کو بطور کمک کے واسطے حفاظت اس شہر کے پس جب تھا مین راہ مین ملے مجکو جاسوس میرے اور خبر دی اُنھون نے مجکو تمھارے اُترنے کی اس شہر پر پس حکم کیا مین نے لشکر کو اُترنیکا پھر چھوڑا مین نے اُنکو اور آیا مین ساتھ اُن دونون خدمتگارون کے اس قبے تک خالد نے کہا کہ تم اس قبے سے کیا چاہتے ہو آیا تمھارے واسطے یہان کچھ مال ہی یا ہتھیار ہین اُسنے کہا نہین خالد نے کہا سچ کہہ تو مجھ سے ورنہ مین تیرا سر اُڑا دونگا لڑکے نے کہا کہ اے سردار اگر امان دو تم مجکو تو بیان کرون مین تمسے خالد نے کہا کہ تیرے واسطے امان ہی اگر سچ بولیگا تو پس بوسہ دیا لڑکے نے خالد کے ہاتھ کو اور کہا کہ اے سردار چاہتا ہون تمسے امان اپنے لیے اور اپنے باپ اور اُسکے واسطے جو اُسکے ساتھ پناہ لیوے خالد نے کہا کہ تمھارے سب کے واسطے امان ہی لڑکے نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ اس قبر مین جو اس قبے مین ہی دروازہ تہخانے کا ہی اور تہخانہ پہونچا ہی میرے باپکے دارالامارۃ تک اور دارالامارۃ بیچ شہر مین ہی پس جب سنا خالد نے یہ حال لڑکے سے روشن ہوگیا چہرہ اُنکا خوشی سے اور گرفتار کرلیا خالد نے اُس لڑکے اور دونون خدمتگارونکو اور حکم کیا اپنے بعض ساتھیونکو اُنکی نگہبانی کا اور متوجہ ہوئے خالد اور ہمام واسطے کھولنے قبر کے اور دور کرتے تھے وہ اس مٹی کو تا اینکہ ظاہر ہوا اُنکو تہخانہ اور وہ بند نہ تھا پس داخل کیا خالد نے اُسمین کسی چھوٹی چیز کو تو پایا ایک بند دروازہ کو پس دھکا دیا اُسکو خالد نے تا اینکہ کھولا اُسکو پس اُسوقت متوجہ ہوئے خالد اپنے غلام ہمام کیطرف اور کہا اُس سے کہ جلد جا تو لشکر مین ہو طلب کر تو دلیران اور اکابر کو بحالت اخفا کے اور لا تو اُنکو میرے پاس پوشیدہ بغیر شور اور آہٹ کے پس جلد گیا ہمام اور بلا لایا دلیران مسلمین اور بہادران موحدین کو مثل عمار بن یاسر اور یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنہ اور مالک اشتر اور ربیعہ بن عامر اور غطریف اور ظاعن بن زید اور کہلان بن عمرو اور خزعیہ بن سلم اور معمر بن ساف اور جابر بن سراقہ اور سعید بن زید اور مثل اُن سرداروں کے اور برابر ہمام بلاتے تھے لوگون اور دلیرون کو تا اینکہ پورا کیا اُنکو تعداد مین تین سو مرد دلیران مسلمین سے اور لٹکالیا اُنھون نے اپنی تلوارون اور ڈھالونکو اور جلد روانہ ہوئے وہ درانحالیکہ چھپایا اُنھون نے اپنی آہٹ کو اور لیا تھا ساتھ اپنے مشعلین جو اُنکے سامنے روشن تھین مقابر تک اور تھا درمیان قبے اور شہر کے ایک بڑا اور بلند ٹیلا پس جب چڑھتا تھا کوئی شخص دیوار شہر پناہ پر تو نہین دیکھتا تھا وہ اُس شخص کو جو پشت ٹیلے پر ہو پس جب پہونچے مسلمان قبے مین حکم کیا اُنکو خالد نے ٹھہرنے کا تہخانے کے دروازے پر اور داخل ہوئے خالد اور پسر مردبان اور خدمتگار اُسکے تہخانے مین تا اینکہ پہونچے وہ دروازہ جوانی تک پس تھا پہونچنا اُنکا اس دروازے پاس اس حال مین کہ دنیا خواہر ماریہ کی قصد اسکے کھولنے کا رکھتی تھی پس جب سُنا دنیا نے آہٹ کو کہا فتنے کہ تم کون ہو پس کہا خالد نے لڑکے سے کہ جواب دے تو اس کلام کرنیوالے کو اور کہہ اُس سے کہ کھولدیوے دروازے کو اور نہ آگاہ کرے

تیرے باپ مرزبان کو پس کہا لڑکے نے کہ کون شخص ہی تو اس دروازے کے پیچھے لونڈی نے کہا اُس حالمین کہ پہچان گئی تھی وہ لڑکے کے
کلام کو کہا کہ مین تیرے باپ کی لونڈی رینا ہون لڑکے نے اُس سے کہا کہ کھولدے تو دروازے کو اور نہ آگاہ کر میرے باپ کو راوی کہتا ہی کہ نہ
باقی رہا تھا اُسکا اختیار مین کہ کھولے دروازے کو بسبب خوف کے پھر کھولدیا اُسنے دروازے کو اور داخل ہوے خالد اور پسر مرزبان اور
خدمتگار اور گرفتار کر لیا خالد نے لونڈی کو راوی کہتا ہی کہ داخل ہوے مسلمان تہ خانے مین ایک بعد دوسرے کے تا اینکہ داخل
ہوے مین سو مرد راوی نے بیان کیا ہی کہ جب گرفتار کر لیا خالد نے رینا لونڈی کو اور تھی وہ فصیح زبان عربی مین پس کہا اُسنے
خالد اور مسلمانون سے کہ نہ گرفتار کرو تم مجکو حالانکہ تھی مین کوشش کرنیوالی تمھارے ساتھیونکی رہائی مین اور کھولتی تھی مین انکے
واسطے اس دروازے کو اور چھوڑدیتی مین اُنکو کہ چلے جاتے وہ تمھارے پاس اور پھرتے وہ تمکو ساتھ لیکر مجھ تک تا اینکہ مالک ہو جاے
تم اُس شہر کے اور مین رینا خواہر ماریہ قبطیہ زوجہ تمھارے نبی کی ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے اُنکے واسطے ہدیہ بھیجا تھا پس جب سُنا
خالد نے یہ کلام اُس سے خوش ہوے اور کہا کہ ہمارے ساتھی کہان ہین پس لیگئی وہ خالد اور اُنکے ہمراہیون کو اُس گھر مین جہان تھا
اور انکی ساتھی تھے پس داخل ہوے خالدؓ اور اکابر صحابہؓ اُنکے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکی دی اُنکو ساتھ سلامتی کے اور دور کیا
اُنسے زنجیرون کو اور نکالا اُنکو اور آئے خالد مع اپنے ہمراہیون کے بطرف دارالامارۃ کے پس پایا مرزبان اور اُنکے ساتھیونکو بیہوش شراب سے
مثل مردے کے پس مقرر کیا پھر خالد نے ایک جماعت کو مسلمانون سے اور بھیجا ایک جماعت مسلمانون سے بطرف شہر پناہ کے پس
قبضہ کر لیا اُنھونے اُن لوگون پر جو تھے وہان نگہبانون اور پیدل لوگون سے اور آئے شہر کے دروازے پر تو اینن دو دروازے تھے پس
توڑ ڈالا اُنھونے قفلون کو اور دور کر دیا زنجیرونکو اور کھولا دونون دروازونکو اور بھیجا خالد نے ہمام کو لشکر مین اور حکم کیا لے آئے سب لشکر کو پس
چلدئے ہمام بجانب لشکر کے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے اور چلنے کا طرف شہر کے پس سوار ہوے وہ سب اور جلد چلے بجانب شہر کے اور داخل
ہوئے شہر مین رات کو اور مالک ہو گئے اُسکے اور ٹھہرے مانند شہر مین تا اینکہ صبح ہوئی پس بیدار ہوا مرزبان اپنے خواب سے اور ہوش مین آیا
وہ نشہ شراب سے پس اُسیوقت حکم کیا خالدؓ بن الولید نے مسلمانونکو بلند کرنے آوازونکا ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سُنین مرزبان اور اُسکے ہمراہیون نے آوازین مسلمانون کی کہ شہر مین بلند ہوئی ہین ساتھ تہلیل اور
تکبیر کے اُٹھ کھڑا ہوا مرزبان اور غلام اُسکے وقت سُننے آواز مسلمانون کے شہر مین ڈرانے والی کہ خوفناک ہو گئی تھین عقلین اُنکی اور
دھڑکنے لگے تھے دل اُنکے اور بند ہو گئی تھی زبان مرزبان کی اور ارادہ کیا اُسنے نکلنے کا دارالامارۃ سے تا کہ دیکھے وہ کہ حال کیا ہی
کہ یکایک دیکھا اُسنے مسلمانون کو جو مقرر تھے دروازے پر پس کپنے لگا دل اُسکا اور ہل گئے جوڑ جوڑ اُسکے پس متوجہ ہوے
اُسکی طرف خالد اور کہا کہ اے دشمن خدا کے اگر نہ دیکھا ہوتا مین امان تیرے بیٹے کو تو مار ڈالتا مین تجکو بُری طرح سے و لیکن
لے تو اپنے لڑکے بالے اور مال کو اور چلا جا تو جسطرح سے تجکو منظور ہو کہ ہم لوگ وہ قوم ہین کہ جو کہتے ہین سو سچ کہتے ہین اور جب
وعدہ کرتے ہین ہم تو پورا کرتے ہین اُسکو پس اُسیوقت جانا مرزبان ساقی نے یہ امر کہ جو مصیبت پہونچی اُسکو وہ بسبب اُسکے بیٹے کے ہی پس
نکلا دشمن خدا مع اپنے لڑکے بالے اور مال کے اور پیچھے رہا اُس سے بیٹا اُسکا اور کہا اُسنے خالد سے کہ اے سردار میرے مجکو یقین اس امر کا ہی

کہ اگر مین اپنے باپ کے ساتھ جاؤنگا تو مار ڈالیگا وہ اور ارسطولیس بادشاہ مجکو اور مین نہین چاہتا ہون کسی کو سواے تمھارے اور مین
گواہی دیتا ہون اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا خالد نے کہ ہرگاہ مسلمان ہوگیا تو پس تیرے واسطے ہی محل تیرے
باپ کا اور وہ چیز جو چھوڑ گیا ہی وہ ہمین اور عرض کیا خالد رض نے اسلام کو اہل دمربوط پر پس مسلمان ہوے اکثر لوگ انمین کے پھر آئے خالد
عبداللہ یوقنا کے پاس اور کہا کہ اے عبداللہ بشارت ہو تمکو ساتھ رضامندی اللہ اور اسکے ثواب اور مغفرت کے کہ پہونچ گئے تم اس چیز کو
جو چاہی تمنے اللہ غالب اور بزرگ سے بسبب اپنے صبر کرنے کے سختیون پر اور تمھارے صبر کے سبب سے فتح کیا اللہ تعالی نے ہمپر اس شہر کو
یوقنا نے کہا نہ قسم ہی خدا کی بلکہ ہوتی فتح ساتھ مہربانی اللہ اور برکت اسکے رسول کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی نے بیان کیا کہ
برگذاشت کی خالد نے رنیا خواہر ماریہ کی اور شکریہ ادا کیا انکے کامون کا اور اچھی تعریف کی انکی اور مسلمان ہوئین وہ ساتھ ان
لوگون کے جو مسلمان ہوے اور وعدہ کیا انسے خالد نے ہر طرحکی نیکی کا اور شامل کر لیا انکو مسلمانونکی عورتون مین اور لکھا خالد رض نے
بجانب عمرو بن العاص کے خط فتح دمربوط کا اور عمرو بن العاص مقیم تھے اسوقت تک مصر مین اور لکھا خالد نے یہ بھی کہ مین ارادہ
اسکندریہ کا رکھتا ہون ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ توقف کیا خالد نے دمربوط مین بضرورت علاج ذوالکلاع الحمیری کے
کہ انکو سخت بیماری لاحق ہوگئی تھی پس ٹھہرے وہان ایک مہینہ کامل اور نہ قدرت پائی خالد نے انسے جدا ہونے کی اور وہ منتظر
صحت ذوالکلاع الحمیری کے تھے پس مرگئے وہ اپنی موت سے بحکم خدا کے اور سخت اندوہگین ہوے خالد اور مسلمان انکے مرنے سے
اور تھے ذوالکلاع الحمیری بادشاہ حمیر کے اور قبل مسلمان ہونیکے سوار ہوتے تھے انکی سواری مین بارہ ہزار غلام حبشی جنکو
انھون نے اپنے مال سے مول لیا تھا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ دیکھا تھا مین نے ذوالکلاع الحمیری کو بعد اس
حشمت کے جبکہ داخل ہوے تھے وہ اسلام مین کہ چلتے پھرتے تھے وہ بازارون مین اور انکی پشت پر ایک کھال بکرے کی تھی اور
یہ امر اسوقت تھا جبکہ آئے تھے وہ زمانہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین بارادہ جہاد کے اور جب مرگئے ذوالکلاع الحمیری تو لیگئے انکی لاش کو انکے
بھتیجے عجدان بن مضاعف الحمیری بجانب مصر کے اور قصد کیا لاش کے پہونچانیکا یمن کو راوی نے بسلسلہ راویون کے معمر بن شدید مازنی
روایت کی ہی کہا معمر نے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانونپر دمربوط کو گذرا معاملہ موت ذوالکلاع الحمیری کا جو گذرا کوچ کیا خالد
نے مع لشکر مسلمانون کے بارادہ اسکندریہ کے پس اترے وہ مع ہمراہ لوگون کے ایک گانون مین جو مشہور بنام شبجرہ تھا اور جب فتح کیا
مسلمانون نے دمربوط کو پہونچین خبرین اسکی فتح کی ارسطولیس بادشاہ کو اور وہ اسکندریہ مین تھا ساتھ ایک قوم کے اپنے جواسیس سے پس تنگی
مین پڑا سینہ اسکا اس سبب سے پھر تھوڑے دنون مین پہونچا اسکے پاس مرد بان ساقی مع اپنے مال ور لڑکے بالون کے اور آگاہ کیا اسکو ساتھ
عبور مسلمانون کے طرف جانب غربی کے اور بیان کیا اسنے سب حال ابتداول سے آخر تک اور کیفیت گرفتار کر لینے یوقنا اور اسکے
ساتھیونکی وقت آنے انکے بطور ایلچی کے اور فتح کرنا مسلمانونکا شہر کو اسکے بیٹے کے ہاتھ پر اور داخل ہونا مسلمانونکا شہر مین تہخانے
کی راہ سے اور ان لڑائی جھگڑے او کشت خون کے پس جب سنا یہ حال بادشاہ نے مرد بان ساقی سے سخت برہم ہوا اور کہا اسنے قسم ہی
حق مسیح کی ہر آئینہ تنگی کرونگا مین عرب پر مگر تدبیر ہے کہ قدرت انکی رکھتا ہون اور پوچھا اسنے اپنے وزیر سے اور مشورہ کیا ارادہ رکھتا

راوی نے بیان کیا ہی کہ شہر اسکندریہ آباد نہ تھا اور نہ تھی آبادی مگر شہر اسلاروس مین اور یہ شہر بھرا تھا لوگون سے اور
یہی شہر موسوم بدمربوط تھا اور سبب اس نام کے رکھنے کا یہ تھا کہ اسمین ایک حکیم تھا حکماے قبط سے اور وہ بڑا دانا اور عالم اور
نام اُسکا بوط اور لوگ مشورہ لیتے تھے اس سے اور فائدہ مند ہوتے تھے اُسکے علم سے اور معتمد جانتے تھے اُسکے قول کو اور کہا
تھا اُسنے شہر والون سے کہ ضرور ظاہر ہونگے حجاز سے ایک ایسے نبی کہ تمام کریگا اللہ تعالیٰ اُنپر نبوت اور رسالت کو اور پھیلیگی
دعوت اُنکی پورب اور پچھم مین پس جب مبعوث ہوے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہجرت فرمائی آپنے بجانب مدینہ طیبہ کے اور وفات پائی
اور مالک ہوے خلافت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بھیجا اُنھون نے اپنی فوجون کو بجانب شام کے اور پہونچی خبر حکیم اسلاروس
یعنے بوط کو پس لیا حکیم نے تین جوڑے کبوتر کے اور توڑا اور گرا دیا ایک کے بازو کو تاکہ نہ اُڑسکے وہ اور نوچ ڈالے پر دوسرے کے اور چھوڑا تیسرے
کو مع پر و بال اُسکے حال پر تاکہ حاصل رہے اُسکو قوت آنے کی پھر بند کر دیا اُسنے دروازہ اپنا اور کوچ کر گیا وہ بحالت غفلت
اہل شہر بے بطلب عرب کے پس جب دو دن گذرے ڈھونڈھا لوگون نے اُسکو مگر نہ پایا اُسکو تب در آئے وہ اُسکے گھر مین پس دیکھا
اُنھون نے تین چڑیان قسم کبوتر کی کہ ایک کے بازو ٹوٹے ہین اور دوسرے کے پر نچے ہین اور تیسری پردار ہی کہ ارادہ اُڑنیکا رکھتی ہی پس کہا
اُنکے غلامون نے کہ اُسنے مثال دی ہی تمھارے واسطے اور کہہ گیا ہی اپنی زبان اشارے سے یہ کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو تم مین سے کوچ کر جانیکی تو
شہر سے پس ایسا ہی کرے وہ کہ حاصل کریگا وہ سلامتی کو مثل اس چڑیا پردار کے جو اُڑ سکتی ہی اور جو شخص مع بار دار ہی بسبب لڑکے بالون کے
پس چلا جاوے آہستہ آہستہ مثل اس چڑیا بازو ٹوٹی ہوئی کے اور جو شخص کہ ہو محتاج مال سے اور باردار اہل و عیال سے پس وہ مثل چڑیا کے ہی
جسکے پر نہین ہین پس اگر ٹھہریگا وہ تو ہلاک ہو جائیگا اور نہ طاقت ہوگی اُسکو کوچ کرنیکی پھر باہر نکلے وہ لوگ اُسکے گھر سے درانحالیکہ وہ کہتے
تھے دمرلوط پس پھر گیا نام اُس شہر کا اسلاروس سے طرف دمرلوط کے اور چلے گئے اکثر باشندے اُسکے اسکندریہ کو اور آباد ہو گیا اُسیوقت
سے شہر اسکندریہ اور بہت ہو گئے باشندے اُسکے اب ہم رجوع کرتے ہین بطرف بیان اصل حال کے کہ جب پہونچی خبر فتح دمرلوط کی ارسطولیس
بادشاہ کو بدون لڑائی اور کشت خون کے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ قسم ہی حق مسیح کی ہر آئینہ تنگ پکڑونگا مین عرب کو جہانتک مجکو قدرت
ہوگی پھر بھیجا اُسنے بیس کشتیونکو دریا مین اور جنکہ بٹھایا اُسنے اُنمین جوانمردان اور دلیران اپنے لشکر کو زیادہ چار ہزار مرد سے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا
بجانب ساحل یافا کے اور کہا کشتیون کے سردار سے کہ جب پہونچے تو ساحل تک تو نہ اُتر خشکی مین جبتک کہ نہ بھیجے تو جاسوسون کو کہ لے آوین
تیرے واسطے خبر پڑاؤ عرب کی پس جہان کہین اُنکے اُترنے کی خبر دین وہ تجکو پس چھوڑ دے تو اُنکو رات ہونے تک اور ملادے تو کشتیونکو خشکی
مین رات کو اور اُتر تو اُنکی طرف اور ناگہان جا پڑ تو اُنپر اور کوشش کر اس امر مین کہ حتی الامکان کسی کو اُنمین سے قتل نکر اور لا تو اُنکو میرے
پاس قید کرکے سردار نے کہا کہ بخوشی اطاعت مجکو یہ امر منظور ہی قریب تر ایسا ہی کرونگا مین جیسا کہ حکم کیا ہی تو نے مجکو پھر کوچ کیا اُنھون نے
اُسی دن اور کھولدیے بادبان کشتیون کے اور چلے وہ دریا مین دن رات پس لگگئی اُنکو ہوا ساحل شام پر اُس موضع مین جو مشہور ہی یافا تھا
پس گذر گئے وہ ساحل یافا سے کسواسطے کہ نہین دیکھا اُنھون نے وہان کسی پڑاؤ کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک ہو ساحل رملہ سے تو وہان
پڑاؤ عرب کے تھے پس جب ظاہر ہوے اُنکو پڑاؤ ملا دیا اُنھون نے اپنی کشتیونکو خشکی مین اور احتیاط کی نہی جانون پر تا اینکہ آئی رات ساتھ تاریکی

کے اور عرب نے روشن کیا تھا اپنی آگ کو پس اُترے وہ لوگ اپنی کشتیون سے اور قصد کیا اُنھون نے آگ کیطرف راوی کہتا ہی کہ تھا
وہ پڑاو جسکا قصد کیا اُنھون نے دوس بنی عم ابی ہریرہ کا اور ضرار بن الازور بھی اُس جماعت مین تھے اور وہ بیمار تھے اور بہن اُنکی اُنکا
علاج کرتی تھین اور خبرگیری کرتی تھین اُنکے حال کی اور ابی عبیدہؓ بن الجراح نے حکم کیا تھا ان لوگون کو اسجگہ مین اُترنے کا اور وہ لوگ
مقیم تھے اُس زمین مین اور بے ڈر تھے کسی دشمن سے جو در آوے اُنپر رات کو ہو اسطے کہ دولت روم کی گھٹ گئی اور ایام اُنکے گزشتہ ہو گئے
تھے پس نہ خبردار ہوے وہ لوگ مگر اُس حال مین کہ قبطی آپڑے اُنپر پس مار ڈالا قبطیون نے بعض کو اُنمین سے جسنے باز رکھا اُنکو اپنی ذات
سے اور گرفتار کر لیا اُنھون نے سب اُن لوگون کو جو پڑاو مین تھے اور ضرار اور اُنکی بہن بھی اُنمین تھین اور لیگئے وہ سب کو کشتیون مین مردون
اور عورتون اور غلامون اور لونڈیون کو پس کل تعداد قیدیونکی ایکہزار ایکسو تھی اور کوچ کیا اُنھون نے اُنکو لیکر اُسی رات کو دریا
مین اور چلے وہ بارادہ سکندریہ کے ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے سکونت اختیار کی طریہ مین اور
اچھی معلوم ہوئی تھی وہ جگہ اُنکو پس رہتے تھے وہان بوجہ کثرت اُسکی اچھی چیزون اور اعتدال اُسکی ہوا کے اور نزدیک ہونے اُسکے
اردن اور دمشق اور بلاد سواحل سے پس جب پہونچی خبر بیماری ضرار کی ابا عبیدہؓ کو تنگی مین پڑا سینہ انکا اُنکے بیمار ہونے سے کہ وہ
ضرار کو بہت چاہتے تھے بسبب اُنکی دینداری اور کوشش کرنے کے جہاد مین اور اسیطرح سب مسلمان اُنکو دوست رکھتے تھے پس کہا ابو عبیدہ
نے ابو ہریرہؓ سے کہ ضرار بیمار ہین اور مین چاہتا ہون کہ کسی شخص کو اُنکے پاس بھیجون تا کہ لاوے وہ شخص خبر اُنکی میرے واسطے پس کہا
ابو ہریرہؓ نے کہ وہ شخص مین ہونگا اور ابو ہریرہؓ نے اس ضمن مین زیارت اپنی قوم کی بھی چاہی پس روانہ ہوے ابو ہریرہؓ اور چلے اُنکے
ساتھ ایک اور شخص ہم عہد اُنکے قوم بجیلہ سے جسکا نام محارب بن طاعن تھا پس چلے وہ دونون تا اینکہ پہونچے پڑاو کی جگہ تک
پس پایا اُنھون نے گھرونکو گرے ہوے اور آدمیونکو قتل کیے ہوے اور زخمی پایا کچھ لوگون کو پڑاو والون سے اور تھا آنا ابو ہریرہؓ
اور اُنکے ہم عہد کا اوپر بیری کے صبح کو پس پوچھا اُنھون نے زخمیون سے کہ کسنے مصیبت اور سختی ڈالی تمپر اور ایسا کچھ تمھارے ساتھ کیا پس کہا
اُنھون نے کہ ہمکو علم نہین ہی اُن قوم کا جو آپڑے ہمپر کہ وہ کون تھے اور کہان سے آئے تھے اور نہین خبردار ہوے ہم مگر اُسوقت کہ تلوارون نے ہمکو
لیلیا اور لیلیا اُنھون نے گروہ اور اُس چیز کو جو وہان تھی پس کہا ابو ہریرہؓ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم تحقیق ان اللہ علی کل شئ قدیر
پھر روانہ ہوے ابو ہریرہؓ اور ہم عہد اُنکے تا اینکہ آکر ٹھہرے وہ کنارہ دریا پر اور نگاہ کی اُنھون نے پس نہ دیکھا کسی چیز کو پس جب قصد کیا
اُنھون نے پھرنے کا تو دیکھا اُسیوقت ایک تختے کو کہ بہا چلا آتا ہی اور موجین اُسکو اُچھالتی ہین اور اُس تختے پر ایک شخص ظاہر ہوا پس ٹھہر گئے
وہ ایک ساعت تا اینکہ نزدیک ہوا وہ تختہ کنارے سے اور ملگیا خشکی مین اور اُٹھکر چلا وہ شخص تختے سے بجانب خشکی کے پس متوجہ ہوے
ابو ہریرہؓ اور ہم عہد اُنکے بجانب مرد کے تو وہ سردار قوم دوس لحیان بن عون چچازاد بھائی ابو ہریرہؓ کے تھے پس جب دیکھا اور پہچانا اُنکو
ابو ہریرہؓ نے پا پیادہ ہو گئے ابو ہریرہ اور معانقہ کرکے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے میرے چچا کے تمھارا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ اے صحابی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتحقیق دشمن ناگہان در آئے ہمپر رات کو اور گرفتار کر لیا اور وہ لیگئے ہمکو کشتیون مین اور چلے وہ ہمکو لیکر
دریا مین جب بیچ دریا مین پہونچے ہم بھیجا اللہ غالب و بزرگ نے ایک تند ہوا کو کشتیون پر پس غرق ہو گئین دو کشتیان ان لوگونکی جو ہمین تھے

قیدیون سے سوائے میرے اور غرق ہوگئے مشرکین اور وہ ایک جماعت کثیر تھی پس غرق ہوگئے وہ سب اور نہین نجات پائی دو کشتیون کے
سوارون سے کسی نے سوائے میرے اور آسان کیا اللہ تعالی نے مجھپر بسبب اُس تختے کے کہ چاہا اُسنے میری نجات کو پس در آیا اور سوار ہو بیٹھا
مین اُسپر جیساکہ دیکھتے ہو تم تا اینکہ پہونچا مین اس جگہ تک پس شکر ہی میرے پروردگار کا ابو ہریرہ نے کہاکہ اے بیٹے چچا کے وہ دشمن
کون تھا اُنھون نے کہاکہ وہ مصر کے قبطی تھے اور سُنا تھا مین نے اُنمین سے بعض کو جو جانتے تھے لغت عرب کو کہ وہ بیان کرتے تھے
حال اسکندریہ کا راوی کہتا ہی کہ چھوڑا ابو ہریرہ رضؓ نے اپنے چچازاد بھائی اور اپنے معہد کو نزدیک خیمون کے اور حکم کیا اُنکو یکجا کریے خیمون اور
مال ومتاع اور اسباب کا کہ بار کرین اونٹون اور گھوڑون اور جانورون پر اور اُٹھاوین زخمیون کو اور کوچ کرین بجانب رملہ کے اور
پھرے ابو ہریرہ رضؓ بحالت جلدی کے تا اینکہ پہونچے ابی عبیدہ کے پاس اور سامنے آئے اُنکے درانحالیکہ وہ روتے تھے اور بیان کیا
اُنسے وہ حال کہ جو گذرا تھا پر اُوپر اور آگاہ کیا اُن لوگون کے حال سے جو مارے گئے اور زخمی ہوئے پس استرجاع کی ابو عبیدہ رضؓ نے اور کہا
لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ وانا الیہ راجعون اعوذ باللہ من الآفات الموذیۃ قسم ہی اللہ کی گھیر گئے وہ لوگ اسکندریہ تک
تو نہ باقی رکھیگا اُنکو حاکم وہان کا بقدر چشم زدن بھی اور مر جائینگے ضرار اور روان ہوگا خون اُنکا بحالت مباح ہونے کے پھر لکھا اُسیوقت
ابو عبیدہ رضؓ نے ایک خط عمرو بن العاص کو درانحالیکہ آگاہ کرتے تھے اُنکو اُس چیز سے جو گذری مسلمانو پر حاکم اسکندریہ کے ہاتھون
سے اور یہ کہ گرفتار ہوگئی ایک جماعت مسلمانو کی قوم دوس اور بجیلہ سے اور تھے ضرار بن الازور مہمان اُنکے بسبب بیماری کی اور
بہن اُنکی اُنکے ہمراہ تھین پس جب پہونچے تمکو یہ خط میرا تو کوشش کرو تم انکی رہائی مین اور اگر پڑ جاوے تمھارے ہاتھ مین قبطیون سے کوئی ایسا
شخص جو اُنکے نزدیک عزت دار ہو تو معاوضہ کورین ہم اُس سے اپنے قیدیونکا اور بھیجا خط کو مع زید الخیل ابیض الرکبان کے پس لیا
اُنھون نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ بارادۂ مصر کے اور تھے زید پہچاننے والے راہون کے اور اکثر گئے تھے ان راہون مین زمانہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین پس چلے وہ اُس راہ سے جنکو وہ جانتے تھے اور جلدی کی اپنے چلنے مین تا اینکہ داخل ہوئے مصر مین اور آئے
عمرو بن العاص کے پاس اور سلام کیا اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے پھر دیا اُنکو خط ابو عبیدہ کا پس لیا اُسکو عمرو بن العاص نے اور
کھولا اور پڑھا اُسکو پس جب جانا اُسکے مضمون کو سخت گذرا اُنپر وہ امر جو گذرا تھا اور وہ ضرار کو بہت دوست رکھتے تھے پس روئے اور استرجاع
کی اور لکھا ایک خط خالد بن الولید کو اور لکھا اُسمین حال قیدیان اور ضرار بن الازور اور خولہ اُنکی بہن کا اور برانگیختہ کرتے تھے اُنکو روانگی پر
بجانب اسکندریہ کے اور یہ کہ کوشش کرین قیدیونکی رہائی مین راوی کہتا ہی کہ چلا قاصد عمرو بن العاص کا مع اُنکے خط کے پاس خالد رضؓ کے
پس پایا اُنکو اس حال مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے دمر بوطسے اور اُترے تھے وہ قریہ شجرہ مین جیساکہ بیان کر چکے ہم پیشتر اسکے پس آیا
قاصد عمرو بن العاص کا خالد رضؓ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور دیا خط عمرو بن العاص کا پس کھولا اُسکو خالد رضؓ نے اور پڑھا پس جب آگاہ ہوئے وہ اُسکے
مضمون سے سخت گذرا اُنپر وہ معاملہ اور تنگی مین پڑا سینہ اُنکا بسبب قید ہوجانے مسلمین اور ضرار اور اُنکی بہن کے اور روئے وہ اور کہا
لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم راوی نے بسلسلہ راویون کے روایت کی ہی کہ جب پکڑ گئی قوم دوس اور بجیلہ اور ضرار اور بہن اُنکی اور ڈوب گئین
دو کشتیان مع دشمنان خدا کے اور پہونچے باقی اسکندریہ مین اور آگاہ کیا لوگون نے بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے بہت خوش ہوا

اور حکم کیا اُسنے اُنکے حاضر لانیکا پس لائے گئے وہ سامنے اُسکے اور قصد کیا بلوشاہ نے اُنکے مار ڈالنے کا پس کہا اُسکے اکابر دولت نے کہ نہ جلدی کر تو اے بزرگ اور جان تو اس امر کو کہ عرب متوجہ ہین تیری طرف کو اور ضرور ہی ہمکو اُنسے لڑنا پس اگر قید ہو جائیگا ہم مین سے کوئی شخص جسکو ہم بزرگ جانتے ہونگے تو معاوضہ کر لینگے ہم اُسکا اُن قیدیون سے اور شاید کہ صلح کر لیوین ہم عرب سے اُنکے سبب سے پس بہتر جانا بادشاہ نے رائے اُن لوگونکی اور روانہ کیا قیدیونکو بجانب اُس دیر کے جو بنام دیر زجاج مشہور تھا اور روانہ کیا اُنکے ہمراہ دو ہزار سوار کو قبطیون سے کہ پہونچاوین اُنکو دیر تک راوی نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا تھا خالد بن الولید نے جاسوسونکو معاہدین سے جو لاتے تھے خبرین ہر شہر کی اور آگے انکے چلتے تھے اور پھرتے تھے ساتھ خبرون کے اُنکے پاس اور ایک جماعت اُنمین کی بیشتر جا چکی تھی شہر اسکندریہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے بادشاہ کو کہ حکم کیا ہی اُسنے اُنکے جانیکا بجانب دیر زجاج کے نکلے وہ اسکندریہ سے بحالت جلدی کے چلتے تھے وہ خالد رضہ بن الولید کو تاکہ آگاہ کرین اُنکو اس حال سے پس ملے وہ خالد کو راہ مین اور خالد جاتے تھے اسکندریہ کو پس آگاہ کیا اُنھون نے خالد کو قیدیون کے حال سے اور کہا کہ بادشاہ نے روانہ کیا ہی اُنکو بجانب دیر زجاج کے پس جانا خالد رضہ نے حقیقت حال کو بہت خوش ہوے وہ اور کہا امید رکھتا ہون مین اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کہ ہووے رہائی اُنکی میرے ہاتھو پر پھر کہا اُنھون نے اپنے لشکر سے کہ چلو تم میرے ساتھ اور جلدی کرو شاید کہ ہم پہونچ جاوین دیر تک قبل پہونچنے قبطیون کے مع قیدیون کے اور یہ امر اسوجہ سے تھا کہ خالد نزدیک تھے دیر سے بہ نسبت اسکندریہ کے اس سے پس روانہ ہوے وہ بحالت کوشش کے تا اینکہ قریب دیر کے پہونچے پس جب پہونچے دیر تک اور ٹھہرے گرد اُسکے سامنے آیا اُنکے ایک راہب بوڑھا خوبصورت بڑھاپے کا جسکا نام سماج تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ راہب بحیرہ کا شاگرد تھا پس جب آیا وہ نزدیک خالد کے کہا اُس سے خالد نے کہ اے راہب کیونکر اور کس حال پر تو دیکھتا ہی دنیا کو اُسنے کہا کہ دنیا لاغر کرتی ہی بدن کو اور کاٹتی ہی امید کو اور نزدیک کرتی ہی موت کو اور کاٹتی ہی آسائش کو خالد نے کہا کہ اُسکے لوگونکا کیا حال ہی اُسنے کہا کہ جو شخص پہونچگیا اُسمین سے کسی چیز کو تو نہین آسودہ اور سیراب ہوتا ہی وہ اور جس سے کہ گم ہو گئی کوئی چیز اُسکی تو حسرت ہوتی ہی اُسکو خالد نے کہا کہ کیا ہی اچھائی لوگونکی دنیا مین اُسنے کہا کہ عمل نیک اور پرہیزگاری خالد نے کہا کہ کیا ہی برائی لوگونکی دنیا مین اُسنے کہا کہ پیروی نفس اور خواہش کی خالد نے کہا کہ سچ فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے الحکمۃ ضالۃ المؤمن بلغوا حیث وجدہا خالد نے کہا کیونکر اچھی معلوم ہوتی ہی تنہائی تجکو اُسنے کہا کہ دوست رکھتا ہون مین اُسکو خالد نے کہا کہ آیا پہونچا تو اُسمین کسی فائدے کو اُسنے کہا ہان پہونچا مین راحت کو بسبب تواضع آدمیون کے خالد نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہوتا یہ مرد دین اسلام اور توحید مین اُسنے کہا مین نہین چاہتا ہون سوائے اُسکے اور کسی چیز کو خالد رضہ نے کہا کہ کیا کہتا ہی تو محمد بن عبداللہ کے دین مین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راہب نے کہا کہ وہ سردار رسولون کے اور پورے کرنیوالے انبیاؤن کے اور برگزیدہ برگزیدگان اور حجۃ اللہ ہین کفار پر خالد نے کہا پس کیون نہین رہتا ہی تو شہر ہائے اسلام مین کہ بہتر ہوگا تیرے واسطے اس مقام سے راہب نے کہا میرا دل آلودہ ہی دنیا کی محبت مین اور پڑھے اسنے اشعار اس مضمون کے خالد رضہ نے کہا کہ اے راہب آیا تجکو کچھ حال اُن عرب قیدیونکا معلوم ہی جنکو ارسطولنیس بادشاہ نے تیرے پاس روانہ کیا ہی اُسنے کہا کہ نہین قسم ہی اللہ کی ولیکن آیا تھا میرے پاس رات کو ایک بطریق اور ایک اسقف اور پانی پیا اُنھون نے میرے اس کنوئین سے اور پوچھا تھا مین نے اُن دونون سے یہ کہ تم دونون کہان سے آتے ہو پس کہا تھا اُنھون نے کہ وہ آئے تھے بطور

ایلچی کے ازجانب ملک کیماؤش حاکم زمین برقا کے ارسطولیس بادشاہ کے پاس اس درخواست سے کہ بھیجے ارسطولیس اُسکے پاس ایک مرد کو قبیلہ ان
عرب سے تاکہ دیکھے وہ انکی وضع اور لباس کو اور پوچھے اُنسے حال اُنکے دین کا اور ارسطولیس نے منظور کیا اس امر کو اور وعدہ کیا بھیجنے دو قیدیو نکا
اور پھر سے تھے وہ دونون شخص یہ جواب لیکر اپنے حاکم کے پاس اور پانی پیا اُنھون نے میرے اُس کنوئین سے اور چلے گئے اور اسکے سوا
اور کسی بات کی اُنھون نے مجکو خبر نہین دی پھر کہا راہب نے خالد سے کہ شاید تم اُن مسلمانون سے ہو جنھون نے فتح کیا ملک شام کو خالد نے
کہا ہان ہم وہی لوگ ہین پس کہا راہب نے کہ ہر روز کی خبرین تمھاری میرے پاس موجود ہین اور دیکھا تھا مین نے ایک دن تمھارے نبی کو
اُس حالمین کہ مین بحیرا راہب کے دیر مین تھا اور آئے تھے نبی تمھارے ایک قافلہ قریش سے بارادۂ شام کے اور دیکھے مین نے معجزات اُنکے جو دیکھے
پھر بیان کیا اُسنے حال اُس درخت کا کہ بیٹھے تھے رسول اللہ صلعم اُسکے نیچے اور سر سبز اور ہرا ہو گیا تھا وہ اُسیوقت بعد اسکے کہ خشک تھا وہ
پھر جب مرگیا بحیرا آیا مین اس دیر مین اور جانو تم اس امر کو کہ نہین باقی رہا ارض انکنالیس و نہ ارض عقبلہ و نہ ارض زیادہ مین کوئی قس اور
راہب مگر یہ کہ آیا میری زیارت کو اور پوچھا اُسنے مجھ سے حال تمھارے نبی کا اور کہا اُنھون نے کہ تھا اُنکی راہ پر بحیرا کے دیر مین اور دیکھا تو نے اُنکو
پس بیان کر تو ہم سے حال اُنکا اور صفت اُنکی پس بیان کیا مین نے اُنسے حال تمھارے دین کا اور آگاہ کیا مین نے اُنکو تمھارے نبی کے معجزات
سے جو مین نے دیکھے تھے اور واقع ہوا میرے اُنکے بیچ مین جھگڑا اور گفتگو اور بھی واقع ہوا میرا اور مسار راہب کے بیچ مین جو مجھ سے نزدیک
رہتا ہے ایک مناظرہ اور کہا اُسنے مجھسے کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسی بن مریم نے دی ہے وہ حجاز سے ظاہر ہونگے اور جائینگے وہ آسمان
پر اور کلام کریگا اُنسے پروردگار اُنکا اور نہین سُنی ہمنے یہ بات کہ یہ شخص آسمان پر بھی گئے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہان قسم ہے اللہ
کی چڑھائے گئے تھے وہ آسمان پر اور کلام کیا اُنسے اُنکے پروردگار نے اور خبر دی ہے اُسکی اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ
مین جس جگہ کہ فرمایا سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ آخر آیت تک اور
کہا خالد نے کہ سُنا ہے مین نے اباذر کو کہتے تھے وہ کہ سُنا ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ
لما اسری بی الی المسجد الاقصے وعرج بی الی السماء وبلغ بی الی السماء الدنیا فاستفتح فقال الملک الموکل بہ من ھذا قال
جبرئیل قال ومن معک قال محمد قال ارسلت الیہ قال نعم ففتح لہما فلما دخل بی الی السماء نظرت واذا رجل جالس عن یمینہ سود
وعن یسارہ سود فاذا انظر عن یمینہ ضحک واذا انظر عن شمالہ بکی ثم قال الرجل لجبرئیل من ھذا معک قال جبرئیل ھذا محمد قال مرحبا
بالابن الصالح والنبی الصالح فقلت یا جبرئیل من ھذا قال ابوک آدم تقدم وسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فرد علی السلام وھنانی
بما اعطانی اللہ من الکرامۃ فقلت یا جبرئیل فما ھذا الاسود الذی عن یمینہ قال ہم السعداء من اولادہ والاسود
الذی عن شمالہ الاشقیاء من اولادہ فالسعداء الی الجنۃ والاشقیاء الی النار ثم عرج بی الی السماء الثانیۃ ولم یزل کذلک
یعرج بی من سماء الی سماء الی ان بلغت الی السماء السابعۃ ثم انطلق بی الی سدرۃ المنتہی عندھا جنۃ المأوی وقد خلقتھا ورأیت ما اعد اللہ فیھا من النعیم لاھلھا

۴ جو مہیا کی ہین اللہ تعالی نے اسمین جنتون سے لوگون کے واسطے ۱۲

راوی کہتا ہی کہ بیان کیا خالد نے راہب سے حدیث معراج اور اُن چیزون کو جو دیکھا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عجائبات
سے پس تعجب کیا راہب نے خالد اور اُنکے کلام سے اور جانا اُسنے کہ وہ سچے ہین اور جو کچھ کہا سو سچ کہا پس متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ
اے برادر عربی تمھارا نام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ میرا نام خالد ہی اُسنے کہا کہ اے خالد جانو تم اِس امر کو کہ اس پہاڑ کے اوپر ایک دیر ہی موسوم
بدیر مسیح اور اسمین ایک بطریق بطارقہ قبطہ سے رہتا ہی اور وہ بڑا ظالم اور سخت ہی اور اُسکے نزدیک ایک مرد مسلمان ہی عرب سے کہ قید
کر رکھا ہی اُسنے اُسکو مدت سے اور مجھکو معلوم ہی یہ امر کہ وہ شخص اصحاب تمھارے نبی سے ہی اور آیا تھا وہ واسطے تجارت کے مصر مین
مقوقس بادشاہ کے زمانہ مین پس بیچا اُسنے مال اپنا اور خرید کیا اور مال اور گیا مصر سے اسکندریہ کو پس وہان بھی مال بیچا اور دوسرا
مال مول لیا اور روانہ ہوا ارض برقا کو ہمراہ ایک بڑے قافلے کے پس جب آئے وہ نزدیک اس پہاڑ کے نکلا اور آپڑا یہ بطریق
مع اپنے غلامون کے قافلے پر اور لوٹ لیا مال اُنکا اور باربرداری اُنکی اور چھوڑ دیا مال والون کو پس جب دیکھا اُسنے تمھارے یار
کو اور دیکھا اُسپر لباس عرب کا طمع کی اُسمین اور گرفتار کر لیا اُسکو اور اب وہ اُسکے نزدیک بندھے ہین ایک درخت مین نزدیک دیر کے
اور بتحقیق اُگی ہی گھانس اُنکے آنسوؤن سے اور بطریق کسی دن نہین کھاتا پیتا ہی جبتک نہین مار لیتا ہی اُنکو اور کہتا ہی اُنسے کہ نہین ہی
تمکو میرے ہاتھ سے رہائی مگر یہ کہ پھر جاؤ تم اپنے دین سے اور رجوع کرو میرے دین کیطرف اور قائل ہو تثلیث کے اور ہو گئے ہین وہ مثل
خلال کے اور بطریق نہین باز رہتا ہی اُنکے مارنے سے اور نہین کمی کرتا ہی اُنپر عذاب کرنے سے اور وہ شخص کہتے ہین اپنی مناجات مین
یا اللہ قد بلغت جہدی وضعفی فابذل رحمتک پس جب باز رہتا ہی بطریق اُنکے مارنے سے تو لاتا ہی وہ بعد اُسکے ایک تصویر تانبے کی جسکے
سر پر عمامہ سیاہ اور اُسکے سینہ پر یہ لکھا ہی ھذا النبی العربی محمد پھر پیتا ہی وہ شراب کو اور ڈالتا ہی فضلہ کا اُسکے اُس تصویر پر اور کہتا ہی اُنسے کہ تمھارے
نبی ہین سوال کرو تم اُسنے اپنے چھڑا دینے کا میری قید سے اور وہ مسلمان پناہ مانگتے ہین اللہ تعالیٰ سے بسبب کفر اس بطریق کے راوی
کہتا ہی کہ جب سنا خالد نے یہ حال دشوار گذرا اُنپر اور سخت برہم ہوئے پھر منتخب کر لیا اُنھون نے اپنے ساتھیون سے شرحبیل بن حسنہ اور عامر بن ربیعہ اور یزید
بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید اور قعقاع اور مقداد اور رفاعہ بن قیس اور تین اور مردون کو جنکے نام پر مجکو آگہی نہین ہوئی اور چھوڑا لشکر کو
نزدیک دیر کے اور تاکید کی اُنکو ہوشیار رہنے کی تا واپسی اپنے اور روانہ ہوئے خالد مع دس آدمیون کے اور چڑھ گئے پہاڑ پر پس جب پہونچے
وہ پہاڑ کی پشت پر ظاہر ہوا اُنکو وہ دیر اور درخت راوی کہتا ہی کہ بطریق نکلا تھا اُسدن واسطے شکار کے پس جا پڑا وہ ایک جنگلی بیل پر اور
شکار کیا اُسکو اور لایا اُسکو دیر مین پس اُترا وہ اُس درخت کے نیچے جو دیر کے دروازے پر تھا اور حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو دور کرنے کھال
اُس جانور کا پس جب دور کیا غلامون نے اسکی کھال کو حکم کیا اُنکو آگ جلانے کا پس روشن کیگئی آگ اور کاٹتا تھا وہ ٹکڑے گوشت اُس جانور
کے اور بھونکر کھاتا تھا پھر منگائی اُسنے شراب پس لائے غلام اُسکے شراب کو سامنے اُسکے پس پیتا رہا وہ تا اینکہ خوب مدہوش ہوا پھر چلایا وہ
اپنے غلامون پر اور کہا کہ لاؤ تم اُس محمدی کو پس لیگئے اُن مسلمان کو غلام اُسکے اور در آئی تھی اُنپر خواری اور اُنکی گردن مین ایک زنجیر لوہے کی تھی
پس کہا اُسنے بطریق نے کہ غالب ہو گیا تو ہمپر اے مسلم بسبب اپنے محمد کے (صلی اللہ علیہ وسلم) پس قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ نہ اُٹھاؤنگا مین
تیرے اوپر سے عذاب کو تا اینکہ پھرے تو میرے دین کیطرف اور قائل ہو تثلیث کا اور نہین تو مین تیرا قاتل ہون پس کہا اُس مرد مسلمان نے

کہکر تو جو تیرے اختیار مین ہی اسواسطے کہ مین خوب جانتا ہون ہر امر کو تمام چیزین موقوف خدا کی خواہش اور ارادے پر اور بندے اُسکے
اختیار مین ہین اور آسمان بلند کیے گئے ہین اُسکی قدرت سے اور زمین بچھائی گئی ہی اُسکی حکمت سے اور سخاوت اور بخشش اُسکی خلق مین
اُسکے علم مین ہی اور علم اُسکا کل اشیا پر محیط ہی اُسکے واسطے اُسکی خلق مین نظر ہی انجام کار پر اُسکا کوئی مثل نہین ہی اُسکے واسطے ملک ہی اُسکا
کوئی وزیر نہین ہی پس جب سُنا بطریق نے کلام سلمان کا اور توحید اور تعظیم اُنکی واسطے اللہ تعالیٰ کے بہت برہم ہوا وہ اور لیا
اپنی تلوار کو اور قصد کیا نکالنے تلوار کا میان سے اور اُسکے مارنے کا مرد مسلم پر کہ اُسیوقت آئے اور پہونچے خالد اور دس ساتھی اُنکے
اُسپر در آنحالیکہ وہ قابض تھا اپنی تلوار پر پس چلّائے خالد بن الولید اور ڈانٹا اُسکو اور کہا کہ باز رہ تو اے دشمن خدا اللہ کے ولی سے
اور تکبیر کہی اُنھون نے ان الفاظ سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح ٢ اللہ ونصر وحیانا بالظفر ومکن سیوفنا من رقاب من کفر
اور ناگہان در آئے خالد بطریق پر پس جب دیکھا بطریق نے اُنکے ناگہان در آنے کو اُٹھ کھڑا ہوا وہ لینے بیون کے بل اور نکال لیا
اپنی تلوار کو اور قصد حملے کا کیا خالد پر پس پیش آئے اُسپر خالد ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور مارا اُسکے سینے مین ایک نیزہ کہ پار ہو کر
چمکنے لگا وہ اُسکی پشت سے اور حملہ کیا صحابہ نے بطریق کے غلامون پر پس مار ڈالا اُن سب کو اور اُترے خالد اور ساتھی انکے کنوئین پر
بارادہ محاصرۂ دیر کے پس آئے سامنے اُنکے راہب لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہم قوم راہب ہین ہم لڑائی کے لوگ نہین ہین جو تمسے
لڑین اور تمھارے نبی نے منع کیا ہی تمکو قتل رہبان سے پس کہا خالد نے کہ دے دو ہمکو جو کچھ اس بطریق کا تمھارے پاس ہو
مال اور اسباب غیرہ سے اور تم لوگ ہماری طرف سے اللہ کی امان مین ہوگے اور ہم تعرض نہ کرینگے تمسے اُنھون نے کہا کہ ہم
بخوشی واطاعت یہ امر کرینگے پھر نکالا اُنھون نے مال بطریق کا اور اسباب اور لڑکے بالے اُسکے پس لے لیا خالد نے اُس سب کو
اور آئے وہ طرف قیدی کے اور کھولی زنجیر اُنکی اور پوچھا کہ تم کس عرب سے ہو اُنھون نے کہا کہ مین امیہ بن حاتم طائی ہون قید
ہوا مین آخر زمانہ خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین اور صورت یہ ہوئی کہ پہونچا مین اسکندریہ مین پس بیچا مین نے مال اپنا اور
خریدا دوسرا مال اور چلا مین اسکندریہ سے مع اپنے مال کے ارض برقا کو ساتھ ایک جماعت سوداگرون کے پس نکلا ہم پر یہ بطریق
اور لوٹ لیا ہمارے مالونکو اور چھوڑ دیا تاجران قافلے کو اور نہین قید کیا کسی کو سوائے میرے ہو اسواسطے کہ نہین سوا میرے کوئی عربی نہ تھا
اور تھا حکم اللہ کا ہونیوالا پس مبارکباد دی اُنکو مسلمانون نے ساتھ تلافی کے اور بشارت دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کیطرف سے ساتھ بزرگی
کے اور پھرے خالد اور ساتھی اُنکے بارادہ دیر راہب کے اور مال و اسباب بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے گھوڑون پر اُنکے آگے تھے اور برابر
چلتے رہے وہ تا آنیکہ اُترے پہاڑ سے اور قریب دیر کے پہونچے پس دیکھا جب مسلمانون نے خالد کو کہ آتے ہین اُنکی طرف مع اپنے ساتھیون کے
اور مال بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے انکے سامنے ہین خوش ہوے مسلمان اُنکی سلامتی سے اور بلند کین آوازین اپنی ساتھ تہلیل اور تکبیر اور
پڑھنے درود کے بشیر و نذیر پر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور استقبال کیا اُنھون نے خالد اور اُنکے ساتھیون کا اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی قیدی کو بسبب سلامتی اور
رہائی کے اور بہت خوش ہوا راہب بسبب رہائی امیر اور ہلاک بطریق کے راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بیان کرتے تھے راہب سے ماجرا
بطریق کا اور بطریق سُنتا تھا اُنکے کلام کو کہ اُسیوقت آوازین گھوڑون اور کھڑکھڑاہٹ لگامونکی اور چلّانا اور رونا عورتون اور لڑکون کا اندر تو اذن

نالۂ مردون کی معلوم ہوتین اور قبطی چلاتے تھے اُنپر پیچھے اور آگے سے اور گفتگو سوارون کی اور چمک نشانون اور صلیبونکی سُنی اور دیکھی گئی اور کنواری عورتین روتی تھین ساتھ ذلت اور عاجزی کے اور خولہ بنت الازور آگے قیدیون مین اور بھائی اُنکے سامنے اُنکے چلے جاتے تھے ذلت قید مین اور خولہ روتی تھین اور یہ اشعار بطور بین مصیبت کے پڑھتی تھین اشعار

حلّ المصاب نعم الویل والحرب
بڑھ گئی مصیبت پس لے لیا سختی اور لڑائی نے

حتی توہمت ان الارض تنقلب
تا اینکہ گمان کیا مین نے اس امر کا کہ زمین بدل جائیگی

نبعفی علی بطل قد کان عدتنا
رنج اور افسوس مین میرا ایک پر ہو جو تھا سارو سامان میرا

اعنی ضرارا الذی للحرب ینتدب
یعنی ضرار کہ وہ واسطے لڑائی کے منتخب کیے جاتے تھے

فلو کان یقدر ان یرقا مواکبه
اگر قدرت رکھتے وہ سوار ہونیکی اپنی سواریونپر

وزال عنا الذی نشکوا ونتحب
اور دور ہوتی ہمسے وہ چیز جسکی شکایت کرتے ہین

والعین باکیة والدمع منسکب
اور آنکھین روتی ہین اور آنسو جاری ہین

جارت ید القبط فینا عند غفلتنا
ظلم کیا قبطیون کے ہاتھ نے ہم مین بوقت ہماری غفلت کے

فیه العفاف وفیه الدین والادب
تھی اسمین پارسائی اور دینداری اور اسمین فرہنگ تھا ہر چیز کی

فیه الحمیة والاحسان عادته
تھی اسمین غیرت اور نیکی کرنا عادت اُنکی

کان الحد وبنا والحرب ملتهب
تو جلایا گیا ہوتا دشمن ساتھ آگ لڑائی کے

او کان یسمع صوتی فصار بی عجلا
یا سنتے وہ میری آواز کو تو پکارتے وہ جلد اور کہتے

وفادت الارض مما قد رمیت به
اور تر ہوگئی زمین بسبب اُس چیز کے جو ڈالا مین نے پر یعنے آنسو

واستحکموا القبط لما زلت العرب
اور مضبوطی کی قبطیون نے اپنے کام مین جبکہ عاجز اور مغلوب ہوئے عرب

قد کان ناصرنا فی وقت شدتنا
تھا وہ مدد کرنیوالا ہماری سختی کے وقت مین

فیه التعصب والاحسان والحسب
تھی اسمین سختی اور نیکوکاری اور بزرگی

او کان خالد فینا حاضرا شفینا
یا موجود ہوتے ہمارے ساتھ خالد تو ہرآئینہ آرام حاصل ہوتی

مهلا فقد زال عنك البوس والعطب
کہ ٹھہر بتحقیق جاتی رہی اور دور ہوئی تجھسے سختی اور ہلاکی

راوی کہتا ہے کہ نہین فارغ ہوئی تھین خولہ بنت الازور اپنے اشعار سے مگر یہ کہ خالد نے سُنا شعر پڑھنا اور پکارنا اُنکا پس جواب دیا اُنکو خالد نے ان الفاظ سے لبیك لبیك قد جاءك الفرج وذهب عنك البوس والحرج هانا خالد بن الولید اور تکبیر کہی اور حملہ کیا خالد اور مسلمانون نے قبطیون پر اور جھکے اُنپر ساتھ تلوار روشن اور نیزون چمکنے والون کے اور شور کیا عربی گھوڑون نے پس پریشان ہوگئین عقلین قبطیونکی اور کانپنے لگے دل اُنکے اور پکڑ لیا اُنکو لرزے نے اور دو ٹکڑے کیا اُنکے سرون کو صحابۂ ابرار کی تلوارون نے پس تھوڑی دیر مین مسلمانون نے سات سو مرد کو قبطیون سے مار ڈالا اور گرفتار کر لیا تیرہ سو مرد کو اور لے لیا مسلمانون نے گھوڑے اور ہتھیار اور کپڑے اُنکے اور رہائی پائی مسلمان قیدیون نے اور سلام کیا بعض نے بعض کو اور مبارکباد دی اُنکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور مبارکباد دی ضرار کو بسبب اُنکی رہائی کے اور آئے ضرار خالد کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام کا پس مرحبا کہی اُنکو خالد نے اور بزرگداشت کی اُنکی اور مبارکباد دی اُنکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور دیا خالد نے ہر مرد کو مسلمان قیدیون سے ایک گھوڑا قبطیون کے گھوڑون سے اور ہتھیار ایک مرد کے اور باقی گھوڑون پر سوار کر لیا عورتون اور لڑکون کو اور بار کر لیا اسباب کو اور رخصت کیا خالد نے راہب کو بعد اسکے کہ لکھدی اُنکو ایک سند آزادی واسطے ہر چیز کے جو احتیاج کھانے اور پینے اور کپڑے پہننے ہو اُسکو اور اُس

شخص کو جو رہے اُسکے پاس اُسکے دیر مین اور یہ کہ پہونچنگی اُسکو سب چیزین اسکندریہ سے جبتک زمانہ رہیگا اور روانہ ہوے خالد رضہ مع
اپنے لشکر اور قیدیون کے درانحالیکہ وہ بندھے ہوے تھے سامنے اُنکے رسیون مین تا اینکہ پہونچے اسکندریہ مین اور اُترے ہمراہ
اپنے لشکر کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے خالد مع اپنے لشکر کے اسکندریہ پر تنگی مین پڑا سینہ ارسطولیس بادشاہ کا اس
سبب سے اور حکم کیا اُسنے اپنے حجاب کو اس امر کا کہ پکار دین وہ اپنے لشکر مین واسطے درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے اور نکلنے کے
باب السدرہ کیطرف بمقابلہ عرب کے اور واقع ہوا شور شہر مین عرب کے آنے اور انکے اُترنیکا شہر پر پس کانپنے لگے دل ہانکے لوگون کے اور
آئے سرداران قبط اور حجاب ارسطولیس بادشاہ کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ کیا رائے ہی تیری ان عرب کے معاملے مین
اُسنے کہا کہ بہت قریب ہی یہ کہ تجویز کرو تم مین کوئی رائے اور بندوبست کرو ن حالانکہ در آیا ہی خوف تم لوگون مین اور جگہ پکڑی ہی اُنکے
ڈرنے تمھارے دلو نمین اور طمع کی ہی اُنھون نے تمھارے ملک مین بسبب کمی تمھاری کوشش کے اور ذلیل جانا ہی اُنھون نے تمکو اور جان
لیا ہی اُنھون نے یہ امر کہ نہین حمایت کرتے ہو تم اپنے شہرونکی اور نہین لڑتے ہو تم اپنے اہل و عیال کیطرف سے اور اگر لڑتے ہو تو ہوتی ہین
خواہشین تمھاری جدا اور رائین تمھاری غیر متفق لہذا اُن لوگون نے ہلاک کیا تمھارے حامیون کو اور مار ڈالا تمھارے دیرون کو اور
نہین ڈرتے تمسے لڑنے کو اور اب وہ اُترے ہین تمھارے میدان مین اور شہر پر اور وہ قصد تمھاری لڑائی کا رکھتے ہین اور نہین ہی کوئی باز
رکھنے والا اُنکا اور اگر میرے نزدیک ہوتے وہ ساتھی اُنکے جنکو قید کیا اور بھیجدیا مین نے بجانب وزیر ہجاج کے تو مصالحہ کر لیتا عرب سے بسبب اُنکے
اور دور کرتا مین عرب کو اپنے یہان سے اور تجاوز کیا مین نے حد سے اُن دو ہزار کے بارے مین جنکو مین نے قیدیون کیساتھ بھیجا پس اگر ہوتے
وہ لوگ میرے پاس تو رد کرتا مین اُنکو لیکر عرب سے حسب طاقت اپنے پس کہا اُسکے وزیر نے کہ اے بادشاہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے یہ امر کہ بھیجے تو عرب کے پاس
کسی ایلچی کو کہ گفتگو کرے اُنسے صلح کے باب مین اس شرط پر کہ ہم سپرد کر دینگے اُنکے قیدیونکو جو ہمارے قبضے مین ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ عرب
نہین باقی رہے ہین اس حال پر کہ بیدڑ ہو دین ہمسے اور نہین قبول کرتے ہین وہ ہماری طرف سے ایلچی کو جیسے کہ آ پڑے تھے ہم اور وہ اُترے
تھے بمقام حجر الحصا کے وزیر نے کہا کہ کیا ضرر ہی تجکو ایلچی کے بھیجنے مین انکے پاس پس قصد کیا بادشاہ نے ایلچی کے بھیجنے کا اور وہ مشورہ کرتا
تھا اس بارے مین اپنے دل سے کہ اُسیوقت آئے اُسکے پاس نگہبان دریا کے جو گھاٹ پر مقرر تھے اور خبر دی اُسکو اس امر کی کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی
بحیرہ کی طرف سے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسکا کیا حال ہی اور وہ کہان سے آئی ہی پس سُنا بادشاہ نے یہ حال نگہبانون سے ملتوی کیا اُسنے
روانگی ایلچی کو اور آمادہ ہوا واسطے آنے اُس کشتی کے اور گمان کیا اُسنے اپنے دلمین کہ وہ کشتی حاکم ریفا بادشاہ کیماوش کی ہی پس نہین گذرا
تھا تھوڑا عرصہ تا اینکہ لنگر انداز ہوئی وہ کشتی گھاٹ مین اور اُترا اُسپر سے ایک بوڑھا قس خوبصورت رودار سیاہ ریشمی کپڑے پہنے
اور سر پر سُرخ عمامہ رکھے ہوے اور اُترے اُسکے ساتھ دس آدمی قسون اور راہبون سے پس جب اُترے وہ کشتی سے آئے انکے
واسطے گھوڑے بادشاہ کے پاس سے آراستہ ساتھ زین پوشون کامدار کے جنمین نگینے جواہر کے جڑے تھے اور لگام ین اُنکی سُنہری
تھین پس سوار ہوے وہ اور نکلے اُنکی ملاقات کیواسطے امرا اور حجاب اور آئے اُنکے پاس اور تعظیم کی اُنکے مرتبون کی اور بزرگداشت کی
اُنکی اور چلے سامنے اُنکے بادشاہ کے محل تک پس اُترے وہ اور ٹھہرے ایکدن اور رات اور آئین اُنکے واسطے دعوتین اور اچھی چیزین بادشاہ

کے پاس سے اور رات گذرانی اُنھون نے اچھے حال سے پس جب صبح ہوئی دوپہرے دن کی سوار ہوے وہ اور نکلے طرف لشکر کے اور آئے بجانب سراپردہ ارسطولیس بادشاہ کے اور اُترے وہ گھوڑون پر سے اور داخل ہوے بادشاہ کے پاس پس اُٹھ کھڑا ہوا بادشاہ اُنکے واسطے اور تعظیم کی اُنکی اور بٹھلایا اُنکو اپنے ساتھ تخت پر محمد بن اسحاق راوی نے بیان کیا ہے کہ روایت پہونچی ہے مجکو ثقات سے اس امر کی کہ ارسطولیس بن مقالیس نے بھیجے تھے بہت اچھے تحفے واسطے کیماوش بادشاہ کے جو حاکم سرزمین برقا کا تھا حدود قرطجانہ تک اور یہ سب جزائر ہین بحر یمن مین اور کیماوش ان سب کا بادشاہ تھا اور تھا وہ بڑا بادشاہ بڑے لشکر والا اور مالک کر دیا تھا اُسنے اپنے بیٹے افلاعورس کو قرطجانہ کے خزائن پر اور تھا لشکر اُسکا دو لاکھ آدمی قوم روم سے پس جب بھیجا ارسطولیس نے ان دونون باپ بیٹون کیواسطے تحفہ تو بھیجا اُنکو خط بھی جسمین ڈرایا تھا اُنکو جسے اور خط کا مضمون یہ تھا کہ اے بادشاہ دنیا گھر زوال اور کوچ کرنیکا ہے اور نہین دی دُنیا نے کوئی چیز مگر یہ کہ پھیر لیا اُسکو اور نہین خوش کیا اُسنے کسی کو مگر یہ کہ زیان کار کیا اُسکو پس مغرور وہ ہے جسنے چنگل مارا اُسکے دامن غرور مین اور مطمئن ہوا اُسپر اور نیکبخت وہ ہے جسنے پہنا لباس خوف کا اور کام کیا واسطے گھر آخرت اور پائدار کے آیا نہین دیکھا تو نے اے بادشاہ بزرگ قلیطس یعنے ہرقل کو جو حاکم شام اور زمین سعدیہ کا تھا جاوے قسطنطینیہ تک کہ کیونکر جاتا رہا ملک اُسکا اور خالی ہو گئے اُس سے شہر اُسکے اور پوشیدہ اور دور ہو گئے اُس سے غلام اُسکے اور لشکر اُسکا اور یہ معاملہ اسوقت ہوا کہ جب ڈالا اُسکو دنیا نے اپنے مصائب مین اور تیر اندازی کی اُسپر ساتھ تیرون اپنے رنج رسانی کے بعد اسکے کہ تھی دنیا اسکے چہرے پر شادمان اور چمکنے والی اور ناراستی کی دنیا نے اُسکے ساتھ تا اینکہ روندڈالا اُسکو دشمنون نے اور اتری اسپر حاجتمندی اور بلا کی بعد ایسی درگاہ کے کہ زندہ تھی اُسکے سبب سے بزرگی اور جوانمردی اور بعد ایسے دبدبے کے کہ آراستہ تھین ساتھ اُسکے خوبیون کی خصلتین یتحقیق تھی ہتی زمین اُسکے قدمون کے نیچے اور تھے تمام مطیع اُسکے پس جب دیکھا زمین نے تازہ روئی اور شادمانی اُسکی گیاہ ناک ہوئی وہ اور اگر دیکھا اُسنے جفا اور ستم اُس سے خشک بے گیاہ ہو گئی وہ ہر آئینہ تھے ارادے اور اوہام لشکر اُسکے اور رات دن مددگار اُسکے تھے پس کون ہے ایسا کہ دیکھے حکم اُس ذات کا جسنے آراستہ کیا ہے جہان کو اپنے بندون کے واسطے اور موجود کیا اُسنے ستارون کو واسطے اپنی ہیبت کے کہ اگر چاہے وہ تو باندھ دیوے ہوا کو سخت کر دیوے پانی کو اور جدا کر دیوے ترکیب آسمان کو اور اُلفت دیوے آگ پانی مین اور باز رکھے روشنی کو سورج اور چاند سے اور باز رکھے اُن دونون کو چلنے اور سفر سے اور اگر چاہے تو بند کر دیوے وہ جگہ بہنے اور چلنے ہوا اور آندھیون کو اور کھول دیوے میان برقون چمکنے والی کے اور اُگا دیوے ترگھانس کو دریاؤن پر اور پہنا دیوے رات کو روشنی دن کی اور جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ نہین یہ نشانیاں دین مین تیرے واسطے مگر بسبب اپنے حکم کے اس بات پر کہ دنیا کی بازگشت طرف زوال کے ہے اور یہ محمدی لوگ غالب ہو گئے ہین شہرون پر اور ذلیل کیا اُنھون نے اپنی تلوارون کے سبب سے بندون کو اور شکست دی اُنھون نے لشکرون اور فوجون کو اور برپا کیا اُنھون نے اپنے دین کو ساتھ تلوارون تیز کے اور مالک ہو گئے اور لے لیا اُنھون نے شام کو تیا مصر اور آیا ہے ایک گروہ انکا میری طرف کو اور مالک ہو گئے ہین وہ بعض ہمارے شہرون کے اور چکو حاصل کر لیا ہے انھون نے اور جھگڑتے ہین وہ ہمسے باقی ہمارے ملک مین اور کوشش کرتے ہین ہمارے نکالدینے مین اس ملک سے پس جب فراغت پاوینگے وہ ہمسے تو تمہارے پر دالی ہوگی ... واسطے ہمتون کے پاؤن اور مدد دے تو ہمکو اپنے لوگون سے اُنپر جنھون نے سرکشی اور ظلم کیا ہے ... کہ ہم ہمسایہ مین اور ہم ... لشکر اور ... مددگار ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ جب

پہونچا ہدیہ اور خط بادشاہ کیماؤش کے پاس پڑھکر سنایا اُسنے اپنے اربابِ دولت کو اور کہا اُنسے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ اس امر مین جو سُنا
تمنے ارسطولیس کے خط مین اور کیا رائے ہی تمہاری پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ سلاطین ہمیشہ مدد طلب کرتے ہین بادشاہون سے اور جو
بات حاکم اسکندریہ نے لکھی ہی وہ بہتر ہی اور جان تو اس امر کو کہ عرب جسوقت مالک ہوجاوینگے ملک قبط کے تو ضرور متوجہ ہونگے وہ ہمارے شہرون
کی طرف پس بھیج تو قبطیون کیواسطے کمک ہم لوگونکی تاکہ قوت دے وہ کمک انکو انکے دشمنون پر اور ہمیشہ مدد دیوینگے ہمکو پس جب سُنا
ملک کیماؤش نے کلام اپنے سردارونکا بہتر جانی اُسنے رائے اُنکی اور خلعت دیا اپنے بھائی اصطفانوس کو اور منتخب کیا اُسکے ساتھ چار ہزار سوار کو
اور حکم کیا اُسکو روانگی کا واسطے قوت دہی حاکم اسکندریہ کے پھر بھیجا کیماؤش نے اپنے خادم کو پاس بڑے بطرک کے جو عالم اُنکے دین کا اور پڑھنے
والا انکی شرع کا اور نام اُسکا سیطلس تھا اور تھا مقام اُسکا ایک دیر مین جو مشہور ہی دیر کنائس تھا اور اس بطرک کی عمر ایکسو بیس برس کی تھی اور
تھا وہ شاگرد زبروشا کا اور زبروشا شاگرد مرقش کا اور مرقش شاگرد یحنا کا اور یحنا وہی بھائی حواری مسیح عیسیٰ بن مریم کا تھا اور بطرک
سیطلس نے پڑھا تھا علمونکو اور مطالعہ کیا تھا کتابونکو اور وہ ایمان رکھتا تھا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جانتا تھا صفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم کو اور اُمید رکھتا تھا آپکے ظہور کی اور سنتا تھا آپکے اخبار کو اور امیدوار تھا آپکے زمانہ بعثت کا پوچھتا تھا آپکی نشانیون اور معجزات کو
پس جب پہونچی اُسکو خبر مبعوث ہونے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر ہوئین نشانیان اور معجزات آپکے تو ایمان لایا وہ آپکا اور
قصد رکھتا تھا آپکی حضوری کا پس نہین مدت گذری مگر اندک تا اینکہ پہونچی اُسکو خبر وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پس رویا وہ
آپکی وفات سے اور اختیار کیا گوشہ غمگینی کو اور نہین ظاہر ہوا وہ کسی کیواسطے اپنی قوم سے ایک سال کامل اور اگر نہوتا وہ مشغول عبادت
مین تو نہ نکلتا اور نہ ظاہر ہوتا وہ پھر بنایا اُسنے اپنے واسطے ایک صومعہ اور بیٹھا جسمین تاکہ کوئی قافلہ اسکی طرف تو پوچھتا تھا وہ اس سے
حال لشکر مسلمانونکا اور یہ کہ وہ کس سرزمین مین ہین اور پوچھتا تھا کہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کون خلیفہ ہوا پس کہا گیا اُس سے
کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے پس جب وفات پائی ابوبکر صدیق رض نے پہونچی اُسکو خبر انکی وفات اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی
بعد اُنکے پھر پہونچی اُسکو خبر فتوح شام اور روانگی صحابہ رض کی بجانب مصر کے پس جب ہوئی یہ نوبت تو بھیجا اُسکو بادشاہ کیماوش حاکم
ارض برقا نے بسواری کشتی کے بادشاہ ارسطولیس کے پاس واسطے بشارت دہی آنے کمک کے مع اصطفانوس بھائی بادشاہ کیماؤش
کے بجمعیت چار ہزار سوار کے اور قریب تر پہونچے وہ لوگ ارسطولیس کے پس جب حاضر ہوا سیطلس سامنے بادشاہ ارسطولیس کے اور آگاہ کیا
اُسکو اس حال سے تو خوش ہوا بادشاہ اور کہا اس سے کہ اے باپ ہمارے مین چاہتا ہون تیری بخشش اور احسان سے یہ بات کہ جا تو ان
لوگونکے پاس بطور ایلچی کے میری طرف سے اور دریافت کر تو میرے لیے خبر اُنکی اور دیکھ تو اس چیز کو جو اُنکے نزدیک ہی اور اُس چیز کو جسکا وہ
عزم رکھتے ہین اور یہ کہ غرض اُنکی لڑائی ہی یا صلح پس اگر ہو غرض اُنکی صلح کرنا تو میرے پاس اُنکے قیدی ہین اور وہ ایک بڑی جماعت ہین کہ بھیجدیا
ہے مینے انکو بجانب بربر جاج کے پس اگر مصالحہ کرین وہ ہمسے تو مین سپرد کرونگا قیدیون کو انکے اور دونگا مین انکو کسیقدر اپنے مال سے اور
باندھونگا مین انکے ساتھ عہد اس بات کا کہ نہ پھرین وہ ہماری طرف کو اور نہ تعرض کرین ہمسے پس کہا بطرک نے کہ جو حکم تیرا ہی بجا لاؤنگا مین لیکن
اے بادشاہ جان تو اس امر کو کہ مینے پڑھی ہی کتابون مین اور سُنی ہی اخبار گذشتہ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ بعد عیسیٰ کے بھیجیگا اپنے بندون مین ایک نبی

عربی کو زمین تہامہ سے اور پیش کیے اور دکھائے جائینگے اُنکو تمام زمین کے خزانے پس نہ توجہ کرینگے وہ خزانون کیطرف اور اختیار کرینگے فقر کو دولتمندی پر اور صحاب رض اُنکے بھی تبعیت کرینگے اُنکی راہ کی اور قائم رکھینگے اُنکی سنت کو اور مین جانتا ہون اے بادشاہ کہ امتحان کر دیکھ اُنکے حال کا پیشتر اپنے جانیکے اُنکی طرف بادشاہ نے کہا کہ کس چیز سے آزمائش کریگا تو اُنکی اُسنے کہا کہ اے بادشاہ حکم کر تو کسی ایک غلام کو اپنے غلامون سے کہ زین پوش باندھے وہ ایک خچر پر تیری سواریون سے اچھے زین پوش اور سامان کے اور گلے مین ڈالے اُسکے حمیلین انواع جواہرات اور یاقوتون کی اور چھوڑدے اُسکو مسلمانونکے لشکر کی طرف پس اگر لے لیوینگے وہ اُسکو تو جان لینا تو اس امر کو کہ وہ دنیا کے طالب ہین اور لڑائی اُنکی دنیا کیواسطے ہی اور نہین جانتے ہین وہ آخرت کو اور اگر وہ پھیر دیوینگے اُسکو تمھاری طرف کو پس جان لینا یہ بات کہ وہ طالب آخرت اور اُس چیز کے ہین جو اللہ غالب اور بزرگ کے نزدیک ہی پس حکم کیا بادشاہ نے اپنے سائیسونکو اس امر کا کہ درست اور آراستہ کرین وہ ایک خچر کو اُسکی اچھی سواریون سے ساتھ زین پوش سنہری جڑاؤ جواہرات کے اور سنہری لگام لگادین اُسپر اور لٹکادین اُسکے گلے مین حمیلین موتیون کی اور چھوڑدین اُسکو بجانب لشکر مسلمانونکے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے راوی کہتا ہی کہ تھے مسلمانونکی نگھبانی پر سعید بن شرحبیل رض بن حسنہ کاتب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نزدیک ہوا وہ خچر مسلمانونکے لشکر سے اور دیکھا اُسکو اور اُسکی زینت اور جواہرات کو شرحبیل بن حسنہ نے ہنسے وہ اور کہا کہ دشمنان خدا چاہتے ہین اسکے سبب سے ہماری آزمائش کو اس بات پر کہ ہم لوگ طالب دنیا کے ہین یا آخرت کے قسم ہی اللہ کی نہین ہی ہم مین کوئی شخص ایسا جو جھکے اُس چیز کی طرف کہ نیست ہونیوالی ہی اور نہین ہی خواہش ہماری مگر اس چیز مین جو باقی اور پایدار ہی پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب و لھو و زینۃ و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال والاولاد آخر آیت تک پھر پکڑلی باگ خچر کی اور لائے اُسکو قبطیون کے لشکر کی طرف پھر چھوڑدیا اُسکو راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا بادشاہ نے اُس حال کو سخت ہو گیا چہرہ اُسکا اور کہا قسم ہی اللہ کی اس سبب سے غلبہ دیے گئے وہ لوگ اور خوار و ذلیل کیے گئے ہم اور باپ میرا دادا اور آگاہ تھا اُنکے حال سے پھر حکم کیا اُسنے بطرک سیطلس کو جانیکا مسلمانون کی طرف پس چلا البطرک پاپیادہ بجانب لشکر مسلمانون کے پس جب نزدیک ہوا اُنکے متوجہ ہوئے شرحبیل رض بن حسنہ اُسکی طرف اور پوچھا اُسکے حال سے پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون ارسطولیس بادشاہ کا بجانب سردار عرب کے پس لیا اُسکو شرحبیل رض نے اور لیگئے اُسکو لشکر مین بارادہ خیمہ خالد بن الولید کے پس جب داخل ہوا البطرک سیطلس مع شرحبیل رض بن حسنہ کے مسلمانونکے لشکر مین دیکھتا تھا وہ عرب کی طرف اور وہ لوگ بیٹھے تھے پس دیکھا اسنے ایک قوم کو کہ چھوڑدیا ہی اُنھون نے دنیا کو بعض اُنمین سے قرآن شریف پڑھتے ہین اور بعض اُنمین سے ذکر خدا مین مشغول ہین اور بعض نماز مین مصروف ہین اور دیکھا اُنمین آرام و سکون کو اور نور روشن کہ بلند ہی اُنپر پس جب پہونچا وہ خالد بن الولید کے خیمے تک اجازت چاہی اُسکے واسطے شرحبیل رض بن حسنہ نے پس اجازت دی اُسکو خالد نے داخل ہونیکی پس جب داخل ہوا وہ خالد کے پاس اُنکے خیمے مین پایا اُنکو بیٹھے ہوئے زمین پر اور نہ تھا اُنکے واسطے کوئی حاجب اور دربان اور سامنے اُنکے ایک جماعت صحابہ رض کی تھی پس سلام کیا اُنکو سیطلس نے اور کہا کہ کون تم مین کا سردار ہی پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور اشارہ کیا خالد کیطرف پس کہا بطرک نے کہ آیا تم سردار اس قوم کے ہو خالد نے کہا کہ ایسا ہی سمجھتے ہین یہ لوگ مجھکو کہ مین انکا سردار ہون جبتک کہ ہون مین حق پر اور تبعیت کرون مین عدل کی حکم اور انصاف مین اور ڈرون مین اللہ سے نیکی کرنیوالا ہون

مین واسطے نیک کے آئین سے اور سختی کرنیوالا ہون بد پر جبکہ نکلجاؤن مین ان چیزون سے تو نہین سرداری ہے مجکو اوپر بیس کہا بطرک نے کہ تم قسم ہے
اللہ کی وہ قوم ہو کہ بشارت دی ہے تمھارے نبی کی مسیح پسر بتول نے اور حق تمھارے ساتھ ہے نہ جدا ہوگا تمسے راوی کہتا ہے کہ حکم کیا
اُسکو خالد نے بیٹھنے کا پس بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم مجکو اپنے نبی کے حال اور اُنکے حسب نسب سے خالد نے کہا کہ
اللہ غالب اور بزرگ نے برگزیدہ کیا اولاد آدم سے عرب کو اور برگزیدہ کیا عرب سے مضر کو اور مضر سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو
اور قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے عبد المطلب کو اور عبد المطلب سے عبد اللہ کو اور عبد اللہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر
کہا خالد نے کہ سوال کیے گئے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت سے پس فرمایا آپنے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور فرمایا آپنے
لما خلق اللہ تعالی العرش کتب علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلما وقع آدم فی الزلة واخرج من الجنة رآے مکتوبا
علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقال آدم یا رب من ہذا محمد قال ولدك یا آدم الذی لولاہ لما خلقتك وقال آدم
بحرمة ہذا الولد ارحم الوالد قال اللہ عز وجل یا آدم لو شفعت الینا بمحمد فی اہل السموات والارضین لشفعناك پھر اللہ غالب بزرگ نے کیا آپکے
نام کو نزدیک اپنے نام سے اور ذکر کیا آپکا ساتھ اپنے ذکر کے اور نام رکھا آپکا مثل اپنے نام کے پس فرمایا اللہ تعالی نے ان اللہ بالناس لرءوف
رحیم اور فرمایا آپکے حق مین بالمومنین رءوف رحیم اور فرمایا اللہ تعالی نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور فرمایا اللہ تعالی نے
آپکے حق مین یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك اور اللہ غالب و بزرگ نے بلند کیا ذکر آپکا اور بڑائی کی آپکے فخر کی اور
بزرگ کیا آپکے کام کو پس فرمایا اللہ بزرگ و برتر نے ورفعنا لك ذکرك اور یہ امر انتہائے بزرگی اور تعظیم اور تکریم ہے اور فرمایا
اللہ بزرگ نے یا محمد لا اذکر الا وتذکر ولا اعرف الا وتعرف ومن سبك فقد سبنی ومن مجدك فقد مجدنی ومن انکر نبوتك
فما عرفنی وانا اقسم بنبوتك ان جحدت وخالفوك علیہا اور فرمایا اللہ تعالی نے ویقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفی
باللہ شہیدا بینی وبینکم اور فرمایا ہے اللہ تعالی نے وکفی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ راوی کہتا ہے کہ جب سُنا بطرک نے یہ حال
خالد سے خوش ہوا وہ اور کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی بہ تحقیق نجات پائی اُسنے جسنے بیعت کی اُنکی اور زیانکار ہوا وہ جو جدا ہوا اُنسے پھر تجدید
کی بطرک نے اپنے اسلام کی خالد کے ہاتھ پر اور بیان کیا اُنسے حال بنا ابتدا سے انتہا تک کہ کیونکر ایمان لایا وہ ساتھ اللہ کے اور تصدیق
کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس خوش ہوے خالد اور مسلمان اُسکے اسلام سے اور کہا خالد نے کہ کسواسطے آیا ہے تو ارسطولیس
بادشاہ کے پاس سے پس بیان کیا اُسنے خالد سے کُل حال بادشاہ ارسطولیس کا اور یہ کہ ہدیہ اور خط بھیجا تھا اُسنے سردار ہرقل کے
پاس بطلب کمک کے تمھارے خوف سے اور بھیجی اُسکے واسطے کمک کیماوش نے اپنے بھائی اصطفانوس کو بہ جمعیت چار ہزار سوار کے
کمک کے اور مینے سبقت کی اُنپر دریا مین بادشاہ ارسطولیس کیطرف تاکہ خبر دون اُسکو اس حال سے اور بھیجا مجکو ارسطولیس نے
تمھارے پاس بطور ایلچی کے چاہتا ہے وہ صلح کرنا تمسے اور نہین خواہش رکھتا ہے تمسے لڑنے کی اور کہا ہے اُسنے کہ صلح کرو تم اُس سے اس امر پر کہ

دیویگا وہ تمکو جسقدر اپنے مال سے اور سیر کر دیگا تمھاری ایک قوم کو عرب سے جنکو گرفتار کر لیا ہی اُسنے ساحل بحر شام سے پس کہا خالد نے کہ
ساتھی ہمارے پس چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اُنکی قید کو اور یکجا کر دیا ہمکو اور اُنکو اور غالب کیا ہمکو قبط ہمراہیان بادشاہ پر پس مار ڈالا ہمنے اُنمین سے
سات سو سوار کو اور قید کر لیا ہمنے تیرہ سو مرد کو پھر حکم کیا خالدؓ نے سامنے بطرک کے لانیکا اُن قیدیونکو پس سامنے اُسکے لائے گئے وہ پھر عرض کیسے
کیا اُنپر خالدؓ نے اسلام کو پس انکار کی اکثرون نے اور جسنے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالد نے اُسکو اور نیکی کی ساتھ اُسکے اور جسنے انکار کی اسلام
حکم کیا خالد نے اُسکی گردن زدنی کا راوی کہتا ہی کہ بطرک نے سلام کیا خالد اور مسلمانون کو اور پھر اوہ بطرف ارسطولیس بادشاہ کے اور کہا کہ
جان تو اے بادشاہ کہ یہ وہ قوم ہین کہ نہین مملوک ہو سکتی ہی ہرگز بیدی اُنکی اور وہ ہوشیار اور احتیاط کرنیوالے ہین پھر آگاہ کیا اُسکو حال
اُسکے ساتھیون اور رہائی اُن مسلمان قیدیون سے جنکو بھیجا تھا اُسنے بجانب دیر زجاج کے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال بطرک سے
گر پڑی وہ چیز جو اُسکے ہاتھ مین تھی اور یقین ہو گیا اُسکو زوال اپنے ملک کا اور کہا اُسنے اپنے ارباب دولت سے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم اپنی
جانون پر واسطے پیش آنے اور ٹھہرنے اُن عرب کے پس گویا اُسکا ملک کیا اوس حاکم برقا کا آگیا ہی تمھارے پاس پس لڑو تم ساتھ دلون
مضبوط اور اسرار پاک اور لطیف کے اور مسیح مدد دینگے تمکو راوی کہتا ہی کہ وہ رات کاٹی بادشاہ نے بہ نیت لڑائی کے اور قصد کیا اُسنے لڑائی
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ بادشاہ ارسطولیس نے کاٹی باقی اپنی رات درانحالیکہ وہ غمگین
تھا پس جب غرق ہوا وہ دریا سے خواب مین اور بند ہوئین آنکھین اُسکی دیکھا اُسنے اپنے خواب مین کہ سامنے آیا اُسکے ایک شخص سرخ
وسفید خوبصورت سینے کا چوڑا اور اُسکے ساتھ ایک شخص اور ہی ظاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت نورو الانکھین صورت نیک پیدایش نورانی
صاحب ہیبت وبزرگی پس کہا اُس مرد سرخ وسپید نے ارسطولیس سے کہ اے بادشاہ مین مسیح عیسیٰؑ بیٹا مریمؑ کا ہون اور یہ جو میرے
پہلو مین ہین وہی نبی عربی ہین جنکی بشارت دی تھی مینے قبل اُنکے مبعوث ہونیکے محمد عربی سردار پیغمبرون کے اور پورے کرنیوالے انبیاؤن کے ہین
پس جو ایمان لاویگا اُنکا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اُنکی نبوت کی وہ گمراہ ہوگا اور بھٹکتا پھریگا اور تحقیق آئے ہین ہم واسطے مدد دہی
اُنکے صحابے کے اور مقام ہمارا اُس قبہ مین ہی جو برج پر ہی راوی کہتا ہی کہ تھا وہ قبہ ایک بلند برج پر قریب دروازۂ اخضر کے پس اگر ہی تو میری
اُمت سے تو ایمان لا تو اُنکا اور اُنکی نبوت کا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بنایا تھا اسکندریہ کو تو نام اُسکا اپنے نام پر رکھا تھا پس جب بنایا
اُسنے اُس برج کو تو رکھا تھا اُسپر اُس قبے کو پس رہتے تھے اُسمین خضر اور بنایا تھا اسکندر نے دروازے کو اور نام رکھا تھا اُسکا باب الاخضر
جیسا کہ تھا وہ اصل برج مین اور خضر رہتے تھے وہان اور یہ دروازہ مشہور رہیگا قیامت تک راوی کہتا ہی کہ جب کہا عیسیٰ نے بادشاہ
سے یہ حال تو چلے گئے وہ دونون شخص ایک ہی ساتھ اور جگا بادشاہ اپنی خواب سے درانحالیکہ وہ خوفناک تھا خواب سے پس جب صبح کی بادشاہ
نے متوجہ ہوا وہ اپنے امرا اور حجاب اور ارکان دولت کی طرف اور بیان کیا اُسنے جو حال دیکھا تھا اُسنے خواب مین پس کہا اُن لوگون نے کہ
اے بادشاہ یہ خواب شوریدہ اور پریشان ہین اور نہین ہو سکتے ہین مسیح اُن لوگون سے جو چلین ساتھ نبی عربی کے حالانکہ وہ نبی
دشمن مسیح کے ہین پس سُن لیا بادشاہ نے اُنکی باتون کو اور مسرور ہوا وہ اور بجاے ... تھا اُسکے اور غور کیا قرناؤن نے اور طبل
... نشان ... اور سوار ... اور آراستہ ہوئے صفون مین پس جب دیکھا مسلمانون نے لشکر قبط کو کہ سوار ہوا ہی وہ اور

صف بندی کی ہی لیا اُنھون نے اپنے سامان لڑائی کو اور وہ بھی سوار ہوے اور آراستہ ہوے صفون مین اور خالد پھرتے تھے انمین اور آراستہ کرتے تھے اُنکو اور نصیحت کرتے تھے اور برانگیختہ کرتے تھے اُنکو جہاد پر اور تھین صفین اُنکی قریب دروازہ اخضر اور دریا کے اور ٹھہرا ارسطولیس بادشاہ اپنی صلیب کے نیچے اور دیکھتا تھا وہ قبے کو اور نور ظاہر اور روشن تھا قبے پر پس در آیا وہم بادشاہ کے دلمین اُس خواب سے جو اُسنے رات کو دیکھا تھا اور کہا اُسنے کہ قسم ہی اللہ کی جو مین نے اپنے خواب مین دیکھا ہی وہ یہیہ ہی اُسمین شک نہین ہی محمد بن اسحاق **راوی** نے بسلسلہ راویون کے اخوص سکاسکی سے **روایت** کی ہی کہ کہا اخوص نے کہ تھا مین خالد بن الولید کے لشکر مین بروز لڑائی اسکندریہ کے پس جب ٹھہرے ہم لڑائی کی جگہ مین اور برابر ہوئین صفین دونون لشکرونکی اور ہمنے عزم کیا تھا حملے کا کہ اُسی وقت نکلا ہماری طرف کو لشکر قبط سے ایک بطریق بڑے ڈیل کا اور اُسکے بدن پر ایک زرہ سونے کے کام کی تھی جسمین طرح طرح کے جواہر جڑے تھے سوار تھا وہ اچھے عربی گھوڑے پر لدا تھا ہتھیارون مین پس جب ٹھہرا وہ درمیان دونون صفون کے پکارا اُسنے ساتھ زبان فصیح عربی کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے تم بجاؤ تم ہماری طرف سے کسواسطے کہ ہم تمسے لڑنا نہین چاہتے ہین پس بتحقیق مالک ہوگئے تم ہمارے ملک سے مصر اور سعید اور اکثر مقامات ریف کے اور باقی رہا ہمارے پاس تھوڑا ہمارے ملک سے اور مالک ہوگئے تم اکثر اُسکے اور ہم نہ جھگڑا کرینگے تمسے اس چیز مین جو لے لی ہی تمنے ہمسے اور ہم تبعیت کرینگے تمھاری باقی ملک مین پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو مصالحہ کرینگے ہم تمسے ایسا مصالحہ کہ رجوع کریگی بہتری اُسکی ہمپر اور تمپر اور عدل کرو تم ہمارے ساتھ اور نہ ظلم کرو تم ہمپر صلح مین پس اگر انکار کروگے تم اس امر سے تو پیش آوینگے ہم تمسے ساتھ بہیدون پاکے اور دلون مضبوط کے اور پھیر دیوینگے ہم تمکو تمھاری پشتون کی طرف درانحالیکہ شکست اُٹھانے والے ہوگے تم اور بیچ دامون اپنی ذلت کے بھاگنے والے ہوگے اسواسطے کہ نہین دشمنی کی کسی نے اس دین کے لوگون سے مگر یہ کہ ذلیل ہوا وہ اور شکست اُٹھائی اُسنے کیونکہ ہم ایسی قوم نہین جنکے واسطے کنیسے اور صومعے اور قسیس اور رہبان اور انجیل اور تذبیح او صلبان ہین پس تمھارے پاس اسکا کیا جواب ہی **راوی** کہتا ہی کہ یہ گفتگو کرنیوالا بادشاہ ارسطولیس بیٹا مقوقس کا تھا پس نہین فارغ ہوا تھا وہ اپنے کلام سے تا اینکہ نکلے اُسکی طرف شرحبیل رض بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب دیا شرحبیل رض نے اور کہا کہ سختی ہو تجپر اظہار بڑائی کا کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے جو پھیریگی تجکو طرف ہلاکی کے اور عذاب مین ڈالیگی تجکو بیٹے مگر مین سختی ہو تجپر آیا بڑائی کرتا ہی تو ہمپر ساتھ کفر اور نافرمانی اور عبادت صلبان اور شرک ساتھ رحمان کے اور ہم لوگ صاحب پرہیزگاری اور ایمان اور رستگاری اور خوشنودی خدا اور قبلہ و قرآن اور حج اور احرام اور نماز اور روزہ ہین دین ہمارا بہتر اور بزرگ دینون کا ہی اور نبی ہمارے مبعوث ہوے ساتھ معجزات اور بیان اور آیات اور برہان کے ایسے تھے وہ جنپر قرآن اُترا جسنے تبعیت کی اُنکی پہونچا وہ بخشش کو اور جو پھرا اُنکی بحث اور دلیل سے پھرا وہ ساتھ غضب کے ایسے پاداش دینے والے سے کہ ہی وہ اور نہین ہی مکان اُسکے واسطے اور نہ دہر نہ زمان ہی اُسکے واسطے گواہی دی ہے اُسنے اپنی آپ ہی ربوبیت کی اور ازلیت اپنی صفات کی اور احدیت اپنی ذات کی اور ہمیشگی اپنے ملک کی غلبہ اُسکا ظاہر ہی اور تدبیر اُسکی استوار ہی اور حکم اُسکا مضبوط ہی عزت اُسکی بلند ہی صفت اُسکی نادر ہی نہ وہ کسی کا باپ ہی نہ کسی کا بیٹا ہی اور نہ اُسکی صفات کیواسطے کوئی حد ٹھہری ہی اور نہ اُسکی بقا کیواسطے کوئی وقت شمار کیا گیا ہی فروتنی کرتی ہین گردنین واسطے اُسکی بزرگی کے اور ذلیل ہین قوی لوگ مقابلہ اُسکی قوت کے نہین گھیرا جا سکتا ہی کمال اُسکا اور نہین نسبت ہوتی ہے

بخشش اور عطا اُسکی اور نہین معدوم ہوتی ہی بزرگی اُسکی سختی ہوئیں کیونکر خوش اور اچھا معلوم ہوا تم لوگون کو کفر ساتھ اُسکی معبودیت کے اور شرک ساتھ اسکی ربوبیت کے اور یہ کہ مقرر کرو تم واسطے اللہ کے بیٹے کو اُسکی وحدانیت مین پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت یوم یحشر اعداء اللہ الی النار فہم یوزعون پھر کہا شرجیل بن حسنہ نے کہ اللہ کے ایسے بھی بندے ہین کہ جسوقت قسم دلاوین وہ اُسپر اس امر کی کہ ریزہ ریزہ کردیوے اللہ اُنکے واسطے اس دیوار شہر پناہ کو تو ایسا ہی کریگا وہ اور اشارہ کیا شرجیل نے اپنے ہاتھ سے شہر پناہ کی طرف پس گر پڑی وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوئے اور دکھلائی دیے گھر اور عمارتین شہر کی راوی کہتا ہی کہ کپنے لگے اعضا بادشاہ کے وقت دیکھنے اس حال کے بڑائی قدرت سے پھر پھیرا اُسنے سر اپنے گھوڑے کا بجانب اپنے لشکر کے اور اُڑنے لگے دل قبطیونکا اس حال کے دیکھنے سے اور ڈر گئے قبطی بڑائی اس معاملے سے جو دیکھا اُنھون نے اور متحیر ہوئے وہ اور پھرے بجانب اپنے خیمون کے اور نہ ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا اور اسیطرح پر مسلمان بھی پھر گئے اپنے خیمون کی طرف اور گذر گیا دن پس جب رات ہوئی لیا بادشاہ نے خزانہ اور وہ چیز جو عزیز تھی اُسکو اور اہل عیال اور لونڈیان اپنی اور سوار ہوا کشتیون مین اور روانہ ہوا اُسی رات سے بارادہ جزیرہ اقریطش کے پس جب صبح ہوئی واقع ہوا شور شہر مین بادشاہ کے بھاگ جانیکا اور اکٹھا ہوئے رئیس لوگ قبطیون کے بعض اُنمین سے بعض کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ بادشاہ نے پیٹھ پھیری اور چلا گیا ہمارے یہان سے اور آج ہمارے لیے کوئی ایسا نہین ہی جو مدافعت کرے ہمسے اور تحقیق باز رہے ہین قوم مسلمان ہمسے اور اگر چاہتے وہ داخل ہونے کو ہماری طرف تو داخل ہو جاتے لیکن وہ ایسی قوم ہین کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالی نے رحمت اور مہربانی کو اُنکے دلون مین پس چلو تم لوگ اب ہمارے ساتھ اُنکے پاس تاکہ لیوین ہم اپنے لیے اُنسے عہد اور ذمہ داری کو اور مصالحہ کرین ہم اُنسے اپنے شہر کیواسطے اور بچاوین ہم اپنے لڑکے بالون کو اُس چیز پر جسپر ہمارے اور اُنکے اتفاق واقع ہو راوی کہتا ہی کہ متفق ہوئی رائے اکابر کی اس امر پر اور نکلے وہ بجانب لشکر مسلمانون کے اور چاہی اُنھون نے حضوری سامنے سردار خالد بن الولید کے اور آئے اُنکے پاس بعد اجازت کے پس جب ٹھہرے اُنکے سامنے سلام کیا اُنکو جو شخص جانتا تھا زبان عربی کو پس جواب سلام کا دیا اُنکو خالد نے اور پوچھا سبب اُنکے آنیکا اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو پس آگے بڑھے اکابر سے وہ لوگ جو زبان عربی جانتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار اللہ تعالی نے غلبہ دیا تمکو ہمپر بسبب سچائی اور صفائی تمھارے دلون اور نیتون کے اسواسطے کہ تم ایسی قوم ہو کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالی نے رحمت کو تمھارے دلون مین اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ معاملہ کرو تم ہمسے ساتھ نصفت کے اور دیکھو ہماری طرف کو مہربانی کی آنکھ سے اور حکم کرو ہم مین ساتھ عدالت کے اُن لوگونکے طریقہ پر جو پیشتر تمھارے تھے ہمارے ساتھ قوم روم سے پس کہا خالد نے ہان ہم وہ قوم ہین کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالی نے رحمت کو ہمارے دلون مین اور غلبہ دیا ہمکو ساتھ نشانیون ہمارے دین کے اور مدد دی ہمکو ہمارے دشمنون پر اور ہم کرینگے تمھارے ساتھ وہ معاملہ جیساکہ جاری ہوئی ہین عادتین ہماری ساتھ تمام اُن لوگونکے جنکے شہر ہمنے فتح کیے اور اگر اب ہم چاہین داخل ہونے کو تمھارے شہر مین بزور تلوار کے تو ایسا کر سکتے ہین اور آسان ہی ہمپر یہ امر ولیکن بہتر آدمیون کا وہ ہی جسنے قدرت پائی اور معاف کر دیا اور اب ہم چاہتے ہین تمسے تمھاری صلح پر ایک لاکھ دینار تمھارے اچھے اور بہتر مالون سے اوپر صلح کے تمھاری جانون اور اہل عیال پر اور بعد اسکے بلاوینگے ہم تمکو طرف اسلام اور توحید اللہ تعالی اور تصدیق شریعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی تم مین کا قبول کریگا اس امر کو تو ہمارا اُسکا حال

یکسان ہوگا اور جو انکار کریگا اسلام سے تو لیونگے ہم اُس سے جزیہ سال آیندہ سے فی کس تم مین سے اور لڑکے بالغ سے چار دینار اور بیش کرینگے ہم تمپر کچھ
شرطین کہ قبول کروگے تم اُنکو اور وہ شرایط یہ ہونگے کہ نہ سوار ہو کسی جانور پر اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے گھرونکو مسلمانون کے گھرونپر اور نہ بلند کرو
تم اپنی آوازون کو مسلمانونپر اور نہ بناؤ تم اسلام مین کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر اور نہ تازہ کرو اُس چیز کو جو پرانی ہوگئی رسومات تمھارے دین اور شریعت سے
اور ملاقات رکھو مسلمانون سے ساتھ عاجزی اور فروتنی کے اور جلدی کرو تم واسطے اجرائے اُنکی حاجتون کے اور اُس چیز کے جو چاہین وہ بیچ بہتری حال کیو اسطے
اور تعظیم کرو تم اسلام اور اُسکے لوگون کی اور جو کوئی گناہ کریگا تم مین سے تو حد جاری کرینگے ہم اُسپر اور جو پھر جائیگا ہمارے عہد اور قول سے تو مار ڈالینگے
ہم اُسکو اور باندھو تم زنارون کو اپنی کمرون مین واسطے اظہار اپنے دین اور شناخت اپنی عبادت کے اور نہ جاؤ تم اور نہ بلند کرو صلیب کو اور نہ قوت
اور غلبہ چاہو درمیان مسلمانون کے ساتھ کسی چیز کے اپنے دین اور کفر کی باتونسے اور جب نماز پڑھو تم اپنے کنیسون مین تو نہ بلند کرو تم اپنی
آوازون کو انجیل کے پڑھنے مین پس کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار دشوار ہے ہمپر چھوڑنا اپنے دین اور اُس چیز کا جسپر ہمارے باپ دادے تھے پیشتر سے پس
ہنسے خالد اُنکی باتون سے اور پڑھی اُنھون نے یہ آیت و اذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللّٰہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اٰباءنا اولو کان الشیطان
یدعوھم الی عذاب السعیر پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار تحقیق منظور کیا ہمنے جو تمنے کہا اور ہم چاہتے ہین تمسے امر کو کہ حاکم مقرر کرو تم ہمپر ایک مرد کو
اپنے ہمراہیون سے تا اینکہ یکجا ہو جاوے وہ مال جو تم ہمسے مانگتے ہو پس کہا خالد نے کہ ہم نہین جانتے ہین حال تمھارے ساتھیونکا اور ہمکو نہین معلوم کہ
اُنمین سے صاحب مقدور کون ہے اور ضعیف و غریب کون ہے پس دیکھو اور تجویز کرو تم اپنے رئیسون سے ایسے شخص کو جسکو تم لوگ یکجا کرنے مال کا مختار
کرسکتے ہو پس حاکم مقرر کرو تم اُسکو ان لوگونپر اور اُسکے ساتھ ایک شخص ہمارے ہمراہیون سے بھی رہیگا کہ قوت دیگا وہ اُسکو اس کام پر ان لوگون نے
کہا کہ اچھا پھر اشارہ کیا اُن لوگون نے بجانب ایک مرد رئیس کے اپنے اکابر سے جسکا نام شعیا ابن شامس اور رئیس اور پیشوا تھا قبطیون مین
پس حاکم مقرر کیا اُسکو اُن لوگونپر بحکم خالد کے اور مقرر کیا خالد رض نے ساتھ اُسکے ایک مرد کو اپنے ساتھیون سے جسکا نام قیس بن سعد تھا اور
حکم کیا اُن دونون کو یکجا کرنے مال کا اور کہا اُنسے کہ جو کوئی تنگ حال اور ضعیف ہو اُسکو چھوڑ دو اور لو تم ہر مرد سے اسقدر جسکا وہ متحمل ہو
اور نیکی کرو تم کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو اور نہ ظلم کرو تم کسی محتاج اور رانڈ اور یتیم پر راوی کہتا ہے کہ داخل ہوئے وہ
شہر مین اور متوجہ ہوئے مال کے یکجا کرنے مین اور لیتے تھے وہ ہر مرد سے اتنا جسکا وہ متحمل ہوتا تھا اور جو تنگ حال اور ضعیف تھا اُسکو
چھوڑ دیتے تھے قیس بن سعد بموجب حکم خالد رض کے راوی نے بسلسلہ راویون کے مازن بن شیث سے بیان کیا ہے کہا شیث نے کہ
موجود تھا مین جبکہ داخل ہوئے شعیا ابن شامس اور قیس بن سعد شہر مین تاکہ تحصیل کرین وہ مال کو اور ایک جائے وہ قصر
مقوقس مین قریب باب الرشید کے اور مقرر کیا اور بھیجا شعیا ابن شامس نے اپنے غلامونکو واسطے لیکہ یکجا کرتے تھے وہ مال کو اور مین اُنکے
پاس موجود تھا اور حصے کر دیے تھے اُنھون نے مال کے شہر والون پر پس جو بڑا دولتمند اور بہت مالدار اُنمین کا تھا اُسکا حصہ برابر دس قیراط
کے ہوتا تھا اور اوسط مالدار کا حصہ دو قیراط کہ اُسی وقت آئے وہ ایک مرد کے پاس اپنے ساتھیون سے جسکا نام یولس بن مقوقس تھا
نہین جانتا تھا کوئی کہ وہ کسقدر مال و نعمتون اور ملک کا مالک ہے اور تھا وہ بڑا نجیل اپنے وقت کے لوگون مین پس کہا اُس سے رئیس
قوم شعیا ابن شامس نے جو خراج یکجا کرنے پر مامور تھے کہ تحقیق واجب ہوا تجھپر اس حصے کے ایک دینار اُسنے کہا قسم ہے حق مسیح کی کہ مین ہرگز

اُسکو ادا نہ کرونگا اگرچہ مرجاؤن مین اور صدقہ دینا میرا کنیسے پر بہت اچھا ہی میرے دینے سے عرب کو پس کہا اُسنے قیس بن سعد نے کہ برا ہو تجھ
جو کچھ لیتے ہین ہم تجھ سے حلال ہی نہ حرام ہی برا ہو تیرا جان تو کہ تحقیق داخل ہوے ہین ہم لوگ تمھارے شہر مین بزور تلوار کے اگر آیا نہ مارا جاتا
تو اور تیرا مال پہلے لوٹا جاتا پس کہا شعیا بن شماس نے اُس بطریق سے کہ زیادہ انکار کرے تجکو اللہ تعالیٰ اور لعنت کرے تجہپر سب لوگ سکندریہ
کے جانتے ہین کہ تو ایسا محتاج تھا کہ نہین قدرت رکھتا تھا دنیا کی کسی چیز پر اور دیا تجکو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اور کشائش کیا تجہپر
اپنی روزی کو پس کہا ملعون نے کہ آیا نہین ہی یہ بات کہ وارث ہوا مین مال کا باپ دادے سے مجہپر اللہ تعالیٰ کی کوئی بزرگی اور مہربانی نہین ہی
پس برہم ہوے قیس بن سعد اُسکے کلام سے اور اُٹھ کھڑے ہوے اُسکی طرف اور ماری اُسکو ایک لکڑی جو اُنکے ہاتھ مین تھی اور کہا کہ جھوٹا
ہی تو اے دشمن خدا اور دشمن اُسکے رسول کا بلکہ بزرگی اور احسان خاص ہی واسطے اللہ کے اسواسطے کہ روزی دیتا ہی وہ ہمکو اپنی مہربانی
اور احسان سے اور پوری فراخ کیا اُسنے ہمپر اپنی نعمتونکو اور اگر شمار کرو تم سب لوگ اللہ کی نعمتونکو تو نہ گھیر سکوگے اُسکو شمار مین پھر کہا قیس نے
اللھم انہ جحد نعمتک وکفر بھا فاذقہا عذابا واوی کہتا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین گذرا تھا وہ دن اُنکا تا اینکہ آئی خبر کہ املاک اُسکی گر پڑی اور
بکریان اُسکی مرگئین اور باغات اُسکے سوکھ گئے اور سب مال اُسکا جاتا رہا پس کہا قیس بن سعد نے کہ اللہ اکبر یہ بات اسیطرح کی ہی جو سُنی
تھی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ابو ہریرہ رض میرے پہلو مین بیٹھے تھے پس فرمایا تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنی اسرائیل
مین تین شخص تھے ایک کوڑھی جسکا بدن سفید تھا دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے یہ کہ آزمایش کرے اُنکی پس بھیجا
اُنکے پاس ایک فرشتے کو اور آیا وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس اور کہا اُس سے کہ کون چیز بہت پیاری ہی تجکو اُسنے کہا کہ اچھی جلد بدن کی پس مس کیا
فرشتے نے اُسکے بدن کو پس جاتا رہا وہ مرض اُسکا اور اچھی کردی جلد اُسکے بدن کی پھر کہا فرشتے نے کہ کون مال زیادہ دوست ہی تجکو اُسنے کہا
کہ اونٹ پس دی اُسکو ایک اونٹنی دس مہینے کی باردار اور کہا فرشتے نے کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس اور کہا
کہ کون چیز زیادہ دوست ہی تجکو اُسنے کہا کہ اچھے بال پس مس کیا فرشتے نے اُسکو اور جاتا رہا مرض اُسکا اور اچھا کردیا اُسکے بالونکو پھر کہا کہ
مال کو تو بہت دوست رکھتا ہی اُسنے کہا مادہ گاؤ پس دی اُسکو مادہ گاؤ حاملہ پھر کہا اُس سے کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین اور آیا فرشتہ
کے پاس پس کہا اُس سے کہ کون چیز تجکو بہت پیاری ہی اُسنے کہا کہ پھیر دیوے اللہ تعالیٰ میری بصارت کو تا کہ دیکھون مین اُسکے سبب
لوگونکو پس مس کیا اُسکو فرشتے نے اور پھیر دی اللہ تعالیٰ نے بصارت اُسکی پس کہا فرشتے نے کہ کون مال تجکو بہت دوست ہی اُسنے کہا
بکری پس دی فرشتے نے ایک بکری بچے دینی والی اور کہا کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعد اُسکے
مل بچلگئے وہ تینون آپسمین اور بچے دیے کوڑھی کی اونٹنی اور گنجے کی گاے اور اندھے کی بکری نے پس آیا وہ فرشتہ پاس کوڑھی کے
بصورت و لباس فقیر کے اور کہا کہ مین اللہ کی راہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون اے شخص بواسطہ اُسکے جسنے دی تجکو اچھی جلد اور اچھا رنگ اور مال
ایک اونٹ کا کہ پہونچ جاؤن مین اُسپر اپنے سفر مین پس کہا اُسنے کہ مجہپر حقوق حقدارون کے بہت ہین فرشتے نے کہا کہ گویا مین تجکو پہچانتا
ہون آیا نہ تھا تو کوڑھی کہ پلید اور نجس جانتے تھے لوگ تجکو اور محتاج تھا تو پس بخشش کی تجہپر اللہ تعالیٰ نے پس کہا اُسنے کہ نہین وارث ہوا
مین اس مال کا مگر اپنے بزرگون اور باپ دادا سے فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہی تو کردیگا اللہ تعالیٰ تجکو جیسا کہ تو تھا پس پھیر دیا اللہ تعالے نے

ف ۱ اے پروردگار تحقیق اُسنے انکار کیا تیری نعمت سے اور ناسپاسی کی اسکی پس بدلکر دے تو اُسکی نعمت کو ساتھ عذاب کے ۱۲

اسکو طرف اُس چیز کے جیسا کہ وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس بہ لباس فقیری کے پس کہا اُس سے جیسا کہ کوڑھی سے کہا تھا پس ویسا ہی جواب دیا
اُسنے جیسا کہ کوڑھی نے جواب دیا تھا پس کہا فرشتے نے کہ اے پروردگار میرے اگر یہ جھوٹا ہی تو کر دے اُسکو جیسا کہ وہ تھا پس پھر آگیا بطرف اُس چیز کے
جسپر وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ اندھے کے پاس لباس فقیری سے اور کہا کہ مین مرد غریب اور مسافر ہون قطع کیا ہی مین نے پہاڑ کو اپنے
سفر مین پس نہین ہی اب کوئی چیز میری پہونچانے والی مگر ساتھ اللہ کے پھر تجھ سے سوال کرتا ہون مین بواسطہ اُسکے جسنے پھیر دیا تجھ پر تیری
بینائی کو اور دیا تجکو مال سوال کرتا ہون مین تجھ سے ایک بکری کا کہ پہونچ جاؤن مین اُسکے سبب سے اپنے سفر کو اُسنے کہا کہ تھا مین اندھا پس
پھیر دی اللہ تعالی نے مجھپر بصارت میری اور عطا کیا اُسنے مال پس لے تو جو چیز تجکو منظور ہو قسم ہی خدا کی نہ انکار کرونگا مین تجھ سے آجکے دن
کسی چیز کو جسکو تو اللہ کی راہ مین لیویگا پس کہا فرشتے نے کہ رکھ تو اپنے پاس مال اپنا کہ نہین ہون مین مگر آزمایش کرنیوالا پس بہ تحقیق راضی ہوا
اللہ تجھ سے اور خشمگین ہوا تیرے دونون ساتھیون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوا مال اور نکلے اور آگئے وہ لوگ ساتھ مال کے
پاس خالدؓ بن الولید کے پس لیا خالد نے مال کو اور داخل ہوے وہ شہر مین اور لے لیا اُنکے بڑے کنیسے کو پس بنایا اُسکو جامع مسجد
اور چھوڑا اُنکے واسطے چار کنیسون کو واسطے اداے رسوم اُنکے دین کے اور لکھا عمرو بن العاص کو خط مشعر فتح کے پس جب پہونچا خط عمرو بن
العاص کو اور پڑھا اُنھون نے اُسکو بہت خوش ہوے وہ اس حال سے اور حاکم مقرر کیا مصر مین ابا ذر غفاری کو ساتھ ایک جماعت مسلمانون کے
اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور داخل ہوے وہان اور بنائی اُسمین ایک مسجد بیچ مین اور وہ مسجد ابتک بنام جامع
عمرو بن العاص مشہور ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد تھوڑے دنکے آئے لوگ رشید اور نوتہ اور محلہ اور دمیرہ اور سمنود اور بحیرہ کے واسطے صلح
کے اور صلح کی اُنسے عمرو بن العاص نے اُس چیز پر کہ اتفاق کیا اُنھون نے اُسپر پھر بھیجا عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی اور
ضرار بن الازور اور رفیع بن عمیرۃ الطائی اور شاکر بن مزروع اور نوفل بن طاعن اور راجح بن عیاض اور عاصم بن عبد اللہ اور
قدار بن معمر اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن عدی اور عمیر الجہنی اور کعب بن مالک اور سعید بن عبادۃ اور یزید بن خطاب
اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن مرجان اور ہشام بن سعید اور جبلہ بن الشرید اور مزروع بن ثابت اور یاسر بن الاشتر
اور مجمع بن سعید اور بکر بن راشد اور مرہ بن الحکم اور زاہر بن قیس اور حنظلہ بن کامل اور عبیدہ بن اوس اور رافع بن اسید اور مرداس
بن طاعن اور ہود بن یحیی اور غانم بن الاحوص اور عبد اللہ بن جابر اور حازم بن نامر اور حامد بن خرام کو پس یہ سب جنکے نام ہمنے ذکر کیے
چھتیس ۳۶ آدمی تھے اور چار شخص اور تھے جنکے نامون پر ہمکو واقفیت نہین ہوئی پس یہ سب چالیس مرد تھے بزرگ صحابہ سے اور سردار
کیا اُنپر عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی کو اور حکم کیا اُنکو روانگی بجانب دمیاط کے راوی نے بیان کیا ہی کہ تھا حاکم دمیاط
کا ہامرگ ماموں مقوقس کا اور وہ سوار ہوتا تھا ساتھ بارہ بیٹون کے اور تھے ہر بیٹے کے قبضے اور اختیار مین پانچسو سوار دلیران قبط سے
اور مضبوط کیا تھا اُسنے دمیاط کو ساتھ لوگون اور غلات وغیرہ کے پس جب پہونچے وہان مقداد مع اپنے چالیس مردون کے اور دیکھا
ہامرگ نے بجانب اُنکی قلت کے ہنسا وہ اور کہا اُسنے کہ قوم نے بھیجا ہی ہماری طرف چالیس مردون کو تاکہ مالک ہو جاوین وہ ہمارے
شہر کے ہر آئینہ وہ لوگ سست ہمارے اور اندک ہین عقل مین راوی کہتا ہی کہ بڑا بیٹا ہامرگ کا شہسوار مشہور تھا نیل کے شہرون مین اور اُسکا

ب
فود

نام ہزبر تھا اور باپ اُسکا اعتماد رکھتا تھا اُسکی شجاعت اور دانشمندی پر اور اُسکی نگاہ مین کوئی شہسوار نہین جنچتا تھا پس جب دیکھا اُسنے صحابہ اور اُنکی ملت کو ہدیکی اُسنے اُنکی لڑائی مین اور پہنے ہتھیار اپنے اور پورا ہوا ساتھ اپنے سامان کے اور سوار ہوا اور نکلا مع اپنے بیٹون اور لشکر کے اور متوجہ ہوا بجانب میدان لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیونکی راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا مسلمانون نے بجانب لشکر دمیاط کہ نکلا ہی واسطے لڑائی مسلمانون کے اور صف بندی کی ہی سوار ہوے مسلمان بھی اور ٹھہرے اُنکے مقابلے مین پس نکلا قبطیون کے صف سے ہزبر بڑا بیٹا ہامرگ کا اور گرد لوادیا اُسنے اپنے گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اُسکی طرف ضرار بن الازور اور حملہ کیا اُسپر اور نیزہ مارا اُسکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُسکی پشت سے پس گر پڑا وہ مردہ ہو کر زمین پر اپنے گھوڑے کی پشت سے اور لوٹنے لگا اپنے خون مین اور حملہ کیا ضرار نے ہامرگ کے لشکر پر اور پھیر دیا اُسکو شہر پناہ تک پس پناہ مانگی ہامرگ نے ضرار اور اُنکے حملون سے اور در آیا خوف اُسکے لشکر اور لوگونکے دلونمین اور تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب اپنے بیٹے کے اور افسوس کیا اُسپر اور رویا اور پھرا بجانب شہر کے مع اپنی اولاد اور لشکر کے اور بند کر لیا شہر کے دروازونکو اور آیا ہامرگ اپنے قصر مین اور یکجا کیا اُسنے اپنے پاس کا بر دولت کو اور بتحقیق سخت اور دشوار گذرا اُنپر وہ امر جو نازل ہوا اُنپر صحابہ کیطرف سے پس کہا بادشاہ نے اپنے ساتھیون سے کہ کیا راے ہی تم لوگون کی اس قوم کے بارہ مین جو آئے ہین ہماری طرف اور اُترے ہین ہمارے شہر پر بارادہ ہماری لڑائی اور لینے ہمارے شہر کے پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ راے وہی درست ہی جو تجکو مناسب معلوم ہو بادشاہ نے کہا ضرور ہی ہمکو راے اور تدبیر سے راوی کہتا ہی کہ تھا واسطے قوم کے شہر مین ایک حکیم کہ اعتماد رکھتے تھے وہ لوگ اُسپر راے اور مشورہ مین اور وہ حکیم صاحب عقل و مشورہ اور شناسا امور کا تھا پس حکم کیا بادشاہ نے اُسکے حاضر لانیکا اور حاضر ہوا وہ سامنے بادشاہ کے پس دیکھا بادشاہ نے اُسکی طرف اور کہا کہ اے حکیم دانا کیا مشورہ دیتا ہی تو ہمکو ان عرب کے مقدمہ مین حکیم نے کہا کہ جان تو اے بادشاہ ہمارے کہ جوہر عقل کی قیمت نہین ہی اور جسنے روشنی حاصل کی اُس سے پہونچائے اُسکو بجانب راہ اُسکی نجات کے اور کھینچتی ہی اُسکو طرف نشانیون اُسکی بہتری کے اور اس قوم کو کوئی راے ذلیل نہین کرتی ہی اور نہین پہونچتا ہی اُسنے کوئی مطلب کو اور بتحقیق فتح کیا ہی اُنھون نے شہرونکو اور ذلیل کیا ہی بندونکو اور مشہور ہو گیا ہی کام اُنکا اور بلند ہو گیا ہی ذکر اُنکا اور پھیل گئی ہی خبر اُنکی اور بلند ہوا ہی کلمہ اُنکا اور پھر لیا ہی اُنکی طلب اور دعوے نے زمین کو پس کوئی اُنپر قادر نہین ہو سکتا ہی اور اُن تک نہین پہونچ سکتا ہی اور نہین زیادہ سخت ہین ہم شام کی فوجون سے مضبوطی مین اور نہ بہت شمار مین اور نہ مضبوطی شہر مین اور یہ قوم تائید کیگئی ہی ساتھ فتح اور غلبے کے اور غالب ہوئے ہین ساتھ دیانت کے اور مہربانی اُنکے دلونمین ہی اور نہین کوئی ایسا عہد کیا اُنھون نے جسمین خیانت کی ہو اور نہین کوئی قسم کھائی اُنھون نے جسکے خلاف کیا ہو اور بتحقیق معلوم ہو چکا ہی تجکو یہ امر جسپر وہ ہین دین اور نگہبانی اور راستی اور امانت داری سے اور میری راے تو یہ ہی کہ صلح کرے تو اُنسے واسطے ہم لوگون کے پس پہونچے گا تو اُسکے سبب سے بیخوفی اور رہائی خونریزی اور حفاظت لڑکے بالون کو اور صلح کر لینگے ہم قوم سے اور دیوینگے ہم اُنکو کسی قدر اپنے مالون سے کہ باز رہین گے ہم اُنکو بسبب اسکے اپنے سے راوی کہتا ہی کہ جب سُنا ہامرگ نے یہ کلام حکیم کا کہا اُسنے کہ بُرا ہو تیرا میرا بیٹا مارا گیا اور تو مشورہ دیتا ہی مجکو سپرد کر دینے میرے شہر کا پھر حکم کیا اُسنے حکیم کی گردن مارنے کا پس جب دیکھا حکیم نے موت کو کہ ڈھانپ لیا ہی اُسکو کہا اُسنے اللہم انی بریٔ مما یشرکون لا

شریک لک ولاصاحبۃ لک ولاولد لک اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبدہٗ ورسولہٗ **راوی** کہتا ہی کہ جب
سُنا ہامرگ نے یہ کلام اُس سے حبست کرکے کھڑا ہو گیا اور کھینچ لیا اپنی تلوار کو اور مارا اُسکی گردن پر اور کاٹ کر پھینک دیا
اُسکے سرکو اُسکے بدن سے پس جب دیکھا اُسکے ساتھیون اور ارباب دولت نے اُسکے کام کو ساتھ حکیم کے نہین جرأت کی کسی نے
اُنمین سے کوئی مشورہ دینے کی اور باز رہے وہ لوگ گفتگو سے پس اُسی وقت متوجہ ہوا ہامرگ انکی طرف اور حکم کیا انکو درستی
سامان لڑائی اور سوار ہونیکا پس لیا قوم نے اپنے سامان کو اور سوار ہوے وہ اور نکلے باہر شہر کے اور کھڑے کیے خیمے اپنے اور قصد
کیا لڑائی کا صحابہؓ سے راوی نے **بیان** کیا ہی کہ گذر گیا وہ دن اور نہ ہوئی لڑائی اور سوئے وہ لوگ رات کو اور تھا حکیم
زبرقان کا ایک بیٹا عاقل اور دانا اور وارث ہوا تھا وہ اپنے باپ کی بزرگیون کا اور صاحب عقل اور تدبیر تھا پس جب مار ڈالا
بادشاہ ہامرگ نے اُسکے باپ کو ظاہر کیا اُسنے خوشی اور دعا کو واسطے بادشاہ کے اور کہا کہ آرام دیا مجکو بادشاہ نے اُس سے
اور اُسکی بُرائی سے اسواسطے کہ ذلیل کرتا تھا اور مارتا تھا وہ مجکو **راوی** کہتا ہی کہ پہونچی خبر کلام پسر حکیم کی بادشاہ کو پس بُلایا اُسکو
اور خوش کیا اُسکے دل کو اور خلعت دیا اُسکو پس جب رات ہوئی کہا حکیم کے بیٹے نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ لونگا مین عوض
اپنے باپ کا اور تھا گھر حکیم کا ملا ہوا شہر پناہ سے پس کھودا حکیم کے بیٹے نے ایک کشادہ سوراخ اور نکلا اُسمین سے اور نہین
آگاہ ہوا اُس حال سے کوئی شخص اور قصد کیا اُسنے بجانب صحابہ کے پس جب آہٹ پائی اُسکی لوگون نے اُسکے پاس اور
کہا اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ جان لو تم اہل مرکو کہ باپ میرا مار ڈالا گیا تم لوگون کے سبب سے اور ایک کشادہ سوراخ کھودا
مین نے شہر پناہ مین اور نکلا مین اُسمین سے اور آیا تمھارے پاس تاکہ در آؤ تم شہر مین پس اُٹھ کھڑے ہو تم اللہ کی برکت اور مدد
پر تاکہ داخل اور مالک ہو جاؤ تم شہر کے پس کہا اُس سے ضرار نے کہ بُرا ہو تیرا جسنے کہ تجکو اس کام پر بھیجا ہی اُسنے تیرا مار ڈالنا
چاہا ہی آیا نہین جانتا تو ہے کہ احتیاط عادت ہماری ہی اور ہوشیار رہنا خاصہ ہمارا ہی **راوی** کہتا ہی کہ قصد کیا اُسکا ضرار نے
پس کہا اُسنے مقداد نے کہ اے ضرار جلدی نہ کرو تم کہ دیکھا ہی مینے اس رات مین جبکہ میری آنکھ لگ گئی تھی خواب مین
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین میرے پاس اور آپ ہمکو بشارت دیتے ہین اور یہ لڑکا ہمارے
سامنے کھڑا ہوا یہی کلام کر رہا ہی اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست بزرگ سے اشارہ فرماتے ہین اُسکی طرف پس تحقیق دیکھا
مینے اُسکو اے ضرار پس پایا تھا مین نے اُسکو خواب مین اس حالت پر جو اسوقت ہی اور دیکھا تھا مینے اُسکی کمر مین ایک
کمر بند چمڑے کا جسمین کڑیان چاندی کی تھین پھر کہا مقداد نے کہ اے لڑکے کھول تو اپنی کمر کو پس اُٹھایا اُسنے اپنے
کپڑے کو تو کمر بند اُسکی کمر مین تھا پھر کہا لڑکے نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ پس سامنے آئے مقداد
اور ضرار اُس لڑکے کے اور مصافحہ کیا اُس سے اور بہت خوش ہوے صحابہ اس حال سے اور سوار ہوے مقداد اور ضرار اور
چالیسون مرد اپنے گھوڑون پر بدون جلدی اور گھبراہٹ کے اور چلے وہ تاریکی مین اور لڑکا اُنکے آگے تھا تا اینکہ آئے وہ اُس شہر پناہ
تک جسمین لڑکے نے سوراخ کیا تھا پس کشادہ کیا اُس سوراخ کو صحابہ نے اور داخل ہوے اُسمین مع اپنے گھوڑون کے پھر

بند کردیا انھون نے سوراخ کو پتھرون اور مٹی سے پس تحقیق لے لیا تھا اللہ تعالی نے اُنکے دشمنونکی بینائی کو پس نہین دیکھا
اُنکو کسی نے شہر والون سے اور داخل ہوے صحابہ حکیم کے گھر مین اور چھپ رہے کہین ابن اسحاق نے روایت کی ہو کہ
خبر پہونچی ہی مجکو اس امر کی کہ حکیم کے بیٹے کے چچا زاد بھائی اور یگانے اُسکے باپ کے اسّی مرد تھے پس گیا لڑکا اُن لوگون کے پاس
رات کو اور آگاہ کیا اُنکو اپنے کام سے اور وہ لوگ بھی خشم آگین تھے بسبب مارے جانے حکیم کے پس آئے وہ لوگ اُسکے ساتھ گھر بیٹر
اور داخل ہوے صحابہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور رات کاٹی اُنکے نزدیک پس جب صبح ہوئی کھولا گیا دروازہ شہر کا اور نکلے
وہ لوگ دمیاط کے واسطے قوت دہی اور کمک بادشاہ کے عرب کی لڑائی پر اور نہین ٹھہرا شہر مین کوئی سوائے عورتون اور لڑکون
کے اور سوار ہوا ہامرگ مع اپنے لشکر کے اور طلب کیا اُن لوگون نے صحابہؓ کو پس نہ پایا اُنکو اور نہ معلوم ہوئی اُنکو خبر اُنکی پس
واقع ہوا شور اس امر کا کہ عرب بھاگ گئے پس اُسی وقت جلد گیا بیٹا حکیم کا اور اسّی مرد یگانے اُسکے بجانب دروازہ دمیاط کے
پس بند کر لیا اُنھون نے دروازے کو اور ٹھہری اُنمین سے ایک جماعت واسطے نگہبانی دروازے کے اور حملہ کیا اصحابؓ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مین ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور مالک ہو گئے وہ شہر کے اور سیر دکیا اُسکو حکیم کے بیٹے اور
اُسکے یگانون کے اور نکلے صحابہؓ اُس دروازے سے جسکو باب لتراخیم یعنی باب الجہاد کہتے تھے اور اُسی نام سے وہ ابتک مشہور
ہی راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا ہامرگ نے صحابہ کو کہ نکلے ہین وہ شہر سے جانا اُسنے کہ شہر قبضے مین آگیا اُنکے اور نہین باقی رہا
اُسکو پہونچنا شہر مین اور نکل گیا شہر اُسکے ہاتھ سے دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور ڈرے لوگ ہمراہی اُسکے اپنے لڑکے بالون پر اور حیران
ہوے وہ اپنے کام مین راوی کہتا ہی کہ جب نکلے صحابہ دروازے سے آراستہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے اور ارادہ
کیا اُنھون نے لڑائی کا ہامرگ اور اُسکے ساتھیون سے اور ہامرگ نے اپنے ہمراہیون کو لڑائی کے واسطے مرتب کیا پس جب فارغ
ہوا وہ ترتیب سے ٹھہرا آگے اپنے لشکر کے نیچے اپنی صلیب کے اور ٹھہرا شطا بیٹا اُسکا داہین جانب اُسکے اسواسطے کہ ہامرگ اُسکو بہت
دوست رکھتا تھا سوا اور بھائیون کے بسبب اُسکی عقل و اُسکے اجتہاد کے اپنے دین مین کہ تھا وہ عالم اور عاقل بہت
ہوشیار بڑا ادب والا تبعیت کرتا تھا راہبونکی او صحبت رکھتا تھا اپنے دین کے عالمون سے اور پیدایش و ایام طفولیت سے
نہین کھایا تھا اُسنے گوشت سور کا اور نہین پی تھی شراب ور نہین سجدہ کیا تھا کسی تصویر کا اور نہین بوسہ دیا تھا کسی صلیب کو
اور نہین مرتکب ہوا تھا حرام کا اور چاہا تھا اُسنے یہ کہ بناوے اپنے لیے ایک صومعہ اور اکیلا ہو کر رہے اسمین پس نہین چھوڑا اُسکے
باپ نے اور باز رکھا اُسکو اس ارادے سے بسبب زیادتی محبت کے اُسکے ساتھ راوی کہتا ہی کہ یہ لڑکا شطا گفتگو کرتا تھا حالات
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب پہونچے صحابہ اُنکے شہر مین اور ہوا معاملہ اُنکا جیسا کہ بیان کیا ہمنے اور نکلے
صحابہ شہر سے بعد اُسکے کہ مالک ہو گئے اُسکے اور ٹھہرے ایک صف مین اور مرتب کیا ہامرگ نے اپنے لشکر کو قبطیون مین اور
ٹھہرا بیٹا اُسکا داہین جانب اُسکے اور دیکھتا تھا شطا صحابہ کیطرف پس کھول دیا اللہ تعالی نے اُسکی بینائی کو بسبب اُسکے
کہ چاہا اُسکی راہنمائی کو پس دیکھا اُسنے جو دیکھا کہ چمکتا ہی اُنپر پس اُسی وقت اُٹھایا اُسنے اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف

پس کھول دیا گیا معاملہ اُسپر اور دیکھا اُسنے جو دیکھا پس چلاوہ شور کر کے اور جھکا اپنے گھوڑے پر سے اور رکھا اپنے منھ کو کو بہ زین پر بحالت غشی کے پس میل کیا ساتھ شوق اور حرص کے باپ اُسکے نے اس حال سے اور آیا اُسکے پاس اور روکا اُسکو بخوف اُسکے گر پڑنے کے زمین پر پس جب ہوش مین آیا وہ کہا اُسکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کیا ہوا اور کس چیز نے صدمہ پہونچایا تجکو اُسنے کہا کہ اے باپ ظاہر ہوا مجھکو قسم ہے خدا کی امر حق اور جان لیا مین نے حقیقت ایمان کو اور دیکھا مین نے ان عرب پر ایک بڑے نور کو اور دیکھا مین نے اُنکے ساتھ کچھ لوگون کو سبز کپڑے پہنے ہوے اور اُنکے ہاتھون مین زرد نشان جو چمکتے تھے ساتھ نور کے اور وہ لوگ ابلق گھوڑون پر سوار تھے پھر دیکھا مین نے زمین آسمان کے بیچ پس دیکھے مین نے گنبد لٹکتے ہوے بدون کسی لگاؤ کے اُنکے اوپر سے اور بدون ستونون کے اُنکے نیچے سے اور اُسمین کچھ مرد ہین کہ نہین دیکھا مین نے بہت اچھا کسی کو اُنسے اور نور چمکتا تھا اُنکے چہرون سے پس کہا مین نے کہ یہ لوگ کون ہین پس اُسی وقت کہا ایک کہنے والے نے کہ یہ وہ شہید لوگ ہین جو مارے گئے اللہ کی راہ مین پھر دیکھا مین نے ایک بڑے گنبد چمکنے والے کو پس دیکھا تھا مین اُسکی طرف اور دیکھا مین نے اُسمین ایک حور کو جو بہت نورانی تھی کہ اگر ظاہر ہو جاوے وہ کسی اہل دنیا پر تو مر جاوین وہ اُسکے شوق مین اور جان تو اے باپ میرے کہ بتحقیق اللہ غالب اور بزرگ نے نہین کھول دیا میری آنکھ کو اور دیکھا مین نے جو دیکھا مگر واسطے میری ہدایت کے اور چاہا اُسنے میری بہتری کو اور نہین ہو سکتا ہے بعد اس خواب کے کہ رہو نین گمراہی پر اور تبعیت کرون اُسکی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر جنبش دی اُسنے اپنے گھوڑے کو اور کہا اپنے غلامون اور لوگون سے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے مجکو تبعیت کرے میری پس تبعیت کی اُسکی قوم سے ایکہزار مردنے اور چلے صحابہ مین راوی کہتا ہے کہ جب متوجہ ہوا شطا اور ساتھی اُسکے بجانب صحابہؓ کے پھینکدیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور ظاہر کیا کلمۂ توحید کو اور توحید بیان کی اللہ غالب اور بزرگ کی پس متوجہ ہوے صحابہؓ اُنکی طرف اور بہت خوش ہوے اور مبارکباد دی اُسکو ساتھ سلامتی کے اور خوشخبری دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کیطرف سے ساتھ بزرگی اور قبولیت کے پس جب دیکھا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا اور اُسکے ایمان لانے کو ساتھ اللہ غالب و بزرگ کے اور اُسکے چلنے کو صحابہ مین کہا اُسنے کہ نہین ایمان لایا بیٹا میرا مگر یہ کہ دیکھ لیا اُسنے حق کو اور مین نہین شک رکھتا ہون اُسکی عقل اور اچھائی راے مین پس ظاہر کیا ہامرگ نے کلمہ شہادت کو اور چلا ساتھ اپنے بیٹے شطا کے راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا اُسکی اولاد اور سرداران اور اکابر دولت نے بادشاہ کو کہ مسلمان ہو گیا وہ اور مل گیا اپنے بیٹے شطا کے ساتھ کہا اُنھون نے کہ اگر نہ ظاہر ہوتا اُنکو حق تو نہ مسلمان ہوتے پس مسلمان ہو گئے وہ سب اور چلے اپنے بادشاہ ہامرگ سے پس خوش ہوے صحابہؓ اس معاملے سے اور متوجہ ہوے اور آئے ہامرگ کے پاس اور بلند کیا اُسکے اور اُسکی اولاد اور اُسکے امرا کے مرتبونکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامونکا اور تجدید کی اُن سبھون نے اپنے اسلام کی صحابہ کے ہاتھ پر اور کھولدیے گئے دروازے شہر کے اور داخل ہوے صحابہ اور بادشاہ اور اولاد اور لشکر اُسکے شہر مین پس جو ایمان لایا پورا رہا اپنے اسلام پر اور جسنے انکار کیا اسلام کا اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا اپنے دین پر چھوڑ دیا صحابہؓ نے اُسکو اور نہین جبر کیا اُسپر اور نکال دیے اُسکو دیہات اور جزائر کی طرف

راوی کہتا ہی کہ کھولا مقداد نے اُس گھر کو جسمین سے داخل ہوے تھے شہر مین اور حکم کیا اُسکے بنانے کا پس بنایا گیا ایک دروازہ اور نام
اُسکا باب النعیم رکھا اور وہ بیٹا حکیم کا تھا راوی کہتا ہی کہ چھوڑا اُنکے پاس مقداد نے ایک مرد کو صحابہ سے جنکا نام یزید بن عامر تھا تاکہ سکھاوین
وہ اُنکو مسائل دین اسلام کے اور روانہ ہوے مقدادؓ دمیاط سے بجانب اسکندریہ کے اور بیان کی عمرو بن العاص سے کیفیت فتح دمیاط اور
مسلمان ہونیکی ہامرگ ورا اُسکی اولاد اور اُسکے لشکر اور شہر والونکی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس حال سے اور لکھا اُنھون نے ایک
خط حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مشتمل بشارات فتح اسکندریہ اور رشید اور فُوّہ اور دمنہور اور بحیرہ اور دمیاط کے اور بھیجا خط
کو مع عامر بن لوی راوی نے بسلسلہ راویون کے نضر بن مسروق سے روایت کی ہی کہا نضر نے کہ جب فتح کیا دمیاط اور ہوا
معاملہ اُسکا جو ہوا کہا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا سے کہ اے میرے بیٹے بہ تحقیق اللہ پاک و برتر نے چھوڑایا ہمکو دوزخ کی آگ سے اور ہدایت
کی ہمکو بجانب راہ راست اور بہشت کے اور یہ بزرگی اور بخشش اللہ کی ہی کہ پیشتر لکھی گئی تھی ہمارے واسطے اور یہ مقام تنیس نزدیک
ہی ہمسے اور وہ جزیرہ ہی کہ نہین پہونچ سکتا ہی کوئی وہان مگر کشتیون مین اور بہتر یہ ہی کہ ہم لکھین وہان کے حاکم ابالوب کو اور بلاوین
اُسکو بجانب اللہ تعالی اور دین ہمارے نبی کے پس اگر قبول کیا اُسنے تو بہتر ہی ورنہ چلین ہم اُسکی طرف اور لڑین اُس سے اور اللہ تعالی
مدد دیگا پس کہا شطا نے کہ یہ اچھی تجویز ہی اور مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اُسکی طرف پس کہا بادشاہ نے کہ اے میرے بیٹے قصد کر
تو اللہ کی برکت اور اُسکی مدد پر راوی کہتا ہی کہ سوار ہوا شطا اور چار مرد اُسکے غلامون سے پس کہا یزید بن عامر نے شطا سے
کہ مین تمھارے ساتھ جاؤنگا بجانب حاکم تنیس کے اسواسطے کہ اگر وہ پوچھے گا تمسے کوئی بات ہمارے دین کی تو تم سوال کے جواب سے
آگاہ نہوگے اور ہم خدا کے فضل سے مسائل اپنے دین کے جانتے ہین اور جواب سوال کا دیسکتے ہین اور ہم مین کوئی شخص ایسا
نہین ہی جو غرور اور بڑائی ظاہر کرے کسواسطے کہ خواہش ہماری عالم آخرت اور کام ہمارا وہ ہی جو نزدیک کردیوے ہمکو اللہ غالب اور
بزرگ سے شطا نے کہا چلو تم میرے ساتھ راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا شطا اور چار غلام اُسکے اور یزید بن عامر اور برابر وہ چلتے
رہے تا اینکہ آئے وہ دریاے تنیس پر تو وہان کشتیان وہان کے حاکم کی طرف سے مقرر تھین پس جب دیکھا کشتی کے لوگون
نے شطا اور اُسکے چارون غلام اور اُنکے ساتھ ایک مرد کو عرب سے کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو شطا نے کہا کہ مین شطا بیٹا
بادشاہ ہامرگ سردار دمیاط کا ہون اور میرے ساتھ یہ مرد اصحاب رسول اللہ سے ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایلچی ہوکر ہم
تمھارے پاس آئے ہین پس بھیجا قوم نے ایک مرد کو ابی ثوب حاکم جزیرہ تنیس کے نزدیک واسطے خبر رسانی اور طلب اجازت عبور
دریا اور اُسکے پاس آنے کے پس اجازت دی ابی ثوب نے اُنکے واسطے پس پھر آیا وہ مرد اُنکے پاس ساتھ اجازت کے اور پیش کیا
اُن لوگون نے واسطے شطا اور اُسکے غلامون اور یزید بن عامر کے ایک چھوٹی کشتی کو پس سوار ہوے وہ لوگ اُسمین اور لیکر چلے وہ
لوگ اُنکو تا اینکہ آئے جزیرہ کے گھاٹ پر اور اُسوقت بادشاہ ابو ثوب نے بھیجے تھے گھوڑے برسم سوار کے پس اُترے وہ کشتی سے
اور چاہا شطا نے یہ کہ سوار ہون یزید اُنکے ساتھ گھوڑے پر پس انکار کیا یزید نے سوار ہونے سے پس موافقت کی اُنکی شطا
اور اُسکے غلامون نے اُسکی مرضی میں اور پا پیادہ چلے وہ تا اینکہ پہونچے قریب محل ابی ثوب کے اور اجازت طلب کی اُس سے پس اجازت

تنہ و تمنود

ذکر فتح جزیرہ تنیس

ثوب

دی اُسنے اُنکو داخل ہونے کی پس جب بیچ محل مین آئے وہ پایا اُنھون نے اباتوب کو بڑے دبدبے اور دولت اور زینت
مین اور حجاب اُسکے سامنے تھے اور وہ اپنے رتبے کی جگھہ مین تھا اور غلام اُسکے سامنے خدمتگزاری مین کھڑے تھے پس جب
جب داخل ہوے یہ لوگ اور ٹھہرے سامنے اُسکے تو جلدی کی ابوتوب نے اُنپر سلام کرنے مین پس کہا یزید بن عامر نے السلام
علی من اتبع الھدی انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ ابوتوب اُن عرب سے تھا جو
زمین عریش مین رہتے تھے اور تھا وہ عرب متنصرہ غسان اور جبلہ بن الایہم کے یگانون سے اور تھا وہ صاحب مال اور حال کا
اور جب مالک ہوگئے مسلمان ملک شام کے اور ذلیل کیا اُنھون نے رومیون کو اور شکست اُٹھا کر بھاگا ہرقل بجانب قسطنطینہ کے
اور بھاگا جبلہ بن ایہم بھی مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اکابر قوم کے اور سوار ہوے وہ دریا مین اور طلب کیا اُنھون نے
جزائر کو بھاگا یہ ابوتوب مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اپنے بھائی بندون کے بجانب زمین حفار کے اور اُترا وہ خشکی مین درمیان
عریش اور رفح کے اور قابو مین کیا اُس زمین کو اور اقامت کی وہان راوی کہتا ہی کہ بادشاہ مقوقس نکلا تھا ایک دن مع
اپنے امرا اور اکابر دولت کے بقصد شکار کے پس پہونچا وہ اپنے شکار مین زمین عریش تک پس بھاگی اُسکے سامنے ہو کر ایک
ہرنی اور پیچھا کیا اُسکا بادشاہ نے اپنے گھوڑے پر تا اینکہ بھگایا اُسکو فرودگاہ ابی توب مین کامل بن صعصعہ تک پس ماندہ
ہو گیا گھوڑا بادشاہ کا اور بچ گئی ہرنی اور ابی توب بیٹھا تھا اپنے خیمے مین پس جب دیکھا اُسنے مقوقس بادشاہ کو کہ متوجہ
ہوا ہی اُسکے خیمے کی طرف جلد اُٹھکر چلا بادشاہ کی طرف اور نہین پہچانا اُسکو بلکہ دیکھا اُسکی حشمت اور لباس شاہانہ کو پس
جانا اُسنے کہ یہ بادشاہ ہی پس جب پہونچا اُس تک بزرگداشت کی اُسکی اور تعظیم کی اُسکے مرتبے کی اور پکڑا اُسکی رکاب کو
اور اُتارا اُسکو اور حکم کیا اپنے غلامون کو بادشاہ کے گھوڑے کے لینے اور اُسکے ٹہلانے اور آرام دینے کا اور داخل ہوا
بادشاہ کو لیکر خیمے مین اور بٹھایا اُسکو اور حکم دیا غلامون اور لونڈیون کو بکریان ذبح کرنے اور کھانا پکانے کا راوی
کہتا ہی کہ اُسی وقت لشکر اور غلام بادشاہ کے بھی اُسکے پیچھے آ پہونچے پس اُتارا اُنکو ابوتوب نے اور جب طیار ہوا کھانا تو
لائے گئے بڑے کاسے بھرے ہوے گوشت اور ہر طرح کے کھانون سے راوی کہتا ہی کہ بادشاہ اور اُسکے لوگون نے
تین دن ابوتوب کے نزدیک توقف کیا پس جب چوتھا دن ہوا چلا بادشاہ مع اپنے ہمراہیون کے بارادہ مصر کے پس سوار
ہوا ابوتوب بھی اُسکے ساتھ اور برابر بادشاہ کے ساتھ تھا تا اینکہ قسم دلائی اور پھیر دیا اُسکو بادشاہ نے بعد اُسکے کہ اچھی
تعریف کی اُسکی اور وعدہ کیا ہر طرح کی نیکی کا اُسکے ساتھ اور چلا مقوقس بادشاہ تا اینکہ داخل ہوا مصر مین اور بیٹھا تخت
سلطنت پر پس اُسی وقت حکم کیا اُسنے اپنے وزیر کو کہ لکھ دیوے ابی توب کو ولایت تنیس اور اُسکے متعلقات کی اور روانہ
کیا اُسکے واسطے ساتھ فرمان کے خلعتون اور غلامون کو پس جب پہونچا فرمان بادشاہ کا اور خلعتین اور غلام ابی توب
کو خوش ہوا اور قبول کیا اُسنے اُس زمین کو اور روانہ ہوا مع اپنے لڑکے بالون اور یگانون کے بجانب قرمہ کے اور سوار
ہوا وہان سے کشتیون مین اور گیا تنیس کو پس جب قرار پکڑا اُسنے اپنی ولایت مین بھیجا اُسنے لوگون کو واسطے لانے

اپنے بھائیون اور باقی قوم کے اور آسے وہ لوگ اُسکے پاس پس حاکم کیا اُسنے اپنے بھائی ابامغینا کو جزیرۂ صدف پر اور حاکم کیا اپنے بیٹے مضاض کو زیو پر اور حاکم کیا اپنے غلام قینا کو ابالاج پر راوی کہتا ہی کہ قرار پکڑا حکومت پر ابو ثوب نے اور بھٹک گیا اور مغرور ہوگیا وہ اور گذری مدت اس حال مین تا اینکہ آسے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مصر مین اور ہوا حال بادشاہ کا اُس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہم نے مارا جانا اُسکا اُسکے بیٹے ارسطبلیس کے ہاتھ سے اور کیفیت اُسکے ہلاک ہونے کی پس جب پہونچی یہ خبر ابو ثوب کو روکا اُسنے اُس محصول کو جو مقوقس کے بیٹے ارسطوبلیس کے پاس بھیجتا تھا اور دیکھا اُسنے اپنے کو ایک ایسے جزیرہ مین کہ باز رکھتا تھا اُسکو جو پہونچے اُس تک آدمیون سے اور پناہ مین رکھا اپنے تئین اُسی جزیرے مین پس جب مالک ہوگئے مسلمان مصر اور اسکندریہ اور اُسکے اطراف کے شہرون اور دمیاط کے اور مسلمان ہوگیا مارک اور راولاد اور فوج اُسکی روانہ ہوے شطا اور غلام اُسکے اور یزید بن عامر بطور ایلچی کے بجانب ابو ثوب کے پس جب داخل ہوے وہ لوگ وہان اور پھرے اُسکے سامنے اور دیکھا اُنکو ابو ثوب نے تو ظاہر کیا اُسنے غرور اور تکبر کو اور نہین اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اُنکی طرف اور کسی کو اُسکے حجاب سے جرأت اس امر کی نہوئی کہ اُن لوگون کو اجازت بیٹھنے کی دیوے پس جب دیکھا یزید بن عامر نے یہ حال پڑھا اُنھون نے یہ کلام اللہ تعالی کا ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین پھر بیٹھ گئے وہ اور بیٹھے اُنکے پہلو مین شطا اور دیکھا یزید نے تخت ابی ثوب کو تو وہ سونے کا تھا اور اُسمین تصویر ایک درخت خرمے کی اور اُس درخت کے نیچے تصویر مریم کی تھی اور مسیح اُنکی گود مین تھے پس پڑھا یزید رضی اللہ عنہ نے کلام اللہ تعالی کا

فناداہا من تحتہا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا فکلی

واشربی وقری عینا اور برابر پڑھتے رہے یزید ان آیات کو اس آیت تک انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی

نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ ما دمت حیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا

والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا پس جب سُنا ابو ثوب نے یزید بن عامر کو یہ آیات پڑھتے ہوے بدل گیا رنگ اُسکا اور بہت برہم ہوا پس جب فارغ ہوے یزید پڑھنے آیات سے متوجہ ہوا ابو ثوب اُنکی طرف اور کہا اُسنے غضب اور غصے سے کہ یہ کیا کلام ہی جو تمنے کہا یزید نے کہا کہ یہ کلام اللہ غالب اور بزرگ کا ہی کہ اُتارا ہی اُسنے اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ نہین مٹینگے عجائبات اُسکے اور نہ بدلینگے کلمات اُسکے اور نہ مثل ہوگا اُسکی آیات کا ابو ثوب نے کہا کہ جو تمنے ذکر کیا اُسکے کیا معنی ہین یزید نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ جو خبر دی ہی اللہ غالب اور بزرگ نے اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ معلوم کیا عیسیٰ نے حق کو اور حق کلام کیا اُنھون نے اپنی ذات پر اسطرح سے کہ وہ

اللہ کے ہین نہین ہین بیٹے اللہ واحد اور پاک ہے اور جو اُنھون نے یہ کہا کہ اوصانی بالصلوۃ والزکوۃ تو مطلب اُنکا یہ ہو کہ مین
حکم کیا گیا ہون ساتھ بندگی اللہ اور اُسکی فرمانبرداری کے مثل ہم لوگون کے اور نماز پڑھتا ہون مین واسطے اپنے پروردگار کے
اور یہ کہ ہو میرے مال مین حق اللہ تعالیٰ کا اور معنی اُنکے اس کلام کے والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا یہ ہین
کہ عیسیٰ نے آگاہ کیا لوگون کو اس امر سے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین نہین استحقاق رکھتے ہین معبود ہونے کا اور جو کوئی مر گیا اُسکے
واسطے کوئی بزرگی اور بڑائی نہین ہو اور معنی اس قول کے ابعث حیا یہ ہین کہ آگاہ کرتے ہین عیسیٰ لوگون کو اس امر سے کہ عیسیٰ
اور وہ سب اُٹھائے جائینگے روز قیامت کے جو دن افسوس و پشیمانی کا ہوگا اور اگر ہوتے وہ دونون معبود تو نہین ہوتین اُن دونون
کے واسطے خواہشین اور پڑ جانا خلاف دونون کے بیچ مین ولیکن دیکھو اور فکر کرو اے مردمان مصر مین کہ دیکھتا ہو تو حکمت کو کہ نہین بگڑتی
ہو اور وہ اللہ کی وحدانیت پر گواہ ہو پس جب سُنا ابو ثوب نے کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ بہ تحقیق تمنے خیگل
مارا اور بھروسا کیا ساتھ جھوٹی باتون کے اور ڈوبے ہو تم لوگ دریائے گمراہی مین پس کہا یزید بن عامر نے کہ اللہ خوب جانتا
ہو اُسکو جو سرگردان ہو جنگل مارا اور برائی مین شریک کرنیوالا ہو ساتھ بادشاہ برتر کے اللہ ایسا قدرت رکھنے والا ہو کہ نہ آسمان
اُسپر سایہ کر سکتا ہو اور نہ زمین اُسکا بوجھ اُٹھا سکتی ہو اور نہ رات اُسکو تاریک کر سکتی ہو اور نہ دن اُسکو چھپا سکتا ہے اور نہ
کوئی روشنی اُسپر غالب ہو سکتی ہو اور نہ کوئی تاریکی اُسکو چھپا سکتی ہے اور کوئی بادشاہ اُسکو مغلوب نہین کر سکتا ہو اور
کوئی زمانہ اُسکو بدل نہین سکتا ہو اور ہر ساعت اُسکو ایک دھندھا ہو آیا نہین ہو تمکو سوجھ آیا نہین ہو تم مین کوئی ایسا
جو دیکھے اور عبرت حاصل کرے۔ اور فکر کرے بادشاہ قہار کی قدرت مین آیا نہین ہو کوئی تم مین ایسا کہ نصیحت کرے
اپنے نفس کو بسبب جانے دن روشن اور آنے رات تاریک کے آیا نہین ہو سکتا ہو تم سے کہ واحد جانو تم اللہ کو اور عبادت کرو
اُسکی اور پاک جانو اُسکو شرکت سے اور اقرار کرو اُسکی یکتائی کا آیا نہین سُنا تمنے کلام اُس شخص کا جسکی تم لوگ عبادت کرتے ہو
اور اشارہ کرتے ہو اُسکی طرف اور تعظیم کرتے ہو اُسکی یعنی کلام عیسیٰ ابن مریم کا کہ اقرار کیا اُنھون نے اللہ کی وحدانیت اور
معبودیت کا اور کہا کہ مین بندہ اللہ کا ہون اور بشارت دی عیسیٰ نے ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبل مبعوث
ہونیکے اور آگاہ کیا لوگون کو ساتھ بزرگی ہمارے نبی اور نزدیکی اُنکی اللہ برتر سے آیا نہین سُنا تمنے آپکے معجزات کو اور وہ جو
کچھ ظاہر کیا آپنے حق کو اپنے معجزات اور نشانیون اور دلیلون سے آیا نہین دو ٹکڑے ہوا چاند اُنکے واسطے آیا نہین بات
کی اُنسے سوسمار اور پتھر نے آیا نہین مخاطب ہوا اُنسے اونٹ اور درخت آیا نہین ہین وہ اچھے گھر والے قبیلہ مضر مین راوی
کہتا ہو کہ چپ رہ گیا ابو ثوب جواب دینے سے اور نہ رہی اُسکے واسطے کوئی چیز جسکے سبب سے وہ حجت اور دلیل کو اُٹھا دے مگر یہ کہ
کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ پہونچے ہین ہمکو وہ سب کام جو تمھارے نبی نے کیا تھا لیکن تھا وہ جادو قدیم سے چلا آتا اور اگر
یہ گفتگو تمھاری سچ ہو پس دعا کرو تم اللہ سے اور وسیلہ گردانو محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس بات پر کہ برسا دے اللہ بارانی
پس اگر برسے گا بارانی تو جانین ہم کہ کلام تمھارا حق ہو اسمین کوئی شک نہین ہو اور ایمان لاوین گے ہم ساتھ اللہ برتر کے اور

تصدیق کرینگے ہم رسالت محمدؐ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید بن عامر نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ قادر ہی اس بات پر جو تونے
کہی وان اللہ علی کل شئ قدیر اور بندہ نیک خالص جب دعا کرتا ہی اللہ تعالی سے تو اللہ قبول کرتا ہی اُسکی دعا کو اور
اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پھر اُٹھ کھڑے ہوے یزید بن عامر اور نکلے ابی ثوب کی مجلس سے پس کہا اُسنے ابو ثوب نے کہ کہا تک
جاؤگے اے یزید اُنھون نے کہا کہ دعا کرونگا مین اللہ سے ایسا اللہ کہ اگر چاہے تو اُتارے تمھارے اوپر عذاب کو آسمان سے
پھر پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالی کا بل[۵۲] اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم فمن یھدی من اضل اللہ وما لھم
من ناصرین راوی نے بسلسلۂ راویون کے وقاص بن جبیر سے روایت کی ہی کہ نہین طلب کیا ابو ثوب نے پانی کو اور
اسیقدر پر کفایت کی مگر اس وجہ سے کہ اُسکی ایک زراعت تھی فاصلے پر دریاے نیل سے پس نہین قدرت رکھتا تھا وہ
اُسکے سینچنے کی اور نہین پہونچ سکتا تھا وہانتک پانی اور نہین سینچی جاتی تھی وہ مگر آسمان کے پانی سے ہواسطے کہ
ابو ثوب نے اُس کھیتی کے واسطے گڑھے اور تالاب بنائے تھے کہ یکجا ہوتا تھا اُنمین پانی بارانکا اسقدر کہ
کفایت کرتا تھا اُس زراعت کو ایک سال سے دوسرے سال تک پس جب موقوف ہوجاتا تھا برسنا پانی کا
گرمیون کے دنون مین تو سینچتا تھا وہ اُس زراعت کو اُن تالابون سے اور اُس سے کھیتی کو قوت ہوتی تھی اور
لگائے تھے اُسنے درخت سب پھلون کے اور اس سالمین کہ آئے تھے یزید بن عامر ابو ثوب کے پاس روکا تھا اللہ تعالے
نے پانی کو جاڑون کے دنونمین اور سُوکھ گیا تھا وہ پانی جو تالابون مین یکجا تھا اور پیاسی ہوئی تھی کھیتی اور قریب بہ خشکی
ہوپہنچی تھی گرمیونمین اور ابو ثوب بہت محتاج تھا پانی کا اسوقت مین کہ یزید بن عامر اُسکے پاس آئے تھے اور گذرا حال اُن
دونون کا وہ جو بیان کیا ہمنے اور طلب کیا ابو ثوب نے یزید سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ زمانہ برسات کا نہ تھا پس کہا یزید
نے کہ اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی پھر نکلے یزید اور قصد کیا دریا کا اور وضو کیا اور دو رکعت
نماز پڑھی پھر بلند کیا اپنے سر کو آسمان کی طرف اور کشادہ کردیا دونون ہتھیلیون کو اور دعا مانگی ان الفاظ سے[۵۳] اللھم انک قد
امرتنا بالدعاء ووعدتنا بالاجابۃ وانت اصدق القائلین اذ تقول واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ
الداع اذا دعان وقد دعوتک کما امرتنی فاستجب کما وعدتنی یا ذا المعروف الذی لا ینقضی ابدا ولا یحصیہ
غیرک احد اسقنا غیثک بحق محمد المصطفی والہ الشرفاء واصحابہ اھل الوفاء انک علی کل شیٔ قدیر وقاص بن جبیر نے
بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے یہ حال معلوم ہوا ہی کہ یزید بن عامر دعا کرتے تھے کہ اُسیوقت اونچی ہوئی بدلی زمین آسمان کے
بیچ مین اور ٹھہری وہ مثل ٹھہرنے شخص عاجزی اور فروتنی کرنے والے کے اور بلند ہوئی مثل بازو چلنے والے تیر کے اور

پھیل گئی اور آسمین ملگئی اور رعد حملہ کرتا تھا اُسپر مثل حملے شخص غضبناک کے اور رعد اُسکو ساتھ آواز برق کے
مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل ڈپٹنے شیر غضبناک کے اور وہ اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا اور چلاتا تھا او رطرح طرحکی آواز
کرتا تھا اُسپر اور بدلی اللہ کی آسمان قدرت پر بحالت فرمانبرداری کے چلتی تھی اور اللہ قادر نے مقرر کیا تھا بدلی
پر فرشتگان رحمت کو درانحالیکہ باندھے تھے وہ کمرون مین پٹکے خدمتگذاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ
خزانون رحمت اللہ کے کھینچتے تھے اُسکو بہار قدرت سے ساتھ ہاتھون اُسکے دبدبے اور حملے کے اور بدلی
رکھے ہوے تھی بازو اطاعت کے موافق منطوق یسبح الرعد بحمدہ والملائکة من خیفتہ اور بدلی چلتی تھی مثل
چلنے تیز رو کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرنے والے کے اور رعد تسبیح کرتا تھا مثل تسبیح اُس شخص کے جو
سجدہ کرتا ہو واسطے بزرگی اللہ کے وتری الودق یخرج من خلالہ پس جب سیراب اور پوری ہوئی وہ اور
باردار ہوئی ساتھ پانی کے اور کشادہ ہوئی زمین آسمان کے بیچ مین اور پھیل گئی اور رعد چلاتا تھا اُسکو
اور برق مارتی تھی اُسکو ساتھ آواز اپنی چمک کے اور چمکتی تھی اُسکے درمیان سے چلی بدلی پر ہواے قدرت
اللہ کی درانحالیکہ پھیلی تھی وہ ہوا درمیان ہاتھون اُسکی رحمت کے تو اُس وقت کھل گئے پٹ اُس کے
دروازون کے اور اُٹھ گیا پردہ اُسکے پانی کا پس روئی وہ ساتھ آنسو اپنے پانی کے جدائی اپنے خزانہ پر
اور پے در پے روان کیا زمین پر صاف پانی اپنے آنسوؤن کا پس خوش ہوئی زمین وقت اُترنے اُس کے
پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے لڑی پھولون کی بیچ گردن اُسکے وجود کے پس نکالا زمین نے اپنی پونجی جمع کی ہوئی
سبزے کی از روے خوشی اور بشارت کے ساتھ رحمت اپنے پروردگار کے اور پکارا پکارنے والے قدرت نے یہ
اُنظر الی آثار رحمة اللہ کیف یحی الارض بعد موتہا راوی نے بیان کیا ہے کہ برسا پانی درانحالیکہ برستا رہا وہ پانی دن اور
تمام رات تک تا اینکہ سیراب ہوگئی زمین اُنکی اور بھر گئے تالاب اُنکے پس جب ہوا دوسرا دن آئے یزید بن عامر
ابی ثوب کی مجلس مین اور کہا اُس سے کہ کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو ذمہ دار ہے بندونکی روزی کا پس ہنسا
ابو ثوب اور کہا اُسنے کہ یہ جادو تمھارا عظیم ہے اور مکر تمھارا بڑا ہے اور جادو اس سے زیادہ کام کرتا ہے پس کہا اُس سے یزید نے
کہ رحمت نہین ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ نیکوکار اور قبول کرنیوالا توبہ کا ہے اور قسم دلائی مین نے اُسکو محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس قبول کی اُسنے دعا میری پس رہ گیا ابو ثوب پھیرنے جواب سے جبکہ دیکھی اُسنے
قدرت اللہ غالب اور بزرگ کی برسنے پانی اور ظاہر ہونے برکت صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا
اُسنے کہ اب ظاہر ہوا مجکو حق اور ثابت ہوگئی مجکو یہ بات کہ دین تمھارا حق اور کلام تمھارا راست ہے اور مین ایمان
لاتا ہون ساتھ اللہ کے تصدیق کرتا ہون رسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر کہا ابو ثوب نے کہ مین
چاہتا ہون کہ عرض کرون مین اسلام کو اپنے جزیرے کے لوگون اور اپنے اہل وعیال اور اپنے ساتھیون پر

کھود ڈالون مین کنیسون کو اور بناؤن مین مسجدون کو اور حکم کرون مین نیک کامون کا اور منع کرون مین بد کامون سے پس کہا یزید بن عامر نے کہ اگر تو ایسا کریگا تو راہ نیک پر ہوگا اور اگر نفاق اور خلاف کرے گا تو اللہ تیری گھات مین ہی پھر نکلے یزید اور شطا اور غلام اُسکے ابو ثوب کے پاس سے اور پھر آئے ہامرگ حاکم دمیاط کے پاس اور بیان کیا حال ابو ثوب کا پس کہا ہامرگ نے کہ قسم ہی خدا کی مکر اور فریب کیا اُسنے تمھارے ساتھ اور چلایا تیر اپنے مکر کا پس کہا یزید نے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ پہونچی مسلمانون کو یہ خبر کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی لشکرونکو تمام جزیرون ہمینہ اور ابی بینا اور ابی سلود سے اور وہ بعد چند روز کے مسلمانون کے پاس ہوگا پس جب سُنا ہامرگ نے یہ حال کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور بھروسا کرتے ہین ہم اُسپر اور جو کوئی لڑے گا ہم سے لڑینگے ہم اُس سے اور بھیجا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا کو بجانب برلس اور دمیرہ اور اشمون اور اُن شہرون کے جو اُسکے قبضے مین تھے درانحالیکہ بُلاتا تھا اُنکو طرف جہاد کے پس آئی قوم اُسکے پاس ہر جگہ سے مع اپنے لوگون اور سامان کے اور کھڑے کیے اُنھون نے خیمے اپنے قریب پورب اور قبلہ رُخ دمیاط کے اور لکھا مسلمانون نے کل حال عمرو بن العاص کو اور یہ کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی جماعتون کو اور وہ ارادہ ہماری طرف کا رکھتا ہی پس کمک کرو تم ہماری ساتھ لوگون کے دیران مسلمین سے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو اور پڑھا اُسکو روانہ کیا اُنھون نے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ کو مع ایک ہزار سوار کے بادیہ اعراب اور وادی القری سے اور حکم کیا اُنکو روانگی دمیاط کا راوی نے بیان کیا ہی کہ حال ابو ثوب کا یہ ہوا کہ جب یکجا ہوئین اُسکے پاس جماعتین تو جائزہ لیا اُنکا با ہرتنیس کے اور وہ بیس ہزار پیدل اور پانچ سو سوار قبط اور عرب متفرقہ سے تھے اور نکلا اُنکو ساتھ لے کر کشتیون مین اور چلے وہ تا اینکہ نزدیک دمیاط کے پہونچے اور اُترے مسلمانون کے مقابلے مین اور صف بندی کر کے ارادہ کیا لڑائی کا اور مقابل ہوے دونون لشکر پس پہلے جو نکلا مسلمانون کے لشکر سے وہ شطا بن ہامرگ تھے پس نکلے وہ اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا دشمنون پر پس مار ڈالا لوگون کو اور زمین پر گرا دیا دیرون کو سواسطے کہ اُنھون نے مول لیا تھا ایمان کو بعوض اپنی جان کے اور کھل گیا تھا واسطے اسلام کے سینہ اُنکا اور مشتاق تھے وہ گھر سلامتی یعنی بہشت کے اور یہ امر سُوقت تھا کہ ظاہر ہوے اُنکو یہ انوار اور کھولے گئے اُنکے واسطے دروازے اُنکے دل کے ساتھ معرفت کے اور برابر لڑتے رہے وہ باقی دن تک تا اینکہ آئی تاریکی رات کی اور پھرے وہ قبیلونکی لڑائی سے طرف نماز اور شب بیداری ساتھ کھڑے رہنے کے پس بہت رات تک کھڑے رہے قدمون کے بل بیچ خدمت بادشاہ جاننے والے پوشیدگیون کے بحالت خوف اور شرمندگی کے سر جھکے ہوے خجالت مین پروردگار غالب اور بزرگ سے پس جب آدھی رات ہوئی اور سہیل ستارے نے طلوع کیا سو گئے وہ پہلو کے بل پس جب ہوا وقت تاریکی کا اور نزدیک ہوئی صبح اور پراگندہ ہوئی روشنی صبح کی بیدار ہوے سطا

درانحالیکہ وہ روتے تھے پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کس چیز نے رُلایا ہی تمکو اُنھون نے کہا کہ دیکھی مین نے
خواب مین وہ چیز جو کبھی نہین دیکھی اور سُنی مین نے وہ چیز جو کبھی نہین سُنی تھی اور دنیا مجھ سے چھوٹتی ہی پس کہا اُنسے اُنکے
باپ نے کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس کلام سے اور شاید کہ یہ خواب پریشان ہی پس کہا شطانے کہ قسم ہی
خدا کی یہ خواب پریشان نہین ہی ولیکن یہ قرب اور نزدیکی ہی بادشاہ علام الغیوب سے جسنے کہ جاری کیا قلمون کو
اور پیدا کیا روشنی اور تاریکی کو اور بھیجا محمد سید الانام کو بجانب خلائق کے ساتھ راہ و روش اسلام کے اور مین نے دیکھا ہی
خواب مین کہ گویا دروازے آسمان کے کھولے گئے اور روشنی ہدایت کی بلند ہوئی اور چمکتی ہی پس دیکھا مین نے فرشتگان
آسمان دنیا کو اس حال مین کہ بعض اُنمین کے کھڑے ہین کہ نہین بیٹھے اور وہ سب اللہ کے خوف سے روتے ہین کہ نہین
خشک ہوتی ہین آنکھین اُنکی اور اسی طرح پر دیکھا مین نے ایک آسمان کو بعد ایک ساتوین آسمان تک پھر
دیکھا مین نے ساتوین آسمان مین ایک گنبد زمرد سبز کا جسمین قندیلین سفید موتی کی ہین کہ وہ چمکتی ہین ساتھ
روشنی کے اور روشن ہین بدون آگ کے اور اُس گنبد مین چالیس حورین ہین جو ایسی پوشاک پہنے ہین کہ نہین
دیکھا مین نے مثل اُسکے اور نہ مثل اُنکی شکلون کے اور چہرے اُنکے مثل انسان کے چہرون کے ہین لیکن
نور اُنکا ماند کرتا ہی سورج کے نور کو اور اُنکے پاؤن مین یاقوت سُرخ کی نعلین ہین کہ بہشتی اور چلتی ہین وہ
اُنکو پہنے ہوے فرش ریشمین اور نگارین اور رنگین پر اور پھرتی ہین سرور کے تختون پر پس پکارا مجھکو
ایک نے اُنمین سے اور وہ یہ کہتی تھی یا مفتون بدار الغرور اما آلک ان تذکرنا و ترغب فی قربنا اما علمت
ان من اجلک خلقنا ربنا و جعل مهرنا منک الجهاد فثمانا ذالجو والبعاد الفت الجفان فما هکذا
صنع اهل الوفاء والآن نقد نفذت المیقات والتفت الساعات فیستیقظ من المنام و بادر الی
الرحیل واقصد دار السلام وارفع راسک تری اما اعد الله تعالی القوام اللیل وعباده الصالحین کا بلہ
پس بلند کیا مین نے اپنے سر کو تو دیکھا مین نے بہت گنبدون کو لٹکے ہوے جنکی نہایت نہین موافق شمار تارون
اور قطرات باران کے ہر گنبد مین حورین ہین مثل اُنکے جو مین نے پہلے گنبد مین دیکھا تھا اور وہ اچھی پوشاک اور
زیور پہنے ہین اور نور اُنکا چمکتا ہی پس نکلا ہر اور سامنے میرے ہوئی ایک حور اُنمین سے کہ اگر ظاہر ہو وہ اہل دنیا
پر تو بے بینا ہوجاوین اہل دنیا بسبب اُسکی روشنی کے سورج اور چاند سے اور وہ یہ اشعار پڑھتی تھی شعر

انت یا مفتون یا تحرص فی حب المنام تو مبتلا و فریفتہ کب تک کوشش کریگا دریا سے خواب غفلت تک واعمل والله علی عدل الملام اور چہ تو مر ہو شعر لدا ہو بار ملامت	فالمع المسعود بادر مثل فعل المستهام پس چھوڑ تو آرام اور راحت کو اور جلدی کر تو کام مین مانند آرزومند عاجز کے انها اللائم وعنی لست اسمع الملام اے کہ تو کہ آ ملامت کنندہ چھوڑ مجھکو نہ سنونگا مین	واشتهی الله مع علی ما اسفلتا اور بہا تو آنسو اپر جو گذار اتو نے پہلے اتی اطلب ملکا نیله صعب المرام اسواسطے کہ مین خواہش رکھتا ہون اُس ملک کی کہ پہنچنا اُسکا دشوار کام ہے

فی جنان الخلد والفردوس فی دار السلام
وہ ملک ہی بیچ باغ بہشت کے اور خواہش
رکھتا ہون مین باغ کی بہشت مین
ولها صدغ علی اخدکنون تحت لام
اور موے پیچان ہین اُسکے رخسارے پر
شکل دائرے حرف نون کے نیچے حرف لام کے
یا امانی و یا رجائی وعمادی والمرام
ہی آرزو میری اور امید میری اور ستون
میرے اور مقصد میرے
فانت یاسیدی تجدنی بعد ترحال الظلام
پس تو اے سردار میرے پاویگا مجکو بعد دور ہونے
تاریکی کے ۱۲

وعروسا فاقت الشمس مع بدر التمام
اور خواہش رکھتا ہون مین زن نوخواستہ یعنی
حور بہشتی کی جو ہی مرتبے مین زیادہ سورج اور پورے چاند سے
احسن الاتراب تدا فی اعتدال وقوام
بہت اچھی ہی ہم سنون مین از روے
قد کے اعتدال اور راستی مین
فاستمع منی کلامی وفکر فی النظام
سُن تو میری بات کو اور سوچ اور
اندیشہ کر تو

طرفها یشرق بالخط مشیا بالسهام
آنکھ اُسکی روشن ہی ساتھ ایسے خط شعاعی کے
کہ روشن اور ظاہر کرتا ہی وہ سہام کو
مهرها من قام لیلا وهو یبکی فی الظلام
مہر اُسکا وہ ہی جو شب بیداری کرے
اور روے زاری کی مین خدا کے خوف سے
وغدا بادر الی الحرب وضرب بالحسام
اور کل جلدی کر تو طرف لڑائی کے اور
شمشیر زنی کر تو

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا ہامرگ نے وہ امر جو بیان کیا اُس نے اُسکے بیٹے شطا نے کیفیت خواب سے کہا اُسنے کہ اے میرے بیٹے جان تو کہ بعض خواب سچ ہوتے ہین اور بعض خواب پریشان ہوتے ہین پس نہ مشغول کر تو اپنے دل کو اُس چیز مین جو دیکھا تو نے خواب سے شطا نے کہا کہ نہ قسم ہی خدا کی اے باپ میرے یہ خواب پریشان نہین ہین بلکہ یہ بزرگیان ہین بادشاہ غیب دان کی اور نہین باقی رہی مجکو اے میرے باپ کوئی امید دنیا مین غرض کہ اسی طرح برابر روتے رہے شطا رات بھر اور عاجزی کرتے رہے اور کھڑے رہے نرمی اور فروتنی سے قدمون کے بل اور آنسو اُنکے جاری تھے پروردگار کے خوف سے تا اینکہ صبح ہوئی اور ظاہر ہوئی روشنی صبح کی اور سوار ہوے لوگ واسطے لڑائی کے اور چھوڑا شطا نے اپنے باپ اور گھر والون کو اور لیا اُنھون نے اپنا سامان لڑائی کا اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر پس لپٹ گئے اُنسے باپ اُنکے اور کہا کہ اے میرے بیٹے قسم ہے تجکو میرے حق کی کہ نہ مبتلا کر تو مجھ کو اپنی جدائی مین پس کہا شطا نے کہ چھوڑ دو تم غصے کو کہ نزدیک آگیا زمانہ ملاقات دوستون کا پس اُسی وقت برپا ہوا ماتم اور جاری ہوے آنسو اور روان ہوا ایک چشمہ ہر آنکھ سے اور رخصت کیا ہامرگ نے اپنے بیٹے کو اور کہا کہ اے میرے بیٹے اگر ٹھیک ہو خواب تیرا اور کھڑا کرے تو اپنے خیمے کو بہشت مین پس یاد کر تو ہمکو اچھے طریقہ وفا سے اور عرض کر سلام میرا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راوی کہتا ہی کہ نکلے شطا بجانب میدان لڑائی اور رجاے نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے اور گرد اوا دیا اپنے گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والون کو پس نکلا اُنکی طرف ایک سوار ابی توب کے لشکر سے پس مار ڈالا اُسکو شطا نے اور نکلا دوسرا اور تیسرا پس مار ڈالا اُن دونون کو اور چوتھے اور پانچوین کو بھی قتل کیا اور برابر وہ جہاد اور کوشش کرتے رہے تا اینکہ مار ڈالا اُنھون نے بارہ سوارون کو ابی توب کے لشکر سے پس جب دیکھا ابی توب نے اُس معاملے کو جو شطا نے اُسکے سوارون کے ساتھ کیا نہ طاقت رہی اُسکو صبر کی غیر ازینکہ نکلا وہ بذات خود اور تھا وہ جوانمردان مشہور اور دلیران نامی سے پس جب برابر ہوا شطا کی لڑائی کے میدان مین کہا اُسنے کہ اے لڑکے کیونکر چھوڑ دیا تو نے دین رات اور تبعیت کی تو نے ان عرب کی اور داخل ہوا تو اُنکے ساتھ دین اسلام مین بہ تحقیق کام کر گیا تجھ مین جادو قوم کا اور سبزہ اور اختم

اور ملامت کا ہوا پھر بجانب دین صحیح ہمارے سید مسیح کے پس جب سنا شطا نے کلام ابی ثوب کا خشمناک ہوے وہ اُپر
اور کہا کہ اے مردود حکم کرتا ہی تو مجکو چھوڑ دینے ایسے دین راست کا جس دین پر ابراہیم اور موسیٰ تھے اور بہ تحقیق ظاہر
ہوئی مجکو وہ چیز جو مہیا کی ہی اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے بڑی نیکی اور بہتری سے پس جب سنا ابو ثوب نے
کلام اُنکا غصے مین آیا وہ اور حملہ کیا اُنپر اور بڑھایا اپنے نیزے کو اُنکی طرف پس پیش آئے شطا اُسکے سامنے ساتھ دل
مضبوط اور قصد روشن اور تلوار چمکنے والی کے اور سخت لڑائی لڑے وہ دونون اور مقابلہ کیا آپسمین دونون نے اپنے
گھوڑون پر اور برابر مشغول رہے مار دھاڑ سخت مین تین گھڑی تک تا اینکہ بلند ہوا دن اور اوپر آ گیا اُن دونون کے
غبار اور تیزی پر ہوا آفتاب اور رنج دیا شطا کو پیاس نے اور جان لیا پروردگار نے یہ حال اُنکا پس چاہا اللہ تعالیٰ نے
کہ خوش کرے دل اپنے بندہ شطا کا اور دکھا دے اُنکو وہ چیزین کہ جو مہیا کی ہین اُنکے واسطے بزرگیون سے پس کھول دیا اُن کی
بینائی کو پس دیکھا شطا نے اُس گنبد کو جسکو خواب مین دیکھا تھا اور اُس حور کو جسنے اشعار پڑھے تھے اور اُسکے ہاتھ مین
ایک کاسہ جواہر کا بھرا آب کوثر سے تھا اور وہ یہ کہتی تھی یا شطا هذا شراب من شرب به ما یبقی ولا یہوم ولا یقسم ولا یموت
ولا یبلی والساعة تصل الینا پس جب دیکھا شطا نے اس حال کو چلائے وہ اور کہا اللہ اکبر یہ وہی چیز ہی جس کا وعدہ
کیا تھا مجھ سے میرے پروردگار نے اور دکھلایا تھا مجکو میرے خواب مین اور روئے شطا اور جاری ہوے آنسو اُنکے
اللہ غالب اور بزرگ کے خوف سے پس کہا ابی ثوب نے کہ کس سبب سے ہی رونا تمھارا شطا نے کہا کہ مین نے ایسا ایسا
کچھ دیکھا ہی پس ہنسا ابو ثوب اُنکے کلام سے اور حملہ کیا اُنپر اور لڑے وہ دونون بڑی لڑائی پہلے مرتبے سے مگر یہ کہ
ابو ثوب نے سبقت کی شطا پر اور حملہ کیا اُنپر اور مارا اُسنے اپنے چھوٹے نیزے کو اُنکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُنکی
پشت سے پس گر پڑے وہ زمین پر مردہ ہوکر اور جلد لے گیا اللہ اُنکی روح کو طرف بہشت کے راوی کہتا ہی کہ جب
دیکھا ہامرک نے اپنے بیٹے کو مردہ نہ رہا اُنکو صبر سوا اسکے کہ حملہ کیا اُنھون نے اور اُنکے ہمراہیون نے ابو ثوب پر
دران حالیکہ لڑنے لگین دونون جماعتین آپس مین اور بلند ہوا شور تا اینکہ ہو گیا دن مثل تاریکی کے کثرت
گرد و غبار سے اور واقع ہوئی ہزیمت ہامرک کے لشکر پر پس چلے وہ بجانب شہر پناہ دمیاط کے اور اُمید کی اُنھین دشمن
خدا ابو ثوب نے اور گمان کیا اُسنے کہ مسلمان اُسکے قبضے مین ہین کہ آئی وقت آئی مسلمانون کے واسطے کشایش
اور آئے اُنکی طرف نشان مسلمین کے اور اُنکے نیچے دلیران موحدین اور پیشرو اُنکے ہلال بن اوس و صفوان بن ربیعہ تھے
اور بلند کیا تھا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود بشیر اور نذیر پر راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا ہامرک
نے کہ آئے مسلمان قوی ہوگیا دل اُنکا اور اُنکے ساتھیون کا اور زیادہ ہوئی خوشی اُنکی اور برا حملہ کیا اُنھون نے ابو ثوب اور
اُسکے ہمراہیون پر اور کہا اُنھون نے کہ اے دشمنان خدا کے آ پہونچے تمھارے پیے راستی اور ایمان کے لوگ اور وہ آئی
ہلاکی تم مین اے بندگان صلیبون کے راوی کہتا ہی کہ حملہ کیا ہلال بن اوس و صفوان بن ربیعہ نے مع اپنے ہمراہیون کے

کافرون پر اور مارا اُنہین شمشیر ہاے بُرّان کو پس جب دیکھا ابو توب نے کہ ناگہان در آئے اُسپر عرب نیک متحیر ہو گیا وہ پس اُسی حال مین کہ وہ اپنی حیرانی اور گمراہی مین تھا کہ ملے اُسکو یزید بن عامر پس کہا یزید نے اُس سے کہ اے دشمن خدا اور دشمن اپنی جان کے آیا نہین نصیحت کی تھی مین نے تجکو ساتھ آیات اللہ کے آیا نہین ظاہر ہوئی تھی تجکو حقیقت اللہ کے دین کی اور نہین دیکھی یقین تو نے نشانیان اُسکی اور سُنی تھی تو نے وہ چیز جو لائے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حق سے اور یہ معجزات اُنکے ہین پھر جا پڑے یزید اُسپر ساتھ اپنے حملے کے اور قبضہ کر لیا اُسکی زرہ کے گردن بند پر اور کھینچا اور جدا کر لیا اُسکو گھوڑے سے اور گرفتار کر لیا اور لیچلے اُسکو حالت ذلت مین اور پڑ گیا شور اس امر کا کہ ابا توب گرفتار ہو گیا پس گردن رکھی اُسکی قوم نے واسطے قضا و قدر کے پس بعض اُنمین سے لڑے تا اینکہ مارے گئے اور بعض اُنمین سے گرفتار ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے شکست اُٹھا کر اور گرفتار ہو گیا حاکم ابو بینا اور ابو شقا اور حاکم ورنا اور سمینا کا اور غلبہ اور مدد دیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو اور خوار کیا مشرکین کو اور آئے مسلمان ہامرگ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکبادی بسبب سلامتی اور فتح کے اور تعزیت کی اُنکے بیٹے شطا کی پس کہا ہامرگ نے کہ امید مزدوری اور سلام کی رکھتا ہون مین اُسکے واسطے نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے اور صبر کیا مین نے ساتھ حکم اللہ برتر کے پس کہا اُنسے یزید بن عامر نے کہ بتحقیق بہشت مین کچھ ایسے درجے ہین کہ نہین پہونچ سکتے ہین اُن تک مگر صبر کرنے والے اور یہ قول اللہ برتر کا اُسکی کتاب بزرگ مین ہے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون راوی نے بیان کیا ہے کہ دفن کیا لوگون نے شطا کو انہین کپڑون مین جنکو وہ پہنے تھے اور اُن مسلمانون کو بھی دفن کیا جو شہید ہوے تھے اور اُترے مسلمان اپنے خیمون مین باقی دن تک اور رات کاٹی اُنھون نے پس جب صبح ہوئی آئے ہامرگ یزید بن عامر کے خیمے مین اور کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دیکھا مین نے رات کے وقت اپنے بیٹے کو خواب مین کہ وہ اُس گنبد مین ہے جسکو اُنھون نے خواب مین دیکھا تھا اور ایک حور اُنکے سامنے ہے پس کہا مین نے کہ اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا اُنھون نے کہا قبول کیا مجکو اللہ تعالیٰ نے اچھی طرح سے اور بخشش کی مجھ پر ساتھ بشارت اور عطیہ بے مثل کے اور اُتارا مجکو جوار رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین راوی نے بیان کیا کہ شہید ہوے شطا شب نصف شعبان کو پس کہا اللہ تعالیٰ نے اُس رات کو بطور موسم کے پس نہین باقی رہا کوئی مسلمان اُس رات مین مگر یہ کہ زیارت کی اُسکی قبر کی راوی کہتا ہے کہ سامنے اپنے بلایا ہلال بن اوس نے ابا توب کو اور عرض کیا اُسپر اسلام کو پس مسلمان ہو گیا وہ اور اسی طرح سب قیدیون کو بلا کر اسلام عرض کیا اُنپر پس جسنے اسلام قبول کیا برنگہ اشت کی اُسکی اور رہا دی اُسکو اور جسنے انکار کی مسلمان ہونے سے ٹھہرایا اُسکو

ادا ے جزیہ پر سال آیندہ سے پس داخل ہوے سب لوگ بہ سواری کشتیون کے تنیس مین اور جامع مسجد بنایا اُنکے
کنیسون کو اور سب جزیرون مین ایسا ہی کچھ کیا اور نکالا ابو ثوب نے اپنے اور اپنے قوم کے مال سے خمس کو اور بھیجا اُسکو
طرف سردار مسلمین عمرو بن العاص کے مع مال اُن لوگون کے جو مارے گئے حالت کفر مین راوی کہتا ہی کہ اُترے ہلال بن
اوس ایک سُرخ ٹیلے پر جو باہر جزیرہ تنیس کے تھا بعد اُسکے کہ فراغت پائی اُنھون نے اور جزیرون اور وہان کے لوگون
سے پس جب اُترے ہلال بن اوس مع اپنے لشکر کے سُرخ ٹیلے پر حاضر ہوگئے کہا کہ اے سردار بے ڈر ہوگئے ہم ہر طرف سے
لیکن ایک جگہ سے ہمکو خوف باقی رہا ہی پس کہا ہلال بن اوس نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ باقی رہا ہو تمھارے واسطے
کوئی دشمن جسکی طرف سے تم لوگ ڈرتے ہو لوگون نے کہا سچ ہی وہ لوگ قلعہ مدینہ کے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ تھا اُنکے
قریب مین گذرگاہ تنیس پر قریب پورب اُسکے ایک قلعہ اور حاکم وہان کا صامت بن مرہ تھا آل مرداس سے پس
جب ہلال بن اوس نے یہ حال سُنا روانہ ہوے اُسکی طرف بہ جمعیت تمام عرب ہمراہی اپنے اور لوگ اُس سرزمین کے اور
قصد کیا قلعہ کے محاصرہ کا پس قریب اور سامنے آکر دیکھا صامت بن مرہ نے مسلمانون کو کہ اُترے ہین وہ قلعہ پر اور
ارادہ اُسکے محاصرہ کا رکھتے ہین پس متوجہ ہوا وہ اپنے ساتھیون کیطرف اور حکم کیا اُنکو تیر چلانے کا مسلمانون پر اور تھے
قلعہ مین ایکہزار تیرانداز تھے پس چلایا اُنھون نے ایکہزار تیر ایک ہی ساتھ پس نام رکھا عرب نے اس قلعہ کا الف رمی
اور ٹھہرے رہے ہلال بن اوس اُسپر بحالت محاصرہ کے بیس دن تک مگر نہ قادر ہو سکے اُسپر پس کہلا بھیجا اُنھون نے
عمرو بن العاص کے پاس اور کمک طلب کی اُسنے پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے اُنکی طرف مقداد بن اسود
الکندی کو بجمعیت پانچ سو سوار عرب اور تین ہزار اُن قبطیون کے جو مسلمان ہوے تھے پس جب آئی کمک
ساتھ مقداد کے اور اُترے وہ قلعہ پر ارادہ کیا اُنھون نے محاصرہ قلعہ اور لڑائی کا وہان کے لوگون سے اور
دیکھا صامت بن مرہ نے اُن لوگون کے اُترنے اور اُنکی کوشش کو جانا اُسنے کہ اب کوئی مددگار اور کمک کرنیوالا
اُسکا باقی نہین ہی پس اُس حال مین مصالحہ کیا اُسنے مقداد سے چار ہزار دینار اور چار سو اونٹنی اور ایک ہزار بکری
اور اس بات پر کہ مہلت دیوین اُسکو سال کے پورے ہونے تک پس اگر چاہے وہ تو اسلام قبول کرے ورنہ کوچ کر جاوے
مع اپنے لڑکے بالون اور مال کے اور سپرد کر دیوے قلعہ کو پس منظور کیا اُسکو مقداد نے اور مصالحہ کیا اُس سے اور لیا اُس سے
وہ چیز جسپر مصالحہ کیا اُسنے اور بھیجا مقداد نے مال کو پاس عمرو بن العاص کے اور کوچ کیا مقداد اور ہلال بن اوس نے
ساتھ لشکر کے اور اُترے وہ بلقارہ پر اور تھا وہان ایک شخص عرب متنصر سے جسکا نام باقرین تھا پس مسلمان ہوا وہ
مع اُن لوگون کے جو اُسکے نزدیک تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ کوچ کیا مسلمانون نے بجانب قصر مشیدہ کے اور
اُسکو بھی صلح سے فتح کیا اور کوچ کیا اُنھون نے طرف دروازہ کے اور اُترے اُسپر پس مصالحہ کیا وہان کے لوگون
نے جس چیز پر کہ متفق ہوے وہ سب اور کوچ کیا مسلمانون نے بجانب ... پس اُسکو بھی صلح سے فتح کیا

ف ذکر فتح قلعہ … اور …

ف ذکر فتح قصر قشیدہ اور واردہ اور … بطور …

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے بلاد شام کو ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور تمام صحابہؓ کے ہاتھون پر اور فتح کیا اللہ تعالیٰ نے بلاد مصر اور اسکندریہ اور دمیاط اور اُن دونون کے شہرون اور جزائر کو عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عبداللہ یوقنا اور اُنکے یگانون اور ہمراہیون کے ہاتھون پر اور یہ معاملہ آخر سنہ سولہ ہجرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقع ہوا اور خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ساڑھے چار برس گذرے تھے تو لکھا عمرو بن العاص نے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کو ایک خط مشتمل برخوشخبری فتح اور اُس چیز کے جو پوری کی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر مدد اور مال اور فتح سے اور روانہ کیا خط کو پس جب پہونچا خط خلیفہ عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور پڑھا اُنھون نے اُسکو بہت حمد اور ثنا کی خداے برتر کی اور شکر کیا اُسکا غالب ہونے مسلمانون اور ہلاکی مشرکین پر پھر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو حکم بھیجنے فوجون کا بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہؓ رضی اللہ عنہ کو کھولا اور پڑھا اُنھون نے خط کو اور جب سمجھے وہ اُسکے مطلب کو فرمانبرداری کی اُنھون نے حکم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی اور روانہ کیا لشکرون کو بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے

تمت

خاتم الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ ترجمۂ کتاب صداقت قباب جامع غزوات صحابۂ کرام فتوح الشام عن مرویات علامۂ واقدی علیہ الرحمہ مترجمۂ عالم نبیل فاضل جلیل البحر الاعظم والشہیر المعظم مولوی سید عنایت حسین ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع سید نیوری۔ و ترجمۂ فتوح المصر مترجمۂ واقف اسرار فروع وصول آئینۂ حقیقت نمای منقول و معقول مولوی سید مہدی حسین النقوی المداری السید نیوری ابن منشی محمد حسین برادر سید عنایت حسین صاحب موصوف بخیر و خوبی تمام ہوا

نام کتاب	قیمت
شرح فارسی مختصر وقایہ	
از عبد الرحمن جامی	۱۵ر
کنز فارسی محشے مع	
فرہنگ	۹ر
مالا بد منہ۔ مع وصیت نامہ	۵ر۳پائی
شرح مختصر وقایہ کو رمیری	
از مولانا جلال الدین	عہر
رسالہ تنبیہ الانسان	
در حلت و حرمت	
جانوران	۹پائی
رسالہ قاضی قطب	
ذکر ایمان و ارکان	۳پائی
نادر المعراج جامع آیات	
و احادیث و روایات	
در بیان معراج نبیؐ	عہرپ
مختصر وقایہ حصہ اوّل	
مترجم مع ترجمہ فارسی	۶ر
ایضاً۔ حصہ دوم مع	
ترجمہ فارسی۔	۵ر
متفرقات دینیہ	
احیاء القلوب فی میلاد	
المحبوب	۴ر۶پائی
اعجاز یوسفی۔ مجموعۂ	
وظائف و تعویذات	

نام کتاب	قیمت
و اعمال و دعا وغیرہ	۵ر
رشید المومنین۔ عربی	
و اُردو	۸ر
محامد النبیؐ	۵ر
علامات القیامۃ	۲ر۶پائی
کلمات قدسیہ و الہامات	
غوثیہ	۵ر
فضائل الشہور و الصیام	۳ر
شبیہ احمدی	۱ر۹پائی
اظہار الحقیقت	۱ر
دوازدہ مجلس۔ [illegible]	
ریاض الازہار	۱۱ر
دہ مجلس منظوم	
معرکہ کربلا۔	۴ر
دہ مخزن مصائب کربلا	۴ر۹پائی
مہر نبوت	۱ر۹پائی
ریاض الاربعین [illegible]	
بہ نجات المسلمین [illegible]	۱رپ
ناصر الابرار فی [illegible]	
اہل بیت الاطہار	۴ر۳پائی
رموز القرآن	۶پائی
آثار محشر	۲ر
صبح کا ستارہ	۱ر۹پائی
قیامت نامہ بہشت نامہ	۱ر۳پائی

نام کتاب	قیمت
قیامت نامہ۔ مسمے بہ	
آئینۂ نشور	۴ر
تحفۂ درود ملقب بہ	
خیر الکلام	۱ر۶پائی
رسالہ کسب الانبیا	۳پائی
مجموعۂ توشۂ عقبیٰ	۹پائی
مجموعۂ نود و نہ نام	
باری تعالےٰ شامل	
چھ رسالہ	۲ر۹پائی
انوار محمدی	۵ر
شرح چہل حدیث	۱ر۳پائی
فالنامہ یوسفی	۶پائی
خمسہ اقبالیہ مع شجرہ	عہرپ
ہدیۂ اقبالیہ	۸رپ
مجموعۂ وفات نامہ شامل	
پانچ رسالہ۔	۹پائی
مولد شریف شہید	
واضح قلم	۴ر
ایضاً۔ متوسط قلم کاغذ	
سفید و حنائی	۱ر۳پائی
تاریخ احمدی	۶ر
مولود شریف جدید	۲ر۹پائی
زیور ایمان۔ مولد شریف	۴ر
مجموعۂ اوراد مستندہ	

نام کتاب	قیمت
عربی و اُردو شامل	
سولہ رسالہ	۱۰ر۶پائی
سفرنامۂ حجاز	عہ پ
ہفت بند ملا کاشی	۱ر
حدائق الحنفیہ	عہرپ
الضرب المنکر	۸ر
مظہر المیلاد مولد شریف	
منظوم	۲ر
شمس الضحیٰ فی میلاد المصطفےٰ	۲ر
نسب نامہ رسول مقبول	۹پائی
نور نامہ و شمائل نامہ	۶پائی
خدا کی رحمت	۱ر
رسالہ زبدۃ الافکار	۱ر۶پائی
عادۃ الانسان فی	
آخرۃ الایمان	۱ر۶پائی
بہارستان منقبت	۲رپ
مخمس ظہیری	۶پائی
محامد خاتم النبیین	۵ر
سرور القلوب فی ذکر المحبوب	۸ر
تعبیر الرویا منظوم اُردو	۲ر
سراپائے سید المرسلین	۱ر
گلدستۂ محسن شامل	
چار رسالہ	۱ر۶پائی
خمسۂ محمدیہ در فضائل پیغمبر	۲ر۶پائی

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
سبیل الجنان ترجمہ اردو		کتاب الاسراف	ار	تقریر الشہادتین	ار	ریاض الانوار۔ مولد	
تکمیل الایمان	ار۶پا	منظور مبارک	۲ر	اُردو ترجمہ	۲ر	شریف	ار۳پا
فلاح دارین	۴ر۶پا	عقائد اکبری	۱۲رپ	تحریر الشہادتین	۳ر۳پا	سخاوت نامہ مع قصہ	
تحفۃ الزوجین۔ شوہر		مجموعۂ زینت القاری		ذکر الشہادتین	۵رپا	شاہ یمن	۶پا
وزوجہ کے باہمی حقوق	۲ر۹پا	شامل چار رسالہ	۲ر	گلزار خلیل	۲ر	وکیل الغربا	۶ر
احکام العیدین	۲ر۳پا	مؤید القرآن	ار۹پا	تقویۃ الایمان مع تذکرۃ		تحقیق جعفری	۲ر۳پا
تحریر النسا۔ مسائل کہ		جنگ نامہ کربلا	۵ر۶پا	الاخوان	۶ر۳پا	ناصر العشاق۔ ذخیرہ	
کن عورتوں سے نکاح		روضۃ الجنان	۱۲رپ	سر الشہادتین	ار۳پا	درود شریف با ترجمہ	
درست ہی	ار	احسن المواعظ جلد		تعبیر الرؤیا	۸ر	اُردو	۴ر
گلدستہ کرامت	۸ر	اول	۱۰رپ	چار آئینہ منظوم در		ترجمۂ وصایائے امام	
رسالۂ عجائب ہادیہ	ار۳پا	ایضا جلد دوم	عہرپ	مدحت چار یار	۹پا	محمد غزالی رح	۹پا
گلزار جنت۔ بیان		کلید جنت	ار۶پا	اسرار غنچہ	۲ر	نالۂ عاصم	۲ر
نعمتہائے بہشت	۲ر۳پا	تذکرۃ الشہدا		مجربات [illegible]		کلید باب الحج۔ مع	
مقاصد الصالحین	۳ر	منظوم در واقعات		عربی سے اردو ہوئی		نقشہ	۳ر
ضمان الفردوس در		کربلا	۷ر۶پا	ہی	۱۲ر	وسیلۃ النجات	ار۹پا
مسائل دینیہ	ار۶پا	روضۃ الشہدا مسمی		ضیاء [illegible] فی		میلاد سرور انبیا	۵ر
عقد الجواہر	ار	بہ گنج شہیدان +	۴ر	الایمان [illegible]	۲ر۹پا	اسرار کربلا	۲ر۹پا
ترغیب الفرقان فی		شہادت نامہ آل نبیؐ	۹پا	تذکرہ [illegible] اکبر	۲ر۶پا	اسرار النبوت	۲ر۳پا
فضائل القرآن	۳ر۳پا	معجزہ آل نبی۔ یعنی		قصہ [illegible]		نفحات جعفری	
طریقہ حسنہ	ار۶پا	معجزہ سر مبارک		منظوم [illegible]	۳پا	حدیقۃ الطبع	۲ر۶پا
رانڈوں کی شادی۔	ار۳پا	امام حسینؑ	۳پا	درود اکبر مع اسناد	۹پا	چراغ ایمان۔ یعنی	
اوراد احسانی مجموعہ وظائف	ار۶پا	عناصر الشہادتین	۶ر۹پا	منتخب احکام القرآن	ار	شمع شبستان بیان	
ناصر الحبیب فی اسماء الحبیب		شہادت نامہ موسوم		رسالۂ عقیدہ		اسلام وسلامتی ایمان	
اسمائے رسول مقبول	۴ر	بہ شمکدہ	۲ر	الشفا فیہ	ار	وغیرہ	عہر